UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232787
UNIVERSAL
LIBRARY

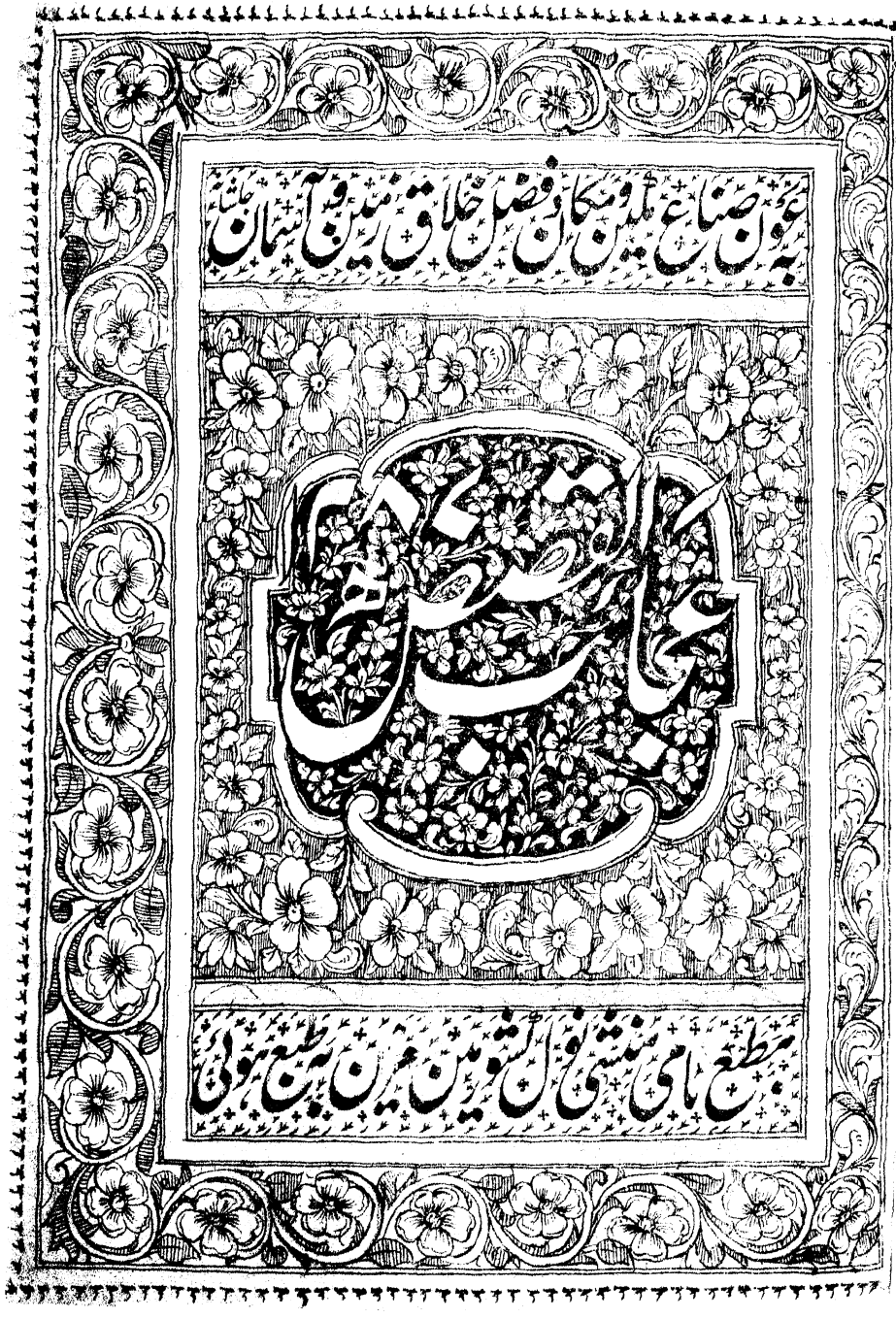
جلد اول

عجائب القصص مصنفہ عبدالواحد بن محمد یحیی یعنے ملخص قصص کا
جو انمیں سیر اور احادیث نبویہ سے اپنا ثبوت کو پہونچا

اور عمدۃ الحکما زبدۃ الفضلا حاذق الزمان ارسطوی دوران انعام الدولہ حکیم محمد حسن اللہ خان بہادر جو فی الحال
سرکار بروڈہ میں برتبہ و منصب جلیلہ مامور ہیں اونکی اعانت و فکر ہمت کے نتیجہ ہیں مضامین کتب قصص سیر و تواریخ صحیحہ
عربی فارسی وغیرہ سے ترجمہ ہوکر بزبان اردو مسمی بہ
سبحہ حسب تحریک و مشورہ و تائید بوسلاطت دست و فکر سیادت
سید باقر حسین خلف الرشید
سید علی نقی خان کے عمل میں آئی اور اوس نے بکوشش
پیرایہ پوشی زبان اردو و سلیس سے آرائش دی اور تصحیح و تنقیح مضامین در روایات و تغیر و تبدل الفاظ و کلمات و مراعات
لوازم سیاق و سباق عبارات ترجمہ مرقومہ کے اور اندراج آیات قرآنی و اشعار اساتذہ یا ستائی مناسب مضمون
مقام کے فرق اہتمام کو بایہ صرف مساعی نہایت و بذل اجتہاد بے نہایت کے پہونچایا
اس کتاب میں قصص کو اسطرح سے لکھا ہے کہ بطور اسکے مضمون جو ہے روایات صحیحہ کتب معتبرہ تفسیر و حدیث کے مثل کشاف
تفسیر تبیان و جامع البیان و معالم التنزیل و تفسیر حسینی و تفسیر مدارک التنزیل و تفسیر بیضاوی و اتقان التنزیل معروف بہ بیضاوی تالیف
امام التنزیل امام بغوی و تفسیر ثنائی و عرائس و غیرہ صحاح و مسانید و کشف الاسرار و التفسیر مولانا یعقوب پرخی
و مواہب علیہ مشہور بہ حسینی و نفحی الطیب و عین المعانی و سراج و غیرہ و کتب معتبرہ مثل سبل السلام فقیہ ابواللیث و
سراج النبوۃ و شفا قاضی عیاض و حبیب السیر و مواہب النبوۃ و روضۃ الصفا وغیرہ ترتیب کیا

سنہ ۱۸۷۳ء مقام لکھنؤ

مطبع نامی گرامی منشی نول کشور میں بطبع موزون چھاپا گیا


بعون صناع بلدین ومکان فضل خلاق زمین وآسمان جلشانه
عجائب القصص
مطبع نامی منشی نول کشور مین مرتبہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک اللہ احسن الخالقین ط رب کل شیء وملیکہ وھو العزیز الحکیم ۵ جو اہر زواہر ہر طرحکی حمد وثنا اور لالی متلالی ہر جنس ستایش بی منتہا کی سزاوار نثار بارگاہ کبریائی اوس مالک الملک لاشریک لہ کی ہین جسنے بمقتضای حکمت کاملہ کے بصواسی انی جاعل فی الارض خلیفۃ طفل چہل روزہ کو موافق مضمون ۵ ولقد کرمنا بنی آدم بار بجلین صبا صاحت فاندہ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی نضعوا لہ سجدین ط پہنا کر اکلیل منصب خلافت سے سرافراز کیا اور بموجب آیہ وافی الھدایہ ۵ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدو اللہ واجتنبوا الطاغوت بنا بر استمال فرمان اوہرا ہ اصل نافرمانی اور طغیان ولوالف اس مجان کے گروہ باشکوہ انبیا اور رسولونکو کہ ہر طرف دین اور اسلام اور ہادی صراط مستقیم دار السلام کے ہین ساتھہ معجزات باہرات اور الہا م خوارق عادات کے رتبہ سرفرازی کا دیا پیدا کرنا زمین ۵ آسمانون کا بی اقامت قوائم اور اساطین کے بمضمون الذی خلق الارض والسموت وما بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش اور زینت دینا بر آسمانی کا ساتھہ نجوم ثواقب کو بدلیل ۵ ولقد جعلنا فی السماء بروجا وزینہا للناظرین ط اور اوسکا ایک نمونہ قدرت ہی اور بچھانا بساط زمین کا اور اوگانا اوسمین ہر چیز کا بمنطوق ۵ والارض مددنہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل شیء موزون ط ایک شمہ عجائب حکمت ہی عقل بلند آہنگ ہیچ بدائع اور صنائع قدرت اوسکی کی نارسائی سے معذور اور طی کرنا وادی استدراک غرائب صنعت اوسکا کا نیروی پای پیکان تیز رو افکار سے تا مقدور ہے ذوات تقدس آیات انبیاء ورسل کو واسطے ہدایت اور ارشاد عموم عباد کے خص خاص

نبوت و رسالت کا کیا اور فروغ آیات زاہرہ اور معجزات باہرہ سے بنابر روشنی دیدون آوارگان ظلمت آباد جہل و نارسائی
چراغ راہ تصدیق و ایقان کا اونکو دیا صور مختلفہ موجودات کو خامۂ صنعت اوسکے نے بمضمون ہُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ
کَیْفَ یَشَآءُ طرح حسب ارحام کو کس خوبی سے لکھا اور صدر آرایان بزم رسالت کو بصفات محمودہ صفوت و ارتضا سے
نشانیون اور کتاب کے بمضمون اے ایت اَنَّا اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ
بِالْقِسْطِ واسطے تکمیل ایمان اور ابتدائے اہل ایقان کے مبعوث کیا عقل درّاک بیچ اور ادراک سرائر قدرت بدائع کار
اوسکے کے دنگ سہے اور مشاہدہ انجو یگی گلہائے امکان کا کہ رنگ و بو مین ایک دوسرے سے مشابہت نہین رکھتا واسطے تحیر
دیدۂ اہل بینش کے عجب رنگ ہے شعر وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَهٗ آیَةٌ + تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ سُبْحَانَکَ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
عُلُوًّا کَبِیْرًا اَلسَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ وَمَنْ فِیْهِنَّ مثنوی آفرین صد آفرین بر جان جان + آنکہ
ہستے آشکار او نہان + آسمان یک پردۂ اسرار او + وین زمین یک نقطہ از پرکار او + ای منزہ
از عدد بود و نبود + وے مبرا از ہمہ گفت و شنود + روح را از قدرت خود آفرید + عقل و جان از صنع او آمد پدید +
الخ تحفۂ درود و صلوات زاکیات کا شایستہ ارسال بزم صفوت قرین اوس سید المرسلین خاتم النبیین صدر نشین
ایوان قسم رسالت نور شبستان وفارت و جلالت مرکز دیدۂ دوربین بینش شمع انجمن افروز وجود آفرینش
محیط گوہر نبوت و اصطفا معدن یاقوت صفوت و ارتضا علت غائی ایجاد عالم طرۂ دستار افتخار آدم اوج گزین
بام مناظر افلاک مسند آرای خطاب مستطاب لولاک صاحب الخیر و المیر صاحب البرایا والعطایا والآیات والمعجزات والعلا
والمباہرات سید و سرور انبیا محمد المصطفے کے ہے مثنوی آن محمدؐ افتخار مرسلین + آن محمدؐ نور رب العالمین
آن محمدؐ آیت صنع آلہ + آن محمدؐ آفتاب عز و جاہ + آن محمدؐ مقتدائے اہل دین + آن محمدؐ مظہر سر
یقین + آن محمدؐ مخزن آیات غیب + آن محمد صورت مرآت غیب + کہ خلق و ایجاد عالم کا بمضمون اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ پر نور کرامت ظہور اوسکے کا اور شرف تقدم رتبہ اوسکے کا ابو البشر سے بیچ ہدایت
پیدایش کے بدلیل کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ کے ظاہر ہے صلوات اللہ و سلامہ علیہ وآلہ وصحابہ
اجمعین و علی سائر الانبیاء والمرسلین صَلٰوةً تَامَّةً دَائِمَةً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط بعد حمد ایزد منان
اور نعت و منقبت رسول آخر الزمان کے بجد خوان دبستان دانش و شعور معتصم بذیل رسول الثقلین

محمد فخر الدین حسین نقش پرداز تسطیر اس دیباچہ کا ہیچ بیان سبب تالیف اس کتاب فیض نصاب کے گزارش کرتا ہے
اور پر خاطر خطیر ارباب عقل و تمیز کے پوشیدہ نہ رہے کہ خدای یگانہ و مصلحت سنج امور زمانہ حضرت واجب الوجود
جل جناب قدسیے بمنطوق لازم الوثوق وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا
جمیع مخلوقات اور ہر جنس ممکنات سے نوع بشر کو ساتھہ تشریف شریف فضل و کرامت کے مشرف کیا
اور اس نوع عالی سے نفوس قدسیہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہر فرد بشر سے رتبہ صفوت اور برگزیدگی
کا دیا اور جیسے کہ سررشتہ انتظام امور دنیا کا ہیچ ہاتھہ تدبیر بادشاہان والا مقدار فرمان فرمائے بلاد و امصار
کے رکھا اسیطرح زمام فلاح و نجاح آخرت کی ہیچ قبضہ ہدایت اور ارشاد گروہ صفوت پژوہ انبیا کی دی
ہے اور آراستگی احوال ہر ایک کی اہل اسلام سے انکے اتباع اور اذعان پر رکھی اور پیروی انکے افعال
و اقوال کی ہر حال مین ہر خاص و عام پر واجب کی ہے اور جمیع حرکات اور سکنات انکے کو واسطے راستی
اور درستی اطوار و کردار سالکان شوارع امتثال اوامر و نواہی اپنے کی منہاج مستقیم جنت کا کیا سو جسنے
اتباع رسول اور اطاعت اور انقیاد احکام الٰہیہ سے اعراض و انحراف کرکے زیست بے مدار کو بہتر جانا
اور ہوائے نفسانی کو مقدم رکھکر قدم اثر خطوات شیطان رجیم کے رکھا بموجب اس مضمون کے فَاَمَّا مَنْ طَغٰى
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى وقود نار جحیم کا ہوا اور جو کوئی شامت نافرمانی خدا اور رسول
کی سے ڈرا اور راہ راست شرع پر چلا موافق اس اشارت کامل البشارت کے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى نعیم جنت کو پہنچا پس پیروی رسول مقبول کی امور دین و دنیا
مین موجب رستگاری کا ہے اور دریافت کرنا اس بات کا کہ ہر نبی کی امت کے لوگون کو اسکے اتباع سے کیا
کیا درجات حاصل ہوئے اور اوسکے عدم امتثال فرمان سے کس کس عذاب و عقاب مین گرفتار ہوئے ذریعہ
ہر طرح کی سعادت اور نجات کا ہے اور یہ بات جب معلوم ہوتی ہے کہ قصصہای انبیا علیہم السلام ساتھہ اشرح
اور بسط کے جانے کہ انہون نے باوجود اسکے کہ اظہار خوارق اور معجزات سے اقاویل اباطیل اہل ضلالت اور
خذلان کو بدلائل ساطعہ احقاق شریعت اور دین کے ابطال کیا اونکی امت کے لوگ نافرمانی پر اڑے
رہے اور خلاف حکم کرتے رہے اور اون کی مخالفت سے زیان کار ہوئے تو جو امور کہ نافرمانی خدا اور

مخالفت احکام انبیاء سے اونکی امت کو موجب خسران دنیا اور آخرت کے ہوئے اونسے باز رہے اور اطاعت رسول مقبول کی ہر امر مین بجان و دل قبول کرے اور جاننا اس کا موقوف ہے حصول مایہ علم پر اور ظاہر ہے کہ نزدیک ارباب عقول سلیمہ کے عمدہ ترین امور ہوکہ عمر گرامی اوس مین صرف کیجاوے تحصیل علوم دینیات اور معرفت یقینیات کی ہے اسواسطے کہ علم سبب تزکیہ قلوب اور ذریعہ معرفت حضرت رب المعبود اور موجب رفعت درجات اور وسیلہ استحصال سعادت کا ہے اور فضیلت علم کی نص قرآن سے ثابت ہے کہ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور اشرف علوم دینیہ علم احادیث نبویہ کہ مبین احکام و ممیز حلال و حرام اور مفسر کلام خالق انام کی اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کی ہے اور وجوب اتباع سنت رسول علیہ السلام کا اس آیت سے ثابت ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور اس حدیث سے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ثابت ہے اور لزوم اقتفا صحابہ علیہم الرضوان کا اس سے معلوم ہوا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے بعد میری امت مین تہتر گروہ ہونگے سب دوزخی ہونگی مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کونسا گروہ ہے فرمایا جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہوگا پس ہر مومن کو لازم ہے کہ علم سیرت آنحضرت اور معرفت احوال صحابہ اور تابعین کی حاصل کرے تو وہ ثمرات حاصل ہونگے اور درجات عالیہ پر پہنچے اسواسطے دیکھنا اور سننا کتب سیر اور قصص کا جسمین یہ بات حاصل ہو ہر شخص پر بسکا دل نور ایمان اور فروغ اسلام سے روشن ہے لازم تر ہے اگرچہ قصہای انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیچ کتاب قصص الانبیا اور کتب تواریخ کی بالاستیعاب قوم مین نہین لیکن اونمین مصنفون نے مراعات تنقیح روایات کی صحیح اور ضعیف سے چنداں ملحوظ نہین کی مگر کتاب عجائب القصص کہ عبدالواحد بن محمد مغنی مصنف اوسکے نے تصحیح روایات کا التزام کیا اور مخلص اون قصص کا جو تفاسیر معتبرہ اور احادیث نبویہ سے پایہ ثبوت کو پہنچا اوسمین لکھا ہے اور اس نظر سے کہ یہ کتاب از جملہ عجائب غرائب اور اہم باسمی حتی عمدۃ الحکما زبدۃ العقلا حاذق الزمان ارسطوی دوران افتخار الاطبا حکیم محمد حسن اللہ خان بہادر دام فیضہ سجایا یہ کتب خانہ و شمائل مرضیہ موصوف بصفات حسنہ و محاسن اخلاق معروف ہین اور عنان بارگی توجہ کی صرف انجام مہام خلائق کی معطوف اور بہت غنیمت کہ ہیچ اشاعت موجبات حسنات کی مصروف کہتے ہین اور فیض فیض گیری سابالتفات اونکی سے کوئی شخص رہنمای خواص و عوام سے ہیچ تداوی علل جسمانی کے شکوہ گذار محرومی کا نہوا چاہا کہ اسیطرح مزاجہای ان سوء المزاج مفرد نابلدی انتقاع اوس مفرح مرکب اجزا کثیر النفع خیر و سعادت ہو موجب تقویت اعضای رئیسہ عقل و ادراک اور سبب تنقیہ رطوبات فضلیہ علت سبات غفلت کا ہو محروم نہین لاجرم ایک مدت سے نقش اس خیال کا لوح خاطر سعادت طلب پر مرتسم رکھتی تھی کہ جو کتب تواریخ و قصص انبیا علیہم السلام کی بزبان عربی یا فارسی ہین اور فہم معانی عبارات عربیہ کا ہر کسی پر آسان نہین اور زبان فارسی

سے بھی جو لوگ سوا ذہنی فہمی کا نذر کتنے ہوں متمتع نہیں ہوسکتے اگر تنگی وقات کم فرصتی کی بات تمسک دامن وسعت فرصت سے باز رکھی شوائے
مضامین پسندیدہ کتاب عجائب القصص کو کہ بیچ پیرایہ زبان فارسی کی جلوہ فروش ہین ساتھہ کسوت پوشی اردو سلیس کے کہ عام فہم اور خاص پسند
ہو زیب آرائش کی دیکر رنگ افروز بزم قبول خواطر خاص و عام کا کیجیے تو ہر کوئی احاد ذکور و اناث اور اطفال شیوخ و شباب سے فائدہ مند
ہو وے ہر چند بسبب ہجوم افکار انصرام امور سلطنت کے کہ محض بذات ستودہ صفات اوس اسوہ دودمان دانش و فرہنگ کے تعلق رکھتا ہے
ضیق فرصت مساعد اہتمام اس مہم عظیم الاہم کی نہ تھی اسواسطے تحریک سلسلہ انجام اس کام کی بوساطت دست و قلم سیادت مرتبت نجابت منزلت
سید باقر حسین خان خلف رشید سید علی نقی خان کے عمل مین آئی اور اوس بزرگوار شائستہ کردار نے بمشاطگی ذہن سلیم و فکر مستقیم کے عرائس
مضامین اوس کتاب کو پیرایہ پوشی زبان اردو سلیس سے آرایش دی لیکن باوجود قلت فرصت کے عمدۃ الحکما رضیۃ الصفات موصوف نے
کم فرصتی اوقات شبار روزی مین بذات خود بیچ تصحیح اور تنقیح مضامین و روایت اور تغیر اور تبدل الفاظ و کلمات اور مراعات
لوازم سیاق و سباق عبارات ترجمہ مرقومہ کی اور اندراج اکثر واقعات فوائد بہشتی علاوہ قصص مسطورہ اوس کتابہ کے نسخ تواریخ و کتب
معتبرہ سے اور التزام ادائے مطالب بحسن ادا و درج آیات قرآنی و اشعار اساتذۂ پارسا تانی مناسب مضمون ہر مقام کی فوق اہتمام کو پایۂ
صرف مساعی بغایت مبذول اجتہاد بلانہایت کی پہونچایا و فی الواقع نادرۂ عشوہ سنج تالیف اس کتاب اسلوب ترتیب ان ابواب کے بنحو بیہا
مالا کلام حسن نظام آرایش گر بہی ناشطہ فکر رسا و طبع جودت انتما و دستیاری جنبش خامہ بیان اوس صاحب قریحہ بالغ رس کے جلوہ فروز
حسن و لطفریبی کا ہوئی سامعین بادانش و تمکین پر واضح ہو کہ بیشتر مصنف کتب تواریخ اور قصص کے بیچ بیان واقعات کی رعایت اس باتکی
خوب نہین رکھتے کہ بی مبالغہ اور اغراق کی کہ راست کو شتبہ بدروغ کر دیتا ہے چیز تحریر مین لاوین یہ بات اگر بیچ بیان حالات دنیا دارو
ظہور مین آوی بظاہر چنداں موجب قباحت کا نہین ہے اسواسطے اگر کسی نے جانا کہ یہ جھوٹ ہے اوس سے کچھ نقصان دروغ جاتا رہا لیکو حال
مآل مین عائد نہین ہوتا اور اگر حال انبیا کا بطور وقائع سلاطین اور اہل دول کے ساتھہ بالغہ کر لکھا جاوے اور سنو والیکو مظنہ دروغ ہو کر
منجر بہ بی اعتقادی ہووے اور یہ بات موجب خفت مرتبت اونکی کا ہو تو نقصان ایمان اون لوگون کا اور سبب گمنکار ہونے اہل تاریخ کا متصور
ہے اس نظر سے مورخین حقیقت بین بیچ بیان حالات انبیا علیہم السلام کے مبالغہ اور اغراق کو ہرگز دخل نہین دیتے اور جسقدر کہ آیات قرآنی
اور احادیث رسول یزدانی سے ثابت ہوا وسیکو درج کتاب کرتے ہین اور جو اس کتاب مین قصص الانبیا کی بطور ایجاز و اختصار موجب
روایات صحیحہ کتب معتبرہ تفسیر و حدیث کے مثل کشاف و کبیر و درر و زاد المسیر و تبیان و جامع البیان و جلالین و
قشیری و مدارک التنزیل و نیشاپوری و انوار التنزیل معروف بہ بیضاوی و معالم التنزیل امام بغوی و وسیط و کواشی

وعرائس* وبحر المواج وزاہدی وکشف الاسرار وتفسیر مولانا یعقوب چرخی وسواہب علیہ مشہور بحسینی ومغنی ولباب تحسین المعانی وینابیع وعزیزی اور کتب معتبرہ ہمچو بستان فقیہ ابو اللیث ومعارج النبوۃ وشفای قاضی عیاض وحبیب السیر وشواہد النبوۃ ورونۃ الصفا وغیرہ سے رقم پذیر ہوئی اور احوال صفوت اشتمال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چو پیش از ولادت اور بعد ولادت باسعادت اونکی کے واقع ہوا اور فضائل وشمائل جو قبل از بعثت آنحضرت صلوات اللہ علیہ کے ظہور میں آئی اور بیان معجزات کا کہ ہنگام رسالت سے ہجرت تک اور ہجرت سے رحلت تک اور جو بعد رحلت اوس سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے ظاہر ہوئے اور حال وفات اونکی کا لکھا ہوا سکا دیکھنا اور سننا متم ثمرات فوائد کا ہے ایک یہ کہ دریافت ہونا حال انبیا کا اور ظہور معجزات کا اوسکے کہ دلیل کمال قدرت حضرت سب کارساز کی ہے اور علو درجات اون لوگون کا جو مطیع اور منقاد حکم خدا اور رسول اونکے ہوئے اور نامراد ہونا عذاب اور عقاب کا اون پر جو اغوائے شیطانی سے مصداق خَيْرٌ لِّلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کا ہوسکے جاننے سے خوف سخط خدا اور مخالفت اتباع رسول مجتبیٰ سے ہوگا اور بقدر امکان کے ہر امر میں پیروی رسول مقبول کی مقدم رکھینگے اور یہ موجب بستگاری عتاب ملک قہار سے اور وسیلہ وصول ریاض جنت بجزی من تزکی کا ہوگا دوسرے یہ کہ ہر کسیکو دیکھنے اور سننے قصص اور حکایات پارسا نیون سے ایکطرح کی لذت آتی ہے اگر اس خیال سے دہ کتب جسمین احوال راست و دروغ بادشاہون اور پہلوانون اور سیارزون کا یا حکایات غیر عجیبہ جیسے قصہ حمزہ اور گل بکاؤلی وغیرہ مندرج ہین لکھی ہون دیکھی یا سنی ہون ایکدم کی لذت ناپائدار کی غیر تضیع اوقات کرنیکی کچھ حاصل نہوگا اور اس کتاب کا دیکھنا کہ احوال انبیا کا مجمل تفصیلی آیات قرآنی مرقوم ہے موجب حسنات کا ہے تیسرے یہ کہ اس سے معلوم ہوگا کہ اونپر کیا امت نے جو اونکا حکم نہ مانا دنیا مین غضب الٰہی مین گرفتار رہے اور آخرت مین مستحق خلود نار جہنم کے ہوئے اگر ہم بھی اپنے رسول کی خلاف حکم کر راہ اختیار کرینگے ہمکو بھی ایسا ہی ہونا ہے اور یہ خیال موجب اونکی ہدایت اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا چوتھے یہ کہ احوال انبیا علیہم السلام کا دیکھنے سے ہدایت ہو دیکھنا اور سننا اوسکا از جملہ عبادات کے پانچوین یہ کہ جو کوئی ترجمہ کلام اللہ تحت لفظ اردو یا فارسی دیکھے تو معانی الفاظ کی دریافت ہوجائیگی مگر بسبب اسکے کہ اکثر آیات متعلق قصص سے ہین مفہوم کلی کلام اللہ کا سمجھ مین نہین آویگا اور جو یہ قصص معلوم ہونگے تو بسہولت مضامین آنی ذہن نشین ہوجاوینگے اور مقرر ہے کہ تلاوت قرآن مجید کی بعد فرائض کے افضل عبادات ہے اور پڑھنا اسکا ساتھ فہم معنی کے اجر بے حساب کہتا ہے چھٹے یہ کہ دیکھنا ایسی کتاب کا جسمین حصول اتنی موجبات سعادت کا ہو بجائے خود عبادت ہے اور اگر کسیکو پڑھا دیا سنا دے تو اوسکو بھی یہ فوائد حاصل ہون اوسکا اجر پڑھانیوالے اور سنانیوالے کو ہے ساتوین یہ کہ احوال انبیا اور شمائل اور فضائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس مجلس مین مذکور ہون موجب نزول رحمت الٰہی کا ہوتا ہے آٹھوین یہ کہ اسمین قصص اکثر انبیا علیہم الصلوۃ والتسلیم کے ہین اور

قصہای انبیا جمیع قصص اور حکایات سے احسن اور افضل ہین اسواسطے کہ جناب قدس ایزدیگانہ نے قصہ حضرت یوسف کو جو قرآن مجید کے فرمایا ہے
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ جب ایک نبی کی قصہ کو حضرت باری نے احسن فرمایا تو بہت سے نبیونکی قصص مین کسقدر محاسن ہونگے
پس ان وجوہ سے دیکھنا اور سننا ہر کسی پر ذکور و اناث سے جو شرف بشرف اسلام اور ایمان ہین لازم ہے کہ ذریعہ استحصال اتنی فوائد کا ہے اور جو
قصص کہ آیات قرآنی سے ثابت ہین مثل قصہ ذوالقرنین اور اصحاب کہف وغیرہ اور بعضے کہ جنکی نبوت مین اہل تاریخ کو اختلاف ہے جیسے حضرت کالوب
اور جرجیس وغیرہ اوس کتاب مین کہ جسکا یہ ترجمہ ہے نہ تھی قصص الانبیا اور روضۃ الصفا اور تاریخ نوشی نیکہ اسمین درج کیے ہین اور اس کتاب
برگزیدہ قصص نے کہ درج جواہر فوائد اور عوائد کی ہے بیچ سنہ ۱۰۶۵ ایکہزار دوسو پینسٹھ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۴ اٹھارہ سو اونچاس عیسوی اور سال دوازدہم
جلوس میمنت مانوس جارس اریکہ سلطنت ہمانبانی زیب سریر بخت کامرانی شمع انجمن افروز خاندان عظمت نشان گورگانی چراغ دودمان
فروغ صاحب قرانی شاہ کیوان جاہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کے سایۂ ترتیب اور تالیف کا پہنا اور
برعایت سال حال کے ترجمہ طاہر عجائب القصص کہ مادہ تاریخ ہے اس کتاب کا نام رکھا امید شمائل عیب پوشی و ہنر بینی ناظرین انصاف قرین
سے وہ ہے کہ اگر بمقتضائے بشریت کے کسی جگہ بیچ طریق صعب المرور اوکے مطلب کے لغزش پائی روانی خامۂ راقم دیباچہ اور مترجم ہی قصور اور نقصان
ملحوظ ہووے شدید زبانکو مطلق العنان فیاضی نعمت کا نکرین اور جو دیکھنے اس نسخہ فیض انتما کے سے فائدہ مند ہووین حکمت مآب سابق الالقاب
کو جو باعث تالیف کا ہوے ہین اور مترجم اور راقم سواد اس دیباچہ کو کہ بذل اجتہاد سے بیچ اس باب کے غیر اصلات ادعیہ آمرزش کے طرح نظر نہین
کہتے ہین و عاخیر سے یاد کرین وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَمِنْہُ الْمَدَدُ وَاِلَیْہِ الْمَآبُ اور پوشیدہ نرہے کہ یہہ کتاب تطاب دیبہ
ایک مقدمہ اور بیس باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے اور ہر باب مین کئی کئی فصلین ہین اور فہرست کتاب اسطرح پر ہے مقدمہ بیان اختلاف
تعداد انبیا علیہم السلام اور ذکر نزول صحائف کرام مین کہ ان پر نازل ہوئی اور بیان امتداد زمان از ابتدے خلقت حضرت آدم علیہ السلام
تا ظہور حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام کتنے برس کا ہے اور باین بعثت اور سلسلۂ نبی اور رسولون کی کتنا کتنا فاصلہ ہوا **باب پہلا**
بیان پیدایش نور سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلقت تمام کائنات مین اسی نور کے اور اس باب مین دو فصل ہین
فصل پہلی آفرینش نور مذکور مین اور بعض کائنات کہ پیدا ہوئی اس نور کے ظہور سے **فصل دوسری** خلقت ہفت آسمان اور
زمین اور تفسیر تفصیل وغیرہ انکی مین **باب دوسرا** بیان خلقت بنی الجان یعنے جن اور ذکر عزازیل یعنے شیطان لعین مین اور اس
باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** پیدایش بنی الجان اور انکی سکونت مین مین پر **فصل دوسری** احوال شیطان لعین مین
باب تیسرا ذکر احوال ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر اولاد انکی مین اور اس باب مین نو فصلین ہین **فصل پہلی** خلقت

قالب حضرت آدم علیہ السلام مین **فصل دوسری** سکھانا باری تعالی کا حضرت آدم کو جنت الماوی مین نام ملائکہ وغیرہ کا
اور پیدا ہونا حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا **فصل تیسری** نقل کرنا حضرت آدم اور حضرت حوا کا جنت سے دنیا مین **فصل چوتھی**
در پیش آنا محنتون کا حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو دار دنیا مین **فصل پانچوین** قبول ہونی توبہ حضرت آدم اور
حضرت حوا علیہما السلام کی **فصل چھٹی** توالد اور تناسل حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام مین اور ذکر کرنا قابیل کے
ہابیل کو **فصل ساتوین** اخراج ذریت مین پشت حضرت آدم علیہ السلام سے اور عہد و پیمان لینا خدا تعالی کا انسے **فصل**
آٹھوین بعثت حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر وفات اور مدت عمر انکی مین **فصل نوین** بعثت یعنی مبعوث ہونی حضرت شیث
بن آدم علیہ السلام مین **باب چوتھا** بیان احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر
نسب اور رسالت حضرت ادریس علیہ السلام مین **فصل دوسری** قصہ ہاروت و ماروت مین **فصل تیسری** جانا حضرت ادریس
کا آسمان پر **فصل چوتھی** عبادت اوثان اور آتش پرستی ہونی انکی امت مین بعد آسمان پر جانیکے **باب پانچوان** قصہ حضرت
نوح علیہ السلام اور اولاد کرام فرزندونکی احوال مین اور اس باب مین چھ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام
مین **فصل دوسری** پہنچنا فرمان کا حضرت نوح علیہ السلام کو ساتھ بنانے کشتی کے اور معالمہ کرنا قوم کا ساتھ انکے بر وجہ درشتی اور
زشتی کے اور نازل ہونا طوفان کا انکی قوم پر اور اسی فصل مین ذکر جسامت اور طول قامت عوج بن عنق کا **فصل تیسری** بیان دفع
ہونے طوفان مین اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت نوح علیہ السلام مین **فصل چوتھی** ذکر مایافث بن نوح علیہ السلام مین **فصل**
پانچوین ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین **فصل چھٹی** ذکر سام بن نوح علیہ السلام مین **باب چھٹا** حضرت ہود علیہ السلام کے
احوال مین اور اس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** بیان نسب اور رسالت حضرت ہود مین اور ہلاک ہونا انکی قوم کا **فصل دوسری**
ذکر شداد بن عاد اور ارم سکی بہشت مین کہ مشہور بباغ ارم ہے **فصل تیسری** بیچ بیان مدت عمر اور وفات حضرت ہود علیہ السلام کے
باب ساتوان قصہ حضرت صالح علیہ السلام اور احوال ذی القرنین اکبر مین اور اس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب
اور رسالت حضرت صالح علیہ السلام مین **فصل دوسری** ہلاک ہونی قوم حضرت صالح علیہ السلام مین اور اسی فصل مین ہے ذکر وفات
اور مدت عمر **فصل تیسری** احوال ذی القرنین اکبر مین اور ذکر یاجوج و ماجوج اور صفت سد مین **باب آٹھوان** بیان احوال حضرت
ابراہیم علیہ السلام مین اور ذکر بعضے اولاد امجاد انکی مین اور کچھ ذکر حضرت لوط علیہ السلام مین اور اس باب مین تین فصل ہین **فصل**
پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین **فصل دوسری** ڈالنا حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی مین اور گلزار ہونا

اوس آگ کا بزودی اور خوشگاری کرنی سارا خاقان کی اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھ لشکر کے **فصل تیسری** ولادت بلوغت
حضرت اسماعیل علیہ السلام مین اور خواب مین دیکھنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ اپنے فرزند دلبند کو قربانی کرین **باب نوان** قصہ حضرت
لوط علیہ السلام مین اور کچھ احوال حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام کا اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل**
پہلی حضرت لوط کے قصہ مین اور اسی فصل مین ہے ذکر ولادت حضرت اسحاق علیہ السلام کا اور مدت عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی **فصل**
دوسری پیغمبر ہونا حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کا اور ذکر وفات اور مدت عمر ہر کدام کا **باب دسوان** قصہ حضرت
یعقوب کا اور حضرت یوسف علیہما السلام مین اور اس باب مین چھ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور بعثت حضرت یعقوب مین اور حسد بجا
حضرت یوسف کے بھائیون کا اور کنوئین مین ڈالنا حضرت یوسف کو **فصل دوسری** نکلنا حضرت یوسف کا کنوئین سے اور ذکر عاشق اور شیفتہ
ہونا زلیخا کا جمال عدیم المثال حضرت یوسف علیہ السلام پر اور خریدنا عزیز مصر کا مالک نے حضرت یوسف کو **فصل تیسری** ارادہ کرنا عزیز مصر کا
واسطے ہلاک کرنے حضرت یوسف کے اور ظاہر ہونا دولت و اقبال کا بسوی اوس حمیدہ خصال کے اور عزیز مصر کا ہونا **انکا فصل چوتھی**
پہونچنا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا ایام قحط عام مین بنا بر طلب طعام کے **فصل پانچوین** ملاقات ہونی حضرت یعقوب علیہ السلام کی
ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے اور ذکر وفات اور مدت عمر ہر کدام **فصل چھٹی** ذکر اسباط یعقوب علیہ السلام مین **باب گیارون** بیان
احوال حضرت ایوب کے مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت ایوب علیہ السلام مین اور مبتلا ہونا
انکا ساتھ طرح طرح کی محنتون کے **فصل دوسری** زائل ہونا اون محنتون کا حضرت ایوب کے مکروہ سے **باب بارہوان** قصہ حضرت شعیب
خطیب الانبیا مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت شعیب مین اور ہلاک ہونا انکی قوم کا کہ اہل مدین
تھے **فصل دوسری** بیان احوال ہلاک ہونے اصحاب ایکہ کے کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان پر بھی مبعوث ہوئے تھے اور ذکر وفات اور مدت
عمر انکی مین **باب تیروان** بیان احوال حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام مین اور احوال یوشع اور کالوب اور خرقیل
علیہما السلام مین کہ بعد حضرت موسی کے مبعوث ہوئے ہین اور اس باب مین چودہ[۱۴] فصل ہین **فصل پہلی** بیان نسب اور ولادت حضرت موسی
کا ایام بادشاہی فرعون بے چون مین اور صندوق مین رکھکر ڈالنا انکو دریا مین اور دنیل مین **فصل دوسری** بیان احوال قبطی مین کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے اوسکو مارا تھا اور جانا حضرت موسی کا شہر مدین مین اور دختر حضرت شعیب کو خوشگاری کرنی **فصل تیسری** بیان
رسالت حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما السلام مین اور دعوت کرنا انکا فرعون بے چون کے **فصل چوتھی** مقابلہ کرنا حضرت موسی
علیہ السلام کا ساتھ جادوگرون کے اور غالب آنا حضرت موسی کے عصا کا انکی سحر پر اور ایمان لانا اون کا وغیرذالک **فصل پانچوین**

دعا کرنا حضرت موسیٰؑ کا فرعونیون پر اور مبتلا ہونا فرعونیونکا ساتھ بلاؤن کے اور باوجود اسکے ایمان نہ لانا اور آخر دریائے نیل مین غرق
ہونا **فصل چھٹی** جانا حضرت موسیٰ کا بنا بر طلب کتاب کوہ طور پر اور چھوڑ دینا انکی قوم کا عبادت حضرت باری اور پرستش کرنی
گوسالہ کی بفریب سامری اور نسخہ کلمات عشر اور ذکر احادیث صندوق الشہادت اور کچھ احوال بنی اسرائیل **فصل ساتوین** قصہ قارون
ملعون مین **فصل آٹھوین** ذکر بانجھ جانے ایک پیر کا بنی اسرائیل مین اور فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بامر رب جلیل کہ ایک گائی کو ماریں تانکا
قتل معلوم ہووے **فصل نوین** ملاقات کرنی حضرت موسیٰؑ کی ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے **فصل دسوین** آنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
بنی اسرائیل کے ساتھ بنا بر جنگ عمالقہ اور جاری ہونا پانیکے چشمون کا پتھر سے سات مارنی عصا کی اور نازل ہونا من اور سلوی کا اور سرگردان ہونا
بنی اسرائیل کا چالیس برس تک تیہ مین بسبب نافرمانی ایزد متعال کے اور ذکر وفات حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام مین **فصل**
گیارہوین بیچ تعداد معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی **فصل بارہوین** احوال یوشع بن نون علیہ السلام مین **فصل تیروین** قصہ
کالوب بن یوفنا علیہ السلام مین **فصل چودوین** قصہ حزقیل مین کہ باین العجوزہ مشہور ہین **باب چودوان** قصہ حضرت الیاس اور
یسع بن اخلوت اور ذالکفل اور اشموئیل علیہم السلام مین اور اس باب مین چھ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور بعثت حضرت الیاسؑ
مین بعد ناامید ہونے اپنی قوم سے اسلام لانے سے اور انکو ترک کر کر کوہستان مین چلے جانا **فصل دوسری** ظاہر ہونا حضرت الیاس کا بفرمان
ملک العلام سات برس کے بعد اوس گروہ شقاوت پژوہ پر اور یہ خبر بادشاہ قوم کو پہونچنی اور دو بار ایک جماعت کو بنا بر لانے حضرت الیاس
کے بھیجنا اور بکر و حیلہ کوشش کرنی اور اپنی نیت پوشیدہ رکھنی اور دونون بار اپنہ آگ برسنی اور آخر ہلاک ہونا اور تیسری بار بفرمان حق
بادشاہ پاس آنا اور پھر کوہستان مین جانا **فصل تیسری** ذکر پھر آنے حضرت الیاس مین بحکم رب جلیل اور مخفی ہونا گہر ایک بنی اسرائیل
مین اور پھر وہان سے نکل کر کوہستان مین جانا اور پھر اور سات برس کے بعد قوم پر دعا بد کرنی اور مبتلا ہونا خلائق کا تین برس تک انکی
دہاسی اور آخر انکی قوم کا ہلاک ہونا **فصل چوتھی** ذکر حضرت یسع بن اخطوت علیہ السلام مین کہ حضرت الیاسؑ کے وصی تھے **فصل پانچوین**
احوال ذالکفل علیہ السلام مین **فصل چھٹی** بیان اشموئیل علیہ السلام مین **باب پندروان** بیان حضرت داؤد علیہ السلام مین
اور اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور سبب خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین **فصل دوسری** ذکر
رسالت اور بعضے معجزون حضرت داود علیہ السلام مین اور مبتلا ہونا انکا ساتھ ایک فتنہ کے اور مسخ ہونا انکی قوم کا بصورت بندرون کے
فصل تیسری ذکر شلوم بن داؤد علیہ السلام مین **فصل چوتھی** ولادت باسعادت حضرت سلیمانؑ مین اور بیچ انتقال
کرنے خلافت کے حضرت داؤدؑ سے بسوگ حضرت سلیمانؑ اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت داؤد علیہ السلام **باب سولھوان**

قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لقمان میں اور ذکر شمہ احوال کہ بعد حضرت سلیمان کے احمد نے بنی اسرائیل کی طرف توجہ کی اور مخالفت مغلوب ہوئی اور بعد غالب آنیکے انہوں نے عصیان اختیار کیا اور خرابی بیت المقدس کی اور آنا بخت النصر کا باشہر روایات بیت المقدس اور ذکر عزیر پیغمبر علیہ السلام اور اس باب میں سات فصل ہیں **فصل پہلی** ذکر نسب اور سلطنت اور رسالت اور بعضے معجزون حضرت سلیمان میں **فصل دوسری** نامہ لیجانا ہدہد کا بلقیس پاس اور اطاعت کرنی بلقیس کی بفرمان حضرت سلیمان علیہ السلام **فصل تیسری** گم ہونا نگین کا اور ہوجانا حضرت سلیمان کا بہیات نخستین اور پھر ایک تقریب سے مچھلی کا پیٹ سے نگافتہ ہونا اور انگشتری دستیاب ہوئی اور اسی فصل میں ہے ذکر وفات اور مدت عمر حضرت سلیمان علیہ السلام **فصل چوتھی** ذکر حضرت لقمان میں **فصل پانچوین** ذکر ارمیا اور سعیا میں اور توجہ کرنی احمد کی بطرف بنی اسرائیل اور مغلوب ہونا مخالفون کا اور عصیان اختیار کرنا بنی اسرائیل کا بعد غالب آنیکے اور خرابی بیت المقدس میں **فصل چھٹی** آنا بخت النصر کا باشہر روایات بیت المقدس میں **فصل ساتوین** احوال حضرت عزیر علیہ السلام میں **باب ستروان** قصہ حضرت یونس علیہ السلام میں اس باب میں دو فصل ہیں **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور دعوت حضرت یونس علیہ السلام میں **فصل دوسری** نگل جانا مچھلی کا حضرت یونس علیہ السلام کو اور پھر اوگل دینا صحرا میں **باب اٹھاروان** احوال حضرت زکریا اور یحیی علیہ السلام میں اور اس باب میں دو فصل ہیں **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور بعض احوال انکی میں **فصل دوسری** شہادت حضرت زکریا اور حضرت یحیے علیہما السلام میں کفار ناہنجار کے ہاتھ سے **باب انیسوان** احوال حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام میں اور اس باب میں ہے ذکر حفظۃ الصادق اور قصہ اصحاب کہف اور ذکر برصیصا اور ذکر جریج راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جریج پیغمبر علیہ السلام اور ذکر شمعون عابد اور ذکر خالد بن سنان عیسے اور احوال سلطنت سکندر رومی اور اس باب میں بارہ فصل ہیں **فصل پہلی** مناقب حضرت مریم اور ولادت حضرت عیسے علیہ السلام **فصل دوسری** بیان رسالت حضرت عیسے علیہ السلام میں اور ذکر بعضے انکے معجزون میں **فصل تیسری** جانا حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر اور نازل ہونا آخر الزمان میں **فصل چوتھی** ذکر حفظۃ الصادق میں **فصل پانچوین** قصہ اصحاب کہف اور انکی صورت حال میں **فصل چھٹی** برصیصا کا ذکر میں **فصل ساتوین** ذکر جریج راہب میں **فصل آٹھوین** ذکر اصحاب اخدود میں **فصل نوین** ذکر جریج پیغمبر میں **فصل دسوین** ذکر شمعون عابد میں **فصل گیارہوین** ذکر خالد بن سنان عیسی میں **فصل بارہوین** احوال سلطنت سکندر رومی میں **باب بیسوان** ذکر بعضے احوال خاتم النبیین سید المرسلین سرور انام محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام میں اور اس باب میں پانچ فصل ہیں **فصل پہلی** بیان پارہ احوال فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ پیش از ولادت باسعادت ظاہر اور ہویدا ہوا **فصل دوسری** بعضے فضائل اور شمائل میں کہ بعد از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام وقوع میں آئے

فصل تیسری بعضے معجزون مین کہ بعد از بعثت تا وقت ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح اور لائح ہوئے
فصل چوتھی بیان پارہ حالات کہ بعد از ہجرت آنحضرت صلعم تا رحلت ظاہر ہوئے اور بیان اوس امور مین کہ کسی وقت
کے ساتھ اون وقتون مین سے خصوصیت نرکھی **فصل پانچوین** بیان بعضے معجزات مین کہ بعد از ممات آن خلاصۂ موجودات
علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ظہور مین آئے اور اسی فصل مین ہے ذکر مدت عمر اور وفات آن سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
خاتمہ بیان مدت خلافت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ائمہ معصومین اور تابعین رحمہم اللہ مین **مقدمہ مبحث** بیان تعداد انبیا کی اور ذکر نزول
صحابہ کرام اور بیان امتداد زمان از ابتدای خلقت آدم تا زمانہ حضرت خاتم رای حاکمان محکمۂ روایت و تحقیق اور ساکنان بادیۂ
ہدایت توفیق پر پوشیدہ نرہے کہ بموجب آیہ وافی ہایہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ
نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۲ تعداد پیغمبرون
محدثون نے اختلاف کیا ہے اکثر ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت آدم کے زمانے سے تا وقت نبوت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہین اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اسی قول کے ساتھ اشارہ کیا ہے اور ایک جماعت
کا یہ عقیدہ ہے کہ انکی عدد آٹھ ہزار سے زیادہ نہین ہین اور ابو یعلی موصلی اپنی جامع مین اس قول کے موافق روایت کرتا ہے کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قطع فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کے تمام لوگون کی ہدایت کے لیے آٹھ ہزار پیغمبرون کے بعد مبعوث فرمایا ہے اور
ان آٹھ ہزار پیغمبرون مین سے چار ہزار بنا بر ارشاد ہدایت بنی اسرائیل کے مامور ہوئے تھے اور چار ہزار مختلف امتون اور متفاوت قومون
پر اور عبد اللہ ابن احمد حنبل نے کتاب تعریف الانبیا مین بسند صحیح حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مین خاتم ہزار پیغمبر یا بیشتر ہون فریق اول کہتے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون مین سے تین سو تیرہ مرسل ہوئے
ہین اور باقی غیر مرسل اور مرسل وہ ہے کہ وحی الہی اوسپر بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہو صاحب صحیفہ اور کتاب ہو یا نہو
اور نبی غیر مرسل وہ ہے کہ بنا بر الہام یا محض رویای صادقہ کسی قوم کی دعوت پر مامور ہووے پس مرتبہ پیغمبرون کا چار قسم مین منحصر ہے
نبوت اور رسالت اور اولوالعزمی اور خاتمیت پہلی قسم عام ہے اور دوسری اور تیسری خاص اور چوتھی اخص الخاص اور کلمۂ اولوالعزم
کے معنے مین بہت اختلاف ہے کہ اگر شرح و عدا اون اختلافات کو لکھا جاوے تو اطالت کلام لازم آوے لابد ہم از روے ایجاز و اختصار جو قریب
بتحقیق ہے رقم پذیر ہوتا ہی چاہیے جاننا کہ ایک جماعت علما سو اے حضرت یونس علیہ السلام کے سب پیغمبرونکو اولوالعزم جانتے ہین اور آیہ
کریمہ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین واقع ہوے انکی اعتقاد کی باعتبار اول ہے اور ایک گروہ کہتی ہین کہ مقصود کل

اولوالعزم سے واصفان شریعت ہین اور اس تقدیر پر حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اولوالعزم ہین اور باقی نہین اور ایک فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ مراد اس کلمہ سے ناسخان شریعت ماقبل ہین اور اس تقدیر پر چاہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام اولوالعزم مین سے نہون اور پانچ اور مرسل کہ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے مذکور ہوے اولوالعزم ہون اور خاتم باتفاق اہل ملت ایک سے زیادہ نہین ہے اور ایک جماعت کہتی ہین کہ بعد آن سرور کائنات صلوات اللہ علیہ فاضلترین پیغمبران حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین اور انکے بعد حضرت موسی کلیم اللہ اور انکے پیچھے حضرت عیسے روح اللہ اور پہر حضرت نوح نجی اللہ اور صاحب کتاب چار ہین اول حضرت موسی صاحب توریت دوسرے حضرت داؤد صاحب زبور تیسرے حضرت عیسے صاحب انجیل چوتھے محمد مصطفے صاحب فرقان اور ایک گروہ کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اکیس صحیفہ نازل ہوے اور حضرت شیث پر اونیس اور حضرت ادریس پر تیس اور حضرت نوح پر دس اور حضرت ابراہیم پر پندرہ اور مستحفظان وقائع ایام اور مستجزان حوادث شہور اعوام نہبت اختلاف کیا ہے کہ ہنگام پیدایش ابوالبشر علیہ السلام سے تا زمان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ الی یوم الدین کتنا زمانہ ہوا اور مابین بعثت اور ہجرت ہر نبی کہ اور رسول رب العالمین کے کتنی کتنی مدت گذری اس باب مین اپنی تالیفات مین بر سبیل اجمال وتفصیل مختلف واسنین کہ ہین شمہ اونین مذکور تحریر کی پاتا ہے اور ایرا و بعض روایات مختلفہ پر اہتمام کیا جاتا ہے حبیب السیر مین لکھا ہے کہ محمد بن جریر طبری ذکر کہ تمام سالکان مسالک تحقیق ہرز بمزید اعتبار مشہور اور معروف ہے ایک مقام پر اپنی تالیف مین بیان کیا ہے چنانچہ شنا ہمارہ بزرگ مین منقول ہے کہ از ظہور آدم تا زمان حضرت خاتم علیہما السلام چھ ہزار تیرہ برس ہوے ہین اور پانچ ہزار نو سو بہی کہتے ہین اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ بقول علماے یہود من ابتداے خلقت حضرت آدم تا ایام ہجرت حضرت سید عالم علیہم السلام چار ہزار چالیس برس تین مہینے اور بروایت اخبار نصیری پانچ ہزار ایکسو ہفتاد اور عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت آدم کے زمانہ سے تا طوفان نوح دو ہزار دو سو چھیالیس سال ہوے اور طوفان سے تا وقت حضرت ابراہیم علیہ التحیہ والتسلیم ایک ہزار اناسی اور روزگار خلیل الرحمن سے تا ہنگام موسی پانسو چھتیس اور ایام حضرت موسی سے تا زمان حضرت سلیمان علیہما السلام پانسو چھتیس اور حضرت سلیمان کے وقت سے تا زمان ذی القرنین رومی سات سو تیرہ اور ہنگام اسکندر سے تا زمان حضرت عیسی علیہ السلام تین سو اونہتر اس تقدیر پر روزگار حضرت آدم سے تا ایام حضرت عیسے پانچ ہزار پانسو بائیس برس ہوے اور ابوالفتح ناصر بن محمد الخصیبی نے کہ مولف معارف ہے بروایت وہب بن منبہ روایت کی ہے کہ عمر حضرت آدم علیہ السلام کی ہزار برس کی تہی اور ہنگام انتقال ابوالبشر سے تا وقوع طوفان دو ہزار دو سو بیالیس سال اور طوفان سے تا وقت رحلت حضرت نوح سے سو پچاس برس اور وفات حضرت نوح علیہ السلام سے تا انتقال حضرت ابراہیم علیہ السلام دو ہزار دو سو چھیالیس برس اور درمیان حضرت ابراہیم اور حضرت موسی علیہما السلام کے سات سو بر

او حضرت موسیٰ سے تا حضرت داؤد علیہما السلام پانسو برس اور حضرت داؤد سے تا حضرت عیسیٰ علیہما السلام گیارہ سو برس اور حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے سے تا ولادت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ سو نیں برس ہوئے اس تقریر پیدایش حضرت آدم سے تا زمان ولادت سید عالم علیہما السلام آٹھ ہزار سات سو اٹھاون سال ہوئے اور حسین بن حمزہ اصفہانی کہ نظام مناظم سخندانی میں بمزید اعتبار شہرت رکھتا ہے روایت کی ہے کہ از روز آفرینش حضرت آدم تا ولادت حضرت نوح علیہما السلام گیارہ سو پچاس برس ہوئے اور ولادت حضرت نوح سے تا ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام گیارہ سو نوے برس اور تولد حضرت ابراہیم سے تا زمان قدوم حضرت یعقوب علیہما السلام مصر میں دو سو پندرہ سال اور قدوم مصر حضرت یعقوب علیہ السلام سے تا وقت وفات انکی سترہ برس اور وفات حضرت اسرائیل علیہ السلام سے تا بنا بیت المقدس چار سو انتیس برس اور بنا بیت المقدس سے تا ہنگام خراب ہونے اور سکی چار سو دس برس اور خرابی بیت المقدس سے تا وقت تک کہ عمر الخطاب ذی اور سکو مفتوح کیا پانسو چون برس اس روایت سے تا زمان خلقت ابوالبشر سے تا اوان ہجرت شفیع و بشیر علیہم الصلوٰۃ والتحیہ پانچ ہزار چھ سو ستاون برس ہوئے اور افضل المتاخرین مولانا کمال الدین حسین خوارزمی نے مقصد اقصیٰ میں لکھا ہے کہ وقت ولادت خاتم الانبیا سے تا حضرت آدم علیہما السلام تین سو اور حضرت عیسیٰ سے تا حضرت داؤد علیہما السلام گیارہ سو برس اور حضرت داؤد سے تا حضرت عیسیٰ علیہما السلام پانسو برس اور حضرت موسیٰ سے تا حضرت ابراہیم علیہما السلام سات سو برس اور حضرت ابراہیم سے تا حضرت نوح علیہما السلام گیارہ سو بیس سال اور حضرت نوح سے تا حضرت آدم علیہما السلام دو ہزار دو سو پچاس برس اس تصویر سے حضرت خاتم الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ بارہ ہزار سات سو پچاس ہوئے واللہ اعلم بالصواب

جدول تعداد سنین وقائع عالم کون و فساد از روز خلقت حضرت آدم تا ولادت باسعادت خاتم الرسالت صلوٰۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین

روایت از عبداللہ ابن عباس	ابوالفتح ناصر بن محمد الخطیبی	حسین بن حمزہ اصفہانی	مولانا جمال الدین حسین خوارزمی
از حضرت آدم تا طوفان نوح علیہما السلام	عمر حضرت آدم علیہ السلام	از پیدایش حضرت آدم تا ولادت نوح	از ولادت خاتم الانبیا تا حضرت عیسیٰ
۲۲۴۶ سال	۹۳۰ سال	۱۱۵۰ سال	۵۷۰ سال
از طوفان نوح تا وقت حضرت ابراہیم	از حضرت آدم تا وقوع طوفان	از ولادت نوح تا ولادت ابراہیم	از حضرت عیسیٰ تا حضرت داؤد
۱۲۴۶ سال	۲۲۴۶ سال	۱۱۹۰ سال	۱۱۰۰ سال
از حضرت ابراہیم تا حضرت موسیٰ	از طوفان تا وفات نوح	از تولد ابراہیم تا زمان قدوم حضرت یعقوب در مصر	از حضرت داؤد تا حضرت موسیٰ
۶۴۰ سال	۳۵۰ سال	۲۱۵ سال	۶۰۰ سال
از حضرت موسیٰ تا حضرت سلیمان علیہما السلام	از وفات حضرت نوح تا انتقال حضرت ابراہیم	از قدوم حضرت یعقوب بمصر تا وقت وفات شان	از حضرت موسیٰ تا حضرت ابراہیم
۴۸۰ سال	۱۹۴۶ سال	۲۰۰ سال	۷۰۰ سال

از حضرت سلیمان تا زمان سکندر ذوالقرنین ۱۰۴۰ سال	درمیان حضرت ابراہیمؑ و حضرت موسےٰؑ ۴۰۱ سال	از وفات حضرت یعقوبؑ تا بنای بیت المقدس اسی سال	از حضرت ابراہیمؑ تا حضرت نوحؑ ۱۰۴۲ سال
از سکندر رومی تا حضرت عیسےٰؑ ۶۴۲ سال	از حضرت موسیٰؑ تا حضرت داؤدؑ ۴۵۰ سال	از ابتدائی بنائے بیت المقدس تا خراب شدن او ۴۸۴ سال	از طوفان نوحؑ تا حضرت آدمؑ ۲۴۲۶ سال
	از حضرت داؤدؑ تا حضرت عیسےٰؑ ۱۰۷۱ سال	از خرابی بیت المقدس تا زمانیکہ مفتوح کرد او را عمر ابن الخطاب رضؓ ۶۴۰ سال	
	از عروج حضرت عیسےٰؑ بآسمان تا ولادت خاتم المرسلین صلعم ۵۷۰ سال		
مجموعہ ۴۳۲۰ سال	مجموعہ ۳۱۷۱ سال	مجموعہ ۱۹۲۴ سال	مجموعہ ۳۴۸۴ سال

باب پہلا اس بیان پیدائش نور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیدائش تمامی چیزونکی اسی نور سے اور اس باب میں دو فصل ہین **فصل پہلی** آفرینش نور مذکور مین اور ظہور بعضے کائنات مین اس نور سے ارباب ضمائر اور اصحاب بصائر پر پوشیدہ نرہے کہ بیچ معارج النبوۃ کے لکھا ہے کہ چار حدیثین درمیان محدثون کے مشہور ہین ہر ایک اونمین سے دلالت اس بات پر کرتی ہے کہ اول مخلوقات ایک چیز ان چار چیزونمین سے ہوچنانچہ پہلی حدیث یہہ ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنے پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالےٰ نے نور میرا تھا اور دوسری حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ یعنے اول جو چیز کہ پیدا کی اللہ تعالےٰ نے روح میری تھی اور تیسری حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ یعنے جو چیز کہ پہلے پیدا کی اللہ تعالی نے عقل تھی چوتھی حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ یعنے پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے قلم تھی ہر ایک ان حدیثون سے دلالت کرتی ہے کہ اول پیدا کی ان چار چیزون مین سے تھی لیکن صورت تناقض اس صورت مین موجود کسواسطے کہ مرتبہ اول ہونیکا سوائے ایک چیز کے نہین ہوسکتا ہے پس موافقت درمیان احادیث کی بر تقدیر صحیح ہونے انکے تاویل کا ہے اسطرح پر کہ اکثر محدث اور پر اس امر کے ہین کہ اول پیدائش نور پیغمبر ہمارے کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اول ہونا روح اور عقل اور قلم کا اضافی ہے یعنے اول مخلوقات اروا حنمیز روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تھی اور اول مجردات مین عقل تھی اور اجسام مین قلم تھی واللہ اعلم اور ابو موسے مدنی نے روایت کی ہے کہ نور حضرت سید کائنات نو ہزار برس پہلے سب موجودات سے موجود تھا اور ایک مدت مدید پر تا رہا اوسوقت تک کہ ساتھ سجود حضرت معبود کے مامور ہوا سو برس تک کہ ہرون اوسوقت کا ہزار برس کے برابر تھا بہ نسبت اس زمانہ کی سجدہ مین رہا اور تسبیح

کرتا رہا پھر حق سبحانہ تعالی نے اوس نور سے ایک جوہر پیدا کیا اور ہیچ نظر قدرت اپنی کے منظور فرمایا پھر وہ جوہر ہیبت اوس نظر سے پانی ہو گیا اور ہزار برس تک جاری رہا اور ایک لحظ کسی جگہ قرار نہ پکڑا پھر اوسکے تین اللہ تعالی نے دس قسم کیا پہلی قسم سے عرش پیدا کیا اور اوسکے تین چار لاکھ رکن بنائے کہ ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار لاکھ برس کی راہ ہے۔ تفسیر کشاف مین ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے عرش کی تین جوہر سبز سے پیدا کیا کہ درمیان دو کو نومین کو نون اوسکے سے انہی ہزار برس کی راہ ہے اور ہیچ معالم التنزیل کے سورہ غافر مین شہیر بن حاسب نے نقل کی ہے کہ حاملان عرش آٹھ فرشتے ہین چار اونمین سے کہتے ہین سبحانک اللھم بحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار دوسرے کہتے ہین سبحانک اللھم وبحمدک علی عفوک بعد قدرتک اور ہیچ معالم التنزیل کے سورۃ الحاقہ مین ہے کہ آج حاملان عرش چار ہین قیامت کے دن آٹھ ہونگے بریکی شکل کہ کہا ہے اونکی ٹخنون تک پانسو برس کا رستہ ہے اور ہر ایک کے چار منہ ہین ایک آدمی کا اور ایک گاو کا اور ایک شیر کا اور ایک کرگس کا اور بعضے کہتے ہین کہ حاملان عرش آٹھ صف ملائکہ سے ہین اور مدارک التنزیل مین ہے کہ بعضون نے آٹھ جو کوہین قاف کے کہے ہین کہ یہ اوٹھائے ہین عرش کو اوپر کاندھون اپنے کے اور پاؤن اونکے ساتوین زمین پر ہین اور ہیچ کشاف کے معنی اوٹھانے کے ہین یحملون العرش کے ہے اور ہیچ حدیث نبوی اور قول مصطفوی کے بھی آیا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جب ملائکہ کی تین حکم فرمایا کہ مرتبہ وشمار اونکی اجلال واکرام ساتھ ملام حاملان عرش کے قیام کرین اور ستر ہزار صف اول عرش کے تین گیسے ہوتے ہین اور گرد عرش کے طواف کرتے ہین اور تہلیل و تکبیر کرتے ہین اور انکے پیچھے لاکھ صف ہین کہ داہنے ہاتھ اپنے کو اوپر بائین ہاتھ کے رکھے ہوئے بستہ دست تسبیح کہتے ہین اور ہیچ تفسیر قرطبی کے سورہ غافر مین کعب الاحبار نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالی نے عرش کی تین پیدا کیا اور عرش نے اپنی تین ساتھ عظمت کی دیکھا کہا کہ خدا تعالی نے کوئی مخلوق مجھسے بزرگتر نہ پیدا کی پس اللہ تعالی نے اوسکے تین ساتھ ایک سانپ کی مخلوق کیا کہ ستر ہزار اوسکے بازو ہین اور ہر بازو مین ستر ہزار پر ہین اور ہر پر مین ستر ہزار چہرہ ہین اور ہر چہرہ مین ستر ہزار منہ اور ہر منہ مین ستر زبانین کہ ہر منہ اور زبان سے تسبیحین بعدد قطرہ ہاے باران اور عدد ریگہاے بیابان اور بشمار برگہاے درختان اور عدد ذرہ ہاے خاک اور شمار ایام دنیا اور عدد ملائکہ کرتے ہین اور وہ سانپ عرش سے لپٹا ہوا ہے اور عرش اوسکے ساتھ زینت دیتا ہے۔ بستان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہے کہ ہیچ حدیث کے آیا ہے کہ خدا تعالی نے نیچے عرش کے ایک مرغ پیدا کیا ہے اوسکے دو بازو ہین جب اونکو کھولتا ہے مشرق سے مغرب تک

تسبیح وذکر کرتا ہے اور جب آخر ہوتی ہے دونو بازو اپنے ہلاتا ہے اور ساتھ کہنے تسبیح سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کے مشغول ہوتا ہے
اوسوقت تمام روی زمین کے مرغ اپنے بازو کھولتے ہین اور یہہ تسبیح آغاز کرتے ہین اور مروی ہے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ فرمایا ہے مرغ سفید کو گالیان ندو اور بُرا نکہو کہ آدمیکو نماز کیواسطے ہوشیار کرتا ہے اور قسم دوسری سے قلم کو پیدا
کیا کہ طول اوسکا پانچ سو برسکی راہ ہے اور عرض اوسکا چالیس برسکی راہ اور قسم تیسری سے لوح محفوظ کو پیدا کیا اور وہ ایک دانہ
موتی سفید سے ہے اور کناری اوسکے جواہر سے مرصع ہین اور غلاف اوسکا یاقوت سرخ سے ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی کے ہے کہ لوح کو ایک
موتی سفید سے پیدا کیا اور کنارے اوسکے یاقوت سرخ سے ہین سر اوسکا عرش سے ملا ہوا ہے اور منتہی اوسکا بغل فرشتہ مین
ہے یعنے پھیلاوٹ اور چوڑائی اوسکی زمین سے آسمان تک ہے تفسیر مدارک التنزیل مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
پیدائش لوح کی موتی سفید سے ہے اور طول اوسکا زمین سے آسمان تک اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک قلم نور ہے اور
تمام چیز اوسمین مسطور ہے پس قلم نے لوح پر لکھا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے اور قسم چوتھی سے چاند کو پیدا کیا اور قسم پانچوین
سے سورج کو پیدا کیا ریاض المذکورین مین لکھا ہے کہ میدان آفتاب کا دو ہزار فرسنگ ہے اور ہر روز اوسکو
ایک نور عرش کا پوشیدہ کرتا ہے اور حرارت اوس نور کی اوسکو دیتا ہے اور دو حصہ نور اور اوس حرارت کو اوس سے کھینچ کر
جہنم مین ڈالتا جاتا ہے قیامت کے دن یہہ سب نور جو آفتاب سے لیکر جہنم مین ڈالا ہے آفتاب مین رکھدیگے تب آفتاب
تاریکی بغایت اور گرمی اوسکی نہایت کو پہنچے گی اور [illegible] زمین کا ہے اور عرصہ سورج کا
ایک سو چھیاسٹھ حصہ زیادہ زمین سے ہے اور احیاء العلوم مین ہے [illegible] ہشت بہشت کو پیدا کیا
چوتھے آسمان پر یاقوت سرخ اور قسم ساتوین سے دین کو تین پیدا کیا اور قسم آٹھوین سے فرشتہ کو پیدا کیا اور انکی
انواع اور اقسام مختلف کیے اور طرح طرح کی صورتین بنائین بعضونکی صورت گاو کی اور بعضونکی مانند بھیڑیون کی اور بعضے
گرگسونکی اور بعضے مانند سانپون کی بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ بیچ دریا کے آیا ہے کہ بعضونکا آدھا بدن اوپر کا برف سے
اور آدھا بدن نیچے کا آگ سے پیدا کیا اور یہہ تسبیح سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ بیچ پاکی خاص اوس خدا کو کہ اونے الفت
رکھی اور سازواری دی درمیان برف اور آگ کی اور بیچ قصص الانبیاء کی ہے کہ آسمان پہلا زمرد سبز سے ہے اور فرشتے
رہنے والے اوسکے گاو کی صورت ہین اور آسمان دوسرا یاقوت سرخ سے ہے اور فرشتے رہنے والے اوسکے عقاب کی صورت
ہین اور آسمان تیسرا یاقوت زرد سے اور رہنے والے اوسکے گرگسونکی صورت ہین اور آسمان چوتھا چاندی سے ہے اور

فرشتے رہنے والے اوسکے گھوڑونکی صورت ہین اور آسمان پانچوان سونے سے ہوا اور فرشتے رہنے والے اوسکے حور العین کی صورت
ہین اور آسمان چھٹا موتی سفید سے ہوا اور رہنے والے اوسکے غلمان صورت ہین اور آسمان ساتوان ایک نور ہے چمکتا ہوا کہ
فرشتے رہنے والے اوسکے آدمیونکی صورت ہین بعضے قیام مین ہین یعنے کھڑے ہوئے ہین اور گروہ بیچ رکوع کی ہین اور بعضے سجدے مین
ہین اور بعضے قعود مین ہین یعنے بیٹھے ہوئے ہین تا روز قیامت اور بعضے ساتھ اور کامون اپنے کے مشغول مین تفسیر بحر المواج
مین ہے کہ بیچ تفسیر مغنی کے ابو ہریرہ سے نقل کی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے فرشتی اور شیطان اور جن اور انس کو پیدا کیا اور
ان سب کی دس جزو کیے نو جز فرشتے اور ایک جز شیطان اور جن و انس پھر اس ایک جز کو دس حصہ کیے نو حصہ شیطان اور ایک
حصہ جن اور آدمی پیدا کیے پھر اس ایک حصہ مین جن اور آدمیونکو دس جزو کیا نو جز جن اور ایک جز انس پھر ایک حصہ جن
آدمیونکو پچیس جزو کیے اونمین سے ایک جز مسلمان اور چوبیس جز کافر کہ اوس چوبیس جز کافرون مین سے بارہ جز ہند
مین ہین اور چھ جز روم مین اور چھ جز مغرب مین اور ایک جز اہل اسلام کے تہتر فرقہ کیے پھر گمراہ اور ایک ناجی اور قسم لعین سے
کرسی کو پیدا کیا اور سات آسمان اور زمینونکو اوسکے مقابل مین مانند حلقہ کے بنایا اور داہنی طرف اوسکے دس ہزار کرسیان
رکھین اور بائین طرف بھی اوسکے دس ہزار کرسیان رکھین کہ ہر کرسی پر فرشتہ بیٹھا ہوا آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اور ثواب اوسکا نامہ اعمال
آیۃ الکرسی پڑھنے والون امتیان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا جاتا ہے اور قسم دسوین سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پیدا کی اور اوسکو پیدا اپنی طرف عرش کی رکھا اور ساتھ تسبیح اور تقدیس اپنی کے کئی ہزار برس مشغول کیا بیچ سیر شیخ مقصد
گاذرونی کے لکھا ہے کہ ظہور نور حضرت رسالت پناہ بصورت مرغ سفید تھا دریای رحمت مین نزدیک عرش کے چودہ ہزار
برس غوطہ کھائے رہا اور تسبیح کہتا رہا اور اوسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار بازو تھے جب اوس دریا سے باہر آیا تو ہر باز سے اوسکے
بوندین ٹپکی اور ہر بوند سے ایک پیغمبر کی روح پیدا ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ جب وہ مرغ دریا سے باہر آیا تو اوسنے ایک
لاکھ چوبیس ہزار دم کھینچے اور اوسنے ارواحین انبیا کی موجود ہوئین پھر اون ارواحون نے نفس مارے تو صدیقون کی ارواحین
پیدا ہوئین پھر اونھون سے سانس لین تو ارواحین زاہدون کی پیدا ہوئین اور اوسنے ارواحین مطیعونکی اور اوسنے ارواحین
عاصیونکی چنانچہ اسی سبب سے مطیع اور عاصی سب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے محبت رکھتے ہین و معارج النبوۃ مین
تفسیر بحر العلوم مین نجم الدین نسفی نے لکھا ہے کہ شیخ نجم الدین ازی بیچ مرصاد العباد کے لایا ہے کہ جب وہ نور ظاہر ہوا حق تعالے
نے نظر رحمت اور محبت سے اوسکو دیکھا دیا اور پسینہ اوسکے غالب آئی اور قطرہ پانیکی اوسمین سے ٹپکی پس اون قطرون سے ارواحین

انبیا کی پیدا ہوئین اور اونسے ارواحین اولیا کی اور اونسے ارواحین مومنونکی اور اونسے ارواحین عاصیونکی اور اونسے ارواحین منافقون اور کافرونکی اور صاف ارواحون انسان سے ارواحین فرشتون کی اور اونسے ارواحین جنون کی اور اونسے ارواحین شیطانون کی اور تلچھٹ ارواحون انسان سے ارواحین طرح طرحکی حیوانون کی پیدا کین اوسوقت طرح طرحکی فرشتے اور درخت اور چارون عنصر ظاہر کیے پس جب پیدائش علویہ اور سفلیہ اور ملکیہ اور ملکوتیہ اوس نور سے ظاہر ہوئے - حاصل یہکہ تمامی جن اور آدمی اور جسم اور جان اور فرشتے اور سب طرحکی جانور اور وحوش اور درندی اور سب مخلوقات مور و مار اور دن اور رات اور زمین و زمان اور مکین اور مکان اور کوہ اور کاہ اور ماہی اور ماہ طفیل وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ عالم کے ظہور مین آئے **فصل دوسری** بیچ پیدائش سات آسمانون اور زمین مین اور بیان کیفیت بروج اثنا عشر اور سبع سیارہ اور عناصر اربعہ کے مروی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوس نور سے ایکدانہ مروارید پیدا کیا اور ساتہ نظر ہیبت کے اوسمین نظر کی وہ دانہ پانی ہوگیا پہر چار ہوائین پیدا کین ایک باد صبا یعنے پُروا اور دوسری دبور یعنے پچھوا تیسری جنوب یعنے دکھنی چوتھی شمال یعنے اتر اپہراون ہواؤنکو حکم دیا کہ چارونطرف اوس پانیکے آوین جب حکم کے چارون گوشہ پانی پر وہ ہوائین آئین اور موجین اوس پانی مین اوٹھین پہر آگ پیدا کی کہ وہ پانی پر گئی اور ایک دہوان اوٹھکر ہوا مین معلق کہڑا رہا پہر وہ دہوان بفرمان ایزدی پارہ پارہ ہوگیا ایک پارہ پانی اور ایک پارہ تانبا اور ایک پارہ لوہا اور ایک پارہ چاندی اور ایک پارہ سونا اور ایک پارہ موتی سفید اور ایک پارہ یاقوت سرخ پانی سے پہلا آسمان پیدا کیا اور تانبے سے دوسرا اور لوہے سے تیسرا اور چاندی سے چوتھا اور سونے سے پانچوان اور موتی سے چھٹا اور یاقوت سرخ سے ساتوان - اور معالم التنزیل مین سورۂ ملک مین مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر مین کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ اول آسمان موج آب سے پیدا ہوا ہے اور دوسرا موتی سفید سے اور تیسرا لوہے سے اور چوتھا تانبے سے اور پانچوان چاندی سے اور چھٹا سونے سے اور ساتوان یاقوت سرخ سے اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ جواہر آسمانون کے سوای جواہر زمینون کے ہین پس معلوم ہوا کہ روایات ربیع بن انس اور سلمان فارسی اور کعب الاحبار سے پایا جاتا ہے کہ آسمان دنیا ایک موج ہے معلق ایستادہ اور آسمان دوسرا چاندی سفید سے ہے اور آسمان تیسرا لوہے سے اور آسمان چوتھا تانبے سے اور پانچوان سونے سے اور چھٹا زمرد سبز سے اور ساتوان یاقوت سے یہہ سب روایتین تشبیہ پر مبنی ہین یعنے اگر اون جواہر دنیا کی جواہر پر قیاس کرین تو یہہ سب تشبیہ دی سکین گے اور اسیواسطے ان روایات مین اختلاف بہت ہی اور یہی دلیل ہے

کہ کلام تشبیہ پر مبنی ہے اور اہل حکمت نے بمقتضاے حرکات متفاوتہ کے اسطرح پر قرار دیا ہے کہ آسمان کے نو طبق ہین آسمان اول کہ سبکے اوپر ہے اوسکو فلک الافلاک کہتے ہین اور اس حرکت یومیہ کو کہ طلوع اور غروب آفتاب اور اور ستارے بسبب اوسکے ہر خاص و عام کو محسوس ہوتے ہین اسے فلک الافلاک کے ساتھہ نسبت کرتے ہین اور طبقہ دوم کو فلک الثوابت کہتے ہین اور حرکت بطیہ کو اکب کو بسبب اون صورتون اور بروج اور منازل کے کہ پس و پیش ہوتے ہین اسکے ساتھہ نسبت کرتے ہین اور سات آسمان اور واسطے سات ستارونکے ساتھہ اس ترتیب کے کہ قمر ہے اور عطارد اور زہرہ اور مریخ اور مشتری اور زحل ثابت کرتے ہین اور چونکہ دلیلین نقلی سبعہ متضمن عدد ہفت آسمان ہین بنا بر تطبیق قرار دادہ کے دلیلون نقلی کے ساتھہ اون دونون آسمانون زائد کو کہ شرع مین عرش اور کرسی کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین لیکن یہ سب معنی بہ تکلفات اور دور از کار معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ احتمال رکھتا ہے کہ ان سات آسمانون کو ایک ملک مدبر بحرکت یومیہ کہ شامل کل اجرام ہے حرکت دیتا ہو اور سب ستارے کہ فلک الثوابت پر مرکوز کہتے ہین پشت آسمان زحل مین مرکوز ہون اور زحل اوس آسمان کی شخن مین پس سات آسمانون سے زیادہ ثابت نہوے اور جو کہ اوصاف عرش اور کرسی مین بروایات شرعیہ وارد ہین اکثران دو فلک پر منطبق نہین ہوتی ہین پس اولی اور بہتر یہی ہے کہ عدد آسمانونکے اپنے اعتقاد مین سات قرار دیوے اور عرش و کرسی کے لیے سوا ثابت کرے ابو الشیخ نے حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نام آسمان بنا کا رفیع ہے اور نام ساتوین آسمانکا براج ہے اور ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کی ہے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ اَلسَّمٰوٰتُ السَّمَاءُ الَّتِیْ فِیْهَا الْعَرْشُ وَسَبْعَ اَرَضِیْنَ اَلْاَرْضُ الَّتِیْ اَنْتُمْ عَلَیْهَا یعنے سردار آسمانون کا وہ آسمان ہے کہ جسمین عرش ہے اور سردار زمینونکی وہ زمین ہے کہ اوپر اوسکے تم رہتے ہو اور ابن حاتم نے حبیہ عزلی سے روایت کی ہے کہ سَمِعْتُ عَلِیًّا ذَاتَ یَوْمٍ یَحْلِفُ وَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَآءَ مِنْ دُخَانٍ وَمَآءٍ یعنے سنا مینے علی کو ایکدن کہ قسم کہاتا تہا کہ قسم ہے اوس پروردگار کی کہ پیدا کیا آسمان کو دھوئین اور پانی سے۔ اور بیہقی نے کتاب اسماء الصفات مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تَفَکَّرُوْا فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ فَاِنَّ بَیْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ اِلَی الْکُرْسِیِّ سَبْعَةَ اٰلَافِ نُوْرٍ وَهُوَ فَوْقَ ذٰلِکَ یعنے فکر کرو ہر شی مین اور نہ فکر کرو ذات باریتعالی مین بدرستی کہ ساتوین آسمان سے اوسکی کرسی تک سات ہزار نور ہین اور وہ اوپر اونکے ہے اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ تعدد عرش اور کرسی یعنے جدا جدا ہونا اونکا ابتک بدلیل قطعی ثابت نہین ہے بلکہ بہت دلیلون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سات آسمانونکے اوپر بفاصلہ کبیار اور توسط انوار بے شمار ایک جسم ہے نورانی اوسی جسم کا کبھی عرش نام رکھتے ہین کبھی کرسی اور وہ جسم سب آسمانون اور زمینونکو

محیط ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سے بھی اس معنی کی بو آتی ہے واللہ اعلم اور تفسیر قولہ تعالی وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ مین لکھا ہے کہ سب آسمانونکو اللہ تعالی نے ایک گردش دائمی کے ساتھہ حرکت دوری کی بخشے ہو کہ گردش کر کر اپنی وضع متروک پر پہر آجاتا ہے اور بیچ ہر دورۂ روز و شب کی ہر جزو اوسکا اپنی جگہہ پر رجوع کرتا ہے کہ بعضے کو اکب بیچ ایک برس کے اور بعضے ایک مہینے مین اور بعضے زائد اس سے اپنی اوضاع متروکہ پر رجوع کرتے ہین اور صانع مطلق نے اپنی حکمت کاملہ سے طبقات آسمانونکو ساتھہ نوستارون روشن کے کہ بمنزلہ قندیلون کے ہین منور کیا تا بسبب غروب ہونے آفتاب کے انکی شعاع سے تاریکی زائل ہووے اور مسافر بحر و بر کو ملی مسافت بسہولیت حاصل ہووے اور شر شیطانون سے آسمان محفوظ رہے کسواسطے کہ مادۂ پیدائش شیاطین کا دھوان ہے اس لیے یہہ فرقہ ظلمت اور تیرگی کو دوست رکھتا ہے اور روشنی سے بھاگتا ہے اور وقوع ان ستارونکا متفق اور مختلف اور قریب اور بعید آسمانونمین اسطرح پر ہوا ہے کہ مشابہ بصورت بعض جانورونکی دکھائی دیتے ہین چنانچہ مراد بروج آسمانی سے کہ بیچ کلام ربانی کے ثابت ہوتا ہے یہی صورتین محسوسہ ہین اور سعادت اور نحوست اور نیکی اور بدی جو نسبت کیجاتی ہے ساتھہ آسمانون کے وہ اثر گردش آسمانی اور تاثیر نجوم اور بروج سے ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ کے بہ تفصیل لکھا ہے اور بزبان کمو کاست ترجمہ اوسکا کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ بسبب گردش آفتاب بیچ آسمان کے ایک دایرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوس دائرہ کو بیچ مدۃ ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دایرہ ہے کہ بارہ حصون برابر پر بہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھہ برجکے ہوا ہے اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ بارہ برجون سے آسمانمین نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر بارہ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو نہ کم ملہم غیبی نے بیچ ذہنون جمیع بنی آدم کے القا کیا ہے کہ جمیع طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی اور جتنی قومین کہ وجود انکا ظاہر عالم مین ہے اتفاق اسپر کرتے ہین لہذا مدت ہوئی آفتاب کی بیچ چوتھی حصہ چارون حصونمین سے فلک کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا اور خاصیت اوسکی مخالف دوسریکے ہے مانند ربیع اور خریف اور تابستان اور زمستان اور ہر فصل کو تین [illegible] ایک بعد ایک بتوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا بیچ قوۃ اور ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کی ساتھہ بارہ قسمونکی واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام رکھا اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے بارہ مرتبہ ساتھہ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماع شمس و قمر بارہ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنایا ہے اور ہر برج کو موافق اوس صورت کے کہ بسبب جمع ہونے ستارونکے

پیدا ہوئی ہے اوس برج کو ساتھہ اوسکے نام زد گردانا ہے مثل حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ہر ایک کو ان برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب تین قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے اور ہر درجہ کو ساٹھہ قسم کر کر ہر قسم کا اوس درجہ سے دقیقہ نام کیا ہے کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر دقیقہ کو ساٹھہ قسم پر تقسیم کر کر ثانیہ کہا کہ ہندی مین اوسکو پل کہتے ہین اور ہر ثانیہ کو ساٹھہ قسم کر کر ثالثہ نام کیا کہ اوسکو ہندی مین چن کہتے ہین اور علی ہذا القیاس اور بہرہ برج باہم صورت احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ گوسپند کہ دنبہ کے بچہ کی شکل ہے کہ مرجانب مغرب اور دم بطرف مشرق رکھتا ہے اور مونہہ بچہ کو کر کر کسی چیز کو دیکھہ رہا ہے اور ستارہ کہ اوسکی صورت مین واقع ہوے ہین تینتیس ۳۳ ستارے ہین اور پانچ ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوے ہین - اور ثور ایک گاو کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق ہے اور دم اوسکی جانب مغرب اور صورت اوسکی ہیئت ۳۲ ستارونسے مرکب ہے اور اور ستارے بھی مثل عین الثور اور ثریا کہ مثل خوشہ انگور ہے اور اور ستارے بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اگرچہ اسکی صورت سے خارج ہین - اور جوزا بصورت دو آدمی باہم آمیختہ اور چسپان کہ سر اونکی بجانب شمال اور مشرق اور پانون بجانب جنوب اور مغرب ہین اور اٹھارہ ۱۸ ستارے اس ہر ایکی صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع اور ہتعہ وغیرہ ہین - اور سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ اور ہندی مین کیکڑہ کہتے ہین اور نو ۹ ستارونسے اوسکی صورت نے ترکیب پائی ہے اور اور ستارے بھی مثل قلب الاسد اور زبرہ اوسکے ساتھہ تعلق رکھتے ہین - اور اسد بصورت شیر ہے منہ بطرف مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہہ پینتیس ۳۵ ستارونسے مرکب ہے ستائیس ۲۷ داخل اور آٹھہ ۸ خارج اور ان ستارون مین کہ داخل ہین ایک ستارہ ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین - اور سنبلہ ایک عورت کی شکل ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ایک خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب جنوب اور پانون اوسکے بجانب میزان اور چھبیس ۲۶ ستارونسے مرکب ہے اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین اور متصل اوس ہاتھہ کہ اوسمین خوشہ ہے ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک اعزل کہتے ہین - اور میزان بصورت ترازو ہے آٹھہ ستارونسے مرکب ہے اور عقرب بچھو کی شکل اکیس ستارونسے کہ اوسکے قلب العقرب اور اکلیل اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین - اور قوس ایک مرد کی شکل ہے کہ تیر و کمان ہاتھہ مین ہے اکتیس ۳۱ ستارونسے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنی بکری کے بچہ کی شکل اٹھائیس ۲۸ ستارون سے مرکب اور سعد راجح بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہے اور دلو بھی ایک مرد کی شکل ہے کہ ایک ڈول کنوے مین سے نکالکر ہاتھہ مین لیے ہوے اور اوس ڈلو کو

اولٹا کیہوئی زمین پہ پانی گرا رہا ہے اور صورت اوسکی بیالیس ستارونسے مرکب ہی۔ اور حوت دو مچھلیونکی شکل ہی کہ باہم پشت
اور شکم ملے ہوئے ہین پڑے ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین کہ جنوب کی جانب ہے اور ان دو مچھلیون کی صورت
چونتیس ستارونسے مرکب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم ہین ایک ثوابت جنکو بالذات حرکت نہین ہے بلکہ
بحرکت تیسرے آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالی کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے ستارے کہ وہ
سات ہین اور بیان اوپر ہو چکا تفسیر آیہ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ یعنے اور تحقیق زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو
کہ زمین کے نزدیک ہے کہ چاند اور ہمین جڑا ہوا ہے سات چراغون بہت کہ اوس آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر
کہ ثوابت کرسی مین اور زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین مین اور آفتاب چوتھے مین اور
زہرہ تیسرے مین اور عطارد دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی ان سب چراغونکی آسمان اسفل مین
جمع ہو کر اسی نیچے کے آسمانکو کہ آسمان دنیا ہے زینت فرماوان بخشتے ہین اور بیان اختلاف احکام بروج اسطرح پر ہے کہ حمل
خانہ مریخ ہے اور وبال زہرہ اور شرف آفتاب دسویین درجہ مین ہے اور ہبوط زحل بھی اوسمین درجہ مین اور حمل مذکر
اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور برج منقلب اور ربیعی اور شمالی جانتے ہین اور ثور خانہ زہرہ کا اور وبال مریخ اور شرف
قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے اور اسکو مونث اور لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور ثابت گمان کرتے ہین اور جوزا خانہ
عطارد کا اور وبال مشتری اور شرف راس اور ہبوط ذنب اور اسکو مذکر اور نہاری اور گرم و تر اور دموی اور ذوجسدین کہتے
ہین اور سرطان خانہ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری اور ہبوط مریخ اور مونث اور لیلی اور برج منقلب اور اسد خانہ شمس ہے
اور وبال زحل اور اسمین شرف اور ہبوط نہین ہے اور ثابت ہے اور مذکر اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور سنبلہ خانہ
عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ اور ذوجسدین اور مونث اور لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی
اور میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ اور شرف زحل اور ہبوط آفتاب اور برج منقلب اور مذکر اور نہاری اور گرم و تر اور دموی
اور عقرب خانہ مریخ ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت اور مونث اور سرد و تر اور بلغمی اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال
عطارد اور شرف ذنب اور ہبوط راس اور ذوجسدین اور مذکر اور نہاری اور گرم خشک اور صفراوی اور جدی خانہ زحل ہے اور
وبال قمر اور شرف مریخ اور ہبوط مشتری اور برج منقلب اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کو کب کو اس سے
شرف اور ہبوط نہین ہے اور برج ثابت ہے اور ہوائے اور گرم تر اور مذکر اور نہاری اور حوت خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد

اور شرف زہرہ اور رمونث اور لیلی اور سعد تر اور بلعنی اور ذو جسدین - اور بالجملہ خواص اور احکام ظاہرہ ان برجوں سے کہ نسبت
باذہان عوام خیلی روشن اور پیدا ہے اختلاف فصول ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کرتے
ہین اور ہر سال مین یہہ انقلاب واقع ہوتا ہے اور پہر اور سال مین اوسی وضع گذر کر عزت مفقودہ اور ذلت معدومہ پہر عود کرتی
ہے اور جانا چاہیے کہ زینت دینی مکانکی چراغونکے ساتھہ موقوف اس امر پر نہین ہے کہ وہ سب چراغ اوس مکان کے موضع مین ہوون
بلکہ یہہ معمول بہی نہین طریق مکانکی زینت دینے کا چراغونکے ساتھہ یہی ہے کہ اوس مکانکی اوپر دوریون مین اور بلند طاقون مین
لٹکا دیوین تا اون چراغونکی شعاع سب مکان مین منتشر اور سرایت کرے اور اگرچہ چراغون کو اوس مکان مین رکھین تو انتشار روشنی
اون چراغونکا اوس مکان مین نہین ہوسکیگا پس اس آیت سے ہونا کواکب کا آسمان کے نیچے سمجھنا خلاف عرف ہی اور حقیقت مین مزین ساتھہ
جمیع انوار کواکب کی یہی آسمان ہے کہ سب کی پائین ہے اور اس پر سے سب پر شعاع پڑتی ہے علی الخصوص ساکنان زمین کی نظر مین
بسبب شفافیت آسمانون کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب کواکب اسی آسمان مین ہین اور زینت مین وہی امر معتبر ہے کہ موافق
آدمیونکی نظر کے ہے نہ وہ کہ واقع مین ہے اور اسیواسطے چاندیکو زراندود کہکر ملمع کرتے ہین تا آدمیونکی نظر مین مزین معلوم
ہووے اور ایک چراغ کو آئینہ ہزارہا رنگ دیکھتے ہین تا چراغ بیشمار نظر آوین اور زینت حاصل ہووے اور آسمان دنیا کو اسواسطے نیچے
رکھا ہے کہ آسمان دنیا بمنزلہ دروازہ عالم علوی کے ہے کہ حکم ارک بادشاہی رکھے اور دروازیکی زیب و زینت کرنی اور نگاہبان
اور چوکیدار اوسپر معین کرنے اور توپ اور غلولہ اوسپر مہیا کرنا موافق قوزک بادشاہی ہے قولہ تعالی وجعلناہا رجوما للشیاطین
یعنے اور گردانا ہمنے اون چراغونکو بمنزلہ غلولہا ی توپ کہ ہوتے ہین برجود واسطے شیطانون کے یعنے سبب سنگسار کرنے شیاطین کے
کہ بارادہ دزدی اخبار اور جاسوسی مہمات عالم علوی کے جاتی ہین تا اون جزون اور تدبیرونکو آدمیونمین پہنچاوین اور
انکے اعمال کو فاسد کرین اور اپنے تئین انکے نزدیک عالم الغیب اور شریک تدبیرات الٰہیہ ظاہر کرین اور طریق رجم شیاطین کا کواکب
کے ساتھہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ فرشتے روشنی کواکب سے کہ آسمان دنیا مین جمع ہین ایک آتش روشن کرتے ہین اور اوس آگ کو
ہر شیطان پر مارتے ہین اور مروی ہے کہ نیچے آسمان کے ایک دریا ہے کہ عمق اوسکا تین فرسنگ ہی اور ہوا مین معلق ہے اور
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر وہ دریا آفتاب پر حائل ہوکر حجاب نہوتا تو جو چیز کہ روی زمین پر
تہی جل جاتی اور اگر چاند پر آفتاب نہ پڑتا تو جو کوئی اوسکو دیکھتا مفتون اور فریفتہ اوسکا ہوتا - کشف الاسرار مین ہے کہ ابر
ایک جسم ہے خالی پانی سے جب اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ مینہ برساوے اوس دریا سے وہ ابر پانی لاتا ہے اور برساتا ہی - معارج النبوۃ

مین مذکور ہے کہ تفسیر بحر العلوم مین امام نجم الدین نسفی نے لکھا ہے اور روایت مرصاد کی بھی اوسکے ساتھہ متفق ہے کہ نور حضرت سید السادات کا پہلے سب مخلوقات سے دس لاکھہ اور ستر ہزار اور چھ سو برس پہلے موجود تہا اور اوس نور کے واسطے حجاب ترتیب دیے تھے اور ایک ایک حجاب مین محفوظ رکھا تہا چنانچہ ہر حجاب مین حجابون قدرت اور عظمت اور رحمت اور سعادت اور کرامت اور منزلت اور ہدایت اور نبوۃ اور رفعت اور ہیبت اور شفاعت مین کئی ہزار برس کہا اور ہر حجاب مین تسبیح کہا کیا پھر ہر دریا مین دریاؤن نصیحت اور شکر اور صبر اور سخاوت اور انابت اور یقین اور حلم اور قناعت اور محبت مین کئی ہزار برس غوطہ دیے پھر کئی ہزار برس مقام توحید اور معرفت اور ایمان اور اسلام اور خوف و رجا اور خضوع و خشوع اور انابت اور خشیت مین رہا اور بعد اسکے کئی قرن سجدہ مین رہا اور ایک عمر رکوع مین اور چند سال مشغول قیام اور تشہد اور سلام چنانچہ اوس نور کی نماز کے سبب سے سب امت پہ نماز فرض ہوئی جب فارغ ہوا تو خطاب آیا کہ اے نور حبیب میرے تو نے اچھی خدمت کی اب مجھسے کوئی خلعت چاہہ نور نے کہا الٰہی ایسا جانتا ہون کہ تو نے میرے تئین مقتدا یعنے پیشوا امت کیا ہے اور اوسکی اطاعت مین ازروے بشریت سے تقصیر واقع ہوگی پس مین یہہ نماز اپنی انکے حق مین کرتا ہون اور خلعت مغفرت انکے واسطے چاہتا ہون خطاب آیا کہ اے نور میرے حبیب کے جو خلعت تو نے چاہا یہہ بھی تجھسے پسند کیا جب نور نے یہہ نوازشین اپنے حق مین مشاہدہ کین خوش ہوا اور چند قطرے اوس نور سے ٹپکے حق تعالی نے ایک قطرہ اونمین سے بیچ نظر قدرت اپنی کے لیا اور ایک لاکھہ چوبیس ہزار قسم اوسکو کیا ہر قسم سے روح ایک پیغمبر کی پیدا کی پھر ایک اور قطرہ کو چند قسم کیا ایک سے جبرئیل کو پیدا کیا اور ایک سے میکائیل اور ایک سے اسرافیل اور ایک سے عزرائیل اور ایک سے رضوان خازن بہشت پھر ایک اور قطرہ کو دس قسم کیا ایک سے عرش پیدا کیا اور ایک سے کرسی اور ایک سے لوح اور ایک سے قلم اور ایک سے چاند اور ایک سے سورج اور ایک سے ستارے اور ایک سے ہشت بہشت اور ایک سے ہشت خلیفہ رضوان ساتھہ ہر خلیفہ کے ستر ہزار فرشتے اور دسوین قسم سے ایک جوہر پیدا کیا کہ طول اوسکا چار ہزار برسکی راہ ہے اور عرض بھی اوسکا چار ہزار برسکی راہ ہے پھر اوس جوہر کو دیکھا اور اوسکو اضطراب ہوا آدھا پانی ہوگیا اور آدھا آگ اوس پانی سے دریا روان ہوئے اور اون دریاؤن سے موجین پیدا ہوین اور موجونکی حرکتون سے ہوائین چلین اور اوس آگ کو اوس پانی پر غالب کیا کہ پانی جوش مین آیا اور کف پیدا ہوئے اور اون کفون سے بخار اوپر کو اوٹھا اوس بخار سے آسمان پیدا ہوئے اور اون کفون سے زمین موجود ہوئی اور اون موجون سے پہاڑ پیدا ہوئے اور کانین ظاہر ہوئین اور لوہے اور پتھر سے آگ روشن ہوئی کہ اوس سے دوزخ نے وجود پکڑا اور اوس آگ کی شعلون سے ابوالجان پیدا ہوا

چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی - تفسیر مدارک مین سورۂ حم سجدہ مین ہے کہ بیچ حدیث کی آیا ہے بدستیکہ خدا تعالی نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو پیدا کیا اور امام ابو اللیث نے لکھا ہے کہ منگل کے دن پہاڑ پیدا ہوے اور بدھ کے دن درخت اور پانی اور جمعرات کو آسمان اور جمعہ کے دن کواکب اور چاند اور سورج اور فرشتونکو ظاہر کیا اور بیچ ساعت اخیرہ روز جمعہ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی ساعت مین قیامت قیام ہوگی - اور بعض کتب احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہور قیامت کا درمیان صبح اور طلوع شمس کے ہوگا چنانچہ مشکوۃ المصابیح اور مفاتیح مین لکھا ہے کہ کوئی چارپایہ سوائے جن اور انس کے نہین ہے مگر یہ کہ منتظر ہے قیامت کا اور کان لگائے ہوے رہتا ہے جمعہ کو وقت صبح سے طلوع آفتاب تک قیامت کے قائم ہونے کی ڈر سے - اور منواہب علیہ مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ کے مذکور ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب حق تعالی نے زمین کو پیدا کیا زمین اوپر پانیکے متحرک اور بیقرار تھی فرشتون نے عرض کی کہ یہ جاے قرار کسیکی نہین ہوسکتی اللہ تعالی نے اوسپر ایک پہاڑ پیدا کیا کہ اوسنے قرار پکڑا اور یہہ بھی تفسیر مین آیا ہے کہ جب زمین پیدا ہوئی تو نہایت مضطرب اور متحرک یعنی ہلتی تھی حق سبحانہ تعالی نے فرشتہ پیدا کیا اور فرمایا کہ زمین پر کھڑا رہو زمین کو اوسکے بوجھ سے قرار رہوا پہاڑ اور پہاڑونکو میخ زمین کیا اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ لقمان مین ہے کہ ایک جگہ ضحاک سے نقل ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اونیس[19] پہاڑ میخ زمین کے کیے جب کہ بھی رہی کہ اونہین مین سے کوہ قاف ہے اور ابو قبیس اور جودی اور لبنان اور سینین اور بیر اور طور سینا اور سوے انکے - عارف صمدانی اعنی سید بابا ہمدانی نے کتاب خیر الملوک مین بیان کیا ہے کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ فرشتونمین سے زمین پر موکل کیا اور رگین اقلیمون زمین کی اوسکے قبضہ مین دین جب کسی قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اوس فرشتے کو فرمان ہوتا ہے کہ رگ اوس زمین کی ہلاوے اور آشوب اور زلزلہ اوس قوم پر ڈالے اور بعضی تفسیرون مین بھی اسیطرح ہے اور مدارک التنزیل مین بیچ تفسیر آیہ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یعنے وہ اللہ کہ پیدا کیا سات آسمان و زمین سے مثل انکے - لکھا ہے کہ زمین سے آسمان تک پانچ سو برسکی راہ ہے اور اسیطرح ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برسکی راہ ہے اور زمینین بھی سات ہین مثل آسمانون کے پرے مین اور مسافت مین اور بعضے ایک زمین کہتے ہین لیکن باعتبار اقلیمونکے سات گنتی ہین اور بیچ تفسیر زاہدی کے لکھا ہے کہ زمینین مثل آسمانون کے ہین گنتی مین نہ صورت مین کہ سو سطے طبقے زمینون کے آپسمین ہوے ہین اور طبقی آسمانون کے فاصلہ سو ہین - اور ابن عباس اور قتادہ کہتے ہین کہ زمینین مانند آسمانون کے ہین شمار مین اور صورت مین کسو سطے کہ بیچ ہر آسمان اور زمین کے ایک پیدائش ہے پیدائشونسے اور ایک امر ہے امرون رب العالمین سے زمین سے دوسری زمین تک

جیسے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے اور ربیع بن انس کہتا ہے کہ پیدائش تین طرح کی ہے ایک حصہ سات آسمان اور ایک حصہ چینوٹیان اور ایک حصہ تمامی خلق اور یہہ بھی کہتا ہے کہ تہائی دنیا کی دریا ہے اور پانی اور تہائی خراب اور تہائی معمور و آباد اور رسول مقبول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فراز زمین کا کوہ قاف ہے تفسیر کواشی مین لکھا ہے کہ قاف ایک پہاڑ ہے احاطہ کیے ہوئے زمین پر اور وہ زمرد کا ہے یا زبرجد کا اور بلندی اوسکی پانسو برس کی راہ ہے اور گرد اوسکے دس ہزار برس کی راہ ہے اور نیچے زمین کے ایک گائی ہے کہ زمین درمیان دونون سرین یعنے ٹیہے اوسکے پر ہے اور اوس گائی کی چالیس ہزار پنجے ہین اور ایک پنجے سے دوسرے پنجے تک پانسو برس کی راہ ہے اور پانون اوس گائی کا مچھلی کی پشت پر ہے اور مچھلی پانی پر ہے کہ گہرا اوسکا چالیس ہزار برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر ہے اور وہ ہوا اندہیری پر ہے اور وہ تاریکی دوزخ پر ہے اور وہ دوزخ ایک پتھر پر ہے اور وہ پتھر ایک فرشتے کے سر پر ہے کہ پانو اوسکا ہوا پر ہے اور بعضون نے روایت کی ہے کہ زمین پانی پر ہے اور پانی مچھلی پر ہے اور مچھلی ایک پتھر پر ہے اور پتھر اوپر دو شاخ ایک گائی کے ہے اور گائی تری پر ہے اور تری ایک فرشتے کے سر پر ہے اور پانون اوس فرشتہ کا ایک مچھر کے بال پر ہے اور وہ ایک دریا پر ہے اور وہ دریا ایک جنگل پر ہے اور وہ جنگل ایک ہوا پر ہے اور وہ ہوا اوپر ایک تاریکی کے ہے واللہ اعلم شعب جیوۃ الحیوان مین ہے کہ وہب بن منبہ نے روایت کی ہے کہ زمین جب پیدا ہوئی مثل کشتی کے اوسکو قرار نتھا اللہ تعالی نے ایک بڑا فرشتہ پیدا کیا اور اوسکو حکم فرمایا کہ نیچے زمین کے جاکر زمین کو اپنے کاندہے پر اوٹھائی رہے اوس فرشتہ نے نیچے زمین کے جاکر ایک ہاتھ مشرق کیطرف اور ایک مغرب کیطرف باہر کرکر اطراف زمین کو اوٹھا لیا تو دونو پانون فرشتہ کے نہ رہے اور بیقرار ہوا پھر اللہ تعالی نے ایک بڑا یاقوت سرخ سو پیدا کیا کہ بزرگی اوسکی سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اوسکو درمیان مین ساتھہ ہزار سوراخ ہین اور ہر سوراخ سے ایک دریا نکلتا ہے کہ اونکی عظمت بھی سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور اوس پتھر کو حکم کیا کہ نیچے زمین کے جاوے جب وہ نیچے گیا تو اوس پتھر کو قرار نہوا پھر حق تعالی نے ایک بڑی گائی پیدا کی کہ اوسکی چار ہزار آنکھین اور چار ہزار کان اور چار ہزار نتھنے اور چار ہزار ہاتھہ اور چار ہزار پانون کہ درمیان ہر دو دو کے پانچسو برس کا رستہ ہے حکم ہوا کہ وہ گائی نیچے پتھر کی جاکر اوسکو اپنی پیٹھہ اور سینگون پر اوٹھائی کہ نام اوس گائی کا کبوتا ہے پھر اوس گائی کی پانون کو قرار نہوا تو اللہ تعالی نے ایک مچھلی پیدا کی کہ کسیکو اوسکو دیکھنے کی قدرت نہین کہ عظمت اور چمکنی آنکھون سے اوسکو بزرگی اس مرتبہ ہے کہ اگر تمام دریا اوسکی ایک نتھنے مین ڈالین تو ایسے ہون جیسے رائی کا دانہ جنگل مین رکھدیا حکم کیا اوس مچھلی کو کہ اوس گائی کو اوٹھائے رہے اور نام اوس کا حوت سموت ہے پھر خداوند سبحانہ تعالی نے اوس مچھلی کے نیچے پانی پیدا کیا اور پانی کے نیچے ہوا اور ہوا کے نیچے پھر پانی اور پانی کے نیچے ظلمات اور نیچے ظلمات کے سوائے اللہ تعالی کے کوئی

نہین جانتا کہ کیا ہے تفسیر زاہدی مین ابن ابی کعب ذیل تفسیر الحمد للہ رب العالمین کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خدای تعالی نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے نوشتہ رہنے والے زمین و آسمان کے اور اوٹھانے والی عرش کے اور کروبی اور روحانی ساتھہ کثرت اختلاف اجناس ترک اور ہند اور روم حبش اور زنگی اور یونانی اور عربی و عجمی ایک عالم ہین اور سب پر یان ایک عالم اور تمام دیو ایک عالم۔ اور ابو سعید کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے چالیس ہزار عالم پیدا کیے بیس ہزار دریا مین تیس ہزار جنگل مین دنیا سر بسر اونمین سے ایک عالم ہے اور مقاتل بن حبان کہتا ہے کہ خدای عزوجل نے اسی ہزار عالم پیدا کیے چالیس ہزار جنگل مین اور چالیس ہزار دریا مین دنیا سر بسر مشرق سے مغرب تک انمین سے ایک عالم ہے

باب دوسرا بیان خلقت بنی الجان یعنے جن اور ذکر عزازیل یعنے شیطان مین اور اس باب مین دو فصل ہین

فصل پہلی پیدائش جنون مین معارج النبوۃ مین بیچ تفسیر آیہ و الجان خلقناہ من قبل من نار السموم کے یعنے اور جن پیدا کیے ہمنے اوسکو پہلے سے نار سموم سے نار سموم ایک بڑی آگ ہے کہ حق تعالی نے اوسکو پیدا کیا اور اوس آگ مین ایک نور تہا اور ایک ظلمت نور سے فرشتونکو پیدا کیا اور ظلمت سے دیوونکو موجود کیا اور عین اوس آگ سے جان کہ کنیت اوسکی ابو الہجن ہے اوسکو پیدا کیا اور چونکہ فرشتہ نور سے تہا اونہون نے طاعت کی طرف خواہش کی اور گناہون سے معصوم ہوئے اور وجود شیاطین کا کہ ظلمت سے تہا ناچار اور بے اختیار کفر اور ناسپاسی مین پڑے اور گناہگار ہوئے اور نور ایمان اور طاعت ایزد منان سے کسی طرح کا بہرہ نپایا۔ اور جن کہ عین آگ سے تہا اور اوسمین بہی نور اور ظلمت تہا بعضے انکے ساتہہ نور ایمان اور طاعت کے مشرف ہوئے اور بعضے بقضاے الہی ساتہہ کفر اور گمراہی کے مبتلا رہے چنانچہ مروی ہے کہ جب اولاد ابو الجن کی توالد اور تناسل سے بہت ہوئی حق تعالی نے انکو ساتہہ ایک شریعت اور طریقت کی تکلیف دی اور ساتہہ طاعت اور عبادت اپنی کے حکم فرمایا اور اونہون نے قبول کیا اور خوشحال اور فارغ البال اس جہان فانی مین زندگانی کرتے رہے تا اینکہ ایک دورہ نوابت کا کہ نزدیک بعضے حکما کی چھتیس ہزار برس سے مراد ہے اور نزدیک بعضون کے پچیس ہزار اور دو سو برس سے ہے اور بعضونکی نزدیک چوبیس ہزار ہے تمام ہوا۔ پس چونکہ پیدائش آگ سے تہی اور آگ مین تجلی قہر کی ہے بعد ایک مدت کی تمرد اور عصیان مین پڑے اور راہ عناد اور تکبر پر چلے حق تعالی نے بعد اتمام حجت کے انکے ستین ساتہہ انواع عذاب اور عقاب کے ہلاک کیا۔ اور بعضے انکے کہ شریعت پر مقیم اور عبودیت پر مستقیم تہے سالم رہے پہر اللہ تعالی نے بنی الجان مین ایک شخص کو والی کیا اور ایک شریعت جدید عطا فرمائی جب دوسرا دورہ کہ عبارت اوسی مقدار سے ہے بعضے اسکے

بحکم کل شیئی یرجع الی اصلہ کے نافرمانی کی حکم الٰہی انکی فنا کرنیکے واسطے صادر ہوا باقی نسل اوس طبقہ سے کہ راہ اطاعت اور بندگی پر
سلامت رہی تھے ایک شخص انپر حاکم ہوا جب تیسرا دورہ تمام ہوا تو پھر انہوں نے فساد اوٹھایا اور بغضب الٰہی گرفتار ہوے کچھ نیک نیک
کہ انمین سے باقی رہے بعد ایک مدت کے انسے فوج کثیر پیدا ہوئی اور ایک شخص انمین سے کہ ساتھہ زیور فضل اور دانش کے آراستہ اور
صلاح اصلاح کے پیراستہ تھا والی ہوکر ساتھہ حلال اور حرام اور بیان احکام شرع کے مستولی رہا اور یہہ اوسکی اطاعت کرتے رہے
یہانتک کہ انہون نے اس جہان سے رحلت کی پھر جو بدترین بنی آدم کہ جنہون نے کفران نعمت اور نافرمانی اختیار کی تھی اللہ تعالے
نے اونکی واسطے رسول بھیجے اور یہہ اونکی نصیحتون سے جہلا آگاہ نہوے کہ انمین چوتھا دورہ بھی تمام ہوا تب ساتھہ خواہش ایزدی کے
ایک جماعت فرشتونکی انکی لڑائی کی واسطے مقرر ہوئی اور آسمان سے نازل ہوکر انکے ساتھہ لڑے اکثر کو قتل کیا اور بقیہ السیف جزیرون
مین اور خرابونمین بھاگ گئے اور بعضے کہ تہک کر رہگئے تھے قید ہوے فصل دوسری پیچ احوال شیطان لعین کے خلاصہ یہہ کہ
اون اسیرونمین سے ایک عزازیل تھا کہ آسمان پر فرشتونکی ساتھہ تربیت پائی تھی اور روز بروز اسکے قصد مین ترقی ہوئی
تا برتبہ کہ یہہ ساتھہ تعلیم فرشتون کے مشرف ہوا اور ایک روایت سے آسمان پر جانیکا اسکا سبب یہہ ہے کہ فساد بنی الجان کی جہت
سے ان سے جدا ہوکے ایک گوشہ مین چھپ رہا اور ساتھہ عبادت حضرت عزت کے مشغول ہوا اور اتنی عبادت کی کہ نہایت رعایت طاعت
اور آداب سے فرشتون نے حضرت رب الارباب سے درخواست کی کہ ہونا ایسے شخص مطیع اور فرمان بردار کا ہم مین بہتر ہے اوسکا
دعا انکی قبول ہوئی حق تعالی نے اوسکو آسمان اول پر حکم دیا ایک مدت آسمان دنیا پر بھی عبادت کیساتھہ گذری فرشتون
مقربون آسمان دوم نے درخواست کی اور اوسکو آسمان دوم پر لیگئے اسیطرح ساتوین آسمان پر پہنچا بعد اسکے رضوان داروغہ
اور کہا الٰہی آسمانکی مقرب اوسکی بندگیون سے محفوظ ہوئے اگر ایک مدت وہ بہشت مین بھی رہے تو ہم بھی اوس سے بہرہ مند ہون
حق تعالی نے اوسکو ساتھہ دعای رضوان کی جنت مین بھیجا اور وہ اوس جگہہ بھی ساتھہ طاعت الٰہی اور تعلیم فرشتون کی مشغول
رہا اور عرش کے نیچے یاقوت کے منبر پر آکر ایک علم نور کا کھڑا کر کے مجلس وعظ کی برپا کیا کیا اور اتنی فرشتے اوسکی مجلس مین جمع ہوے
کہ کسیکو شمار اونکا سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اصل مین جنس ملائکہ سے تھا نافرمانی کی سبب سے
لباس شیطان اوسکو پہنایا گیا اور ذلیل فرشتون سے اوسکو مردود کیا القصہ جب بنی الجان بہت مدت مین جزائر اور خرابون
سے باہر آئے اور ربع مسکون پر قابض ہوے اور طاعت الٰہی اور خوف عذاب سے دور رہے عزازیل نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین جاکر انکو
گناہون سے باز رکھون اور راہ راست پر لاؤن دعا اسکی بابت مقرون ہوئی اور یہہ ایک گروہ فرشتونکی ساتھہ آسمان سے

زمین پر آیا اور انکو دعوت کی ایک گروہ قلیل نے عزازیل کی خدمت مین سرعت کی اور اسنی ایک جو اونمین سے صالح اور نیکبخت تھا
اوسکو ایلچی بناکر بنی الجان کے پاس بھیجا اونکو دعوت کرے اور راہ خداشناسی کی بتاوے انہون نے نہایت بیباکی اور نابکاری
سے اوس ایلچی کو شہادت کا شربت چکھایا اور عزازیل اس قصہ سے غافل تھا جب ایک مدت تک اوس ایلچی کی خبر معلوم نہوئی
تو عزازیل نے دوسرا کو بھیجا اوسکے ساتھہ بھی انہون نے یہی معاملہ کیا چنانچہ چند ایلچی اسنے متواتر اسیطرح پہنچے اور اون بدبختون
نے سب کو شہید کیا آخر الامر اسنے ایک اور کو بھیجا اور گروہ بنی الجان اوسکی بھی جانکی دشمن ہوئے مگر اوس ایلچی نے کچھہ
مگر اور حیلہ سے انسے امن و امان پاکر عزازیل کے پاس مراجعت کی اور صورت حال بیان کی عزازیل نے حضرت احدیت مین عرض
کر کر اور اسنے رخصت لیکر انکے ساتھہ مقابلہ کیا اور بہتونکو قتل کیا اور باقی اطراف عالم مین بھاگ گئے حق تعالی نے تمام روئے زمین
کا ملک اور آسمان دنیا کی خلافت اور خازنی جنت کی ابلیس پر تلبیس کو دی تو یہہ کبھی زمین پر عبادت کرتا اور کبھی آسمان پر
بندگی بجالاتا اور کبھی علم طاعت اور عبادت کا صحن بستانسرائے جنت مین کھڑا کرتا جب اسکی دانائی اور حکومت اور دیانت
کمال مستقل ہوئی تو اسنے اپنے دلمین یقین کیا کہ اگر پھر اللہ تعالی اس سلطنت کو اور کسیکو تفویض کریگا تو مین منع کرون گا
اور نہین دینے دونگا کسواسطے کہ کمالات علمی مین اپنا نظیر نہ جانتا تھا اور کسیکو امر خلافت مین اپنے سے شائستہ نہ سمجھتا تھا ایسی
احوال مین ایک دن ایک گروہ فرشتون نے لوح محفوظ پر نظر کی کہ اوس پر لکھا ہے کہ عنقریب ایک قربان درگاہ صمدی پر
لعنت کو گرفتار ہوگا جب یہہ وہان سے پھرے تو عزازیل نے اوس غم کا اثر انکی پیشانی پر دیکھا اور اونسے اوسکا سبب دریافت
کیا اونہون نے جو دیکھا تھا بیان کیا اور التماس کیا کہ درگاہ حق تعالی مین دعا کیا چاہیئے کوئی ہم مین سے اس بلا کی ساتھہ
نہووے شیطان نے کہا کہ یہہ قصہ ہمارے تمہاری ساتھہ نسبت نہین رکھتا مین بہت برسون سے جانتا ہون مگر مینے کسی سے کہا
نہین اونہون نے دعا کرنے مین مبالغہ کیا شیطان نے ہاتھہ اوٹھا کر کہا اَللّٰھُمَّ اٰمِنْھُمْ یعنے خداوندا انکو اس بلا سے امین کر اور پھر اسنے
کہنا بھول گیا اور نہایت تکبر سے اپنے تئین اس گرفتاری سے خارج جانتا تھا اور مطلق ساتھہ زاری اور عاجزی سے میل نکرتا تھا
لاچار ساتھہ حرمان ابدی اور خسران سرمدی کے گرفتار ہوا **نقل** ہے کہ ایکدن شیطان بہشت کے دروازہ پر پہونچا اور بہشت
کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ہمارا ایک بندہ ہے کہ اوسکو ہمنے طرح طرح کی نعمتون کے ساتھہ بزرگ کیا ہے اور آسمان پر سی زمین
پر پہنچایا ہے اور وہان سے بہشت مین پہنچایا ہے ایک امر کے ساتھہ اوسکو تکلیف دینگے اور وہ ہمارے حکم کی مخالفت کریگا ہم
اوسکو مردود کرینگے عزازیل نے جب یہہ کلمہ پڑھا ہزار برس تک ہمیشہ اوس بندۂ بی فرمان اور شکنندۂ پیمان پر لعنت کیا کیا اور

یہہ سنجانا کہ مین کسکو لعنت کرتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ لوح محفوظ پہ لکھا ہوا تہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اسنے کہا
ای خداوند کریم شیطان رجیم کون ہے فرمایا ایک بندہ ہے کہ ہمنے اوسکو بہت سی نعمتونکی ساتہہ مکرم کیا ہے بعد نا فرمانی ہماری
کریگا اور ہم اوسکو خوار کرینگے کہا الٰہی اوسکو مجہکو دکہادے کہ مین اوسکو مار ڈالون فرمایا جلد اوسکو تو دیکہہ لوگا اور ایک روایت
مین ہے کہ ہر جگہہ ہزار سجدہ کرتا تہا اور کہتا تہا لَعَنَ اللّٰہُ عَلَی اِبْلِیْسَ یعنے لعنت کرے اللہ اوپر ابلیس کے **باب تیسرا** اب بیان
احوال ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد کی اور اس باب مین نو فصل ہین **فصل پہلی** بیچ پیدائش حضرت آدم
علیہ السلام کی معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ علماء تفسیر اور مورخان پاکیزہ تحریر نے اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جب ارادہ الٰہی نے
پیدائش آدم ع کے تعلق پکڑا خاک نمناک کو ایزد پاک سے وحی آئی کہ ای زمین ہم تجہسے ایک خلق پیدا کیا چاہتے ہین کہ بعضے فرمانبردار
میری کرین اور بعضے نافرمانی کرین فرمان بردارونکو بہشت مین لاؤن اور گنہگارونکو آتش دوزخ مین ڈالون زمین سکین نے
زبان عاجزی اور زاری بیچ درگاہ باری کی کہولی اور کہا ای پروردگار مین راضی ہون فرمان تیرے جو تو نے فرمایا کہ بعضے سیر
بہشت مین ساتہہ ناز و نعمت کی آرام کرین لیکن ڈراور خوف کرتی ہون اس سے کہ بعض میری آگ مین جلین یہہ کہکر اتنا روئی کہ آنسونکی
کی ندیان جاری ہوگئین کہتے ہین کہ یہہ جو آنسو آنکہونسے نکلتے ہین زمین کے اوسی رونیکا نتیجہ ہے پہر خطاب تطاب حضرت مسبب الاسباب
کا حضرت جبرئیل کو پہنچا کہ ای ناموس اکبر اور ای طاؤس نامور ہمارا حکم قبول کر اور کل اجزائے زمین سے ایک مٹھی خاک لا کہ باغبان
قدرت بیچ بستان خلقت کی نہال باجمال بویا چاہتا ہے جبرئیل امین بفرمان رب العالمین طارم افلاک سے خطہ خاک پر آئے تا حکم الٰہی
بجا لاوین اور تمام روی زمین سفید اور سیاہ اور سرخ اور زرد اور پاک اور ناپاک اور سہل اور جبل سے ایک مٹھی خاک
اوٹہا دین زمین نے کہا مین پناہ مانگتی ہون ساتہہ عزت اوس خدا کی کہ جسنے تجکو بہیجا ہے تو مجہمین سے کچہہ نہ لے کہ قیامت کے دن
آگ مین ہونا پڑے گا جب زمین یہہ عذر درمیان لائی تو حضرت جبرئیل کو اوسکے حال پر ملال پر رحم آیا اپنے مقام پر خالی پہر گئے
خطاب آیا کہ ای جبرئیل خالی ہاتہہ آیا کہا الٰہی نہین تیرے امر کے ساتہہ رجوع کی تہی لیکن تیری عفو پر تکیہ کر کر اوسپر رحم کیا
پہر درگاہ رب جلیل سے حضرت میکائیل کو خطاب آیا کہ تو جا اور تہوڑی سی خاک لا آنحضرت میکائیل گئے اور کہا ای خاک کچہہ تجہو آرزو
ہے کہ تجہسے کوزہ بنے اور نور کا گلاب تجہپر چہڑکا جاوے اور اوسکو آبحیات سے پر کرین زمین نے کہا بچشم آرزو رکہتی ہون لیکن
ڈرتی ہون کہ بوتہ یعنے کو مہالی بنائین اور آگ مین ڈالین حضرت میکائیل نے بہی یہہ اوسکا عذر قبول کیا اور پہر آئے خطاب آیا
کہ ای میکائیل کسواسطے خالی ہاتہہ پہر آیا تو کہا ای پروردگار میرے تئین ایسی بہو کی پاس بہیجا کہ کنیز برسون سے محتاجگی کی راہ پر

بیٹھی ہے اور ماری بھوک کے تہر پیٹ پہ باندھے ہوا ور بغل سے اوسمین پانی بھی نہین ٹپکتا ہے مین حیران ہوا کہ ایسی بات سے کیا لون پھر حضرت اسرافیل اس حکم کے ساتھہ مامور ہوئے اونسے بھی زمین نے عذر خواہی کی کہ ای اسرافیل میری تقصیرین معاف رکھہ کہ اس کام کے قابل نہین ہون حضرت اسرافیل نے بھی اوسکا عذر قبول کیا اور بعض روایتون مین حضرت اسرافیل کا بھیجنا نہین آیا پھر فرمان حضرت ایزد منان حضرت عزرائیل کو پہنچا کہ جاؤ اور ایک مٹھی خاک کی زمین سے لاؤ اور کچھہ عذر اوسکا قبول نکرنا اور کسیطرح سے اوسکے ضعیف حال پر رحم نکھانا حضرت عزرائیلؑ زمین پاس آئے اور کہا ای زمین بیوہ عورتون کا رونا میرے آگے کچھہ قدر نہین رکھتا اور یتیمون کا نوحہ مین نہین سنتا غلام کو حکم بادشاہ مین کیا اختیار زمین نے کہا مین کیونکر نہ روؤن کہ میری مٹھی خاک سے گنہگار پیدا ہونگے اور شرمندگی کا داغ انکی پیشانی پر رکھین گے حضرت عزرائیلؑ نے کہا کہ ای زمین اولاد کا گنہگار ہونا ماں باپ کی شامت اور کمبختی سے ہی تو تو نے آپ چاہا کہ مجھسے گنہگار ہون کہ تین دفعہ تجکو بلایا اور تو نے قبول نکیا اگر پہلی دفعہ تو حکم مان لیتی تو تیرے سب فرزند مطیع اور فرمان بردار ہوتے اب اور زبان درازی نکر کہ مین اپنے کام کے واسطے نہین آیا ہون ساتھہ حکم پروردگار کے آیا ہون جب تک کہ اوسکا حکم نہ بجا لاؤنگا یہانسے قدم نہ اوٹھاؤن گا القصہ زمین نے ہر چند عذر کیے مگر حضرت عزرائیلؑ نے کچھہ نسنا اور مٹھی بھر لی اوسوقت زمین نے فریاد کی اسکی تسکین کے خاطر خطاب آیا کہ ای زمین غم نکھا جو کچھہ تجھسے ہم نکالین گے اونسے بہتر تجکو پہنچائین گے اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت عزرائیلؑ مٹھی خاک کی لیکر گئے تو درگاہ مستطاب سے خطاب آیا ای عزرائیل جسوقت تو نے مٹھی بھری تو زمین نے مجھسے پناہ نہ مانگی عرض کی کہ خداوندا تیرے ساتھہ پناہ مانگی تھی فرمایا کہ پھر کسواسطے تجکو رحم اوسپر نہ آیا کہا خداوندا طاعت تیری فرمان قضا جریانکی رحم کھانے پہ مقدم رکھی فرمایا کہ تیرے تئین ہمنے قابض ارواح کیا تا اجل کے وقت ہر ایک کی تو ارواح قبض کرے ملک الموت روئی لگا اور کہا خداوندا فرزندان آدم مین سے نبی اور صفی اور ولی ہونگی اور مخلوقات مین کوئی چیز مکروہ تر موت سے نہوگی جب یہہ گروہ برگزیدہ مجکو قابض ارواح جانینگے البتہ مجھے دشمن سمجھینگے حق تعالی نے فرمایا موت کو واسطے ہم علتین اور سبب بنا دینگے کہ اونکے سبب سے موت کو جانینگے اور تیرے تئین نہین دیکھنے کی پھر ایزد پاک نے اوس خاک پر ایک ابر کا ٹکڑا متعین کیا کہ چالیس دن تک اور ایک روایت سے چالیس برس تک اوسپر برسا اور اونتیس دن یا اونتیس برس دریاے غم سے کہ اوسکو بحر الاحزان کہتے ہین اور یہہ ایک دریا ہے نیچے عرش کے کہ کثرت غم و اندوہ اور قلت عیش اور خوشی اسی کے سبب سے ہے پانی لایا اوسوقت خدای کریم نے اپنے لطف عمیم سے مدت چالیس صباح مین

کہ عبارت چالیس برس سی ہے ساتہ دست یارہی قدرت اپنی کے حضرت آدم کی مٹی کا خمیر کیا کہ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا اور ایک روایت مین ہے کہ ستر ہزار فرشتہ مقرب چشمہ رحیق اور سلسبیل سے پانی لائی اور اوس مٹی پر ڈالا جب وہ گل یعنے گارہ ہوئی تو پہر ابر کو حکم ہوا کہ بحر الاخزان سے پانی لاکر چالیس برس برسا کہ وہ مٹی سیاہ ہوگئی پہر آفتاب قدرت نے اوسکو خشک کیا۔ تفسیر بحر المواج مین ہے کہ اوسکو چالیس برس گلابہ یعنے گارہ کرکر رکہا اور چالیس برس خلیش ناک یعنے سہیکر یا ن آوازدار اور چالیس برس صلصال یعنے خشک مثل سفال کوزہ گران کے اور بعضے کہتے ہین کہ وقت طحن یعنے پیسنے کی ترتیب اعضا کی پہر خشک کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ترتیب اعضا مین کی بابا اوس خشک مٹی پر صورت حضرت آدم کی کہنچی اس صورت مین کمال قدرت قادر یچون کی ظاہر اور ہویدا ہوتی ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ ہر عضو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر جگہہ کی مٹی سے پیدا کیا یعنے سر مبارک خاک کعبہ سے پیدا کیا اور گردن خاک بیت المقدس سے اور سینہ بکینہ زمین ہند سے اور شت زیر ناف زمین مشرق سے اور پانون زمین مغرب سے اور حدیث مین آیا ہے کہ درازی قد کی ساتہہ گز کی تہی اور عرض سات گز کا نقل ہے کہ قالب حضرت آدمؑ کا چالیس برس مکہ اور طائف کے درمیان مین وادی نعمان پر کہ متصل عرفات ہے زمین پر رہا اور اوس مدت مین فرشتے گروہ گروہ اوسپر گذرتے تہے اور صورت عجیب اور ہیات غریب اوسکی سے تعجب کرتے تہے کہ پہلے کوئی چیز اس صورت کی پیدا نہوئی تہی تفسیر بحر المواج مین ہے کہ خوبصورتی کہ جنس آدم مین آئی ہے سو حصہ کیا تہا ایک کم سو حصہ حضرت آدمؑ کو دی تہی اور ایک حصہ تمام عالم کو اور اوس ایک حصہ کی سو حصے ہوئے تہے ایک کم سو حضرت یوسفؑ کو دیے اور ایک حصہ باقی سب بنی آدم کو بحر المواج مین مذکور ہے کہ اس فرصت مین شیطان آتا اور عیب جوئی آدمؑ کی کرتا اور کہتا کہ یہ ایک جسم خالی ہے بدیر ہونیکے کہڑا نہوگا اور سستی سے زمین پر گر پڑیگا اور بعد پڑ کر نیکے کاہلی کریگا اور اس جسم سے کچہہ کام نہین ہوسکنے کا لیکن اسکے سینہ مین بائین طرف ایک حجرہ ہے بدروازہ مجکو معلوم نہین ہوتا کہ اوسمین کیا چہپا ہوا ہے شاید لطیفہ ربانی کا یہی مقام ہے کہ بسبب اسکے خلافت بہم پہنچاوے۔ القصہ پہر ابلیز دمنان نے خطاب فرمایا کہ یا روح یا روح جب روح نے خطاب سنا بجلدی تمام دوڑ کر حاضر ہوئی حق تعالی نے فرمایا اس قالب مین کہ ہمنے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے گس جا روح نے جب دیکہا اور ایک سوراخ باریک اور تاریک اوسکو نظر پڑا عذر کرنے لگی اور گسنے سے انکار کیا پہر خطاب ہوا اور اوسنے عذر کیا اور پہر خطاب ہوا اور اوسنے پہر عذر کیا چوتہی مرتبہ خطاب ہوا کہ جا اسمین بکراہت اور نکل اسمین سے بکراہت۔ تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ ہنوز روح حضرت آدمؑ کی سر مبارک مین آئی تہی کہ انہون نے ایک چھینک ماری اور بالہام حضرت ملک العلام کلمہ

الحمد للہ انکی زبان سے جاری ہوا اور حق تعالی نے جواب مین فرمایا یرحمکم اللہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین ابن مسعود سے اور ایک جماعت اور نے صحابہ کرام سے روایت کی ہے کہ جب روح حضرت آدم کی کمر تک پہنچی جست کر کہ کھڑے ہوگئے ہنوز کہ روح انکی نیچے کے بدن مین نہ آنے پائی تھی کہ زمین پر گر پڑے حق تعالی نے فرمایا کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ اور بعد ازان کہ انکے تمام بدن مین روح نے سرایت کی بموجب حکم الہی فرشتونکی جماعت پر گذرے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حکم ہوا کہ انہین سلام مونکو ہمنے تیرے اور تیری ذریت کی واسطے تحیت گردانا اور مروی ہے کہ جب روح حضرت آدم کی قالب مین بکراہت آئی اور آنکھین حضرت آدم کی سلسلہ نزول روح کی روشن ہوئین پہلے نظر عرش مجید پر پڑی اور ساق عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی امۃ مذنبۃ وانا ربہا تعفو یعنے یہ امت گنہگار ہے اور مین پروردگار بخشنے والا یہان سے دو چیزین سمجھی گئین ایک علو اور رفعت شان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک عصیان اور نسیان امت اونکی کا ایران دونون اندیشہ مین حضرت آدم علیہ السلام متفکر ہوئے اور پوچھا کہ خداوندا یہ کون ہے کہ جسکا نام تیرے نام کی پاس ہے فرمایا کہ ایک پیغمبر ہے میرے پیغمبرونمین سے اور ایک فرزند ہے تیری فرزندونمین سے جب تجھے ایک حرکت واقع ہوگی اسکی شفاعت سے ہم درگذرینگے اور عقوبت یعنے سختی تیرے ساتھ نہین کرینگے خاطر عاطر حضرت آدم مین گذرا کہ مناسب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باپ شفیع بیٹے کا ہووے اور یہان برعکس ہے حق تعالی نے حضرت جبرئیل کو فرمایا کہ جا میرے بندہ پاس اور یہہ اندیشہ اسکے دل سے نکال ورنہ اس خطرہ سے ہلاک ہوجائیگا حضرت جبرئیل آئے اور حضرت آدم کی سینہ کو چیرا اور آدھا کلیجہ نکال کر بہشت کی زمین مین دفن کیا وہ اندیشہ تخم اوس درخت کا کہ جس سے حضرت آدم کو زلت ہوئی ہوا اور اوس سے گیہون کا درخت اوگا اور آدھا کہ سینہ مین حضرت آدم کے باقی رہا اوس سے نفس امارہ پیدا ہوا کہ قیامت تک اولاد آدم مین سبب کلفت اور پشیمانی کا رہے القصہ جب روح نے حضرت آدم کے جسم مین آرام پکڑا ہر وقت ذوق قربت اور انس حضرت باری سے قفس تن مین تنگ ہونے لگی اور چاہا کہ اوسکو توڑ کر آشیانہ اصلی پر اپنے مراجعت کرے پھر جیسے کہ لڑکونکو چیزون رنگین اور میوون شیرین سے بہلاتے ہین حضرت آدم کو کبھی ساتھ ملایکہ اور فرشتونکی اور کبھی ساتھ سیر کرانے آسمانون کے اور دکھانے باغ بہشت کی مشغول کیا اور ہر وقت ساتھ سلام اور پیغام کے اور نوازشون ملوکانہ اور عطاہائے بادشاہانہ کے مخصوص فرمایا تا روح کاشانہ ویرانہ تن مین چند مدت رہی فصل دوسری پیچ تعلیم یعنے سکھانے اسماء ملائکہ کو حضرت آدم کو اور سجدہ کرنا ملائکہ کا حضرت آدم کو اور آنا حضرت آدم کا جنت مین اور پیدا ہونا حضرت حوا کا حضرت آدم سے

اکثر مفسر اس امر پر ہین کہ جب سب فرشتونکے خیال مین آیا کہ جو کہ پیدائش ہماری سب سے پہلے ہے تو ہم سب سے کامل تر اور فاضل تر ہین اس انکی خود بینی کو اللہ سبحانہ نے پسند نہ کیا اور خطاب آیا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنے تحقیق کہ ہم پیدا کرنے والے ہین زمین مین ایک خلیفہ کو۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ علماء تواریخ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب شیطان سا تھہ گروہ بنی الجان کے کہ مطیع اور فرمان بردار اوسکے تھے زمین پر باستقلال رہنے لگا اور دل اس خاکدان بیوفا پر کہا فرمان پہنچا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ اس تقدیر پر مراد ملائکہ سے شیطان اور اوسکے اعوان ہین کہ انکو خطاب آیا اور اونہون نے کہا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنے خداوندا اوس شخص کو زمین پر پیدا کریگا کہ اوس سے فساد اور خون ناحق آپسمین ہونگے اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتھہ ستائش تیرے کے اور تقدیس کرتے ہین ہم واسطے تیرے قال جواب آیا کہ ای ملائکہ تم زمین کو خالی کرو کہ ذہن پر آگندہ تم مخلوقات کا ساتھہ کنہ اسرار ربوبیت ہمارے کو نہین پہنچتا ہے اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین جانتے۔ بعضے علما کہتے ہین کہ فرشتے اوس سوال کرنیسے پشیمان ہوئے اور اوسکی اصلاح کی تدارک مین ہنسنے لگے۔ زین القصص مین ہے کہ جب حق تعالی نے فرمایا کہ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ انہون نے اوس سوال کو گناہ سمجھا کہ کلام کیا اوس امر مین کہ ساتھہ اوسکے مامور نہ تھے پس سترہزار سر گرد کرسی کو طواف کیا کیے اور کہا کیے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ نَعْتَذِرُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ یعنے ای بار آہ زاری کرتے ہین ہم طرف تیری بار خدا طلب مغفرت کرتے ہین ہم تجھسے اور توبہ کرتے ہین ہم تیری طرف۔ درر المناقب اور روضۃ العلما مین امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جسدن اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً خطاب الہی سب ملائکہ کو پہنچا اور اونہون نے سوال کیا اور اوسکا جواب سنا بہت پشیمان ہوئے اور غضب الہی سے ڈرے اور تدارک کیواسطے ہر روز تین ساعت ساتھہ طواف عرش مجید کے مصروف رہتے اور زاری اور عاجزی درگاہ باری مین کیا کیے کہ حق تعالی کو انپر رحم آیا اور معاف فرمایا پھر اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو سب نام تعلیم فرمائے کو عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا یعنے اور سکھائے آدم کو نام سب۔ بعضے کہتے ہین مراد اسماء سے نام فرشتون کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام ذریت آدمؑ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نام سب چیزون کے ہین ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ پھر اون چیزونکو فرشتونکے روبرو حاضر کیا فَقَالَ پس فرمایا اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنے خبر دو مجکو ساتھہ نامون ان چیزون اگر ہو تم سچے۔ پھر فرشتون نے اپنے عجز کے ساتھہ اقرار کیا قَالُوْا اور کہا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ یعنے پاک ہے تو نہین علم ہمکو مگر جتنا کہ تونے ہمکو سکھا دیا تحقیق تو ہے جاننے والا دانا۔ پھر خدا تعالی نے حضرت آدمؑ

اونکا نام پوچھا قال یا آدم انبئھم باسمائھم کہا ای آدم خبر کر تو اونکو ساتھہ نامونکو اون کی فلما انباھم باسمائھم جس جب خبر کی آدم نے اونکو ساتھہ نامون انکے اور حضرت آدم علیہ السلام نے ایک ایک نام بموجب فرمانے ملک العلام کے فرشتون کے سامنے بتا دیا اور فرشتون نے حضرت آدم کی فضل اور بزرگی پر اقرار کیا اور عذر خواہی کرنے لگے قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموٰت والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون ۵ فرمایا کیا نہ کہا تھا مینے واسطے تمہارے تحقیق مین جانتا ہون پوشیدہ چیزین آسمانونکی اور زمین کی اور جانتا ہون وہ چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور وہ چیز کہ تم چھپاتے۔ طبائع آفتاب شعاع مستجران احوال عالم اور ضمائر فرخندہ آثار مستحفظان آثار طوائف بنی آدم پر روشن اور پیدا اور ظاہر اور ہویدا ہووے کہ یہہ آیہ وافی ہدایہ اور یہ قصہ دلیل واضح ہے اوپر فضیلت اور شرافت علم کے کسواسطے کہ اگر کوئی چیز سوائے علم کے ایسی شرافت رکھتی ہوتی تو مقام اظہار فضیلت حضرت آدم علیہ السلام مین فرشتون پر وہی چیز پیش کیجاتی اور فی الواقع استحقاق خلافت فضیلت علم پر منحصر ہے چنانچہ علماء متبحر اور حکماء معتبر نے تفصیل علم مین بشرح وبسط اطالت کلام کی ہے کچھہ اسمین سے موافق اس مقام کے تفسیر عزیزی مین ہے لکھا جاتا ہے کہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی سے منقول ہے کہ حاضر ہونا عالم کی مجلس مین بہتر ہے آنکہ اوس سے فائدہ حاصل ہووے یا کوئی مسئلہ دریافت کرے موجب سات کرامتون کا ہوتا ہے۔ اول یہہ کہ زمرۂ متعلمونمین گنا جاتا ہے اور جو ثواب کہ متعلمونکے واسطے موعود ہے اوسمین شریک ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ جبتک اوس مجلس مین حاضر رہے گنا ہونسے باز رہتا ہے تیسرے یہہ کہ جب اپنے گھر سے بہ نیت طلب علم نکلتا ہے جو ثواب کہ طالب علمون کے واسطے مقرر ہے اوسمین داخل ہوتا ہے چوتھے یہہ کہ حلقۂ علم مین ہنگام نزول رحمت شریک ہوتا ہے پانچوین یہہ کہ جبتک مذکور علمی سنتا ہے عبادت مین رہتا ہے چھٹے یہہ کہ جب مسئلہ دقیق سنتا ہے اور اوسکی فہم اوس کنہ کو نہین پہنچتی تنگدل ہوتا ہے اور اوسکی خاطر شکنی ہوتی ہے تو زمرۂ منکسرۃ القلوب مین محسوب ہوتا ہے ساتوین یہہ کہ عزت علم اور ذلت فسق اور جہل اوسکے خاطر نشین ہوتی ہے اور جاہلون اور فاسقون سے اوسکو نفرت پیدا ہوتی ہے یہہ ہی حال اوس کسیکا کہ مجلس علماء سے بے بہرہ ہے پس وہ شخص کہ فوائد بے شمار دینی اور اخروی انکی صحبت سے اوٹھاتا ہے قیاس کیا چاہیے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت ہے اول یہہ کہ علم میراث پیغمبرونکی ہے اور مال میراث فرعون اور ہامان اور شداد ونمرود کا دوسرے یہہ کہ علم بسبب خرچ کرنے کے ناقص نہین ہوتا بلکہ زیادہ ہوتا ہے اور مال صرف کرنے سے کم تیسرے یہہ کہ مال محتاج نگاہبانون کا ہے اور علم آپ آدمی کا محافظ ہے چوتھے یہہ کہ جو آدمی مرتا ہے مال کو چھوڑ جاتا ہے

اور علم قبر مین اوسکے ہمراہ جاتا ہے پانچوین یہہ کہ مال وہ نعمت ہے خسیس الشر کا کہ مومن اور کافر کے ہاتہہ آتا ہے اور علم نافع حاصل نہین ہوتا مگر مرد با ایمان کو چھٹے یہہ کہ کوئی فرقہ آدمیون مین سے نہین ہے کہ محتاج عالم کیطرف ہوتی ہین امرا دین مین اور بہت فرقہ ہین کہ مالدارون کے محتاج نہین ہوتے ساتوین یہہ کہ علم پل صراط پر گذرنیکے وقت قوت دیگا اور مال موجب ضعف کا ہوگا۔ بعضے علما کہتے ہین کہ قرآن مجید مین حق تعالی نے سات چیز کو فرمایا ہے کہ باہمدگر برابر نہین ہین بلکہ ایک دوسرے سے بہتر ہے اول ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنے کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہون اور وہ لوگ کہ نہین جانتے دوسرے قل لا یستوی الخبیث والطیب یعنے کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین برابر خبیث اور طیب تیسرے لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ یعنے نہین برابر اصحاب دوزخ اور اصحاب جنت چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور ساتوین لا یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمت ولا النور ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی الاحیاء ولا الاموات یعنے نہین برابر نابینا اور بینا اور نہ اندہیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دہوپ اور نہین برابر جینا اور نہ مرنا اور مرجع اس تفصیل کا ان ساتون چیزون مین فضیلت دینے عالم کی ہے جاہل پر پہلے سے معلوم ہوا کہ ہر تفصیل رجوع کرتی ہے فضیلت دینی عالم کی جاہل پر اور اسیواسطے حدیث شریف مین عالم کو عابد پر بار بار مختلف عبارتون کی ساتہہ ترجیح دی ہے اور حق تعالی نے بھی مقام تفضیل انبیا علیہم السلام مین بعض کو بعض پر اسی صفت کی صفتون اور شعبون کے ساتہہ ترجیح فرمائی ہے علی الخصوص سات پیغمبرون کو انبیا مین سے سات علم کی ساتہہ صریحا فضیلت دی حضرت آدم علیہ السلام کو ساتہہ علم لغت کی کہ وعلم آدم الاسماء کلہا یعنے اور سکہائے آدم علیہ السلام کو نام سب اور حضرت خضر کو ساتہہ علم فراست کی کہ علمناہ من لدنا علما یعنے سکہایا ہمنے اوسکو اپنے پاس سے علم اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتہہ علم تعبیر کے وعلمتنی من تاویل الاحادیث یعنے اور سکہایا تو نے مجکو تعبیر دینا خواب کا اور حضرت داود کو ساتہہ علم صنعت کی وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم یعنے اور سکہایا ہمنے اوسکو خیاطی واسطے تمہارے۔ اور حضرت سلیمان کو ساتہہ جاننے زبان جانورونکی وعلمنا منطق الطیر یعنے تعلیم کیے گئے ہم زبان جانورون کی۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ساتہہ علم توریت اور انجیل کے کہ ویعلمہ الکتب والحکمۃ والتورٰیۃ والانجیل یعنے اور سکہائی اوسکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتہہ علم اسرار کے وعلمک ما لم تکن تعلم اور سکہایا تجکو وہ کہ نہ جانتا تہا تو۔ کہتے ہین کہ ان سات علمون نے ان سات پیغمبرون کے حق مین ثمرات عجیب ظاہر کیے حضرت آدم علیہ السلام کو انکے علم نے مسجود ملائکہ کا کیا اور حضرت خضر کی

علم نے انکو حضرت موسی کی اوستادی عنایت کی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو انکے علم نے زمین مصر کی بادشاہی پر پہنچایا اور
حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکے علم نے عورت مانند بلقیس کے اوس دولت وجاہ اور ملک وحشم اور مال کے ساتھہ بخشی اور
حضرت داؤد علیہ السلام کو انکے علم نے ریاست اور بادشاہت پر پہنچایا اور حضرت عیسےؑ کو انکا علم موجب زوال تہمت
انکی ماں کا ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے علم نے بخلافت کبری اور شفاعت عظمی سرافراز کیا آہل نکات کہتے
ہین کہ حضرت آدم کو جاننے نامون مخلوقات نے کہ سجود ملائکہ گردانا پروردگار کے نامون اور صفاتون کا جاننا حضرت کو
کس حد پر پہونچائیگا اور حضرت خضر کو کہ علم فراست نے بصحبت حضرت موسی کے مشرف کیا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو علم حقیقت
اور شریعت اور طریقت اگر بصحبت انبیا علیہم السلام پہنچاوے تو کیا عجب اور بعید ہے اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ
عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کہ علم تعبیر خواب نے قید خانہ سے نجات بخشی اگر مفسران اس امت کو تاویل
کتاب اللہ زندان شبہات اور آخرت سے نجات بخشے کیا دور ہے حکایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے بوسیلہ علم ایک
بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور بادشاہ سے درخواست کی کہ بدستور اور خواصون کے مجکو بھی خدمت حضوری پر مامور فرمائین
بادشاہ نے کہا کہ اول جا اور علم حاصل کر تا قابل میری خدمت کی ہو وہ شخص امام محمد غزالی کے پاس آیا اور علم کی تحصیل شروع
کی جبکہ علم کی لذت پائی اور بادشاہ کی صحبت کی آفتون سے آگاہ ہوا بادشاہ نے اوسکو طلب کیا اور امتحان لیا بعد امتحان
کے کہا کہ اب تو میری خدمت کے قابل ہوا بس اب علم حاصل نکر اور میری خدمت مین مشغول ہو اوس شخص نے کہا کہ جب مین
تیری خدمت کے قابل تہا مجکو قبول نکیا اب مین کہ خدا تعالی کی خدمت کے قابل ہوا مین مجکو قبول نہین کرتا کہ اشتباہ
شیرازی مناسب اس حال کے ہین قطعہ صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ ✤ بنگست عہد صحبت اہل طریق را ✤ گفتم میان عالم
عابد چہ فرق بود ✤ تا اختیار کردی ازان این فریق را ✤ گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج ✤ وین سعی میکند کہ بگیرد
غریق را ✤ پھر حق تعالی نے فرمایا کہ ایک تخت آدم کیواسطے بنائین کہ اوس تخت کے تین سو پائے تھے ایک پایہ سے دوسرے
پایہ تک کئی برس کا رستہ پھر حضرت آدم کو آراستہ کر کر کہ گوشوارہ جواہر جنت سے کانین اور دستانی بہشتی ہاتھہ مین اور انگوٹھی
بیش قیمت اونگلی مین اور لباس سعادت کا بدن مین اور تاج کرامت کا سر پر تخت پر بٹھایا حضرت آدم علیہ السلام جب بیٹھے
تو دانت پر نور سورج جیسے چمکتے اور نہایت فضل اور کمال اور غایت حسن وجمال پر حضرت آدم کے شوق وصال کے ساتھہ
فرشتے انگشت حیرت دانتون مین پکڑتے جب حکم ہوا تو فرشتون نے تخت باتخت کو اپنے کاندھون پر رکھکر آسمان پر

جلوہ دیا اور عرش مجید کے برابر رکھدیا حکم ہوا کہ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ یعنے سجدہ کرو آدم کے واسطے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ پس سجدہ کیا فرشتون نے کل اونکے نے سب نے پس فرشتے فرمان واجب الاذعان بجا لائے پہلے حضرت جبرئیل نے سونہہ اپنا زمین پر رکھا پھر حضرت میکائیل نے پھر حضرت اسرافیل نے پھر حضرت عزرائیل نے پھر سب فرشتون نے پھر ہر ایک کو خلعت درگاہ رب العزت سے عنایت ہوا حضرت جبرئیل کو وحی کا امین کیا اور حضرت میکائیل کو کلید رزق عنایت ہوئی اور حضرت اسرافیل ساتھہ نفخ یعنے پھونکنے صور کے سرفراز ہوئے اور حضرت عزرائیل کو سبب وَصْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنے سبب پہنچنے دوست کے دوست کا طرف دوست کے فرمایا اور باقی فرشتون کو ساتھہ دولت عظمت کے ممتاز کیا اور جسنے کہ سجدہ سے انکار کیا وہ مردود ہوا اور وہ سجدہ تحیت کا تہا نہ عبادت کا اور سجدۂ تحیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے پہلے جائز تہا چنانچہ حضرت یوسف کے بہائیون نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا ہے مگر سجدۂ عبادت کہ سوائے اللہ تعالی کی اور کسیکے واسطے کسی شریعت مین جائز نہین ہوا جب فرشتون نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تو سو برس تک سجدہ مین رہے اور ایک روایت مین پانچسو برس تک جب سر سجدہ سے اوٹہایا تو شیطان کو دیکہا کہڑا ہوا ہے اور مونہہ اوسکا پہرا ہوا ہے اور صورت اصلی اپنی سے بصورت دیو ہے تکبر گذاریکے واسطے دوبارہ سجدہ کیا اور اور سب نے بہی سجدہ کی تکرار کی اسی سبب سے ہر رکعت مین دو سجدہ ہین جب شیطان علیہ اللعن نے دوسرے سجدہ سے بہی انکار کیا حق تعالی نے فرمایا یَا اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ یعنے اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا مینے ساتھہ ہاتہون اپنے کی فرد کیا تو نے یا ہے تو بلند مرتبہ والون سے قَالَ جواب دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ یعنے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے اور جوہر آگ کا نورانی ہے اور جوہر خاک کا ظلمانی۔ تفسیر بحر المواج مین سورۂ اعراف وغیرہ مین ہے کہ شیطان نے ساتھہ اس حجت سقیم اور قیاس عقیم کے خطای عظیم کی کہ باعتبار اپنی اصل کے حضرت آدم کو بہتر نہ جانا اور یہہ یعین فضل اور بزرگی خاک سے غافل رہا اور خوبی اسکی سے جاہل اور جتنی خوبیان کہ ہین نجانین اور اوسکے فضائل دریافت نکر سکا کہ خاک بردبار ہے بار عالم کہینچ سکے گی اور سربار کشی سے نہ پہریگی اور تواضع جہانکو فائدہ پہونچائیگی ہر چند کوئی کوئی اسکے ساتھہ جفا کرے گا یہہ مزید وفا کرے گی اور جو کوئی اسمین بیج تخم رکہی گا بدلے مین بار بیشمار دیویگی تواضع اور فروتنی اسکی سب پر روشن اور ظاہر ہے اور نار یعنے آگ بسکسار تن

آزار اور زیان کا ہے یعنے آگ کسی کام کی نہین ہر چند اس سے بعضی چیزونکو نفع ہے لیکن منافع اسکے ضرر بہت رکھتی ہین اور طوطبع اپنی سے اوپر جانا چاہتی ہے جو چیز کہ اسکو دیوین کبھی پہل نلاوے اور کوئی چیز تر و خشک ایذا اسکے سے خلاصی نپاوے اور آگ اگرچہ روشنی افروز ہے لیکن ظاہر و باطن سوز ہے اثر فروتنی جوہر خاک کا ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا یعنے ای رب ہمارے ظلم کیا ہمنے نفسون اپنون پر القصہ جب ابلیس کو سجدہ کرنے حضرت آدمؑ سے ننگ آیا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ کہا پس نکل جا تو اونمین سے یعنے آسمانونمین سے پس تحقیق کہ تو راندہ گیا ہے وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے دن قیامت تک پس لباس کرامت اور پیشوائی کہ پہنے ہوئے تہا اوتار لیا اور پلاس لعنت و رسوائی اسکو پہنا دیا اور فائدون اوس جہان سے اور عنایتون ایزد منان سے محروم کیا اور مقام قرب اپنے سے اسکو نکال دیا اور بہشت سے زمین پر ڈالا اور زمین پر سے جزیرہ دن دریاؤنمین بہیجا اور صورت ملکی بدلکر ساتھ بڑی صورت کے مبتلا کیا لکہا ہے کہ شیطان کا حسن اور جمال پہلے سب فرشتون سے زیادہ تہا کہ اکثر پر اسکے یاقوت اور زمرد کے تہے اور بازو اسکے پر نور اور ہر آسمان مین واسطے ایک لقب کمال کے مشہور اول اسکو حضرت جبرئیل امین نے لعنت کی پہر حضرت میکائیل نے پہر حضرت اسرافیل نے پہر حضرت عزرائیل نے پہر اہل آسمان ساتوین اور آٹھوین نے آسمان اول تک روایت ہے کہ اسکو آسمان سے دریا مین ڈال دیا کہ کئی برس اوس دریا مین غرق رہا جب سر اوسنے نکالا تو منہ اسکا سیاہ تہا اور آنکہین اسکی نیلی کمال بدصورت اور نہایت بدہیات اگر اوس شکل کے ساتھ ظاہر ہوتا تو خوف اور ڈر سے سب خلقت مرجاتے القصہ جب یہہ سعادت دینیہ سے بے نصیب ہوا حق تعالیٰ اسنے عمر دراز چاہی اور کہا رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یعنے خداوندا امہلت دے مجکو اور نہ مارمجھے اوسدن تک کہ خلقت مبعوث ہووے قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ فرمایا پس تحقیق تو مہلت دیے گیون سے ہے پس اللہ تعالیٰ نے پہلے نفخہ صور تک اسکو مہلت دی اور اپنی درگاہ فیض بارگاہ سے نکال دیا اوسوقت اسنے غل مچایا کہ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ یعنے تیری عزت کی قسم ہے کہ سبکو گمراہ کرونگا اور اطراف وجوانب سے انمین پہنچونگا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندون تیرے نکو اونمین سے پاک کیے گئے ہین اونکو بہکاؤنگا فرمایا حق تعالیٰ کہ ای لعین جو آدمی کہ جانورون کے مانند ہین اونکو تو جان اور جو میرے خاص ہین اونکو کیا مجال اور کیا طاقت کہ تو گمراہ کرے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس مین حق ہون اور حق کہتا ہون البتہ بہرونگا مین دوزخ کو تجسے اور اوس شخص سے کہ پیروی کرے تیری اونمین سے سب سے

معارج النبوۃ اور تفسیر کبیر مین ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو باعزاز واکرام اور تعظیم تمام بہشت عنبر سرشت کی طرف لیگئے تو اوسوقت
سترحلہ بہشت سے انکو پہنائے اور تاج مکلل سر پر رکھا اور موتی اور یاقوت کا مرصع کمربند کمر سے باندھا کہ ہر حلہ اور کمربند پر لکھا ہوا
تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک تخت بہشتی پر بٹھایا اور سات ہزار فرشتے دائین طرف اور سات ہزار بائین
طرف اور سات ہزار درصلوۃ اور تحیات انکے سر پر نثار کرتے تھے اور آواز پر آواز دیتے تھے اور پکارتے جاتے تھے کہ ای آدم بہشت
بہشت کے دروازے کھول اور جنت کی مکانونکو فرش وغیرہ سے آراستہ کر رضوان نے دروازے بہشت کے کھولے اور خدمت کرنے کو
کھڑا ہوا اور تخت بابخت انکی کو فرشتون نے اپنے کاندھون پر رکھکر بہشت مین پہنچایا خطاب جناب جل وعلا پہنچا کہ ای آدم ہمنے
تجکو اپنی قدرت کی ہاتھ سے پیدا کیا اور روح خاص تجھمین ڈالی اب بہشت مین آ اور میرے عہد کی رعایت کر حضرت آدم علیہ السلام
نے کہا ای پروردگار وہ عہد کونسا ہے کہ تا اوسکے استحکام اور اہتمام مین قیام کرون فرمایا کہ شیطان کا کہنا نہ ماننا اور
اس درخت سے کہ تجکو منع کیا جاتا ہے نکھانا بعضے علما کہتے ہین کہ وہ درخت انجیر کا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت انگور کا
تھا اور منقول اور جمہور اور سب مین مشہور یہہ ہے کہ وہ درخت گیہون کا تھا اور فرشتے اسپر گواہ ہوے اور بہشت مین لائے
القصہ جب حضرت آدم صفی بہشت مین آئے پہلے جو چیز کہ نوشجان کی بقول جمہور انگور اور انجیر اور خرما تھی پھر اور میوہ بہشتی
مرغوب کہاتی پھرتے تھے اور بخوشی تمام سیر باغ وبہار اور ملاحظہ قصور ومنازل بیشمار جنت مین کرتے تھے اور آب دلکش اور شربت
بیغش اور طرح طرح کے کھانے مہیا پاتے تھے پھر بمقتضای بشریت کہ آدمی ہزار شربت شیرین اور میوے خوش اور رنگین
کھاوے پیوے چاہیے کہ اوسکے پاس کوئی انیس ہو کہ اوس کے ساتھ اُنس پکڑے اور ایک جلیس کہ اوسکے ساتھ الفت کرے
اس فکر مین تھے کہ انکو نیند آئی اور سوگئے اور پہلو کی ہڈیون مین سے حضرت حوا پیدا ہوئین اور حضرت آدم علیہ السلام کو خبر نہوئی
تفسیر کشاف اور انوار التنزیل مین سورۂ زمر مین ہے کہ حضرت حوا کو نصیرا آدم یعنے نیچے کی چھوٹی ہڈیون بائین پہلو اوپر سے
سے پیدا کیا۔ اور تفسیر لباب مین ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت حوا کو باقی مٹی آدم علیہ السلام سے کہ بچ رہی تھی پیدا کیا۔ اور
معارج النبوۃ مین بھی مذکور ہے مگر ایک قول سے پیدائش حضرت حوا کی بہشت سے باہر ہوئی ہے اور دونونکو اکٹھا تخت پر
بٹھا کر بہشت مین لیگئے ہین لیکن بروایت ابن عباس اور ابن مسعود اور اسامہ سے اور اور اصحابون سے پیدائش حضرت حوا کی
بہشت مین ہوئی ہے اور اس قول کو بزرگون نے ترجیح دی ہے اور وہب سے روایت ہے کہ حضرت حوا کو حق تعالی نے
بصورت حضرت آدم پیدا کیا چنانچہ رنگ اور قد وقامت اور حسن وجمال حضرت آدم کے ساتھ مشابہ تھا اور کئی چیز و نمین فرق تھا

ایک تو پوست حضرت حوا کا زیادہ نازک تہا حضرت آدم علیہ السلام کے پوست سے اور رنگ زیادہ صاف تہا رنگ سے اور آواز خوشتر اور آنکھیں سیاہ تر اور ناک چھوٹی اور دانت سفید اور لطیف اور ہتیلیاں نرم اور حضرت حوا کے سر پر ساٹھ گیسو تہے کہ یاقوت اور موتیوں کے ساتہہ مرصع تہے اور اونمیں سے مشک اور زعفران کی بو آتی تہی القصہ جب حضرت حوا پیدا ہو چکیں اور حضرت آدم نے اونکو دیکہا پوچہا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو حضرت حوا نے کہا کہ میں ایک ٹکڑا ہوں تمہارے بدن کا اللہ تعالی نے مجکو تمہارے واسطے بہیجا ہے اور تمہارے ساتہہ نامزد کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدمؑ نے حق تعالی سے پوچہا کہ یہہ کون ہے کہ مجکو اسکے ساتہہ انس اور آرام دیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ میری لونڈی ہے اور تو میرا غلام میں نے تیرا آدم نام رکہا ہے کہ تو میری آدم یعنی زمین سے ہے اور اسکا نام حوا کیا ہے کہ حیوان سے پیدا کیا ہے اور تیری واسطے بہیجا ہے تا تجکو اوسکے ساتہہ تسکین ہووے اب تو اسکی ساتہہ خوشگاری کر حضرت آدم علیہ السلام نے بفرمان حضرت باری خوشگاری کی اور کہا کہ الہی مجسے کیا چاہتا ہے تو فرمایا کہ پرہیزگاری اور عمل صالح اور یہہ کہ اسکو احکام دین سکہاوے حضرت آدم نے قبول کیا پہر اللہ تعالی نے کرسی جواہر پر حضرت آدم کو بٹہایا اور سب فرشتے جمع ہوئے اور حق تعالی نے حضرت آدم کا نکاح کیا اور انکے نکاح کو ساتہہ اپنی حمد و ثنای اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی نام کے ساتہہ زین کیا اور فرمایا کہ اب تم دونوں یہان رہو اور جو چاہو کہایا کرو ولیکن گرد اس درخت کی نہ پہٹکو اور اگر ایسا کروگے تو ہوگے تم زیانکاروں میں سے کہ اس آیۂ وافی ہدایت سے ظاہر ہے قُلْنَا یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْہَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ہٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط چنانچہ انہوں نے اقرار کیا اور عہد دیا اوسکے نکہانے کا اور فرشتے مقرب اوسپر گواہ ہوئے پہر حضرت آدم اور حضرت حوا نے روضۂ رضوان میں قرار پکڑا اور بہشت میں تعلیم سے بہرہ مند ہوئے اور اوس درخت سے پرہیز کیا کیے عجیب بات ہے کہ ہر قطعہ زمین بہشت میں کہ گہر بنا ہوا تہا شاخیں اوس درخت کی گہر میں سے نظر آتی تہیں روایت ہے کہ پانسو برس دنیا کی کہ دو پہر یعنے آدہا دن اوس جگہہ کا تہا توقف کیا جب وہ پہر اول اوسدن کی گذری تو آفتاب دولت اقبال حضرت آدم اور حضرت حوا کو زوال پہنچا کہ بہشت سے دنیا پر انتقال کیا تفصیل قصہ کی بیچ احوال نقل کرنے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کے جنت سے دنیا میں۔ مفاتیح النبوۃ میں لکہا ہے کہ جب وہ روضۂ رضوان اور باغ جنان حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو تفویض ہوا اور اونہوں نے اوس جگہہ ساتہہ عیش و کامرانی کے زندگانی کی شیطان کہ بہشت کی جانے سے معزول ہوا تہا باطن میں ابو البشر کے ساتہہ کمال عداوت رکہنے لگا چاہا کہ کسیطرح

کارخانہ انسان میں مخل و یوے اور مفارقت انمیں ڈالے جب اسکو معلوم ہوا کہ حضرت آدم کو بہشت مین اجازت ہوئی ہے
لیکن ایک درخت کی ممانعت ہے دلمین خوش ہوا اور زمین سے پرواز کرنی شروع کی تا آنکہ دروازہ بہشت پر پہونچا اور وہان
بیٹھ رہا کہ اگر کوئی وہان سے باہر آوے تو اپنا مطلب حاصل کرے ایک مدت تک اس ارادہ مین وہان بیٹھا رہا مگر اندر سے
کوئی باہر نہ آیا آخر الامر ایک مور کہ خزانہ بہشت مین تہا باہر آیا جب شیطان کی نظر اوس پر پڑی یہ خوش ہوا اور کہا ای طائر تو
کون ہے اوسنے کہا مین بہور ہون آی خالف تو کون ہے اسنے کہا مین ایک فرشتہ ہون کہ وبیون مین سے کہ ایک ساعت
عبادت سے غافل نہین ہون چاہتا ہون کہ بہشت مین آؤن اور وہ نعمتین کہ واسطے دوستون کے مہیا ہوئی ہین اونکو
مشاہدہ کرون تا موجب زیادتی عبادت اور طاعت اور سبب ترقی درجات خوف و رجا کا ہو کچھ تو جانتا ہے اور تجھسے
ہو سکتا ہے تو میری یاری اور مددگاری کر شیطان نے کہا ای فرشتے تو سچ کہتا ہے کہا ہان اور قسم کہائی کہا ای فرشتے میری
قدرت اور طاقت نہین کہ مین تجکو بہشت مین لیجاؤن لیکن ایک میرا بہائی ہے کہ سانپ اوسکا نام ہے شاید کہ وہ تجکو
لیجاوے شیطان نے کہا اچہا مور گیا اور سانپ سے کہا مبارک ہو تجکو ای سانپ کہ ایک مقرب یہان آیا ہے اور
اوسنے ہمارے ساتھ بہائی چارہ کیا ہے اور تین کلمہ وہ تجکو سکہاتا ہے بشرطیکہ بہشت کے لانے مین اسکی معاونت کرے سانپ
نے الحال اوسکے استقبال کو باہر آیا اور ملاقات کی شیطان ساتھ وسوسہ سانپ کے مشغول ہوا اور ایسی چالبوسی کی
کہ اوسکے افسون نے سانپ مین اثر کیا سانپ نے کہا ای فرشتے کیونکر تجکو لیجاؤن کہ بہوان اژدہا وہان موجود اور حائل
ہین شیطان نے کہا مونہہ کہول سانپ نے مونہہ کہولا اور شیطان اوسکے مونہہ مین گس گیا اور وہ بہشت مین اوسکو
لے گیا خازن اوسکے آنیسے آگاہ ہوا چاہا کہ اوسکو روکے فرمان آیا کہ اسکو آنے دو اور منع نکرو کہ اسمین کچھ اسرار پوشیدہ ہین
پہر شیطان مونہہ سے نکل کر حضرت آدم اور حضرت حوا کے پاس آیا اور از راہ محبت نوحہ و زاری کرنے لگا حضرت آدم
اور حضرت حوا نے اسکو نہ پہچانا پوچہا کہ تو کیون روتا ہے کہا میرے رونے کا سبب یہہ ہے کہ اب تم اس باغ مین بکمال عیش و
طرب سے گذارتی ہو پہر آخر تمہارے تئین نکالدین گے اور نعمت حیات کو ساتھہ کربت ممات کے مبتلا کرین گے ایسی ایسی
اسنے باتین کین اور وہان سے چلا گیا حضرت آدم علیہ السلام اوس ناپاک کے کہنے سے نہایت اندوہناک ہوئے شیطان
پہر اونکے پاس گیا اور کہا ای آدم اگر میرے قول پر اعتماد کرے تو مین ایک درخت تجکو بتاؤن کہ اگر تھوڑا بہی تو
اوسمین سے کہاوے تو ہمیشہ بہشت مین رہے اور تجکو موت کبہی نہ آوے اور دولت و اقبال تیرا زوال نپاوے

پھر شیطان نے موسے کہا کہ ای طاؤس مجکو وہ درخت بتا اور مور اوسکو اوس درخت کی پاس لایا اور شیطان وہان چھپا اور یہ کلام حسرت انجام ساتھہ نغمون نوحہ آمیز اور ترانہ شرارت انگیز کے آغاز کیا کہ خدا تعالی نے تمکو اس درخت کی ممانعت کی کہ مبادا تم اسمین سے کہاؤ اور فرشتہ ہوجاؤ کسواسطے کہ فرشتو کو بقا ہے تا روز قیامت بحر المواج مین لکھا ہے کہ حضرت حوّا اس درخت کی پاس تہین جب یہ نغمہ نوحہ آمیز اوسکے سنے تو انکی خاطر نے اوو ہر میل کی اور نزدیک گئین شیطان نے قسمین کہانی شروع کین کہ مین نصیحت کرنے والو مین سے ہون اور بہت مبالغہ کیا اور ستر دفعہ قسمین کہائین اور اونکو فریفتہ کیا مروی ہے کہ پہلے وسوسہ افسون نے حضرت حوّا مین اثر کیا اور اسکا سبب یہی تھا کہ خاص حضرت حوّا کو کہا کہ جو کوئی اس درخت مین سے زیادہ تصرف کرے دو مرتبہ پر مسلط ہوگے حضرت حوا درخت کی پاس گئین اور سات خوشے اوسکے لیے ایک ذخیرہ کیا اور ایک کہا لیا اور پانچ حضرت آدم کے پاس لیگئین حضرت آدم نے اوسکی کہانیسے انکار کیا حضرت حوا نے کہا مینے اسمین سے کہایا ہے اور بہت لذت اور تعریف اونکی بیان کی کہتے ہین کہ وہ شہد سے شیرین تر اور مکھن سے نرم تر اور دودھ سے سفید تھی حضرت آدمؑ نے حضرت حوّا کو ملامت کی کہ تجلو کیا باعث ہوا کہ عہد پروردگار کو فراموش کیا اور اوس درخت سی کہ منع کیا تھا نوش کیا مگر عقوبت سے اوسکی پرہیز نکیا حضرت حوّا نے کہا ای آدمؑ رحمت الہی فراوان ہے اور دریای مغفرت اوسکا بیپایان ایک روایت مین ہے کہ حضرت آدمؑ سنے عذر نکر چکے تھے کہ حضرت حوّا ایک قدح شراب بہشتی کا حضرت آدمؑ کی پاس لائین اور حضرت آدمؑ نے اوسمین سے پیا چونکہ پہلے بہی شراب سی مست تھے دوبارہ کی پینے سے مستی زیادہ ہوئی اور غایت بیہوشی سے فراموشی تمام ہوئی اور حضرت حوّا نے ایک لقمہ انکے مونہہ مین دیا ہنوز وہ معدہ تک نہ اترنے پایا تھا کہ حلہای بہشتی انکی بدن سے گر پڑی اور وہ حلی ان نا خونو نکی نکل تھے کہ ابتک اونگلیون کے سر پر موجود ہین اور انکو اونہین حلونکی یادگاری کیواسطے رکہا ہے کہ انکو حضرت آدمؑ دیکہتے تھے اور روتے تھے۔ اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے اور اسی جگہہ نقل کیا ہے کہ جو کوئی کسی خوشی سے خندان ہو جب نظر ناخونون پر پڑے تو ہنسی اسکی تسکین پاتی ہے اور تاج کہ حضرت آدمؑ کی سر پر تھا اوسنے مثال مرغ پرواز کی اور حضرت جبرئیلؑ نے آنکر کمر بند انکی کمر سے کہول لیا حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا نے جب انپر تمین برہنہ دیکھا شرم کے ماری ہر طرف اوجہل اوٹ مین چھپنے لگی جس درخت کی پاس پناہ کیواسطے جاتے تھے وہ انسے دور بہاگتا تھا اور بہاگنے کی وقت شاخ درخت عناب نے سر کے بال حضرت آدمؑ کی پکڑے حضرت آدمؑ نے کہا ای درخت مجہی چہوڑ کہ مین بہاگ جاؤن کہا مجہی حکم ہوا کہ تجہے اپنے مین اگالون اور اگر خلاف حکم کرون تو تیری طرح گنہگار ہون فریاد نہاد حضرت آدمؑ سے نکلی کہ الامان الامان

یارب خطاب آیا کہ این انت آدم یعنے کہان ہے تو آدم کہا الٰہی یہان موجود ہون برہنہ اور شاخ درخت سے گرفتار ہون خطاب آیا کہ یہ حال پشیمان نتیجہ تیری عصیان کا ہے حضرت آدمؑ نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی پھر حضرت جبرئیل انکو پکڑ کر باہر لائے جب دروازہ بہشت پر پہنچے ندا آئی کہ ای جبرئیل آدم کو ٹھہرا اور اوسکے دشمنو کو بھی بہشت سے باہر لیجا حضرت آدم نے بہشت کے درختو کو دیکھا اور اون درختون سے پتے مانگے تا اپنی عورتین کو ڈھانکین درختون نے انکار کیا حضرت آدم نے درخت انجیر سے مانگا تو اوسنے انکار نکیا اور حضرت آدم کو پتے دیے بعضے کہتے ہین کہ وہ چار پتے تھے خطاب انجیر کے درخت کو آیا کہ اور درختون نے آدم عاصی کو پتے ندیے تو نے کیواسطے دیے انجیر نے کہا الٰہی ہرچند اوس سے گناہ وقوع مین آیا لیکن مین اونہین آنکھون سے آدم کو دیکھتا ہون کہ روز اول نہین دیکھتا تھا اور وہ تمام بزرگی کہ تو نے اوسکو عنایت کی ہے جانتا ہون کہ ضائع نہوگی خطاب آیا کہ انجیر ساتھہ اس نظر پسندیدہ کے کئی کرامت کے ساتھہ تجھکو مخصوص فرمایا اول یہہ کہ تمام درخت پہلے ساتھہ تجکو فہ کی دعوی ظاہر کرین اور پھر معنی دکھاوین ساتھہ میوونکی اور تو پہلے معنی ظاہر کرے بادعویکے لیکن جو تو نے بحکم میرے آدم کو پتے دیے جب تک کہ تجکو گوشمالی ندین صوفی تجکو موہہ مین نہ لیجائین اور باقی بزرگیان تفسیر بحر الدرر مین مذکور ہین اور بعضے کہتے ہین وہ درخت عود یعنے اگر کا تھا کہ جسنے حضرت آدم کو پتے دیے اوسکو خطاب آیا کہ ای عود ہم ساتھہ نفس نفیس تیرے عالم کو معطر اور خوشبو کرینگے لیکن چونکہ تو نے بیفرمان میرے پتے دیے جبتک کہ تجکو آگ پر نہ کھینچین گے تجسے بوطاہر نہوگی عرائس ثعلبی مین لکھا ہے کہ اللہ جل وعلا نے حضرت آدم کو بواسطہ ترک فرمان کے دس عقوبت کے مبتلا کیا اول ساتھہ عتاب کے کہ آیا تجکو نہ منع کیا تھا اوس درخت سے دوسرے سب لباس اوتار لیا اور عورتین کہولین علما کو اتفاق ہے اس امر مین کہ کشف عورت انکی نظر مین تھا اور نظر ملائکہ سے اوسیطرح مستور اور پوشیدہ تھا تیسرے پوست آدم کا سست اور تاریک کیا اور پہلے روشن اور سفید اور مضبوط تھا مانند ناخن کے کہ ایک نمونہ انگلیون کی سر پہ چھوڑ دیا ہے چوتھے ایزد پروردگار نے اپنی جوار قرب سے باہر کر دیا پانچوین درمیان حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کی سو برس تک جدائی ڈالی اور بعضے کہتے ہین دو سو برس تک چھٹے درمیان شیطان کے اور حضرت آدم اور فرزندان حضرت آدم علیہ السلام کے عداوت تا قیامت قائم کی ساتوین نام گنہگاری کا حضرت آدمؑ پر جاری کیا آٹھوین شیطان کو حضرت آدمؑ اور حضرت آدمؑ کی اولاد پر مسلط فرمایا نوین دنیا کو اوسکی اولاد کا قید خانہ کر دیا دسوین مجنون اور دردوا مختلف کے ساتھہ مبتلا کیا پھر خطاب آیا کہ ای حوا تو کہان ہے اوسنے باواز حزین جواب دیا کہ الٰہی اس جگہہ برہنہ اور بے ستر ہون خطاب آیا کہ یہ بواسطہ اوس گناہ کے ہے کہ تجسے ظہور مین آیا تیرے تئین کونسی چیز باعث ہوئی کہ آدم کو اس

خطا کے ساتھ رہنمائی کی کہ سبب ہمنگی تیری اور اوسکی کا ہوا کہا خداوندا مجکو ہرگز گمان نتھا کہ تونے ایک خلق پیدا کی ہے کہ وہ تجکو جھوٹی قسمونکی ساتھہ یاد کرے فرمان ہوا کہ تو بہی بہشت سے باہر جا اور تیری بیٹیونکو بہی بشومی اس گناہ کے ساتھہ پندرہ بلاؤن کے ہمنے مقبلا کیا رنج قیامت تک اوّل یہہ کہ نجاست انکی پیٹ اور فرج مین رکہی ہمنے کہ وہ خون حیض و نفاس ہے دوسرے حمل سے نو مہینے تنگیا تیسرے نو مہینہ تک زیر بار کیا تیسرے شدت جنی کی کہ ہر مرتبہ طعمۂ مرگ چکہین چوتھے محنت عدت کی پانچوین رہنا حکم خاوند مین چھٹے اختیار اطلاق کی بیچ ہاتھہ خاوندون کے ساتوین نقصان میراث کا آٹھوین نقصان شہادت کا نوین نقصان عقل کا دسوین محرومی سلام اور تحیت سے گیاروین محرومی نماز جمعہ اور جماعت سے بارہوین محرومی نبوت سے تیرہوین نقصان دین کا چودہوین محرومی قضاۃ اور حکمت اور سلطنت سے پندرہوین محرومی جہاد سے اور سفر کرنیسے بغیر محرم کے اور اسیطرح شیطانکو بہی ساتھہ دس بلاؤن کے گرفتار کیا اوّل یہہ کہ ولایت مملکت سے اوسکو معزول کیا کہ تمامی روی زمین سے آسمان تیسرے تک خزینہ بانی بہشت کی اوسکو دی تہی دوسرے اپنے جوار و قرب سے اوسکو دور کیا تیسرے اوسکو مسخ کیا اور اوسکی صورت کو بدل دیا چوتھے نام اوسکا عزازیل تہا ابلیس نام رکہا یعنے ناامید رحمت خدا سے پانچوین اوسکو مقتدا اور پیشوا تمام اشقیا اور بدبختون کا کیا چھٹے نا ابد یعنے ہمیشہ اوسکو ملعون کیا ساتوین دولت معرفت کی اوس سے چہین لی آٹھوین دروازہ توبہکا اوس پر بند کیا نوین اوسکو خیر سے خالی کیا چنانچہ ممکن نہین کہ کوئی نیکی اوس سے عمل مین آوے دسوین خطیب اوسکو اہل دوزخ کا کیا تو آگ مین اور نور رحمت الہی سے ناامید کرے پہر حضرت جبرئیل نے طاؤس کے سر کے بال پکڑ کر بہشت کی دروازے سے کہینچا اور اوس زمانہ مین سورے کے چھ سو بازو تھے طرح طرح کے رنگ کے ساتھہ ملائک اوسپر مسلط تھے وہ بازو اوس سے لیلیے اور یہہ دو بازو اوسکو چہوڑ دیے اور پانوٴن اوسکے بشومی بامردی لانے شیطان کے مسخ کر دیے اور اوسکو بہشت سے باہر کیا پہر سانپ کو آگے لائے اور اوسوقت سانپ کی چار پانوٴن تہی اونٹ جیسے زبرجد سبز کے ملون بالوان رنگ سبز اور سرخ اور زرد ہر ایک رنگ اوسکا مانند آفتاب کے چمکتا تہا اور دانت اوسکے مانند خوشۂ مروارید کے دمکتے تہے اور زبان مشک کی تہی اور پیٹہہ چاندی کی اور پیٹ سونے کا اور گردن زبرجد کی اور سر یاقوت کا حاصل یہہ کہ تمام بدن اسکا مسخ کر دیا اور شیطان کو کہ اسنے مونہہ مین لیا تہا اوسمین زہر ہلاہل بہر دیا اور اوسکو بہی بہشت سے نکال دیا اور فرمایا کہ جو منتہا اس گناہ کا تو ہوا تہا خوار و نگونسار رہو اور خاک کہایا کرو پہر یہہ جناب ایزدی سے خطاب آیا کہ ای فرشتو آدم کے سر کے بال شاخ درخت سے کہولدو اور اسکو بہشت سے نکالدو یہہ جب حضرت آدمؑ نے سنا تو کہا الہی تونے میرے تئین اپنی ید قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح مجہہ مین پہونکی اور ملائکہ کو میری سجدے کی واسطے حکم فرمایا

اور مجکو ساکن بہشت کیا اور یہہ تمام نکو بیان کرامت فرمائین ایک لمحہ کے ساتھہ کہ مجھسے صادر ہوئی سب سے باز رکھتا ہو فرمان پہونچا کہ
لیجاؤ اس سیہ بندہ آدم کو انکو کھینچتے لیچلے پہر حضرت آدمؑ ایکدرخت سے لپٹے اور کہا الٰہی مجکو بہشت سے باہر کرتا ہے اور مجکو اسکی مفارقت
کی طاقت نہین ہے پہر خطاب آیا کہ اسکو لیجاؤ پہر انکو لیچلے انہون نے پہر ایک اور درخت مین ہاتھہ ڈالا اور کہا الٰہی تونے وعدہ کیا تہا
کہ تیری فرزندونمین سے نبی اور رسول پیدا کرون گا اور اونمین سے ادریس کو مقام عالی پر لاؤن گا اور نوح کو طوفان مین کشتی
پر بٹہاؤن گا ذالسطے انکی میرے اوپر رحم کر اور میری حال پر بخشش فرما خطاب آیا کہ لیجاؤ آدم کو لیچلے پہر حضرت آدم علیہ السلام نے
ایک اور درخت کو پکڑ لیا اور دیدۂ غمدیدہ اپنے سے آنسو بہانے لگے اور کہا خداوندا تو نے وعدہ کیا تہا کہ تیری نسل سے پیغمبر باہر
لاؤنگا اور اونمین سے ایک خلیل کرون گا اور انکے فرزندونمین سے ایک اور پیغمبر کرونگا کہ اوسکا نام موسی ہوگا اور اوسکے ہمکلام
ہونگا ذالسطے انکی حرمت کو میرے اوپر رحم کر فرمان آیا کہ لیجاؤ انکو آگے کھینچتے ہوئے لیچلے پہر حضرت آدمؑ نے ایک اور درخت کو پکڑ لیا
اور کہا الٰہی تونے وعدہ کیا تہا کہ اولاد مین سے تیری ایک نبی ہوگا کہ نام اوسکا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور
اوسکو اپنا حبیب کرونگا اور سب نبیون سے اوسکا مرتبہ عالی ہوگا بحق اوسکے میری حال پر رحم کر خطاب رب الارباب سے پہنچا کہ ای
ملائکہ اس بندہ کے ساتھہ نکوئی کرو اور اوسکے ساتھہ ملایمت اور نرمی سے پیش آؤ کہ اب اسنے ایسے شفیع سے شفاعت چاہی ہے کہ جو کچھہ چاہے
اوسکی برکت سے پایا پہر حضرت آدم علیہ السلام کو از روے لطف اور مہربانی کے فرمایا کہ ای آدم تو زمین پر جا کہ ہمنے تجکو واسطے خلافت
اور امارت زمین کے پیدا کیا ہے کہا یارب جاتا ہون اگر میری توبہ قبول کرنے اور بہشت مین پہر پہنچا دے فرمایا ہان حضرت آدمؑ
بہشت عنبر سرشت سے باہر آئے اور حضرت جبرئیلؑ اونکے ساتھہ آئے حضرت آدمؑ نے پوچھا کہ زمین پر میرے ساتھہ کون ہوگا حضرت
جبرئیلؑ نے اوسوقت کہا کہ وہی درخت حضرت آدمؑ کمال غمناک ہوئے کہ جدائی دوست پر وصال دشمن اور زیادہ ہوا پہر کہا
ای جبرئیل مجکو چہوڑ کر مین ساتھہ ملائکہ پروردگار کے وداع کرون ڈرتا ہون کہ پہر انکے ساتھہ ملاقات میسر ہوے یا نہین پہر حضرت آدمؑ
نے ایکطرف مونہہ کر کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ اسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَاَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ یعنے مین اب زمین پر جاتا ہون اور تمکو خدا
کو سونپا لیکن تمسے یہہ میری درخواست ہے کہ عاصی عابد نکہنا بلکہ عاصی ناسی کہنا کہ از روی نسیان مجھسے عصیان واقع ہوا ہے
پہر حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا اور شیطان اور مور اور سانپ کو جدا جدا زمین پر لائے چنانچہ حضرت آدمؑ کو ہند مین سراندیب پر
اوتارا اور حضرت حوّا کو جدہ مین اور وہ ایک پہاڑ ہے کہ بلندی اوسکی ساتھہ آسمانکے سب پہاڑ دنسے زیادہ ہے۔ اور تفسیر زاہدی
مین ہے کہ حضرت حوّا جدہ مین دریا کے کنارے پر گرین اور سراندیب سے جدہ سات سو فرسنگ کی راہ ہے اور شیطان کو سکاتین

اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ابلہ بصرہ پر اوترا اور نفحات الانس مین ہے کہ ابلہ بصرہ ایک شہر ہے بصرہ سے چار فرسنگ کی راہ پر اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان سندان پر اوترا اور اغلب یہ ہے کہ شیطان کی اوترنے کی جگہ معین نہین کیونکہ جسم لطیف کو مکان کی حاجت نہین ہے اور تمور کو حبش کی زمین پر اور بعضے کہتے ہین کہ کابل کی زمین پر اور سانپ کو اصفہان پر اور تا قیام قیامت شیطان اور انسان اور سانپ کے درمیان مین عداوت ڈالی پھر جبرئیلؑ نے قصد جانے کا کیا حضرت آدمؑ دلتنگ ہوئے اور رونے لگے اور کہا تو اب مجھسے جدا ہوتا ہے نہین جانتا مین کہ پھر بھی آؤنگا یا نہین جبرئیلؑ نے کہا تو بندۂ گنہگار ہے مین فرشتۂ فرمان بردار ہون اور حضرت آدمؑ کے آگے سے غائب ہوگئے حضرت آدم کو غم پر غم اور الم پر الم ہوا بمرتبہ کہ خاک اوٹھاتے تھے اور اپنے سر پر ڈالتے تھے وہب بن منبہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ پہاڑ پر کہ ہند کی رو مے زمین پر ہے سو برس تک روتے رہے کہ انکے آنسو سے ندیان سراندیب مین جاری ہوئین لکھا ہے کہ اس مرتبہ حضرت آدم روئے کہ کشتی اوپر جاتی تھی اور روایت ہے کہ اضطراب نے اتنا انھین اثر کیا کہ گوشت اور پوست سر اور ہاتھ اور زانو انکے سے جاتا رہا اور ہڈیان نکل آئین پھر وحوش اور طیور اور ساکنین زمین کو خطاب پہنچا کہ حضرت آدمؑ کی عزا پرسی کے واسطے جاؤ پھر نوع انمین سے حضرت آدمؑ کے پاس آتے تھے اور عزا پرسی کرتے تھے اور حضرت آدم بسیار سی گریہ سے سر اوٹھاتے تھے آخر الامر وحوش اور طیور بھی انکے پاس سے بھاگ گئے اور کہنے لگے کہ مبادا شومی عصیان آدمؑ کی سے ہمکو کچھ آسیب پہنچے جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ بات سنی اندوہ و گریہ اور نکا زیادہ ہوا اور کہا الٰہی پروردگار مجکو سزا دش اور ملامت اہل آسمان کی کم نہ تھی کہ اہل زمین کی اوسکے ساتھ جمع ہوئی الٰہی اب مجھے واسطے اپنی عزت کے خوار نکر اور ساتھ ذلت گناہ کے شرمسار نفرما حضرت آدمؑ کے اس کہنے سے اللہ تعالیٰ کو رحم آیا اور توبہ انکی قبول کی۔ حذیفہ اور ابن الیمان نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر اوترے انکی عورت سے جنت کے پتے لپٹے ہوئے تھے وہ دنیا کی ہوا سے خشک ہوکر گر پڑے اور ہوا نے زمین پر متفرق کر دیا کہ اون پتون کا اثر قیامت تک رہے گا چنانچہ اگر اور صندل اونہین پتون سے ہے اور مشک جانور چوپایہ سے نکلتا ہے کہ وہ جانور غزال کے مانند ہے کہ اوسنے اون پتونکو چرا تھا حق تعالیٰ نے اوسنے اوسکی ناف مین مشک پیدا کیا اور یہ خاصیت اوسکی نسل مین باقی رہی جب فصل بہار مین جنگل مین چرتا ہے خاصیت اون برگ بہشتی کی اوسکی اصل مین ظاہر ہوتی ہے اور وہ جانور ان تین جگہ کے سوا زمین چین مین اور سعد مین اور تبت مین کبھی کبھی کہا یا رسول اللہ عنبر بھی دریائی جانور مین سے پیدا ہوتا ہے فرمایا ہان اسطرح سے ہے کہ پہلے وہ جنگلی تھا اور ہند مین چرا کرتا تھا اوسنے اون پتونمین سے کھالیا پھر حضرت جبرئیلؑ اوسکو جنگل سے دریا مین لیگئے اور وہ ایک بڑا جانور ہے دریائی چنانچہ پری اوسکی ہزار گز کی ہے اور ہر بار

کہ عنبر اوس سے نکلتا ہے ایک ہزار پانچ سو رطل اوسکا وزن ہوتا ہے **فصل چوتھی** درپیش آنا محنتوں کا دنیا مین حضرت آدم اور حضرت حوا کو کشف الاسرار مین تحت آیہ حافظوا علی الصلوات الخ لکھا ہے کہ پہلے جسنے صبح کی نماز پڑہی حضرت آدم علیہ السلام تھے جب آسمان سے زمین پر آئے تو تہوڑا سا دن باقی تہا کہ روشنی دنکی دکہائی دیتی تہی اور ایک لحظہ آرام پایا تہا کہ آفتاب پوشیدہ ہوا اور حضرت آدم کو اندوہ و درد پیدا ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہرگز رات نہ دیکہی تہی اور اندہیرے اور اندوہ کی مشقت نہ کہنچی تہی یکایک اوس ظلمت کو دیکہا کہ تمام عالم مین پہیل گئی اور آپ رنجور و مہجور اپنی جفت سے دور اوس اندہیرے مین آہ آہ کرتے اور سر نہ آسمان کی طرف کر کر مناجات پڑہتے لکہا ہے کہ اول غریبان اور پیشین غمخواران اور نخستین ہمہ گزیدگان حضرت آدم تہے کہ بنیاد دوستی اور آئین شب بیداری کی حضرت آدمؑ نے رکہی اور درد مہاجرت سے نوحہ کرنا اور آہ ہی رات کو رونا عالم مین شروع کیا آخر جب کارکنان قضا و قدر جریدہ صبح کو بر روے کار لائے اور شاہ زمینت آوا سے بزم افروز یعنے نیر جہان افروز کو حلہ ہای نورانی پہنا حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدم کو بشارت دی کہ ای آدم اوٹہہ صبح ہوئی اور دو رکعت نماز شکریہ کی ادا کر ایک بتقریب شکر گذرنے شب ہجرت اور فرقت کے اور دوسری شکریہ ہونے صبح دولت وصلت کی حضرت آدمؑ نے بزبان حال کہا فرد شب وصل آمد از بیم جدائی رستم ۔ باد بر خود بکام دل نشستم ۔ اور اول نماز پیشین یعنے ظہر کہ جسنے ادا کی حضرت ابراہیم خلیل تہے کہ جبکہ انکو فرمان ذبح فرزند کا صادر ہوا اور خواب انکو دکہائی دیا حضرت ابراہیم نے اپنے تئین فرمان بردار کیا اور جان عزیز فرزند کو بحکم فرمان خداوند کے نثار کیا ملک العرش نے اپنے فضل سے ندا دی اور حضرت اسماعیل کے واسطے فدیہ بہیجا اوسوقت آفتاب زوال سے گذر گیا تہا حضرت خلیل اللہ نے دیکہا تو چار حال دیکہے ہر حال مین ایک خلعت اور ایک رفعت پائی اوسوقت کمر شکستہ بندہ کر ساتہہ خدمت حضرت ربوبیت کے مشغول ہوئے اور چار رکعت نماز گذارین بشکرانون چار خلعت کی ایک بشکر توفیق اور دوسری بشکر تصدیق تیسری بشکر ندا چوتہی بشکر فدا اور اول جسنے کہ چار رکعت نماز عصر پڑہی حضرت یونس تہے کہ اوس نور دیدہ اور بندہ نیک پسندیدہ نے بیچ شکم ماہی کے اور اوس مچہلی نے بیچ شکم اور مچہلی کے قعر دریاے عمیق مین فریاد کی کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین یعنے نہین ہے کوئی معبود لائق پرستش مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تہا ظلم کرنیوالون سے بفرمان الہی اوس تاریکی اور سیاہی مین جگہ اوس مچہلی کا مثل آئینہ کے ہوگیا اور کمال صفائی کے سبب حیوانات دریا کو بصورتہاے عجیب دیکہا جب فضل ایزدی سے اوسکی مدد پہنچی اور زندان دریای صحرا مین خرامان ہوئے اوس ساعت مین وقت نماز عصر تہا حضرت یونسؑ نے اپنے تئین دیکہا کہ چار تاریکیون سے مینے رہائی پائی تاریکی ذلت سے اور تاریکی شب سے اور تاریکی

آب سے اور تاریکی تکم ماہی سے اس شکریہ مین چار رکعت نماز کی ادا کی اور اول جنے کہ نماز شام گذاری حضرت عیسے علیہ السلام تھی کہ جب اوس پاک طینت پاک فطرت نے شکم مادر مین توریت اور انجیل پڑہی اور گہوارہ مین کلام کیا اہل ضلالت اور بطالت کو اوس سے عجب آیا اور کہا فرزند بغیر باپ کے نہین پیدا ہوتا ہے اور وجود مولود کا بغیر موجود ہونے مان اور باپ کے بمعنی ہے اور جو کچھ کہنا تھا سو کہا اور راہ ضلالت اور گمراہی کی اختیار کی اور قہر مین جا کر ثالث ثلاثہ کے معتقد ہوئے اور اس معنی سے غافل ہوئے کہ وہ بے پدر فرزند پیدا کرتا ہے اور طفل کو گہوارہ مین گویائی دیتا ہے حضرت جبرئیل آئے کہ ای عیسے تیری قوم اسطرح کہتی ہے اور خالق زمین و آسمان اس گفتگو سے پاک ہے اوس ساعت مین وقت نماز شام تھا حضرت عیسے علیہ السلام اوٹھے اور خدا تعالی سے عفو اور رحمت چاہی اور تین رکعت نماز گذارین ایک رکعت سے دعوی ربوبیت اپنے مین سے دور کیا کہ تو ہے خداوند بزرگوار اور مین ہون بندہ ناچیز اور ساتھہ دوسری رکعت کے نفی الوہیت کی مان سے کی کہ تو ہے خداوند جبار اور مان میری ہے پرستار اور ساتھہ تیسری کے اقرار بوحدانیت کردگار کیگانہ اور یکتا ہے نام تیرا اور اول جنے کہ چار رکعت نماز عشاء پڑہین موسی علیہ السلام تھے نواحتہ بے عیب مخصوص تحفہ غیب اجیر شعیب کہ جب مدت موعودہ انکی حضرت شعیب کے ساتھہ بسر ہوئی اور زمین مدین سے باہر آئے تو قصد مسکن اور اندیشہ وطن کیا جب ایک منزل راہ چلے تو رات ہوگئی اور حضرت موسی علیہ السلام نے دیکھا اور خیال کیا کہ ظلمت کا دامن آفاق مین کھنچا ہوا ہے اور باد عاصف اوٹھی ہوئی ہے اور مینہ اور گرجنا اور بجلی موجود ہے بھیڑیا گلہ مین پڑا ہوا ہے اور انکی عیال کو دردزہ شروع ہے تمام عالم انکی واسطے خروش مین آیا اور دریا ہمان کے جوش مین اوس شب مین آگ تہر مین نہ تھی اور تمام روئے زمین پر ایک چراغ روشن نہ تھا حضرت موسی اوسوقت عاجز تھے کہ کون بیٹھا ہے اور کون اوٹھا ہے اور کون آرام مین ہے اور کون گریزان ہے سر زانو پر رکھی ہوئے نہایت حیران اور بغایت پریشان بیٹھے تھے ناگاہ نظر کی بجانب طور اور دیکھا ایک شعلہ نور اور سنی ندائے رب غفور کہ انی انا اللہ یعنے تحقیق مین اللہ ہون حضرت موسی علیہ السلام کو چار غم تھے غم عیال اور غم فرزند اور غم برادر اور غم دشمن فرمان آیا کہ ای موسی غم نکہا اور اندوہ مت لیجا کہ چھڑانے والی غمونکو اور دور کرنیوالے اندوہون کے ہم ہین حضرت موسی اوٹھے اور اس ساعت مین چار رکعت نماز ادا کی اور تفصیل ذالک ہوئی اون چار غمون کی کہ جسکے شکریہ مین چار رکعتین گذارین معارج النبوۃ مین مذکور ہے ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ بہشت کے آرام اور نعمتونکے جاتے رہنے سے دو سو برس تک روئے اور سو برس تک حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کے ساتھہ نزدیکی نہین کی اور چالیس دن رات کہانا نکہایا اور ایک روایت سے چالیس برس تک کہانے پینے کی طرف رغبت نکی اور بعد

جانے رہنے دولت وصال کے تین سو برس تک سر نہ اوٹھایا اور ایک مدت مدید برہنہ اور گرسنہ گذران کی اور بسبب اختلاف ہوا کے انکی بدنکو آزار پہنچے تو لیکن اوسکا سبب نہ سمجھتے تہے کہ بہشت کی خوگردہ تہے ایکدن حضرت جبرئیل امین بفرمان رب العالمین زمین پر آئے اور حضرت آدمؑ سے احوال پوچھا حضرت آدمؑ نے کچھہ بہ سبیل حکایت نہ بطریق شکایت بیان کیا حضرت جبرئیل نے کہا یہ بسبب عریانی اور تن برہنگی کے ہے پھر یہہ حال جاکر حق تعالی سے عرض کیا حق تعالی نے انکی واسطے دو جوڑے بھیسوں کے اور دو بکری کے اور دو اونٹوں کے اور دو گایوں کے بہشت سے بھیجے کہ اونسے بچے پیدا ہوئے پہراونکے ذبح کرنیکے واسطے مامور ہوئے اور ایک اونٹنی سے ذبح کیا اور اوسکی پشم کو حضرت حوّا نے کاتا اور حضرت آدمؑ نے بنا اور اپنے واسطے ایک پیراہن اور حضرت حوا کیلیے ایک اوڑہنی درست کی اور جاتے رہنے خلعتوں بہشتی سے بہت روئے یہہ خبر دلالت کرتی ہے کہ پہنا لباس کا بعد ملاقات حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کے تہا اور ممکن ہے کہ کاتنا حضرت حوّا کا ایام جدائی میں ہوا ہو کہ حضرت جبرئیلؑ نے پشم حضرت آدمؑ کیلیے حضرت حوا کو پہنچا دی ہو چنانچہ ذکر طعام میں مذکور ہوگا انشا اللہ تعالی اور کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم نے محنت گرمی اور آفت سردی سے نجات پائی حضرت جبرئیل نے کہا کہ میں تم میں کچھہ اضطراب دیکھتا ہوں جو تمکو اذیت ہو بیان کرو حضرت آدمؑ نے کہا ایسا گمان کرتا ہوں کہ میرے پوست اور گوشت میں چیونٹیاں سی حرکت کرتی ہیں حضرت جبرئیل نے کہا کہ اسکو بھوک کہتے ہیں حضرت آدمؑ نے کہا یہہ کسطرح دفع ہووے کہا جلد اسکا علاج تجہہ پر روشن کرتا ہوں یہہ کہکر نظر سے غائب ہوگئے تہوڑی دیر کے بعد پہر آئے اور لال گہانس اور ایک روایت سے سیاہ بہی اور لوہا اور ایک اہرن اور اوسکی چوب اور خالیک یعنے دہونکنی اور زنبور یعنے دست پناہ لاکر حضرت آدمؑ کو دیے اور ایک چنگاری آگ کی جہنم سے لیکر جب حضرت آدمؑ کے ہاتہہ میں دی وہ چنگاری اوڑ گئی اور دریا میں جا پڑی پہر حضرت جبرئیلؑ نے اوسکو دریا سے نکالکر حضرت آدمؑ کے ہاتہہ میں دی پہر اوڑکر جا پڑی چنانچہ سات دفعہ حضرت جبرئیل نے اوسکو نکال نکال کر دیا اور وہ جا جا پڑی خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ دنیا کی ایک جزو ہے ایک کم سو جزو اوس چنگاری جہنم سے کہ سات دفعہ دریا میں دہوئی گئی تہی جب حضرت جبرئیل نے ساتویں بار اوسر آتش جہنم کو حضرت آدمؑ کے ہاتہہ میں دیا وہ آگ حضرت آدمؑ کے ہاتہہ میں گویا ہوئی اور کہا کہ میں تیری تابعداری نہیں کرنیکی بلکہ تیری اولاد سے گناہوں کا بدلا لونگی حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہہ سچ کہتی ہے لیکن میں اسکو بند کر دیتا ہوں تاتمکو اور تمہاری فرزندونکو اس سے نفع پہنچے پہر اوس آگ کو لوہے اور پتہر میں قید کیا کہ قیامت تک آدمیونکو اوس سے فائدہ ہوگا پہر حضرت آدمؑ نے بموجب تبلانے حضرت جبرئیلؑ کے آلہ بنائے اور اول جنسے کہ پہنچکر کپڑے اور لوہے کا اوزار بنائے اور درست کیے حضرت آدمؑ نے

پھر حضرت جبرئیل حضرت آدم کے لیے ایک تھیلی لائے کہ اوسمین تین دانہ گیہون کے تھے اور کہا اسمین سے دو تمہارے واسطے ہین اور ایک حوا کا ہے چنانچہ یہ فیض باب میراث مین واقع ہوا کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ یعنے مرد کے دو حصہ ہین اور عورت کیواسطے ایک حصہ اور روزن ہر دانہ گندم کا آٹہ سوا تہا سی ورم کا تہا حضرت آدم نے کہا اسکو کیا کرون کہا لون کہا نہین کہ تمہارو کہ اس سے تمہاری بہوک دفع ہوگی پہر اوس گائی کو ہل کے ساتہہ جوڑ کر زمین پر ہانکنے لگے تو زمین پہٹی گاوکہ چندین مدت مین راحت کیساتہہ چری تہی اور اس کام کی محنت نہ دیکہی تہی اور کسیطرح کا رنج نہ اوٹہایا تہا چلانے لگی اور آنکہون سے آنسو بہانی لگی حضرت آدم علیہ السلام نے ایک لکڑی اوسکو ماری گائی نے فریاد کی اور کہا مجکو تو نے کیون مارا حضرت آدمؑ نے کہا تو نے میری نافرمانی کی گائی نے کہا جو کہ نافرمانی کرے لکڑی کہا ہے سچ ہے حضرت آدمؑ نے جانا کہ اسمین اشارا میری طرف ہے اتنا روئے کہ بیہوش ہوگئے حضرت جبرئیل آئے اور کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ ابتدائے حال غایت عظمت اور جلال سے زمین نے تجکو سجدہ کیا آخر کار گائی نے تجکو الزام دیا اور وہ موافقت کے سبب تہا اور یہہ مخالفت کے باعث حضرت آدمؑ جب اس اشارت سے خبردار ہوئے گائی اپنی گفتار سے باز رہکر چلنی لگی اور زمین کو کھیتی کے قابل کر دیا پہر وہ تخم ڈالے حضرت آدمؑ کے حصہ مین گیہون پیدا ہوئے، اور حضرت حوا کے حصہ مین جو اس جگہہ سے صاحب شریعت گیہون کو جو کی نسبت افضل جانکر صدقہ فطر مین گیہون نصف پیمانہ اور جو ایک پیمانہ کہتے ہین حضرت آدم حق تعالی کے آگے روئے اور کہا الہی تخم ایک زمین ایک آب و ہوا ایک میری کھیتی سے گیہون پیدا ہوئے اور حوا کی کھیتی سے جو فرمان کیا کہ پہلے مخالفت میری امر کی حوا نے کی تہی کہ اطاعت فرمان شیطان سے گندم نما جو فروش ہوئی جزا اعمال کی موافق افعال کے ہے القصہ جب آتش گرسنگی نے شکم حضرت آدم مین شعلہ مارا کہا اے جبرئیل ان گیہوؤنکو پیٹ بہر کر کہاون حضرت جبرئیل نے کہا کہ باوجود اسکے کہ اس درخت کے واسطے یہہ تمام محنت اور الم کھینچے اور درد و غم دیکہے اسپر اتنی شتابی کرتی ہو صبر کرو کہ ابہی کام درپیش ہے حضرت آدم علیہ السلام بہت روئے اور جانا کہ یہہ مشقت نافرمانی کے سبب ہے صبر کیا نا آنکہ گندم کے خوشہ توڑے اور چاہا کہ کہاوین حضرت جبرئیلؑ نے پہر کہا کہ ابہی صبر کرو کہ یہہ خشک ہو لین پہر حضرت آدمؑ نے ساتہہ تعلیم حضرت جبرئیل کے اوکہلی بنائی اور گیہون اکٹہی کر کر اوسمین کوٹنے کو دانے بہس سے جدا ہوئے پہر اونکو چکی مین پیسا اور اوس آٹے کا خمیر کیا حضرت آدم ہر دفعہ کہ ایک صورت نور کی دیکہتے چاہتے تہے کہ کہاوین حضرت جبرئیلؑ انکو منع کرتے تہے پہر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ گوہا کہودو اور لکڑیان جمع کرو اور آگ جلاؤ حضرت آدمؑ نے یہہ سب باتین کین پہر حضرت آدم نے کماچے یعنے کلچے بنا کر آگ مین ڈالے اور بعضے کہتے ہین کہ روٹیان بنا کر تنور مین

پکائین کہ طول اور عرض اونیون کا پانچسو گز کا تہا جب تنور سے باہر نکالین چاہا کہ کہا وین حضرت جبرئیل نے کہا ذرا اور صبر کرو پھر کہنا
حضرت آدمؑ نے کہا سبحان اللہ جب اتنی محنت اور مشقت کرے تو ایک لقمہ کہاوے اور روٹی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیل
نے کہا کہ اے آدم تین ساعت دن باقی ہے اتنا تامل کرو کہ آفتاب غروب ہوجاوے اور روزہ کہولنے کا وقت آجاوے حضرت
آدمؑ نے اسکے ثواب سے سوال کیا کہا خدائتعالی اس عمل سے تین دولتین عطا فرماے گا ایک یہہ کہ تمکو بخش دے گا اور تمپر عذاب
نکرے گا دوسرے یہہ کہ تسے خوش ہوگا ہرگز تمہارے اوپر غضب اور غصہ نہین کریگا تیسرے یہہ کہ تمکو بہشت مین لائیگا پھر ہرگز نہ
نکرے گا حضرت آدمؑ نے پوچہا کہ یہہ بزرگیان خاص میرے لیے ہین کہا جو تمہاری اولاد مین سے اسکے ساتہہ عمل کریگا اوسکو بہی یہہ
بزرگیان عنایت ہونگی جب شام ہوئی اور وقت آن پہنچا آدم نے چاہا کہ کہا وین حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ حوا کا حصہ جدا کرو تا مین
اوسے پہنچاوون حضرت آدمؑ نے اونکا حصہ جدا کرکہ بہیجدیا اوسدن سے نفقہ عیال کا مرد کے ذمہ مقرر ہوا جبکہ آدمؑ نے کہانا کہایا
اور اپنی باطن مین ایک غدغدہ دیکہا حضرت جبرئیل سے پوچہا کہ اسکا سبب کیا ہے کہا اسکو پیاس کہتے ہین کہا تسکین اسکی کیونکر میسر ہووے
حضرت جبرئیلؑ گئے اور ایک چیز کہودینکی انکو لاکردی اور کہا کہ اس سے زمین کہودو حضرت آدمؑ نے کہینون تک زمین کو کہودا پانی
اچہلا اور میٹہا اوسمین پیدا ہوا اور حضرت آدمؑ نے اوسمین سے پانی پیا جب حضرت آدم کو قرار آیا پہر اپنی باطن مین انکو کچہہ معلوم ہوا کہا اے
جبرئیلؑ یہہ کیا ہے کہ میرے اندر حرکت کرتا ہے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مین اسکو نہین جانتا حق تعالی نے ایک فرشتہ کو بہیجا کہ اوسنے
آنکر انکو دونون پاؤن کے درمیان مین مسح کیا اوس کیفیت سے وہ اذیت انسے دفع ہوئی اور انکے دماغ مین بہ بو پہنچی کہتے
ہین کہ اوس بدبو کے غم سے ستر برس تک رویا کیے **فصل پانچوین** ذکر توبہ کرنے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا علیہما السلام کے
معارج النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے تین سو برس ساتہہ گریہ وزاری کی گذاری اور کہا کہ الہی تو آگاہ ہے کہ
یہہ عصیان از روے نسیان مجہسے واقع ہوا ملک العلام نے بطریق الہام کلمات طیبات اعلام فرمائے کہ سبب قبول توبہ اونکی ہوے
علما کو تعین اون کلمات مین چند قول ہین قدوۃ الاصحاب عمر ابن خطابؓ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا خداوندا واسطے حرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرا گناہ بخش حق تعالی نے فرمایا اے آدمؑ
تو نے محمد کو کہانسے جانا کہا الہی جسدن کہ تو نے مجکو پیدا کیا تہا اور میرے بدن مین تو نے روح ڈالی تہی اور مینے آنکہہ کہولی تہی تو
ساق عرش پر لکہا دیکہا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مینے جانا کہ وہ گرامی ترین مخلوقات ہے کہ اوسکا نام تیرے نام بزرگ
کے پاس ہے خدا تعالی نے فرمایا قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ وہ آخر پیغمبر ہوگا اور تیری اولاد مین سے ہوگا

اگر وہ نہوتا تو تجکو مین پیدا نکرتا اور اس وسیلہ کے سبب مینے تجکو بخشا اور گناہ تیرے درگذرا اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ کلمات یہہ تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَبِّ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَبِّ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور حسن بصری اور سعید جذری اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہین کہ وہ کلمات یہہ تھے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ چنانچہ قرآن ہی اسکے ساتھہ ناطق ہے یعنے اے پروردگار ہمنے ستم کیا اپنے نفسون پر پس کے ساتھہ نافرمانی کی اگر تو نبخشے گا تو گناہ ہمارے اور نہ رحم کریگا ہمپر تو آئینہ ہونگے ہم زیانکارون سے جب یہہ کلمات حضرت آدمؑ کی زبان پر جاری ہوے اور حضرت آدم علیہ السلام فران کلمونکو پڑہا حق تعالی نے ایک یاقوت مرغ جنت سے بھیجا اور اسکو خانہ کعبہ کی جگہہ گہین اور وہ یاقوت مقدار خانہ کعبہ کے تہا اور سمین دو دروازے تہے ایک مشرق کیطرف اور ایک مغرب کیطرف اور اوسکے بیچ مین ایک نور کی قندیل لٹکی ہوئی تہی کہ اوسکو بیت المعمور اور صراح بہی کہتے ہین اور وہ ایسا صاف اور شفاف تہا کہ اندر سے اوسکے باہر اور باہر سے اندر سب معلوم ہوتا تہا اور اوسکے اوپر ایک خیمہ زبرجد کا برپا تہا اور طنابین اوسکی سونیکی تہین اور معارج النبوۃ مین عرائس سے نقل کی ہے اور تفسیر بحر الامواج مین بہی مذکور ہے کہ جسوقت حضرت آدمؑ زمین پر آئے قد انکا آسمان تک تہا یعنے جب کہڑے ہوتے تو سر انکا آسمانکو لگتا اور تسبیح فرشتونکی سنتے تہے اور عجائبات آسمانکو دیکہتے تہے جب انکے قد کی درازی کم ہوئی اور بقدر ساٹہہ گز کے ان کا قد ہوا تو انکو فرشتونکی تسبیح سنائی دینی چہوٹ گئی انہون نے دعا کرنے واسطے ہاتہہ اوٹہائے اور اللہ تعالی سے اپنی وحشت کی شکایت کی حق تعالی نے ایک یاقوت کا گہر بہشت سے کہ اوسمین دو دروازے زمرد کے تہے اوتارا کہ اوسکی تمام تعریف اوپر ہو چکی ہے القصہ جب وہ جی آئی کہ ای آدمؑ میرا ایک گہر ہے وہان جا اور اوسکا طواف کر چنانچہ میری فرشتے اوس جگہہ آتے ہین اور طواف کرتے ہین تا تیری دعا قبول ہووے اور زلت تیری مغفور اور رنج تیرے خوشی کی ساتہہ مبدل ہون پہر حضرت آدمؑ نے زمین مہنسے وہان کا قصد کیا اور اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ حضرت آدم کو راہ بتاتا جاوے حضرت آدمؑ روانہ ہوئے اور جس جگہہ پر انکا قدم مبارک پڑتا تہا اور یہہ آرام لیتے تہے وہ جاے سبز و خرم ہو جاتی تہی اور کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ کا ایک قدم سے دوسرے قدم تک تین دن کی راہ ہوتی تہی اور ایک روایت سے پچاس فرسنگ جب آدمؑ کو تعلیم جبرئیلؑ اعمال حج اور زیارت خانہ کعبہ کی بجا لائے ساتہہ اشارہ حضرت جبرئیلؑ کے حضرت آدمؑ کو عرفات پر آئے اتفاقاً حضرت حوا بہی جدہ سے طلب آدم مین چلی آتی تہین اور سالہا سال سے جدائی کی محنت دیکہی تہی اور شدت اشتیاق کی کہینچی تہی اور بواسطہ تصرف آب ہوا اور تاب آفتاب کے انکی بشرۂ مبارک نے تغیر پایا تہا سو برس کے بعد باعتبار صحیح ترین اقوال عرفات مین ملاقات کی اور حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کو

اور حضرت حوّا نے حضرت آدمؑ کو پہچانا اسی سبب سے اوس مقام کا نام عرفات کہا ہے اور اوسدن کا نام روز عرفہ ہوا پھر دونون نے مراجعت کی فرشتون نے حضرت آدم سے سوال کیا کہ اب تمہاری کیا آرزو اور تمنا ہے کہا رحمت اور مغفرت خدا تعالی عزاسمہ اس سبب سے اوس جگہ کا نام مُنیٰ ہوا پھر ساتھہ قبول توبہ اور مغفرت اور رحمت کی مشرف ہوئی پھر انہون نے واسطے مراجعت سرا ندیب کے خداوند مجیب سے درخواست کی جب انہون نے رخصت پائی تو اوسی جگہ بازگشت کی بروایت مجاہد چالیس دفعہ حضرت آدم ہندوستان سے کعبہ کی زیارت کو واسطے پیادہ تشریف لائے اور چالیس حج کیے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت آدمؑ کے پیادہ چلنے کا کیا سبب تھا کہا کونسی سواری اونکا بوجھہ اوٹھا سکتی اور قسم کھائی کہ ایک قدم اونکا تین رات دنکی راہ تھی اوسوقت تمام روی زمین پر سوای بیت المعمور کے کہ مذکور ہوا کوئی گھر نہ تھا تفسیر ابدیمین لکھا ہے کہ علی ابن الحسین امام زین العابدین نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم ہندوستان سے مکہ کو چار سو بار گئے چالیس دفعہ حج کے واسطے اور باقی عمرہ کے لیے اور بعد دو سو برس کے حضرت حوا کو ساتھہ لے اور تفسیر زاہدی مین اور تفسیر مدارک وغیرہ مین ہے کہ بیت المعمور کو بیچ زمانہ طوفان حضرت نوح کے تیسرے یا چوتھے یا ساتوین آسمان پر لیگئے اور اوسکو خانہ کعبہ کے مقابل کر زمین پر بنایا ہے کہا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے اوسکا طواف کرتے ہین جو کہ ایکبار طواف کرچکتے ہین دوبارہ نہین آتے ہین اور عبداللہ بن عمرؓ اور مجاہد نے نقل کیا ہے کہ دو ہزار برس پہلے پیدائش زمین پر سے پانی پر مجوف کف یعنے درمیان سے خالی گہری شکل موجود زمین کو جو سوا اوسکے سمجھا یا اور فرمایا وہ کہتا ہے کہ دو ہزار برس پہلے زمین کے پیدا ہونے سے فرشتون نے خانہ کعبہ کو بنایا تھا اور طواف کرتے تھے اور انوار التنزیل مین تفسیر قولہ اللہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین مین روایت کیا ہے کہ پیغمبر سے پوچھا اول گھر کہ واسطے عبادت کے بنا کونسا ہے فرمایا کہ وہ مسجد الحرام ہے اوسکے بعد بیت المقدس تھوڑی مدت کے بعد پوچھا کہ ان دونون کے درمیان مین کتنی مدت کا فاصلہ تھا فرمایا کہ چالیس برس کا اور بعضون نے روایت کی ہے اول اسکو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا ہے اور ابن عباسؓ سے کہتے ہین کہ پہلے وہ گھر بنا کہ جسکو حضرت آدمؑ نے بعد دگاری ملائکہ بنا کیا پھر ایک مدت کے بعد جو وہ ٹوٹ پھوٹ گیا حضرت ابراہیمؑ نے درست کیا دوبارہ پھر خراب ہوا ایک قوم تھی عمالقہ جو ہم سے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بی بی اونمین سے تھی اونھون نے بنایا بارہ پھر ویران ہوا عمالقہ نے ترتیب دیا پھر قریش نے پھر حجاج بن یوسف نے اور تفسیر ہوا ہے عبدہ مین مفسرین لائے ہین کہ علامتین بزرگی اور شرافت کعبہ کی روشن اور ظاہر ہین چنانچہ جو کوئی اوسکو دیکھتا ہے انشکبار ہوتا ہے اور دل آدمیون کے حضوصًا حاجیون کے اوسکی طرف میل کرتے ہین اور یہہ کہ وہ خاص ہو منونکا قبلہ ہے اور جو کوئی چاہے کہ اوسکو خراب کرے نہین کرسکتا جیسا کہ اصحاب فیل نے چاہا تھا کہ اوسکا احوال بالتفصیل معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کوئی پنجابن اوسکو

چھت پر نہین بیٹھہ سکتا اور ایک ساعت رات تک طواف کرنیوالیکے خالی نہین رہتا اور اولیاء اللہ ہر شب جمعہ کو اوسکے گرد حاضر ہوتے ہین اور جن بھی اوسکے طواف پر میل کرتے ہین اور انوار التنزیل مین ہے کہ جو پرندکہ اوپر کو اوڑتا جاتا ہے جب اوس مقام پر پہنچتا ہے تو منحرف ہوجاتا ہے اور درندے جانور زمین حرم مین ساتھہ تمام اور جانورون کے اختلاط کرتے ہین اور کسیکے مانع اور مزاحم نہین ہوتے ہین **فصل چھٹی** بیچ توالد اور تناسل حضرت آدمؑ اور حضرت حوا علیہا السلام کے بعد محنت مفارقت اور مہاجرت کے سات رحمت مواصلت کے بہرہ مند ہوئے بقیہ عمر بفراغت گذاری اور قبول احکام الٰہی اور اطاعت فرمان بادشاہی جل ذکرہ مین کوشش کی تابفرمان ربانی نوع انسانی جیسی کہ چاہیے تھی بڑہی اور ساتھہ فراغت اور عمارت زمین کے مشغال کیا اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو بیس دفعہ حمل رہا اور معالم التنزیل مین ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ الخ لکھا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے چالیس فرزند بیس حمل مین جنے ہر دفعہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جوڑوان اول اونکا قابیل اور توام اوسکی اقلیمیا اور آخر اونکا عبد المغیث اور توام اوسکی امۃ المغیث پھر خدا تعالی نے نسل آدمؑ مین برکت ڈالی ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ کو موت نہین آئی جبتک فرزند اور فرزند فرزند اونکے چالیس ہزار نہوئے اور بیچ مولد یعنے جگہہ پیدائش قابیل اور ہابیل کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کی ساتھہ بعد گذرنی سو برس کے زمین پر آنیکے نزدیکی کی کہ اوس سے قابیل اور توام اوسکی اقلیمیا ایکمرتبہ پیدا ہوئی پھر ہابیل ساتھہ توام اپنی لبوذا کے ایک دفعہ اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ نے جنت مین پیش از وقوع خلت حضرت حوا کے ساتھہ صحبت کی تھی اور حضرت حوا اوس جگہہ قابیل اور اوسکی توام کی ساتھہ حاملہ ہوئی تھین اور وقت ولادت اونکی کچھہ رنج اور درد حضرت حوا کو نہوا تھا اور خون بھی نہ دیکھا تھا جب زمین پر آئین اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کی ساتھہ مجامعت کی اور حضرت حوا ہابیل اور اوسکی توام کے ساتھہ حاملہ ہوئین ہنگام ولادت اونکے رنج اور دکھہ ہوا اور درد لگے اور لہو بھی نکلا اور فاصلہ درمیان دو حمل کے دو برس کی مدت ہوتا تھا بقول کلبی اور تفسیر زاہدی اور بحر المواج مین ہے کہ حضرت حوا کو پانسو بار حمل رہا اور ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوئے مگر حضرت شیث علیہ السلام کو تنہا پیدا ہوئے اور شریعت حضرت آدم علیہ السلام مین درمیان بہائی اور بہن کے نکاح درست تھا لیکن اس طریق سے کہ بعد بلوغ ایک بطن کی بیٹی دوسرے بطن کے بیٹے کو دیتے تھے اور ہر لڑکیکو اختیار تھا کہ جو نسی بیٹی چاہتا تجویز کر لیتا تھا مگر وہ بیٹی کہ توام اور ہمزاد اوسکی ہوتی تھی کر سکتا تھا تب قابیل اور ہابیل اور انکی بہنین بڑی ہوئین حضرت آدمؑ نے اقلیما جو توام قابیل کو ہابیل کے ساتھہ نامزد کیا اور لبوذا خواہر ہابیل کو قابیل کے ساتھہ قابیل کی بہن کہ کمال خوبصورت اور حسین اور جمیلہ تھی اور ہابیل کی بہن کہ چندان خوبصورت نہ تھی قابیل کو یہ بات ناگوار

آئی اور کہا بہن میری خوبصورت ہے اور میرے ساتھہ رحم مین ہی ہے اور علاوہ اسکے یہہ کہ مین اولا دجنت مین کا ہون اور یہہ اولاد زمین مین کی پس مین اسکے ساتھہ زیادہ سزاوار ہون کہ اسکو اپنے نکاح مین لاون حضرت آدم نے کہا کہ حکم خدا تعالی کا اسیکے صادر ہوا ہے ہمین مجکو اختیار نہین قابیل نے کہا خیر تو ہابیل کو مجھسے زیادہ چاہتا ہے اسواسطے میری بہن کو کہ خوبصورت زیادہ ہے اوسکو تو دیتا ہے حضرت آدم نے کہا اگر میرے کہنے کا یقین نہین ہے تو تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو وہ اقلیما کے ساتھہ نکاح کرے اور نشانی قبولیت قربانیکی یہہ تھی کہ اوسکو ایک جگہہ رکھدیتے تھے اور اوس زمانے کا پیغمبر دعا کرتا تھا ایک آگ آسمان سے اوترکر اوسکو جلا دیتی تھی پس ہابیل کے پاس بہت سی بھیڑ بکریان تھے اور قابیل کے پاس بہت سے گیہون تھے ایک جوان فربہ کہ اوسکو بہت دوست رکھتا تھا اور تھوڑا دودھ اور مسکہ لیکر ایک پہاڑ پر رکھا اور نیت کی کہ اگر میری قربانی قبول نہووے تو مین اقلیما کو چھوڑ دون اور قابیل فرع کرتا تھا دو خوشہ گندم کے ہلکے اور کم دانہ لاکر اوسی جگہہ رکھی اور اپنے دلمین کہا کہ یہہ قربانی قبول ہووے یا نہووے مین اپنی بہن سے دست بردار نہین ہونے کا اور اوسکو نہین چھوڑنے کا پس ایک آگ سفید بے دھوئیکی آسمان پر سے اوتری اور قربانی ہابیل کی کھا گئی اور قربانی قابیل کی چھوڑ گئی اور ساتھہ کہا کہ اوسکے کی التفات نکیا جب قربانی قابیل کی قبول نہوئی تو اوسکی زمین دلمین عداوت کا درخت پیدا ہوا اور آتش غضب نے اسکے سینہ مین شعلہ مارا کہتے ہین کہ جب ہابیل اپنی گوسفندون کی چرانی مین مشغول ہوا تو قابیل اوسکے پاس آیا اور کہا لَاَقْتُلَنَّكَ یعنے تجکو البتہ مین مار ڈالونگا ہابیل نے کہا کہ اسواسطے کہا اسلیے کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری قبول نہین ہوئی میری خوبصورت بہن تو لیگا اور تیری بہن بدصورت مجکو سپرد کرین گے اور تیرے فرزند میرے فرزندون پر فخر کرینگے ہابیل نے کہا کہ میرا اس امر مین کیا گناہ ہے کسواسطے کہ اللہ تعالی سوائے پرہیزگارون کے کیسکی قربانی قبول نہین کرتا معالم التنزیل اور بحر الموالج مین لکھا ہے ہرچند قابیل چاہتا تھا کہ ہابیل کو مار ڈالے لیکن صورت مارنے کی نجانتا تھا اس سبب سے نہ مار سکتا تھا شیطان لعین نے آدمی کی شکل بنکر ایک مرغ کو ہاتھہ مین لیکر اوسکا سر پتھر کے اوپر رکھا اور دوسرا پتھر اوسکے سر پر مارا تا اوسکا سر کچلا گیا اور وہ مرغ مرگیا ایکدن قابیل نے ہابیل کو سوتا پایا اور اوسکا سر ایک پتھر پر رکھکر ایک پتھر مارا کہ اوسکا مغز پھٹ گیا اور ہابیل مرگیا اوسوقت اوسکی بیس برسکی عمر تھی پھر قابیل حیران ہوا کہ اب اسکو کیا کرون اوسکو بلا مین لپیٹ کر چالیس دن تک اپنی پیٹھہ پر لیے پھرا اور ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک برس تک لیے پھرا یہانتک کہ اوسکے مردہ مین بدبو پیدا ہوئی اور جانور درندا ور پرندنے قابیل پر غلبہ کیا جبکہ یہہ کہین رکھدیتا تو جانور کھانے لگتے کمال تنگ ہوا اور جو رفلک سے شکایت کرنے لگا پھر اللہ تعالی نے دو کوے پیدا کیے اور وہ دونون آپسمین لڑنے

اور ایک ڈایک کو مار ڈالا جو کوا کہ جیتا رہا اوسنے اپنی چونچ سے زمین کھودی اور اوس مردے کو لیکر اوسمین ڈالکر اوسپر خاک ڈالی
کہ وہ چھپ گیا اور یہہ اسواسطے تھا کہ تا قابیل بھی اسیطرح دیکھکر ہابیل کو دفن کرے ابن عباس سے روایت ہے تفسیر زاہدی مین کہ جب حضرت
آدم علیہ السلام حج کیواسطے گئے تو قابیل غائب تھا اور اوسکے عمل کی شومی سے بعضو درختون اور میووں نے نقصان قبول کیا اور
بعضے درختون نے میوہ ندیا اور کانٹے کہ موجود نہ تھے پیدا ہوئے اور وحوش وطیور کہ آدمیون کے ساتھہ الفت کرتے تھے بھاگنے
اور اسکی بیوفائی سے ایک آندھی آئی اور تمام عالم کو تاریک کیا اور ہول وڈر دلونمین پیدا ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیلؑ
سے پوچھا کہ اس تغیر کا سبب کیا ہے کہا یہہ بسبب شومی گناہ قابیل پسر ناقابل تیرکا ہے کہ ہابیل کو مار ڈالا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے
جب یہہ سنا نہایت اندوہناک ہوئے جب پھرے تو قابیل سے ہابیل کا حال پوچھا اوسنے کہا مجکو تنی کچھہ اوسکا نگہبان نہین کیا تھا حضرت آدمؑ
نے اس امر نا پسندیدہ سے بہت رنج کیا کہ اسکے بعد حضرت یا نصوبرس تک نہ ہنسے کہتے ہین بقیہ حضرت آدمؑ نے کہ اوس درخت گندم سے کہایا تھا
اوس بقیہ سے قابیل کا مادہ حاصل ہوا تھا اور بشومی اوس بقیہ حرام کرنا فرمانی خدا اور اپنے باپ کی کہ کر بھائی سے حسد کیا اور یہانتک
بگڑ گیا کہ کفر اختیار کیا اور دین آتش پرستی کا قبول کیا اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور جو کوئی اوسکو دیکھتا تھا اوس سے ڈرتا
تھا کہ مبادا مار ڈالے اور کہتے ہین کہ ہر کوئی اوسکو دیکھکر پتھر اوسپر مارتا تھا اور وہ زخمی ہوتا تھا تا آنکہ ایکدن اوسکے فرزند نے اوسکو پتھر مارکر
مار ڈالا اور بعضے کہتے ہین کہ خدای عزوجل نے اوسپر ایک ہوا تعینات کی تھی کہ اوسکو گرمی مین گرم ترین جگہہ زمین پر اور جاڑے مین سرد
ترین جگہہ پر لیجاکر مبتلا اور گرفتار کرتی تھی قیامت تک اسی بلا کیساتھہ معذب رہے گا - امام ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ آدہا عذاب
دوزخ کا تمام وکمال خاص اوسکو ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی جہانمین مارا جاتا ہے اوسکے قتل کے گناہ مین قابیل شریک ہوتا ہے
کہ مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهُ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے جو شخص کہ اختراع کرے کوئی برائی پس واسطے اوسکے گناہ اوسکا ہے اور
گناہ اوس شخص کا کہ عمل کرے ساتھہ اوس برائی کے بعضون کے نزدیک یاجوج اور ماجوج اوسکی نسل سے ہین اور معارج النبوۃ
مین نقل ہے کہ حضرت آدمؑ حضرت حوا کی ساتھہ ایک جگہہ پاک اور پاکیزہ مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ دریاے غیب سے ایک ندی پانی صاف کی
روان ہوئی اور وہ ندی بہشت سے آئی تھی اور حضرت جبرئیلؑ ایک گروہ فرشتون کیساتھہ ایک طباق میوہ بہشتی کا ہتھیلی پر رکھے
ہوے آئے اور کہا السلام علیک یا ابا محمد یعنے تحفہ سلام اوپر تیرے ای ابا محمد یہہ وہ نام حضرت آدم علیہ السلام کا ہے کہ بہشت مین
حضرت کو اس نام سے پکارینگے پھر حضرت جبرئیل نے کہا اس میوے کو پہچانتے ہو کہا ان یہ میوہ بہشت کا ہے کہ حق تعالی سے
مینے درخواست کی تھی کہ پہلے مرنیسے مجکو عنایت کرنا فرشتون نے کہا خدا تعالی نے تیرا مقصد حاصل کیا اب اس میوے کو کہاؤ اور

اس پانیمین جلدی نہاؤ اور اپنے تئین پاک وصاف کرو اور پہر حوا کی ساتھہ صحبت کرو کہ آج میعاد انتقال نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تمہاری پشت مین انجام کو پہونچی حضرت آدم اور حضرت حوا نے بموجب فرمان قضا جریان کے عمل کیا اور حضرت حوا کو حمل رہا اور ایک مدت وہ نور سینہ مین حضرت حوا کے مانند آفتاب کے چمکا کیا - اور روایت ہے کہ وقت نقل کرنے اوس مایۂ بہجت اور سرور ہی نار نور ولادت حضرت شیث علیہ السلام ابلیس لعین کو ساتھہ ایک حجاب کے کہ دروازے اوسکی چالیس برس کی راہ تہی اور ایک قول سے سو برس کی راہ چہپا دیا اور ولادت حضرت شیث علیہ السلام کی پانچ برس بعد ماری جانے ہابیل سے تہی بقول جمہور اور معالم التنزیل مین وارد ہے کہ اسوقت حضرت آدم علیہ السلام کی اکیسوتیں برس کی عمر تہی اور لفظ شیث سریانی مین معنے معلم کے ہین کسواسطے کہ اول جنے ساتھہ تدریس اور تعلیم مسائل شریعت اور حکمت کی اشتغال کیا حضرت شیث علیہ السلام تہے اور یہہ فرزند ساتھہ حسن وجمال اور فضل وکمال کے فرزندان حضرت آدمؑ مین یگانۂ زمان تہا اور نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین بجبین انکی سے تابان جب یہہ فرزند حد بلوغ کو پہونچا حضرت جبرئیلؑ حضرت آدم علیہ السلام پاس آئے اور کہا کہ کل شیثؑ کو فلانی جگہہ حاضر کرنا کہ مین ساتھہ جماعت فرشتونکی آؤنگا اور عہد ومیثاق اس نور کے واسطے لیا جاویگا دوسرے دن حضرت ابوالبشر موجب اس امر کے حضرت شیثؑ کو اوسی جگہہ لیگئے اور حضرت جبرئیلؑ ستر ہزار فرشتون کی ساتھہ وہان آئے اور عہد نامہ تاکید کی ساتھہ حضرت شیث سے لیا اور ساتھہ یاقوت کے پارچہ حریر بہشتی پر لکھا اور ساتھہ گواہی فرشتون کے محکم کیا اور اوسکو لپیٹا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسپر مہر کی اور مضمون اوس عہد نامہ کا یہہ تہا کہ ای شیث نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حفاظت کرتا رہنا اور سوای پاکیزہ ترین عورتون کے نہ پہنچانا اور نا بوت سکینہ بہشت سے لاکر حضرت آدم کو سپرد کیا اور وہ ایک صندوق تہا چوب شمشاد سے اور سو نیسے ملمع کیا ہوا تین گز کا لمبا اور دو گز کا چکلا اور تمام انبیا کی صورتین اوسپر نقش کی ہوئی تہین اور تفسیر کشف الاسرار مین ہے کہ اوسمین بعدد ہر پیغمبر کے خانہ بنی ہوئے تہے اور آخرین سب خانون کا خانۂ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہا اور خانۂ خاتم النبیین رسول رب العالمین یاقوت سرخ کا تہا اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہہ بصورت نماز گذار کے کہڑے ہوئے تہے اور داہنی طرف ایک مرد اور داہنی طرف ایک مرد اور پیچہے کہڑا ہوا تہا اور اوسکی پیشانی پر لکھا ہوا تہا ہٰذَا اَوَّلُ مَنْ تَبِعَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ یعنے یہہ وہ شخص ہے کہ اول تابعداری کرے اوسکی امت اسکی سے ابوبکر اور بائین طرف عمر بن الخطاب کہڑے ہوئے اور انکی پیشانی پر لکھا ہوا تہا لَا یَاْخُذُہُ اللّٰہُ لَوْمَۃَ لَائِمٍ یعنے نہین پکڑیگا اوسکو اللہ ساتھہ کسی برائی کے اوپر پیچہے ذوالنورین اور اونکی پیشانی پر لکہا تہا ہٰذَا بَابُ الْبِرَّۃِ یعنے ایک بارہے بررہ سے اور آگے علی ابن ابیطالب علیہ السلام شمشیر حمائل کیے ہوئے اور اونکی پیشانی پر لکہا ہوا تہا ہٰذَا اَخُوْہُ وَابْنُ عَمِّہٖ یعنے بہائی اوسکا ہے اور بیٹا چچا

اوسکے کاہی اور گرداگرد سب امام اور خلیفہ اور نقیب اور ایک بڑا لشکر مہاجرین اور انصار کا القصہ تابوت سکینہ حضرت آدم کو سپرد کیا اور مقرر کیا کہ وہ عہدنامہ اوس تابوت مین بحفاظت تمام رکہی اور اپنے فرزندونکو وصیت کرے کہ ہر ایک عہدنامہ اسیطرح لکہی اور اس تابوت مین رکہتا جاوی اور جو کچہہ کہ اوسمین ہے بخوبی بجا لاوی اور بجانا چاہیے کہ یہہ عہدنامہ ہر زمانہ مین ہر شخص کو آبا و اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوچار حضرت شیثؑ سے تا روزگار عبدالمطلب عبد مناف تک کرسی بکرسی پہنچتا رہا اور اول یہہ تابوت حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تہا اور اونسے شیثؑ کو پہنچا اور اونسے تمامی اولاد امجاد کو تا حضرت صالح اور بعد اونکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور اونسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونسے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور یہہ بنی اسرائیل کو تا آنکہ حضرت موسی علیہ السلام کو پہونچا اور انہون نے توریت کو اوسمین رکہا پہر جمیع انبیا بنی اسرائیل پاس پہنچا اشموئیل تک چنانچہ بیان اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی القصہ اوس تابوت سکینہ مین ایک جانور تہا بلی جیسا اور اوسکی دم تہی اور دو بازو تہے یاقوت کے اور مونہہ اوسکا آدمی کے مونہہ کے مشابہ تہا اور دو آنکہین تہین جیسے مشعل روشن اور آواز اوسکی شیر جیسی جب کافرون کے ساتہہ لڑتے تہے تو اوس تابوت کو لشکر کے آگے آگے لیے پہرتے تہے اور سکینہ تابوت مین سے باہر نکل آتا تہا اور اوسکی آنکہونکی شعاع سے دشمنونکی آنکہین خیرگی کرتی تہین اور اوسکی آواز سے گہوڑے دشمنونکے بہاگتے تہے اور اونکے دلمین ڈر پیدا ہوتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک ہوا سخت تہی کہ لڑائی کے وقت اوس تابوت مین سے نکل کر دشمنونکی مونہہ پر چلتی تہی اور اونکو متفرق کر دیتی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک روح تہی کہ جب انمین کسی امر مین اختلاف ہوتا تہا تو وہ روح گویا ہو کر حکم کرتی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ سونیکا طشت تہا کہ بہشت سے لایا تہا اور اوسمین پیغمبرون کے دل دہوئے ہوئے تہے واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتوین** پیدا ہونے ذریت آدمؑ مین انکی پشت سے اور عہد و پیمان لینا خدا تعالی کا انسے قولہ تعالی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ صاحب معارج النبوۃ کہتا ہے کہ بیان قصہ مذکورہ کا مطابق روایات صحیحہ اور عبارت صحیحہ کے کہ بیچ نظر کے گذری ہین اسطرح پر ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ساتہہ اوسکے خطاب فرمایا کہ اے آدم تجکو کسنے پیدا کیا کہا یارب تو نے فرمایا تیرا رب کون ہے کہا تو ہے رب میرا فرمایا سجدہ کر میرے تئین نے الحال حضرت آدم نے سجدہ کیا پہر خطاب آیا کہ اے آدم تجھسے اور تیری اولاد سے عہد و پیمان لیتا ہون تا سبب استحکام قواعد خدمت اور موجب دوام عفو محبت کا ہو حضرت آدمؑ نے کہا بجان منت رکہتا ہون مین حق تعالی نے فرمایا کہ حجر اسود بہشت سے لاؤ اور وہ یاقوت جنت سے تہا برف جیسا سفید اور روشنائی اوسکی مانند شعاع آفتاب کی اب بسبب ہاتہہ لگنے ناپاکون اور مشرکون کے سے سیاہ ہو گیا ہے اور روایت کی ہے کہ اگر مشرکون کا ہاتہہ نہ لگتے

تو جو مبتلا اور دردمند اوسکو چھوتا اللہ تعالی اوسکو شفا کرامت فرماتا القصہ حق تعالی ذریت حضرت آدم کو انکی صلب سے باہر
لایا اور ساتھ انکے عہد باندھا اور عہد نامہ حجر اسود کو سونپا اور تفسیر مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اس امر پر ہین کہ لینا عہد کا
بعد پیدا ہونے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت مین جانیسے پہلے واقع ہوا بہشت کے دروازہ کے میدانمین اور عرض اوس میدان کا
تیس ہزار برس کا رستہ ہے تفسیر معالم اور مواہب مین ہے کہ عبد اللہ نے اپنی صحیح مین ابن عباس سے نقل کی ہے کہ حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالی نے میثاق لیا حضرت آدم سے نعمان پر اور وہ ایک جنگل ہے نزدیک عرفات کے
اور اوسکو نعمان سحاب بھی کہتے ہین اور ایک قول سے بطن نعمان بھی کہتے ہین اور لباب مین ہے کہ اخذ میثاق دنیا مین ہوا اور وہ
ایک زمین ہے ولایت ہند مین بعد نکالنے حضرت آدم کے بہشت سے اور معالم مین بقول امام کلبی روایت ہے کہ مکہ اور طائف مین
میثاق لیا گیا ہے تفصیل اسکی اسطرح پر ہے کہ حضرت آدم ہر برس طواف کو واسطے مکہ شریف مین آتے تھے اور اعمال حج کو بجا
لاتے تھے تا انکہ ایکبار کوہ عرفات کے نیچے کہ اوسکو وادی نعمان بھی کہتے ہین سو گئے کہ حق سبحانہ تعالی نے دست قدرت اپنا پشت
آدم پر پھیرا فی الحال ذریت انکی چیونٹیونکی طرح ترتیب کر دنیا مین پیدا ہوئی اور قیامت تک پیدا ہونگے یعنے بیٹا باپ سے اور
باپ دادا سے تا آدم طرفۃ العین مین عدم سے وجود مین آئے اور سب نے لڑکپن کی عمر تمام کر کے بلوغ اور عقل حاصل کی اور ایک
مدت ساتھ تکلیف شرعی کے گذاری اور علامتین صنعت خداوندی کی دیکھین پھر اونسے گواہی چاہی کہ الست بربکم یعنے آیا
نہین ہو تمہارا قادر علی سب نے کہا ہان جب دنیا مین آئے بعضون نے بواسطہ تعلق اس جہان کے غایت پریشانی سے
غفلت کی روئی اپنے کانون مین رکھی اور اوس عہد کو فراموش کیا لیکن عارف مفرد کہ ماسوی اللہ کے مجرد ہین اوسکی آواز
ابتک انکی کانون مین ہے نفحات الانس مین مذکور ہے کہ علی سہیل اصفہانی کو کسی روز کسی نے کہا ہان کیونکر یاد ہو کہ وہ
ایک ہوا تھی روایت ہے کہ اول طائفہ کہ ذریت حضرت آدم علیہ السلام سے ظاہر ہوا انبیا تھے اور اونمین سے کہ جو پہلے بار
آیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پھر خطاب آیا کہ ای محمد تجکو کسنے پیدا کیا ہے کہا خداوند تعالی تو نے فرمایا تیرا پروردگار کون ہے
کہا تو ہے ربی سیر فرمایا سجدہ کر اپنے خداوند کو پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا حق تعالی نے فرمایا ای محمد
تجسے عہد و پیمان لینا ہو نمین کہا بتر فرمایا اس حجر اسود پر تھا تب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوسپر
رکھا اور اس عہد و پیمان کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی پھر حضرت نوح سے پھر اور پیغمبرون سے
قولہ تعالی وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ الخ اور نوح بھی اسیطرح سوال ہوا اور اونہون نے

بھی سجدہ کیا اور لینا عہد و پیمان کا اور ہاتھ رکھنا حجر اسود پر اسیطرح وقوع میں آیا پھر گروہ انبیا کو خطاب فرمایا کہ پھر محمد عبد اللہ پیغمبر میرا ہے کہ آخر زمانے میں اسکو باہر لاؤنگا اور اسکی شریعت کا ذکر تم اپنی کتابونمیں مطالعہ کرو گے اسکے ساتھ ایمان لاؤ **قولہ تعالی** وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ الخ پھر تمامی ذریت حضرت آدم کو چیونٹیونکی طرح باہر نکالا اور اونسے اپنی خالقیت اور ربوبیت کا سوال کیا اور اون سب نے اقرار کیا فرمایا سجدہ کرو مجکو اگر اس اقرار میں تم سچے ہو سب نے سجدہ کیا مگر کافر اور منافق کہ انکی پیٹھیں سیدھی رہیں سجدہ نکر سکے محمد بن عقبہ کہتا ہے کہ جب مومنوں نے سجدہ کیا اور منافقوں نے نکیا اور مومنوں نے سر سجدے سے اوٹھایا انہوں نے ایک گروہ دیکھا کہ اونہوں نے انکی ساتھ موافقت نکی یہ دو گروہ ہوگئے بعضے کہ انپکو توفیق رفیق ہوئی دوبارہ سجدۂ شکر انہ درگاہ یگانہ میں بجا لائے کہ بعضے لوگوں کے نزدیک فرض ہونا دوسری سجدہ کا نماز میں اسی سبب سے ہے اور بعضے سجدہ کرنیوالوں نے جب دیکھا کہ ایک جماعت نے سجدہ نکیا یہ بھی سجدۂ اول سے پشیمان ہوئے اور سجدۂ شکر دوبارہ نکیا پھر انہوں نے کہ بالکل سجدہ نکیا تھا اونمیں سے کہ بعضونکو دوسرا سجدہ کرتے دیکھا یہ بھی دو گروہ ہوگئے بعضے کہ نکرنے سجدہ پہلے سے پشیمان ہوئے تھے دوسرے سجدہ میں اونکے ساتھ موافقت کی اور بعضے اوسی مخالفت پر قائم رہے اور ہرگز سجدہ نکیا حاصل یہ کہ تمام ذریت آدم علیہ السلام کی چار قسم ہوئی ایک طائفہ کہ دو نو سجدہ بجا لایا مومن جیے اور مومن مرے اور دوسرے وہ گروہ کہ جنہوں نے دو نو بار سجدہ نکیا کافر جیے اور کافر مرے اور تیسرے وہ فرقہ کہ پہلا سجدہ کیا اور دوسرا نکیا یہ مومن جیے اور کافر مرے اور چوتھے کہ برعکس اسکے تھے یعنے پہلا سجدہ نکیا اور دوسرا بجا لائے کافر جیے اور مومن مرے روایت میں آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی ذریت میں بعضونکو مانند چراغ کی نورانی اور روشن دیکھا اور بعضونکو مانند چلتے ہوئے ستارون کے اور بعضونکو سفید نورانی اور بعضون کو سیاہ ظلمانی پوچھا خداوندا یہ کون ہین فرمایا جو کہ مانند چراغ کی ہین پیغمبر ہین اور جو کہ مثل ستارون کی ہین عالم ہین کہ وارث انبیا کی ہین اور وہ جو کہ سفید اور نورانی ہین اصحاب یمین اور نیکبخت تیری اولاد کی ہین اور وہ جو سیاہ اور ظلمانی ہین اصحاب شمال اور بدبخت قابل عذاب تیری اولاد میں سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے مانند آفتاب کے تھے اور بعضے مانند چاند کے اور بعضے مثل ستارونکی اور بعضے مانند شمع کی اور بعضے مثل چراغ کی اور بعضے سفید رو اور بعضے سیاہ رو جو کہ آفتاب کی مانند تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو چاند اور ستارہ نسی تھے انبیا تھے اور وہ جو شمع کیطرح تھے عالم تھے اور وہ جو چراغ کی شکل تھے زاہد اور عابد تھے اور وہ جو سفید رو تھے سب مومن تھے اور وہ جو سیاہ رو تھے کافر تھے پھر حق سبحانہ

سے سعادتمندون کی حق مین فرمایا ہٰؤُلَاءِ فِی الْجَنَّۃِ یعنے یہ لوگ جنت مین ہونگے پھر اہل شقاوت کی حق مین فرمایا ہٰؤُلَاءِ فِی النَّارِ یعنے یہ لوگ دوزخ مین ہونگے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا الٰہی سبکو یکسان کیون نہ پیدا کیا فرمایا ہمارے ارادۂ ازلی مین یونہین تہا کہ جو گروہ مخصوص نعمتون کی ساتہہ ہووے اور ساتہہ شکر گذاری ہماری مصروف ہووے ہم بہی ساتہہ زیادتی نعمت اور افزونی فضل و کرم انکے مصروف ہوین اور کام انکا جیسا کہ ہماری فضل و انعام کا قاعدہ ہے انجام کو پہنچائین اسی آدم ہبنے آسمانکو پیدا کیا اور اوسکے واسطے رہنے والی مقرر کیے اور زمین کو پیدا کیا اور اوسکی لیے رہنے والی مقرر کیے اور بہشت کو پیدا کیا اور اوسکو ساتہہ انواع لطائف اور عواطف کی آراستہ کیا اور اوسمین رہنے کی لیے ایک طائفہ نامزد کیا اور دوزخکو پیدا کر کر ساتہہ طرح طرح کے عذاب اور عقاب کی خوفناک کیا اور اوسکے واسطے ایک جماعت معین کی منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ پر انکی اولاد کو عرض کیا تو نظر حضرت آدم کی داہنی طرف اصحابون مین سے ایک فرزند سعادتمند پر پڑی کہ سب مین نورانی اور صورت مین بے نظیر اور سیرت مین دلپذیر تہا اور باوجود ان تمام ناز و اعزاز کی روتا تہا اوسکے رونے پر حضرت آدم کا دل کڑہنے لگا اور حضرت جبرئیل سے اوسکا احوال پوچہا حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہہ ایک پیغمبر ہے تیری اولاد مین سے کہ نام اوسکا داؤد ہوگا کہا یہہ روتا کیون ہے جواب دیا ایک زلت کی واسطے کہ وہ زلت چالیس برس اوسکو رولائیگی کہا اسکی عمر کتنی ہوگی کہا ساٹہہ برسکی پہر کہا کہ میری عمر کتنی ہوگی کہا ہزار برسکی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا چالیس برس مینے اپنی عمر مین سے اسکو بخشے پہر دعا کی بارب چالیس برس میری عمر مین سے داؤدکو دے دعا انکی قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ عمر داؤدکی سو برسکی ہووے اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ اس مضمون کو لکہا اور ساتہہ گواہی فرشتون کے محکم کیا بعد گذرنے نو سو ساٹہہ برس عمر حضرت آدمؑ کی جب ملک الموت حضرت آدمؑ کی روح قبض کرنیکو آیا کہا میرا وعدہ اجل کا بعد ہزار برسکے مقرر ہوا ہے ابہی چالیس برس باقی ہین ملک الموت نے حضرت داؤد کا قصہ حضرت آدم سے بیان کیا حضرت آدمؑ نے جان کی دوستی سے اس امر کا انکار کیا اور وہ جانکنر کہا حضرت عزرائیل نے یہہ سب قصہ حق تعالی سے عرض کیا ایزد سبحانہ نے اپنی عنایت اور کرم سے عمر آدم علیہ السلام کی پوری ہزار برسکی کر دی اور حضرت داؤدؑ کی بہی سو برس سے کم نہ کی لیکن یہہ حکم ہوا کہ کوئی آدمی اپنی عمر مین سے دوسرے کو نہ دیوے پاوے نقل ہے کہ اوسیدن خطاب پہنچا کہ میرے بندی گہر اور مال اور پیشے اور کاریگریون مین سے جسکی آرزو ہو قبول کرے ہر ایک کو جو پسند آیا قبول کیا ایک قوم نے اونٹون سے منہ پہیر لیا اور اختیار کاروبار اور فکر درم و دینار سے فارغ ہوئے اور انسے جدا ہو گئے خطاب آیا کہ ای میرے بندو ان چیزون سے تمنے منہ کیون پہیرا اور کسی چیز کو نہ دیکہا اونہون نے کہا خداوندا دنیا کی ساتہہ کیا کام اور بازار اندیشہ اور پیشہ اسکے سے کیا غرض اوسوقت

خطاب ہوا کہ محکوم قسم ہے اسے عزت وجلال کی کہ کوئی بندہ ان چیزوں سے میری بندگی کو واسطے فارغ نہوے مگر اہل آسمان اور زمین کو مگر اونکی رزق کا ضامن مین ہونگا اور وظیفہ تمام اور صبح کا بھولا شام کو پھیر دیگا آدمی بستے ہین اور دیتے ہین اور ایک آدمی پیدا ہوتے ہین زندہ کہاتا ہے نقل ہے کہ جب عہد و پیمان ہوا تھا درمیان حضرت آدمؑ کے بانبا اور سلسلہ عشق و محبت جانبین سے آپس مین ہوا اور عہد نامہ اسی مضمون کا لکھا اوس زمانہ مین حجر اسود کی کہ دو آنکھین اور زبان اور مونہہ تھا بحکم الٰہی اوسنے مونہہ کھولا اور عہد نامہ کو اوسکی موجودگی مین پڑھدیا اور فرمان ہوا کہ جو کوئی ساتھ اوس عہد و پیمان کے دنیا مین وفا کرے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کی بموجب اوسکو پورا دیوے اور تعظیم کرے قیامت کے دن حجر اسود اوسکی وفاداری پر گواہی دیگا اور روایت ہے کہ جب فرشتونکی نظر ذریت آدم پر پڑی کثرت اور بسیاری انکی سے تعجب کیا اور کہا خداوندا اس خلائق کثیر کو جگہ اور گھر اور دکان اور بازار اور راستہ چاہیے اور زمین اتنی نہین کہ انکی گنجائش ہو سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو دنیا مین ہمیشہ نہ رکھونگا ایک آئیگا ایک جائیگا اور دوسرا جاویگا اور ایک بوئیگا اور دوسرا کاٹیگا فرشتون نے جب یہ مضمون سنا کہا خداوندا ہمارا ایمان اور بھائی اور بہن اور ملنا ایک دوسرے کو کہان ہوگا اور انمین محبت اور دوستی کیونکر ہوگی جب یہ ہمارا التفات سے رخصت کرینگے اور رخصت زندگانی کا باغ کامرانی مین ساتھ ہو اور خزان موت اوسکو کرا نہ پہونچا ہو گا اور عیش انکا بدمزہ ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ غفلت درازی عمر کی انکے دلون پر غالب کرونگا تا یہ اپنی دوستون جانی کو آپ خاک مین سونپ کے اور اوسکو ذرہ اعتبار نہ کرینگے فصل آٹھوین مبعوث ہونے حضرت آدم علیہ السلام مین اور وفات اور مدت عمر انکی مین معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ نے روایت کی ہے کہ جب پانسو برس عمر حضرت آدم علیہ السلام سے گذری اور اولاد انکی بہت سی ہوگئی حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیغمبری عطا فرمائی اور انکے فرزندون پر انکو رسول مقرر کیا اور انپر پچاس وقت کی نماز فرض کی اور روزہ اور غسل جنابت کا حکم ہوا اور کہانی گوشت مردار اور سور اور خون اور شراب سے منع کیا قصص الانبیا مین آیا ہے کہ ہر ماہ مین تین روز ایام بیض کے یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین ہر مہینے کا انپر فرض ہوئے تھے اور انکے بعد بھی سب پیغمبرون پر تا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرض ہے۔ اور کشف الاسرار مین ہے کہ انکو ان پر روزہ عاشورہ اور ایام بیض واجب تھے کہ روزہ رکھا حضرت آدمؑ نے۔ اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر آئے تو تاثیر آفتاب سے بدن انکا سیاہ ہو گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے آدم تو جانتا ہے کہ بامر الٰہی تیرا بدن سفید جمال کہان ہر سینے مین یعنی سوز کہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین حضرت آدم نے پہلا روزہ رکھا تو تیسرے حصہ انکے بدن کا سفید ہو گیا

اور دس سیر کی روز بین و حصہ اور تیسرے روز بین نام بدل اس حساب سے ان روز دکار روز ذا ایام بیض نام رکھا ہے اور جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لیگئے تو اسیطرح روزہ ایام بیض اور روزہ عاشورہ رکھا کہی جب ستہ تمیمے گذری تو روزہ
رمضان کا سلسلہ آیت کتب علیکم الصیام کی واسطے ہوا اور اکتیس حروف بھی حرف آدم پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اب
کہ اوسمین چالیس صحیفے تھے حضرت آدم پر نازل ہوئی اور صاحب کشاف کہتا ہے کہ دس صحیفہ حضرت آدم پر نازل ہوئی کہ مضمون اونکا
اندرچک طبعی اور صرد و اونکا اور کھت تسخیر کرنے جنون کی اور رسمتا لونکی اور بعد سہ اور حساب وغیرہ تھا لعل ہے کہ جب قابیل نے
ہابیل کو مارا مردود ہوا تو زمین ہیں من گیا اور آتش پرستی اختیار کی سے اپنے فرزندون کی اور موقت خدا تعالی نے حرب آدم علیہ السلام
وحی بھیجی کہ قابیل کے پاس جاو اور اوسکے فرزندون کو راہ راست پر لاو اور اونکو مہل بھوز تمہید میں ابلیس نے ایراد کیا ہے کہ شیث حرب
آدم اور حرب شیث کے زمانہ میں تھا لکہ اخنوخ یعنی ادریس حرب اور حرب کے زمانہ میں تھا لکن حرب آدم کے زمانہ میں تھا کہ قابیل
اور اوسکے اولاد کیساتھ اکسو اسطے اوسمین لی خدا کو ذکر کرنیکی بنا رکھی تھی اور کفر اور شرک میں فرق ہی ہے کہ کفر چھپانا
حرب کا ہابیل شکر کی اوسکے ساتھ سے اتفاق حرب آدم سے اوسکے حق کی طرف دعوت کی اور اوسمون نے حرب آدم کو
چاہا اور حرب آدم سے لڑنے کو نکلے اوسے خبر الہی آنحضرت کو پہنچی اور حرب کو اوسکے پاس بلایا اور نیکیون سے خوش کیا
یا تھہ میں لیکے سوکی اور بہ تعلیم رسالتی کواہی دی اور بعد حرب آدم کے سر بعلی حاکم تمت لواریخ میں بیان کیے
ہیں اور عارف صمدانی سید علی ہمدانی نے کتاب ذخیرۃ الملوک کی پانچویں باب میں بیان کیا ہے کہ
پہلے ایام حیات حضرت آدم کے چالیس ہزار اولاد سدا سوئی اور بعد فرمان الہی اونکو بھیجا نے رہی اور صفا قانون اور دستوران کو سکھا
الشیر سے ہوا اور اسطے کہ کتابت کرے اور کتابت سے کتاب لکھے اور سیاہ کرنے سے سیاہ ہوئی اور صفحہ سے اور بیاض ہوئے
صفحہ کے تکلیف سے اور بعد صفحہ لوح ہوا اسلئے کہ لوح پر سطر کی سطر ہوگئی ہیں اگر اوقات کہ مراد ہیں ہیں رکھی
مرد اور عورت کی اولاد ہوئی اور سلطون پر سے گذری ہر حرف پر سے ہی اور دوسری طرف سے اسطرح
اوسکے تمت ہیں ہیں اسلئے کہ تمت کہتے ہیں کہ اوسکے تحریر کرنے کی ہو کہتے ہیں کہ ای فرزند ہو کہ کہ ہیں دیکھا ہے تمتے
ہیں کہ اوسکے ہیں ہیں ہیں

واقع ہوتی تھیں منع کرتے تھے اور انکو سب برائیوں سے جدا رکھتے تھے یہاں تک کہ جب دوسری زمانہ میں پہنچے تو جبکہ ایک قوم دوسری کو تعلیم دیتی تھی اسیطرح ایک پیڑھی دوسری پیڑھی سے گذرے اور زمانہ جہالت تک زمانہ نہ آیا کہ بعد لعنت کیا گیا تا وہ اپنی اولاد کو یعنی ہابیل کو اور اونکو ساتھ طاعت الٰہی کی وصیت کی اور تابعداری شیطان سے اور حرام کرنے سے منع کیا اور حضرت شیث کو بہت سی وصیتوں کے ساتھ مخصوص کیا اور کہا اسی طرح وصیتوں کے ساتھ عمل کرتا رہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ وصیتیں کرنا کہ ایسی سے پانچ وصیتیں یہ ہیں پہلے یہ کہ دنیا میں کم رہنا اور دل اپنا نہ لگانا کیونکہ یہ بہشت پر دل کا لگانا اور بہشت تک جانے سے باز رکھتا ہے دوسرے یہ کہ عورت کے کہنے سے کام نہ کرنا اگر عورت کے کہنے سے اس بات میں گرفتار ہوا تیسرے یہ کہ جو کام کرے اوس کام کا انجام سوچ لینا کہ آگے کیا ہوگا چوتھے یہ کہ جس کام میں تجکو تردد ہو اوسمیں تامل کرنا اور جو چیز دیکھنا کہ وقت کھانے اوس وقت کو اگر مضطر نہ ہو تو نہ کھانا کیونکہ بلا ہی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے پانچویں یہ کہ جو کام تجکو درپیش ہو اوسکو بہت سوچکر کرنا کہ اگر اسمیں مشورہ کرنا کہ اگر اسمیں مرد عقلوں کے ساتھ صلاح کرنا میں تو اس بلا سے محفوظ رہتا ہے اور یہ محافظت نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت سالغا حضرت شیث علیہ السلام نے کہا ای پدر ذکر محمد صلعم کے السلام میں بہت سی مرحمتیں ہوں کہ اوس سے آگاہ ہوں کہ میرا لڑکا تیرے مرتبہ سے زیادہ ہے یا اوس سے حضرت آدم نے جواب دیا دوبارہ پھر پوچھا پھر جواب دیا تیسری بار کہ بہت مبالغہ سے پوچھا کہا ای فرزند شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کمال بندگی سے انبیا اور سید اصفیا ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے اوسکی امت کی ساتھ چھ کام کے میں کہ میری ساتھ کئے اول یہ کہ جبکہ ایک ذلت کی واسطے حضرت سے باہر کیا اور اوسنے بہت گناہ ہونگے اور بہشت میں لایگا دوسرے یہ کہ جبکہ ایک ذلت کی ساتھ عالم میں اوسکو پیدا کیا اور یہ گناہ آشکارا اوسکو ظاہر کردیا اور اوسکی امت سے ہزار درجہ گناہ ہونگے اور اوسکو توبہ کرنے کا تیسرے یہ کہ جبکہ ایک ذلت کی واسطے حوا سے جدا کیا اور اوسنے بیشمار گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہونے اوسکی امت کو حوا سے نکلا ہونے یہ کہ ایک ذلت پر میں نے دیر تک سر یا اور عذر کیا تیری قبول ہوئی اور اوسکو روز قیامت تھوڑا سا حساب ہوگا اور بیشمار گناہوں سے درگذر کیا جائیگا یہ کہ اللہم تو بہتر جانتا ہے یہ کہ مجکو ایک ذلت کی ساتھ بگڑا دیا اور اسطرح سے دنیا میں بھیجا اور اوسکی امت کو کسی گناہ کی سبب سے ہرگز نہیں بگاڑا جیسے میں بگڑا ہوں اور بہت روتا ہوں تیری قبول ہوئی اور اگر چہ قدم گرنے سے باہر بھاگ نکلا مگر نہیں کہ خدا اوسنے پر اپنے رحم کیا اور گناہ کیا اللہ کے گا کہ بخش دیا یہ حضرت شیث علیہ السلام کو بہت سی نصیحتیں کیں پہلے توحید کے ساتھ اور شہادت دینا اللہ کے ساتھ

اور ساتھ ان ساری کتابوں پیغمبروں کے اور جتنا کہ سب پیغمبر و کلمہ جدا جدا بیان کریں تو ایک صندوق نکالا اور اوسکا قفل کھولا اور اوسمیں سے ایک صحیفہ سریانی نکالا اور اوسکو کھولا کہ اوسمیں صفات اور علامات نبوت اور معجزے ایک ایک کے بیان کئے اور انکی زبانوں اور عطاؤں کا اور بلاؤں کا بیان کہ انپر نازل ہوگے سبکو آشکارا کیا پیغمبروں میں سے اول آپنا ذکر کیا پھر شیث کا پھر ایک ایک جدا جدا تا آنکہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا پھر پہلے ذکر انوش بن شیث کا کیا اور آخر صفات ابوبکر پھر عمر فاروق پھر عثمان پھر علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم اور پھر امام حسن اور امام حسین ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیان کیا پھر اوس صحیفہ کو لپیٹا اور اوس صندوق میں رکھا اور حضرت شیث علیہ السلام کی طرف دیکھا اور کہا اے میرے فرزند جان اور دلبند ہو کہ میری اجل آن پہونچی اور میں اس دنیا فانی سے دار البقا کو رحلت کرتا ہوں اب میرے بعد خلیفہ میرا تو ہے چاہیئے کہ قصر خلافت میں ساتھ قوی اور پرہیزگار کے سرداری کرنا اور ساتھ بہ اعانت کی کہ حق تعالی نے تیرے اوپر فرض کیا عمل کرنا اور ہمیشہ حق اور عزوجل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرنا اور وہ صندوق انکو سونپ دیا اور ایک گوشہ کہ سرمایہ دولت اور ہدایت تھی اوسکو دیا اور ایک روایت میں اسطرح پر ہے کہ جب مرض حضرت آدم کا غلبہ کیا تو اوسکی خاطر سے روغن بیتون کا لانے پر حضرت شیث کو بھیجا کہ جاؤ اور حق تعالی سے میری طرف سے روغن بیتون کی درخواست کرو حضرت شیث نے آکر کہا یا رب العالمین میرا باپ بیمار ہے اور امیدوار ہے کہ روغن بیتون بہشتی سے بہرہ مند ہو وحی بھیجا کہ آدم کو کہدے کہ تو نے اپنا الا شیث بیٹے اپنا لڑکا بھیجا لہذا عالم غیب سے اوسمیں روغن بیتون آپڑا حضرت شیث نے ذرا سا لیکر وہ حضرت آدم کو بھیجا جب حضرت آدم نے تھوڑا سا اوسمیں سے ملا اور ذرہ سا چکھا بعنایت یزدی وہ ہماری جانی رہی نکلیا ایک مدت کے بعد پھر اوسنے عود کیا جب ساری نے غلبہ کیا تو کہا بیت اسبودن کی طرف خواہش کی پھر بیٹے فرزند کو بھیجا تو ہی دور کے رستے میں حضرت جبرئیل کو دیکھا کہ ایک گروہ فرشتوں کی ساتھ لئے اور حنوط لئے آتے ہیں حضرت شیث نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو اوسوں نے صورت حال سنا کر کہا ہم بھی اسمیں کہ اوسکو اوسکے مطلب کو بھیجا ہیں یہ پہنچے اور وہاں آنکر دیکھا کہ حضرت جبرئیل اور سب فرشتوں نے حضرت آدم کے پاس بیٹھکر پوچھا کہ کیا ہے حضرت آدم نے کہا کہ شدت اور سخت مرض کی اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ عبادت کی واسطے نہیں اٹھ سکتا ہوں ناگاہ ملک الموت باذن الہ ساتھ صحیفہ درود اور ہدیہ سلام کے ملک العلام کی پاس آیا اور کہا السلام علیک یا آدم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان اللہ تعالی یقرئک السلام ویقول لک ہی ولدک اجعین یعنی تجھ پر سلام اور تیرے اے آدم اور رحمت اللہ کی اور

برکتین اوسکی تحقیق اللہ تعالی تجکو اور تیرے سب فرزندونکو سلام فرماتا ہے حضرت آدم نے جلدی سے جواب دیا اور تعظیم اور تکریم ابو یحیی یعنے
ملک الموت کی بجالائے حضرت حوا پیچھے بیٹھی ہوئی روتی تہین حضرت آدم نے اونکو کہا یہانسے باہر جاؤ اور مجکو ان لوگون کی پاس کہ بروز گا
کنے سے آئی ہین چہوڑ دے کہ جو مصیبت مجہپر گذری ہے تیری ہی سبب سی ہوئی - اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے پہر حضرت آدم نے
حضرت جبرئیل کی طرف منہ کرکے کہا کہ اب تجسے ایک سوال کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ اب مین چشندہ مرگ ہون اور خدا تعالی پاس جاتا ہون
اوس امر سے کہ مجھے واقع ہوا ہے شرمندہ ہون چاہتا ہون کہ تو مجکو بتا دے کہ آسمان مین مجکو عاصی کہتے ہین یا تا ہب ملک الموت اور تمام
فرشتے رونے لگے اور حضرت جبرئیل مضطر ہوئے پس ندا آئی کہ ای آدم مارا ہوا پایا حضرت آدم نے اپنا مارا ہوا پایا اور بہشت کو اپنا گہر
اور جو کچہہ اللہ تعالی نے اونکو واسطے مہیا اور آمادہ کیا تہا اونکو دیکہا یا حضرت آدم نے ملک الموت کی طرف منہ کرکر کہا کہ ای شحنہ کا خاتم
ہیبت ریاست ای سالار میدان حشمت امر یاست عجل عجل یعنے جلد جلدی کر میری جان مشتاق وصال جانا نکی ہے اور اس بند تن
اور قید بدن سے روح نکال ملک الموت نے اپنی آستین سے روح حضرت آدم کے ہوا اور حضرت آدم ساتہہ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس
کے مشغول ہوئے حضرت جبرئیل نے ملک الموت سے کہا کہ ای قابض ارواح بدنی اور آسمانی روح مطہر ابو البشر کی قبض کرنا
کہ احترام اور اہتمام اسکے امر کا دشوار ہے کہ واسطے کہ یہہ ساتہہ قدرت خداوند جل وعلا کی پیدا ہوا ہے اور ارواح نازنین اسکی بغیر
ارشاد ہدایت بنیاد وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي یعنے پہونکی مینے بیچ اوسکی روح اپنی مشرف ہوئی ہے اور تمام افواج ملکی اور سکان جنات
فلکی اسکے سجدہ کو واسطے مامور ہوئے ہین اور منزل اور ماوی اسکا حظائر قدس مین مقرر ہوا ہے ملاحظہ ان بزرگیون کا ضرور ہے
جب ملک الموت اپنی کام سے فارغ ہوا حضرت شیث نے ساتہہ تعلیم حضرت جبرئیل کے غسل دیا اور کفن کیا اور امامت کرکر نماز جنازہ
کی گذاری اور ایک روایت مین ہے جیسے کہ اب چالتکلیرین مشروع ہین کہ ہین پہر تکبیر مین کہ ایک غار ہے جبل ابو قبیس مین دفن کیا اور
اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ جب حضرت آدم نے رخت ہستی اس جہان سے باندہا اور جان عزیز ملک الموت کو سپرد کی فرشتون
نے اونکو ساتہہ بیر بیر پتون کے غسل دیا اور حنوط کی ساتہہ خوشبو کیا اور کفن مین لپیٹا اور مدفن کیطرف لیگئے اور اونکو واسطے ایک قبر کہودی
اور دفن کیا اور عمر اونکی ہزار برس کی تہی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اور بستان فقیہ ابو اللیث مین بروایت وہب بن منبہ اسطرح سے
مذکور ہے اور کعب الاحبار سے نقل ہے کہ عمر حضرت آدم کی وقت وفات کے نو سو تیس برس کی تہی اور اوسی جگہہ دفن کیا تہا تا آنکہ
زمان حضرت نوح علیہ السلام مین حضرت نوح نے ایک تابوت بنایا اور حضرت آدم کی لاش کو تابوت مین رکہا اور اپنے ساتہہ لیگئے
جب طوفان نے تسکین پائی تو اوسکو سر اندیب مین اوتارا اور وہین دفن کیا اور معارج النبوۃ مین ہے کہ سر اندیب مین حضرت

آدم علیہ السلام کے روضہ پر سرہانے ایک درخت ہے کہ ہر برس دو دفعہ پھل لاتا ہے اور ہر پھول کے اوسکی سات پتی ہین اور ہر پتی پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہان کی بادشاہ نے چند آدمی متعین کر رکھے ہین کہ اون پھولونکو لاکر اوسکے خزانہ مین خزینہ دار کو سونپ دیتے ہین کہ وہ داروغہ بیمارونکی ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ایک پھول اندہی کی آنکھون پر باندہ دیتی ہین تو بفرمان الٰہی اور برکت نام رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ نابینا بینا ہوجاتا ہے اور اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گر پڑتا ہے تو زمین اوسکو نگل جاتی ہے یا فرشتہ آتا ہے اور اوسکو اوٹھا لیجاتا ہے اور کسی چارپایہ کی کیا طاقت کہ اوس پتے کو کہا جاوے اور آگ کی کیا مجال کہ اوسکو جلا رے **فصل نوین** ذکر حضرت شیث علیہ السلام مین معارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت شیث عقل کے ساتھ آراستہ اور حکمت سے پیراستہ اور اکثر طوالف جن اور انس پر بادشاہ تھے اور پیغمبری کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے اور شریعت انکی موافق شریعت حضرت آدم کی تھی اور پچاس صحیفہ اپنر نازل ہوے اور اون صحیفونمین علوم حکمت اور ریاضی اور ہندسہ اور حساب اور موسیقی اور علم الٰہی اور صنائع مشکلہ اکسیر اور کیمیاگری وغیرہ تھی اور اکثر اوقات حضرت شیث زمین شام پر رہتے تھے اور تولد بھی اونکا اوسی زمین پر تہا اور رعایت اور محافظت اور رعایت اوس نور مین بدرجہ اتم تمام کرتے تہے تا آنکہ اونہون نے بامر حضرت باری اور اشارت حضرت جبرئیل علیہ السلام اور بفرمودہ حضرت آدم علیہ السلام اور ساتھ مشورہ بھائیون اور بہنون کے خواستگاری کی اور ایک عورت کہ نہایت صاحب جمال اور بغایت صائب رای تھی اور حضرت حوا کی ساتھ مشابہت تمام رکھتی تھی ترجمہ کی بعضے کہتے ہین کہ وہ عورت حسینہ تھی اور عرائس مین ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کو واسطے حق تعالی نے ایک حور بہشتی کی پیدا کی کہ اونکے ساتھ جنت ہوئی القصہ جب وہ عورت حاملہ ہوئی تو ہر طرف سے ایک آواز سنتی تھی کہ اوسکو کہتے تھے یہ نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری پشت مین امانت ہے تجلو مبارک ہوتا آنکہ اوس سے ایک فرزند سعی یانوش پیدا ہوا اور انوش سنے سنے کہ ہین وہ نور پایہ بسر و اوسکی پیشانی مین چمکتا تہا پہلے جنسے کہ درخت خربا بویا انوش تہا جب انوش حد بلوغ کو پہنچا حضرت شیث نے اوسکو طلب کیا اور کہا ای فرزند میرے باپ اس نور کی محافظت کر واسطے عہد و پیمان مجھسے لیا تہا مین تجھسے لیتا ہون انوش نے قبول کیا پھر حضرت شیث نے دنیا سے رحلت کی اور بستان نقیہ ابو اللیث مین مذہب سنی نقل کی ہے کہ عمر انکی سات سو برس کی تھی اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ قبر انکی شہر اودہ ہند مین ہے القصہ جب انوش کی نوے برس کی عمر ہوئی قینان اوسکے پیدا ہوا اور معنی قینان کے غالب ہین اور اوس سے بہت فرزند پیدا ہوے اور عمر اوسکی نو سو پانچ برس کی تھی اور جب قینان ستر برس کا ہوا مہلائیل اوس سے پیدا ہوا اور معنے مہلائیل کے ممدوح ہین اور عمر اوسکی سات سو چالیس برس کی ہوئی اور ایک روایت مے

نوسو برسکی تھی اور اوسکی زمانہ مین کثرت اور ازدہام خلائق کا بہت ہوا تھا تا آنکہ اولاد حضرت آدم علیہ السلام کی اطراف عالم مین پھیل گئی
اور مہلائیل ساتھہ اولاد حضرت آدمؑ کے اور حضرت شیثؑ کی اقلیم بابل مین آیا اور شہر سوسس بنایا کہ پہلے اس سے لوگ غارون
اور جنگلو نمین رہتے تھے جب مہلائیل کی پانچ اور پسانھہ برسکی عمر ہوئی ایرد پیدا ہوا اور معنی برد کے عربی مین ضابطہ کے ہین بسنمر اسکی
ایک سو باسٹھہ برسکی ہوئی ایک عورت کہ بردرہ نام تھا اوس سے ایک فرزند رفیع الشان عظیم البرہان پیدا ہوا کہ نام اوسکا خنوخ تھا اور
ایک روایت سے اخنوخ نام تھا کہ یہہ دونون نام حضرت ادریسؑ پیغمبر کے ہین اور عمر انکی ایک سو باسٹھہ برسکی ہوئی اور انکے زمانہ مین بیشمار
آدمی پیدا ہوئی اور حضرت ادریسؑ انکی طرف انکے واسطے مبعوث ہوئی **باب چوتھا** ذکر احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور
اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت انکی مین معارج النبوۃ مین ہے کہ ارباب تاریخ نے اسطرح بیان
کیا ہے کہ تولد حضرت ادریسؑ کا دریای مصر پر ہوا ہے اور یہہ چار پشت کے ساتھہ حضرت شیثؑ تک پہنچتے ہین اور اصل مین نام انکا
اخنوخ یا اخشوخ تھا پر چونکہ یہہ بہت ساتھہ تدریس صحف اور شرائع آباو اجداد کے اور بیان معارف الٰہیہ اور ذکر سنن انبیاء
اور پہلے کے عذب البیان رہتے تھے اسواسطے انکا ادریس لقب ہوا اور خدا تعالی ذو دل چیرنے کے ساتھہ انکو مخصوص کیا پہلے یہہ کہ
انکو پیغمبر مرسل کیا دوسرے یہہ کہ تیس صحیفے انپر نازل ہوئے تیسرے انہا علوم نجوم انہون نے کیا چوتھے اول قلم سے خط انہون
نے لکھا پانچوین صنعت درزی گری کی انہی سے ظہور مین آئی چھٹے لڑائی کے واسطے ہتیار انہون نے ترتیب کیے ساتوین سنت جہاد کی
انہی سے ہوئی آٹھوین امیر اور بندگرنا اولاد کنعان کا انہی سے شروع ہوا نوین پہننا لباس کرباس کا انہی سے پیدا ہوا کہ پہلے حیوانون کا پوست
اور پشم پہنتے تھے دسوین جانا بہشت مین انکو میسر ہوا اور وحی کے آنے کا ایسا سبب یہہ تھا کہ جب وفات حضرت شیثؑ پر ایک مدت گذری
اور شریعتین اور دین توحید نا پدید ہوگئین اور قبایل کی اولاد بفریب عزازیل گمراہ ہوئی حق تعالی نے انکو رسالت اور پیغمبر کے ساتھہ بھیجا
تا انکو عذاب خدا سے ڈرائین اور اپنے دین پر دعوت کرین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ شریعتین آباو اجداد کی اپنر پوشیدہ
تھین اور اونکو یہہ نجانتے تھے جب آسمان اور زمین پر نظر کرتے انکو اس بات پر یقین آتا کہ آسمان اور زمین اور جو کچھہ اسمین ہے ضرور
اسکے واسطے وجود صانع کا چاہیے لیکن عبادت کرنے کا طریق نہ جانتے تھے اور ہمیشہ منتظر رہتے کہ اسکی کیفیت معلوم کرین تا آنکہ ایکدن
قوم اپنی مین سے ایک گروہ کو اختیار کیا اور انکو عذاب خدا تعالی سے ڈرایا اور اوسکی عبادت کے ساتھہ متہمونی کی چنانچہ سات
آدمیون نے ساتھہ دین خدا کے انکے ساتھہ موافقت کی پھر شصت ہوگئے پھر رفتہ رفتہ ہزار ہوئی حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا سو
آدمی کہ اس ہزار مین بہتر ہون میرے ساتھہ آئین چنانچہ سو آدمی ہزار مین سے جدا ہوئی حضرت ادریس علیہ السلام نے اون سو

مین سے ستر انتخاب کیے اور پھر اون ستر مین سے دس جدا کیے اور پھر دس مین سے سات الگ کیے اور کہا کہ مین دعا کرتا ہون تم
آمین کہو تا اللہ تعالی ہمارے واسطے ایک شریعت بیان فرماوے پھر جنگل مین گئے اور سبھون نے اپنی ہاتھونکو زمین پر رکھا اور خضوع
سے شریعت کی درخواست کی بمعنی کہ انھون نے دعا کی قبول ہوئی پھر انھون نے اپنے ہاتھ آسمانکی طرف بلند کیے جب انکی دعا قبول
ہوئی حضرت ادریس کے واسطے ایک صحیفہ کہ اوسمین شریعت کا بیان تھا نازل ہوا اور ساتھ خلعت نبوت کی حضرت ادریس مشرف ہوے
کہتے ہین کہ حضرت ادریس نے بہتر لغت کے ساتھ دعوت کی اور ستر شہر بنائے اور ہر اقلیم مین اسکے مناسب آدمی مقرر کیے اور زمین
اور جزیرہ ونکی رہنے والونکو ساتھ اطاعت مین اور عبادت حق تعالی کی اخلاص کے ساتھ کہ مقتضا اونکی شریعت کی نہار راہ نمائی کی اور
ہر مہینے چند دن معین روزون کے ساتھ مخصوص کیے اور ساتھ دینے زکوۃ مال اور غسل جنابت اور حیض اور نفاس کے اور ساتھ
لڑنے کافرون کے حکم فرمایا اور کھانی گوشت سور اور گدھا اور کتے وغیرہ سے جو کہ عقل اور دماغ کی واسطے مخل تھے منع کیا اور بیچ
انتقال آفتاب کی ایک برج سے دوسرے برج مین اور وقت رویت ہلال کے اور وصول کواکب سیارہ کی بیت الشرف اپنی
حکم ساتھ ذبح قربانی کے کرتے تھے اور یہہ ورد تھا انکا کہ ہر روز ہزار بار تسبیح کرتے تھے اور کہتے ہین کہ صائم الدہر تھے یعنی ہمیشہ روزے
رکھتے تھے اور فرشتے انکی صحبت مین آتے تھے یہانتک کہتے ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ مین تیسرے بار آسمان
پر گیا اور امر عالم بالا پر واقف ہوا اور شمار پیغمبرون سے کہ بعد انکی مبعوث ہونگے انکو خبر دی اور واقعہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام
سے خبردار کیا اور کہتے ہین کہ واسطے محافظت اور نگہداشت قہرمان دوستون کی تاراج امواج طوفان سے ایک عظیم اور بزرگ
ارکان دولت کو فرمایا اور گنبد ہرمان مصر مین بنایا اور آپ مصر مین سے رحلت کر کر تمامی ربع مسکونہ مین پھرے اور سیر کی اور پھر مصر
مین مراجعت کی پھر رفیع الدرجات جل وعلا نے بمقتضای وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا یعنے بلند کیا ہمنے اوسکو ایک مکان بلند پر
اور منزل رفیع اور درجہ عالی کرامت فرمایا اور ساتھ حیات ابدی کی جنت مین مخلد کیا چنانچہ تیسری فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ
تعالی **فصل دوسری** قصہ ہاروت و ماروت تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ قصہ ہاروت و ماروت موافق روایات ابن جریر اور ابن ابی حاتم
اور حاکم اور مفسرونکے کہ ابن عباس اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور عبد اللہ ابن عمر اور مجاہد وغیرہ سے
نقل کی ہے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ادریس علیہ السلام کی زمانی مین اعمال زشت بنی آدم کے زمین سے آسمان پر صعود
کرنے لگی اور ملائک آسمانی مین قیل وقال اس امر کا بہت ہونے لگا اور فرشتون نے بنی آدم کی حق مین حقارت اور اہانت اور
نفرین اور لعن کرنی شروع کی حق سبحانہ تعالی نے خطاب بیجا کہ ترکیب بنی آدم مین شہوت اور غضب داخل ہے اس سبب سے

انسے گناہ صادر ہوتے ہین اگر ہم تمکو بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب تم مین فی الدین تمسے بھی گناہ اور معاصی صادر ہون
فرشتون نے کہا ای پروردگار ہمارے ہرچند کہ شہوت اور غضب ہو ہم ہرگز تیری معصیت کو مرتکب نہون حق تعالی نے فرمایا کہ دو شخص
اپنے مین سے چن کر اختیار کرلو تا حقیقت کار تمکو معلوم ہووے انہون نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت اور صلاح مین فرشتونکی
درمیان ممتاز تھے انتخاب کیا حق تعالی نے انمین شہوت اور غضب داخل کرکر فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور آدمیون مین حکومت کرو اور
موافق حق حکم کرتے رہو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع کیا اور ارشاد کیا کہ تمام روز دنیا مین بشغل قضا مشغول رہو اور شام
کو اسم اعظم کو پڑھکر آسمان پر چلے آیا کرو اور ہر صبح کو زمین پر نزول کیا کرو انہون نے ایک مہینے تک اسیطرح آمد و رفت کی اور آواز ہے
انصاف کا آویزہ گوش عالم ہوا کہ فلانشخص نیک نہاد فلانی جگہ ہین کہ ہر واقعہ مین حکم درست دیتے ہین اور فیصلہ مقدمات متنازعہ باہم کرتے ہین کہ ناگاہ ایک عورت فاحشہ زہرہ نام کہ سب عورتون اوس زمانہ مین ساتھ حسن اور جمال کے ممتاز تھی - اور روایت امیر المومنین
حضرت علی رضی اللہ عنہ مین اسطرح پر وارد ہے کہ وہ عورت اہل فارس سے تھی اور لقب شہرا داشت اوسکا اوس ملک مین بلند رفعت تھا بایں
فاخرہ اور پیرایہ پر تکلف پہن کر اپنے خاوند پر داد خواہ ہوکر انکے پاس آئی کہتے ہین کہ دراصل اسکو اسم اعظم کے سیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا
تھا لیکن چونکہ قسمت سے اس مشرب فاحشگی مین گرفتہ تھی اس روش کو اس امر کی تحصیل کا وسیلہ سمجھا بہرحال یہ دونون فرشتے بمجرد دیکھنے کے اوسکے
حسن اور جمال پر فریفتہ ہوئے اور فعل شنیع کی اوس سے درخواست کی اوسنے کہا کہ تم اور دین پر ہو مین اور دین پر ہون بسبب اختلاف
مذہب کے یہ معاملہ نہین ہوسکتا ہے اور علاوہ یہ کہ میرا خاوند نہایت غیور ہے اگر وہ جانے گا کہ مین تمہارے ساتھ نشست و برخاست
رکھتی ہون تمکو مارڈالیگا پس اول چاہیئے کہ میرے بت کو سجدہ کرو پھر میرے خاوند کو قتل کرو تب میری صحبت تمکو نصیب ہو انہون نے کہا
معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نہین کرینگے وہ عورت اوٹھا چلی گئی لیکن انکے دلمین اوسکی محبت کا قلق اور
اضطراب زیادہ غلبہ کیا دوسرے دن انہون نے اوسکی پاس پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین مہمان آتے ہین اوسنے کہا بسر و چشم پس اوسنے
ایک مکان آراستہ کیا اور آپکو زیب و زینت دیکر موافق اپنی عادت کے شیشہ ہای شراب حاضر اور موجود کیے جب یہ اوس مکان مین پہنچے اوس
فاحشہ نے کہا اب مین تمکو چار چیزین اختیار دیتی ہون یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے خاوند کو مارڈالو یا اسم اعظم مجکو سکھا دو یا ایک
قدح شراب کا پیلو یا ہمدگر ان دونون نے مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ عظیم ہین اور اسم اعظم سر الٰہی ہے کسی سے نہین
سکتے اور شراب پینا گناہ سہل ہے اسکو اختیار کیا چاہیئے پس شراب پیتے ہی مست لایعقل ہوگئے اور بموجب کہنے اوس عورت کے
بت کو سجدہ کیا اور اوسکے خاوند کو بھی مارڈالا اور اسم اعظم بھی اوس عورت کو سکھا دیا اور بعضی روایت مین وارد ہے کہ وہ عورت

ساتھہ پڑہنے اسم اعظم کے آسمان پر چلی گئی اور حقتعالی نے اوسکی روح کو زہرہ ستارہ کی روح کے ساتھہ متصل کر کے مسخ کر دیا اور یہہ فرشتے اوسکے ساتھہ نجا سکے اور اسم اعظم بہول گئے جب شراب کی مستی سے ہوش مین آئے افسوس کیا اور پشیمان ہوئے اور حق تعالی نے ملائک آسمانی کو اونکے حال پر مطلع کیا اور فرمایا کہ دونون فرشتے باوجودیکہ میری تجلیات سے غیبت نرکھتے تھے اور ہر وقت حاضر اور موجود رہتے تھے بسبب شہوت اس معصیت مین گرفتار ہوے بنی آدم کے حضور سے غائب ہین اور اونکی طینت مین شہوت غالب ہے اگر مرتکب ہوون تو کیا عجب ہے فرشتون نے اپنی خطا پر اقرار کیا اور من بعد ساکنان زمین کے واسطے استغفار مین مشغول اور معروف ہوے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ یعنے اور فرشتے تسبیح کرتے ہین ساتھہ حمد پروردگار اپنے کے اور استغفار کرتے ہین واسطے اوس شخص کے کہ زمین پر ہے۔ القصہ وہ دونون فرشتے اپنی حالت کو دگرگون دیکھکر نہایت غمگین ہوے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آئے اور اپنا حال عرض کر کے اپنے حق مین شفاعت چاہی حضرت ادریس علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ صبر کرو جمعہ کے دن جناب الٰہی مین تمہارے واسطے عرض کرونگا جب روز جمعہ کا گذر گیا تو کہا اس جمعہ مین میری شفاعت تمہارے حق مین اجابت نہین ہوئی جمعہ آیندہ تک منتظر رہو پس جب وہ جمعہ آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالی نے تمکو اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا اپنے حق مین قبول کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے آمادہ رہو دنیا مین تمہارے ساتھہ کچھہ مواخذہ نہوگا انہون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہووے پس انہون نے عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالی نے فرشتون کو فرمایا کہ زنجیر آہنی مین اونکے سر اور بدنکے بال سے پاؤن تک باندہ کر بیچ کوہ سینے مرچھے اور تانگین اوپر ایک کوہ بابل مین کہ آگ شعلہ مار رہی ہو اونکا دین اور ایک ایک دشتہ باری باری نازیانہ آتشین جنبک دنیا قائم رہے بلا توقف مارا کرے کہتے ہین کہ جو فرشتہ نازیانہ مارنے سے فراغت پاتا ہے پھر دوبارہ اوسکی نوبت نہین پہنچتی ہے ہر نوبت نیا نوشتہ اس کام کے ساتھہ مشغول ہوتا ہے اور ان پر تشنگی اسقدر غالب کر دی ہے کہ انکی زبانین شدت سے پیاس کے منہ مین سے باہر نکل پڑی ہین اور ایک بالشت دور انکے منہ سے آب سرد اور خوشگوار دکہاتے ہین اور ہرگز انکا منہ اوس پانی تک نہین پہنچتا انتہی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اور یہہ قصہ اگرچہ تفاسیر محمد بن اور سنن بیہقی اور مسند امام احمد اور کتب حدیث مین بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ کہ بعضے اونمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی اس قصہ سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ نظم قرآن مین کوئی چیز کہ اس قصہ پر مشعر ہو نہین وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ اور پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ پڑہتے تھے شیطان

اور پر ملک سلیمان کے اور نہیں کفر کیا تھا سلیمان نے ولیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو اور واضح ہو کہ نطوق
لازم الوقوف کہ وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون
منہما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ اور پیروی کرتے تھے اوس چیز کی کہ اوتاری گئی اوپر دو فرشتوں کی بیچ شہر بابل ہاروت اور
ماروت کے اور نہیں سکھاتے وہ دونوں کسیکو یہانتک کہ کہتے ہیں سوا اسکے نہیں کہ ہم آزمائش ہیں ہیں پس مت کافر ہو پس سیکھتے ہیں
اوں دونوں سے کہ جدائی ڈالتے ہیں ساتھ اوسکے درمیان مرد اور جورو اوسکی کے انتہی اور اس بات کا ہے کہ صانع علی الاطلاق
کسی معجزہ مناسب وقت کے کہ علم جس کا مل ان دو فرشتوں کو بخشا ہے اور اثر اوسکا ایسا قوی کیا ہے کہ بعضے علمائے اہل اسلام
مانکہیں کہ ان کو کچھ بھی عیب نہیں پہنچا ہے پس واجب ہوا کہ حقیقت اقسام سحر اور کیفیت اثر اوسکی شرح اور بسط کے ساتھ بیان
کریں کیا ہے اقسام اسکے کتنے ہیں اور کونسی قسم موجب کفر ہے اور کونسی موجب فسق ہے اور کونسی سبب ہے کہ شرعیت میں
تفصیل اسکی کیوں کر ہوئی ہے مجمل یہ کہ حقیقتاً سحر حاصل کرنا قدرت کا ہے اوسی چیز پر جس کی حقیقت ہے اور اثر
ہی قوت سحر کا ہے اور وہ اثر اوسکا اوسی طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکے نسبت کرتا ہے اوسی طرح سے اوسکے اثر کو جیسا کہ
علم میں ہے جو چیز ہے اور جیسا کہ ہونا ہے اوسی طرح سے ہوتا ہے اور اوسی طرح سے اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ ہوتا ہے
روحانیات سیارہ روحانیات عناصر روحانیات مرکبات اور غیر سیارہ روحانیات یہ سب روحانیات اس امر کے قابل ہیں
کہ ان سے اعمال مختلفہ جن اور نفوس کو ان نفوس کو بعد تسخیر کرنیکے اپنے کام میں لیتے ہیں اور جنہوں نے یہ
ترکیب اور اجتماع کیفیات تاثیر عجیب دیکھا ہے ہیں بسبب اوس چیز کے کہ تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے مثل عجیب کے
کالبد کو بہ طریق تحصیل مناسب کے ساتھ روحانیات اور جلب تاثیر نفوس سماویہ کی کہ ذکر اوسکے نام کرکے انتہا انکی طرف ہے
معتبر ہوا تسویر ان کی صورتوں کی حاصل کرنی اور استعمال کرنا انکا علمائے مرعوبہ کا ہے اور ستارہ کی کلام کی کہ مفردات اوسکے بلا
ترکیب اشارہ کرتے ہیں بطرف کسی امر کی کہ ارادہ نہیں ہے اسکا کسی فعل عجیب کا مرعوب کہ اوسکے کسی وقت مرید ہوا اور زبان
خاص اور عوام کی ساتھ رواج اوسکے ثنا کی جاری ہوئی ہے پس اقسام جو سحر سے نظر بشقوق مذکورہ کے تحقیق ہوئے ہیں پیدا کہیں لیکن چونکہ رائج اور
معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اوسمیں سے کہ عمدہ اقسام ہے سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بنا بر رد مذہب
اور ابطال عقیدہ انکے کہ مبعوث ہوئے تھے اور اصل اس علم کی ہاروت اور ماروت ہیں ماخوذ ہے کہ اہل بابل سے اوسکو انہوں نے سیکھا
اور غور اور خوض بہت سا کیا اور کلدانیین کہ بابل کے رہنے والے تھے خیلے اس علم کے ساتھ مشغول رہے ہے تواریخ معتبرہ میں لکھا ہے کہ حکمائے

بابل سے عہد نمرود میں شہر بابل میں کہ اونکا تخت گاہ تہا چند طلسم بنا ئے تہے کہ عقل اور وہم اونکی ادراک میں حیران تہے اول یہ کہ ایک تانبے کی بطخ بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر میں آتا تہا تو اوس بطخ میں سے آواز آتی تہی کہ تمام اہل شہر آواز اوسکی سنتے تہے اور جانتے تہے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے تہے دوسرے ایک طبل تہا کہ جس کسی کی کوئی چیز جاتی رہتی تہی وہ شخص اوس طبل پاس آکر اوسپر چوب مارتا تہا اور اوس نقارہ میں سے آواز آتی تہی کہ فلاں چیز تیری فلاں جگہ ہے اور بعد تلاش اور تفحص کے وہ چیز وہاں سے دستیاب ہوتی تہی تیسرے ایک آئینہ حال کے دریافت کرنیکے واسطے بنایا تہا اب کوئی صاحب غرض اوسمیں نگاہ کرتا تہا غائب کا حال اوس آئینہ میں نمودار ہوتا تہا اور شہر میں یا صحرا میں یا کشتی میں یا پہاڑ میں یا جہاں کہ وہ غائب ہوتا تہا اوسمیں مشاہدہ کرتا تہا اور اگر بیمار یا تندرست یا فقیر یا امیر یا ذمی یا مقبول ہوتا تہا تو ویسا ہی نظر آتا تہا چوتھے ایک حوض تہا کہ ہر سال میں اکیدن اوس حوض پر ایک جشن ترتیب دیتے تہے اور اعیان اور اشراف شہر جمع ہوتے تہے اور ہر شخص جو چاہتا تہا شراب ارزانی دہ یا اور کچہ پلاتا تہا اور اوسمیں ڈالدیتا تہا جب ساقی اوسپر آوے سو کو پلانے کو واسطے کہڑا ہوتے تہے ہر شخص کو ایک کاسہ لوہے کا دیتے تہے اوسمیں وہی ہوتا تہا جو اوسنے ڈالا تہا چوتھے آمیزش اوسکی چیز کے پانچویں ایک تالاب تہا کہ بنا بر خصوصات اوسکے بنا ئے تہا اگر دو شخص باہم کسی امر میں نزاع کرتے تہے اور حق باطل سے جدا نہوتا تہا تو اوس تالاب پر جاتے تہے اور اوسمیں سے جو کوئی حق پر ہوتا تہا تو تالاب کا پانی اوسکی ناف تک آتا تہا اور جو کوئی باطل پر ہوتا تہا تو پانی اوسکے گلے تک آتا تہا اور وہ غرق ہوتا تہا کہ جیکر حق پر اقرار کرتا تہا اور وہ جو باطل سے دست نہ کشیدہ ہوتا تہا تو ہلاک پاتا تہا چھٹے یہ کہ فرد مردود کی کمر کے برابر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکے سایہ میں دس آدمی بیٹہتے تہے اور جسقدر کہ آدمی زیادہ ہوتے تہے اوس درخت کا سایہ اوتنا ہی پہیلتا تہا تا آنکہ ایک لاکہ آدمی ہو جاتے تہے تو اوسکا سایہ بہی اسیقدر بڑہ جاتا تہا اور اگر ایک شخص بہی ملاکر سے زیادہ ہو جاتا تہا تو وہ سایہ مطلق نہ ہوتا تہا اور سب ہو پہ بیٹہتے تہے اور مذکور کہ اونکا بادشاہ تہا یہ بہی اس کام میں بہت مہارت رکہتا تہا کہتے ہیں کہ اسطرح کا سحر سب انواع میں مشکل تر ہے اور نہایت صعوبت سے حاصل ہوتا ہے پہر جس کسیکو اس صناعت کی حقیقت کما ہی میسر ہو وے جو کچہ چاہے خلاف عادت یا موافق عادت ظاہر کر سکتا ہے چنانچہ معالجہ امراض کہ طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہو جاتے ہیں مثل برص اور جذام اور امراض سب اوس سے ہو سکتا ہے کسواسطے کہ وہ باستعانت روحانیات تدبیر کرتا ہے اور طبیب باستعانت جسمانیات کرتا اور کذا اوس حیفت کی یہ ہے کہ جسم آسمان سے لیکر تا عناصر اور ہوا الیدا ایک روح رکہتا ہے کہ مدبر اوسکا ہی اور تاثیر تمام اجسام کی اونکی ارواحونکی طفیل ہے اور جبکہ ارواح تمام عالم اوسکی تسخیر میں مسخر ہوئی گویا جہان کا مالک ہوا پس بواسطہ

جنگ اور قتال قہر دشمنان اور قمع مفسدان اوس سے ممکن ہے چنانچہ ارسطو نے حکیم برہاطوس اور بیداغوس سے نقل کی ہے کہ شہر بابل
مین ان دو شخصون کے درمیان تنازع واقع ہوا بیداغوس نے کہا کہ تجکو میرے ساتھہ کیونکر طاقت برابری ہوگی کہ مریخ اور زحل
میرے مقابلہ کرنے سے عاجز ہین برہاطوس نے جب یہہ کلام سنا نیرنج آتشی بناکر استعانت بروح مریخ کی اور بیداغوس کو جلا دیا اور
بے جنگ و قتال اوسکا شر اور فساد دفع ہوا اور اور شعبدہ بازون بھی اس قسم کے قصے نقل کرتے ہین جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے
حق تعالی نے انکو اجسام اور ارواح دکھائی اور انہون نے سبکو از دست قدرت حق تعالی مجبور اور بے اختیار دیکھا اور سب سے روگردان
ہوکر متوجہ بذات واجب الوجود حقیقی ہوے اور اسطرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے شرائط اس سحر مین کہ پندرہ شرطین لکھی ہین اول تنزیہ
کہ ارواح خبیثہ کو دلون پر طبع جانے اور ہرگز گمان عجز اور جہل اونکے حق مین نکرے والا وہ ارواح اجابت نکرے اور طلب کو نہ پہنچا سکے
اور یہہ کیفیت دعوت روحانیات مین لکھتے ہین کہ شروع بدعوت قمر کرے کیونکہ وہ آسمان دنیا پر ہے اور عالم سفلی کے قریب ہے اور اوسکے
وسیلے سے عطارد کی دعوت اور علی ہذا القیاس سب سیارہ ساتوین فلک تک اور الفاظ دعوت مین لکھتے ہین کہ کہے اَیُّہَا الْمَلَکُ الْکَرِیْمُ
وَالسَّیِّدُ الْمَہِیْبُ مُرْسِلُ الرَّحْمَۃِ وَمُنْزِلُ النِّعْمَۃِ اور دعوت عطارد مین کہے کُلُّ مَا حَصَلَ مِنَ الْخَیْرِ فَہُوَ مِنْکَ وَکُلُّ مَا یَنْدَفِعُ مِنَ الشَّرِّ
فَہُوَ مِنْکَ اور یہہ بھی کہے اَیُّہَا السَّیِّدُ الْفَاضِلُ النَّاطِقُ الْعَالِمُ بِخَفِیَّاتِ الْاُمُوْرِ الْمُطَّلِعُ عَلَی السَّرَائِرِ اور اسیطرح پر پنج
دعوت اور کواکبون کی اور ظاہر ہے کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہے جاننا چاہیے کہ اہل بابل سات تنہ
تعلیم ہاروت و ماروت کے طریق تسخیر اور استعانت ساتھہ تمام روحانیات کلیہ اور جزئیہ اور علویہ اور سفلیہ اور فلکیہ اور عنصریہ اور بسیط
اور مرکبہ جانتے تھے اور عمل مین لاتے تھے یہانتک کہ روحون امراض اور اہل مذاہب اور اور روحونکی بھی تسخیر کرتے تھے اور باہم
انکے اتصال پہنچاتے تھے اور اعمال عجیبہ پیدا کرتے تھے لیکن یونانیون نے انسے اوپر طریق تسخیر روحانیات علویہ کے اکتفا کیا اور ایسا
سمجھا کہ جو روحانیات علویہ مسخر ہوئین تو پھر حاجت تسخیر روحون سفلی کی نہین رہتی کہ روحون سفلی کو سوای قبول اور تاثیر کے کچھہ منصب
نہین ہے اور فاعلیت اور تاثیر مخصوص علویات ہے اور اگلے ہندی تمام روحانیات تسخیر کرتے تھے اور ہر ایک سے جو کام اوس سے
متعلق ہے لیتے تھے پس سحر بابل آج ہندیونمین موجود ہے اور یونانیون نے بعض پر انمین سے اکتفا کیا ہے اور قسم دوسری
اوس سحر سے تسخیر جن اور شیاطین ہے خاصتہ اور یہہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اس تسخیر مین ساتھہ بڑی بڑی جنونکی مثل
بھوانی اور ہنومان وغیرہ کے التجا کرنی اور تضرع اور الحاح عمل مین لانی اور نذر اور قربانی اونکے واسطے گذرانی اور عطریات
مناسبہ مواضع حضور اونکی مین رکھنے ضرور ہوتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری اوس سے پیدا کرنا نیرنگ کا ہے اور اسمین

ہین ضرور ہے کہ اول ایک انسان کو کہ قوی القلب والبختہ مرگیا ہو تفحص کرین پھر اوسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعض الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر
شیاطین بزرگ کے ہوتے ہین اور بہت سی تعظیم اونکی نسبت اوسمین بیان کرتے ہین اپنی طرف کھینچتے ہین اور بقوت اون الفاظ
اور کہنے نذر اور ہدیہ کے اوس روح کو اپنے حکم اور قابو مین لیتے ہین بحدیکہ وہ مانند نوکر یا غلام کے جس امر پر اوسکو مور کرین سرانجام کردے
پس یہ امر بھی یا مستلزم کفر ہے یا قریب بسرحد کفر پہنچا تا ہے اور اکثر ارواحین پاک کہ بعد دگاری امور شہوانیہ اور مقتضیہ متوجہ
ہون نہین ہوتی ہین مگر جنس خبیثات سے مثل ہنود یا فساق پس مخالطہ خباثت بھی اسمین لازم آتے ہین اور قسم چوتھی اوسمین سے
افساد تخلیل یعنے فاسد کرنا خیالات کا ہے کہ بواسطہ بعضے ارواحون جنونکی کسی شخص کے خیال مین تصرف کرین تا جو کچھ کہ اوسکی پاس
موجود نہین ہے نظر آوے یا اون صورتون سے کہ اوسکے خیال مین آوے اور اونسے اسکو خوف اور ہول لاحق ہووے اور جو
یا حرکات غیر واقعہ کو واقعہ گمان کرے اور اس نوع کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہین اور قصہ ساحران فرعون مین آیا تخیل ایسے
من سحرہم انہا تسعی سے یہہ بھی جسکی قسم مفہوم ہوتی ہے یا مضابلہ اولیا مین انکے معارضہ کے واسطے عمل مین آوے حرام اور کبیرہ ہے
اور اسیطرح بسبب اس خیال بیجا کے کسیکو دعا دیوین اور اوسکے مال مین سے خیانت کرین یہہ بھی کبیرہ ہوتا ہے اور یہہ نوع سحر بعضے
کفر نہین ہے لیکن بوقت کہ کسی شخص کے خیال مین تصرف کرتے ہین جنونکی ارواحون سے یا ساتھ ذکر اسمون بڑے بڑے جنونکے
استغاثہ کرنی ضرور ہوتی ہے اگر وہ استغاثہ اور ذکر مقرون بتعظیم مرتبہ کفر لازم آوے اور قسم پانچوین سحر اصحاب اوہام ہے کہ بعضے
ہنود مین بت سونا چاندی کا بناتا ہے اور اسکا نام ونشان اوسکا موجود نہین ہے اور اس قسم سحر کو تعلیق الوہم کہتے ہین اور طریقہ اسکا
اسطرح پر ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور مین لاکر اور بہ پیش نظر کرکے اوہام کو اوسکے تحصیل کے واسطے تعلق کرین اور ثمرہ تعلق
اس تعلیق کی بتقلیل غذا کرین اور اختلاط آدمیون وغیرہ سے ترک کرین تا وہ مطلوب حاصل ہووے اور حکم اس قسم کا یہہ ہے کہ اگر
کوئی غرض مباح اوس قصد کیساتھ کرین مثل تفریق بین الزوجین یا ہلاک کرنا کسی ظالم کا مباح ہوا اور اگر کوئی غرض ممنوع
اسکے ساتھ قصد کرین مثل تفریق بین الزوجین یا ہلاک کرنا کسی بیگناہ کا حرام ہے حاصل کلام یہہ کہ سحر اور طلسم اسکی موقوف
ہے فعل پر نفس فعل قبیح نہین ہے اور قسم چھٹی سحر تخییر ہے یعنے بسبب فعل اوس شعبدہ باز کوئی فعل عجیب صادر کرین اور وہ فعل اس
کیوجہ معلوم نہووے مثل اسکے کہ جب چاہین اونگلیونسے آگ روشن کرین قدرے چونہ کا پانی مین ملکر ہوتر کرکے قدرے کف دریا اوپر
ملا کر اونگلیون مین اور مال اوس مقام پر دالین پس اگر کسی مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس اونگلی کو چراغ
کے پاس لیجا مین روشنی اوسکو لگ جاویگی اور اونگلی نہین جلیگی اور قسم ساتوین حرکیل ہے کہ باستعانت آلات مخصوصہ بصنعت

امور غریبہ پیدا کرین اور لینا اون آلات کا اکثر بہت سی ریاضت سے حاصل ہوتا ہے مثل پہل جی موسی اور آلات ساعت شناسی کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہے کہ مداری اور عورت اکثر بنا بر استعجاب لوگون کے عمل مین لاتے ہین اور سبب خفی اس نوع سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال بسرعت ہے اور اس پیشہ والونکو زبان ہندی مین بہان متی کہتے ہین اور یہ شیطون متحین نکفر ہین اور نہ حرام مگر جب کہ کوئی غرض فاسد مقصد کرین کہ اوس غرض کے ساتھ حرمت متحقق ہوگی اور اس مقام مین جانا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اوذکیا رامت مصطفوی علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ نے اصلا نہ کیا اور کفر اور شرک کو اوسے دور کر کے استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول دعوت علوی ہے کہ ملائکہ علویہ کو اوسکے ساتھ تسخیر کرتے ہین لیکن ساتھ استعانت اسماء عظام الہی اور آیات فرقانی کے اور اصلاح قسم دوم یعنی عزائم اور دعوت سفلی ہے کہ شیاطین اخبیاء جنون کو سحر کرتے ہین لیکن ساتھ استعانت اسماء اور آیات کے کہ آمیزش کفر اور شرک یا تعظیم غیر اللہ بلکہ بکلیت اور قطعا اور اصلاح قسم سیم کی ربط ساتھ ارواحون طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر اوسی شعبان عمل مین لاتے ہین اور اپنا اور اور خلق کی حاجتین پوری کرتے ہین اور اسکے طریق تحصیل مین بھی ملاقات اور ملاوت اوراد رسائل ثواب صدقات بنا بر اوس ارواح کے حضور رکھتے ہین اور اصلاح قسم پانچوین کی تعلق ہیئت ہوکل شاخ کی بارہ اور اولیا رابارہ اسے واسطے حل مشکلات کرتے ہین اسی ہے اور یہ تطبیق وہم تمکین کیفیت عظیم ہے کہ بسبب تعلق بچہ بارہ کسی اسم کے اسمار الہی سے حاصل ہوتی ہو کہ سالک کو مدت مدید مین ہوتی ہو اور ترقی اسکی عالم اثبات اور الوف سے ہو اور بالم علوی کے پہنچا سالک بعض اوقات کبھی کبھی بلا یکو کسی بیمار کے اپنے جسم پر لیتا ہے اور بعض اوقات تشخیص مین مرسوم ہوا تی تعبیل سے ہو اور اصلاح قسم آخری کی تعلق ہے خواص آیات اور اسمار مین اور ایام اور اوقات مین اور ترکیب بعض مین ساتھ بعض کے اور تصویر اوفاق سبارکہ کہ کواکب عنصری اور الواح متفاوتہ الخواص پر مطالب محمودہ کو اوسکے ساتھ حاصل کرتے ہین چنانچہ کتب تعویذات اور خواص اسمار اور سور قرآن مین مشہور ہون اور قیدون کو اور کتابون تکسیر مین مفصلا اور مشروحا مرقوم ہے اور ساتھ اتباع اس امر کے اور بچنا کہ خواص مین عنصریات سو اور خواص بروج اور درجات اور شمس اور بال کی بھی بجھے عنایت کرتے ہین اور اسمین کہ اللہ کو ملاتے ہین الغرض وجہ قبیح سحر یہی ہے کہ منجر بکفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر کواکب اور ارواح مدبرہ ساتھ ارواحون خبیثہ شیاطین کے ہوتا ہے اور موقوف اوپر التجاء طرف غیر اللہ کے اور استغراق دیکھنے اسباب مین ساتھ اس نہج کے کہ مطالعہ قدرت سبب ہی غافل کرے ہوتا ہے جب یہ وجہ قبیح بالکل جاتی رہی پس مداخلت اور حرمت کا اغراض مقصودہ پر پاتا ہے اگر نیک ہو نیک اور بد ہو بد۔ پس پوشیدہ نہ ہو کہ وقوع سحر

ہاروت اور ماروت اور سحر کلدانین اور اہل بابل میں کہ اونسے سیکھا تھا یہ ہے کہ ہاروت وماروت کو ایسی قدرت قادر مطلق نے بخشی تھی
کہ بجز آموزش اونکی بغیر کہنیچی مشقت اعمال سخت کہ بیچ تسخیر ارواح کے اتصال سلسلہ روح خبیث کو سیکھنے والیکو بسہولیت حاصل ہوجاتا
اور اثر اوس اتصال کا جو ہر روح طالب میں مستقر اور راسخ ہوتا تھا کہ کسی تدبیر سے زائل نہوتا تھا اور کلدانین اور اہل بابل بیچ حاصل
کرنے مناسبت اور اتصال کے ساتھ ارواح مذکورہ کی مشقتین اور ریاضتین اور چلہ کہینچنے تھے اسپر بھی رسوخ کامل جو ہر روح طالب میں
پیدا نہوتا تھا شاید یہ تاثیر قوی ہاروت وماروت ہی ہوگی اور رجیا کہ حاکم نے ساتھ سند صحیح اور بیہقی نے بیچ سنن اپنی کے حضرت ام المومنین
عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ ایک عورت دومۃ الجندل سے بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
گونگی ہوگئی تھی حضرت کو میرے پاس آئی اور کہا کہ مجھے اک بات اوس جناب سے سوال کرنا ہے ضرور پوچھنی تھی افسوس کہ بعد وفات کے یہان
پہنچی میںنے پوچھا کہ بی بی تو حضرت سے کیا پوچھتی اوسنے ظاہر کیا اوسنے بیان کیا کہ ایک میرا شوہر تھا کہ مجھسے بہت بدسلوکی کرتا تھا اور کوئی
صورت اصلاح کی نظر میں نہ آتی تھی اور میں اس بات سے بہت گھبرا رہی تھی ناگاہ ایک شب ہیا ایکدن میرے گھر میں آئی اونکی روبرو
میںنے شکایت اس بدبخت کی ظاہر کی اوسنے کہا کہ اگر تو میرا کہا مانے اور میری بات بعمل کرے تو تیرا خاوند غلام کی طرح بردار تیرا
ہوجاوے میںنے بجان ودل اس بات کو قبول کیا وہ عورت اوس وقت چلی گئی اور کہا کہ آجکو میں پھر آونگی اور تجھے اپنے ساتھ لیجاکر اونکی
تہیر کرونگی چنانچہ آخر شب وہ عورت پھر آئی اور دو مرکبی سیاہ رنگ اپنے ساتھ لیتی آئی ایک پر آپ سوار ہوئی اور ایک پر مجھے چڑہایا اور ہم
دونون روانہ ہوئی تھوڑی دیر نگذری تھی کہ زمین بابل میں پہنچے وہان کیا دیکھتی ہون کہ ایک کنوئین میں دو مرد کہ پاون اونکے
اوپر اور سر نیچے لٹکے ہوئے ہین اونہون نے پوچھا کہ تو یہان کیون آئی ہے بموجب تعلیم اوس بڑھیا کے میںنے کہا کہ جادو سیکھنے اون
دونون نے کہا کہ سحر کفر ہے اور اوسکے سیکھنے والا کافر ہوتا ہے بہتیرا سمجھایا کہ تو پھر جا میںنے مبالغہ کیا کہ ہرگز بے سیکھے اس علم کے نہین جاونگی
غرضکہ کہ جتنا اونہون نے منع کیا اوتنا ہی میںنے اصرار کیا آخر بعد بہت سماجت بسیار کے اونہون نے کہا کہ یہ جو تنور یہان ہے تو اوسمین
جا کر پیشاب کر جب میں اوس تنور کے پاس گئی تو مجکو خوف معلوم ہوا اور رونگٹے میرے بدن پر کھڑے ہوگئے ناچار اوسمیں پھر آئی اور اونسے
کہا کہ میں بول کر آئی اونہون نے پوچھا کہ بتا تو نے وہان کیا دیکھا میںنے کہا مجھے کچھ نہین معلوم ہوا وہ کہنے لگے کہ تو جھوٹ بولتی ہے ہرگز
تو نے پیشاب نہین کیا اب بھی یہی بہتر ہے کہ اپنے گھر کو پھر جا اور کافر مت ہو یہ بات میںنے قبول نکی پھر بموجب اشارہ اونکے اوسی تنور پر
گئی اور پھر خوف کھاکر بن پیشاب کیے پھر آئی اور اونہون نے وہی کہا تا آنکہ تین مرتبہ یہ آمد ورفت واقع ہوئی چوتھی بار جرات کرکے
میںنے وہان پیشاب کیا اور دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار زرہ پوش ہتیار بند سر سے پاؤن تک لوہے میں غرق اوس تنور سے نکلا

اور آسمانکو ہوا ہو گیا اور میری نظر سے غائب ہوا سینے جاکر یہ سب حال اوسنے بیان کیا اوسوقت اونہون نے کہا کہ تو سچ کہتی ہے یہ سوار زرہ پوش تیرا ایمان تھا کہ تجھمین سے نکل کر آسمان پر اوڑ گیا اب جاکہ فن سحر مین کامل ہوئی سینے اوس بڑھیا سے کہا کہ مین جادو سیکھنے کو آئی تھی نہ اونہون نے کچھ بتایا اور نہ مینے کچھ پایا یہ کیا بات ہے اوسنے جواب دیا کہ انکی تعلیم اسیطرح ہوتی ہے اب تو سحر پر قادر ہو گئی جس چیز پر چاہے گی سو ہو گا مینے کہا یہ بات کیونکر ہو گی بڑھیا نے کہا ایک دانہ گندم زمین مین ڈال اور کہو کہ اوگ جو ہو مینے ڈالا اور کہا کہ دراز ہو اوسیوقت دراز ہوا پھر مینے کہا کہ خوشہ لا خوشہ لایا پھر مینے کہا خشک ہو وہین خشک ہو گیا پھر مینے کہا کہ آٹا ہو جا آٹا ہو گیا پھر مینے کہا نان پختہ ہو روٹی پک گئی جب مینے یہ حالت دیکھی کہ جس چیز کو جو کہتی ہون وہی ہو جاتی ہے اوسکے کہنے اور اپنے فن جادوگری مین کامل ہو جانے پر یقین آیا ولیکن افسوس اور ندامت بہت اپنے ایمان جانے پر کرتی ہون اور خدا کی قسم کھاتی ہون اسی طرح مومنان کو ابتک میرے سچے حق مین بدی نہین کی اور نہ ارادہ بدائی کا رکھتی ہون اب اوصاف حضرت رسل خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنکر حاضر ہوئی تھی کہ اوسمین کوئی تغیر پھر اپنے ایمان رفتہ کی پوچھون ہو کہ حضرت کو نہین پایا کمال حسرت تجھو حاصل ہوئی حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ حضرت کی یارہ موجود ہین تو اونکے پاس جا اور پوچھ وہ عورت سنکے پاس گئی اور سارا اپنا حال بیان کیا کسیکو جرات نہوئی کہ کوئی جواب باز گشت اوسکے ایمان کی بتاوے مگر ابن عباس اور بعضے اور یارون نے کہا کہ اگر تیرے دونون ماں اور باپ یا ایک اونمین سے بھی جیتا ہو تو اونکی خدمت بجالا کہ تیرا ایمان رفتہ تجھمین پھر دکھے اور ابن المنذر نے اور زاعی سے روایت کی ہے اور یہہ ہارون بن رباب سے نقل کرتا ہے کہ مین ایکدن عبدالملک بن مروان کے پاس کہ بادشاہ وقت تھا ملاقات کے واسطے گیا مینے دیکھا کہ اوسکے پاس مسند پر ایک شخص تکیہ سے لگا ہوا بیٹھا ہے مینے اہل دربار سے پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے کہ بادشاہ کے برابر بیٹھا ہے اونہون نے کہا کہ یہ ایک شخص ہے کہ ہاروت ناروت کو دیکھکر آیا ہے مین اوس شخص کے پاس گیا اور سلام کیا اوسنے کہا کیا ایکبار میرے روبرو بھی ہاروت اور ماروت کا قصہ نقل کرو بیمجرد اوس کنیکے اوسکی آنکھونسی آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ میرا قصہ اسطرح ہے کہ مین بالغل نوجوان تھا میرا باپ عالم صغرسن مین مجھکو چھوڑ کر مر گیا اور مال کثیر اور زر خطیر میری ماں کی پاس چھوڑ گیا اور میری ماں مجھکو بہت چاہتی تھی کہ جو کچھ مین اوس سے مانگتا تھا مجھکو دیتی تھی اور مین اوسکو جا اور بیجا بے محابا صرف کرتا تھا اور وہ کچھ نہ پوچھتی تھی کہ تو یہہ مال کیا کرتا ہے جب مدت دراز گذری اور مین جوان ہوا میرے دلمین آیا کہ مین اپنی ماں سے پوچھون کہ یہہ مال فراوان میرے باپ نے کہان سے بہم پہنچایا تھا جب مینے پوچھا اوس نے کہا ای فرزند تجکو اس پوچھنے سے کیا مطلب ہے کھا اور عیش کر اور جسقدر چاہے خرچ مین لا اور اس مال کی حال سے سوال نکر یہ اچھا نہو گا مینے اس کلام کے سنتے سے بہت سی الحاح اور زاری کی میرے ماں

اوس گھر مین کہ تو وہ تو وہ مال وہان تہا لیگئی اور کہا کہ اس سب کا تو مالک ہے مینے کہا مین نہین جانتا مجکو بتا کہ اسقدر مال کیتیر کیونکر جمع کیا ہے اوسنے کہا کہ تیرا باپ جادوگر تہا یہ سب مال اپنے جادو سے جمع کیا تہا جب مینے یہہ بات سنی اپنے دلمین فکر کی اور کہا کہ اس مال موروثی پر اکتفا کرنا بی ہمتون کا کام ہے چاہیے کہ مین بہی سحر سیکہون اور جسطرح میرے باپ نے یہہ مال فراوان جمع کیا تہا مین بہی اپنے زور بازو اور بازوی سے جمع کرون پھر اپنی مان سے مینے پوچہا کہ کوئی میرے باپ کی یارون اور رفیقون مین سے باقی ہے کہ میری باپکے امر پر واقف ہو اور جو عمل کہ میرے باپ پاس تہا اوسکے پاس موجود ہو کہا ہان فلان شخص فلانی قصبہ مین رہتا ہے مین سامان سفر مہیا اور درست کرکے اوس شخص کے پاس پہنچا اور باادب تمام سلام کیا اور اوسکے آگے بیٹہ گیا اوسنے میری تعین نہ پہچانا اور کہا تو کون ہی اور کہانسے آیا ہے مینے کہا کہ مین فلانے شخص کا بیٹا ہون کہ تمہارا دوست تہا جب اوسنے میرے باپ کا نام سنا گلے سے لگایا اور بہت سی شفقت کی اور دیر تک رویا کہا یہہ پوچہا کہ تو کیا حاجت رکہتا ہے اور کسواسطے آیا ہے کہ تیرا باپ اسقدر مال چہوڑ گیا ہے کہ پشت تک تو کہا دیگا اور کسی کا محتاج نہو مینے کہا سب احتیاج مال نہین آیا ہون بلکہ جادو سیکہنیکو واسطے آیا ہون کہا اے میرے فرزند ہرگز اس امر کا خیال نکر کہ تو عزیز مطلق ہو سو نہین ہے مینے کہا کہ ہرگز اس امر سے دست بردار نہین ہونیکا اور تمہارا دامن نہین چہوڑونیکا جبتک کہ مجکو میرے باپ جیسا کہ وہ تہا نہ بنا دو آخر ناچار ہوکر کہا کہ فلان روز اور فلان ساعت آجاؤ جب وہ دن اور وہ ساعت آئی مین مستعد ہوکر گیا اور اوسنے وعدہ اوس سے چاہا اوسنے کہا کہ اسوقت مضطر ہو کر اوسنے کہا کہ آجکو ایک جگہ لیجاتا ہون لیکن خبردار وہان خدا کا نام نہ لینا پہر مجکو ہمراہ لیکر ایک نقب مین کہ نیچی تہی اور ترا مینے اپنے دلمین خیال کیا کہ تین سو چند زینے طے کیے تہے اور ہرگز روشنی آفتاب وہان کم نہوتی تہی جب اون زینون کے نیچے پہنچے ناگاہ دیکہا کہ ہاروت اور ماروت آہنی زنجیرون مین جکڑے ہوئے ہوا مین معلق لٹک رہے ہین اور اونکی آنکہین جیسے تیز بجلی چمکتی ہے روشن ہین اور لمبے لمبے چوڑے پہیلے ہوئے ہین جب میری نظر اونکی صورت ہولناک پر پڑی بی اختیار میرے منہ سے نکلا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جونہی اوسنے اس کلمہ کو سنا مجکو بیتحاشہ دینے لگا اور غرہ مارنے لگا تا آنکہ بعد ایک ساعت کے خاموش ہوئے مینے ناچار بسخنان دوبارہ کہا لا الہ الا اللہ پہر اونکی یہی حالت ہوگئی تیسری بار پہر مینے کہا پہر یہی حالت ہوئی پہر مین چپکا کہڑا رہا اونہون نے میری طرف دیکہا کہ تو جنس آدمی سے ہے مینے کہا ہان اور اونسے پوچہا کہ تمہارا یہہ کیا حال ہے اونہون نے کہا جب سے کہ ہم عرش کے نیچے سے نکلے ہین اور اس عذاب مین گرفتار ہین کبہی یہہ کلمہ نہین سنا ہے ایک تیری زبان سے ہمنے سنا مقر اصلی اپنا ہمکو یاد آیا اور بے اختیار نالہ و فریاد ہمنے کی اب کہ تو کس امت مین سے ہو مینے کہا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونہون نے کہا آیا محمد مبعوث ہوئے مینے کہا ہان مبعوث ہوئے اور وفات بہی پائی اور اوسکے بعد اوسکی خلیفہ قائم مقام ہوئے

اور اونہون نے بھی وفات پائی پھر اونہون نے کہا آدمی کہتے ہین کہ یہ لوگ ایک شخص کے تابع ہین یا بت سونکر مینے کہا ایک شخص کے تابع ہین کہ اوسکو بادشاہ کہتے ہین اس بات کو سنتے ہی ناخوش ہوئے پھر پوچھا کہ باہم نفاق رکھتے ہین یا اتفاق مینے کہا دونہین باہم اتفاق رکھتے ہین اس کلام سے بھی بدمزہ ہوئے پھر پوچھا کہ عمارتین اور بنائین تا بحیرہ وطبریہ بنی ہین مینے کہا ابھی نہین اس شخص سے بھی ملول ہوئے اور خاموش ہوگئے پھر مینے کہا سبب اتفاق امت محمدؐ کا ایک شخص پر کسواسطے ملول اور ناخوش ہوئے کہا کہ حقیقت یہہ ہو کہ ہم قرب قیامت سے خوش ہوتے ہین کسواسطے کہ عذاب ہمارا تا مدت دنیا ہے بعد قائم ہونے قیامت کے منقطع ہوگا اور جبتک کہ امت محمدؐ ایک شخص پر جمع ہوگی قیامت دور ہے جب متفرق ہوگی تو قیامت نزدیک ہوگی اور اسیطرح سے نفاق دلی اس امت کا دلیل قرب قیامت ہو اور پہنچنا عمارات اور آبادیکا تا بحیرہ طبریہ بھی علامت قرب قیامت ہو مینے کہا کہ مجکو کچھہ وصیت فرماؤ اونہون نے کہا اگر تجسے ہوسکے تو نہو کرے تکرکہ کار مشکل درپیش ہے پس مین یونہین پھر آیا اور اونسے خبر نہین سنی کہا فقط یہہ تمہارا حال ہاروت ماروت کا اور سحر بابل کا مناسب اس مقام کے نقل کیا گیا تفسیر عزیزی مین ہے بقدر حاجت واللہ اعلم **فصل تیسری** بیان جا و حضرت ادریس کے آسمان پر معالم التنزیل مین تفسیر سورۂ مریم مین کعب وغیرہ سے نقل کی ہے اور معارج النبوۃ مین بھی لکھا ہے کہ ابن اسحٰق ثعلبی اور قصص التنزیل مین مذکور ہے کہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرت ادریس علیہ السلام سیر کرتے پھرتے تھے کہ حرارت آفتاب کی اون پر اثر کیا حضرت ادریس نے اپنے دلمین کہا کہ باوجود اس امر کے کہ آفتاب کئی سو برس کی راہ پر چمکتا ہے اور اوسکی تپش سے مجکو اتنا اثر پہنچتا ہے جو فرشتہ کہ اوسکو اوٹھائے ہوئے ہے اوسکا کیا حال ہوگا دعا کی کہ خداوندا آفتاب کی گرمی اور گرانی مین تخفیف کر اور اوسکو اپنے سایہ عنایت مین محفوظ رکھہ بسبب دعاے حضرت ادریس علیہ السلام اوسکو تخفیف حاصل ہوئی پھر اوس فرشتہ نے بدرگاہ قاضی الحاجات مناجات کی کہ یارب اس تخفیف کا سبب کیا ہے خطاب آیا کہ یہہ ادریس کی شفقت کا نتیجہ ہے کہ تیری تخفیف تکلیف کے واسطے اوسنے مجسے سوال کیا تھا اور دعا اوسکی مقرون باجابت ہوئی اوس فرشتہ کو انکی محبت غالب ہوئی اور انکے ساتھہ بھائی چارہ کیا اور عقدت اخوت باندھا اور حق تعالے نے واسطے شرف زیارت اور ادراک مصاحبت کے اوس فرشتہ کو اجازت فرمائی ایکدن حضرت ادریس نے اوس سے کہا اے بھائی تجکو اللہ کے ساتھہ بہت محبت ہو اور تیری تعظیم و تکریم مین وہ اہتمام تمام کرتا ہے چاہتا ہون کہ تو اوس سے التماس کرکہ وہ میری اجل مین تاخیر کرے کہ پھر جسطرح مجسے ہوسکا باقی عمر خدمت اور طاعت کے ساتھہ گذارون کہ پیدا اوس مین دانس کے واسطے عبادت اور کسب سعادت جانتا ہون اوس فرشتے نے کہا یا نبی اللہ قضیہ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ مین تجکو یقین نہین ہی کہا ہان ہے لیکن تو ملک الموت سے اس امر کی درخواست کر کچھہ مضائقہ نہین فرشتے نے حق تعالے سے اذن چاہا فرمان آیا کہ اے فرشتے ادریس

اوٹھا کر ملک الموت کے پاس لیجا کر یہہ اپنا حال اوس سے آپ کہدو اور اوس فرشتہ نے حضرت ادریسؑ کو اوٹھا کر چوتھے آسمان پر آفتاب کے پاس چھوڑ دیا اور آپ ملک الموت کے پاس گیا اور کہا اے بھائی ایک حاجت رکھتا ہون چاہتا ہون کہ از روے برادری اور یاری میری حاجت روا کرو ملک الموت نے کہا اگر مجھسے ہوسکیگا تو ضرور تیرا مقصد پورا کرونگا اوسنے کہا ایک جنس آدمی سے میرا یا ہے اور اسکا نام ہے یہہ التماس ہے کہ اوسکی اجل مین تاخیر کرو ملک الموت نے کہا یہہ بات میرے احاطہ قدرت سے باہر ہے اتنا مجھسے ہوسکتا ہے کہ اوسکو اجل کے وقت سے خبردار کردون جو کچھہ اوس سے ہوسکے اپنی درستی کرلے کہا تو ہی سہی پس ملک الموت نے دیوان موت کو دیکھکر کہا اس دفتر مین اسطرح ثابت ہوا کہ یہہ شخص آفتاب کے پاس فوت ہووے اوسنے کہا مین اوسکو آفتاب کے پاس چھوڑ آیا ہون کہا جا تا کہ وہ مرگیا ہو کسواسطے کہ اوسکی حیات سے کچھہ باقی نہین رہا وہ فرشتہ پھر آیا دیکھا کہ اوسکے مرغ روح نے آشیانہ قالب سے پرواز کی اور ساتون آسمان کے فرشتون نے اوسپر نماز کی اور بیت المعمور مین دفن کیا کہ ابتک اوسی جگہہ مدفون ہین کہ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اسی سے عبارت ہے کہ چوتھے آسمان پر مدفون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعد وفات پھر حضرت ادریس نے حیات پائی اور ابتک زندہ ہین اور آسمان پر آنے کا سبب یہہ تھا کہ وہب بن منبہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام مدام تجرع جام مرگ سے اور توقف تحت ارض اور انتظار نفخ صور اور امتداد بعث و نشور سے منقبض تھے عذاب جہنم اور ثواب نعیم سے بہت اندیشہ کرتے تھے اور موت نعمت جانکر وظیفہ بندگی اور عبادت ہر روز زیادہ کرتے کہتے ہین کہ جتنی عبادت اور طاعت تمام مطیعان دہر زمین کرتے تھے حضرت ادریسؑ اکیلے اوسقدر کرتے تھے تا آنکہ حضرت عزرائیلؑ مشتاق انکی ملاقات کے ہوئے اور حق تعالی سے اذن لیکر ایک آدمی کی صورت بنکر زمین پر آئے اور اونکے ساتھہ تین رات دن مصاحبت کی جب یہ نہون نے حضرت ادریس علیہ السلام کی ساتھہ کھانے پینے مین موافقت نکی حضرت ادریس نے جانا کہ یہہ آدمی نہین ہے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین ملک الموت ہون پوچھا کہ میری روح قبض کرنیکو آئے ہو اونہون نے کہا نہین تمہاری زیارت کو واسطے آیا ہون کہا تمسے التماس ہے کہ جان میری قبض کرو اور مجکو شربت مرگ کا مزا چکھا دو اونہون نے باذن الہی روح انکی قبض کی خدا تعالی نے پھر انکی روح کو قالب مین ڈالا حضرت عزرائیل نے پوچھا کہ اے ادریس اس سے کیا مقصد تھا کہا اسواسطے کہ تلخی موت سے آگاہ ہون اور جدائی کی محنت کو چکھکر اوسکی عبادت مین جسطرح سے کہ چاہیے مشغول ہون اے عزرائیلؑ اب میری ایک حاجت اور ہے اوسکو بھی روا کرو وہ یہہ کہ مین چاہتا ہون کہ دوزخ اور بہشت کو دیکھون اور پھر مقام خوف و رجا مین بندگان ملک الموت بفرمان الہی انکو دوزخ پاس لیگیا حضرت ادریس نے کہا مالک سے درخواست کرو کہ دروازے اسکے کھولدے اور تمام طبقے اسکے مجکو دکھادے مالک نے ملک الموت کی درخواست سے دوزخ کے دروازے کھولدیے جب حضرت ادریسؑ کی

اوسپر نظر پڑی بیہوش ہوگئے ملک الموت نے انکو اوٹھایا کہ اپنی بغل مین لیلیا جب حضرت ادریس کو ہوش آیا کہا ای ادریس مین اسلام مین مجبور ہون تمنے آپ یہ درخواست کر کر اس بلا مین گرفتار ہوے حضرت ادریس نے کہا ای ملک الموت اب تجسے یہ آرزو ہے کہ مجکو بہشت بھی دکھادے تا جبراس نقصان کا حاصل ہووے ملک الموت بفرمان الٰہی انکو بہشت کے دروازے پر لیگیا اور رضوان نے بہشت کا دروازہ کھولدیے حضرت ادریس نے بہشت مین آکر تمام ازہار و اثمار و حور اور قصور اور ولدان اور غلمان اور عجائب اور غرائب وہان کو دیکھے اور ایک ساعت رہ لیا ملک الموت نے کہا ای ادریس سیر اور تماشا کر چکے چلو کہ تمکو تمہارے مکان پر پہنچادون حضرت ادریس نے کہنے ملک الموت پر کچھ التفات نکیا اوسنے بہت مبالغہ کیا کہ اب باہر آو حضرت ادریس نے پھر انکار کیا اور کہا ای ملک الموت مین یہان سے ہرگز تیرے اور تیرے ابناے جنس کے کہنے سے کبھی نہین نکلونگا تا وقتیکہ فرمان ایزد سبحان نہوگا تم مجکو اسیطرح یہیان چھوڑ دو اور تکرار نکرو حق تعالی نے ایک فرشتہ کو حضرت ادریس اور ملک الموت کے پاس بھیجا اون دونونمین حکم ہووے اوس فرشتے نے حضرت ادریس سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو کہا خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنے ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے یعنی شربت مرگ چکھ لیا اور جگہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے نہین ہے تم مین سے ای آدمیو کوئی مگر یہ کہ پہونچنے والا اور گذرنے والا اوپر دوزخ کے ہوگا کہا ہم گذر چکے ہین اوسپر گذرینگے تو اوسکی آگ مردہ اور افسردہ ہوجائیگی مین دوزخ پر بھی گذر چکا ہون اور اللہ تعالی فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ اور نہین ہونگی وہ آدمی نکلنے والے بہشت سے یعنے جب بہشت مین جائینگے تو ہمیشہ رہینگے نکلنا نہین جانیکے سواے بہشت سے مین کبھی نہین نکلونگا مگر بحکم خداوند جل و علا فی الحال ایزد تعالی سے خطاب آیا کہ ای ملک الموت اسکو لیجا اور اسکو آزار نہ کر کہ ہمنے حکم دیا تک آیا ہے اور محبت اور دلیل سے کلام کرتا ہے اور حق اسکی جانب سے کہتا ہے کہ تین کرہ ایتک بہشت مین ہین کہ گناہ نہین کیا عبارت درجات بہشت تو ہے اور کہتے ہین کہ وہ کبھی چوتھے آسمان یا چھٹے آسمان پر آتے ہین اور فرشتون کے ساتھ عبادت کرتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت ادریس کی عمر وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کو سو برس کی تھی اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ تین سو ساٹھ برس کی عمر تھی اور بعد دو سو برس کے مبعوث ہوے اور ایک سو پانچ برس نبوت کے ساتھ گذارے جب آسمان پر انھون نے عروج کیا تو چار سو پانچ یا چھ سو پانچ برس کی عمر تھی اور تیس صحیفے ان پر نازل ہوے کہ اون صحیفون مین اسرار آسمانی اور تسخیر روحانی اور علوم عجیبہ اور فنون غریبہ اور معرفت طباع موجودات وغیرہ مندرج تھا اور یہ ایک مرد تھے خوبرو گندم گون بزرگ محاسن تمام قد مناسب اندام قوی استخوان اندک گوشت کم گو بسا اوقات اکثر با تو نہین خاموش رہتے تھے اور انکو کسی اعضا کو اضطراب نہتا اور راہ چلنے کے وقت نظر مبارک زمین پر رکھتے

اور اپنے تئین فکر سے خالی نہیں رکھتے تھے اور کلام کرتے تھے تو انکا گفت و گو معرکت دیتے تھے ایک شخص نے حضرت ادریس سے پوچھا کہ حسن اخلاق
خلق کا اپنے حق مین کیونکر حاصل کیا کہا ساتھ انکو ئی معاملہ کے اور ملاقات کرنے انکے ساتھ وجہ حسن کے اور کہا کہ بہترین اشیا تین
چیزین ہین راستی در غضب اور بخشش در عالم تنگدستی و عفو در حالت قدرت اور عاقل وہ شخص ہے کہ تین طائفون کے ساتھ
استخفاف نکرے ایک بادشاہون کے ساتھ دوسرے عالمونکے ساتھ تیسرے دوستونکے ساتھ کسواسطے کہ جسنے بادشاہون کے ساتھ
گستاخی کی اوسنے اپنا عیش منغص کیا اور جسنے عالمونکو خوار رکھا اپنے دین مین نقصان لایا اور جسنے دوستونکے ساتھ استخفاف اختیار
کیا نہال مروت بڑھسے اوکھاڑا اور عقلمند کو لائق ہے کہ طالب حکمت رہے اور جس مصیبت مین کہ عام ہووے جزع اور فزع نکرے
اگرچہ مرتبہ اوسکا رفیع تر اور تواضع بہت کرے اور جو شخص کہ ساتھ عیب کے موصوف ہو سرزنش اوسکو نکرے اور بسبب کثرت مال کے
اپنی حال مین تغیر نہ دیوے اور جسکو کہ کمال عفت نہووے بکمال عقل ستائش نکرے اور جسکو کہ عقل کامل ہووے ساتھ علم شامل کے موصوف
نکرے اور نادان کو فقد بصیرت مین حقیر و حاسد اگرچہ بزرگ ہو اور دانا کو بالعکس اور انفاق گوہر بار حضرت ادریس کی موعظت اوسمت
مین بہت ہین اونمین سے یہہ چند کلمے تبرکاً مرقوم ہوے انتہی کہتے ہین کہ حضرت ادریس پانچ اوپر سالہ برسکے تھے کہ ایک عورت
کہ اوسکا نام برہ خام تھا اوسکے ساتھ نکاح کیا اور اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا متوشلخ نام اور منجملہ اسکے عربی مین متوشح کہتے ہین اور نور
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے ساتھ انتقال کیا جب متوشلخ ایک سو ستر برس کا ہوا ایک عورت عربا نام اوسکے ساتھ نکاح کیا اور
اور اوس سے تمک نام پیدا ہوا اور متوشلخ اوسکے بزرگ کہتے ہین جب متوشلخ نو سو اونہتر ۶۹ برس کا ہوا تو حلت کی پھر جب تمک ایکسو بیاسی
برس کا ہوا تو ایک عورت کہ ساتھ نکاح کیا اور اوس سے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوے **فصل چوتھی** ذکر عبادت اوتان اور
ابتدا اظہور رسوم مذموم آتش پرستی درمیان مردمان در روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ناقلان اخبار روایت کرتے ہین کہ حضرت ادریس
علیہ السلام کا آسمان پر جانے سے پہلے ایکدوست تھا کہ ہرگز انکی مجالس شریف مین سے باہر نجاتا تھا اور مانند عرض کہ لازم جوہر ہے
ملازمت رہتا تھا شریف انکی سے جدا نہوتا تھا بعد انکی وفات کو حرمان شرف صحبت انکی سے جزع اور فزع بہت کی اور اضطراب عظیم
اوسکو لاحق ہوا ابلیس تلبیس نے سبب مصیبت اس سے دریافت کیا اوس شخص نے کما یہہ سب حزن و اندوہ میرا بواسطہ مہاجرت
حضرت ادریس علیہ السلام اور فقدان علم مجالس اوسکی سے ہوا ابلیس نے کہا اگر تو کہے تو ایک صورت مشابہ اوسکی قالب کی تجھو بنادون
تا بواسطہ مواجہت اوسکی تجکو تسکین حاصل ہووے اوس دوست نے کہا بہتر شیطان نے ایک صورت حضرت ادریس کی بنادی جب
اوس محب قدیم نے صورت کو ملاحظہ کیا غم و اندوہ اوسکا کم ہوا اوس صورت کو اپنے گھر مین اسطرح بحفاظت تمام رکھا کہ نظر کسیکی اوسپر

نہ پڑتی تھی اور صبح و شام ساتھ مشاہدہ اوس صورت کے زنگ غم آئینہ دل سے دور کرتا تھا اتفاقاً وہ شخص اپنے گھر مین بمرگ مفاجات مرگیا اور کسیکو اسکا مرنا معلوم نہوا جب آدمیون نے اوسکو چند روز تک نہ دیکھا اسکے گھر مین آکر اوس حجرہ مین کہ جسمین وہ بت تھا کھولا اور اوس شخص کو اوس بت کے پاس مرا پایا اس حالت کو دیکھنے سے نہایت تعجب کیا اس اثنا مین ابلیس بصورت انسان اوس جماعت مین ظاہر ہوا اور کہا اور سئیل اور یہ شخص کہ اوسکا صاحب تھا اس صورت کو کہ خدائی زمین ہی پوجتی تھی اور اسی جہت سے انکی دعا قبول ہوتی تھی اور اس اغوا شیطان نے قلوب خلائق مین ڈالا کہ یہ شخص اوس صنم کی صورت بت نیایش کرا اوسکی عبادت مین مشغول ہوا اور کیش بت پرستی جہان مین شائع اور ذائع ہوا اور ایک گروہ کہتے ہین کہ ابتدای بت پرستی اوسوقت مین پیدا ہوئی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی بنی آدم حضرت شیث علیہ السلام کو ایک تابوت مین بمحافظت تمام محفوظ رکھکر طواف مین اپنے ساتھ ہمراہ لیجاتے تھے اور بنا بر وصیت حضرت آدم اپنے سامنے رکھتے تھے کہ مبادا نظر قابیل اور اوسکی اولاد کی اوسپر پڑی تا آنکہ شیطان لعین کو مجال اضلال پیدا ہوئی کہ قابیل اور اوسکے فرزندون پاس گیا اور کہا کہ اگر تم کہو اور مصلحت جانو تو مین تمہارے واسطے ایک صورت بناؤن کہ شبیہ بجسد آدم ہو اور ہر وقت تمہارے پاس رہے انہون نے قبول کیا اور شیطان نے جسطرح سے کہ وعدہ کیا تھا ایک صورت بناکر حوالے کی اولاد قابیل اوسکو ایک تابوت مین رکھکر سفر اور حضر مین اپنے ہمراہ رکھتی تھی اور بعد ایک مدت کے ہر قوم نے اپنے واسطے ویسی صورت بنائی تھی اور بعد امتداد ایام اور انقضاے شہود اعوام اون صورتونکی پرستش کرنی شروع کی اور ایک گروہ کہتے ہین کہ بعد وفات حضرت ابو البشر اور قبل از ظہور حضرت ادریس علیہ السلام ایک جماعت علما و مستجاب الدعوات تھے کہ ایک کا نام اونمین سے وَدّ اور ایک کا سواع اور ایک کا یغوث اور ایک کا یعوق اور ایک کا نسر تھا جب ایک انمین سے بجہت الٰہی واصل ہوتا تھا تو اوسکے متعلق بنا بر تسکین کے اوسکی شکل کی ایک صورت بناکر اپنے گھر مین رکھتے تھے جب ایام حیات اہل صور پر ایک مدت گذر گئی شیطان نے اونکی اولاد اور اتباع سے کہا کہ یہ بت آلہہ ہین اور سزاوار پرستش ہین قول شیطان کو انہون نے قبول کرکے بعبادت اصنام اشتغال کیا اور وہ طوفان نوح علیہ السلام مین جاتے رہے اور ابلیس نے پھر اون بتونکو پیدا کرکے ہر ایک کو دیا تا اپنا معبود کرین چنانچہ بنی کلب کو وَدّ اور بنی مزیل کو سواع اور مرزح کو یغوث اور قضاعہ کو یعوق اور حمیر کو نسر تشکیل کیا اور اس سبب سے نازان ارتفاع اعلام اسلام استمرار پایا اور ابتداے عبادت نیران مین بھی اقوال دارد ہین ایک یہ کہ قصۂ قابیل مین مذکور ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسم آتش پرستی حضرت ابراہیم کے زمانہ مین ظاہر ہوئی کہ سواسطے کہ شیطان نے لوگونکی خاطر مین القا کیا کہ نہ جلانا آگ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سبب سے تھا کہ وہ آتش پرست تھے اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ جب ایزد تعالی نے

آدمیونکو رسولون کی زبانونسے عذاب آتش دوزخ سے ڈرانا شروع کیا شیطان ذرا نسے کہا تمکو چاہیے کہ آگ دنیا کی عبادت بجالاؤ
تا روز قیامت آتش دوزخ تمکو جلا دے لیکن اس تقریر سے معلوم نہین ہوتا کہ یہہ مذہب مذموم کس زمانہ مین پیدا ہوا اور ایک طائفہ کہتا
ہے کہ جب نمرود شداد کا سا پسر کے زمانہ مین ایک کتاب جہنم نام بنائی اور کہا کہ جو کوئی اسکے ساتھ معتقد ہووے اوسکو عذاب دوزخ سے چھوڑ دیگا
اور خلقت کو آگ کی عبادت پر حریص کیا کہ جو کوئی دار دنیا مین آگ کی عبادت کرے آخرت مین حق تعالی اوسکو عذاب دوزخ سے چھوڑ دیگا

باب پانچوان قصہ بیان حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے فرزندونکے احوال مین اور اس باب مین چند فصل ہین **فصل پہلی**

نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام مین انوار التنزیل مین تفسیر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ مین کہا ہے کہ حضرت نوح دو پشت
کے ساتھ حضرت ادریسؑ تک پہنچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ نام اونکا سیریانی مین شکر تھا اور عرب انکو نوح کہتے ہین اور
لقب اونکا شیخ الانبیا اور نجی اللہ مشہور ہے اور وجہ تسمیہ نوح مین چند قول ہین اونمین سے تین قول قریب الاعتبار بیان کیے جاتے ہین
اول یہہ کہ حضرت نوحؑ ایکدن ایک زخمی کتے پر گذرے کہ تمام اعضا اسکی مجروح تھے جب وہ کتا حضرت نوحؑ کے نزدیک ہوا حضرت
نوحؑ نے فرمایا دور ہو ای سگ قبیح وہ کتا حضرت نوحؑ کی ساتھ گویا ہوا اور کہا اگر تو طاقت اور قدرت رکھتا ہی تو مجھسے بہتر پیدا کرا اور
ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ اوس کتے نے کہا نقش کو عیب جو ہر تا ہے یا نقاش کو اور پھر کہا ای نوحؑ اپنی زبانکو تھام جسنے آدمیت کا نام
تیرے اوپر جاری کیا اور نقد نبوت کو تیرے کیسہ مین ڈالا اگر پرستین میرا مجھسے دور کرے کر سکتا ہے اور اگر داغ محرومی کا پیشانی تیرے
رکھی رکھ سکتا ہے یعنی اپنی صورت آپ نہین بنائی کہ مجکو نام رکھی تو کر بنا کیا اور تجکو میری بہ صورتی سے کیا کام حضرت نوحؑ کو ان باتونسے
ایک حالت پیدا ہوئی اور رونا آغاز کیا اور اتنا روئے کہ نوح نام مشہور ہوا اور قول دوسرا یہہ کہ جب حضرت نوحؑ بعد مدہر طوفان
کے کشتی سے باہر آئے شیطان انکے آگے آیا اور کہا ای نوحؑ میرے اوپر تمنے ایک حق عظیم تو نے ثابت کیا ہے حضرت نوحؑ دلمین حیران
اور مضطرب ہوئے اور کہا کہ ای لعین کونسا کام کہ تیری مرضی کے موافق ہوینے اوسکا کرنا نہین چاہا اور درپے کرنے اوسکے کے نہین
ہوا وہ کیا کام تہا جو تیرے پسند آیا کہا مین اور میرے اعوان تیرے امت کے مستوجب دوزخ کرنے مین بہت رنج کھینچے اور تا بوقت
مرگ انکی نگہبانی مجکو کرنی پڑی تو نے ایک دعا کرنے کی ساتھ انکو ایکبار ہلاک کر کہ مستوجب آتش دوزخ کر دیا حضرت نوحؑ اوس دعا سے
پشیمان ہوئے اور کہا ای کاش مین وہ دعا نکرتا اور اس قوم کے ایذا دینے پر صبر کرتا پھر غایت تاسف سے چالیس برس تک سوگ
کرتے رہے اور قول تیسرا یہہ کہ جب حضرت نوحؑ نے اپنی بیٹے کنعان کی مقدمہ مین حق تعالی سے کہا اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَہْلِیْ
یعنے تحقیق بیٹا میرا اہل میری سے ہی اور حق تعالی سے ازروی عتاب خطاب ہوا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَہْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا

تسکا کن ما لیس لک بہ علم یعنے تحقیق وہ نہین ہے اہل تیرے لیے سو کیا اوسنے بُرہ عمل کیے پس ہرگز سوال نکر تو اوس چیز کا کہ نہین ہے تیرے واسطے ساتھہ اوسکے علم - یہ سبب نوحہ و زاری اُنکی کا ہوا اور یہ تینون وجہین اوسکی قول پر ہین کہ لفظ نوح کو عربی قرار دے اور اشتقاق لفظ عجمی سے مناسبت نہین ہے واللہ اعلم بالصواب اور اُنکی رسالت کا سبب یہ ہو کہ جب حضرت ادریس اس عالم سے گئے اور ایک مدت اپنے گذری آثار دین اسلام اور شرائع واجب الالتزام مندرس ہو محو ہوگئے اور روئے زمین پر تمام کفار پھیل گئے خدا تعالی نے حضرت نوح کو مبعوث کیا تا اُنکو دعوت کرین اور افعال ناپسندیدہ سے منع کرین اور وہ اس مین ابن عباس سے نقل کی ہے کہ فرزندان حضرت آدم دو قسم تھے ایک قسم عمارات مین رہتے تھے اور وہ بنی قابیل تھے اور دوسری قسم پہاڑون کی رہتے تھے اور یہ بنی شیث تھے اور بنی شیث کو صاحب جمال تھے اور عورتین انمین کی بہ نسبت عورتین تمین اور بنی قابیل کے بہت زیادہ تھین یعنے عورتین اُنکی صاحب جمال اور مزین تھین شیطان ایک اہل عمارت کے مرد کی پاس صورت بشری مین آیا اور اپنے نفس کو اوسکے ساتھہ جاری کیا تا اوسکی خدمت کرے اس ملعون نے ایک مدت کے بعد ایک مزار بنایا اوسکو سجایا کرتا تھا اور اوسکی آواز آدمیون کو نہین پہنچتی تھی اور اوس مزار سے کوئی آواز سنتے تھے شیطان نے ایکدن مقرر کیا کہ اوسدن مزار سجاتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ برس مین ایکدن معین کیا کہ اطراف اور شہر کے آدمی اوسدن جمع ہوتے تھے اور اوس روز کو عید کہتے تھے اتفاقا ایک دن ایک مرد پہاڑ کے رہنے والون مین سے یعنی بنی شیث سے اوس مجمع مین پہنچا مرد اور عورت کو وہان جمع دیکھا اور انمین عورتین صاحب جمال مشاہدہ کین کہ اُنکی مثل انمین ایک نہ تھی وہان سے مراجعت کر کے اپنی قوم مین خبر دی اور وہ کہنے لگے ہو کہ دوسری عید کو اوس مجمع مین آئے پس اوس مجمع مین اسطے اجتماع مرد اور عورتون کے فحش ہونے لگا اور جب اوسنے سب نے فسق اور فجور پر اصرار کیا حق تعالی حضرت نوح کو اُنکی ڈرانیکے واسطے بھیجا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرزندان حضرت شیث کو وصیت کی تھی کہ فرزندان قابیل کے ساتھہ نکاح اور اختلاط نکرنا اور حضرت شیث کے فرزند پہاڑون مین اور غارون مین رہتے تھے ایکدن سو نفر بنی شیث سے پہاڑ پر سے اوترے تا احوال اپنے بنی عم یعنے فرزندان قابیل کا معلوم کرین اور فرزندان بنی شیث از بسکہ صاحب جمال اور فرخندہ حال تھے جب بنی قابیل نے اُنکو دیکھا ہر طرف سے انمین مل جُل کر اُنکو قید کیا پھر سو نفر اُنکے پہاڑ سے اوترے اور انمین ملے اور اُنکے ساتھہ اختلاط کرنے لگے اور نکاح کیے تا بحدیکہ بنی قابیل بہت ہوگئے اور تمام زمین گھیر لی اور اُنکے درمیان مین کفر اور بت پرستی ظاہر ہوئی جب حضرت آدم نے وفات پائی تو مومن کافرونکو زیارت کیے حضرت کی سے منع کیے ابلیس نے اونسے کہا مین تمہارے واسطے ایک بت بنا دیتا ہون کہ تم اوسکی زیارت کرو طواف کیا کرو اور تم بھی مومنون پر فخر کرو جیسے کہ یہ تمپر فخر کرتے ہین اُنکو شیطان کا کہنا پسند آیا اوس ملعون نے اُنکے واسطے پانچ بت بنائے ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر

چنانچہ یہ نام قرآن شریف مین مذکور ہین اور یہ ساتہ عبادت انکی کے معروف ہوے ہر چند کہ انکو بتونکی عبادت کی واسطے منع کیا انہون نے نہ مانا اور اس عمل ناپسندیدہ سے باز نہ آئے تا آنکہ مستحق عذاب طوفان ہوے سو آجب علیمین مین پہنچے سورۂ نوح کو وارد ہے کہ وداً کی صورت بت تہا اور سواع ایک عورت کیصورت اور یغوث کا ایک صورت اور یعوق گھوڑے کی صورت اور نسر کرگس کیصورت اور مشہور یہ ہے کہ یہ پانچون نام تو میون صالح کے ہین کہ درمیان زمانہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے تہے۔ اور سب آدمی انپر کمال اعتقاد رکہتے تہے جب یہ پانچون مرگئے تو اونہون نے انکی صورت پتہر اور لکڑی کے بت بنائے اور تعظیم اور تکریم ان بتونکی کیا کیے اور بعد گذرنے چند روز کے ان بتونکی پرستش کے ساتہ مشغول ہوے پہر مشرکان عرب پانچ گروہ ہوے تضاعہ ساتہ عبادت وداً کی مشغول ہوے اور مذحج نے سواع کو اختیار کیا اور ہذیل اور انعم نے یغوث کو پرستش کے ساتہ مخصوص کیا اور کہلان نے یعوق کو خدا سمجہا اور حمیر نے نسر کو اختیار کیا اور ساتہ پوجنے ان بتون کی اہتمام تمام کیا تا حق سبحانہ تعالی نے اس ظلمت آباد مین چراغ ہدایت کا ساتہ نور وجود باجود محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن کیا اور علم نبوت بلند کیا کہ ان بتونکو توڑ کر جزیرۂ عرب سے نکال کر پہینک دیا روایت مین آیا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نوحؑ کو ساتہ دس چیز کے مخصوص کیا ایک یہ کہ وہ اولوالعزم تہے یعنی شریعت انکی ناسخ شریعتون اگلی کی تہی حضرت شیثؑ اور حضرت ادریسؑ شریعت آدمؑ کے ساتہ عمل کرتے تہے دوسرے یہ کہ سب آدمیونکے نسب کا ساتہ حضرت نوحؑ کی منتہی ہوتا ہے اسی معنی سے حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کہتے ہین چنانچہ اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی تیسرے یہ کہ حضرت نوحؑ سب اہل زمین پر مبعوث ہوے چوتہے یہ کہ اول جس پیغمبر نے کہ کفر سے ڈرایا حضرت نوحؑ تہے پانچوین یہ کہ حضرت نوحؑ اول اولوالعزم پیغمبرونکے ہین کہ استکی دعا کے ساتہ ہلاک ہوئی جیسے یہ کہ اول جو کوئی کہ بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر خاک ہوا وہ یگا حضرت نوحؑ ہونگے ساتوین یہ کہ کسی نبی نے ایسی زندگانی جہان فانی مین نہین پائی کہ حضرت نوحؑ نے آٹہوین یہ کہ باوجود اس کمال سالی کے کہ ہزار برس سے زیادہ انکی عمر تہی کہ ایک دانت ان کا نہ ٹوٹا تہا اور کوئی ہڈی انکی سست نہین ہوئی تہی اور کوئی بال انکا سفید نہین ہوا تہا اور ذرا انکی قوت نہ گئی تہی نویں یہ کہ اسقدر عبادت کی ساتہ محبت کرتے تہے کہ باوجود صرف کرنے اوقات کی ساتہ دعوت قوم کی راتون مین سات رکعت نماز کی ادا کرتے تہے دسوین یہ کہ باوجود اتنی ایذا اور برائیون کے کہ انہون نے اپنی قوم سے کہینچین اور اپنی احسان انپر نہ رکہے اور ہمیشہ انپر ہجو گوئی کرتے رہے اور ہر روز ہر ایک کے دروازے پر جاکر ساتہ توحید کے اونکی دعوت کرتے تہے اور اندہیری راتون مین انکے گہرون پر جاکر لا الہ الا اللہ کہا کرتے اور یہ انکو مجنون اور دیوانہ کہتے اور مرتے وقت ہر شخص انمین سے اپنی اولاد کو وصیت واسطے انکی ایمان کرنیکے تاکید کیا کرتا تہا انکی قوم سو پچاس برس اسطرح پر گذری تہوڑے سے انکی ساتہ ایمان لائے اور بہتون نے کافر

وفاجر تھے ایذا بہت حضرت کو پہنچائی اور یہ صبر و تحمل کیا کیے اور کہا کیے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے اسی بار خدایا ہدایت کر تو قوم میری کو کہ تحقیق وہ جاہل ہین کچھ نہین جانتے کہتے ہین کہ یہ حضرت کو اتنا مارتے کہ تمام اعضا ٹوٹ جاتے تھے اور یہ بیہوش ہو جاتے تھے پھر نکو ایک غدی مین لپیٹ کر انکے گھر مین پہنچا جاتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ یہ مر گیا جب رات ہوتی تو شفاخانہ اوس درگاہ گاہ سے انکی صحت کے واسطے دوا کرامت ہوتی تھی اور اکثر اسطرح پر یہ انکی مجمع مین آنکر ساتھہ دین اسلام کے دعوت کرتے تھے اور یہ سنکدل انکو پتھر مارتے تھے کہ انکے تمام اعضا ٹوٹ جاتے تھے اور یہ اون پتھرونمین چھپ جاتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ مر گیا جب رات ہوتی تو جبرئیل بفرمان رب جلیل وہ پتھر اپنے اوپر سے اوٹھاتا اور یہ صحیح اور سالم اونمین سے نکلتے اور صبح کو یہ اپنی قوم کی پاس جاکر دعوت کرتے تھے نقل ہے کہ انکی رئیسون مین ایک بڈھا تھا اور اوسکے ایک بیٹا تھا اوسکو وہ مردود وصیت کیا کرتا تھا کہ ایذا دینے نوح مین بہت کوشش کرنا اور جتنی تجھسے اوسکی اہانت ہو سکے حتی المقدور کمی نکرنا ایکدن اوسکا حضرت نوح کے آگے لایا اور رو کر کہا کہ اے فرزند یہ ساحر و کاذب ہے کہ تجکو اسکی مخالفت کے واسطے سبالغہ کرتا ہون زنہار اسکے کہنے پر عمل نکرنا اور آئین آبا و اجداد اپنے سے منحرف نہونا اور جتنا ہو سکے اسکی اہانت اور ایذا مین سعی کرنا اوس پسر بد گہر نے اپنے باپ کی بات سے عصا لیکر ایسا حضرت کے سر مبارک پر مارا کہ خون بہنے لگا اور سوقت حضرت نوح علیہ السلام درگاہ حق تعالی مین رو کر کہا خداوندا تو دانا اور بینا ہے اور آشکارا و پنہان جانتا ہے کہ تیرے بندے میرے ساتھہ کیا معاملہ کرتے ہین مین انکو راہ راست کی ساتھہ دعوت کرتا ہون اور یہ مجکو ذلت دیتے ہین الٰہی اگر ان بندون پر نظر عنایت منظور ہے تو انکو راہ راست پر لا اور یا مجکو اس بلا پر صبر عنایت فرما کاش مجکو ایسا علم ہوتا کہ یہ سب ساتھہ دولت اسلام کے مشرف ہوتی اور کوشش میری ضائع نہوتی خطاب آیا کہ جو کوئی تیری امت مین سے ایمان لاوے الا انا ایمان لا چکا کہا خداوندا انکی نسل مین سے اور کوئی بھی ایسا ہے کہ ایمان لاویگا تا اس امید پر محنت کرون اور سعی اور کوشش سے ہاتھہ نہ اٹھاؤن خطاب آیا کہ نہین ہے حضرت نوح اپنی قوم سے بالکل ناامید ہوئے تو انکی ہلاک ہونے کی دعا مانگی اور وہ دعا درگاہ کبریا مقبول ہوئی اور فرمان آیا کہ انکو طوفان مین غرق کرون گا اور تجکو اور تیری اہل کو بسبب ایک کشتی کے کہ ہم تعلیم کرینگے اور تو بنا ویگا اور آپ مع اہل و عیال اوسپر بیٹھیگا طوفان فنا سے بچا لینگے **فصل دوسری** بیان پہنچے فرمان کے حضرت نوح کو ساتھہ بنا ئے کشتی کی اور معاملہ کرنے قوم کی ساتھہ نوح کے بروجہ درشتی کی اور آنے طوفان اور ذکر جسامت اور عرض اور طول عوج بن عنق مین ہے روایت کی ہے کہ جب امر الٰہی ساتھہ بنانے کشتی کے حضرت نوح علیہ السلام کو پہنچا حضرت نوح نے کہا کشتی کیا چیز ہے خطاب ہوا کہ لکڑی کا گھر ہوتا ہے کہ پانی پر جاتا ہے کہا خداوندا میرے پاس لکڑی نہین ہے کہان سے لاؤن فی الحال ایزد متعال نے چند درخت ساگ کے جبرئیل کی ہاتھہ بھیجے تاکہ انکو

بودے چنانچہ وہ مدت ۱۰۰ برس مین موافق روایت واہب کے بڑھکر سال کمال کو پہنچے اور ایک روایت مین لکھا ہے کہ چالیس برس مین
معارج النبوۃ اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا نے اس عرصہ مین بہت تاثیر کی کہ اوس قوم کی عورتوسے کوئی بچہ
پیدا نہین ہوا اور جب تک بیٹھ نہین برسا اور حضرت نوحؑ اونکی دعوت سے باز رہے اور اون لوگون نے بھی ایذا رسانی سے توقف
کیا بعد اسکے اون درختون کو حکم الٰہی سے گرایا اور تختے بنائے اور رکن دوم کتاب معارج النبوۃ مین بیچ ذکر ولادت حضرت رسالت
پناہ صلواۃ اللہ علیہ کے واقعہ ہشتم مین لکھا ہے کہ جب حضرت نوحؑ کشتی بنانے لگے تو حکم آیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے بنا اور اونپر
نام انبیاؑ کے لکھ اوسوقت ساتھ تعلیم حضرت جبرئیلؑ کے حضرت نوحؑ نے تمام نام انبیا علیہم السلام کے سارے تختون پر لکھے جب وہ سب نام
ہوا انہون نے دیکھا کہ تمام نام تختون پر سے مٹ گئے ہین یہہ خاطر پریشان ہوئے اور دوبارہ اونپر نام لکھے اوسیطرح وہ پھر مٹ گئے
تب حضرت نوحؑ کمال مضطرب ہوئے اوسوقت وحی آئی کہ ان ناموں بزرگ کو شروع ہمارے نام کے ساتھ کر اور ہمارے حبیب کے نام کے ساتھ
تمام کر تاکہ عصمت و احاطہ حمایت ہماری مین تراشنے اور مٹانے شیطان کے سے امان مین رہے حضرت نوحؑ نے بتعلیم غیب تمامی نام
بترتیب اون تختون پر ترقیم کیے کہ تختہ اول بنام خدای عزوجل استوار کیا اور باقی تختے ساتھ مسامیر یعنی میخون اسامی انبیا علیہم السلام کے
مرتب کیے اور مسمار آخرین کو بنام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیب و زینت بخشی منادیان عالم بالا نے غیب سے ندا
دی کہ یا نوحؑ الآن تمت سفینتک یعنے ای نوحؑ اب تیری کشتی تمام ہوئی اور رونق کار انجام کو پہنچی نقل ہے کہ جب تختے ساتھ نام
انبیا علیہم السلام کے ترقیم کر کر کشتی مین لگائے تو چار تختون کے موافق سوراخ باقی رہا اوسوقت حضرت نوحؑ نے حضرت جبرئیلؑ سے
کہا کہ ای جبرئیلؑ اخیر تختہ ساتھ نام خاتم النبیین علیہ السلام کے لکھا ہوا ہے اب یہہ چار تختے کیونکر لگاؤن جبرئیلؑ نے رب جلیل سے عرض
کی فرمان آیا کہ یا شیخ الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہین کہ قصر اسلام اون چار رکنون کے ساتھ مضبوط اور مستحکم ہوگا یہہ چار
تختے ساتھ نام ان چار محترم کے درست کر کر اپنی کشتی مین لگا تو یہہ کشتی ببرکت ان ناموں بزرگ کے کنارۂ نجات پر پہنچے حضرت نوح
علیہ السلام اسیطرح کشتی بناتے تھے اور بناتے وقت انکی قوم انکے پاس آتی تھی اور ہنسکر کہتی تھی کہ ای نوح بعد منصب پیغمبری کے
درودگری پیشے نجاری کرنے لگا ظاہر ترے دماغ مین خلل ہوا ہے اور دیوانہ بنا ہے کہ کہین پانیکی بوند کا نام نہین اور تو مٹیہا ہوا
کشتی بناتا ہے پھر حضرت نوحؑ کو فرمان آیا کہ ای نوحؑ یہہ قوم لائق عذاب اور قابل عتاب ہو چکی ہے کشتی بنانے مین جلدی کیا چاہیے
تاخیر کر حضرت نوحؑ نے ساتھ دو بیٹون اور دو داور کاریگرون کی کشتی بنائی اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ مقدار طول اور عرض اور بلندی
اوس کشتی مین روایتین مختلف ہین لیکن صحیح اور مختار یہہ ہے کہ طول اوس کشتی کا چھ سو سات گز کا تھا اور عرض اوسکا تین سو ساٹھ گز کا

اور اوسمین تین طبقے تھے نیچے کے طبقہ مین جانورون درندون اور چارپایون کا مقام تہا اور بیچ کے طبقے مین وحوش اور طیور کے رہنے کی جگہ تہی اور اوپر کے طبقہ مین حضرت نوح اور آدمیون کا مکان تہا اور ایک روایت مین بیچ کے طبقے مین کہا تہا اور بنا رکہا تہا اور تفسیر بحر الملوک مین ہے کہ بعضے کہتے ہین طول اوسکا تین سو گز کا تہا اور عرض پچاس گز کا اور بلندی تیس گز کی اور بعضے کہتے ہین کہ طول اوسکا ایک ہزار دو سو گز کا تہا اور عرض اوسکا چھ سو گز کا اور روایت مین آیا ہے کہ ہوا مین نے حضرت عیسےٰ سے چاہا کہ کسیکو زندہ کرین کہ حضرت نوح کی کشتی کی خبر لاکر بتا دے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اونکو ایک پشتہ کے پاس لائے اور مٹھی خاک کی اوس پشتہ مین سے بھر کر کہا جانتے ہو کہ یہ کیا ہے اور کسکی خاک ہے اونون نے کہا خدا اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے اور کون جان سکتا ہے کہ یہ کیا ہے کہا کہ یہ خاک کعب بن حام بن نوح کی ہے اور عصا اوس پشتہ پر مارا اور کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے کہڑا ہو جا بحکم اللہ کے کعب کہڑا ہو گیا اور ہاتہ ہلانے لگا اور سر پر سے خاک جہاڑنے لگا جب اوسکو دیکہا کیفیت حضرت نوح کی کشتی کی پوچہی اوسنے کہا طول اوسکا ایک ہزار دو سو گز کا تہا اور عرض اوسکا تین سو گز اور اوسمین تین طبقے تہے پہر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اوسکو ویسا ہی کر دیا جیسا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ طول اوس کشتی کا ایکہزار دو سو گز کا تہا اور عرض اوسکا پچاس گز تفسیر مدارک اور معالم مین لکہا ہے کہ حضرت نوح نے دس برس مین سال کی لکڑی کی کشتی بنائی کہ طول اوسکا تین سو گز یا دو ہزار گز کا تہا اور عرض اوسکا پچاس گز یا تین سو گز کا تہا اور بلندی تیس گز تہی اور معالم مین لکہا ہے کہ طول اوسکا پچاس گز کا عرض اوتیس گز کا ارتفاع بہی آیا ہے اور کہتے ہین کہ اوسکے تین بطن تہے نیچے کے بطن مین جانور وحوش اور طیور کی تہی اور درمیان کے بطن مین دواب اور چارپایون کا مقام اور اوپر کے بطن اعلی مین حضرت نوح اور اونکے توابع کی جاتہی اور بعضے کہتے ہین کہ اوسمین سات طبقہ تہے اول مین جا حضرت نوح اور آدمیونکی اور دوسرے مین تابوت آدم علیہ السلام اور تیسرے مین اونٹ اور گہوڑے اور چوتہے مین درندے جانور اور پانچوین مین چارپائے اور چھٹے مین دواب اور ساتوین مین کہانا پینا اور دانہ گہاس اور تمام میوے وغیرہ الغرض یہ کشتی مرغ کی صورت تہی اور سر اوسکا مور کا سا اور سینہ اوسکا بط کا اور ایک روایت مین ہے سینہ کبوتر کے سینہ کا سا اور دم اوسکی مرغ کی دم کیسی اور پیوند اور دھارین اوسکی بال وغیرہ کی ساتہ بندی کی تین پہر جی آئی کہ ای نوح آدم کی غالب کرداسطے ایک تابوت بنا کہ ہنگام تواتر تقاطر اور تلاطم امواج وجود وسجود اوسکے کو آسیب نہ پہونچے حضرت نوح نے چوب شمشاد سے ایک تابوت بنایا اور اوسکو اوپر کے طبقہ مین رکہا اسطرح سے کہ درواز عورت کی اوسپر نظر نہ پڑے اور منتظر فرمان قضا جریان رہے تا آنکہ حکم ہوا کہ ہر جنس سے حیوانون مین سے ایک ایک جوڑا کشتی مین رکہو اور کہا خداوندا روی زمین کے حیوانون کو کیونکر جمع کرون اللہ تعالی نے ہوا کو حکم دیا اور ہوا نے تمام روی زمین کو فرو گرفتہ کر لیا تب سب جانور جمع کر کر زمین کوفہ مین

حضرت نوح کے آگے حاضر کرین اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ حضرت نوح نے ہر جنس کے حیوانون مین یہ ہاتھ ڈالکر دو اپنے ہاتھ مین نر پکڑ لیا اور بائین مین مادہ اور تفسیر جامع البیان مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کل مچھر اور مکھی تک کشتی پر کہ لیا پھر کہا الٰہی شیر کو گاہے کے ساتھ کیونکر جمع کرون اللہ تعالی نے فرمایا کہ انکے درمیان عداوت کسنے رکھی حضرت نوح کہا یارب تو نے فرمایا الفت بھی ہمین کہتے ہے کہ تا ایک دوسرے کو آزار نہین دینے کا اور روایت مین ہے کہ حق تعالی نے تپ کو شیر پر متعین کیا کہ تا کسی حیوان کو ضرر اور ایذا نہ پہنچا سکے اور فرمان ہوا کہ کوئی جوڑا آدمیون اور حیوانون کا کشتی مین جماع نکرے کہ توالد اور تناسل موجب کثرت کا ہوگا اور کوئی آدمی اپنی عورت کو ساتھ کھانا نکھا دے اور پانی نہ پیوے کہ مبادا جماع پر مائل ہووے اور ایک برسکی خوراک کشتی مین اپنے ساتھ رکھ لی جب حضرت نوح علیہ السلام نے ایک ایک جوڑا اسکا لیا پھر جب نوبت سانپ اور بچھو کی پہنچی کہا خداوندا یہ سانپ ہے اور یہ بچھو ہے کہ آدمیونکو انسے ضرر پہنچتا ہے اس باب مین کیا حکم ہے حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا کہ سانپ سے زہر نکال لے اور بچھو کے ڈنک توڑ ڈالے تا کوئی انمین سے کسیکو آزار نہ دے سکے حضرت جبرئیل نے حضرت نوح کو ساتھ عہد باندھا کہ ہر فرد افراد بنی آدم سے کہ نام مبارک تیرا زمین پر جاری کرے اور کہے سلام علی نوح فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین سانپ اور بچھو کو کسیکو آزار نہ پہنچانے کا کہتے ہین حضرت نوح نے سب سے پہلے حیوانونکو لیکر اپنے سانہ طبقہ اعلی مین رکھا کہ مبادا جانور حیوانات پامال کرے الین پھر تمام جانورون کی بعد دراز گوش یعنے گدھے کے دونون ہاتھ کشتی مین رکھے تا اوسپر چڑھے شیطان نے اوسکی دم پکڑلی ہر چند حضرت نوح آواز دیتے تھے اور گدھا چڑھنے کو واسطے سعی کرتا تھا لیکن نہ چڑھ سکتا تھا آخر الامر حضرت نوح علیہ السلام نے کہا ادخل وان کان معک الشیطان یعنے در آ اگرچہ تیرے ساتھ شیطان ہو فی الحال گدھا چڑھ آیا حضرت نوح نے تمام اہل کشتی کا احوال دریافت کیا تو شیطان کو ایک کونے مین بیٹھا دیکھا کہا ای لعین تو کسکی اجازت سے آیا کہا تیری اجازت سے کہا مین تیرے آنے سے واقف نہین کہا واہ جب آذر تو نے گدھے کو کہا تھا کہ اگرچہ تیرے ساتھ شیطان ہو اوسوقت مین گدھے کی دم پکڑے ہوئے تھا اور اوسکو چھوڑتا نہ تھا جب تو نے اجازت دی تو مین اور وہ دونون باہم چڑھ آئے حضرت نوح علیہ السلام نے چاہا کہ اوسکو کشتی سے باہر کرین وحی آئی کہ ای نوح اسکو رہنے دے اسمین بہت حکمتین ہین حضرت نوح شیطان کو نصیحت کرنے لگے اور کہا ای شیطان تو نے اپنے تئین کسواسطے مردود بنایا اور بنیاد ایمان اور معرفت کی گرائی شیطان نے کہا اب کیا کرون اگر کچھ علاج ممکن ہو تو بجان و دل اوسمین کوشش کرنیکو حاضر ہون حضرت نوح نے کہا خدا تعالی کی طرف رجوع کر اور توبہ کر کہا مین نہین جانتا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین حضرت نوح نے درگاہ الٰہی مین درخواست کی خطاب آیا کہ تا بوت

آدمؑ کا حاضر اور موجود ہے اگر اوسکو سجدہ کرے تو توبہ اسکی قبول ہو وہی حضرت نوحؑ نے یہہ پیغام اوسکو پہنچایا کہا جب یہہ زندہ تھا اور تخت حیات پر بیٹھا ہوا تھا جب تو مینے اسکو سجدہ نکیا اب کہ مرگیا اور اس جہان سے گذر کر دوسرے خاک کا ہوگیا کیونکر سجدہ کرون حضرت نوحؑ نے اوس سے منہ پھیر لیا ر نقل ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے آکر حضرت نوحؑ سے کہا کہ علامت آنے طوفان کی یہہ ہوگی کہ پانی تنور گرم پر آتش سے نکلی گا اتفاقاً ایکدن حضرت نوحؑ کی بی بی تنور مین روٹیان پکا رہی تہی کہ یکایک پانی آگ مین سے نکلنے لگا اوسنے اوسکو دیکھتے ہی حضرت نوحؑ کی پاس دوڑے کے خبر کی تفسیر جامع البیان اور معالم مین ہے کہ وہ تنور پتھر کا تہا کہ حضرت حوا اوسپر روٹیان پکایا کرتی تہین اور حضرت نوحؑ کو میراث مین پہنچا تہا اور روضۃ الصفا مین بجے کلمہ وفار التنوّر کے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد وفور تنور سے ظہور فجر اور طلوع صبح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقصود جوشش آب روئے زمین سے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ تنور ایک جگہ بلند زمین تہی کہ پانی نے اوس سے جوش مارا اور اتفاق جمہور کا اسپر ہے کہ وہ تنور روٹی پکانے کا تہا بی بی یا بیٹی حضرت نوح علیہ السلام کا اور بقول مقاتل شام مین ایک موضع ہے مشہور بعین الورد قریب بطبک مضافات ہندوستان ہے اور کمان ایک طائفہ کا یہہ ہے کہ اتفاقاً حضرت نوحؑ ایک نان بائی کی دکان پر کہڑے تہے اوسنے بسبیل مذاق اسکے کہا کہ کہان ہے وہ پانی کہ جسکی طغیانی سے تم ہمکو ڈراتے تہے اور وہ کب آویگا اور کہان سے نکلیگا حضرت نوحؑ نے کہا اسیوقت تیرے تنور مین سے یہہ کلام اسکی زبان سے نکلتے ہی قدرت قادر مطلق سے فی الفور اوسی تنور سے جوشش آب شروع ہوئی اور معارج النبوۃ مین روایت کیا ہے کہ جب حضرت نوحؑ اپنی اولاد اور اہلخانہ اور اور لوگون کو کشتی مین سوار کرتے تہے تو کنعان انکا بیٹا اپنی ماں کے ساتہہ کہڑا ہوا عالم اوسکا تہا سب سے الگ ہوکر دور سے انکو دیکھتے تہا اور ہنستے تہے کہ یہہ دونون کافرون کے ساتہہ تہے ہر چند حضرت نوحؑ ازراہ شفقت اسکو کہتے تہے کہ اے فرزند ہمارے ساتہہ کشتی مین آ اور کفار بیگانہ مین نرہ یہہ جواب دیتا تہا کہ پہاڑ اور غار مین چلا جاونگا اور طوفان کا پانی مجہتک نہین پہنچیگا حضرت نوحؑ نے کہا کہ طوفان سے کوئی بچانے والا نہین ہے اس گفتگو مین تہے کہ ایکبارگی ایک موج اوٹہی اور اوسکو لیجا کر غرق کر دیا بمقتضای قول سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کہ اولادنا اکبادنا یعنے فرزند ہمارے جگر گوشہ ہمارے ہین خاطر نوحؑ کی متالم ہوئی اور از روے اخلاص مناجات کی اور کہا یہہ میرا فرزند ہے اور اہل میرے ہے اور وعدہ تیرا سچا اور میرے اہل کی نجات کی واسطے وارد ہوا اور تیرا وعدہ حق ہے اور خلاف ممکن نہین ہے فرمان آیا کہ وہ تیرے اہل مین سے نہین ہے کافر کو تیرے ساتہہ کیا نسبت ہے ایسا سوال مجہسے نکر اس خطاب عتاب آمیز سے متعلما دود انگیز کانون سینۂ نوحؑ مین اٹہے اور مدارک مین مذکور ہے کہ اوس فرزند کا کنعان نام تہا کہ پسر صلبی نوحؑ کا تہا بقول ابو

یا پسر انکی عورت کا بقول غیر مشہور اور بقول شیخ ابی منصور وہ پسر مذکور کفار کے ساتھ منافقت اور باپ کے ساتھ منافقت رکھتا تھا
اور باپ اسکو اپنے دین پر دعوت کرتا تھا اس بہت سے حق تعالیٰ نے ان انجی من اہلی یعنے اے پروردگار میرے تحقیق میرا بیٹا اہل میں سے ہے
کہا اور نہ اس کہنے پر جرات نکرتے اور معارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب کنعان نے دیکھا کہ پانی
غضب کرتا ہے اپنے واسطے ایک صندوق بنایا اور شگاف اور سوراخوں میں سال بھر تک پانی اوسمیں داخل نکرے اوس صندوق
میں اپنے تئیں رکھا اور وہ صندوق پانی پر بہنے لگا حق تعالیٰ نے ارہول اور پرستول کیا کہ اوسی صندوق میں پیشا بیٹے
غرق ہو کر گیا اور یوسف بن عمران سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب پانی آنے لگا عورت بن عنق کہ حضرت آدم کا پوتا تھا
اور عنق اوسکی ماں کا نام تھا کہ وہ حضرت آدم کی بیٹی تھی اور اوسنے اپنی ماں کے نام کے ساتھ شہرت پائی تھی اور تفسیر ابی بن کعب
نام اوسکا عنق تھا اور بعضے کہتے ہیں تھا اور بعضے علماء جن کہتے ہیں اور بحر العلوم میں ہے کہ اسکی ماں کا نام عنق تھا اور بعضے
کہتے ہیں خلق تھا القصہ جب حضرت نوح کے آگے آیا اور کہا میرے تئیں کشتی میں چڑھا لے حضرت نوح نے فرمایا کہ اے کافر اہل
اہل کفر کو میری کشتی میں جانہیں ہے اور اوسکے کشتی میں نہ آنے کا حاصل یہ کہ جسنے روز زمین پر نجات نہیں پائی کہ عنق بن عنق
سے بہت جسامت اور طول قامت اپنے کی اور علماء التنزیل میں ہے کہ درازی اسکی قد کی اس مرتبہ تھی کہ اب طوفان بلند ترین
پہاڑوں سے کہ پانچ چار پانچ کوس کے گھیرے سے زیادہ تھا اور اوپر کا اسکا قد تین ہزار تین سو پونے چودہ ہاتھ کا تھا
اور بحر العلوم اور عرائس اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ طول اسکا تین ہزار تین سو پونے چودہ ہاتھ کا تھا
وہ کافر ایسا عفریت تھا کہ ایک قبضہ میں وہ کرسی کا پانی اوسکا پکڑ لیتا تھا اور وہ دریا سمندر کی تہ سے پہاڑ
باہر نکال کر اور اوٹھا کر بہنگا کیا تھا اور وہ کسی کو نہ مارتا تھا اور ماں اوسکی عنق یا عناق بھی بزرگ قد اور جسیم تھی چنانچہ
بلند ہوتی تھی قریب ایک بیت کے میں کھڑی ہوتی تھی اور طول ہر انگلی کا اوسکی تین گز کا تھا اور عرض ہر گز اور ہر انگلی میں دو فانخ
تھے جیسے دو درانتیاں تیز ہیں اگرچہ حضرت آدم کی بیٹی تھی لیکن اول جنے کی بنا پر فسق اور فجور کی علامت میں رکھی تھی اور
بحر العلوم میں یہ بھی لکھا ہے کہ باوجود اس گرانی مقدار کے تین سو ساٹھ کوس زمین پر پیادہ جاتا تھا اور اول جنے کے خون ناحق بہانے
میں کہا قابیل پسر آدم کا تھا اور اول بیٹی سے کہ زنا واقع ہوا عنق مذکورہ دختر آدم علیہ السلام سے ہوا اور ساتھ شامت اعمال
کے اللہ تعالیٰ نے اوسپر پانچ انگلیاں اور پہنچوں کی بھوت اوسنے اوسکے گلے میں ڈالدیا کہ یہ اسکو مارکر کھا جاتے تھے اور
کہتے ہیں کہ مدت باقی رہنے اور نجات پانے عنق میں طوفان سے باوجود اسکے کہ حضرت آدم کے زمانہ میں پیدا ہوا اور کسی پیغمبر کے

زمانہ سے حضرت موسیٰ کے زمانتک زندہ اور موجود رہا کہ عمر اسکی تین ہزار تین سو برس کی تھی اور حضرت نوح کی کشتی بنانے مین فی الجملہ مدد کی تھی اور حقیقت اسکی اسطرح پر ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کے تختون کی تراش کر اونپر سب پیغمبرون کے نام لکھے اور کشتی بنانی تو کچھ تختے اور بچے تھے حضرت نوح نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ ای جبرئیل تونے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا ہے اور کشتی اوسکے نام کے تختے کے ساتھ تمام ہوگی اب چار تختے اور تمام کشتی مین چاہیے ہین حضرت جبرئیل نے کہا ای نوح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہونگے پس جب تک اور چار تختہ پیدا کر کہ یا یار ونکے نام کے ساتھ نہ بناوے گا کشتی تمام نہ ہوگی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا دریای رود نیل مین ایک درخت ہے کہ سیکو بیچ کہ اوس درخت کو اوکیر لاوی اور اوسمین سے چار تختہ تراش حضرت نوح نے عوج کو طلب کیا اور کہا اگر رود نیل مین سے تو درخت مجھ لاوے تو مین پیٹ بھر کہ تجکو کھلاونگا کہتے ہین کہ اوسنے تمام عمر مین کبھی پیٹ بھر کہ نکھایا تھا اوسنے قبول کیا اور وہ درخت بڑھے اوکھاہ کہ حضرت نوح اگے لاکر دیدے حضرت نوح نے تین روٹیان جو کی اوسکے آگے رکھدین عوج ہنسا اور کہا ای نوح مین ہر روز اتنا کھاتا ہون اور میرا پیٹ نہین بھرتا ان تین روٹیون سے میرا پیٹ کیونکر بھریگا حضرت نوح نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کہا اوسنے بسم اللہ کہکر ان روٹیون پر اتنا ذالا دی روٹی کہائی تھی کہ اسکا پیٹ بھر گیا اور اور نکھا سکا پھر حضرت نوح نے اوس درخت مین سے چار تختے تراش کر اول کو ساتھ نام ابوبکر کے مزین کیا اور دوسرے کو عمر رض کے نام کے ساتھ اور تیسرے کو عثمان رض کے نام کے ساتھ اور چوتھے کو علی بن ابیطالب رض کے نام کے ساتھ بنکر تمام کیے اور بعضے کہتے ہین کہ عوج کے ڈبونے مین یہ حکمت تھی کہ جو اشخاص قصد طوفان مین پیدا ہوین اونسے آگاہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ بجز سوائے علام الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور مذاہب علیہ مین لکھتا ہے کہ حضرت نوح اور جو کوئی اونکے ساتھ ایمان لایا تھا سو ماہ رجب کو کوفے سے یا ہند سے یا ایک باغ مین سے یا ایک گاؤن مین سے کہ وہ ایک جزیرہ مین ہے کشتی پر بیٹھے اور مدارک اور معالج التنزیل مین روایت کیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیشک وہ کشتی کہ آٹھ نفر نے حضرت نوح اور ولی بی بی مومنہ اور تین انکے بیٹے یعنی سام حام اور یافث اور ان تینونکی بی بیان اور بعضے کہتے ہین کہ وہ سات مرد تھے چار وہ بیٹے اور تین انکی بی بیان کہ سب ملکر آدمی ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ اور بعضے کہتے ہین کہ اسی تھے القصہ جب یہ کشتی پر بیٹھ لیے اور طبقہ پوشش اوپر رکھکر اوسکی درزین اور پیوندونکو رال وغیرہ کے ساتھ مضبوط کر دیا پھر کوہ کوہ ابر سیاہ کہ اوس سے گرم ہوا عیاذاً باللہ چلتی تھی فضای عالم مین مشرق سے مغرب تک پھیل گیا اور چاند کا نور اور آفتاب کی روشنی دریاے حجاب ابر مین پوشیدہ ہوئی اور دن اور رات تاریکی سے برابر و یکسان ہوگئے اور سات دن ستارہ سیارہ بفرمان الٰہی مرطان مین کہ ایک آبی برج ہے ایکدرجہ مین بلکہ ایک دقیقہ مین

جمع ہوئے اور بحکم حکیم علی الاطلاق جمیع آفاق مین باران عظیم برسنے لگا کہ ہر قطرہ ایک مشک کے برابر دریا باری آسمان سے سنگون ہوتا تھا
اور تمام روی زمین سے چشمون نے جوش کیا یہانتک چالیس روز تک ایک حال پر آب عذاب آسمان پر سحاب سے برسا اور زمین نے
چشمون کا پانی اوگل دیا کہ تمام عالم دریا ہوگیا اور وہ کشتی کوفہ سے پانی پر روان ہوئی اور ساری روی زمین کی سیر کی جب جمع
کعبہ پہنچی سات بار اوسکے گرد پھری اور ایک روایت سے ایک ہفتہ تک وہان پھرا کی اور کہتے ہین کہ جس جگہ کعبہ ہے وہان ایک
پہاڑ کو بھیج دیا کہ اوس زمین ہمین کو پانی سے محفوظ رکھے اور جب بسبب تیزی ہوا اور ابر اور ڈھانپنے کشتی سے اتنا اندھیرا ہوا
کہ رات دن مین امتیاز نہوتا تھا حضرت نوح نے روبقبلہ ہوکر درگاہ خدا تعالی سے دعا مانگی حق تعالی نے دو گوہر نورانی بہت خوش
بہشت سے بھیجے تا اکو کشتی کی دیوار مین رکھدیا ایک موتی کہ وہ طولانی تھا قائم مقام آفتاب کہ تھا جب روشنی اسکی ظاہر ہوتی تو جب
ساکنان کشتی اوسکے نور سے جانتے کہ دن ہوا اور جب دوسرا موتی کہ وہ اس مرتبہ مین نہ تھا چمکتا تو تصور کرتے کہ رات ہوئی اور جملہ
نجاست کشتی مین بہت جمع ہوگئی اور اوسکی بو سے سب ساکنان کشتی کو تکلیف پہنچی حضرت نوح نے درگاہ الٰہی مین عرض کی وحی آئی
کہ ہاتھی کی دم پر ہاتھ پھیرو بعضے کہتے ہین کہ فرمان آیا کہ پیشانی پر ہاتھ پھیرو اوسوقت حضرت نوح نے ہاتھ پھیرا تو اوس سے دو سور
ایک نر اور ایک مادہ پیدا ہوئے اور وہ ساری نجاست کھاگئے اور جب حضرت نوح نے فرمایا کہ کوئی جانور اپنے جوڑے سے جفتی کھاتے
چھوڑے گا نہ ماما اور جفت ہوا پھر بہت سے چوہے ہوگئے اور کشتی مین سوراخ کرنے لگے پھر حضرت نوح نے دعا کی حکم ہوا کہ شیر کی دو نرگ
بھوؤنکے درمیان مین پھیلا حضرت نوح نے اسیطرح کیا اور شیر کو چھینک آئی اوسیوقت ایک بلی کا جوڑا اوسکی ناک مین سے گرا
اور وہ جوڑا سب چوہونکو کھاگیا **فصل تیسری** بیان دفع طوفان اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت نوح مین - معارج النبوۃ
مین ہے کہ چھ مہینے تک کشتی پانی پر پھرا کی اور ایک روایت سے پانچ مہینے جب طوفان کی شدت نہایت کو پہنچی اور کائنات غرق ہوگئے
بموجب آیت وافی ہدایت قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل
بعدا للقوم الظلمین کے حکم ہوا اے زمین تو اپنا پانی پی لے اور اے آسمان تو اپنا پانی اور تمامے زمین اپنا پانی پی گئی اور آسمان
اپنا پانی لی گیا اور فرمان ہوا کہ کشتی جودے پر قرار پکڑے اور انوار التنزیل مین لکھا ہے کہ جودی ایک پہاڑ ہے موصل مین
یا شام مین اوسوقت حضرت نوح نے سر پوش کشتی سے اوٹھالیا اور باہر آئے اور ایک روایت ہے کہ ایک مہینے تک اوس پہاڑ
پر رہے پھر ایک کوے کو بھیجا کہ کیفیت اوس مقدار پانی سے جلد خبر لاوے وہ شوم بدنفس ایک مردار کے کھانے کے ساتھ مشغول ہوا
اور خبر لانے سے غافل ہوگیا حضرت نوح نے اوسپر لعنت کی اور کہا کہ الٰہی یہ ہمیشہ ترسناک رہے اور اسکی روزی مردار اور ناپاک

ہووے دعا انکی قبول ہوئی پھر کبوتر کو بھیجا اسنے جلد بسوکر خدمت باندہی اور یہہ کشتی پر سے اوڑ کر زمین پر اوترا اور جتنی سرخی کہ اسکے پاؤنمین ہے پانی مین غرق ہوا اور واسطے نشانی جاتی رہنے پانی کے اپنے پاؤن اوس رنگ سرخ سے آلودہ کیے اور ایک پتہ زیتون کا چونچ مین لیکر حضرت نوحؑ کے پاس آیا اور خبر پہنچائی حضرت نوح علیہ السلام نے اوسکو دعا دی کہ الٰہی یہہ ہمیشہ خوش آیندہ آدمیون کے دلمین رہے اور مقام امن و امان مین خوش و خورم ہووے یہہ دعا بھی مقرون باجابت ہوئی کہ ابتک ظاہر اور ہویدا ہے القصہ عاشورہ کا دن تہا کہ حضرت نوحؑ اور اور سب کشتی سے باہر آئے اور اوس دنکو مبارک اور مسعود جانکر روزہ رکہا پس چونکہ حضرت نوحؑ کی آنکہ پہلے سب نا یکی کشتی اور تاب آفتاب کی خیرگی کرتی تہین آنکہون مین سرمہ لگایا تہا و رنون امر سنت انسے یادگار رہے پھر بموجب فرمودہ حضرت نوحؑ کے ایک گاؤن اس بیابان کوہ مین بنایا اور مدینۃ الثمانین یا سوق الثمانین اوسکا نام رکہا یعنے شہر یا بازار اسی آدمیون کا کسواسطے کہ انکا ن کشتی یا شہر ہدایات اسی آدمی تہے پہر بعد وبائیہ تمامی آدمی مرگئے مگر حضرت نوحؑ اور تین انکے بیٹے اور انکی عورتین کل آٹہ نفر زندہ رہے کہ خلقت تمامی بنی آدمؑ کی نسبت نوحؑ کے اعتبار کیجاتی ہے اور اس سبب سے حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کہتے ہین پہر حضرت نوحؑ نے ربع مسکون کو اپنے فرزندون پر تقسیم کیا چنانچہ جزیرہ عراق اور فارس و خراسان اور شہر ہاے شام سام کو دیے اور دیار مغرب اور زنگبار اور حبش اور ہندوستان حام کو عنایت کیے اور زمین چین اور ماچین اور ترکستان یافث کو عطا کیے مدارک التنزیل مین مذکور ہے کہ عرب اور روم اور فارس اور جو خلقت کہ وسط معمورہ عالم مین ہین سام کی اولاد ہین اور اہل ہندوستان اور زنگی اور حبشی حام کی نسل ہین اور جمیع ترک اور یاجوج اور ماجوج یافث کے فرزند ہین اور کہتے ہین تمامی جنس آدمی کی نسل جنہین انمین سے نوجز یاجوج و ماجوج ہین۔ مواہب علیہ مین ہے کہ انکی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ سے منقول ہے کہ بعضون کے تمام ایک بالشت کے ہین اور بعضون کے دراز ہین اور حدیث نبوی مین آیا ہے کہ بعضے انکے مثال درخت چنار ہین اور ایک درخت ہوتا ہے ولایت شام مین کہ طول اوسکا ایک سو بیس گز کا ہوتا ہے اور بعضون کا طول ساوی ہے اور بعضے ایسے پست قد کہ ایک کان کو اوڑہتے ہین اور ایک کو بچہاتے ہین چنانچہ اپنے مقام پر بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ سبب سیاہی رنگ اولاد حام مین اختلاف ہے اور از انجملہ ایک یہہ ہے کہ حام نے خلاف فرمودہ حضرت آدم علیہ السلام کشتی مین اپنی بی بی کے ساتہہ مجامعت کی تہی حضرت نوحؑ نے اوسکے واسطے دعاے بد کی کہ خداوندا اسکی نطفہ کو متغیر کر اس سبب سے انکی اولاد تا قیامت کے سیاہ رنگ ہوگی اور روایتین بہی اسی طور پر ہین تنبیہ سے روایت ہے کہ جب طوفان جاتا رہا اور درخت

جو بارہ کے کنارے پر سرسبز ہوئے اور آدمیوں نے پھر زمین پر قرار پکڑا تو شیطان حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا نبی اللہ آپ نے میرے اوپر کمال احسان کیا ہے اب اوسکی شکرگذاری کو ساتھ مقرر ہوں جو کچھ اب تم مجھسے پوچھو سچ سچ اوسکا جواب دونگا اور جھوٹ نہ بولونگا حضرت نوحؑ نے اوس سے منہ پھیر لیا وحی آئی کہ ای نوحؑ جو تو چاہے اس سے پوچھ کہ سچ اسکی زبان پر جاری نہیں ہونے کا حضرت نوحؑ نے اوس سے پوچھا کہ کون کونسے آدمی بنی آدم میں سے تیری مددگاری کرتے ہیں کہا وہ لوگ کہ طمع اور حرص اور بخل اور تکبر رکھتے ہیں اور کاموں میں شتابی اور جلدی کرتے ہیں پھر حضرت نوحؑ نے کہا کہ مجھپر تیرے حق میں کونسا احسان کیا ہے کہا وہ احسان یہہ ہے کہ تو نے دعا کر کر سکو ایک دفعہ دوزخ میں پہنچا دیا اور مجکو اس محنت سے چھوڑا دیا حضرت نوحؑ دعا کرنے سے پشیمان ہوئے اور چالیس برس تک اور ایک روایت سے سو برس تک گریہ وزاری درگاہ باری میں کیا کیے پھر حضرت نوحؑ ساتھ بنانے صجورہ اور ٹھلیاں اور ہنکو وغیرہ کو مامور ہوئے اور ایک مدت انکی بنانے میں صرف کی پھر ساتھ تورؑ نے انکے مامور ہوئے اور ایک ایک کو تورؑ والا اور غمناک ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھہ کر کہا الٰہی اتنی مدت میں محنت کر کے جسنے انکو بنایا تھا اور اب ان سبکو ضائع دیکھتا ہوں فرمان آیا کہ چند روز میں مئی ہی چند باس بنائے باوجود اس بات کے کہ انمیں جس قسم کی حرکت نہ جان تھی نہ بدن نہ عیال تھا نہ گھرانہ فرزند تھا نہ پیوند تو انکو توڑنا خوش ہوا انکو ہلاک کرنا اس قوم کا کہ جسمیں ہر ایک گل گلزار آمانی کنار جو بار زندگانی میں مانند سروبستان کے قامت رکھتا تھا اور اتنی مدت میں ساتھ انواع نعمتوں کے جنمیں پالا تھا سبکو تیری دعا کے ساتھ ہلاک کر دیا کیونکر پسند آیا اب اپنے عزت اور جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ پھر کسی قوم کو ساتھ عذاب طوفان کے ہلاک نکرونگا اس حجت سے حضرت نوحؑ کو پشیمانی زیادہ ہوئی اور غم اور اندوہ خاطر پر غالب آیا اور اسی غم میں روتے رہے تا آنکہ وفات پائی کہتے ہیں کہ جب حضرت نوحؑ کی وفات نزدیک پہنچی اپنے فرزندوں میں سے سام کو طلب کیا اور اوسکو اپنا ولیعہد کر دانا اور وصیتیں کیں اوسوقت میں سام چار سو اسی برس کا تھا کعب الاخبار سے نقل ہے کہ حضرت نوحؑ ایک پہاڑ پر بطریق سیر گئے تھے ملک الموت آگے آیا اور انکو پہنچنے موت سے آگاہ کیا حضرت نوح علیہ السلام نے سنتے اس حال سے ایک نعرہ مارا کہ انکی آواز سے تمام جانوران صحرائی جمع ہو گئے پھر حضرت نوحؑ نے کہا ای ملک الموت مجکو اتنی مہلت دے کہ میں جا کر اپنے فرزندوں کو وداع کر آؤں ملک الموت نے کہا یا نبی اللہ مجکو اجازت نہیں ہے پھر حضرت نوحؑ نے کہا اس جنگل میں مجھپر نماز کون کریگا کہا یہہ سب فرشتے مقرب کہ میرے ساتھ ہیں نماز کے واسطے آئے ہیں حضرت نوحؑ نے مرنے پر اقرار کیا اور بجان ودل مرنیکے واسطے حاضر اور مستعد ہوئے

تفسیر معالم التنزیل میں سورۂ اعراف میں لکھا ہے کہ بقول بعضے حضرت نوحؑ جب مبعوث ہوئے تو چالیس برس کی عمر تھی اور بقول بعضے پچاس برس کی عمر تھی اور مواہب لدنیہ اور معالم التنزیل میں تفصیل سورہ ہود میں ہے کہ بقول ابن عباس حضرت نوح علیہ السلام چالیس برس کی

عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس خلق کو بخدا می عزوجل دعوت کی فَلَبِثَ فِیهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِینَ عَامًا یعنے زندگانی کی حضرت نوح علیہ السلام نے اونمین ہزار برس مگر پچاس برس تک مبعوث نہین ہوئے تھا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس اور زندہ رہے کہ عمر انکی ایک ہزار پچاس برسکی تھی اور بقول مقاتل دوسو پچاس برسکی عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس زندگانی کی اور عمر انکی ایکہزار چارسو پچاس برسکی تھی اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ عنکبوت مین لکھا ہے کہ احتاف نے وہب سے نقل کی ہے کہ عمر انکی ایکہزار چارسو برسکی تھی اور صاحب عین المعانی کہتا ہے کہ تین سو ستر برسکی عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور تین سو پچاس برس طوفان کے بعد پھر دعوت کی اور زندہ رہے کہ وفات کے وقت ایکہزار تین سو ستر برسکی عمر تھی اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک سو پچاس برسکی عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس تبلیغ رسالت کی اور طوفان کے بعد تین سو برس اور زندہ رہے چنانچہ کل عمر ایکہزار سات سو برسکی تھی اور ایکہزار پانچ سو برس بھی روایت مین آئی ہین القصہ حضرت جبرئیل یا حضرت عزرائیل نے اس حال مین حضرت نوح سے سوال کیا کہ ای دراز ترین پیغمبران از روی عمر دنیا کو کسطرح پایا گفتا مثل مرا سے دو دروازے سے کہ ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل آیا اور سوقت جان عزیز حضرت نوح کی حضرت عزرائیل نے قبض کی اور فرشتون نے انکو غسل دیا اور نماز پڑھی اور اہل ہفت آسمان و زمین کیسکے مرنے پر اتنا نہین روئے جتنا کہ حضرت نوح کے مرنے پر **فصل چوتھی** ذکر یافث بن نوح علیہ السلام مین اور احوال اصول قبائل ترک مین کہ انکی نسل سے ظاہر ہوئے روضۃ الصفا مین لکھا ہے بعضے کہتے ہین کہ یافث پیغمبر ہین اور جب حضرت نوح نے یافث کو کوہ جودی پر پہنچنے کے بعد رخصت کیا تا بجانب شمال اور مشرق کہ نامزد انکے تھے توجہ کرین یافث نے پدر بزرگوار سے التماس کیا کہ حضرت مجھوا یک علامت دین کہ جب چاہون مینہ برسنے لگے حضرت نوح نے بموجب انکی التماس کے بدرگاہ حق سبحانہ تعالی مناجات کی اور دعا انکی قبول ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک اسم بزرگ لاکر حضرت نوح کو دیا اور حضرت نوح نے اوسکو ایک پتھر پر نقش کر کے یافث کے حوالہ کیا اوس پتھر کو بیدہ اور حجر المیسر کہتے ہین اور ترک اوسکو جیدہ تاش بولتے ہین پھر یافث سوق الثمانین سے باہر آکر منازل اور مراحل طے کر کر اپنی مملکت مین پہنچے اور بطریق صحرا نشینان ایک مدت بسر کی اور مہماہای نیک و میان لائے جب انکی نسل بہت ہوئی تو انہون نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین کہ شہرہای بزرگ اقلیم چین کو اوس سرزمین مین بنیاد رکھی کہتے ہین کہ حضرت واہب العطیات نے انکو گیارہ فرزند عطا فرمائے چین و صقلاب و تبشیح و بجاری و ترک و خلج و خزر و روس و سدسان و غربان و رج اور انہون نے ہر ایک فرزند کا اپنی ذریت کی لڑکیون کے ساتھ نکاح کر دیا اور تعطیل اور تکثیر عباد و حمیت کی اور پہلے ترک بن یافث کہ ولیعہد اور راشد اولاد اور بغایت دلیر اور فرزانہ اور ہنرمند اور مردانہ تھا اور اوسکو

یافث اغلان بھی کہتے تھے اوس نواح مین سیر کرتا ہوا ایک مقام پر پہنچا کہ ترکی مین اوسکو اسبلوک کہتے ہین اور وہان ایک دریاے مختصر اور آب سرد اور چشمہاے خوشگوار اور مرغزار بیشمار تھے اور ترک کو وہان کی آب و ہوا موافق تھی مع اپنے یارون کے سکونت اختیار کی اور لکڑی اور کہانس کے گھر بناے اور بعد از چند مدت خرگاہ وغیرہ کا اختراع کیا اور گوسفند اور حیوانون کی پوست کی قبا اور طاق بنائے الغرض چونکہ حضرت یافث بادشاہ عادل و فاضل تھے و رباب رعیت کوئی دقیقہ مہمل اور نامرعی نچھوڑتے تھے اور بندگان الٰہی کو اپنی ظل حمایت مین مرفہ اور آسودہ کرتے تھے بخشندۂ بامنت نے انکو کئی فرزند شائستہ کرامت فرماے کہ ایک اونمین غوذک نام کہ شکار دوست تھا ایکدن صحرا مین نخچیر کے گوشت کو کباب کر کر کھا رہا تھا کہ ناگاہ ایک لقمہ اوسکے ہاتھ سے نمک دان مین گر پڑا اور غوذک نے اوس نوالہ کو اوٹھا کر اپنے منہ مین رکھا پہلے نوالے سے اوسکو ناپسند تر پایا پھر نمک کو کھانے مین ملا کر تناول کیا اور یہ رسم اوس روز سے معتاد طبیعت خلائق ہوئی اور ادراک اصلی اسکی ذہانت کو کہتے ہین اور ایک یافث کے فرزندون مین فرز تھا کہ بعد سیاحی مملکت شمال کنار آب اتل پر پہنچا اور وہ ساحل اسکو پسند آیا اور وہان ایک شہر بنا کیا اور اوسکے فرزندون نے رحم روباہ کو فتن جہان مین ظاہر کی اور باشارۂ پدر لومڑی کے پوست کا ملبوس درست کیا اور ایام زندگانی خرز مین جب اسکا ایک فرزند مر گیا چند مدت خرز نے سنجانا کہ اس مردیکو کیا کرون آخر کار چونکہ یافث مع اپنے بعضے متعلقون کو دریا مین غرق ہوے تھے اوسنے آگ کہ پانیکی ضد ہے جلائی اور اپنی قوم کے لوگونکو کہ حاضر تھے حکم کیا کہ اونہون نے طنبور اور آلات لہو مہیا کر کر گاتے بجاتے اوسکی لاش کو لیجا کر اوس آگ مین ڈالدیا کہتے ہین کہ ابتک سم مذموم اون شہرون مین باقی ہے اور نقل کرتے ہین کہ اول ہرون کے جتنے شگاف پہاڑونمین سے انہون نے پاے اور اونمین سے شہد نکال کر حلوا بنایا اور بعد ازین روس حوالی بلاد خزر مین آیا اور ایک ایلچی بھیجکر ایک گوشہ زمین کا التماس کیا کہ تا وہان سکونت اختیار کرے خزر نے اوسکے ملجی پر بہت نوازش کی اور اوس نواحی مین چند جزیرے کہ ہواے خوش اور زمین دلکش رکھتے تھے اوسکو تفویض کیے جب یافث کے فرزندون نے جابجا گوشہ نشین قرار پکڑا اغربان بن یافث کنار زمین بلغار پر آیا اور وہان عمارت بنا کر متمکن ہوا اور یہ نہایت مکار اور حیلہ گر تھا اسکو اسکے بھائی کے ساتھ کہ ترک بن یافث تھا ایک جنگ عظیم پیش آئی اور اوس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت یافث کسی دریا مین بمرگ مفاجات غرق ہو گئے وہ پتھر کہ حضرت نوح نے بارش باران کے واسطے انکو دیا تھا اغربان بن یافث کے ہاتھ آیا اور ہر ایک بھائی نے اوس سنگ کو طلب کیا اغربان نے از روی مکر و حیلہ اور ایک پتھر ویسا ہی پیدا کر کر وہی اسم بزرگ اوسپر نقش کیا اور سرانجام مہم کو قرعہ پر قرار دیا جب قرعہ بنام ترک بن یافث کے پڑا اور وہ پتھر دینا ضرور ہوا اغربان نے جو پتھر کہ جعلی بنایا تھا ترک کے حوالہ کیا اور ترک صادق بے آنکہ اوس پتھر کا امتحان کرے خوش ہو کر لیگیا اور عزیز اور محفوظ رکھا کیا چند سال کے بعد کہ ترک کو آب بارانکی احتیاج ہوئی ہر چند اوس پتھر سے مینہ طلب کیا

مفید نپایا جانا کہ غربان نے اس باب مین مکر کیا ہے مجبور ہوکر ایک لشکر فراوان کر کوہ وہامون اوسکی گنجائش نہ کرتے تھے فراہم کرکے اپنے بھائی
کے مقابلہ پر توجہ کی تا وہ تہماراوس سے ایسوے غربان نے بھی سپاہ اور فوج آمادہ اور آراستہ کرکے بمقابلہ کوہ اوسکی اولاد مین سے بہادر
اور دلیر تہما اور بشید جلادت فوزانگی اور شیوہ شجاعت و مردانگی سے آراستہ تہا ترک کے مقابلہ کی واسطے بھیجا اور بعد از ملاقات فریقین
جنگ سخت واقع ہوئی اور بمقہور اوس لڑائی مین مارا گیا اور ترک پھر گیا کہتے ہین کہ ابتک بنی اعمام مین وہی خصومت باقی ہے راوی
صقلاب بن یافث نے قصد کیا کہ کہین عمارت بناکر کے اوسکے سواسطے کہ اوسکی بھی عیال اور اطفال بہت ہوگئے تھے چین مین اوسکے ہان ایک لڑکا
پیدا ہوا اوسکی ماں جننے کے بعد مرگئی اتفاقاً ایک کتیا شکاری بھی جنی تھی اوس لڑکے کو اوس کتیا کے دودھ سے پرورش کیا جب وہ
فرزند بڑا ہوا تو کتون کی طرح آہو پکڑ کے کہاتا تہا اور اوسکے باپ نے ایک عورت اپنے کنبے مین سے اوسکو بیاہ دی اور اوس سے ایک لڑکا پیدا
ہوا اوسکا بھی صقلاب نام رکہا اور ایک مدت کے بعد مع اپنے اتباع اور اشیاع کے دیار روس کیطرف عزیمت کرکے ایک مقام لائق حال
اپنے کی روس سے طلب کیا روس نے کہا یہانکی جگہ نہایت تنگ ہے اور تمہارے واسطے زمین وسیع چاہیے کسواسطے کہ تم کثرت سے ہو
یہ روس سے مایوس ہوکر کماری اور خزر کے پاس گئے اور اسی امر کی درخواست کی اونسے بھی یہی جواب سنا بنابرین آتش محاربہ
نے اشتعال پایا آخر الامر صقلاب بہاگ کر ایک موضع مین جا پڑے عرض چونسٹھ درجہ مین کہ سکو ماوراے اقلیم سابع کہتے
ہین شدت برودت سے زمین کے نیچے گہر نا کر مقیم ہوئے اور کماری بن یافث کہ مرد عیاش تہا اور صید و شکار پر میل تمام رکہتا تہا
اثنائے شکار مین حدود بلغار مین جا پہنچا ایک مکان پر ایک حصار خورم اور چند موضع بانزہت اور ہواے معتدل پائی وہان سکونت
اختیار کی اوسکو خداوند عز اسمہ نے دو فرزند کرامت فرماے ایک کا بلغار اور دوسرے کا بلطام نام رکہا جب وہ دونون فرزند تمیز
کو پہنچے تو وہ ایک ایک موضع اختیار کرکر ترتیب عمارات مین مشغول ہوے اور رباہ اور سمور اور قاقم اور سنجاب بہم پہنچا کر اونکی پوست
کے ملبوسات پہنا کیے اور ابتک جو جماعت اون بلاد و امصار مین ہین اونکی نسل سے ہین اور چین بن یافث بنایت عاقل اور باتمیز
اور مدبر تہا اوسکے باپ نے اپنی مملکت مین ایک شہر بناکر اسکے نام کے ساتہ موسوم کیا چنانچہ سابق مذکور ہوا اور چونکہ چین بلند بلعت
تہا اور جمیع امور مین غور و روی رکہتا تہا صورتگری اور نقاشی اور جامہ ملون بنانے اور اختراع کرکر اپنے فرزندونکو سکہاے اور ابریشم
مقتول بہم پہنچا کر اور اکثر صناعات کہ اہل عالم مین متعارف اور مشہور ہین اوسکے ذہن وقاد کے نتایج سے ہین اور اسی اثنا مین
کہ ایک پسر فرخندہ اختر پیدا ہوا اوسکا ماچین نام رکہا جب ماچین مرتبہ رشد اور سن تمیز کو پہنچا ازدواج کی طرف میل کی اور بعد مرور
ایام اسکی نسل بہت ہوئی اور اس فرزند رشید نے اپنے پدر حمید کے ساتہ مشورہ کرکر کہا کہ اولاد اور اعقاب اور اقارب اور عشائر

ہمارے اس حدود مین سرحد شمار سے باہر ہین یہ مقام انکی سکونت کو واسطے وفا نہین کرتا ہے اگر اجازت ہو تو یہان کہین قرب وجوار مین
ایک شہر تعمیر کرون تاکہ کثرت واژدہام سے نجات پاؤن چنانچہ چین نے اجازت دی پاچین نے دار الملک مین ایک شہر بنا کیا اور اوسکو اپنے
نام کے ساتھہ موسوم کردانا اور وہان مقیم ہوا برکت عظیم اوسکی ذریت مین ظاہر ہوئی اور پاچین نے اپنی اولاد کو دنبون کی پشم بننے
سکھائے اور اوس سے انواع طرح کے لباس مہیا کیے اور یہ صید وشکار کی طرف مائل ہو کر عشاور کہ ایک جانور ہے پرند وغیرہ سے
خوبصورت اثنائے شکار مین پاکر اوسکے پر بنا بر زینت حرب اختیار کر کر حکم دیا کہ ہنگام جنگ وجدال مردان مبارز اور دلاور اپنے
خود اور عمامون پر نصب کرین اور یہ دوسری نوبت شکار گاہ مین ایک ہرن پکڑا اور جب اوسکو ذبح کر کر پوست مین سے باہر نکالا تو خون
سیاہ اور خوشبو اوسکی ناف مین سے روان ہوا پاچین نے کہا اسکو ضبط کر کر خشک کرین جب دوبارہ اوس خون کی عمل احتیاط مین آئی
خوشبو اوسکی مرتبۂ اول سے اسکے دماغین دوچند معلوم ہوئی حکم کیا کہ من بعد ہمان ایسا آہو نظر آوے اوسکے ناف کی بہت محافظت کرین
کہتے ہین کہ مشک اسطرح سے آہو مین پیدا ہاتا آیا یہ مرور مدت کہ اولاد اور اعقاب یافث کی بہت ہو گئے لغات مختلف انکی درمیان مین ظاہر
اور پیدا ہوئے اور انکی زبانون سے اپنی کلام معہودہ سے انحراف پایا چنانچہ چھتیس لغت انکی زبانون پر جاری ہوئے کہ کوئی فرقہ
دوسرے فرقہ کا کلام نہ سمجھتا تھا اس سبب سے سب متفرق ہو کر ایک دوسرے سے مفارقت کی اور اطراف دیار اور قصبات مین توطن کیا
اور بعضے امین سے کہ صحراانشینی کے معتاد ہوئے اوسی طریقہ پر رہے کہ آج تک بسبب جمیع اتراک اور مغول اور تاتار اور قبچاق وغیرہم کے
یافث کی ساتھہ منتسب ہوتے ہین اور سلاطین اور خانان ترکستان اور بلاد شمال یافث کی ذریت مین سے ہین **فصل پانچوین**
ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین صاحب نقاۃ القضا مین مرقوم ہے کہ بعض تواریخ مین ثابت ہے کہ حام بھی انبیاء مرسل مین سے تھے محمد بن
کعب القرظی نے انکی سبب تبدیل ہیات مین نقل کیا ہے کہ جب فرمان قضا جریان باری تعالی کا صادر ہوا کہ کشتی نوح مین کوئی اپنی
منکوحہ کی ساتھہ مجامعت نکرے جبتک کہ غلیان آب تسکین پاوے اور تراکم سحاب اور تلاطم امواج فرو نہ ہووے اوس کشتی جنگی مین
قرار نہ پکڑے آوان ممانعت اقتران بغیان آب مین شہوت حام نے غلبہ کیا لاچار اپنی حرم کی ساتھہ انہون نے خلوت کی اور رنگ انکا متغیر
ہو گیا اور بعض ائمہ تاریخ اس قول کو ضعیف جانتے ہین بلکہ اوس روایت کو بھی کہ نظر اوپر شرمگاہ پدر کی ڈالی اور پوشیدہ نکیا بہر تقدیر
بعد تسکین طوفان منزل نوح سے انہون نے سفر اختیار کیا اور منازل طے کر کر مناحل بحر محیط پر نواحی جنوب مین اقامت کی اور حق تعالی
نے فوفر زندانکو کرامت فرمائی ہند وسند ونج ونوبہ وکنعان وکرش وقبط وبربر وحبش اور انکی ذریت سودان مغرب
اور بلاد حبشہ اور زنگبار اور ہندوستان مین پھیل گئی اور فرزندان حام مین اٹھارہ نوع کی لغت پیدا ہوئی ہر فرقہ ایک لغت کی تھا

متکلم تھا اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی زبان نہ سمجھتا تھا مجبور اوس نواحی مین پراگندہ ہوکر رہ گروہ نے ایک شہر بنایا اور کیتے ہین کہ جانب جنوب خط استوا کی چودہ درجون تک کہ عمارتین اور بنائین واقع ہین بعض اولاد حام اون مواضع مین متوطن ہین

فصل چھٹی ذکر سام بن نوح مین روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ مقدسی اپنی تاریخ مین لایا ہے کہ سام بن نوح بھی کبار انبیاء مرسل مین ہوئے ہین حضرت نوح علیہ السلام نے جب انکو بوفور خردمندی اور کمال ارجمندی اور کثرت دانش اور وفور درایت اور شدت صلاحیت نفس اور نجابت نسبت اور فرزندون کی بہ تشتے او ممتاز پایا مرتبہ ولیعہدی اور خلافت انکو تفویض کیا اور اسرار نبوت اور غوامض رسالت سپرد کیے اور اور اپنی اولاد کو انکی متابعت اور فرمان برداری کی ساتھ وصیت کی اور موضع عالم اور وسط اقلیم کہ بہترین مواضع ربع مسکون ہین انکے ساتھ مخصوص گردانے اور حضرت عزت جل شانہ سے مسئلت کی کہ اکثر انبیاء اور اولیاء اور حکما اور سلاطین اور امرا اور طوائف صلحا اسکی نسل مین سے ہون اور سام نے پانسو برس تک زندگانی پائی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب کے زمانہ تک قید حیات مین تھے لیکن قول اول صحیح تر ہے اور قادر مجید نے نو فرزند انکو عطا فرمائے ارفخشد کہ ابو الانبیا ہین اور کیومرث کہ ابو الملوک ہے اور اسود اور ریفن اور ریوج اور لاود اور عیلم اور ارم اور ربور اور سام نے ہر ایک کو ان فرزندون مین سے ایک قطر مین اپنے اقطار ولایت سے بھیجا اور بعض کتب تواریخ مین مرقوم ہے کہ بنا بر آنکہ اولاد سام کی زبانین مختلف ہوگئین تھین کہ ساتھ انوس لغت کے کلام کرتے تھے اور کوئی قوم دوسری قوم کا کلام نہ سمجھتی تھی ہر ایک نے ایک مقام علیحدہ ڈھونڈھ کر عمارت اور زراعت کی ساتھ اشتغال کیا اور کیومرث تمام ذریت سام مین بادشاہ ہوکر رسوم سلطنت اور آئین حکومت مین مصروف ہوا اور ہر ایک کو اعیان مملکت سے مناسب حال اور مرتبہ کے ایک منصب مقرر کیا اور جبکہ اولاد سام اقلیم بابل اور یمن اور حضرموت اور عمان اور عراقین اور فارس مین بہت ہوگئی بعضون نے انمین سے بطرف مشرق اور تہورون نے بجانب مغرب رحلت کر کر اولاد یافث اور حام کے ساتھ اختلاط کیا اور شہر اور قصبات بنائے **باب چھٹا** بیان احوال حضرت ہود اور احوال شدید اور شداد پسران عاد اور صفت باغ ارم مین اور اسمین تین فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور رسالت اور ہلاک ہونی قوم انکی مین ۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اکثر اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد سے تا زمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ مدت ایکہزار دو سو برس کی تھی سوائے ہود اور صالح کے کوئی اور پیغمبر مبعوث نہین ہوا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ ہود پسر عبد اللہ رباح بن حارث بن عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح ہین اور بعضی کتب تواریخ اور تفاسیر مین لکھتی ہین کہ عابد بن شالخ بن ارفخشد بن سام عبارت

حضرت ہود ہی سے ہے اور معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین ہے کہ ہود بن سام بن نوحؑ دو پشت یا چہ پشت کے ساتھہ حضرت آدمؑ کو پہنچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک پشت کے ساتھہ بہر تقدیر حق تعالی نے انکو قوم عاد پر بھیجا تا انکو شریعت کی راہ بتاوین اور افعال ناپسندیدہ سے منع فرماوین اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ عاد دو فرقہ کا نام ہے ایک عاد اولی کو اوسکو عاد قدیمہ بھی کہتے ہین کہ اولاد عاد بن عوض بن ارم سے ہے اور شداد بھی انہین مین سے تہا کہ شہر ارم بنام اپنے جد کے بنایا تہا اور گہر انکے متصل عون کے تہے اور مقدم ہوئی اس فرقہ پر قرآن مجید بھی ناطق ہے کہ حق تعالی نے سورۂ والنجم مین فرمایا ہے کہ انہ اہلک عادا الاولی اور دوسرا فرقہ ایک شخص کی اولاد مین سے تہا اوسکا بھی نام عاد تہا اور عاد اولی کی نسل مین سے تہا ولیکن بہدر مین احقاف مین حضرموت کے متصل متوطن تہے اور فرزندانکی اطراف اس ملک مین منتشر اور پراگندہ تہے اور قوم عاد اولی کمال درازقامت ہوئی تہے تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین قد انکا بارہ گز کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اکثر انکے بارہ گز کے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ اطول انکے تاجہ گز کے اور اقصر انکے سو لہ گز کے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ دراز قامت سو گز کے تہے اور کوتاہ قد ساٹہہ گز کے اور بعضے کہتے ہین کہ لمبے ایکسو بیس گز کے تہے اور ٹھگنے اسی گز کے القصہ معارج النبوۃ مین ہے کہ تمام روی زمین مین انسے عظیم تر کوئی قبیلہ نتہا اور یہہ بہت آدمی تہے اور مال سب سے کہتے تہے اور شہر انکے حضرموت سے عمان تک تہے اور قوت اور طاقت انمین اس مرتبہ تہی کہ جب لات پتہر مین مارتی تو انکی باؤن گنٹہون تک دہنس جاتے تہے اور اپنے قد کی برابر پتہر کے ستون بنا کر اوپر رفیع الشان عمارتین بنا لیتے تہین جب کوئی انمین سے کسی پر غضبناک ہوتا تہا تو اوس شخص کو اوس قصر پر سے گرا دیتے تہے اور سب بت پرستی کرتے تہے اس قوم کے بتونمین سے ایک صنم اور دو سرا صنم اصنام رکہتا تہا اور مدت سے عبادت اصنام اور انکا فواحش اور مناہی اور منکرات مین مصروف رہتے تہے جب انسے بتوں کی پرستش اور تمامی فسق اور فجور نہایت ہوئی لگے حضرت ہود کو انکے خویش اور یگانون مین سے تہا انپر مبعوث ہوئی اور چالیس برس تک اوس گروہ باشکوہ کو ساتہہ ایمان اور توحید کی دعوت کیا کیے اور عذاب ظلم اور فساد اور فسق اور عناد سے ڈرایا کیے اور کہا کیے کہ دائرۂ شریعت سے باہر نہ آؤ اور معاصی مین سعی نکرو انہون نے اپنی حول اور قوت پر گمنند کر کہ حضرت ہودؑ کے کہنے پر ذرا التفات نکیا اور چند آدمی کہ انکے ساتہہ ایمان لائے تہے وہ بھی بخوف ضرر کفار نا ہنجار کے ظاہر نکرتے تہے جب حضرت ہودؑ نے انکو مبالغہ سے فرمایا اور اس قوم مردود نے ایذا اور قتل کا ارادہ کیا فرزندان حضرت ہودؑ انکی اس قصد نافرجام کو حضرت ہودؑ سے عرض کیا اور انہون نے سلامتی اہل ایمان اور ہلاکت صاحب کفران کی درگاہ ایزد منان سے چاہی اور دعا انکی قبول ہوئی آسمان سے مینہ برسنا موقوف ہوا اور انکی کوئی نمین پانی

کم ہوگیا اور باغ انکے خشک ہوگئے اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ تین برس تک اسیطرح پر رہا اور ایک روایت سو سات برس تک وہ گروہ نا ہموار قحط اور تنگی کے ساتھ گرفتار رہی ہر چند حضرت ہود انکو نصیحت کرتے تھے کہ خدای عزوجل کے ساتھ ایمان لاؤ تا اس بلا سے کہ جسمین ہو نجات پاؤ یہ کہتے تھے کہ تیرے کہنے سے ہم اپنے بتونکی عبادت نہین چھوڑینگے آخر الامر ان بدکردارون نے ایک جماعت اہل شقاوت کو طلب باران کے لیے مکہ معظمہ مین بھیجا کہ قیل بن عنز اور لقمان بن عاد اور لقیم بن ہزال اور مرثد بن سعد بن غفراء اور جلہ بن الجہیری معاویہ بن بکر کا خالو وغیرہ ستر آدمی تھے اور قیل مذکور ان کا سردار تھا اور اوس زمانہ مین یہ رسم تھی کہ جس کسی مومن یا موحد یا کافر ملحد کو مشکل درپیش آتی تھی تو وہ مکہ مین جاکر کہ اوسوقت مین بجای کعبہ ایک سرخ ٹیلہ تھا دعا کرتا تھا اور اوسکی دعا قبول ہوتی تھی - روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ اوسوقت ساکنان مکہ مبارکہ کہ ایک جماعت تھی فرزندان عمالق سے کہ عملیق بن لاوذ بن سام کہ انکو عمالقہ کہتے تھے اور رئیس اوس قوم کا معاویہ بن بکر نام تھا اور اوسکی ماں گلیحہ بنت جہیر قبیلہ عاد سے تھی - معالم اور بحر المواج مین لکھا ہے کہ معاویہ بن بکر نے انکو مہمان کیا اور بانواع ضیافت انکی ساتھ مشغول اور مصروف ہوا چنانچہ ایک مہینے تک طعام و شراب کی ساتھ یہ مصروف رہے اور دعا سے غافل ہوگئے پھر جب انہون نے حرم مین جانیکا قصد طلب باران کے لیے کیا اور کعبہ کیطرف جانے لگے مرثد بن سعد کہ مسلمانون مین سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے رکھتا تھا اوسنے کہا تم جبتک ایمان نہین لاؤگے مینہ نہین برسنے کا انکو اسکے کلام سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے اوس سے جدا ہوئے اور قربانیان ذبح کین اور بعضے کہتے ہین کہ جو انمین بہتر تھا وہ آگے بڑھا اور کہا یا رب طلب باران کے لیے آیا ہون اگر ہود راست گو اور سچا ہے تو مینہ کو بھیج اور معالم التنزیل مین اور بحر المواج مین یہ بھی ہے کہ انمین سے لقمان نے رستم مین درازی عمر کی درخواست کی چنانچہ اوسکی عمر ساتھ کرگسونکی کہ ہر کرگس سی برس زندگانی کرتا ہے ہوگئی اور مرثد کہ مسلمان تھا اور لوگونسے علیحدہ تھا یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی مین بھوک کی طاقت نہین رکھتا ہون مجکو دنیا مین نازونعمت کی ساتھ رکھ آواز آئی کہ کہو لگا اور فی الحال بقدرت ایزد متعال تین ابر کے ٹکڑے ہوا مین پیدا ہوئے ایک سفید اور ایک سرخ اور ایک سیاہ اور آواز دی گئی کہ ای قیل ایک ابر ان تینون ابرون مین سے اپنے اور اپنی قوم کے واسطے اختیار کرلے قولہ تعالی فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا یعنے پس جب دیکھا اونہون نے اسکو بادل سامنے آنیوالا جنگل اونکی مین کہا اونہون نے یہ ابر ہے مینہ دینیوالا ہمکو اسنے کمال خوش ہوکر کہا کہ سیاہ ابر کو کہ اسمین مینہ بہت ہوتا ہے اختیار کرلیا یعنے اوسوقت وہ ابر منزل گاہ عاد پر چلا جب قیل اور اوسکے تابعون نے یہ حال مشاہدہ کیا خوشیان کین اور ایک دوسرے کو بشارت اور مبارکبادی دینے لگا کہ یہ وہ ابر ہے کہ اس سے بوستان آبانی اور چمن زندگانی

ہمارے سزا اور غورم ہونگے یہ نجانا کہ یہہ ابر آبدار نہین ہے بلکہ باد آتشبار ہے کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے بلکہ وہ وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اوسکے ہوا ہی کہ بیچ اوسکے عذاب ہی درد دینے والا اور معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ چوتھی یا ساتوین زمین مین ایک ہوا ہے کہ اوسکو ستر ہزار جمار آہنی کی ساتھ باندہ رکھا ہی اور ہر جمار کو ایک فرشتہ اور ایک روایت سی ہر جمار کو ستر ہزار فرشتے پکڑی ہوئے ہین جب قیامت کا دن قائم ہوگا تو اوس ہوا کو چھوڑ دینگے کہ تمام پہاڑ سنگین مانند پشم رنگین کے اوڑ جاوینگے اور سارے آسمان پھٹ کر جدا ہو جاوینگے فرمان الہی ہونچا کہ آسمین سی ذرہ سی ہوا قوم عاد پر بیچ دو۔ بفرمان الہی مقدار حلقۂ انگشتری اور ایک روایت سی مقدار سوراخ سوئی کی چھوڑ دی جب وہ ابر سیاہ اوٹھا قوم عاد خوش ہوئی اور کہا کہ یہہ ابر ہمکو باران دیگا۔ حضرت ہود نے فرمایا کہ یہہ عذاب ہی جسکو تم جلدی طلب کرتے ہوا وال جنسے کہ انمین باد عذاب کو اوس ابر مین مشاہدہ کیا ایک عورت تھی جہرونام جب اوسنے یہہ حالت دیکھی دوڑ کر ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑی جب اوسکو ہوش آیا تو اوس سے پوچھا تو کیا دیکھہ کر گر گئی اوسنے کہا مینے ایک ہوا دیکھی کہ اوسمین دوزخ کی آگ کے شعلہ ہین اور آگے آگے اوس ہوا کے ایک گروہ بصورت مردان قوی نہاد دیکھی کہ اوس باد عذاب کو ہماری طرف کھینچ ہوئے لاتی ہین جب حضرت ہود نے اس ابر کو دیکھا جانا کہ علامت عذاب کی ہے فرمان آیا تو اپنے لوگون کو اس قوم مین سے نکال کر باہر چلا جا حضرت ہود علیہ السلام نے مع چار ہزار آدمیون کے اس قوم سے جدا ہو کر ایک گوشہ مین اپنے اور ان مسلمانون کے گرد ایک خط شکل دائرہ کھینچکر سب سے کہا کہ اس دائرہ سے قدم باہر نہ رکھنا لاجرم حضرت ہود کی ہاتھ کی برکت سے وہ دائرہ بطور قلعہ کے محکم ہو گیا اور سبب امن و امان اہل ایمان کا ہوا۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ہود سب مسلمانون کو لیکر جزیرہ مین چلے گئے وہ ہوا انپر مثال نسیم اور مانند رائح عنبر شمیم کے چلتی تھی اور موجب انکے آرام و راحت کا ہوتی تھی اور کافرون پر داغ جراحت کا۔ قوم عاد نے اپنی عورتون اور فرزندون اور مال کو جمع کر کر بہاگنے کا قصد کیا حق تعالی نے سانپ اور بچھو بھیجے کہ انہون نے اونکی راہ روکی اور یہہ نجا سکے ناچار پہاڑون مین گھسکر اپنے لڑکون اور جانورون کو درمیان مین کر کر مرد گرد اگرد انکے ایک کا ہاتھہ ایک پکڑ کر اور دامن سے دامن کو باندہ کر صفین باندہ لین اور کہنے لگے ہوا ہمارے ساتھہ کیا کر سکے گی اول وہ ہوا انکی عورتون اور لڑکون اور چارپاؤن کو انمین سے اوپر اوڑا لے گئی اور ٹکڑے ٹکڑے کر کر زمین ڈالدی اور انکے مکانات زمین سے اوکھڑ کر اور ہوا مین غبار ہو کر انکے سرون پر گرتے تھے۔ قوم عاد نے جب یہہ واقعہ ہولناک مشاہدہ کیا وہانسے بھاگ کر اپنے اپنے گھرونمین گھس گئے پھر ہوا نے بعضون پر دیوارین گرا کر ہلاک کر دیا اور بعضونکو گھر سے نکال کر اوڑا لیجاتی تھی اور انکے پوست تن سے جدا جدا کر کر اور رگین توڑ کر اور ہڈیان زمین پر ڈال دیتی تھی۔ اور بعضے کہ گھرونمین اور غارون مین چھپے تھے اونکو

وہان سے نکالکر اور بلندی پر لیجاکر زمین پر ہلاک کردیتی تھی ایک رئیس مع اپنی قوم کے کہ ایک گڑہے مین چھپ رہا تھا چار دن تک اونکو کچھہ آفت نہ پہنچی تھی پانچوین دن حضرت ہودنے اوسکے پاس آکر کہا دیکھا تونے کہ خدا تعالی نے عادیون کے ساتھہ کیا کیا اگر اب بھی تو ایمان لاوے تو اس بلا سے نجات پاوے اوس مردود نے سخن حضرت ہود علیہ السلام پر کچھہ التفات نکیا چھٹے دن صبح کو ہوا اوس غار مین گھس گئی اور ایک کو دوسرے سے ٹکرا کر مارڈالا آنکہ رئیس تنہا باقی رہگیا سا تو ین دن حضرت ہود علیہ السلام پھر اسکے پاس آئے اور کہا کہ دیکھا تیری گروہ پر کیا گذرا اب بھی توبہ کر اور ایمان لا کہ یہانسے تو سلامت نکلے اوسنے کہا اگر ایمان لاؤن تو تیرا خدا مجھکو کیا دے حضرت ہودنے کہا بہشت تجکو عطا کرے اوس مردک نے کہا کیا فائدہ کہ اب عادی تو مرگئے فرمایا کچھہ جواب باقی ہین اگر تو انکے ساتھہ ایمان مین موافقت کرے تھوڑی مدت مین ہر ایک سے سو فرزند پیدا ہوین کہ پھر تیری قوم بڑہ جاوے کہا اے ہود اس ابر مین یہہ لوگ کہ مثال شتران بختی کی نظر آتے ہین کون ہین فرمایا یہہ فرشتے ہین کہ اس امر پر موکل ہین کہا اگر مین ایمان لاؤن تو تیرا خدا انسے قصاص لیگا فرمایا وای اوپر تیرے کبھی تونے دیکھا ہے کہ جو کبھی کوئی بادشاہ کسی سپاہی کو کسی باغی اور طاغی کے مارنے کو واسطے بھیجے اور وہ سپاہی اوسکو مارڈالے پھر بادشاہ اوس سپاہی سے قصاص لیوے جب حضرت ہود اوسکے ایمان لانے سے ناامید ہوئے تو ہوا نے اوس غار مین گھسکر وہین اونکا دم بند کردیا ہلاک اور مارڈالا کہتے ہین کہ تسخیر باد بر قوم عاد آخر ماہ شوال مین ہوئی تھی روز شنبہ اور آٹھہ دن متواتر وقت صبح بدہ کے دن ہی دوسرے بدہ کی شام تک اور حصر مدت چلنا اس باد تند کا کلام الہی سے ظاہر ہے کہ سورۃ الحاقہ مین فرمایا ہے وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ یعنے نہیں تری انکے من باقیہ یعنے اور جو تھے عاد پس ہلاک کیے گئے ساتھہ باد تند عدے نکل جانے ذرا سی کے کہ لگا وہا اوپر باو کو اوپر اونکے سات رات اور آٹھہ دن کے جڑ کاٹنی پس نہ دیکھتا ہے تو اوس قوم کو بیچ اوسکے گرے ہوئے گویا کہ وہ لکڑی ہین کھجور کی کھوکلی پس کیا دیکھتا ہے تو اونمین کوئی باقی ہو روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ ایام عجوز کہ اہل تنجیم انکو آخر زمستان مین درج تقویم کرتے ہین انہین دنون سے عبارت ہے اور ان دنون کا ایام عجوز اسواسطے نام ہوا کہ ایک عجوز یعنے بڑہیا اس قوم مین سے خوف مندی ہوا تھا تنخانہ مین چھپے ہی تھی آٹھوین دن وہان بھی وہ ہوا پہنچی اور اوسکو ہلاک کردیا القصہ قوم عاد سے اوسدن کوئی بھاگنے والا زندہ نہ ہا مگر وہ لوگ کہ مکہ مین ہود کے واسطے گئے تھے اور یہہ وہین تھے کہ ناگاہ ایک مرد شتر سوار شب مہتاب مین پیدا ہوا کہ تین رات تین دن قعر ہلاک قوم عاد سے گذری تھین انہون نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اور کہان جائیگا اوسنے کہا مین ایک امت حضرت ہود سے ہون اور شہر عاد سے آیا ہون اور ولایت مصر کو جاؤنگا انہون نے اپنی قوم کی خبر پوچھی کہا اونکا حزن

زندگانی ساتھہ بادخزانی موت کے پریشان ہو گیا پھر انہون نے حضرت ہودؑ اور اونکی امت کے حال سے سوال کیا کہا وہ سلامت ہین
فیل اور اوسکے یارون نے جب اپنی دوستونکی ہلاکت اور اپنے دشمنونکی سلامتی سنی کہا اسی پروردگار اوس شریعت ہلاکت سی کہ
ہمارے دوستونکو تونے چکہایا اوسمین سے ہمکو بھی نصیب کر کہ ہماری زندگانی بغیر دوستان جانی کس کام کی ہے اور بیضی روایتون
مین قصص التنزیل مین ابو مطیع وغیرہ نے روایت کی ہے کہ انہون نے بعد سنے اس واقعہ کے خدا تعالی سے بقاے ابدی کی درخواست کی
ندای ہاتف غیبی سنی کہ ہمیشہ رہنا اس جہان مین جملہ حالات سے ہے انہون نے کہا تو ہمکو ہلاک کر کہ ہماری قوم کے ساتھہ واصل کرے
ہوا کو بہیجا کہ انکو ساتھہ بہی ہوا اور بیطرح سے درپیش آئی **فصل دوسری** ذکر شدید اور شداد پسران عاد اور صفت بہشت شداد
مین کہ بلیغ نوارم مشہور ہے ہر چند کہ ان دونون بادشاہون جبار کا لائق ذیل سلاطین نامدار کتب تواریخ مین مناسب سیاق تحریر
نہا لیکن چونکہ سیر نویسان سخن پرست کے پیش اور دانش و خرہنگ مین پیش تھے بسبب حایت منطوق لازم الوفوق ارم ذات العماد
الذی لم یخلق مثلہا فی البلاد کو ناطق توصیف عمارت عالیہ شداد کی ہے کتب سیر مین حضرت ہود علیہ السلام کے بعد لکہا ہے اور انکے
قصہ کو بنحو التصریح قیاد کیا ہے لاجرم قلم شکین رقم بیان ان دونون بادشاہونمین متابعت سلف بجا لاتا ہے۔ مدارک التنزیل
معالم اور وہاب علیہ القصص الانبیا مین باختلاف اقوال بطریق اجمال بیان کیا ہے کہ عاد مذکور کے دو بیٹے تھے شدید اور شداد
یہ دونون بادشاہ تھے کہ تمام اہل مشرق اور مغرب کو قہر اور غلبہ کے ساتھہ مطیع اور فرمان بردار اپنا کیا تہا اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے
کہ شدید اگرچہ مشرک تہا لیکن ایسا بادشاہ عادل تہا کہ ادا سے قانون عدالت جمشید دارا سے جام جہان نما عقل کو آئینہ روزگار بنایا تہا
اور ملاحظہ قاعدہ اسکندر یسی چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب تہا کمند مالطفت مین دل خلق اللہ کو کہینچتا تہا اور دانہ احسان و کرم سے رعیت
یان خاص و عام کو دام محبت مین لاتا تہا اسکے غایت صل سے بہیڑ یا گاہی بہیو نمین مقام ہمشیرگی مین ہوتا تہا اور اسکے کمال سیاست
سے باز تعرض کنجشک سے پہلو تہی کرتا تہا۔ کہتے ہین اسنے اپنی مملکت مین ایک شخص کو عہدہ قضاۃ پر منصوب کر کر اوسکا کچہ شاہرہ
سفر کیا تہا وہ قاضی ایک برس تک محکمہ مین بیٹہا کیا لیکن ایک حکم بہی اس سے صادر نہوا اور کوئی جھگڑہ اور قصہ اسکے پاس نہ آیا ناچار
و مجبور برس کے بعد قاضی نے بادشاہ سے کہا مجکو رہا نہین کہ قضاۃ کی اجرت لون کسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی قضیہ مجتہ کے نہین
آیا اور بیسنے کسی امر مین کوئی حکم نہین کیا کہ اوسکے سبب مستحق اجرت ہون۔ شدید نے کہا قضات کی اجرت لینی چاہیے کہ جو اس
مہم کا ولیفہ ہے اوسپر تونے قیام کیا ہے۔ القصہ بعد ازین وہ شخص اس قاضی کے محکمہ مین آیا ایک ذی اوسمین سے کہا کہ ایک زمین
مجھے اس شخص سے خریدی ہے اور اوسمین سے ایک خزانہ پایا ہے ہر چند کہ مین اس باغ کو لیتا ہون کہ اس گنج کو اپنے تصرف مین لا

کہ فقط زمین مینے خریدی ہے نہ خزانہ یہہ اسمین تصرف نہین کرتا بائع نے جواب دیا کہ مینے زمین کو مع اس پیکر کہ اوسمین تھی اس مشتری کیہاتھ بیچا ہے قاضی نے دونون کا حال تحقیق اور تفتیش کیا معلوم ہوا کہ ایک ان دونو مین بیٹا رکھتا ہے اور دوسرا بیٹی حکم کیا کہ یہہ دونون باہمدگر اپنے فرزندونمین شادی کردین اور یہہ خزانہ اپنی بیٹی کے جہیز مین دیکر دوسرے کو حوالہ کردے کہتے ہین کہ بعد سات سو برسکے شدید مرگیا اور شداد نے شوکت اور حکمت زائد از حد بہم پہنچائی - چارسو چند بادشاہ اسکے زیر حکم ہوئے اور کسیکو بادشاہان روے زمین سے اسکے ساتھہ مجال مقاومت کی نرہی اس تجبر کے سب سے یہہ خدائی کا دعوی کرنے لگا واعظون اور داناؤن نے کہ میراث انبیا مین سے علم باقی رکھتے تہے اس لعین کو پند اور نصیحت کرکہ عذاب سے خدا کے ڈرایا اور بعبادت حق تعالے دعوت کی ہیہات وہ بدبخت باز نہ آیا تا آنکہ خدای عزوجل نے حضرت ہود علیہ السلام کو شداد کی دعوت کے واسطے بہیجا حضرت ہود نے اسکے پاس آکر کہا خدا تعالی نے تجکو ہزار برسکی عمر دی ہے اور ہزار خزانہ تو نے جمع کیا اور ہزار دختران خوبرو کی تو خواستگاری کرچکا اور ہزار لشکر کو شکست دی یہہ نعمتین کہ تجکو اللہ تعالی نے عطا فرمائین اب اسکے شکرانہ مین ایمان لاو سنے کہا اس دولت و نعمت اور جاہ اور ثروت سے زیادہ مجکو اوسکی عبادتمین کیا حاصل ہوگا جو کوئی کسی کی خدمت بجا لاتا ہے تو بنا بر طمع ترقی منصب اور حصول دولت کے بجا لاتا ہے مجکو سب چیز حاصل ہے مین کسیکی خدمت کی حاجت نہین رکھتا حضرت ہود نے کہا یہہ تمام ملک اور دولت دنیا زائل اور فانی ہے حق تعالی اپنی عبادت کے ثواب مین تمام دنیا سے بہتر ایک چیز عطا فرماتا ہے کہ نام اوسکا بہشت ہے تجکو چاہیے کہ پیش از نزول موت اور حلول فوت اعمال نیک کرے تا موجب نجاح دو جہانی اور واسطہ فلاح باودانی کا ہووے اوسنے کہا بہشت کیا چیز ہے اور کیسی ہے حضرت ہود نے بہشت کی اوصاف بیان کیے اوسنے کہا مجکو ایسی بہشت کی حاجت نہین ہے کیونکہ مین دنیا مین ایسی بہشت بنا سکتا ہون اور اسکے بنانے پر مستعد ہو کر ایک ایلچی روانہ کیا اور ضحاک نازی کو کہ اسکا بہانجہ تہا اور اوسوقت مین مملکت حمیر پر مستولی تہا کہلا بہیجا کہ اسقدر زر و سیم اور جواہر بنا بر مصالح بہشت کے ضرور ہی روانہ کیا چاہیے ضحاک نے بموجب فرمان شداد خزانہ فراوان بلاد شام مین بہیجا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ اسنے سو شخصونکو اپنے معتبر سردارون مین سے معین کیا اور ہزار ہزار آدمی ہر ایک کے ہمراہ مقرر کیے تا اشتغال تعمیر عمارات مین مددگاری اون سردارونکی کرین اور سبکو ہر ایک کام پر متفرق کیا اور جمیع ممالک ربع مسکونمین حکم بہیجے کہ چاندی اور سونیکے کانون سے ہمین نقرئی اور طلائی بنا کر جلد ارسال کرین اور خزانے کہ زمین مین مدفون تہے اونکو نکالا اور متصل کوہ عدن کے کہ دیار عرب مین واقع ہے ایک شہر پاکیزہ مربع الجوانب کہ دو اوسکا چالیس کوس تہا بہشت بنانیکے لائق پایا اور تین ہزار اوستاد ہنرمند اور معمار و شہسند بہشت کی بنا نیکے لیے مقرر کیے کہ اونمون نے

اوس شہر کی ہر جانب سی دس کروہ بنیاد رکھی اول اوسکی بنیاد کو کھود کر پانی تک پہنچایا اور سنگ سلیمانی سے اوسکو بھرا جب وہ سنگ
زمین پر نمودار ہوئی چاندی اور سونیکی اینٹو نسے اوسکی چار دیواری بنائی اور بلندی اون دیوار ونکی پانسو گز متعارف اوس وقت
کے رکھی اور رنگنگری مروارید اور مرجان کے مرصع کاری سے آراستہ کیجو کہ وقت طلوع آفتاب اور اوسکی اشراق شعاع عالمتاب سے
آنکھین اون دیوار ونکی دیکھنے سے خیرگی کرتی تھین پھر اوس چار دیواری شہر مین ہزار محل چاندی اور سونیکے اور زبرجد کے کہ ہر کوشک
ہزار ستون پر مشتمل تھی بنائی اور ستون بھی زبرجد سبز اور یاقوت سی درست کیے اور محلونکے اوپر کنگریان اور نیچے بطور خانہ باغ روشنی
خوب اور جمنہای مرغوب ترتیب دیئے اور اوس شہر کے وسط مین ایک نہر جاری کی اور اوس نہر سے چھوٹی چھوٹے حوض محلون اور
پیچکون مین روان کیے اور اوس نہر کے صحن کو سنگریزہ ہای مینی اور یاقوت اور جواہر سے پر کیا اور نہر کے کنارون پر طرح طرح
درخت نصب کیجو کہ تنے اونکے سونیکے اور ٹہنیان زمرد کی اور بجای شگوفہ یاقوت اور مروارید لگائی تھے اور دیوارین مکانون
اور دکانون کو اندر سے مشک اور عنبر سے کہ گلاب مین گارا کیا تھا گمگل کیا اور جانوران خوش آواز اور خوش منظر دلکش صورتین
یاقوت اور جواہر سے بنا کر درختون پر تعبیہ کیے اور گرداگرد شہر ہزار مینار زر اور جواہر کے بلند بنائے اور اون مینارون پر جو گنبد
سفر کے تا نوبت بنوبت نگہبانی کرین اور دروازہ ہشت پر چار میدان آراستہ کیے اور میوہ دار درخت اونمین لگا ئے اور ہر میدان
مین لاکھہ کرسیان چاندی اور سونیکی رکھین جب یہ شہر مع منازل اور قصور تیار ہوا تو حکم کیا واسطے تمام شہر کے قالین اور فرش
ریشمی زرنار بنا دین اور چاندی اور سونیکی باسن اوس شہر کے مکانات مین بترتیب چنین اور بعضی نہرونمین آب شیرین اور بعضی مین
شراب اور بعضی مین دودہ اور بعضی مین شہد اور شربت جاری کیا اور بازارون اور دکانون کو بھی پردہای زرنار منقش سے آراستہ
کیا اور ہر اہل حرفت اور صنعت کو اونمین بٹھا دیا تا اپنے اپنے کامونمین مشغول رہین اور اور انواع اور اقسام کی کھانے اور حلوے
باورچی خانونمین پکنے کی واسطے مہیا کیے تا بسم اوش سرکار بادشاہی سے تمام اہل شہر کو پہنچین چنانچہ تین برس تک اتدن اتمام
اور اہتمام اس شہر مین مصروف اور سرگرم رہے اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ بارہ برس کی مدت مین یہ شہر اس کیفیت کی ساتھ
تیار ہوا۔ پھر لڑکیان خوبصورت اور لڑکے خوبرو ہر شہر اور اطراف عالم کی منگوا کر بجاے حور و غلمان وہان چھوڑ دئے اور نام اس عمارت کا
ارم رکھا بسبب مناسبت نام دادا اپنے کے کہ بواسطے کہ شداد نسل اوس عاد اولی سے تھا کہ وہ عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح
علیہ السلام اور معروف بعاد قدیمہ اور ساکن بمتصل عدن کے تھے چنانچہ اوپر بیان ہوچکا۔ پھر حکم کیا کہ جمیع امرای عظام باکمال تجمل
اور احتشام اوس شہر مین داخل ہوین اور آپ بھی مع لشکر بمقیاس واسطے سیر و تماشای اوس جاے دلکشا کی کمال تبختر اور غرور سے

روانہ ہوا اور بطریق استہزا اور تمسخر لاف وگزاف کرنے لگا کہ دیکھا بنا بر حصول ایسی بہشت کے مجکو تکلیف دیتے تھے کہ اپنی گھر کیسیکے روبرو خم کردن اب میری قدرت اور ثروت دیکھو اور استغنا اور بے نیازی میری مشاہدہ کری کہتے ہین جب اوس شہر کے متصل پہنچا اوس شہر کے آدمی جوق جوق اور فوج فوج اسکے استقبال کے واسطے آئے اور زر وجواہر اوسپر نثار کیا ہنوز اسکا ایک قدم شہر کے دروازے پر تھا اور ایک قدم اندر کو کہ ایک آواز تند آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ تمام خلائق ہلاک ہوگئی اور بادشاہ دروازے پر گر پڑا اور جان نکل گئی اور حسرت دیکھنے اوس شہر کی کہ ساتھہ اس مشقت اور تلاش کے درست کیا تھا مصرع دلکی دل ہی مین رہگئی افسوس + اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ یہہ مردود دو سو غلام زرین لباس کے ساتھہ واسطے سیر اوس باغ کے روانہ ہوا جب نزدیک پہنچا تو سب غلامونکو اون چاروں میدانونمین چھوڑ دیا اور آپ ایک غلام کے ساتھہ دروازہ بہشت پر گیا ایک پاؤن رکاب مین سے نکالکر دروازے کی چوکٹ پر رکھنے پایا تھا کہ ایک شخص ہاں کھڑا دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا ملک الموت کہا کیون آیا ہے کہا تیری جان لینے کو کہا مجکو اتنی مہلت دے کہ مین ایک بار اپنی بہشت کو دیکھہ لون کہا مجکو حکم نہین پھر کہا اتنی فرصت دے کہ گھوڑی پر سے اوتر آؤن کہا یہہ بھی اجازت نہین ایک پاؤن رکاب مین اور ایک پاؤن چوکٹ پر تھا کہ ملک الموت نے جان اوس ناپاک کی قبض کی اور پھر حضرت جبرئیل نے ایک آواز ہولناک ماری کہ تمام غلام اوسکے کہ چارون میدانون مین تھے ہلاک ہوگئے اور اوس بہشت کو زمین مین لیکر اوتار دیا کہ اوسکا کچھہ اثر باقی نرہا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ بعض کہتا ہے کہ مین نظر سے گذرا ہے کہ ملک الموت سے حق تعالی نے پوچھا کہ تجکو قبض کرنے روح کسی مخلوق مین رقت بہم پہونچی یا نہین ملک الموت نے عرض کیا بارخدایا دو شخصونکی روح قبض کرنے مین مجکو نہایت رقت دامنگیر ہوئی ہے اگر حکم تیرا نہوتا تو مین ہرگز اونکی روح قبض نکرتا - ایک اون شخصونمین ایک لڑکا تھا نو تولد کہ اپنی ماںکے ہمراہ کشتی کے تختے پر کہ دریای شور مین بہتا جاتا تھا مجکو حکم ہوا کہ اوسکی ماں کی جان قبض کردن اوسوقت مجکو اوس لڑکے کے حال پر رقت دامنگیر ہوئی کہ خبر گیر اوس طفل کا سوائے اوسکی ماں کے کوئی نتھا دوسرے وہ بادشاہ کہ جسنے بکمال آرزو ایک شہر بنایا کہ کوئی شہر دنیا مین ویسا نہین بنا ہے جب اوس بادشاہ نے بنا بر دیکھنے اوس شہر کے دروازے پر قدم رکھا حکم ہوا کہ روح اوسکی قبض کردن اوسوقت بنظر حسرت کے کہ وہ بادشاہ اپنے دلمین لے گیا مجکو رقت ہوئی تھی ارشاد ہوا کہ یہہ بادشاہ وہی لڑکا تھا کہ اسکو بیواسطے پرورش مادر و پدر اس قوت اور ثروت پر پہنچایا تھا جب وہ اس مرتبہ کو پہنچا تو ہمارے فرمان قضا جریان سے سرکشی کی اور تکبر اختیار کیا اور اپنے اعمال ناشائستہ کی سزا پائی - راویان انجمن حکایت اور ناقلان چمن روایت کہتے ہین کہ وہ تختہ کشتی کہ جسپر وہ لڑکا رہ گیا تھا بحرکت باد کنارے

دریا کے پہنچا وہان اوس گاؤن کے دہوبی کپڑے دہو رہے تھے اونہون نے جب دیکہا کہ ایک لڑکا تختہ پر ایک مرد یکساتہہ بہتا
جاتا ہے دریا مین اوترے اور اوس تختہ کو کینچکر کنارے پر لائے مردیکو تو دفن کر دیا اور بچہ کو اپنے حضر کے پاس لیگئے حضر گاذرن
بچہ خوش ہوا اور خوش قیافہ دیکہکر فریفتہ ہوا جو کہ اسکی اولاد نہی اوسکو فرزند لیمین لیا اور پرورش کرنی شروع کی تاآنکہ
یہہ لڑکا سترہ برس کا ہوا اور آثار بزرگی اور دانشمندی اسمین لڑکپن ہی مین نمودار ہوئے ایکدن گاؤن کے باہر لڑکونمین کہیل
رہا تہا کہ ناگاہ شور و غل ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہے اور لشکر آنا شروع ہوا اور سارے لڑکے ڈر کر اور ہیبت کہا کر بہاگ
گئے اور یہہ طفل بجرات تمام ایک ٹیلہ پر کہڑا ہوا سوار یکے گذرنے کا تماشا دیکہا کیا تاآنکہ جتنا لشکر تہا اسکی نظر سے گذر گیا اور پیادہ
بادشاہی کہ عقب لشکر بنا بر محافظت گرد پڑیکے متعین تہے گذرنے شروع ہوے اون پیادون مین سے ایک پیادہ نے دیکہا کہ
کہ ایک پوڑیا کاغذ کی رستہ مین پڑی ہوئی ہے اوسکو اوٹہا لیا اور کہولا تو دیکہا کہ اوسمین سرمہ ہے اوس پیادہ نے اپنے یارون سے
کہا کہ یہہ سرمہ پایا ہے اور مجکو ضعف بصارت ہے اگر تم کہو تو اسمین سے مین اپنی آنکہونمین دون شاید فائدہ بخشے اونہون نے کہا کہ را
مین سے گری ہوئی چیز اوٹہانی نہین چاہئے تہی اور اگر اوٹہائی ہے تو بی استحان اپنی آنکہونمین دینا روا نہین چاہئے پہلے اوسے
اور کسیکی آنکہ مین استعمال کرے اگر مضر نہو تو تو بہی استعمال کرنا اوس پیادہ نے دہین بائین دیکہا کوئی اوسکو معلوم نہوا مگر یہہ لڑکا
پشتہ پر کہڑا ہوا سیدیکہہ رہا تہا اس پیادہ نے کہا ای لڑکے یہان آؤ تیری آنکہونمین سرمہ دون تاتجکو زیب و زینت حاصل ہووے
لڑکا دوڑا ہوا پیادہ کے پاس گیا اور سرمہ کی پوڑیا اوس پیادہ کے ہاتہہ سے لیکر اور ایک انگلی اوس سرمہ سے بہر کر اپنی آنکہ
مین کینچی بحر دیکہنے کے خزینے اور دفینے زمین کے اسکی نظر مین ظاہر ہونے شروع ہوئے اسطرحسے کہ جیسے کوئی چیز پانی کی تہ مین سے
معلوم ہوتی ہے لڑکے نے ازراہ عیاری اور عقلمندی فریاد کرنی شروع کی کہ ای ظالمون نا انصاف تمنے میری آنکہہ اندہی کر دی
مین بادشاہ کی پاس جاکر فریاد کرتا ہون اور تمکو سزا دلواتا ہون پیادے یہہ کلام سنکر افتان اور خیزان سہمے اور حیران بہاگے
یہہ لڑکا سرمہ کا کاغذ لیکر اپنے گہر آیا اور دہوبیونکی حضر سے خلوت مین یہہ اسرار بیان کیو حضر نے کہا کہ گدہے اور خچر تیرے موجود ہین
اونکو جب سب سو رہین تو کدال پہاوڑا ہمراہ لیکر جہان کہ تجکو خزانی معلوم ہوتے ہین لیجا اور معتمد مزدور کہ برسون سے میرے رفیق
ہین انکو ساتہہ لی اور جسقدر کہ تجسے ہو سکے اوٹہا کر لے آ اس لڑکے نے اسیطرح یہہ عمل کرنا شروع کیا اور مال کثیر لایا کیا اور تمام
گاؤن کے آدمیونکو اپنے ساتہہ متفق کر کر وہان کو گیا اوس کو مار ڈالا اور آپ اوسکی جگہہ متصرف ہوا اور رفتہ رفتہ یہہ خبر حاکمون اور
فوجداروں تکو پہنچی وہ سب در پی انتقام ہوے اس لڑکے نے بہی فوج نگہداشت کی اور مقابلہ کیا اور غالب آیا تاآنکہ وہ بادشاہ مرگیا اور اس لڑکے

خروج کیا اور بادشاہ ہوا اور رفتہ رفتہ اقالیم دور و دراز پر بھی دستیاب ہوا اور تمام بادشاہ روی زمین اسکے زیر فرمان ہوئے آب جانا چاہیے کہ وہ شہر کہ اسنے بنایا تھا کیا ہوا استفاسیر معتبرین لکھا ہوا ہے کہ بعد ہلاک ہونے اوس بادشاہ اور اوسکے لشکر کے اللہ تعالی نے اوس شہر کو آدمیونکی نظر سے پوشیدہ کر دیا مگر یہہ کہ بعضی اندھیری راتونمین گرد نواح شہر عدن کے آدمیونکو کچھہ تابش اور درخشندگی وہان نظر آتی ہے کہتے ہین کہ یہہ تابش اوسی شہر کی دیوارونکی ہے اور عبداللہ بن قلابہ کہ ایک شخص ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایکدن اوس نواح مین وارد ہوا تھا ایک اونٹ اوسکے اونٹونمین سے کہ وہان چر رہے تھے بھاگ گیا اوس اونٹ کی طلب مین تیز ہوتا ہوا اوس شہر کے متصل پہنچا بجز دیکھنے مینارونن اور دیوارون اوس شہر کے مدہوش اور مبہوت ہو گیا اور اپنے دلمین خیال کیا کہ یہہ شہر بعینہ اوس بہشت کی صورت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے شاید در عالم معاملہ محکوہ بہشت دکھائی ہوا القصہ جب شہر کے دروازے پر پہنچا اور اندر گیا دیکھا کہ محل اور درخت اور نہرین سب بہشت موعود کے ہین اور شہر مین کوئی نہین ہے کچھہ جواہر اور یاقوت کہ صحن کوشکونمین پڑے ہوئے تھے اٹھا لیے اور بسبب خوف تنہائی باہر آکر دمشق کی راہ لی اور معاویہ بن ابی سفیان سے کہ بادشاہ وقت تھا تمام ماجرا کما حقہ نے اوس سے پوچھا کہ اس شہر کو خواب مین دیکھا ہے یا بیداری مین اوسنے کہا بیداری مین اور اوس شہر کی علامتین یہہ ہین کہ کوہ عدن سے وہان تک اسقدر فاصلہ ہے اور فلان جگہہ فلان درخت ہی اور فلان مقام پر فلان کوان ہے اور یہہ جواہر اور یاقوت کہ وہان سے اوٹھا لایا ہون موجود ہے معاویہ اس حال کے سنے سے متعجب ہوا اور اوسوقت کہ جو علما تھے اونسے دریافت کیا کہ آیا دنیا مین کوئی شہر ہے کہ چاندی سونے کا بنا ہوا ہے اور ایسی ایسی خوبیون کے ساتھہ موصوف ہو عالمون نے کہا ہان ہے کہ قرآن مجید مین اوس شہر کا ذکر آیا ہے اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ یعنے ارم ستون والی کہ نہین پیدا کیا گیا مانند اوسکے شہرونمین اور اوس شہر کو حق تعالی نے آدمیونکی نظر سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص میری امت مین سے اوس شہر مین جاویگا کہ سرخ رنگ اور کوتاہ قد اور اوسکی بھوؤن پر اور گردن پر تل ہوگا اور اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا اوس شہر مین پہنچے گا اور عجائب اور غرائب اوسکے مشاہدہ کریگا جب معاویہ نے یہہ اوصاف عبداللہ بن قلابہ مین ملاحظہ کیے مطابق نکلے کہا واللہ یہہ مرد وہی شخص ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ **فصل تیسری** بیان مدت اور وفات حضرت ہود علیہ السلام

مین معارج النبوۃ مین مذکور ہے کہ بعد ہلاک اوس قوم مردود کے حضرت ہودؑ نے اپنے مومنون کے ساتھہ ایک طرف حضرموت مین جہان تین اور منزلین بنایئن اور بامن و امان اون مکانون مین رہنے لگے آخر بقضاے الٰہی حضرت ہود علیہ السلام نے اس عالم سے رحلت کی

اور بعض روایات مین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرموت کے پہاڑون مین ایک غار ہے اور اوسپر ایک گنبد عالی ہے اور اگے اوسکے ایک سنگ خام کی تختی ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اوسپر چند سطرین بطریق وصیت لکھی ہین کہ ابتدا اوسکی یہ لکھا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَالنَّبِیِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اِلَی الْمَلَائِکَۃِ مِنْ عَادٍ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَبَوْا اِلَّا الْاِیْمَانَ وَخَلَعُوا الْاَصْنَامَ وَالْاَوْثَانَ فَعَصَوْنِیْ فَاَھْلَکَھُمُ الرِّیْحُ الْعَقِیْمُ فَاَنَا اَھْجُوْا کَاَنَّہُمْ یعنے شروع کرتا ہون مین بنام خدای بلند و بلندتر مین ہون ہود نبی بھیجا ہوا پروردگار زمین اور آسمان کا طرف ایک جماعت کے اولاد عاد سے پس بلایا مینے اون اولاد عاد کو طرف ایمان کے اور چھوڑدینے اصنام اور بتون نے پس نافرمانی کی میری اون کافرون نے پس ہلاک کیا اون لوگونکو بڑی تند آندہی نے پس ہوگئے وہ عادی مانند استخوان بوسیدہ کے اور بروایت مقیلان نوری اور عطا بن صائب اور عبدالرحمن بن ثابت اسطرح پر ہے کہ بعد خراب ہونے شہرہاے عاد کے حضرت ہود علیہ السلام مکہ مین آئے اور وہان تازمان وفات رہکے اور قبر شریف انکی مع اٹھانوین اور پیغمبرون کے کہ صالح اور شعیب وغیرہ ہین وہان موجود ہے اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ قبر مبارک حضرت ہودؑ کی ساتھ پانچ کم سو پیغمبرون کے کہ انمین سے صالح اور شعیب اور اسماعیل ہین درمیان رکن اور مقام اور زمزم کے ہے اور بروایت وہب بن منبہ اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ہودؑ کہ مظہر ہین افعال حج بجالائے تو ملک الموت بصورت ایک مرد انکے پاس آیا اور ایک حلہ بہشت کے حلونمین سے حضرت ہودؑ کے ہاتھ مین دیا حضرت ہودؑ نے کہا یہ کیا اچھا حلہ ہے اگر اجازت ہو تو پہن لون کہا پہن لو حضرت ہودؑ نے پہن لیا ملک الموت نے کہا یہ تیرا کفن ہے اور مین تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون حضرت ہودؑ نے کہا ذرا فرصت دے کہ مین اپنے گھر جاکر اپنے لڑکون بالونکو وداع کرلون کہا حکم نہین کہ ایک قدم تو یہانسے اوٹھانے پاوے اور وہین جان قبض کی اور حضرت جبرئیل حنوط لائے اور اور فرشتے مقرب آئے اور ان پر نماز کی اور صفا اور مروہ کے مابین دفن کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ قبر حضرت ہودؑ کی درمیان دارالندوہ اور باب بنی سہم ہے اور حلیہ شریف یہ ہے کہ صباحت یا ملاحت کمال رکھتے تھے اور دراز قد اور بسیار موی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ساتھ نہایت مشابہ تھے اور اسم اور لقب انکا بہ تہا کہ زبان عبرانی مین انکو عابر کہتے ہین اور عربی مین ہود اور نبی اللہ اور کمال زاہد اور عابد اور سخی اور شفیق تھے اور تصدق بہت کرتے تھے اور کبھی کبھی تجارت کیطرف میل کرتے تھے اور شریعت انکی حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت کی ساتھ مطابق تھی اور عمر بقول اصح ایکسو پچاس برس کی تھی اور بروایت علماے انصاری تین سو تینتالیس اور بقول اکثر مفسر ایک سو پچاس اور ایک قول سے چار سو اسی اور بسنان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہے کہ دو سو پینسٹھ برس کی عمر تھی **باب ساتوان** بیان قصہ حضرت صالح علیہ السلام مین اور اس باب مین تین فصل

فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت انکی مین تفسیر معالم اور مدارک اور انوار التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ اعراف مین لکھا ہے کہ حضرت صالح نوبشت کے ساتھ حضرت نوح کو پہنچتے ہین اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین سورۃ الحاقہ مین بیان کیا ہے کہ پانچ پشت کے ساتھ اور حق تعالی نے انکو قبیلۂ ثمود پر پیغمبری کے ساتھ بھیجا اور اولاد اور قبیلۂ ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح کو ثمود بھی کہتے تھے اور یہ بنی اعمام عاد بن عوض بن ارم ہین اور طبقۂ ثمود قبل از واقعہ قوم عاد ولایت حجر مین کہ درمیان دیار حجاز اور بلاد شام واقع ہے رہتے تھے اور جاڑے گرمی کے واسطے کوہستان مین پہاڑون کو تراش کر گھر بناتے تھے اور حجر سے تا وادی القری کہ جسکو باری تعالی نے سورۂ حجر مین وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ارشاد کیا ہے ایکہزار سات سو شہر آباد انگیز تصرف مین رکھتے تھے اور ہر شہر مین عمارتین بلند کہ جنکے در و دیوار سب تراشے ہوئے پتھر کے تھے اور تصویرین پھولون کی اور درختون کی اور سیمین بنا لی تھین بنا کیے تھے اور نعمین و اوعیش کی دیتے تھے اور بت پرستی کرتے تھے اور وادی القری مخصوص نام ایک شہر کا ہے اونمین سے کہ طول اور عرض اوسکا برابر کہ معظمہ کے ہے اور بیوہ دار درخت انند خرما وغیرہ اور چشمہ ہاے آب روان بہت ہین اور آبادی اوسکی نازمانہ نبوت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برقرار تھی چنانچہ وہ شہر مع جمیع متعلقات اوسکے بعد فتح خیبر کے بیچ قبضہ قدرت آنحضرت رسالت منزلت کے آیا - اور ہر چند کہ بہت عمارتین اور باغات بنا کیے ہوے ثمودیون کے حجر مین اور اوسکے نواح مین بھی موجود تھے ولیکن ذکر خاص وادی القری کا بیچ کلام باری تعالی کے اس جہت سے واقع ہوا ہے کہ یہہ مکان انتہاے شہرون کی اور متصل سرحد حجاز کے واقع ہے اور ہنوز آباد ہے - بخلاف حجر کہ وہ قریب تر بلاد شام کے ہے اور حجاز سے دور ہے اور میدان لق ودق اور ویران پڑا ہوا ہے پس مردم حجاز اوسکے احوال سے آگہی نہ رکھتے تھے اور تفسیر مدارک التنزیل مین ہے کہ عمر ہین انکی تین سو برس سے ہزار برس تک ہوتی تھین جب حضرت باری عز اسمہ نے طوالت عمر اور کثرت مال اور اولاد بسیار انکو عطا فرمائی بمقتضاے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى مخالفت احکام الٰہی کی پیش نہاد کر کر بطاعت اصنام اور عبادت اوثان مین مشغول ہوئے اور عصیان و فساد اختیار کیا لاجرم جناب جل جلالہ نے بنا بر تنبیہ اوس گروہ شقاوت پژوہ کے صالح بن جابر بن ثمود کو بوفور مال اور کثرت ثروت موصوف کیے عنفوان شباب اور شروع جوانی مین اور بعضے کہتے ہین بعد انقضاے چالیس سال کے عمر انکی سے بنا بر دعوت کرنے انکی مبعوث کیا اور آنحضرت نے بشارت نبوت اور قواعد رسالت قیام فرمایا اور اوس طائفہ باغیہ کو نصیحت کی اور بصراط مستقیم اور منہج قویم دعوت فرمائی کہ بتونکی پرستش چھوڑو اور عبادت الٰہی کیا کرو یہہ قبول نکرتے تھے اور معجزے طلب کیا کرتے تھے اور اونہون نے ایکدن عید کا مقرر کیا تھا کہ اوس دن باہر آکر

عید گاہ مین ہوتو سجدہ کرتے تہے ایکدفعہ حضرت صالح کو کہا کہ تو بہی ہماری عید گاہ مین آ تو اپنے خدا کو پکار اور ہم اپنے خداؤنکو پکارین جسکا خدا جسکی سن لے سب اوسکی تابعداری کرین اور کہنے پر اوسکے چلین چنانچہ یہہ قول اور اقرار باہم دگر کرکے دوسرے روز کہ انکی عید کا دن تہا اپنے بتونکو آراستہ کیا اور عید گاہ مین گئے ہر چند کہ انہون نے اپنے بتون سے کچہہ چاہا اثر اجابت ظاہر نہوا سب شرمندہ اور ذلیل ہوکر ملول اور غمگین ہوئے ایک چندغ نام کہ اشراف قبیلہ ثمود مین سے تہا اسنے ایک پتہر کہ انکی عید گاہ مین تہا اوسکی طرف اشارہ کرکر حضرت صالح سے کہا کہ اگر اس پتہر مین سے ایک اونٹنی کہ اوسکی سیاہ پیشانی اور سفید شکم ہو اور دس مہینے کے پیٹ سے ہو نکلی اور اسیوقت جبکہ تو ہم تیرے خدا کی ساتھہ ایمان لاوین اور بتون کا پوجنا چہوڑ دین اور اگر تو نہ نکال سکیگا تو ہم تجکو جہٹلا دینگے اور قصص الانبیا مین مذکور ہے کہ وحی آئی کہ ای صالح ہمنے چار ہزار برس پہلے سے تیرے واسطے ایسی اونٹنی اس پتہر مین پیدا کر رکہی ہے کہ تجسے معجزہ ہووے لیکن تو انسے عہد اور اقرار کر کہ ایہہ اوسکو مارنہ ڈالین اور اوسکا دودہ پیوین حضرت صالح نے انسے عہد لیا اور اقرار کروایا پہر دو رکعت نماز پڑہی اور حضرت رب العزت سے اوس معجزہ کی درخواست کی اور وہ مین نے آمین کہی وہ پتہر ہلنے لگا اور رونے لگا اور اوسمین سے اونٹنی جیسی اونہون نے درخواست کی تہی باہر نکلی اور وہ اتنی بڑی تہی کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک نو سو گز کی تہی اور روان ہوئی اور آ دہمکی مین انکر لیٹ گئی اور جنی اور بچہ بہی ساتہہ رہا پہر دونون جنگل کیطرف جاکر چرنے لگے چندغ فی الحال ایمان لایا مگر تمام اشراف ثمود باوجود دیکہنے اس معجزے کے ایمان نلائے اور کہا کہ صالح جادوگر ہے اور یہہ سات قبیلے تہے اور ایک کوان تہا کہ عق اوسکا پینے کا گہر اوسات قدر تہا اوسمین سے پانی پیدا ہوتا تہا اور یہہ ساتون قبیلے اوسمین سے پیا کرتے تہے اور پانی کم نہوتا تہا جب اونٹنی اوس کوئین پر آتی منہ ڈال کر سب پانی پی جاتی حضرت صالح نے بفرمان الٰہی وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اوس پانیکو تقسیم کیا اور کہا کہ ایکدن یہہ پانی اونٹنی پیا کرے اور ایکدن ساری قوم وہ اونٹنی ایک دن سب پانی پیجاتی تہی اور جتنا پانی پیتی تہی اوتنا ہی دودہ دیتی تہی اور سات قبیلے اوسکا دودہ دوہکر اپنی مشکونمین بہرتے تہے اور ایکدن انکی باری کا ہوتا تہا آپ پیتے تہے اور اپنے جانورونکو پلاتے تہے اور دوسرے دن کہ اونٹنی کی باری ہوتی تہی پہاڑ دن پر سے پانی لاکر پیا کرتے تہے اور اس دودہ کا روغن اور پنیر بنا کر شہرون مین تجارت کے واسطے لیجاتے تہے اون اور بال جو چیز چاہیے ہوتی تہی لیا کرتے تہے تا آنکہ یہہ تونگر ہوئے اور چار برس اسیطرح گذرے آخر الامر کفران نعمت کو اپنا پیشہ کرکر اپنے تئین درجہ ہلاکت مین ڈالا فصل دوسری ہلاک ہونے قوم حضرت صالح کے مین اور جلی ہونے ناقۃ اللہ کی تفسیر آیہ کریمہ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَآ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ

وَسُقیاہا فکذبوہ فعقروہا فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسویہا ولا یخاف عقباہا یعنے جھٹلایا ثمود نے بسبب سرکشی اپنی
کے جب اوٹھہایا بدبخت اوسکا پس کہا تمہارے واسطے اوسکے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانے اوسکو
کو پس جھٹلایا اوسکو پس پاؤن کاٹے اوسکے پس ہلاک ڈالی اوپر اوسکے رب اونکے ذنبسب گناہون اونکے پس خاک
برابر کردیا اونکو اور نہین ڈر پہاڑی اونکی سے - تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکھا ہے کہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی مشکل عجیب
اور ہیات حسب اور صورت غریب کہتے تھی کہ بعضے اوسکی صفت مین کہتے ہین کہ طول اوسکے ڈیل کا سو گز تھا اور عرض بھی
اوسکا سو گز اور مقدار درازی ہر پاؤن کی ایک سو پچاس گز اور وہ اونٹنی گرمی کے موسم مین پہاڑون پر رہتی تھی اور اور اونٹ
اور جانور اوس سے ڈر کر بھاگتے پھرتے تھے اور نیچے نہ اترتے تھے اور دبلے ہوکر مرمر جاتے تھے اور جاڑے کے موسم مین برعکس اسکے
انکا حال پانی کی واسطے خراب تھا اور قبیلہ ثمود مین ایک بڑا بیاہتی قنبرہ نام کمال سیار اور دختران خوبصورت شیرین گفتار
اور مواشی و انعام بیشمار رکھتی تھی بسبب مزاحمت اور مشارکت اونٹنی کے کہ انکے چوپاؤن کو آب وگیاہ سے تکلیف ہوتی تھی
اور ایک عورت تھی صدوف نام بغایت جمیلہ اور مالدار یہہ دو عورتین حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی دشمن تھین کہ اوسکے مارنے
مین سعی کیا کرتی تھین اور قدار بن سالف اور مصدع بن دابر یہہ دونون مردان پر عاشق تھے اور یہہ ہی دونون مالدار تھے
اور انکی خواستگاری کیا کرتے تھے ایکدن یہہ دونون مردان دونون عورتون کے گھر مین مہمان ہوئے ایک عورت نے کہا
ہمارے گھر مین پانی نہین ہے کہ تمہاری مہمانی کرین کسواسطے کہ آج حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی باری ہے - اور دوسری نے
کہا اگر ہمارے درمیان مین کوئی مرد ہوتا تو اس اونٹنی کو مار ڈالتا اون دو عاشقون نے کہا اگر ہم اسکو مار ڈالین تو ہمکو کیا
کیا دو اون دونون نے جلدی سے اپنے منہ پر سے نقاب اوٹھہائی اور کہا ہم اور ہمارا سب مال تمہارے ملک مین ہوجائے انھون
نے بہت سی شراب پی اور مست ہوئے اور ساتون قبیلون مین سے انکے سات یار تھے ان کافرون نے اونکو بھی اپنا شریک کیا
یہہ نو آدمی جمع ہوکر اوس رستے مین کہ جس سے سو اونٹنی پانی پینے جایا کرتی تھی چھپ رہے جب اونٹنی انکو دکھائی دی تو انھون
نے تلوارین پکڑ کر اوسپر حملہ کیا چاہا کہ مار ڈالین اونٹنی نے بھی حملہ کیا اور یہہ سب بھاگ گئے جب اونٹنی نے پانی پینے کو واسطے
اپنی گردن جھکائی ایک نے اون دونون عاشقونمین سے کہ چھپے چھپے ہوئے تھے اوٹھہ کر داہنا پاؤن اوسکا کاٹ ڈالا اور
دوسرے نے بانیا پاؤن فعقروا الناقۃ وعتوا عن امر ربہم یعنے ناقہ کو پکیا اور سرکشی کی امر پروردگار اپنے سو اونٹنی منہ کے
بل گر پڑی پھر اونون نے اوسکو دوڑ کر مار ڈالا اور اوسکا گوشت بانٹ کر اپنے اپنے گھر لے گئے جب اوسکے بچہ نے یہہ حال دیکھا

اور حضرت صالحؑ کو یہہ خبر پہنچی حضرت صالحؑ اور اور مومن آئے جب اوسکی بچہ دانی حضرت صالحؑ کو دیکھا رویا اور تین بار کہا افسوس میری
جان اور دوڑتے دوڑتے اوس پتھر کے پاس گیا کہ جسمین سے اوسکی مان نکلی تھی وہ پتھر پھٹ گیا اور بچہ اوسمین سما گیا اور بیچ موجب علیہ
کے تفسیر سورۃ القمر مین لکھا ہے کہ بچہ اوسکا پہاڑ پر آیا اور تین آواز زمین و یکہ آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکو بھی مار ڈالا
اوسوقت حضرت صالحؑ نے کہا کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا پہلے دن تمہارے منہ زرد ہو جاوینگے
اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور پھر ہلاک ہو جاوگے اور وعدہ اوسکا ہرگز خلاف اور جھوٹا نہین ہے جب حضرت صالحؑ
نے اسطرح پر کہا بعضون نے قصد کیا کہ حضرت صالحؑ کو مار ڈالین جب مارنے کی قصد پر روانہ ہوئے تو فرشتون نے اونکو رستے مین پتھر کو
مار ڈالا اور روایت علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہے کہ ایک غار مین کہ حضرت صالحؑ کی مسجد تھی کہ رات کو وہان نماز پڑھتے تھے انہون نے
کہا ہمپر تین دن کے بعد عذاب نازل ہوگا پہلے عذاب نازل ہونے سے حضرت صالحؑ کو مار ڈالنا چاہیے پس اول شب اوس غار کی پاس جاکر
کہون مین چھپ رہے کہ جب حضرت صالحؑ آوین تو مار ڈالین ناگاہ بفرمان الٰہی ایک پتھر اوپر اوترا اور یہہ اوسکے نیچے دب گئے اور دروازہ
غار کا اوس پتھر سے ڈھپ گیا اور یہہ وہین ہلاک ہو گئے تب اور کافرون نے آپسمین کہا کہ حضرت صالحؑ نے انکو مار ڈالا ہم بھی اوسکو
مار ڈالین سب نے لشکر جمع کیا اور یہہ کہ ورد ل مطلق حقیقت کار سے آگاہ نہوئے کچھ لوگ کہ حضرت صالحؑ کے موافق تھے اونہون نے انکو
نجانے دیا اور کہا صبر کرو اگر تین دن کے بعد عذاب آوے گا تو تمکو ہلاک کر دیگا اور اگر نہ آویگا تو تم حضرت صالحؑ کو مار ڈالنا اور یہہ انکے
کہنے سے باز رہے صبح کو جمعرات کے دن انکے منہ زرد ہو گئے اور جمعہ کے دن سرخ اور ہفتے کے دن سیاہ اتوار کے دن حضرت جبرئیل نے آنکر
انکے شہر کی دیوارین ہلائین کہ یہہ سب ہونچال جانکر اپنے گھرون مین سے بھاگے اور رونے لگے پھر ایک آواز ہیبتناک اور آگ آسمان
پر سے پیدا ہوئی کہ سب بیکبارگی ہو گئے اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ انہون نے حضرت صالحؑ سے پوچھا کہ ہم کس چیز سے
ہلاک ہونگے حضرت صالحؑ نے کہا جبرئیلؑ کی ایک آواز کے ساتھ اونہون نے بڑی بڑے کوئین کھودی اور اپنے عیال اور اطفال کو
اوسمین رکھا اور اپنے کانون مین روئی بھری اور بڑے بڑے کپڑے سرون سے لپیٹے تا حضرت جبرئیلؑ کی آواز انکے کانون مین پہنچے
جب یہہ سب تدبیر کر چکے تو حضرت جبرئیلؑ نے آنکر زمین کے نیچے سو ایک ایسی چیخ ماری کہ یہہ سب مر گئے اور تفسیر مدارک مین لکھا ہے
عقر ناقہ بدھ کے دن ہوا تھا اور ہلاک ہونا انکا ہفتے کے دن ہوا اور تفسیر زاد المسیر مین سورہ ہود مین لایا ہے کہ اون تین
دن مین کہ انکے زندہ رہنے کا وعدہ تھا انہون نے اپنے گھرونمین قبرین کھودین اور اوسمین بیٹھے کہ منتظر عذاب رہے جب چوتھا
دن ہوا اور آفتاب طلوع کیا عذاب نازل ہونے پایا تھا کہ یہہ سب اپنے گھرونمین سے نکلی اور یہہ ایک دوسرے کو پکارنے لگا

کہ ناگاہ حضرت جبرئیلؑ اپنی صورت اصلی سے پاؤن زمین پر اور سر آسمان پر اور پر مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے کہ پاؤن انکی زرد اور بال سفید اور پیشانی نورانی اور رخسارہ روشن اور سر کے بال سرخ رنگ مرجان اپنے نمایان ہوئے جب انہون نے یہہ حال دیکھا انکی ہیبت سے اپنی گھرون مین گھسکر قبرون مین بیٹھہ گئے حضرت جبرئیلؑ نے نعرہ مارا کہ مُوتُوا عَلَیْکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ یعنے مرو تم اوپر تمہارے لعنت خدا کی یکبارگی سب مر گئے اور بھونچال انکے گھرون پر آیا اور چیختین مکانونکی اپنپر گر پڑین حضرت صالحؑ نے گروہ مسلمانون سے بعد سننے اس خبر کے کہا کہ تم اس شہر کو چھوڑ دو کہ جای نزول غضب الٰہی ہے اور حرم مکہ کا احرام باندھو اور وہین رہو چنانچہ اسیطرح عمل مین آیا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر حجر پر سفر تبوک مین گذر فرمایا اپنے یارون سے ارشاد کیا کہ چاہیے کوئی تم مین سے اس شہر مین نہ آوے اور پانی اس شہر کا نہ پیوے اور اس گروہ عذاب چشیدہ پر نگذرے مگر آنکہ گریہ کنان اور عبرت گیران ہووے کسواسطے کہ اوہ واحین اون شقیون کی اسی شہر مین معذب تھین اور جہان کہ عذاب الٰہی ظاہر ہووے اوس مکان سے دور رہنا خوب ہے اور تفسیر بسیط مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے اون ایک آواز کے ساتھہ ہلاک کیا اون لوگون کو کہ قوم ثمود مین سے تھے مشرق مین اور مغرب مین اور زمین پر اور پہاڑون پر مگر ایک شخص کہ اوسکو ابو رغال کہتے تھے کہ یہہ کسی تقریب سے حرم مکہ مین وارد تھا جب تک کہ حرم مین تھا محفوظ رہا اور جب کہ حرم کی باہر آیا اور طائف کیطرف روانہ ہوا اثنای راہ مین اسکو بھی وہی پیش آیا جو کہ اوسکی قوم کو آیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت توجہ بہم طائف کے اسکے قبر پر پہنچے اور اوس شہر کے لوگونکی عادت تھی کہ جو کوئی اوسکی قبر پر گذرتا تو سنگسار کرتا آپ نے یارون سے فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو یہہ کسکی قبر ہے یارون نے عرض کیا ہم نہین جانتے خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا تمام قصہ بیان کیا اور فرمایا کہ علامت میری صدق کی یہہ ہے کہ اس شخص کی ہمراہ ایک سونے کی جریدہ مدفون ہوئی ہے آدمیون نے جب یہہ ماجرا سنا دوڑے اور اوسکی قبر کو تلوارون سے کھودا وہ جریدہ زرین نکلی اوٹھا لائے اور اوسکی قبر کو پھر بند کر دیا اور حضرت رسالت پناہ سے پوچھا کہ ابو رغال کون تھا فرمایا کہ پدر قبیلۂ ثقیف اور صاحب مواہب علیہ نے تفسیر سورۂ ص مین لکھا ہے اور نکت اور عیون مین وارد ہے کہ جملانا حضرت صالحؑ کا انکی قوم سے وقت دعوت ثانی کے ہوا ہے کسواسطے کہ جب پہلے حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو دعوت کی تھی تو سب ایمان لائے تھے اور جب حضرت صالحؑ نے وفات پائی قوم مرتد ہو گئے حق سبحانہ تعالی نے انکو پھر زندہ کر کر اپنپر بھیجا اور انہون نے انکو نہ پہچانا اور عجز سے طلب کیے اور اخراج ناقہ کا ہوا بعضے ایمان لائے اور اکثر نے تکذیب کی اور بسبب عقر ناقہ کی ہلاک ہوئے حضرت صالحؑ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے سلامت رہے۔ اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ابن عباس سے منقول ہے

کہ جب حضرت صالح ایمان لانی قوم کی سے ناامید ہوئے مغموم ہوکر مناجات کی اور کہا الٰہی مجکو سفر کی رخصت فرما تا سفر کروں شاید
تیرے بندوں مین سے کوئی بندا بزرگوار پاؤں اور کوئی محظ اوسکی مصاحبت سے انس حاصل کروں حضرت باری تعالیٰ نے شرف
اجابت ارزانی فرمایا حضرت صالح نے اطراف اور جوانب مین سیر کرنی شروع کی تا آنکہ ایک شخص کے پاس پہنچے کہ بعبادت پروردگار
مشغول تہا حضرت صالح نے اوس سے تنہائی کا سبب پوچہا اوس شخص نے کہا مین ایک مقام مین تہا کہ بدترین خلق خدا وہان مقیم
تہے اور کوئی شخص سوای میرے خدای عالم کی پرستش نکرتا تہا آخر الامر بارگاہ جلال احدیت سے حکم اونکی ہلاکت کی واسطے صادر ہوا
بجز میرے کسی نے خلاصی نپائی ناچار اب بنا براداے لوازم شکر نعمت کی پیوستہ بر اسم عبادت حضرت رب الارباب مشغول ہون
حضرت صالح بھی شکر منعم علی الاطلاق بجا لائے اور بجانب دریا متوجہ ہوئے تا آنکہ ایک جزیرہ مین پہنچے اور وہان ایک شخص کو دیکہا
کہ نماز ادا کر رہا ہے حضرت صالح نے بعد فراغ نماز کے اوسکی سکونت اور اقامت سے اوس جزیرہ مین پوچہا اوسنے کہا ایک جماعت
خبیث ترین خلائق کے ساتہہ مین کشتی مین تہا اور اونمین سے سوای میری پرستش معبود حقیقی مین کوئی مشغول نتہا آخر الامر
حق سبحانہ وتعالیٰ کا غضب اوس گروہ فساق وفجار پر نازل ہوا اور وہ سب اوس دریا مین غرق ہوئے اب بجا لاوی نعمت ایزدی
عبادت مین مصروف ہون یہ سنکر حضرت صالح اوسکو رخصت دیکر اور مراحل طی کرکر ایک شہر مین پہنچے کہ وہان سب لوگ کافر تہے تمام اوس
شہر مین دو مرد صالح پائے کہ ہر روز بکسب مشغول ہوکر جو کچہہ کہ انکی قوت سے زیادہ رہتا تہا اوسکو تصدق کرتے تہے ایکدن حضرت
صالح انکے پاس جاکر بیٹہہ گئے جب شام قریب ہوئی ایک آواز ہولناک انکے کانمین پہنچی حضرت صالح نے اوسکی کیفیت دریافت کی
اونہون نے کہا کہ یہ ایک جانور کی آواز ہے کہ ہر روز اس جگہہ دریا مین سے باہر آتا ہے اور جسکو پاتا ہے مار ڈالتا ہے حضرت صالح
نے کہا اگر مین اس جانور کو مار ڈالون تو اس شہر کے آدمی مجکو کیا دین اون دو شخصون نے اس بات سے خلائق کو آگاہ کیا اونہون نے
کہا اگر صالح اس جانور کو ہلاک کرے تو ہم اپنا آدہا مال اوسکو دین حضرت صالح نے انکا وعدہ سنکر درگاہ احدیت سے اوس جانور
کی ہلاکت کی طلب کی اور دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی اور وہ جانور دو ٹکڑے ہوکر مر گیا اوس شہر کے آدمیون نے اپنے وعدہ
پر وفا کرکر اپنا آدہا مال حضرت صالح کو دیا اور حضرت صالح نے اون دو شخصون سے التماس کیا کہ اس مال کو قبول کرو اونہون نے
اوسکے لینے سے انکار کیا اور کہا جو کچہہ کہ ہم اپنے کسب سے حاصل کرتے ہین ہمکو کفایت کرتا ہے اوسوقت حضرت صالح نے اوس
مال کو جس سے لیا تہا اونکو واپس کر دیا اور کہا الٰہی شکر کرتا ہون تجکو کہ اپنے عالی مقدار بندونکو مجکو دکہایا اور مقدار اس
حال کی وحی آئی کہ تو نہین جانتا کہ میرے ایسے بندے ہین کہ نظام دنیا اونکے ساتہہ منوط اور مربوط ہے اگر میرے اہل طاعت نہون

تو ایک طرفۃ العین نظر حال اہل عصیان پر نہ ڈالو ان پر حضرت صالحؑ نے بعد حصول سیر و سلوک اپنے وطن مالوف کی طرف مراجعت کی اور انکی قوم پر جو کہ اونکے نصیب مین ہونا تھا سو ہوا اور تفسیر جلالین مین بیچ سورہ ہود کے اور معالم مین بیچ سورۂ اعراف کے لکھا ہے کہ چار ہزار آدمی مومن تھے حضرت صالحؑ نے اونسے کہا کہ یہان قہر خدا نازل ہونے والا ہے یہان سے چلے جانا چاہیے ایک روایت ہے کہ یہ شام کو چلے گئے اور شہر سنان عوج مین پہنچکر وہان مقام کیا۔ روایت ہے کہ جب حضرت صالحؑ کی مدت عمر ہو چکی اور اس عالم سے بجنت الٰہی واصل ہوئے تو انکو جامع مسجد مین دفن کیا اور ایک روایت ہے کہ حرم مین آنکر مقیم ہوئے اور اوسی جگہ وفات پائی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین قبر ہے اور بقول بعضے وفات حضرت صالحؑ کی حضرموت مین ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ مکہ مین اور عمر انکی اٹھاون برس کی تھی اور مواہب علیہ مین سورۂ حج مین قیل آیہ کریمہ وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيدٍ کے آیا ہے کہ جب قوم ثمود ہلاک ہوئی حضرت صالحؑ چار ہزار مومنون کے ساتھ شہر حضرموت مین آئے بعضے منازل اوس ولایت مین آنکی موت حاضر ہوئی اور اوس جگہ کا حضرموت نام رکھا اور بستان فقیہ مین بروایت کعب الاحبار عمر انکی دو سو اٹھاون برس کی تھی اور بروایت اصح بزعم مورخان دو سو ساٹھ برس کی اور بقول اشہور پچاسی اور ایک روایت سے دو سو بیس برس کی تھی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ حضرت صالح بغایت صبیح الوجہ تھے اور انکے رخسار کا رنگ سفید تھا اور سرخ موی اور بلند قامت اور عریض القفا اور کشیدہ محاسن اور صحیح الاعضا تھے واللہ اعلم **فصل تیسری** احوال ذی القرنین اکبر مین اور حقیقت یاجوج اور ماجوج اور وصلت سد سکندری مین ترجمہ کتاب ہذا کہ یہ قصہ عجائب القصص مین تھا لیکن چونکہ منجملہ قصص قرآنی ہے لہذا قصص الانبیا اور حدیقۃ الاقالیم و حبیب السیر اور روضۃ الصفا سے اس ذخیرہ مین نقل کیا گیا۔ حبیب السیر مین مرقوم ہے کہ بروایت شہر بن الجہم اور اسم شراحیل ذی القرنین کا اسکندر ہے اور یہ اسکندر بقول بعضے مفسر اور اکثر اہل خبر غیر اسکندر فیلقوس رومی ہے اور ایک گروہ یہ کہتے ہین کہ ذی القرنین سوا اسکندر رومی کے کہ بادشاہ کل ممالک دنیا ہو گذرا ہے اور کوئی نہین ہے بالجملہ نسبت ذی القرنین مین بہت اختلاف ہے ایک طائفہ کہتا ہے کہ یہ ایک عجوزہ فقیرہ کی فرزند تھے بخشندۂ بی منت نے انکو بدرجۂ سلطنت پہنچایا اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ بزعم اکثر مورخین اسطرح پر ہے کہ بعد حضرت نوحؑ و قبل از ابراہیم علیہ السلام سوا حضرت ہود حضرت صالح علیہما السلام کے کوئی پیغمبر نہین ہوا لیکن اہل تاریخ کا کلام خبر دیتا ہے کہ ذوالقرنین اکبر حضرت صالح علیہ السلام کے اور حضرت ابراہیمؑ سے پہلے بر تبہ رفیعہ رسالت فائز ہوئے اور بروایت اصح تاریخ ملوک عجم مین مذکور ہے کہ نسب ذوالقرنین اکبر کا ساتھ یافث بن نوح علیہما السلام کے منتہی ہوتا ہے اس روایت سے بھی ظاہر اور ہویدا ہوا کہ ذوالقرنین اکبر غیر اسکندر رومی ہے کسواسطے

کہ اسکندر رومی اعقاب عیص بن اسحاق سے ہو کہ یہہ فرزندان سام بن نوح علیہما السلام سے ہین اور حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے
کہ بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ موسی علیہ السلام کے بعد تھا اور بعضے کہتے ہین حضرت عیسی علیہ السلام کے پیچھے ہوا اور
جمہور اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ قریب تر وقوع طوفان یعنے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کے بعد ہوے ہین اور اولاد
یافث بن نوح علیہ السلام مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ پیغمبر نہ تھے بادشاہ تھا اور بعضی روایت مین ہے کہ نہ بادشاہ تھے
نہ پیغمبر ایک مرد زاہد تھے اور سبب انکی وجہ تسمیہ مین اختلاف ہو کہ ذوالقرنین کیون نام ہوا حبیب السیر مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے
ہین چونکہ ذوالقرنین نے طرفین دنیا کو کہ عبارت مشرق اور مغرب سے ہے طواف کیا اس لقب کے ساتھ ملقب ہوے اور بعض کا یہ عقیدہ
ہے کہ یہہ کریم الطرفین تھے ابا اً عن جد اس سبب سے انکو ذوالقرنین کہا اور صاحب متون الاخبار کہتا ہے انکا ذوالقرنین اسواسطے نام ہوا
کہ انکے سر پر تانبے یا لوہے یا سونے کے دو صغیرہ گیسو تھے اور سالک ممالک ولایت علی المرتضی علیہ السلام سے تفسیر مدارک مین مروی
ہے کہ انہ لیس بملک ولکن کان عبداً اصابہ ضرب علی قرنہ الایسر فمات فبعثہ اللہ فسمی ذی القرنین انتہی کلامہ یعنے
بدرستیکہ تحقیق وہ بادشاہ نہا ولیکن تہا بندہ صالح ضرب پہنچی داہنے قرن پر اسکے عبادت خدا مین پس مرگیا پہر زندہ کیا اوسکو اللہ
نے پس ضرب پہنچی بائیں قرن پر پس مرگیا پہر زندہ کیا اوسکو اللہ نے پس نام ہوا ذی القرنین اور صاحب متون الاخبار نے اوس
معتمد ای اخبار سے نقل کیا ہے کہ انہ کان نبیاً بعثہ اللہ الی قومہ فکذبوہ وضربوہ الی قرنی راسہ فقتلوہ فاحیاہ اللہ تعالی
فسمی ذی القرنین بدرستیکہ وہ تہا نبی مبعوث کیا اوسکو اللہ نے طرف ایک قوم کے پس جہٹلایا اونہون نے اوسکو اور ضرب
پہنچائی اوسکو طرف دونون قرنون سر اوسکے کے پہر قتل کیا اوسکو پس زندہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے پس نام ہوا ذوالقرنین
بنابران دونون حدیثون کے ذوالقرنین کی نبوت مین بہی اختلاف ہو اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ مجاہد نے عبداللہ بن عمر
سے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین اکابر انبیاء مرسل مین تھے کسواسطے کہ حق تعالی نے انکو اپنی طرف سے خطاب فرما کر ارشاد کیا کہ
قلنا یا ذا القرنین الآیہ اور یہہ خطاب سوای ذوات کاملۃ الصفات انبیاء عظام علیہم السلام کے مخصوص نہین ہو سکتا اور مولف
مدارک نے تفسیر آیہ مذکورہ مین لکھا ہے کہ انکان نبیاً فقد اوحی الیہ ذا او الا فقد اوحی الی نبی فامرہ النبی بہ یعنے یہہ اگر تہا
نبی پس تحقیق وحی کی اللہ نے ساتھہ اوسکے اور اگر نبی نہا پس تحقیق وحی کی اللہ نے طرف نبی کے پس حکم کیا اوسکو نبی نے ساتھہ
اوسکے۔ اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ سنان بن ثابت الاصبحی نے اپنی کتاب جامع مین نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین اکبر حضرت
صالح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوے اور محل اقامت انکا دیار فرنگ تہا اور سلطنت عظیم اور مملکت وسیع رکہتے تہے اور پیوستہ بجہاد

کفار مصروف اور مشغول رہتے تھے تا آنکہ اونہون نے ہمت ہمایون بسیر اطراف بلاد و بقاع اور تفرج امصار و اقطاع متوجہ کر کر پہلے عزم دیار مغرب کا کیا اور چونکہ اون مواضع مین اصناف کفار متوطن تھے اور ہر چند کہ اونکو اسلام کیطرف دعوت کی کفر اور افعال ناشائستہ سے باز نہ آئے القصہ ایک برس تک ذوالقرنین وہان رہے پھر انکے ساتھ محاربات عظیم واقع ہوئی اور بہ تیغ بیدریغ اوس قوم اہل ضلالت اور بطالت کو قتل کیا اور طائفہ مسلمین کہ انکے ہمراہ تھے وہان متوطن کیے اور آپ وہانسے مراجعت کر کر زمین بیت المقدس مین آئے اور بعد چند مدت وہان سے باقصای دیار مغرب توجہ کی اور قصص الانبیا مین بیچ تفسیر قولہ تعالی اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنَاہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا یعنے تحقیق ہمنے جایا تھا اوسکو ملک مین اور دیا تھا ہر چیز کا اسباب پھر تھے پیچھے پڑا ایک اسباب کے لکھا ہے کہ خدای تعالی نے اونکو اوز قاف تا قاف مملکت عطا فرمائی تھی اور تمام راہین انکو بتا دی تھین یہہ تمام شہر و نمین پھرے اور عجائبات بہت دیکھے اور تمام جہانکی سیر کی تا آنکہ پہنچے مغرب کیطرف وہان ایک شہر تھا کہ اوسکا بازو ہی روئین نام تھا اور کسیطرف اوسمین جانے کا رستہ نظر نہین آتا تھا اپنا لشکر اوس شہر کے گرداوتارا اور کہا کہین رستہ نہین ملتا اس شہر مین کیونکر جاؤن پس سب نے حیلہ گر ہو کر رسیان اور کمندین اوسکی ایک دیوار پر ڈالین اور ایک شخص کو اوس دیوار پر چڑہایا جب وہ شخص دیوار پر پہنچا ہنسکا اوس جانب دیوار کے گر پڑا اور پھر نہ آیا انہون نے پھر ایک اور شخص کو اوپر چڑہایا اور اوس سے عہد لیا کہ جب تو دیوار پر پہنچے تو پانچ تین اوپر سے اودھر نگراو یہانتک ہمکو آگاہ نکردے کہ وہان کیا ہے وہ شخص بھی جب چڑہ چکا تو اوسنے بھی پہلون کیطرح اوس جانب گرادیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نہایت اندیشناک ہوئے کہ جسکو مین بھیجتا ہون وہ کچھہ خبر نہین دیتا اور اودھر کو کودتا ہے روایت کرتے ہین کہ وہ شہر سبا تھا اور اوسمین میوہ ہاے گوناگون اور سبزہ ہاے بوقلمون اور آب روان بہ حد وافر رہتا تھا اور وہان نہ گرمی تھی اور نہ سردی کفران نعمت کہ وہان کی لوگون نے کیا تھا حق تعالی نے سبکو ہلاک کر دیا تھا پس ذوالقرنین وہانسے گذر کر مشرق کیطرف متوجہ ہوے تا آنکہ متصل ایک جزیرہ کے پہنچے کہ اوس جزیرہ مین کئی شہر آباد تھے اور وہ نمین حکیم رہتے تھے اور اون شہر و نمین بغیر کشتی اور زورق کوئی نجا سکتا تھا جب وہان کی لوگ ذوالقرنین کی آنے سے آگاہ ہوے اپنی کشتیونکو جزیرہ کی اندر لیگئے تا یہ نہ آسکین اور ذوالقرنین کئی دن تک کنارہ دریا پر رہے اور پھر کچھہ حیلہ کر کر یہہ بھی اوس شہر مین گئے اور وہان دبلے دبلے نیلے نیلے آدمی دیکھے ذوالقرنین نے پوچھا کہ یہہ کیا ہے کہا یہہ ایک عذاب ہے کہ ہمنے بحکمت پایا ہے پھر اونہون نے ذوالقرنین کی مہمانی کی اور حکیم جمع ہوے اور ہر ایک نے کلمہ حکمت کہا جب ذوالقرنین کی نوبت پہنچی تو اونہون نے بھی ایک کلمہ حکمت کا کہا اونہون نے ایک خوان آراستہ کر کر ذوالقرنین کی روبرو رکھدیا اور آپ دور ہو گئے ذوالقرنین نے کہا

تم کسواسطے اسمین سے کچھ نہین کہاتے انہون نے اوس خوان پر سے سرپوش اوٹھالیا ذوالقرنین نے دیکھا طاس اور چند گانسے زرین یاقوت اور موتیون سے بھرے ہوے اوسمین دھرے ہین ذوالقرنین نے کہا یہہ کہانیکی چیز ہے انہون نے کہا یہہ وہ چیز ہے کہ جسکی طلب مین تو اتنی دور سے آیا ہے لیکن تیری بھوک کو نفع نہین کرینگے - پھر ذوالقرنین وہان سے ہندوستانکی طرف روانہ ہوے جب سرحد اوس کشور پر پہنچے تو ایک ایلچی وہانکے بادشاہ کے پاس بھیجا اور کہا اونکو کہنا کہ میری اطاعت اور فرمان برداری قبول کرو کہ میرے ساتھہ بہت لشکر ہے اور مین نہین چاہتا کہ لڑکر تمہارے شہر مین داخل ہون اور فضا وعظیم ہوکر تمہارا شہر خراب ہو جاوے اور وہ ایک ولایت تھی باآب وہوای خوب اور درختان بسیار مرغوب - جب ذوالقرنین کا ایلچی وہان گیا اور شاہ ہند کو اونکا پیغام پہنچایا اوسنے بھی اپنا سفیر اونکے پاس بھیجا جب وہ حاضر بارگاہ ذوالقرنین ہوا اونہون نے حکم دیا کہ اسکو اچھی جگہہ اوتارو تا آرام ورحمت ہوے الغرض تیسرے دن اوسکو ذوالقرنین کے روبرو لیگئے جب ذوالقرنین نے اوسکو دیکھا سر جھکا دیا اور رسول ہند نے ناک مین اونگلی کی اور پھر نکال لی اور بے سخن اور کلام باہر چلا گیا خاصان ذوالقرنین نے پوچھا کہ جب رسول ہند کو تمنے دیکھا تو سر کیون جھکایا اور اوسنے اپنی اونگلی ناک مین ڈالکر کیون نکال لی اور بے عرض اور معروض کیون چلا گیا - ذوالقرنین نے کہا جب وہ آیا تو مینے دیکھا کہ مرد طویل القامت ہی مینے سمجھا کیا کہ کہتے ہین دراز قد آدمی بے عقل ہوتے ہین اوسنے ناک مین اونگلی کی اور کچھہ نکالا اور باہر چلا گیا یعنے مجھہ مین خیر اور صلاح ہے پھر ذوالقرنین نے کہا اسکی مدارات بہت کرنی چاہیئے اور خاص میرے مکان مین اوتارو کہ مرد بزرگ اور عقیل معلوم ہوتا ہے چنانچہ اوسکی بہت خاطرداری اور مدارات عمل مین آئی - پھر ذوالقرنین نے ایک روغن سیاہ کی ٹھلیا اوسکو بھیجے اوسنے بیل مین سویان ڈالکر اونہی بھیجدی مقربان بارگاہ متعجب ہوے پوچھا کہ یہہ حضرت نے کیا کیا تھا کہا کہ مینے روغن کی ٹھلیا اوسکو بھیجی تھی اور اوسمین یہہ حکمت تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص یہہ حکمت آیا ہے جیسے یہہ ٹھلیا اوسنے اوسمین سویان ڈالدین یعنے علم اور حکمت تمہارا تیرہ اور تاریک ہی اور ہمارا علم روشن مثل آئینہ یعنے لوہا اور فولاد سے بعد صیقل آئینہ بنتا ہے چونکہ اس ایلچی نے مدت دراز تک پیشگاہ ذوالقرنین سے رخصت پائی بادشاہ ہند نے ایک اور ایلچی کی زبانی کہلا بھیجا کہ سفیر اول کو رخصت کر دیا چاہیے کہ انتظام مملکت اوسپر موقوف ہے اور اس ملک مین سوای اوسکے اور کوئی لائق سرانجام مہام سلطنت نہین ہے ہنوز اس سفیر کو رخصت نہ دی تھی کہ بحسب اتفاق ذوالقرنین طہارت خانہ مین گئے اور وہان ایک شکل مہیب دیکھی کہ شدت خوف سے ان کا رنگ متغیر ہو گیا جب یہہ باہر نکلے سفیر ہند نے انکی بشرہ سے آثار پریشانی اور خوف دریافت کیے اور اوسنے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے انہون نے صورت حال بیان کی اوسنے کہا میرے پاس ایک دارو ہے کہ اوسکے ساتھہ تمہارا علاج کرتا ہون چنانچہ وہ دوا انکے استعمال مین لایا

ذوالقرنین پھر دوبارہ پائخانہ مین گئے اور وہی صورت پھر انکے سامنے آئی انہون نے چاہا کہ اوسکو مار ڈالین لیکن نہ مار سکے اور پائخانہ مین سے باہر نکل آئے تو گونا انکا رنگ بحال ہوا اور غیر مندون کو دیکھکر خوش ہوا اور کہا بڑا افسوس ہوتا اگر تمہارا علاج نکلتا کہ یہ صورت تمکو ہلاک کر دیتی وہ ایک جادوگر تہا کہ بقصد تمہارے ہلاک کرنیکے آیا تہا پھر ذوالقرنین نے ایلچی مذکور کو رخصت کیا اور بہت سی عذرخواہی کی - پھر بعد سیر ممالک مغربی گذرانکا زمین مشرق مین ایک ایسی قوم پر ہوا کہ وہ چٹیل میدان اور ریگستان مین رہتے تھے اور مطلق گہر اور دیوار انکو میسر نتہا اور جو کہ زراعت پنبہ اور غلات وہان نہوتی تھی سب مرد اور عورت ننگے رہتے تھے اور کہانا اور شہر نسے لاتے تھے اور مانند حیوانات کچھ حیا و حجاب انمین نتہا بول اور براز اور جماع ایک دوسرے کے سامنے کرتا تہا اور دنکو موسم گرما مین شدت گرمی سے اور رات کو افراط سردی سے جاڑے مین نہایت تکلیف اوٹھاتے تھے ولیکن سکونت اور توطن اوس مقام کا ترک نکرتے تھے ذوالقرنین نے انکے مشاہدہ اس حال سے تعجب کیا اور آگے روانہ ہوا ہر گاہ انکا ورود اقصای دیار مشرق پر ہوا تو متصل دو پہاڑون بلند کے ایک نہایت آبادی دیکھی وہان انہون نے مقام کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ یعنے یہانتک کہ جسوقت پہنچا درمیان دو دیوار کے پایا وری اون دونون کے ایک قوم کو نہ نزدیک تھی کہ سمجھین بات کو - مراد سدین سے دو پہاڑ ہین کہ ارمینیہ اور آذربائجان کے بیچ مین ہین اور اون دونون پہاڑون کے پیچھے یاجوج ماجوج رہتے ہین کہتے ہین وہان ایک قوم تھی اونکے اتنے بڑے بڑے کان تھے کہ ایک کان اوڑہتے تھے اور ایک کان بچھاتے تھے اور اونکو مکان بنانا نہ آتا تہا - عمر بن مالک کہتا ہے کہ مین وہان گیا جہان سے آفتاب نکلتا ہے کہ اتنا بڑا مینے آواز اوسکے نکلنے کی ایسی سنی جیسے زنجیر کی جھنکار اور اوسکی ہیبت سے بیہوش ہوگیا - کہتے ہین یاجوج ماجوج دو قومین ہین - اولاد یافث بن نوح علیہ السلام سے - جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعضونکا قد یاجوج ماجوج مین سے ساٹھ گز کے ہین اور بعضون کے اسی ہی زیادہ ہین اور ایک گروہ انمین سے ایسے ہین کہ جنکے بدن ہین اونتہی چوڑے یعنے طول اور عرض مین برابر ہین اور بعضے ایسے ہین کہ ایک کان اوڑہتے ہین اور ایک کان بچھاتے ہین - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چار لاکھ لوگ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ دس لاکھ آدمی ہین اور انمین کوئی نہین مرتا جب تلک کہ اپنی نسل مین ہزار جوان لڑکے نہ دیکھلے - ایک گروہ کا نام انمین سے ناسک اور ایک گروہ کا منسک ایک کا ہاویل اور ایک کا ہاویل تہا القصہ کہا اونہون نے یا ذوالقرنین اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ یعنے ای ذوالقرنین

تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہین بیچ زمین کے پس آیا ہم ٹہراوین واسطے تیرے کچہہ محصول اوپر اسبات کے کہ بنادیوے
تو درمیان ہمارے اور درمیان اونکے روک اور حدیقۃ الاقالیم مین لکہا ہے یہہ لوگ کہ وہان رہتے تہے اور یاجوج اور ماجوج نے
حیران کر رکہا تہا اولاد سقلاب مین سے تہے اور ایک شہر مین کہ دارالملک سقلابیان تہا رہتے تہے اور انمین ایک بادشاہ تہا ذوالقرنین
کے پاس آیا اور ذوالقرنین نے اوسکو اپنی شریعت پر دعوت کی رئیس سقلاب نے قبول کی اور کہا ہم یاجوج ماجوج کی باتون نہایت
تنگ ہین کہ ہمکو تباہ کر رکہا ہے اگر ہمارے اونکی درمیان مین کسیطرح سے ایسی سد باندہی جاوے کہ اونکے آنیکی روک ہوجاوے اور کوئی
اونمین سے اوپر نہ آسکے تو کمال باعث استحکام اطاعت اور فرمان برداری کا ہوذوالقرنین نے قبول کیا قولہ تعالی قَالَ مَا مَكَّنِّي
فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ کہا جو کچہہ قدرت دی ہے
مجکو بیچ اوسکے پروردگار میرے نے بہتر ہے پس مدد کرو تم میرے ساتہہ محنت مین بنادون مین درمیان تمہارے اور درمیان اونکے
دیوار موٹی لاو تم مجکو تختہ لوہے کے یہانتک کہ جب برابر کردیا درمیان دونون پہاڑون کے ۔ القصہ دیپہ دیا ذوالقرنین نے
اور ہاتہہ باؤن سے مدد کی اوس قوم نے تو درمیان اون دونون پہاڑون کے کہ جہان سے یاجوج ماجوج آتے جاتے تہے بڑی
گہری بنیاد کہودوائی تاآنکہ پانی نکل آیا پہر اوسمین بڑے بڑے پتہر ڈالکر اور نیو اوٹہاکر زمین کے برابر کیا پہر لوہے کی اینٹین برابر اوپر
تلے رکہہ کر چنین اور اتنا بلند کیا کہ اون دونون پہاڑونکی چوٹیون کے برابر وہ دیوار ہوگئی کہتے ہین کہ اون دونون پہاڑون کے
درمیان مین چار ہزار قدم کا فاصلہ تہا کہ سد کھینچی اور عرض سد پینسٹہہ گز اور ایک قول سے پانچ کوس اور طول ڈیڑہ سو فرسخ اور ارتفاع
دونون کا دو ہزار چہہ سو ارش پہر بموجب کہنے ذوالقرنین کے کورین یعنے دہونکنیان اوسمین رکہکر پہونکا کہ وہ آہنین اینٹین سرخ
ہوگئین پہر اوپر شیشہ اور رانگ پگہلا کر ڈالا کہ وہ سوراخ کرا اوسمین کے تہی بند ہوکر مضبوط ہوگئے اور اوس دیوار نے استحکام پایا
اور بقول مولف ہفت اقلیم اوس سد مین ایک دروازہ رکہا ہے کہ اوسکے دو کواڑ ہین ہر کواڑ ساٹہہ گز کا عریض اور ستر گز کا طویل اور
پانچ گز کا ضخیم اور کواڑونکو بند کر کر ایک قفل اوسمین لگا دیا ہے کہ طول اوسکا سات گز کا ہے اور کنجی بہی سات گز کی ہے کہ اوسمین لٹکا
دی ہے اور اوس کنجی مین چوبیس دندانہ ہین ہر دندانہ جیسے ہاون دستہ اور وہان کی بادشاہ نے مقرر کر رکہا ہے کہ ہر جمعہ کو دن مع
ایک جماعت کثیر اوس دروازے پر آتے گزرہاے گران اوسپر مارتے ہین تا اس بات سے اونکو معلوم ہو کہ اس دروازے پر نگاہبان اور
پاسبان حاضر اور موجود ہین پس یاجوج ماجوج نہ اوسپر چڑہ سکتے نہ سوراخ کر سکتے ہین اور اونکی عادت یہہ ہے کہ جو چیز پاتے ہین کہا
جاتے ہین آدمی ہو یا جانور یا کہیتی اور یہہ نسب مین ترکون کے بہائی بند ہین ۔ القصہ جب یہہ سد تیار ہوچکی تو ذوالقرنین نے سجدہ شکر

ادا کیا اور کہا یہ ایک بخشش ہے میرے پروردگار کی طرف سے پس آویگا جب وعدہ آفریدگار ہو جائیگی یہ سد زمین ہموار ترجمہ قرآن مجید
مین درذیل آیہ کریمہ فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء وکان وعد ربی حقا یعنے پس جب آوے وعدہ پروردگار میرے کا کر دیوے
اوسکو ڈہا کر اور ہے وعدہ رب میرے کا سچا سکتے ہین اوس دیوار مین ایک چھید ہو گیا ہے صبح ہوتی ہے تو یاجوج ماجوج اوسمین توڑ نکو
تسے ہین جب شام ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ کل توڑینگے اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے جب انکے نکلنے کا وقت برابر آویگا اوس روز
کہینگے کہ انشاء اللہ تعالی کل کو توڑینگے پس دوسرے دن توڑ کر چلے آوینگے اور سب عالم مین عمل کرینگے پھر قصد کرینگے تہا
اور آسمان پر تیر مارینگے وہ تیر خون آلودہ ہو کر گریگا پھر حق تعالی انپر گرمی غالب کریگا کہ یہ سب انپے چارپایونکو کہا جاوینگے
اور نہانا پانی پیجاوینگے اور پھر بھی پیاس نہ بجھیگی تو کہا جاوینگے لیکن کہ اوسد سے نہین نکل سکینگے حدیقۃ الاقالیم مین لکہا
کہ کتاب سالک المسالک سے منقول ہے کہ واثق باللہ خلیفہ عباسی نے خواب مین دیکہا کہ سد یاجوج ماجوج کہل گئی ہے اور ایک قول
سے بالکل بغیر خواب کے یہ کہا ہے کہ احوال سد پر مطلع ہووے بنابران سلام ترجمان کو پچاس آدمیون کے ساتہ تحقیق کرنے کے واسطے
بہیجا سلام ترجمان سامرہ سے ارمنیہ اور ارمنیہ سے بلاد لان مین اور وہان سے باب الابواب مین اور وہان سے ولایت خزر
مین گیا اور بادشاہ خزر نے کہ جرجان نام رکہتا تہا چند شخص ترکونکو اوسکے ہمراہ کر دیا سلام وغیرہ نے ولایت خزر سے نکل کر ارمانیہ مین
قلعہ ارمونکی آکر ایک زینے مین پہنچے کہ وہان سے بدلوانکے ملک مین پہنچی تہی اور اوسدن اور راہ قطع کی کہ پہر ایک مقام پر انکو
راہ نظر آیا کہ وہان کوئی شخص تہا لیکن بیابان آبادی نہ تہی سلام وہان سے بہی گذر کر ساتہ منزل اور گیا حتی کہ بعد سے
اوسکا نظر نہین کہ اونکے نزدیک سد یاجوج ماجوج ایک گڑہے مین واقع ہے پہنچا پس اگرچہ شہر اوسکے تہوڑے تہے لیکن تمام اماکن
اور صحارہی اوسکے بغایت سہمناک تہے اور اوس زمین مین ایک حصن تہا نہایت مستحکم کہ محافظان سد وہان رہتے تہے اور دین اسلام
رکہتے تہے اور زبان عربی اور فارسی جانتے لیکن خلفای بنی عباس کے ہونے سے بیخبر تہے بہرتقدیر دوسرے دن سلام کو سد کے نزدیک
لیگئے سلام نے ایک پہاڑ دیکہا اور ایک دروازہ بزرگ کہ دوسو پچاس گز اوسکا عرض تہا تخمینا اور وہان پانی نہ تہا اور اوس دہانہ پر
کوئی کہاس اور کوئی درخت نہ تہا ایکبارہ اوسکو نظر آیا کہ پختہ اینٹون سے اوس دروازہ مین بنا ہوا تہا اور ایک قلعہ بہی اوس روزہ
مین تعمیر کیا ہوا تہا اور اوس قلعہ کی دیوارین اور سد اسقدر بلند تہی کہ اوس سے زیادہ کوئی عمارت بلند نہوگی پھر سلام نے وہان سے
مراجعت کی مدت جانے اور آنے سلام کی کہ روز روانگی سے پہر آنے تک تخمینا منزل مع مشاہدہ عجائب اور غرائب کہ اوسنے
اپنے رسالہ مین بتفصیل لکہی ہے دو برس اور چار مہینے تہی - الغرض ذوالقرنین بعد پہرنے گرداگرد اطراف جہان اور باندہنے سد

اراضی اسکندریہ مین پہنچے اور شہر مقدونیہ کی عمارت بنا کی کہ یہ عمارت شہر دوسو پچاس برس مین تمام ہوئی پھر ذوالقرنین نے حکم دیا کہ اوس شہر کے گرد چار دیوارین پختہ بناوین اور اوسکو ایسا شفاف اور سفید کیا کہ وہان کے رہنے والی بنا بر محافظت نور بصر کے نقاب باندہے رہتی تھے اور اوس شہر کے ایک کونے مین ایک مینار تہا چہ سو گز کا بلند اور اوسمین سو راخ رکہے تھے اور آبگینہ اوسمین لگا دئے تھے کہ اونمین سے دریا کی سیر کرتے تھے جبکہ کوئی لشکر اوس شہر کیطرف آتا تہا تو وہان کے اہالی اور موالی مطلع ہو کر سامان جنگ درست کرتے تھے اور وہ شہر ایکہزار اور پانچ سو برس آباد رہا بعد ازان ہزار برس خراب رہا پس اسکندر ثانی نے کہ عبارت ذوالقرنین اصغر سے ہے پھر اوسکو تعمیر اور آباد کیا اور اسکندریہ نام رکہا۔ مصنف حدیقۃ الاقالیم لکہتا ہے کہ یہ شہر واقع کنار رود نیل ہے اور سب عمارت اسکی سنگ رخام رنگارنگ کی ہے اور حصار اوسکا چار دروازے رکہتا ہے ایک جو ہمیشہ مسدود رہتا ہے اوسکو باب السدا ور دوسرے کو باب الرشید اور تیسرے کو کہ بجانب دریای شور ہے باب البحر اور چوتھے کو باب سدرہ بسبب درخت بیری کے روبرو اوسکے کہتے ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ مینار رفیع بہی اسکے وقت بلیناس حکیم یونانی نے بنایا ہے۔ اور مولف ہفت اقلیم نے رقم کیا ہے کہ جو کشتی قسطنطنیہ مین مخالفین کی آتی تہی اوس آبگینہ مینار سے معلوم ہوتی تہی اور اہالی شہر مستعد بقتال اور جدال ہوا کرتے تھے اور ہوام اوس سے یہ تہا کہ ہوام اور موذیات مثل مار و کژدم وغیرہ مطلق وہان پیدا نہوتے تھے اور ہر صباح سب رہنے والے اپنے مکانون کو پاکیزہ اور مصفا رفت اور روب کیے ہوئے پاتے تھے اور دہوان کہ صعود کرتا تہا بلند ہوتے ہی اثر اوسکا پدید ہو جاتا تہا اور اکثر اہل تاریخ نے لکہا ہے کہ اہل فرنگ بسبب مطلع ہونے سنگہاے اسکندریہ کے اوپر قرب جہازات انگلستانی بسبب آبگینہ ہای مینار کے در پا دریافت اوسکی حقیقت کی ہوئی اور بعد مشورہ ہمدگر کے بعضے اعیان فرنگ کو از روے نیرنگ قلیس بصورت صاحبان زہد و تقوی بنایا اور اسکندریہ مین بصورت مساکین اور فقراے باخدا پہنچایا تا آنکہ سکنا وہان کے اہل اللہ جانکر معتقد ہوے اور ان زاہدان لباسی نے از روے مکاشفہ ظاہر کیا کہ اسکندر رومی نے اس مینار مین گنج فراوان رکہا ہے اور انکا کہنا لوگون نے باور کیا حتی کہ عمر عاص باوصف کمال دانش اور عقل رسا فریفتہ اس قول کا ہوا اور آبگینہ کو پارہ پارہ کروایا جو کہ چند دفینہ سے اوسمین بنایا تو پھر بدستور نصب کروایا ولیکن اس نقل اور تحویل سے وہ خاصیت رویت سفاین مسافت دور و دراز بالکل زائل ہو گئی۔ القصہ ذوالقرنین نے بعد از فراغ سیر اور سیاحت اپنی سپاہ کو رخصت کیا اور آپ عبادت الٰہی مین مشغول ہوا تا آنکہ جہان فانی سے بدار جاودانی رحلت کی اور مدفن انکا ایک قول سے جبال تہامہ اور مدت مملکت ایک قول سے چالیس برس اور بروایت صحیح چھ سو برس اور یہ سکندر بنتے تھے اور اپنا قوت حاصل کرتے تھے اور جو کچہ زیادہ رہتا تہا تصدق کر دیتے تھے اور در روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ فرنگ ذوالقرنین

سرخ اور سفید تھا اور میانہ قد اور عظیم الرأس العینین اور کیسو سیاہ رکھتے تھے اور اسم اور لقب انکا سعودی ذکتا باخبار الزمان مین لکھا ہے کہ اصل نام انکا ہرمس ہے اور بہرگاہ کہ منتہای مغرب اور مشرق عالم تک پہنچے اور نشیب اور فراز جہان کا مشاہدہ کیا ملقب ذوالقرنین اور خلیق اور متواضع بہت تھا اور جہاد پر کمال رغبت رکھتے تھے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **باب آٹھوان** بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام مین اور حالات بعضے اولاد اور اعجاد انکی مین اور اس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور ولادت اور رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم پانچ پشت کے ساتھہ حضرت ہودؑ تک پہنچتے ہین اور ولادت باسعادت اونکی زمانہ نمرود مردود مین ہوئی اور نمرود چھ پشت کے ساتھہ سام بن نوح علیہ السلام کو پہنچتا ہے اور نمرود اون چار آدمیون مین سے تھا کہ بادشاہ تمام دنیا کے ہوئے تھے دو مسلمان کہ ایک کو سکندر ذوالقرنین کہتے تھے اور دوسرے حضرت سلیمان تھے اور دو کافر کہ ایک نمرود اور دوسرا بخت نصر اور بعضے شداد اور عاد کو کہتے ہین تفسیر بحر الموا مین ہے آیہ الم تر الی الذی حاج ابراہیم فی ربہ ان اٰتٰہ اللہ الملک یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف اوس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اوسکے کے کہ دی اوسکو اللہ نے بادشاہت لکھا ہے کہ اول ظالم جبار کہ بیچ جہان کے پیدا ہوا اور تمام عالم اپنے تحت حکومت مین کیا تھا اور بہت سے طلسم بنا ئے تھے کہ چاند نمین سے سحر گلدانین مین مذکور ہوئے نمرود مردود تھا القصہ وہ ناپاک بت اور اک دعواخدائی کا کرتا تھا اور اپنی صورت کا بت بنوا کر اطراف عالم مین بھیجتے اور تمام آدمی اونہین پوجتے تھے اور اس بات سے غافل اور جاہل تھے کہ یہ کفر اور شرک ہے اور یہ بہ نسبت حضرت رب العزت کے امر بہت نالائق اور ناسزا ہے کہتے ہین کہ نمرود بن کنعان کہ بادشاہ روئے زمین تھا شہر بابل مین ایک رات سوتے خواب مین دیکھا کہ افق شہر سے ایک ستارہ نے طلوع کیا کہ اوسکے جمال کی روشنی سے آفتاب اور مہتاب کا نور جاتا رہا گھبرا کر بیدار ہوا اور کاہنون اور منجمون کو جمع کر کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اونہون نے کہا ولایت بابل مین ایک لڑکا نجستہ طالع خلوتستان عدم اور نابود سے فضای سحرای وجود مین منصہ شہود پر جلوہ گر ہوگا کہ وہ تجکو اور اہل مملکت کو ہلاک کریگا اور ابھی یہ مولود اپنے باپ کی صلب سے مانکر رحم مین نہین پہنچا ہے لیکن بالیقین اسی سال مین پیدا ہوگا اور بڑا ہو کر خلقت کو دعوت کریگا جب یہ بات اس مردود نے سنی تو ایک جماعت کو اپنی مملکت مین مقرر کیا کہ تمام مردون کو عورتونکی صحبت کرنے سے باز رکھین اور جن عورتونکو حمل رہ چکا ہے جسوقت کہ وہ جنین اگر بیٹی پیدا ہو تو چھوڑ دین اور اگر لڑکا پیدا ہووے تو اوسکو مار ڈالین چنانچہ بفرمان اوس ملعون کے ہزارون اور لاکھون لڑکے مار ڈالے لیکن کچھہ فائدہ نہوا جب وہ ساعت نزدیک پہنچی کہ یہ مرکز نطفہ دائرہ رحم مین قرار پکڑے کاہنان موزون قیاس اور منجمان اختر شناس نے نمرود مردود سے کہا کہ وہ نطفہ کہ جس سے ایسا فرزند

پیدا ہوگا فلانی شب مین اپنے باپ کے صلب سے شکم مادر مین قرار پکڑیگا نمرود نے حکم کیا کہ ایک دن پہلے اوسدن سے تمام مرد اپنی عورتون کے پاس سے دور شہر سے باہر چلے جاوین اور معتمد نگہبان دروازون پر شہر کے بٹہایا کہ کوئی مرد اندر نہ جانے پاوے اور کوئی عورت باہر نہ نکلنے پاوے چنانچہ ایک دروازے پر آذر کو کہ رفیق اور ملازم قدیم اور اسکے مقربون اور محرمون مین سے تہا بٹہایا اور آپ بہی ایک جماعت خواص کی باہر چلا گیا اوس رات آنکو عورتین سیر کرتی ہوئین اپنے اپنے گہرونمین سے باہر نکلین اور ہر طرف پہرنے لگین اتفاقاً اوسکی بی بی یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مانکا گذر اوس دروازے پر ہوا کہ جہان آذر حفاظت کو واسطے بیٹہا ہوا تہا جب اوسکی نظر اوس عورت منجذبہ صورت پر پڑی آتش عشق کا نون دلمین روشن ہوئی اور شعلہ شمع شہوت نے غلبہ پکڑا آذر نے اوس خاتون جلیلہ کے ساتہ خلوت کی اور اوس دغدغہ باطن سے فارغ ہوا منتظبان قضا و قدر نے باجرا ی قضای وَيَقْلِمُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا اوراکہا تہا تہوڑا دکہلاتا تہا تمکو بیچ آنکہون اونکی کے تو کہ تمام کرے اللہ کام کہ تہا کرنا - اوسوقت قطرہ نطفہ کو سحاب صلب آذر سے صدف رحم مادرین کہ مستقر اوس گوہر از ہر کا تہا قرار دیا - ابن عباس کہتے ہین کہ صبح کو کاہنون اور منجمون نے فریاد کی کہ ای بادشاہ اصل بادہ اوس فرزند نے کہ اوس سے اندیشہ تہا اور اوسکو دفع کرنے مین اتنی کوشش ہوئی رحم مادر مین قرار پکڑا - نمرود اس حال کے سننے ہی کمال خفا ہوا اور پہر تاکید تمام حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہوا اوسکو مار ڈالو - القصہ جب حضرت ابراہیمؑ کی مان نے اپنے حمل کو آذر سے چہپایا اور اوسکے پوشیدہ رکہنے کی حد گذر گئی تو بنا بر ضرورت آذر سے اطلاع کی اور کہا کہ اگر یہہ فرزند لڑکا ہوگا تو بادشاہ پاس لیجاناموا ہب علیہ مین تفسیر سورہ انعام مین لکہا ہے کہ جب زمان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام نزدیک ہوا تو انکی مان کسی بہانہ سے شہر کے باہر گئین اور دو پہاڑونکی درمیان مین کہ ایک غار تہا وہان حضرت ابراہیمؑ کو جنا اور ایک پتہر مین لپیٹ کر وہین چہوڑ دیا اور اوس غار کے منہ پر ایک پتہر لگا دیا اور آذر سے آنکر کہا کہ بیٹے بخوف گماشتگان نمرود جنگل مین جاکر ایک لڑکا جنا اور اوسیوقت وہ مر گیا بیٹے اوسکو وہین خاک مین دفن کر دیا آذر نے اوسکا کہنا باور کیا - اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ پیش از وقت ولادت حضرت ابراہیمؑ کے مان نے آذر سے کہا کہ عورتون کو جنے کے وقت ہلاک ہونیکے خطرہ ہوتی ہین چاہیے کہ تو بتکدہ مین جاکر صنم اعظم کے پاس اعتکاف کر کر التماس کر کہ مین اس ورطہ ہولناک سے سلامت رہون آذر چالیس رات دن وہان رہا اور اس مدت مین حضرت ابراہیمؑ کی مان نے اپنے گہر مین درستی کر کر اور جو کچہ چاہیے تہا کہلکر وضع حمل کیا یعنے جبی جب آذر گہر مین آیا اور حال دریافت کیا حضرت کی مان نے کہا تو جیتا رہو تیرے گہر مین ایک فرزند پیدا ہوا اور اوسیوقت مر گیا آذر نے سچ جانا اور اپنی بی بی کی خلاصی پانے پر خوش ہوا بہر تقدیر جب آذر باہر جاتا تو حضرت ابراہیمؑ کی خبر لیتی اور جو دیر مین پہنچتی تو دیکہتی کہ اپنے انگوٹہے چوس رہے ہین

اور اوسسے دودہ ٹپکتا ہے تفسیر تیسیر مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت ابراہیمؑ کی ماں نے دیکھا کہ حضرت کی ایک انگلی سے پانی اور ایک سے دودہ اور ایک سے شہد اور ایک سے خراب اور ایک سے روغن نکلتا ہے اور عبداللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیمؑ لیکدن مین ہفتہ کی برابر بڑہتے تہے اور ہفتے مین مہینے کی برابر اور وہب علیہ مین لکھا ہی کہ لیکدن مہینے کی برابر اور مہینے مین برسکی برابر نشو ونما پکڑتے تہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نو مہینے تک انکی ماں نے شہر یا ہر غار مین کہا ہر ہفتہ مین ایک دن انکی خبر لیتی تہی اور جب غار مین سے باہر جاتی تہی تو ایک پتہر ہوا مین سے آکر غار کے منہہ پر قرار پکڑتا تہا اور جب انکی ماں پہر غار پر آتی تہین تو وہ پتہر دور ہوجاتا تہا اور وہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ پندرہ مہینے کے ہوئے تو مانند پندرہ برسکے جوان نظر آتے غار سے باہر آنے کے معنی ہین کہ سات برس یا تیرہ برس یا سترہ برس اسیطرح علی اختلاف الاقوال غار مین رہے اور جبکہ حضرت ابراہیمؑ غار سے باہر آئے اور اونہون نے ستارہ روشن اور ماہتابان و آفتاب درخشان دیکھا ہر ایک پر تفریق گمان پروردگار ہونیکا کیا اور پہر بسبب زوال اور تغیر حال ہر ایک کو خالق لم یزل پر اعتقاد درست باندہا یعنے سبکو چہوڑکر اوسی ایک کو پکڑا چنانچہ باری تعالی کلام مجید مین اسیطرح فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّي فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِينَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّي فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَاَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّينَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ یعنے اوسیطرح دکہاتے ہم ابراہیمؑ کو بادشاہی آسمانونکی اور زمینون کی اور تاکہ ہو یقین لانیوالون سے پس جب چہپ لیا اوسپر رات نے دیکہا ایک ستارہ کو کہا یہ ہے پروردگار میرا پس جب چہپ گیا کہا نہین میں دوست کہتا مین چہپ جانیوالیکو پس جب دیکہا چاند کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چہپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہون سے پس جب دیکہا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا یہی ہے سب سے بڑا پس جب چہپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین تحقیق مینے متوجہ کیا منہہ اپنے کو واسطے اوسکے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو توحید کرنیوالا اور نہین مین شریک کرنیوالون مین سے القصہ جب حضرت ابراہیمؑ بزرگ اور بڑے ہوئے انکی ماں نے آذر سے کہا کہ تیرا فرزند ہے اوسکو بہوٹہ تجکو اوسکے مرنیکی خبر دی تہی جوان ہولیا ہے اور کمال خوبرو اور نیک خو ہے پہر لیکر آذر کو غار مین لاکر حضرت ابراہیمؑ کو دکہایا آذر دیکہتے جمال فرزند ارجمند سے نہایت خوش ہوا اور انکی ماں سے کہا کہ انکو گہر لیجاؤ تا نکو ملازمت نمرود مین لیجاؤن آذر گیا اور اوسکی بی بی نے حضرت ابراہیمؑ کو

غار سے باہر نکلا تو شام کا وقت تھا غار کے گرد و پیش گھوڑے اور اونٹ اور دُنبے جمع تھے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا چیزیں ہیں اوسنے ہر ایک کو بتا دیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا انکا کوئی پروردگار ہے کہ جسنے انکو پیدا کیا ہے اور روزی پہنچاتا ہے انکی ماں نے کہا کہ کوئی مخلوق خالق سے خالی نہیں ہے کہ وہ اوسکو پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی پرورش کے ساتھ تربیت پاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میرا پروردگار کون ہے کہا میں کہ تیری ماں ہوں کہا تیرا پروردگار کون ہے کہا آذر کہتا اوسکا پروردگار کون ہے کہا نمرود کہا نمرود کا پروردگار کون ہے وہ اس بات پر خفا ہوئی کہ ایسی باتیں نہ کہو کہا میں خوف و خطر ہیں اور معارج النبوۃ میں ہے کہ انہوں نے کہا خاموش کہ وہ رب عظیم ہے اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ماں نے کہا کہ پروردگار بادشاہ کا کوکب ہے کہا پروردگار انکا کون ہے پس انکی ماں شرمندہ ہوگئی اور کچھ نکہہ سکی اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میرا منہ اچھا ہے یا تیرا کہا تیرا منہ پھر کہا تیرا حسن زیادہ ہے یا میری باپ کا حسن کہا میرا حسن پھر کہا میرا باپ صاحب جمال ہے یا بادشاہ کہا تیرا باپ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اگر پروردگار میرے باپ کا بادشاہ ہی تو اوسنے اوسکو اچھا سے اچھا کیوں پیدا کیا اور جو تو میری پروردگار ہے تو نے مجکو اچھا سے اچھا کیوں پیدا کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی ماں جواب نہ دیسکی اور پریشان ہو کر آذر کے پاس آئی اور کہا وہ لڑکا کہ جسکا وعدہ ہوا تھا کہ دین نمرود کو متغیر کریگا قیاس چاہتا ہے کہ تیرا ہی بیٹا ہے آذر نے حیران ہو کر کہا کہ میرا بیٹا کونسا ہے اسنے تمام حال اوسکے چھپانے کا اور پرورش پانے کا تمخانہ میں اور پہاڑ میں اور بحث اور حجت کرنی اوسکی اوس سے بیان کی آذر نہایت خشمناک ہو کر اور اوسکے مارنیکے قصد پر بسوی غار روانہ ہوا اور وہاں جا کر حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا مقلب القلوب نے اوسکے دل میں محبت پیدا کی کہ اپنے فرزند کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکا اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے ساتھ بھی وہی کلام اور جواب سوال کیے جو اپنی ماں کے ساتھ کیے تھے آخر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ نمرود کا خدا کون ہے آذر نے ایک طمانچہ مارا اور کہا ای لڑکے خورد سال بزرگ سے ایسا ہی چھوٹا منہ بڑی بات نہ نکال اور مواہب علیہ میں تفسیر سورہ انعام میں لکھا ہے اور تفسیر منیر میں بھی مذکور ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ شہر کے اندر آئے تو انکے والد میں انکو نمرود مردود کے پاس لیگئے وہ آدمی نہایت بدشکل تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہے اور غلمان ماہ منظر اور کنیزان پری پیکر گرد تخت اوس بدبخت کے صف باندھے ہوئے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کون ہے جسکے واسطے مجکو لائی ہو کہا یہ سب کا خدا ہی حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ ملازمان اگرد تخت کے ہیں کون ہیں کہا یہ سب اسکے پیدا کیے ہوئے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے تبسم کیا اور کہا ای امان یہ تمہارا خدا کیسے حقیر ہے کہ اوروں کو اپنے سے اچھا پیدا کیا ہے بلکہ چاہیے تھا کہ یہ سب اوسکے اچھا ہوتا الغرض حضرت ابراہیمؑ بتوں کی خدمت کیا کرتے اور جو لوگ

کو پوجتے تھے اونکو برا کہا کرتے اور وہ لوگ انکے ساتھ مجادلہ کیا کرتے اور تفسیر مواہب علیہ مین ذیل آیہ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَھَا عَاکِفُوْنَ یہ جسوقت کہا حضرت ابراہیمؑ نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اوسکی کے کیا ہین یہہ پتلے کہ تم واسطے اونکے گرد بیٹھنے والے ہو اور رعالم مین لکھا ہے کہ وہ بتہ صورتین تہین بعضی سونیکی اور بعضی چاندی کی اور بعضی لوہے کی اور بعضی بہرت کی اور بعضی لکڑی کی اور بعضی پتہر کی اور تبیین مین لکھا ہے کہ نوے بت تہے جو سب مین بڑا بت تہا وہ سونیکا تہا اور اوسکی دو آنکہونکی جای دو لعل ہرشاہوار جڑی ہوئے تہے اور تبیان مین لکھا ہے کہ وہ بت جانورون درندا اور پرندا اور چارپایون اور انسان کی صورت تہا اور بقول بعضے کواکب کی صورت تہی بہر تقدیر انہون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جواب دیا کہ ہمارے بزرگ انکو پوجا کیے ہین ہم بہی اونکی تقلید کرتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بخدای عزوجل کہ بزرگ تمہارے گمراہی روشن اور ضلالت مبین پر تہے اور تم خطا پر ہو اور گمراہ ہو - تا آنکہ نمرودیون نے ایک دن عید کا مقرر کیا تہا اوس دن جنگل مین جایا کرتے تہے اور شام تک تماشا کیا کرتے تہے شام کو وہان سے پہر کر بتخانہ مین آنکر اور بتونکو آراستہ کر کر باجی بجایا کرتے تہے اور پہر زمین پر سر رکہکر رسم پرستش بجالایا کر اپنے اپنے گہر جایا کرتے تہے - جب حضرت ابراہیمؑ نے درباب تماثیل انکے ساتھہ مناظرہ کیا انہون نے کہا کل عید ہے ہمارے ساتھہ تو بہی چل اور دیکہہ کہ دین اور آئین ہمارے کیسے اچہے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کچہہ بہانہ کا انکو جواب ندیا دو سرا دن کہ عید کا ہوا اور یہہ جانے لگے چاہا کہ حضرت ابراہیمؑ کو بہی ساتھہ لیجاوین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیمار ہونیکا بہانہ کر کر عذر کیا یہہ اونکے لیجانے سے باز رہے اور آپ چلے گئے اونکے جاتے وقت حضرت ابراہیمؑ نے چپکے سے کہا خدا کی قسم جب تم تماشا گاہ مین جاؤگے تو مین ان بتونکو توڑونگا ایک نے اونمین سے یہہ بات سن لی لیکن کسی سے کچہہ نہ کہا پس جب یہہ چلے گئے خلیل نے جا کر ایک پتہر سے سب بتونکو توڑ ڈالا ایک بت کہ سب مین بڑا تہا اوسکو چہوڑ دیا اور تیر و کمان اوسکی گردن پر رکہدی کہ شائد نمرودی آنکر اوس بڑے بت سے پوچہین کہ بتونکو کسنے توڑا کسواسطے کہ معبود کی شان سے ہوتا ہے کہ اہل مشکلات مین اوسکی ساتھہ رجوع کرتے ہین اور غرض حضرت ابراہیمؑ کی اس عمل سے الزام دینا قوم کا تہا - القصہ جب نمرودی وہان سے پہر کر بتخانہ مین آئے اپنے بتون کو توٹا دیکہکر حیران ہوئے اور کہا یہہ کام ہمارے خداؤنکے ساتھہ کسنے کیا ہے اور اس امر مین تفحص اور تجسس کرنے لگے کہ کسیطرح بت شکن کو پیدا کرین - جس شخص نے کہ بت توڑنیکے کلام حضرت ابراہیمؑ سے سنے تہے دوسرے کہدی اور فی الحال زبان بزبان لیک سے ایک کو تمامی امرا اور نمرود تک معلوم ہو گیا اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کے حاضر کرنیکا حکم دیا اور امین رسم تہی کہ جو کوئی بادشاہ کے پاس آتا تہا تو پہلے سجدہ کرتا تہا پہر گفتگو کرتا جب حضرت ابراہیمؑ آئے رسم سجدہ مین کہ اونکی عادت نہ تہی

رعایت کی اور بسجود ان تکبران مردود کے قیام کیا پوچھا کہ تو نے مجکو سجدہ کیون نکیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا مین اپنے پروردگار کے سوا کیسکو سجدہ نہین کرتا نمرود مردود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ یعنے پروردگار میرا وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارڈالتا ہے نمرود نے کہا اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ مین ہون وہ شخص کہ زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون اور پھر کہا کہ دو آدمی قیدخانہ مین سے لاؤ چنانچہ اوسیوقت دو آدمی اوسکے ملازم لائے ایک کو مارڈالا دوسرے کو چھوڑدیا جسکو چھوڑدیا اوسکو احیا اور جسکو مارڈالا اوسکو اماتت تصور کیا یہہ نجانا کہ احیا عبارت پیدائش اور حیات سے ہے نہ اوسکے چھوڑدینے سے اور اماتت عبارت نکالنے دوزخ سے بغیر عمل قتل وغیرہ کے حضرت ابراہیمؑ اگرچہ اس مقدمہ کو بخوبی جانتے تھے لیکن چونکہ اون گمراہون کے ذہن قاصر ایسے امور کے ساتھہ نہ پہنچ سکتے تھے اور دلیل کے ساتھہ کہ اس سے روشن تر تھی تمسک کیا اور کہا فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِہَا مِنَ الْمَغْرِبِ یعنے اگر دعوی خدائیکا کرتا ہے پس تحقیق اللہ جل وعلی لاتا ہے آفتاب کو ہر روز اس فلک فیروزہ پر مشرق سے پس لا تو ای نمرود اوسکو مغرب سے فَبُہِتَ الَّذِیْ کَفَرَ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے پس ہوچکا ہوا وہ جو کافر تھا اور اللہ نہین منزل مقصد کو پہنچاتا کافرونکو۔ پس نمرود کافر تھا دم بخود اور متحیر رہگیا حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا کہ قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ قیامت قائم نہین ہونیکی جبتک کہ خورشید کو ایکدفعہ مغرب سے نہ نکال لونگا تا قدرت اور کمال میرا ظاہر ہووے جیسے کہ اس مردود اور مطرود کی عاجزی اور بے قدرتی ظاہر ہوئی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا تھا کہ اگر یہہ یعنے حضرت ابراہیمؑ کو کہے کہ تو آفتاب کو مغرب سے نکال تو فی الحال آفتاب کو مغرب سے نکال دینا اور کیا عجب ہے کہ واسطے حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ الرحمان کے آفتاب کو نکالا حضرت ابراہیمؑ کا اونسے مرتبہ مین بلند تر ہین انکو واسطے بھی نکالدیتا۔ لیکن چونکہ نمرود مردود اس امر پر تعرض نکیا قیامت پر موقوف رہا پھر نمرود اور اورون نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ہٰذَا بِاٰلِہَتِنَا یَا اِبْرَاہِیْمُ یعنے آیا کیا تو نے کیا ہے یہہ ساتھہ خداؤن ہمارے ای ابراہیمؑ یعنے توڑا ہے بتونکو حضرت ابراہیمؑ نے کہا بتون سے پوچھو اونہون نے کہا بت کلام نہین کرتے اور کیسے کا کلام نہین سنتے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے کہا جو کہ نہ کہے اور نہ سنے خدا ہونیکی قابل نہین ہے سب جواب دینے سے عاجز اور شرمندہ ہوکر سرنگون ہوئے اور جب انکی کوئی حجت اور دلیل باقی نرہی تو انہون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مارڈالنے پر کمر باندہی اور کہا کہ ہم اسکو جلاوینگے

فصل دوسری ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا آتش نمرودی مین اور گلزار ہوجانا اوس آگ کا بزودی اور خواستگاری کرنی حضرت ابراہیمؑ کی سارا تا تون کو اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھہ لشکر مطرود کے قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ سرکار نمرود مین

ایک تنور تہا آہنی جب نمرود کسی پر بہت خفا ہوتا تہا تو اوس تنور کو آگ سے بہر کر اوس شخص کو اوسمین ڈالدیتے تہے کہ وہ جل جاتا تہا
جب یہہ مردود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خفا ہوا کہا حضرت ابراہیمؑ کو بہی اوس تنور مین ڈالدو چنانچہ حضرت ابراہیم کو اوسمین ڈالدیا
لیکن بحکم خدا تعالی آگ نے حضرت ابراہیمؑ کو کچہہ ضرر نہ پہنچایا پہر نمرود مردود نے کہا اسکو نکال لو جب حضرت ابراہیمؑ کو باہر نکالا دیکہا
کہ بال تک بہی اوسکا نہ جلا پہر اہل مملکت کو جمع کر کر کہا اب ابراہیمؑ کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اب یہہ مصلحت ہے کہ اسکو قید کرو اور
ایک جگہہ صحرای مین مین بہت سی لکڑیان جمع کرو اور اونکو روشن کر کر اسکو اوس آتش مین ڈالدو ناچار اور بے اختیار اوس
آتش سیاہ مین جل جائیگا اور اپنے جادو سے اوسکو بچا نہین سکیگا اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ چالیس دن تک اور بعضے
کہتے ہین کہ زیادہ یعنے سات برس تک قید خانہ مین حضرت ابراہیمؑ کو قید رکہا۔ پہر نمرود نے حکم دیا کہ قریب ایک قریہ کے کوفہ کے گاؤن
مین سے کہ اوسکو کوثی کہتے ہین ایک چار دیواری چار کوس زمین مین بنائین اور بلندی اون دیوارونکی سو گز کی کرین اور
مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ ارتفاع اون دیوارون کا سا ٹہہ گز کا تہا اور بروایت مدارک طول اونکا اسی گز کا تہا اور عرض
بیس گز کا اور معالم مین تفسیر وہب مین لکہا ہے کہ بعضے مردون مین کہ بیمار تہے وہ کہتے تہے کہ اگر ہم اس مرض سے شفا پاوینگے
تو حضرت ابراہیمؑ کے جلانیکو واسطے ہم بہی لکڑیان لائینگے اور بعضے وصیت کرتے تہے اپنی بیمارہین کہ لکڑیان خرید کر اوس چار
دیوارہین ڈالنا اور بعضی عورتین نذر مانتی تہین کہ اگر ہماری فلانی حاجت برآوے تو ہم بہی لکڑیان اوسمین جمع کرین اور
شاگرد پیشہ اور دکاندار ثواب جانکر لکڑیان خرید کر اوسمین ڈالتے تہے۔ القصہ مہینہ بہر تک اوسمین لکڑیان جمع کیا کیے کہ اون
دیوارون کے اوپر تک لکڑیان بہر گئین تو پہر تیل بہت سا اونپر گولین کی گولین ڈالین اور پہر اوسمین آگ دی تب آگ اوسمین
بہڑک گئی اور ایسی شعلہ افروز ہوئی کہ اوسکے نزدیک کوئی سنجا سکتا تہا تو حیران ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو اوسمین کیونکر ڈالین
ابلیس پر ملعین نے انکو تعلیم کیا کہ ایک منجنیق یعنے ڈہیکلی بناکر اور اوسپر ابراہیم کو بہاکر دور سے آگ مین پہینک دو اوسوقت
نمرود کے وزیر نے کہا ای نمرود اپنا پیراہن ابراہیمؑ کو پہنا دیا چاہیے اگر یہہ جل جاوے تو مہو المراد اور اگر نہ جلے تو کہنے مین
آوے کہ بیکار پیراہن بادشاہ کا نکلا پس بادشاہ نے اپنا پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا اور گردن مین طوق اور ہاتہون
مین ہتکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ڈالکر اور منجنیق پر بہاکر دور سے آگ مین ڈالدیا۔ فی الحال بحکم ایزد متعال حضرت جبرئیل
علیہ السلام ستر ہزار فرشتون کے ساتہہ ہوا مین حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچے اور کہا اگر تو کہے تو ایک اپنا پر اس آگ پر مارون
اور اوسکو دریاے محیط مین ڈالدون حضرت ابراہیمؑ نے کہا خدا تعالی نے تجکو اسطرح حکم کیا ہے کہا نہین حضرت ابراہیمؑ نے

کہا جسطرح خدای عزوجل نے فرمایا ہے اوسیطرح کر جبرئیل نے کہا آیا تجکو کوئی حاجت ہے حضرت ابراہیم نے کہا مجکو حاجت ہے لیکن تیری ساتھ نہین ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا پھر جسکے ساتھ ہے اوس سے اپنی حاجت چاہ حضرت ابراہیم نے کہا وہ میری حاجت جانتا ہے کہنی کی حاجت نہین پس جو کہ توکل خلیل خدای جلیل پر اور انقطاع اوسکا ماسوای اوسکے سی درست تہا خدائتعالی نے فرمایا قُلْنَا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ یعنے ای آگ ہو تو خداوند برودت اور سلامت اوپر ابراہیم ع کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اگر نفرماتا برودت کے ساتھ سلامت کا لفظ ابراہیم ع برف مین گل جاتے ۔ القصہ جب حضرت ابراہیم آگ مین پہنچے طوق اور ہتکڑیان اور بیڑیان اور جامہ نمرود سب جل گئے اور حضرت ابراہیم کو کچہ آسیب نہ پہنچا اور بفرمان حضرت یزدان آگ سرد ہو گئی اور چشمۂ آب شیرین اوسمین پیدا ہوئے اور حضرت جبرئیل نے علی الفور ایک تخت بلور اور حلۂ بہشتی حاضر کر کر حضرت ابراہیم کو اوس تخت پر بہایا اور وہ حلہ پہنا دیا اور کہا ای ابراہیم مین قدرت اوس رب قدیر سے تعجب نہین کرتا ہون لیکن تیری صبر سے مجکو عجب آتا ہے کہ اس حال مین تو نے سوای خدا کے کسی سے حاجت نچاہی ۔ کہتے ہین کہ جب آگ ٹہنڈی ہو گئی اور لکڑیان کہ کچہ جل گئین تہین درختونکی جڑین بن گئین اور اوسمین سبز شاخین پیدا ہوئین اور اونمین پہل پہول ظاہر ہوئے اور چارون جانب کو گوشہ تخت باغ بخت کی نرگس اور بنفشہ اوگے ۔ کواشی نے ازروی روایات کی لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین ہرگز خوش عیش تر اون دنون سے کہ جن دنون آگ مین تہا نہین ہا ۔ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تہا تو نمرود ایک منارہ پر جا کر دیکہہ رہا تہا جب یہ حال دیکہا کہا دریغا میری محنت ضائع ہوئی اور یہ کہا کہ پتہر منجنیق مین رکہہ کر اسپر ڈالو جب وہ نمرود پتہر پھینکتے تہے تو وہ ہوا مین معلق جمع ہو کر مثل ابر باران کے آگ پر برستے تہے تا آنکہ اونسے سب آگ بجہ گئی ۔ نمرود کا وزیر کہ اس منارہ پر کہڑا تہا کہا ای ابراہیم تیرا خدا کیا اچہا ہے کہ تجکو اتنی آگ مین محفوظ رکہا اور تفسیر معالم اور سواہب مین لکہا ہے کہ جب حضرت ابراہیم درمیان آتش نمرود کے اوترے فی الحال طوق اور زنجیر انکا جل گیا اور گردانکے گل نرگس اور سنبل اور گلدستہ بنفشہ اور یاسمن شگفتہ ہوئے اور چشمہ شیرین پیدا ہوئے اور سات دن تک اوس آگ مین رہے اور نمرود بالای قصر سے دیکہا کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بوستان خوش اور گلستان دلکش مین بیٹہے ہوئے ہین اور ملک الظل کے ساتھ باتین کر رہے ہین ۔ معالم مین لکہا ہے ملک الظل بصورت ابراہیم تہا جب نمرود نے دیکہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک گلشن پر بہار اور چمن لالہ زار مین خوش و خرم بیٹہے ہوئے ہین اور گرد اگرد انکے آگ شعلہ مار رہی ہے آواز دی کہ ای ابراہیم خدا تیرا کہ جسکی قدرت اس مرتبہ کی ساتھ ہو دیکہتا ہون کہ بہت بزرگ خدا ہے مین اوسکی قربانی کرنا ہون

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرا خدا تیری قربانی قبول نہیں کرے گا جبتک کہ تو اپنی کیش اور ملت پر رہیگا اور حدیث میں آیا ہے کہ نمرود نے ہزار گایں قربانی کیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینے میں بارہا اور چندروز تک تردد میں رہا اور بدیں کیا کیا کہ کسیطرح مسلمان ہوجاوے لیکن نجوف اس امر کے کہ اگر مسلمان ہوجاؤنگا تو میری بادشاہت کو نقصان پہنچے گا نہوا جب اور رون نے یہ حال مشاہدہ کیا جسکے ضمن آیا حضرت ابراہیمؑ کے پاس آکر مسلمان ہوا اور ایمان لایا از انجملہ ایک تو تمرد و تھی اور اوس وقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سولہ برس کی عمر تھی — معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حق تعالی نے آتش نمرود کو حضرت ابراہیمؑ پر سرد کیا اور وہ اوس آگ میں سے صحیح اور سالم باہر آئے بہت بندگان خدا کہ مقر بانی عبودیت پر تھے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ایمان لائے چنانچہ اونمیں سے ایک لوط برادر زادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے یعنی لوط بن ہاران بن تارخ کہ آذر ہے — اور حق تعالی نے انکو بھی دولت نبوت کے ساتھ مشرف کیا ہے اور ایک سارا دختر عم حضرت ابراہیمؑ تھی یعنے سارا بنت اران الاکبر اخ آذر عم حضرت ابراہیمؑ اور ہاران پدر حضرت لوط حضرت ابراہیمؑ کے بھائی اور ہاران پدر سارا حضرت ابراہیمؑ کے چچا دونوں کا ایک نام تھا اور ایک عضہ خاتون بنت نمرود کہ نہایت عقلمند اور بغایت ہوشمند تھی جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تو اسنے بمبالغہ بسیار اپنے پدر نابکار سے اجازت چاہی کہ اوس منارہ پر آن کر حضرت ابراہیمؑ کو دیکھوں اور اوسکے حال سے واقف اور آگاہ ہوں جب اسنے دیکھا کہ آگ میں حضرت ابراہیمؑ کے واسطے گلستان پر بہار اور نیستان لالہ زار بنی ہوئی ہیں اور بنا بر و اعزاز ایک تخت بہشتی پر بیٹھے ہوئے ہیں کہا ای ابراہیم تیرا کیا حال ہے کہ تو آگ میں جلوہ افروز ہے اور آگ تیری اوپر روشن اندوز ہے حضرت ابراہیمؑ نے وہیں سے جواب دیا یا من کان فی قلبہ مثقال الذرۃ من النار یعنے جو شخص کہ ہو دل اوسکے میں بمرتبہ ذرہ کی نمیں جلتا ہے اگر آگ عضہ نے کہا اگر تو اجازت دے تو میں بھی اس آگ میں تیرے پاس آؤں حضرت ابراہیمؑ نے کہا لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کہکر اس آگ میں بیخوف و خطر چلی آ عضہ خاتون نے وہاں سے اوتر کر کلمہ توحید پڑہا اور آگ میں قدم رکھا اور آگ اکبار اسکے قدم کے نیچے کچلا کر افسردہ ہوگئی اور یہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس صحیح اور سالم چلی آئی اور یہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اپنا ایمان تازہ کیا اور وہاں سے سلامت بالسلامت اپنے باپ کے پاس پھر آئی جب اسکے باپ نے زمان اور ایمان اسکا مشاہدہ کیا اسکو تعجب پر تعجب ہوا لیکن ترس سلامت و نقصان مملکت سے اپنے دین باطل پر قائم رہا اور اپنی بیٹی کو راہ ارتداد پر دلالت کرنے لگا اور از روی شفقت سخنان نصیحت آمیز کہتا تھا اسنے اوسکی کلام ضلالت التیام پر کچھ التفات نکیا پھر اسنے تخویف بہ تعذیب کی یہ بھی اوسکو موثر نہوا تا آنکہ رائے صواب اوس بداختر نے اسپر قرار پکڑا کہ اوس پاکیزہ سیر کو سیاستگاہ و زدان میں چاروں ہاتھ پاؤں میخوں سے جکڑ

آفتاب سوزان مین دردمند کرے حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ ای جبرئیل کنیز ک رب جلیل پاس جا اور اوسکو
دشمنون سے نکالکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس لیجا حضرت جبرئیل ؑ نے رعضہ خاتون کو اوس مملکہ سے نجات دیکر حضرت ابراہیم ؑ
کے پاس پہنچایا اور ہر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محنت اور مسافرت مین ہمراہ رہی اور حق سبحانہ نے اوس دختر نیک اختر سے
بیش فرزند بطناً بعد بطن پیدا کیے اور سبکو مسند نبوت پر جلوہ افروز کیا واللہ الموفق - القصہ جب حضرت ابراہیم ؑ آتش سوزان سے
سلامت باہر آئے اور چند گروہ انکے ساتھ ایمان لائی یہ قصہ افواہ عالم مین مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اہل عالم کے دلون مین انکا اعتقاد
جما گیا اور اعلام دین اسلام روز بروز بلند تر ہوئے اور نمرود مردود کو باطن مین دہشت اور وحشت پیدا ہوئی ایکدن حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو خلوت مین طلب کیا اور کہا تیرے دین محدث اور دعوت کے سبب میری امور مملکت مین خلل عظیم پیدا ہوا اور
تمام امور ملکی بیچ قصور اور فتور عود آئے ہوے بہتر یہ ہے کہ تو اپنے اصحابون کو لیکر ہماری دار الحکومت سے باہر چلا جا کہ تیرا پروردگار
تیری حفظ و حمایت اور صیانت اور کفالت مین ناصر اور معین ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ امر قبول کیا اور اقلیم بابل سے شام
مین ہجرت کی اور ایک روایت مین اسطرح ہے کہ جب حضرت ابراہیم ؑ لوگونکو دعوت کرتے تھے نمرود اور نمرودیون پر کمال دشوار
گذرتا تھا اور وہ اسکے قتل کے قصد کرتے تھے یہ بیشہ کہتے تھے اسکا قتل سہل نہین ہونیکا جب کہ جلانا پیشتر ثابت نگیا بہتر یون ہے کہ
اسکو اس ملک سے نکال دیجیے - جب حضرت ابراہیم ؑ کو ارادہ ارض شام کا ایسا معلوم ہوا حضرت لوط اور سارا خاتون کو لیکر وہان سے
ہجرت کی ایک منزل چلے تھے کہ حکم الہی صادر ہوا کہ ای ابراہیم سارا خاتون کو اپنی نکاح مین لا اور بعضون سے روایت ہے کہ اول وحی
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی آئی تھی - اور سارا خاتون نہایت حسین اور نہایت جمیل تھی چنانچہ بعضی روایات مین آیا ہے
کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال سارا خاتون پر تھا - کہتے ہین کہ سارا خاتون بصورت حور عین تھی لیکن یہی اک تفاوت
تھا کہ اوسکے پاس حیض آتا نہ تھا - اور حیض سے پاک نہ تھی غرض یہ مقرر تھا کہ تمام عالم مین ایسا حسین و سرا نہ تھا - پھر حضرت ابراہیم ؑ
نے مین درم کو ایک خچر خریدا اور سارا خاتون کو اوسپر سوار کیا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اسّی برس کی تھی -
تا انکہ یہ جیران مین پہنچے اور وہان چند روز رہے پھر حضرت ابراہیم ؑ نے شہر مصر کا قصد کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سارا ملک جیران
کی بیٹی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بجانب جیران ہجرت کی تھی تو اوسکو اپنے نکاح مین لائے تھے واللہ اعلم بالصواب
اور صاحب کشاف نے تفسیر سورہ عنکبوت مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ کی ہنگام ہجرت پچہتر برس کی عمر تھی اور اسی سال مین ایزد
متعال نے حضرت ابراہیم ؑ کو تکم ہاجرہ کنیز ک سارا خاتون سے حضرت اسماعیل ؑ عطا فرمائی اور قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ سارا

بادشاہ کی بیٹی تھی کہ حضرت ابراہیم نے اثنار راہ مین اوسکی خواستگاری کی تھی اور اوسکی حقیقت اسطرح پر ہے کہ جب حق تعالی نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی سے خلاص کیا اور یہہ شہر شام کیطرف روانہ ہوئے اثنار راہ مین ایک شہر مین وارد ہوئے
دیکھا کہ وہان آدمی اپنے اپنے کپڑے پہنے ہوئے ہین ایک میدان مین چلے جاتے ہین انسے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا یہانکے
بادشاہ کی ایک بیٹی ہے کہ خوبصورتی مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہر چند اطراف اور جوانب کے بادشاہ زادے اوسکی خواستگاری کرتے ہین اور
عاشق اور فریفتہ اوسپر ہوتے ہین وہ قبول نہین کرتی کہتی ہے کہ جو پسند آویگا اوسکی وصلت قبول کرونگی سات دن ہو چکے ہین
کہ لوگ صحرا مین جمع ہوتے ہین اور وہ سب کو دیکھتی ہے لیکن کسیکو قبول نہین کرتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انکے ساتھہ
جاکی ایک کونے مین بیٹھہ رہے وہ دختر ستر لونڈیون کے ساتھہ منہ پر نقاب ڈالے ہوے اور ترنج زرین مرصع ہاتھہ مین لیے ہوئی تمام
مین لوگونکو دیکھتی پھرتی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہنچی اور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے تابان اور درخشان دیکھا انکے جمال عدیم المثال پر عاشق ہوئی اور وہ ترنج انکی گود مین ڈالدیا اور آپ جاکر تخت پر بیٹھہ گئی
پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے باپ کے روبرو لائے اوسنے دیکھکر اپنی بیٹی سے کہا کہ تجکو اچھا خاوند ملا لیکن مسافر ہے پھر تمام
کے بزرگ جمع ہوئے اور اونکی شادی ہوئی اور دختر بلند اختر کا سارا خاتون نام تھا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم
نے آتش نمرود سے نجات پائی اور ایمان لائی اپنی قوم اور باپ سے مایوس ہوئے وطن چھوڑکر بسمت حیران اپنے چچا کے پاس کہ ہاران
نام تھا تشریف لیگئے ہاران نے اپنی بیٹی کو کہ سارا خاتون نام تھا اونکے نکاح مین کردیا اور بکمال دلجوئی اور خاطرداری اپنے
پاس رکھا اور غرض ہاران کی اس امر سے یہہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بطمع مال اور متاع دنیوی اور زن و فرزند اپنے دین سے
پھر جاوین معاذ اللہ عن ذلک جب حضرت ابراہیم نے توحید پر اصرار کیا اور سارا خاتون بھی اونکے ساتھہ متفق ہوگئی اور کیش بت پرستی
کو نام و نہ رہنے لگی ہاران نے آشفتہ ہوکر اثاث البیت اونسے چھین لیا اور اون دونون کو اپنے گھر مین سے نکالدیا حضرت نے
سارا خاتون کو ہمراہ لیا اور سارا خاتون نے انسے کہا کہ تم میری ساتھہ عہد کرو کہ مین ہرگز تمہاری نافرمانی نہین کرنے کا بشرطیکہ
تم بھی میری فرمان بردار یمین رہوگے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسبات پر عہد کیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور سوائے
حضرت لوط کے کہ برادرزادہ انکے تھے کوئی اور ہمراہ نہوا۔ القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصر کیجانیکا قصد کیا اتفاقاً وہان
ایک بادشاہ جبار نہایت ظالم اور کمال خونخوار مسلط تھا کہ مردم آزاری اوسکی عادت تھی اور جو عورت خوشرو ہوتی تھی اوسکے مالک
اور وارث سے چھین لیتا تھا اور اگر اوسکا خاوند ہوتا تھا تو اوسکو قتل کروا ڈالتا تھا اور اگر بھائی یا کوئی اور وارث ہوتا تھا تو

اوسکو قتل نکرتا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس شہر مین داخل ہوے اور یہہ حقیقت سنی انکو خطرا اور تردد لاحق ہوا کہ سارا خاتون حسن اور جمال مین عدیم المثال تھین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو حسن اور جمال ایزد متعال نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا نصف اوسکا حضرت یوسف علیہ السلام کو دیا تھا اور چھٹا حصہ سارا خاتون کو اور باقی جمیع بنی آدم کو۔ القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارا خاتون سے کہا کہ یہان کا بادشاہ کسی طرح پر عادت ہے اگر اوس ظالم کے پیادے تمہاری لیجانیکو واسطے آوین تو تم یہہ ظاہر نکرنا کہ مین تمہارا شوہر ہون بلکہ کہنا کہ یہہ میرا بھائی ہے کیونکہ بسبب اعتبار دین اسلام کے تمہارا بھائی بھی ہوسکتا ہون حق تعالی تمکو اوس ظالم کے ہاتھہ سے محفوظ رکھیگا اور میری ناموس کو ضائع نکریگا۔ ناگاہ اوس بادشاہ کے آدمیون نے حسن اور جمال سارا خاتون کو سنکر بادشاہ سے عرض کیا کہ اس شہر مین ایک عورت وارد ہوئی ہے کہ حسن مین بے نظیر ہے اوس ظالم نے کہا اوسکو جلد لاؤ اور اگر شوہر رکھتی ہو تو اوسکو مار ڈالو پیادے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور پوچھا یہہ عورت کہ تمہارے ہمراہ ہے تمسے کیا علاقہ رکھتی ہے حضرت ابراہیم نے کہا کہ یہہ میری دینی بہن ہے اونہون نے حضرت ابراہیم کو تو چھوڑ دیا اور سارا خاتون کو زبردستی سے لیگئے حضرت ابراہیم نے جب یہہ حال دیکھا نماز کیواسطے کھڑے ہوکر مشغول بدعا ہوئے اور جب سارا خاتون اوس ظالم کے پاس پہنچین بجز دانکی دیکھنے کے وہ ملعون فریفتہ حسن اور جمال اوس خاتون کا ہوا اور چاہا کہ بی ادبی کرے سارا خاتون نے کہا کہ مجکو ذرا مہلت دے کہ ابھی غبار راہ مجھپر پڑا ہوا ہے ذرا دھولون اور اپنی رسم عبادت کرلون پھر جو کچھہ تیرا دل چاہے سو کرنا اوس ظالم نے کہا کہ جلد آفتابہ اور طشت حاضر کرو اور یہین ہاتھہ منہ ان کا دھلاؤ سارا خاتون نے وضو کیا اور نماز کیواسطے کھڑی ہوئین اور نماز کو طول دیا اور دعا مین مشغول ہوئین اوس ظالم نے جب دیکھا کہ نماز سے کسیطرح فراغت نہین کرتی چاہا کہ عین نماز مین انکے ساتھہ بی ادبی کرے سکو اوس مکان مین سے ہٹا دیا اور خلوت کی اسی ارادہ سے کہ اپنے دست درازی کرے فورًا اوسکے دونون ہاتھہ خشک ہوگئے اور گھوڑے سے آنکر گر پڑا اور دم بند ہوگیا اور کف منہ سے جاری ہوے جب سارا خاتون نے دیکھا کہ اس ظالم کا یہہ حال ہوگیا انکو خوف ہوا کہ مبادا بسبب اسکے گھوڑے کی آواز سے چوکیدار خبردار ہوکر چلاوے اور مجکو اسکے قتل کے ساتھہ تہمت لگاکر پکڑ لین جناب الہی مین دعا کی کہ بارخدایا اس ظالم کو نجات دے کہ اسکو عبرت حاصل ہووے جب یہہ ہوش مین آیا اسنے پھر وہی ارادہ کیا اور پھر وہی مرض لاحق ہوا چنانچہ تین مرتبہ اسیطرح یہہ امر ظہور مین آیا آخر کو تیسری دفعہ اسنے کہا اس عورت کو لیجاؤ کہ یہہ آدمی نہین جنیہ ہے یا ساحرہ اور اس شہر سے نکالدو اور اسقسم کی میرے پاس ایک اور عورت ہے ہاجرہ نام کہ اوسکو قبطیون سے مینے لیا تھا اور اوسپر بھی قادر نہین ہوا اوسکو بھی اسکے حوالہ کرو۔ القصہ سارا خاتون ہاجرہ کو لیکر اوسکے پاس سے صحیح اور سلامت بیملامت اپنے مقام پر آئین اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز مین مشغول تھے جب سارا کو دیکھا

سلام

سلام بہیر کر پوچھا کیا حال ہے اور کیا ہوا سارا خاتون نے کہا خیریت ہے حق تعالیٰ نے اوس ظالم کا ہاتھ کوتاہ کیا اور ایک لونڈی ہاجرہ نام دی ہے کہا جرہ نام سے حضرت ابراہیم خوش ہوئے اور تفسیر بحر الانوار میں ہے کہ بروقت بخشش اوس لونڈی کو یہ کہا کہ ہا اجرک یعنے یہ اجر تیرا ہے ہو اسطے اسکا نام ہاجرہ ہوا تھا۔ القصہ سارا خاتون نے بتفصیل جاری ہونا اوس بادشاہ جبار کا ظاہر کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم اندیشہ نکرو جو اجر اکہ وہان گذرا حق تعالیٰ نے بسبب ہمارے جواب کے اسکو دکھا دیا تھا۔ اوسوقت سارا خاتون نے ہاجرہ کو برضا و رغبت حضرت ابراہیم کی خدمت محرمیت میں دیا پھر اتفاق کیا کہ وہان سے کوچ کیا اور زمین فلسطین میں کہ وسط شام میں ہے اقامت کی اور حدیقۃ الاقالیم میں لکھا ہے کہ وہ مقام بیت المقدس سے تیرہ میل ہے اور بعضوں کے نزدیک دو فرسخ دور ہے اور وہ ایک گاؤں ہے کہ بسبب تعلق حضرت کے مشہور بمقام خلیل ہے اور معروف بناصرہ الخلیل ہوا ہے اور وہانکے آدمیوں نے انکے قدوم میمنت لزوم کو غنیمت جانکر زمین واگذار کی کہ اوسکا محصول انکو پہنچتا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوس زمین کی زراعت فراوان سے وسعت بیشمار حاصل ہوئی اور بہت غلام خرید کر اور مواشی و چارپایان بہم پہنچائے اور رسم ضیافت اور لنگر خانہ برپا کیا اور حضرت لوط کو برسم رسالت سدوم اور اور شہروں کی طرف بھیجا۔ القصہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المقدس میں پہنچے تو حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای ابراہیم زمین میں نگاہ کر کہ جہان تک تیری نظر خجستہ اثر پہنچیگی نعمتیں ظاہر ہونگی چنانچہ جہانتک حضرت ابراہیم کی نظر پہنچی وہانتک آبہاری رواں اور درخت میوہ دار پیدا ہوگئے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہان کے آدمیوں کو شریعت سکھائی اور حضرت جبرئیل بہشت میں سے ایک تہہ لائے اور جہان کہ بیت المقدس ہے وہان رکھا اور کہا کہ یہ تیرا قبلہ ہے اور تمام انبیا کہ تجھسے پیدا ہونگے اونکا قبلہ ہوگا قولہ تعالیٰ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ یعنے بتحقیق کہ مکر کیا ہون کفار نے حق مکر کیونکے خدا کی اور نزدیک خدا کی اور جزا اونکے مکر کی اگرچہ تھا مکر اونکا کہ ٹل جاوین اوس مکر سے پہاڑ۔ معالم میں حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب سے نقل ہے کہ یہ آیہ قصہ نمرود مردود میں ہے کہ جب اوس مردود نے سلامتی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ سے مشاہدہ کی اپنی قوم سے کہا ابراہیم بزرگ خدا کہتا ہے کہ اوسنے اوسکو آگ سے محفوظ رکھا چاہتا ہون کہ اوسکو آسمان پر جاکر دیکھون اونہون نے کہا آسمان نہایت بلند ہے اوسپر جانا آسان نہین ہے اسنے انکا کہنا نہ سنا حکم دیا کہ ایک صرح یعنے منارہ بنائین چنانچہ تین برسکی مدت میں ایک منارہ بغایت بلند تیار ہوا جب اوسپر گیا آسمان ویسا ہی دور دکھائی دیا جیسا زمین سے دکھائی دیتا ہے اور دوسرے دن وہ منارہ گر پڑا اور وہاب علیہ میں بتفسیر آیہ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ یہ تحقیق کہ مکر کیا جنہانے خدا سے اونکو اوس

جو پیش از قریش کفار تھے پس لایا اللہ تعالی مکانون اونکے کو ستونون اور قواعد سے پس گر پڑی اوپر اونکے چھت اور پر اونکی سے پس آیا کفار متقدمین کو عذاب جہان سے نجانتی تھے لکھا ہے کہ بعضے اس امر پر ہین کہ مراد اس بناسے ایک قصر ہے کہ اوس مردود نے بابل مین بنایا تھا پانچ ہزار گز کا اونچا اور عرض اوسکا اتنا تھا کہ اوسپر چڑھ جا سکے تا اوسپر امور آسمانی کو مشاہدہ کرے اور خدائے ابراہیم پر مطلع ہووے اور اوسکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرے جب وہ صرح یعنی قصر بن چکا تو ایک ہوائے تند مہیب الٰہی سے چلی اور وہ قصر جڑسمیت اوکھڑ گر پڑا اور تفسیر ثعلبی اور معالم مین ہے کہ سارا قصر کا دریا مین گرا اور باقی نمرودیون کی گھرون پر آرہا اور ایک آواز مہیب اوسمین پیدا ہوئی کہ ساری قوم کی زبان متبلبل یعنے درہم اور برہم ہوگئی اور انکے کلام اور سخن مختلف ہوگئے اور وجہ تسمیہ اوس شہر کا کہ کو ثانام تھا بابل ہوگیا یہی ہے اور محمد جریر طبری نے لکھا ہے کہ تمام آدمیونکی زبان نمرود کی زمانی مین سریانی تھی جب وہ صرح گر پڑا تو انکی زبانین مختلف ہوگئین اور ہر قوم ایک زبان خاص کے ساتھ کلام کرنے لگی کہ دوسری قوم اوسکو نجانتی تھی اور نہ سمجھتی تھی اور بہت خلقت ہلاک ہوگئی ۔ نمرود مردود نہایت خفا ہوا اور کہا کہ آسمان پر جاتا ہون اور خدائے ابراہیم کے ساتھ کہ اوسنے میرا منارہ گرادیا ہے جنگ کرتا ہون پھر چار کرگسونکو پرورش کیا جب وہ کمال قوی ہوئے تو ایک صندوق چہار گوشہ بنایا اور اوسمین ایک دروازہ اوپر اور ایک نیچے رکھا اور اوسکے چارون طرف چار نیزے کلدار کہ چاہے اونکو اوپر اور چاہے نیچے کرے لگائی پھر اون کرگسونکو کئی دن بھوکا رکھا اور چار مرد ارجانور اون چار نیزون پر پرو کر اطراف صندوق کو اون کرگسون پر باندھا اور آپ اور ایک شخص اور اوس صندوق مین بیٹھ گیا چارون کرگس نہایت بھوک سے اوپر مردارون کی جانب میل کر کے صندوق لیکر اوڑے تین رات دن کی بعد نمرود نے اوپر کا دروازہ کھولکر نگاہ کی آسمانکو اوتنا ہی دور دیکھا جتنا زمین پر سے دیکھتا تھا پھر اپنے رفیق کو کہا کہ تو نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھ کہ کیا دکھائی دیتا ہے اوسنے دیکھکر جواب دیا کہ پانیکے سوا کچھ نظر نہین آتا پھر ایک اندن کی بعد اوپر کا دروازہ کھولکر دیکھا وہی نظر آیا جو پہلے دیکھا تھا اور اوسکے رفیق نے نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھا سوائے تاریکی کے کچھ نظر نہ آیا ۔ نمرود کو خوف ہوا اور ڈرنے لگا چارون نیزونکو مردارون کی ساتھ اولٹا کیا کرگسون نے نیچے کو میل کی اور نیچے آنیکی وقت ایسی آواز مہیب کرگسونکی پرون سے ظاہر ہوئی کہ یقین ہوا کہ اب پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جائینگے منتخب حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ کرگس ایک جانور ہے تمام جانورون سے عظیم جثہ اور سریع الطیران بمرتبہ کہ ایکدن مین مشرق سے مغرب تک طے کرتا ہے اور قصص الانبیا مین ہے کہ نمرود کے دل مین جب یہ داعیہ پیدا ہوا کہ آسمان پر جاے تو بتعلیم ابلیس پر تلبیس اسنے حکم دیا کہ چار کرگس لاکر پرورش کرین اور ایک صندوق بنائین کہ دو آدمیونکی بیٹھنے کی گنجائش رکھتا ہووے اور اوسمین دروازے ہون

ایک اوپر اور ایک سے نیچے اور اوسکے چارون کونون مین چار چوبین نصب کرین اور ہر چوب پر گوشت کا مچہ لٹکا دین اور پھر ایک عقاب کو بھوکا رکھکر اوس صندوق کو اپنے پاس بلا نہ دین کہ یہہ گوشت کیطرف قصد کرکر اوپر کو اوڑین - جب یہہ صندوق تیار ہو چکا تو آپ اور ایک اور خواص اوسمین بیٹھا اور اوس صندوق کو لیکر اوپر سے تین سو ہاتھ کی بلندی پر جو نمرود کا دروازہ کہولا تمام رو ی زمین پر پانی پانی نظر آیا پھر اوپر کا دروازہ کہولا اور تیر کمان مین جوڑا خواص نے کہا یہہ تیر کسکو مارینگا خدا کو خواص نے کہا یہہ وہ خدا ہی کہ جسکو تو نے بہت سے لشکر جمع کرکے نمرود اوسپر غصہ ہوا اور اوسکو نیچے کر اویا خدا تعالی بحساب اوسکو بہشت مین لیگیا - پھر نمرود نے وہ تیر آسمان کی طرف چھوڑا خدا تعالی نے اوس تیر کو ایک چیل کے خون مین آلودہ کرکر نمرود مردود کے پاس بھیجدیا اسنے خوش ہوکر اوس گوشت کو کہا اور پر جہانچی کیا اگر گسون نے مچہ کا قصد کیا جب نیچے مین پر آیا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس پاس گئے اور کہا ایمان لا اوسنے کہا میں تیرے خدا کو مار ڈالا یہہ تیر خون آلودہ موجود ہے حضرت ابراہیم نے کہا میرے خدا کو کوئی نہین مار سکتا کہا تیرے خدا کا کتنا لشکر ہے حضرت ابراہیم نے کہا اوسکے لشکر کا شمار سوا اوسکو کوئی نہین جانتا کہ دنیا کا یعلم جنود ربک الا ہو یعنے اور کوئی نہین جانتا لشکرون پروردگار تیرے کو مگر وہ آپ ہی - نمرود نے کہا مین اپنا لشکر جمع کرتا ہون تو خدا کا لشکر جمع کر کہ تیرے ساتھ لڑون گا پھر اوس مردود نے تمام سپاہ کو زمین پر جمع کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مناجات کی کہ الہی احد چون یہہ ملعون تیرے لشکر سے لڑنے آیا ہو اسکو ہلاک کر حضرت ابراہیم کی دعا قبول ہوئی اور فرشتو کو حکم ہوا کہ ایک سرخ کوہ قاف مین سے کہولدو اور بعد دہر سوار نمرود ایک ایک پر بھیجدو وہ مچھر جیسے ہوکر ابر کے مانند ہوا مین آئے حضرت ابراہیم نے کہا دیکھو یہہ ہے خدا کا لشکر نمرود نے کہا علم کہڑے کرو اور نقارہ بجاؤ آدمی غل مچانے لگے اور بوق پھونکنے لگے تا مچھرونکا لشکر متفرق ہو جائے لیکن کچھ فائدہ نکلا ہر سوار پر ایک مچھر بیٹھ گیا اور ہر ایک مچھر اپنی خرطوم سے ہر ایک کا مغز اور گوشت اور رگ و پی کہا گیا اور ایک ذرہ اسکے بدن کا باقی چھوڑا - ان مچھرون مین ایک مچھر تھا کہ وہ ایک بادل سے نکلا اور ایک آنکھ سے کانا اور اور تمامی اعضاؤن مین سے ایک عضا سے زیادہ تھا مین کہتا تھا اوسنے خدا تعالی سے درخواست کی کہ الہی نمرود کا ہلاک میرے ہاتھ ہو وہی چنانچہ اسکی دعا قبول ہوئی نمرود مردود اپنے محل مین بیٹھا ہوا فکر کر رہا تھا کہ وہ پشہ تنگ بیرنگ اسکے زانو پر آن بیٹھا اسنے اپنی جورو سے کہا میرے جانور تھے کہ جنہون نے میرے لشکر کو ہلاک کیا اور مین انمین سے ایک کو نہ مار سکا فی الحال وہ مچھر وہان سے اوڑ کر اسکے دماغ مین گھس گیا اور اسکا مغز کھانے لگا یہہ درہم و برہم ہوتا تھا کبھی کھڑا ہو جاتا تھا اور کبھی بیٹھ جاتا تھا اور گاہے لیٹتا تھا اور لوٹتا غرض کچھ علاج نہ بن آتا تھا لیکن اگر کوئی کچھ اسکے سر پر مارتا تو کاوش اوس مچھر کی کم ہو جاتی اور اسکو تسکین ہوتی ورنہ یہہ پیچ و تاب کھایا کرتا پھر یا مرا تو یا چالیس دن کے بعد حضرت ابراہیم نمرود کے پاس گئے اور کہا کہو لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ نمرود نے کہا کون ہے

کہ گواہی دیتے کہ خدا ایک ہے اور تو رسول ہے پس جو کچھ کہ وہان اثاث البیت سونا فرش اور ہتھیار وغیرہ سب فی الفور پھینک اور بیان پھینک کہا لا الہ الا اللہ انت رسول اللہ ہم رسول مقدس روح نے کہا اب جلا دو اور دریا میں ڈالدو۔ پھر کہا اب کون سے گواہی دیوے پہر دیواروں اور ستون اور دروازے نے کلمہ توحید اور رسالت کی ساتھ گویا ہوئے۔ ملعون نے کہا انکو بھی اوکہا ڈالو اور جلا دو اور کہا اب کون گواہی دیوے حضرت ابراہیم نے کہا اب تیرے بدن کے پیرے اونہون نے بھی اسیطرح گواہی دی۔ اور اسنے خفا ہوکر انکو بھی اوتار ڈالا اور جلا دیا اور کہا اب کون ہے گواہی دیوے اوسوقت حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای ابراہیم کافر بوقت مرگ خدا سے ڈرتے ہین اور ایمان لاتے ہین لیکن یہہ اور زیادہ کفر کرتا ہے اب اسکی ہلاک ہونے مین دیر نہین چاہیئے فی الحال مچھر اوسکی ناک مین سے باہر نکل آیا اور نمرود مرگیا اور ایک ولیت مین ہے کہ نمرود کا ایک نوکر تہا وہ اوسکی سر پر موگری لگایا کرتا تہا جب اوسکو قرار ہوتا تہا تا آنکہ چالیس رات دن اسیطرح پر گذری اور وہ عاجز ہوا ایک دن خفا ہوکر ایک مرتبہ ایسی زور سے وہ موگری اوسکی سر پر ماری کہ سر اوسکا پھٹ گیا اور اوسیوقت مرگیا اور وہ مچھر مرغ کے مثال اوسکی منخرین سے نکلکر اوڑ گیا اور رلباب مین لکہا ہے کہ خدا تعالی نے نمرود کو مبتلا کیا ساتھ ایک مچھر کے کہ اوسکی ناک کی رستے دماغ مین چلا گیا اور ام الدماغ مین رہنے لگا اور بڑا ہوگیا اور چار سو برس تک اوسکی دماغ مین رہا اس مدت مین جب اوسکے سر پر لکڑیان مارتے تہے تو اوسکو ذرہ تسکین ہوتی تہی یہہ جو آدمی کہ قوم نمرود مین سے باقی رہتے وہ ایمان لائے اور حضرت ابراہیم کی ساتھ شام کو گئے اور راہ مین اکثر لوگ اور شہر ونکے بھی ایمان لائے اور مسلمان ہوئے **فصل تیسری** ولادت حضرت اسماعیل اور اقامت کرنی انکی حریم حرم محترم مین روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب حضرت ہاجر بدرخواست اوبعطی بدرست تعالت صفاتہ و بنالت عطایاتہ حضرت ابراہیم کو بکثرت مواشی و خدم و خیل و حشم و دواب انعام اور مواشی اور انعام اور مزارع و ضیاع اور بیوت اور بقاع مستظرف فرمایا تو انکی خاطر مبارک مین آیا کہ حضرت الوہیت ذی الطاف بی غایت و اعطاف بی نہایت انسانی خواہش مین اوقات صرف فرماتے ہین اوقات عام عنایت کی ہو اگر ایک فرزند بھی کرامت فرماتے کہ وارث منصب نبوت و رسالت اور خلق اللہ کو مسالک شریعت قویم اور مذہب مستقیم کی ہو تو سامان ہدایت میری نسل مین باری رہے چنانچہ اسکا مذکور از روی تاسف اکثر فرماتے اور دعا مانگتے تہے اور جو کہ ابتک سارا مانون بمقدیر ربانی اور قضای سبحانی حلیہ انتاج سے معطل اور عاری تہین یعنے انکو کوئی لڑکا بالا پیدا ہوا تہا بسبب فرط رغبت حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجود فرزند دوام خیال کرتی تہین کہ اس باب مین کوئی تدبیر کیا چاہیئے آخر الامر باشارہ بلہم توفیق واجبہ کو انکی دست مین دیا سرغیت ہوکر شاید حضرت کی ہمت حاصل ہووے اور اس سے کوئی فرزند پیدا ہو اور چونکہ ذخیرہ بضاعت جمیلہ اور مقدر وسائل تہین بشرف مصاحبت اور مضاجعت آنحضرت کی مشرف

اور اوسیوقت ان کا قالب مطہر صدف گوہر وجود اسماعیل ہوا پھر بعد انقضای مدت حمل ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا کہ ہرگز دیدہ مادر دہر نے ایسا طرحدار پھول نورانی نہ دیکھا تھا اور قابلہ روزگار نے ایسا اطفل بے مثل پرورش نکیا تھا۔ اور انکا نام بزبان عبرانی اشموئیل رکھا کہ اثر کو بسبب کثرت استعمال اسماعیل ہو گیا حضرت ابراہیمؑ کو انکا ساتھ محبت عظیم پیدا ہوئی اکثر اوقات انکو گود مین لیتے تھے اور سارا خاتون کو مشاہدہ اس حال سے رشک آتا تھا۔ بنابرین انہون نے قسم کھائی کہ تین عضو اعضاء ہاجرہ سے قطع کرین جبکہ ہاجرہ اس حال سے مطلع ہوئین بارادہ قرار رو پوش ہو گئین اور حضرت ابراہیمؑ سے سفارش کر کر التماس کیا کہ انکے کانون کی لوین چھید کر کچھ اندام نہانی انکے سے قطع کرین تا انکی قسم رست ہو دیگر اور سارا خاتون نے اس امر کو قبول کیا حضرت ابراہیمؑ نے انکو پیدا کیا اور جسطرح سے کہ قرار پایا تھا ہاجرہ کے ساتھ عمل مین آیا اس سبب سے کانو نمین سوراخ اور عورتونکے ختنہ کا سنت ہوا۔ اور باوجود اس گوشمالی کے بھی عرق حمیت سارا نے تسکین نپائی اور پیوستہ رشک ہاجرہ اور اسماعیل سے اندوگین رہتی تھین اور تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ بخوف ملول ہونی سارا خاتون کے اسماعیلؑ کو بظاہر نظر محبت سے نہ دیکھتے تھے ایکدن بحکم جبلت بشری ایک مکان مین تنہا اسماعیلؑ کو ہاجرہ کی گود مین دیکھا اور جھر پیری سے غلبہ کیا اپنی گود مین لیکے انکے رخسارون پر چند بوسے دیے ناگاہ سارا خاتون نے دیکھ لیا اور انکو نہایت رشک آیا کہا کہ اسماعیل کو اور اسکی مانکو جہان کہ عمارت اور زراعت نہو وے لیجا کر چھوڑ آؤ اور حضرت ابراہیمؑ کہ کثرت حقوق سارا سے ممنون اور مرہون تھے انکی مخالفت کو قرین مروت نجانتے تھے بلکہ حضرت رب الارباب سے بھی بامید مغفرت اور دلجوئی مین مامور ہوئے تھے فوراً براق برق رفتار پر سوار ہو کر اور ہاجرہ اور اسماعیلؑ کو ایک اور سواری پر سوار کر کے بدلالت اور ہمراہی حضرت جبرئیلؑ مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوئے اور بعد از طی منازل اور قطع مراحل زمزم کے قریب پہنچے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا امر الٰہی اسطرح ہے کہ ان دونون مان بیٹونکو یہین چھوڑ دو بعد ازان ہاجرہ اور اسماعیل بالبنا حضرت ابراہیمؑ عزیز سایہ درخت کہ قادر مختار نے اوس مکان بے آب مین محض اپنی قدرت سے سرسبز فرمایا تھا اوترسے اور اوسوقت مین طائفہ عمالقہ خارج حرم محترم مین اقامت رکھتے تھے الغرض حضرت ابراہیمؑ نے تین شبانہ روز اوس مقام مین انکے ساتھ بسر کی اور وہ موضع کہ بغایت خشک اور سنگ لاخ خالی از منظر و کاخ تھا اور اوسکی ہوا گرمی اثیر سے مشعر اور پیوست زمین اوسکی معدن کبریت سے مخبر گویا کہ خاک سوختہ اوسکی آتش طبیعت اور ریگ تافتہ اوسکی برنگ یاقوت احمر تھی۔ القصہ جب حضرت ابراہیمؑ نے وہان سے پھرنے کا قصد کیا ہاجرہ نے تضرع و زاری کرنی شروع کی اور کہا مین عاجزہ ضعیفہ و زار اور یہہ طفل شیر خوار اور دشت پرخس و خار اور کوہسار سراسر آزار ہمکو کسکو سونپے جاتے ہو حضرت ابراہیمؑ نے روکر کہا کہ تمہین خدا تعالیٰ حافظ حقیقی کو سونپا کہ اوسکا حفظ تمکو کافل اور مقصد تمہارا اوسکے الطاف سے حاصل

ہاجرہ نے کہا رضیت باللہ ربا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا و بعلی کرم اللہ وجہہ وصیا و حضرت ابراہیم اوس مکان سے روانہ ہوئے اور اعلای مکہ پر پہنچکر
بجانب اسماعیل اور ہاجرہ نگاہ کی اور اونکو با خانمان اور بے آب و نان اور بے یار و مددگار اوس بیابان کو ہمسار مین تنہا دیکھا اور دست
دعا اوٹھایا ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس
تہوی الیہم وارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون یعنے ای رب میرے تحقیق مینے بسائی ہے اولاد اپنی بیچ میدان بن کھیتی
کے نزدیک گھر تیرے باحرمت کے ای پروردگار میرے تو کہ قائم رکھین نماز کو پس کر دل کتنے لوگون کی کہ جھکتے ہون طرف اونکی اور
رزق دے اونکو میوہ سے تو کہ وہ شکر کرین۔ القصہ حضرت ابراہیم با چشم پر آب محزون اور غمگین مقام شام کو روانہ ہوئے اور
جب ہاجرہ کے پاس آب طعام ہو چکا تو حضرت اسماعیل اور انکی مان پر تشنگی غالب ہوئی اور ہاجرہ کا دودہ خشک ہو گیا تو انکو
گمان ہوا کہ اب بجز مرگ کے چارہ نہین معلوم ہوتا اور حضرت اسماعیل نے اضطراب اور بی طاقتی کرنی شروع کی ہاجرہ مشاہدہ اس حال
سے تاب بیتابی فرزند دلبند نلا سکی اور نہایت اضطراب سے تلاش آب مین کوہ صفا پر چڑہین تا دیکہین کہ کہین پانی یا آبادی نظر آتی
ہے یا نہین ایک لحظہ وہان ٹہہر کر اطراف و جوانب کو دیکہا کہین دور و نزدیک کوئی مقام آباد نظر نہ آیا اور کوئی فریادرس نہ دکہائی
دیا مجبور وہان سے اوتر کر اور کپڑے سنبہال کر جلدی جلدی چلنا شروع کیا تا آنکہ اوس وادی سے گذر کر کوہ مروہ پر آئین اور
وہان بھی قدرے توقف کیا اور پانی کا کچہہ پتا نہ پایا چنانچہ سات مرتبہ اسیطرح سعی کی کہ اوسی دستور سے ابتک حاجی اوسکی سنت عمل
کرتے ہین اور ہر مرتبہ مین اپنے بگڑ گوشہ کی خبر لیتی تہین کہ تا کوئی جانور درندہ نہ پہنچا ہو آخر کار جانب صفا سے انکے کان مین ایک
آواز آئی اوسطرف متوجہ ہوئین اور غور سے دیکہا کچہہ نظر نہ آیا پہر اوس مکان کی طرف کہ جہان حضرت اسماعیل کو چہوڑ آئی تہین
ایک جانور درندہ کی آواز سنی گہبرا کر جلدی سے اوسکے پاس آئین دیکہا کہ چشمہ آب خوشگوار انکی روبرو جاری ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ اوسوقت حضرت اسماعیل کو ایڑیان رگڑتے اور انکے پاؤن کے نیچے سے پانی اوبلتے دیکہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل
کی پاشنہ زمین خشک نہ ہوئی اور چشمہ آب جاری ہوا اور ان دونون نے پانی پیا اور محنت گرسنگی اور زحمت تشنگی سے نجات
پائی اور ہاجرہ نے چاہا کہ مشک آب زمزم سے بہر لین حضرت جبرئیل نے کہا کچہہ حاجت نہین کہ یہ پانی ہمیشہ رہیگا کہتے ہین کہ ہاجرہ
کنکر پتہر اور خاک نما ک چشمہ مین سے سوت سوت کر نکالتی تہی تا پانی زیادہ آوے اور چشمہ کی گرد تہالہ سا بناتی تہین تا ضائع
نہو وہی اس اثنا مین ایک آواز جانب آسمان سے سنی کہ پانی بہنے سے خوف نکر کہ فیاض وہاب نے اس چشمہ کو تیرے فرزند کیواسطے
جاری کیا ہے اور یہ کبہی خشک نہین ہونیکا اور اللہ تعالی اس سعادتمند کو بشرف نبوت مشرف فرماویگا اور بتوفیق الہی اوس مقام

سترگ مین باتفاق خلیل الرحمن کے بنائی خانہ خدا مین شریک ہوویگا اور خلق اللہ اقطار عالم سے بزیارت وطواف آویگی اور اس پانیکو پیگی ہاجرہ غنی سے اس حکایت کو خوشدل ہوئین اور انکی خاطر جمع ہوئی او رحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فرمایا ہے رحم اللہ ام اسمعیل لو ترکت الماء علی حالہ لکان زمزم ماء معینا یعنے رحمت کرے خدا تعالے مادر اسمعیل کو کہ اگر چھوڑ دیتی زمزم کو بحال خود ہر آئینہ چشمہ آب روان ہوتا زمین پر ظاہر القصہ قبیلہ جرہم کہ ایک قوم عرب عاربہ حضرت ابراہیم سے کہ ولایت یمن کے ساکن تھے اور بر سبیل تجارت پیوستہ راہ مکہ سے بلاد وشام مین جاتے تھے ایک طائفہ امین سے بعد پیدا ہونے زمزم کے اسی اندورفت مین حرم محترم پر پہنچا ہجوم جانوران پرند خلاف عادت وہان پایا دو آدمی بھیجا معلوم ہو کہ ان جانورونکا یہان جمع ہونیکا کیا سبب ہے جب یہ اوس مقام پر پہنچے دیکھا کہ ایک عورت ایک لڑکے کو لیے ہوئی چشمہ آب پر بیٹھی ہے انہون نے پوچھا تم انسان ہو یا جن ہاجرہ نے صورت حال بیان کی اور کہا کہ یہ ایک کرامت ہے کہ باری عزاسمہ نے مجھے اور اس لڑکیکو عطا فرمائی ان دونون نے کہ اوس پانی مین سے پیا بغایت شیرین اور خوشگوار پایا اور پھر پوچھا کہ آیا تمہارے سوا اور کوئی بھی اس پانیمین حصہ رکھتا ہے کہا نہین اور انہون نے وادی حرم کو ملاحظہ کیا تو بنا بر خوشی کی سپند آیا پھر ہاجرہ سے اوس قوم کے آنیکے واسطے اجازت حاصل کی اور مرجعت کر کر انکو کیفیت حال سے مطلع کیا اور اس جماعت نے یمن مین جاکر اپنے اہالی اور توابع کو ہمراہ لیکر سب ایک اور قبیلہ کے اپنی ہی اعمام مین سے کہ انکو قطورا کہتے ہین مکہ مین آئے اور سید نبی جرہم مضاض بن عمر اعلای مکہ مین اور تراوہ قطورا متوجع بن عامر نے اسفل اوس بلدہ مبارک مین نزول کیا اور اوس مقام کریم مین عمارتین بنا کر بود وباش کی اور رعایت ہاجرہ واسمعیل مشغول اور مصروف ہوئے اور انکو بسبب اختلاط بنی جرہم ایک جمعیت حاصل ہوئی تو سب وجہت تمہاری انکی جاتی رہی اور حضرت اسمعیل نے اوس قبیلہ مین نشو ونما پایا اور زبان عربی انسے سیکھی حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو انتظام حال ہاجرہ اور اسماعیل سے آگاہ کیا انکو اپنے فرزند کے دیکھنے کی آرزو ہوئی سارا خاتون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اسماعیل کو دیکھون کہا بہتر لیکن اس شرط سے کہ جب وہان پہنچو تو مہ سواری ملاقات کرو آخر حضرت ابراہیم نے قبول کیا اور روانہ ہوئے جب وہان پہنچے تو ہاجرہ نے انکو دیکھا فی الحال انکے استقبال کیواسطے آئین اور انکو اپنے گھر کے پاس لائین اور چاہا کہ یہ سواری پر سے اوترین اور انکا سر دھووے حضرت ابراہیم نے کہا میں سواری سے عہد کیا ہے کہ سواری سے ملاقات کرون ہاجرہ ایک پتھر لائین اور حضرت ابراہیم نے اونٹ کو بٹھایا اور ایک پاؤن اوس پتھر پر رکھا اور اوسطرف جھکی اور ہاجرہ نے انکا آدھا سر دھویا پھر اوس پتھر کو دوسری طرف رکھا اور انہون نے دوسرا پاؤن اوس پر قائم کیا اور اوسکا آدھا سر دھو یا گیا —

پھر حضرت اسمعیلؑ کو دیکھا یہ بڑے ہوگئے تھے انکو دیکھکر بہت خوش ہوئی اور کہتے ہین کہ انکی دونون قدمونکی اوس پتھر مین نقش ہوگئی کہ اب تک وہ پتھر موجود ہے اور حاجی اوسپر نماز پڑہتے ہین اور اوسکو مقام ابراہیم کہتے ہین پھر انسے رخصت ہوکر سارا کے پاس آئے اور عبادت خدا مین مشغول ہوئے۔ روایت ہی کہ جسوقت ابراہیمؑ عبادت مین قرأت کرتے تھی تو کوس بھر تک آواز خوش الحان جاتی تھی اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ہر سال حضرت ابراہیمؑ باجازت سارا خاتون حضرت اسمعیلؑ کو دیکھنے کو شہر شام سے مکہ مین آتی تھے اور سرسواری ملک اوسیدن پہر جاتی تھے مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم نے نذر کی تھی کہ جب حضرت کبریائی ذوالجلال انکو فرزند عطا فرماوے تقرباً الی اللہ اوسکو قربانی کرین ہرگاہ کہ حضرت اسمعیل پیدا ہوئی حضرت ابراہیمؑ اوس کلام کو بھول گئے تا آنکہ حضرت اسمعیلؑ بڑی ہوئی ایک شب حضرت ابراہیمؑ قربانگاہ مکہ مین سوتے تھی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی فرمان الہی نافذ ہوا ہی کہ اپنے فرزند کو قربانی کر حضرت ابراہیمؑ خواب سے بیدار ہوکر متفکر ہوئے کہ آیا یہ خواب رحمانی ہی یا شیطانی دوسری رات پھر وہی خواب دیکھا اور یہ مضطر ہوئی تیسری شب اوسی دستور سے پھر خواب ہوا اور نداسنی کہ ای ابراہیمؑ شیطان تجکو اطاعت حکم پروردگار نہین کرنے دیتا اوسکیطرف کہ مامور ہوا ہی جا لا۔ اور عجائب القصص مین لکھا ہے کہ انہون نے آٹھوین شب ذبیحہ کو خواب مین دیکھا کہ انکو کوئی کہتا ہی کہ اوٹھہ قربانی کر انہون نے صبح کو دو سو اونٹ قربانی کیے نوین شب کو پھر وہی خواب دیکھا پھر دو سو اونٹ قربانی کیئے اور چوتھی رات خواب مین دیکھا کہ انکو کہتے ہین کہ اوٹھہ اور اپنے فرزند کو قربانی کر کہ پیغمبرون کا خواب بمنزلہ وحی واجب التعمیل ہوتا ہی پس صبح کو حضرت ابراہیمؑ سارا خاتون سے اجازت لیکر ہاجرہ اور اسمعیلؑ کے پاس آئے اوسوقت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نو برس کی عمر تھی اور انوار التنزیل اور مدارک مین لکھا ہی سورہ والصافات مین کہ تیرہ برس کی عمر تھی اور معالم مین لکھا ہی کہ بقول بعضے سات برس کا سن تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ سے کہا کہ اسمعیلؑ کی زرہ نمین کنگھی کر اور اوسکی پلکونکو مشک اور عنبر سے آلودہ کر گیسوئونکو اوسکی مین سر مہ دے اور اچھی کپڑی پہنا کہ ایک جگہہ اسکو مہمان بلیجا ونگا ہاجرہ نے بموجب کہنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت اسماعیلؑ کو آراستہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک چھری اور ایک رسی اپنی آستین مین رکھکر روانہ ہوئی اور حضرت اسماعیل سے پوچھا پیچھے۔ شیطان بصورت ایک پیر مرد حضرت ابراہیمؑ کے پاس آیا اور پوچھا کہان جاتی ہو حضرت نے کہا اس شعب مین ایک مہم درپیش ہے ابلیس نے کہا واللہ کہ شیطان نے تجکو اسماعیل کے ذبح کرنے کو واسطے کہا ہی انہون نے اسکو پہچانا اور کہا دور ہو ای دشمن خدا کہ اپنے پروردگار کے حکم پر عمل کرونگا شیطان انسے مایوس ہوکر ہاجرہ کے پاس آیا اور کہا ابراہیمؑ تیری بیٹے کو اسواسطے لیگیا ہے کہ اوسکو مارڈالے ہاجرہ نے کہا کوئی باپ اپنے بیٹے کو بیگناہ نہین مارڈالتا کہا خدا نے اوسکو اسطرح پر کہا ہی ہاجرہ نے کہا

اگر خدا نے کہا ہو تو رضیتنا برضاء اللہ پھر وہ ملعون حضرت اسمعیلؑ کے پاس آیا اور کہا تیرا باپ تجکو اسواسطے لیجاتا ہے حضرت اسمعیلؑ نے کہا کوئی باپ بیٹے کو نہین مارتا کہا خدا نے اسطرح کہا ہے حضرت اسمعیل نے کہا میری جان خدا تعالی پر فدا ہے جو میری قربانی خدا کے واسطے ہے تجکو ای لعنتی میرے ساتھ کیا کام ہے اور جب آگے چلے تو پھر حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے پوچھا کہ ای پدر مہربان مجکو کہان لیے جاتی ہو حضرت ابراہیمؑ نے کہا یا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یعنے اے پھولی بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون بیچ خواب کے تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھہ کیا دیکھتا ہے تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا دوستان خدا شیکو خواب نہین کرتے اور تو اوسکی دوستی کا دعوی کرتا ہے اگر رات کو نہ سوتا تو یہ خواب نہ دیکھتا خواب کو دیدۂ عشاق مین کیا کام اور عاشقونکی آنکھہ مین خواب کا کیا مقام پھر کہا یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے ای باپ میرے جس امر کے ساتھہ کہ تو مامور ہوا ہے اوسکو عمل مین لا کہ مجکو انشاء اللہ تعالی صبر کرنے والونمین سے پاویگا اور تاخیر نکر کہ شیطان چاہتا ہے کہ مجکو اس راہ نیک سے پھیرے پھر دونون ابلیس کیطرف پتھر پھینکنے لگے کہ حاجیون پر رمی جمرہ اسی جب سے مقرر ہوا ہے پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا ای فرزند اب کیا کہتا ہے کہا ہزار جان میری خدا پر فدا ہے اور معالم مین ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے کہا ای پدر تجکو تین وصیتین کرتا ہون اول یہہ کہ میرے ہاتھہ پاؤن مضبوط باندھہ دینا کہ مبادا اوسوقت مجکو جنبش ہو وے اور صبر نکر سکون اور گنہگار ہوؤن یا اضطراب کرون اور تڑپون اور تیرے کپڑے لہو مین بھر جاوین اور مین بے ادبی کے ساتھہ منسوب ہون دوسرے یہہ کہ منہ میرا خاک پر رکھہ دینا کہ تو میرا منہ نہ دیکھہ سکے اور مین تیرا منہ نہ دیکھہ سکون مبادا ادھر پدری اور فرزندی جوش مین آوے اور فرمان خداوندی مین تقصیر یا تاخیر واقع ہووے تیسرے یہہ کہ جب تم گھر مین جاؤ تو میری طرف سے سلام اور دعا بسیار میری مادر دلفگار کو پہنچانا اور جامۂ خون آلودہ میرا اوسکو دیدینا کہ میری نشانی اوسکے پاس ہو اور وہ اوسکو دیکھنے سے تسکین پاتی رہے کہ میرے سوا اور فرزند نہین ہے پھر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھہ پاؤن رسی سے مستحکم باندھہ اور چھری انکے حلق پر پھیری چھری نے کام نکیا کہا ای پدر شاید تو چھری کی پشت پھیرتا ہے چاہیے کہ کچھہ دغدغہ اپنی خاطر شریف مین نہ لاؤ کہ مین نہایت خوش ہون حضرت ابراہیم نے بقوت تمام چھری کو کھینچا پھر بھی چھری نے نہ کاٹا۔ حضرت اسماعیل نے کہا ای پدر چھری کی نوک میرے حلق مین اوتار دے حضرت ابراہیمؑ نے چھری کی نوک حلق پر رکھہ کر زور کیا یہانتک کہ پہلی دستہ مین گھس گیا حضرت ابراہیمؑ نے خفا ہو کر چھری کو زمین پر پھینک دیا چھری نے گویا ہو کر کہا ای ابراہیمؑ جسنے تجکو ایکبار کہا کاٹ مجکو ستر بار کہا مت کاٹ اور کشاف مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے تانبے کے خار شبکل حلقہ اسمعیلؑ کے حلق پر ظاہر کر دیئے

کہ وہ چھری کو گلے پر چلاتے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حلق اونکا کٹتا تھا لیکن پھر درست ہو جاتا تھا اوسیوقت تکبیر سنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور مدارک مین لکھا ہے کہ ذبح کرنیکے وقت حضرت جبرئیل نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر حضرت اسماعیل نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ حضرت ابراہیم نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور یہ سنت ذبح کے وقت باقی رہی اور اوسی ساعت مین خدا تعالی نے فدا ہی حضرت اسماعیل ایک گوسفند ابلق بھیجا کہ رنگ اوسکا سیاہ اور سفید تھا اور ایک روایت مین تمام بدن سفید تھا اور سر اوسکا سیاہ معالم مین ہے کہ بقول اکثر مفسرین وہ بکرا تھا کہ چالیس برس جنت مین چرا تھا اور بقول ابن عباس اور مدارک مین بھی ہے کہ وہ گوسفند قربانی ہابیل تھا کہ خدا تعالی نے اوسکو فردوس اعلی مین پرورش کر کر حضرت اسماعیل کا فدیہ کیا کہ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنے فدیہ کیا ہمنے اوسکا ایک ذبوح عظیم — فرمایا ہے اور اگر حضرت اسماعیل ذبح ہو جاتے تو یہ سنت باقی نہ رہتی اور آدمیون پر اپنے فرزندون کا ذبح کرنا واجب ہوتا اور روضۃ الصفا مین ظاہر ہوا کہ گوسفند کو اسطرح پر لکھا ہے کہ چھری نے حضرت اسماعیل کے گلے پر کام نکیا اور ابراہیم متعجب ہوے اس اثنا مین ندا غیب سے آئی کہ یا اِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا یعنے اے ابراہیم تحقیق کہ راست کیا تو نے اپنے خواب کو اور دوبارہ پھرانے کا نمین ندا آئی کہ اپنے چھپر نگاہ کر جو کہ تجکو دکھائی دیوے اوسکو ذبح کر کہ تیرے فرزند کا فدا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر کر دیکھا کہ ایک گوسفند پہاڑ کیطرف سے آتا ہے حضرت اسمعیل کو اوسیطرح چھوڑ کر اوس گوسفند کی طرف متوجہ ہوے اور وہ انکی طرف سے بھاگا اور یہ اوسکے پیچھے روانہ ہوے اور نزدیک ہر جمرہ کے جمرات سے کہ عبارت جمرہ اولی اور وسطی اور کبری سے سات پتھر اوس گوسفند کیطرف پھینکے تا آنکہ جمرہ کبری مین اوسکو پکڑا اور منا مین کہ قربانگاہ مکہ ہے لاکر ذبح کیا اور اس اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ پاؤن ذبح کے کو لکر کہا کہ اے اسمعیل اسوقت حضرت قاضی الحاجات سے دعا مانگو اور اپنا مطلب چاہو کہ یہ وقت اجابت دعا ہے حضرت اسمعیل نے دست نیاز بدرگاہ کارساز بے نیاز اوٹھایا اور کہا کہ یا رب جمیع اپنے بندون کو کہ مونس اور موحد ہو گذرے ہین بخش اور عفو کر جب خلیل الرحمن اپنے فرزند کیطرف متوجہ ہوے اور حضرت جبرئیل کے ہاتھ پاؤن کو لوٹا دیا کیفیت دعا سے مطلع ہوے کہا اے فرزند تو موید ہے بتائید ربانی اور موفق ہے بتوفیق سبحانی اور انکو ہاجرہ کے سپرد کیا اور اپنا راہ لیا گئے اور ہر سال مین ایک مرتبہ سارہ سے اجازت لیکر سواری براق برق رفتار حج کو روانہ ہوتے اور بوقت چاشت مکہ مین پہنچتے اور اہل و عیال کو دیکھکر اوسیوقت مراجعت کرتے تھے + القصہ جب گیارہ برس سن مبارک حضرت اسماعیل سے گذرے ہاجرہ نے کہ بانی قصر حیات انکی تھین نوبت ولایت عہد سے معزول ہو کر عالم قدس علوی پر عروج کیا اور بنی جرہم نے باتفاق فرزند ارجمند کے تجہیز اور تکفین مین مشغول ہو کر انکے جسد مبارک کو مکہ معظمہ مین قریب حجر اسود مدفون کیا

حضرت اسمعیلؑ نے شدت حزن اور مفارقت والدۂ ماجدہ سے چاہا کہ اوس سرزمین سے جلت کریں غلان و احباب و اخوان و اصحاب کہ بیدار جایون انکے انس تمام رکھتے تھے مانع آئے اور بنا بر رفع وحشت اور تنہائی ایک دختر نیک اختر قبیلۂ اشراف اپنے سے انکے نکاح مین دی اور انکو سواری اور شکار پر رغبت تمام پیدا ہوئی اکثر اوقات کوہ و صحرا مین پھرتے تھے اور بتفسیر عالم التنزیل اور بحر المواج اور زاہدیمین لکھا ہے اور ابن عباس نے نقل کی ہے کہ بعد انتقال ہاجرہ حضرت خلیل الرحمن بسبب ملنے اسمعیل کے مکہ مین تشریف لائے اور ہاجرہ کی وفات پر مطلع ہوئے اور سنا کہ اسماعیلؑ خانہ دار ہوئے ہین انکے دروازے پر آئے اتفاقاً اوسوقت یہ بنا بر شکار صحرا مین گئے تھے اور معیشت انکی یہی تھی کہ تیر و کمان سے حلال جانورونکو شکار کر لاتے تھے اور آب زمزم مین بھگا کر کھاتے تھے اور حق تعالیٰ انکو ہمیشہ پر قناعت دیتا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسمعیلؑ کو نپایا انکی بی بی کو دروازہ پر بلایا اور پوچھا کہ تیرا خاوند کہان گیا ہے اور کب آویگا اوسنے کہا بنا بر تلاش معاش صحرا مین گیا ہے اور شام کو آویگا حضرت ابراہیمؑ کو اندیشہ ہوا کہ اگر مین تمام تک یہان توقف کرونگا اور حضرت اسمعیلؑ آوینگے تو مجکو جانے نہین دینگے اور شکو رہنا پڑیگا اور خلاف شرط اور وعدہ لازم آویگا اور مدعا احوال پرسی سے تھا بہتر یہ ہی کہ انکی بی بی سے احوال پوچھکر مراجعت کرون دروازے پر کھڑے ہوکر انکی بی بی سے احوال پوچھنا شروع کیا تا آنکہ گذران اور معیشت انکی دریافت کی اوس عورت نے کہا غایت تنگی اور مشقت سے گذرتی ہے اور بہت شکایت کی حضرت ابراہیمؑ نے سنکر فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اور یہہ کہدینا کہ اپنے دروازے کی چوب سر دل بدل ڈالے کہ یہہ سر دل لائق تیرے نہین ہے پس یہہ کہکر مراجعت کی جبکہ شام کو حضرت اسمعیلؑ گھر مین آئے کچھہ آثار انوار برکات بیوت کہ انکو محسوس ہوئے اپنی بی بی سے پوچھا کہ کوئی شخص یہان آیا تھا کہا ہان ایک پیر مرد نے کہ گھوڑے پر سوار ایسی شکل تھی اور ایسا رنگ اس دروازے پر کھڑے ہوکر مجکو بلایا اور تمہارے حالات سے پرسان ہوا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے دلمین جانا کہ یہہ پیر مرد حضرت ابراہیمؑ تھے کسواسطے کہ اپنی والدہ سے جلیہ اور شمائل حضرت کو سنے تھے - القصہ حضرت اسمعیلؑ کی بی بی نے تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مجھسے وجہ معیشت پوچھتے تھے مینے کہا ہم کمال فقر اور تنگی مین گرفتار ہین حضرت اسمعیلؑ نے پوچھا کہ پیر مرد کیا کہہ گیا کہا یہی فرمایا گیا کہ اپنے خاوند کو بعد سلام کے کہنا کہ اپنے گھر کی دہلیز بدل ڈالے حضرت اسمعیلؑ نے کہا کہ وہ میرے باپ تھے کہ تیرے بدلنے کو کہہ گئے ہین پس اب تو اپنے باپ کے گھر جا اور مجھسے کچھہ سروکار نہ رکھہ الغرض جب حضرت اسمعیلؑ نے اوس بی بی کو جدا کیا ایک اور شخص نے فرقہ جرہم سے اپنی دختر نیک اختر کا انکے ساتھہ نکاح کر دیا تا آنکہ بعد از مدت معہود حضرت ابراہیمؑ پھر سارا خاتون سے اجازت لیکر حضرت اسمعیلؑ کے دیکھنے کو واسطے روانہ ہوئے جب گھر پر پہنچے تو اتفاقاً پھر انکو نپایا

پوچھا کہ اسمعیل کہان ہے انکی نئی بی بی دروازہ ہی پر آئی اور کہا کہ مرحبا یا حضرت آیئے اور اوتریئے اور فرمایئے کہ مین سمبارک دہوؤن کہ غبار راہ سے بہت گرد آلود ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجکو سواری پر سے اوترنیکی اجازت نہین ہے وہ بی بی ایک بڑا پتھر لائی اور اونکی رکاب کے متصل رکھا اور اوسپر چڑہی اور حضرت ابراہیم نے بہی اپنے پاؤن سے اوس پتھر پر زور دیا اور سر کو جھکایا اوس بی بی نے اونکے سر کو خوب دہویا اور شانہ کیا اور حضرت ابراہیم احوال پرسی حضرت اسمعیل کی کرتے تھے اور وہ شکر گذاری اونکی اخلاص اور اوضاع کی کرتی تہی تا آنکہ پوچھا معیشت اور گذران کسطرح پر ہے کہا الحمد للہ کمال رفاہیت سے اوقات گذرتی ہے حق تعالی نے ہمکو کسیکا محتاج نہین کیا حضرت اسمعیل صحرا سے گوشت شکار لاتے ہین اور آب زمزم ہمارے پاس موجود ہے اوس گوشت اور اوس پانی سے بخوبی گذرتی ہے حضرت ابراہیم نے انکی حق مین دعاے خیر کی اور کہا کہ حق تعالی کو اس گوشت اور پانی مین برکت عطا فرماوے حدیث شریف مین آیا ہے کہ خاصیت انکی دعا کی سے یہہ ہوا کہ جو کوئی مکہ معظمہ مین گوشت اور پانی پر اکتفا کرے اوسکو قسم غلہ سے حاجت نہ پڑے اور قوت اوسکی برقرار ہووے اور اور شہرونمین یہہ خاصیت نہین ہے القصہ جب حضرت ابراہیم نے بخوف شب باشی زیادہ توقف نکیا اور قصد مراجعت کر کر اوس بی بی سے فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام پہنچانا کہ یہہ دہلیز تیرے گہر کے دروازے کی بہت خوب ہے اسکو غنیمت جان اور نگہدرکہہ شام کو کہ حضرت اسمعیل آئے انوار و برکات اپنے باپ کی آنیکے دریافت کر کر اپنی بی بی سے پوچھا کہ آج کوئی شخص یہان آیا تہا انکی بی بی نے کہا ایک پیر روشن ضمیر متصف باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آیا تہا مینے اوسکا سر دہویا اور خدمت کی لیکن وہ سواری پر سے نہ اوترا اور ہماری معیشت کا بہت حال پوچھا اور ہمارے واسطے دعاے خیر کی اور چلا گیا حضرت اسمعیل نے کہا کہ سوا اسکے اور کیا فرما گیا کہا کہ بعد از سلام کے تجکو بنا بر حفاظت دہلیز خانہ کے حکم دیا ہے حضرت اسمعیل نے کہا کہ وہ پیر مرد میرے پدر بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام تہے کہ تیرے حق مین سفارش کر گئے ہین کہ تا بحسن سلوک تجسے پیش آؤن - الغرض جب ایک مدت گذری پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمعیل کے دیکہنے کا اشتیاق ہوا سارا خاتون سے کہا کہ مین دوبار اسمعیل کے دیکہنے کو اسطے گیا لیکن اوسکو نہ دیکہا اگر اجازت دو تو ایکبار چند روز وہان رہون کہ تسلی حاصل ہووے حضرت سارا نے بخوشی رخصت دی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہوے جب وہان پہنچے دیکہا کہ حضرت اسمعیل ایک درخت کی نیچے زمزم کے متصل بیٹہے ہوئے تیر و نکو درست کر رہے ہین بمجرد دیکہنے کے حضرت اسمعیل نے پدر بزرگوار اپنے کو پہچانا اور بے اختیار اوٹہکر معانقہ کیا اور جو کچہ کہ فرزند سعادتمند کو پدر بزرگوار کے ساتہہ چاہیے عمل مین لایا اور حضرت ابراہیم چند روز وہان رہے - ایکدن حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالی تجکو بعد سلام فرماتا ہے کہ ایک مکان بنا کہ وہ طواف گاہ خلائق ہووے پوچھا کہان بناؤن

کمارواں ہوتا تجکو معلوم ہووے پھر حضرت ابراہیمؑ اونٹ پر سوار ہوئے اور ایک ابر پیدا ہوا کہ وہ موافق اندازہ خانہ کعبہ تہا وہ ابر بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برابر جاتا تہا پھر جبرئیلؑ نے کہا جہان یہ ابر ٹہہر جاوے اوسکے سایہ کے نیچے کی زمین پر بنا کرو جب وہ ابر کعبہ کی جگہہ پر پہونچا وہان کہ ایک ٹیلہ ریگ سرخ کا تہا ٹہہر گیا **اور** ایک روایت سی ایک سانپ آیا اور کعبہ کی اندازہ کی موافق اوسنے گڈلی ماری **اور** بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو بتایا کہ اسقدر بنا اور ایک خط مدور برابر سایہ ابر کے کھینچا **اور** معالم مین سورہ انبیا مین لکہا ہی کہ بقول بعضی حق سبحانہ تعالی نے ہوا چلائی کہ وہ اوس جاگہ کی اور گرد اگرد کعبہ کے جگہہ کو جہاڑ دیا **اور** بقول کلبی اوس ابر مذکور مین ایک سر تہا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتہہ کلام کرتا تہا کہ برابر میرے گہر بنا پہر حضرت ابراہیمؑ کعبہ کی اطراف ثلثہ مذکور مین مصروف ہوئے اور تہہ زمین سے ایک بنیاد سنگین مستحکم نکلی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کی بہری ہوئی تہی **اور** تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ قبل از نازل ہونی بیت المعمور کے اس جگہہ پر ابوالبشر کو حکم ہوا تہا کہ بنیاد اسکی بہرو چنانچہ حضرت جبرئیلؑ نے ایک پر اپنا مارا اور اسکے صدمہ سے طبقہ ہا توان سفلی زمین کا ظاہر ہوا تہا اور معلوم ہوتا تہا کہ گویا ایک بنیاد موجود ہے اور فرشتون نے سنگہا ہی کلان کہ ایک ایک ایسا بہاری تہا کہ تیس آدمی قوی ہیکل اوسکو نہ اوٹہا سکین وہان لائے اور اوس بنیاد مضبوط کو بالطبقہ اعلی اور سطح ظاہر زمین تک پہنچایا کہتے ہین کہ وہ پتہران پانچ پہاڑون کے تہے کہ کوہ لبنان اور طور زیتا اور طور سینا اور جودی اور حیرا ہی پہر اوسوقت بیت المعمور کو کہ صفت اوسکی بیچ قصہ حضرت آدم علیہ السلام کے مفصل مذکور ہوئی وہان رکہا تہا جو کہ وہی بنیاد آپ نکل آئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر دیوارین بنانی شروع کین تفسیر بحر المواج مین لکہا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام پتہر لاتے تہے اور حضرت ابراہیمؑ اور اسمعیل علیہ السلام بناتے تہے **اور** بعضی روایتون سی چنا عمارت کا کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور پتہر لانی کوہ ابوقبیس اور حیرا اور دران سے عہدہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تہا اور ارتفاع عمارت حضرت ابراہیمؑ نے اوسوقت مین نو گز کا کیا تہا اور دور اسکا جو ہووے تا رکن شامی تینتیس ۳۳ گز اور رکن شامی سی تا رکن غربی بائیس ۲۲ گز اور رکن غربی سی تا رکن یمانی اکتیس ۳۱ گز اور رکن یمانی سی تا حجر اسود بیس گز اسپر ہیات کعبہ معظمہ کی اوس زمانی مین بشکل طولانی کہ دروازہ اوسکے عرض سے زیادہ تہا اور درمیان طول شرقی اور غربی کی بہی اختلاف ہو مگر کم کہ بدون غور کامل نظر نہین آتا اور ایسا ہی عرض جانب جنوب و شمال بہی مختلف ہو اور اوسوقت خانہ کعبہ پوستگی زمین سے رکہتا تہا یعنی کرسی وارنہ تہا بلندی اوسمین نہ تہی اور فضای محیط تہی مگر بادشاہ تبع حمیری نے اوسمین کہ اترگئے اور زنجیر و قفل لگا دیئے اوسکو بنا کیا **اور** حضرت ابراہیمؑ نے اندرون خانہ کعبہ جانب راست مین ایک گڑہا کہودا تہا بہتر اوسنے خزانہ کہ نذر اور ہدایا جو آوے تو اوسمین رکہا جاوے **اور** جب دیوار برابر قد انسان بلند ہوئی

تو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو فرمایا کہ میرے واسطے ایسا بڑا پتھر لاؤ کہ اوسپر کھڑا ہوکر دیوار کو بلند تر بناؤں یہہ اوسکی تلاش
کوہ ابوقبیس پر کرتے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ دو سنگ بزرگ حضرت ابوالبشر کے ساتھ بہشت
سے روی زمین پر آئے ہیں اور برکت عظیم رکھتے ہیں کہ اوسکو حضرت آدمؑ علیہ السلام نے خوف طوفان نوحؑ سے پہاڑ مین
مخفی دفن کردیا ہے ایک کو حضرت ابراہیمؑ کے کھڑے ہونیکے واسطے لیجاؤ اور دوسرے کو جانب گوشہ خانہ کعبہ پر جانب راست دروازہ رکھو تاکہ جو کوئی طواف کرے پہلے اس پتھر کو جو حضرت اسمٰعیلؑ دو مرتبہ مین دونون کو اوٹھا لائے اور حضرت جبرئیلؑ بھی ہمراہ اونکے
آئے اور سنگ سیاہ کو کنج خانہ کعبہ پر رکھنے کو کہا اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیمؑ کو کھڑے ہونیکو اشارہ کیا اس سنگ مین یہہ خاصیت
ظاہر ہوئی کہ بقدر ارتفاع عمارت کے یہہ بھی بلند ہوتا جاتا تھا اور اثر نقش اونگلیونکی ہر دو قدم حضرت ابراہیمؑ اوسمین منقش ہوا اور سنگ دوسرا
جو سیاہ تھا اوس سے ایک روشنی ایسی ظاہر ہوئی کہ چارون طرف کعبہ عظمہ کی مسافت بعید تک نور اوسکا پہنچتا تھا چنانچہ حد حرم
منتہای اوسی نور تک مقرر ہوئی ہے کہ بعد فراغ اور اتمام تعمیر کعبہ کے وہین تک حد حرم تعین کی ہے اور لکھا ہے کہ اختتام تعمیر ابراہیمی
پچیس ۲۵ دنمین ہوئی تھی یعنے غرہ ذیقعدہ کو بنانا شروع کیا تھا اور اوسی مہینے کی پچیسوین کو تمام ہوا اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ حجر
اسود ابتدا مین سفید تھا اور نورانی اسیسبب مس کرنے گنہگار لوگونکا کالا اور بے نور ہوگیا ہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ ہاتھ لگانا
اور مس کرنا اوس پتھر کو کہ بقدم حضرت ابراہیمؑ تھا قبل از امت محمدی رواج نہ تھا لہذا بسبب ہاتھ پہنچنے ہزارون آدمیون کے
اب نشان قدم فرسودہ ہوگیا ہے اور عبداللہ بن الزبیر سے نقل کی ہے کہ انہون نے ایک گروہ کو مسح کرتے ہوئے اوس سنگ
کو دیکھا کہا اونکو کہ خدا تعالی نے مسح کرنیکو حکم نہین کیا بلکہ نماز پڑھنا متصل اوسکے فرمایا ہے اور درحقیقت یہہ سنگ بزرگ عہد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت خلیفہ اول رضی اللہ تعالی عنہ مین متصل خانہ کعبہ تھا مگر بیچ زمان خلافت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالی
عنہ بسبب طغیانی آب سیل عظیم معروف بسیل ام نہشل اوکھڑکر دو جا پڑا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خود جاکر اوسکو ایک مکان بلند
پر رکھا اور گرداگرد اوسکے فرش نگین کیا تا بزور آب سیل پھر نہ اوکھڑ جاوے چنانچہ اوس وقت سے ابتک اوسی مقام پر قائم ہے
اور کتاب اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابوالبشر کے وقت مین رکھی گئی تھی اور اول تعمیر سطح ظاہر زمین پر خاص
حضرت ابراہیمؑ نے کی ہے ولیکن اور کتب تواریخ معتبرہ سے پایا جاتا ہے کہ اول حضرت آدمؑ کے بنا نیسے اور بعد بھی تعمیر اور تجدید
ہوئی ہے چنانچہ حدیقۃ الاقالیم مین بتصریح مذکور ہے کہ ابتدا سے انتہا تک دس دفعہ خانہ کعبہ بنا ہوا ہے پہلے سب سے ملائکہ زمین نے
بفرمودہ رب العالمین محاذی بیت المعمور اسی جگہہ پر ایک گھر بنایا تھا اور بیت الحرام اوسکا نام کہا تھا جب کہ ملائک آسمانی بیت المعمور

کا طواف کرتے تھے ملائکہ ارضی اس گھر کے گرد اگرد پھرتے تھے اور مدت اس بنا کی زمین پر بیت المعمور کے چالیس برس بعد ہوئی تھی جسکے بنا حضرت آدمؑ کی کہ بتعلیم حضرت جبرئیلؑ اور بانفاق حضرت حوا ایک خانہ گلی یہاں بنایا تھا اور فاصلہ درمیان اس عمارت اور بنای ملائکہ کے بارہ ہزار برس کا تھا تیسری بنا حضرت شیثؑ نے کی کہ انہوں نے مٹی اور پتھر سے بنایا تھا کہ تا زمان طوفان نوح علیہ السلام قائم رہا چوتھی بنا حضرت ابراہیمؑ کہ مذکور ہوئی پانچویں اور چھٹی ترسیم جرہم اور عمالقہ ہے ساتویں بنای قصی اور کلاب ہے کہ انہوں نے ساتھ چوب مقل کے مسقف کیا اور چوب خرما سے تختہ بندی کی آٹھویں بنای قریش ہے اور یہ اوسوقت میں ہوئی تھی کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پینتیس برس کی عمر تھی اور سبب انکی تعمیر کا یہ ہوا ہے کہ بسبب پہنچنے آب سیل عظیم کے چند جگہہ سے دیوارون مین دراڑین پڑین تھین اور سوا اسکے ایک عورت دھونی خوشبو پوشش کعبہ کو دیتی تھی کہ ایک پتنگا اوسکا اوڑا اور اکثر چوب خانہ کو جلا دیا اور انکی بنا مین تغیر اور تبدیل بہت واقع ہوئی کسواسطے کہ انہون نے یہہ التزام کیا تھا کہ مال حلال خالص اسمین لگاوین اور ایسا مال سود خور ہونے امت کا دولتمندونکا نہ جمع ہوا اور قصر فظاہر عمارت مین ایک تو یہہ ہوا کہ عرض کعبہ چند گز نسبت اول کے کم کیا اور بقیہ اوسکا داخل حطیم ہوا - دوسرے یہہ کہ دروازہ کو بہت بلند بنایا تا جسے چاہین آنے دیوین اور جسکو روکین نہ آنے پاوے تیسرے یہہ کہ اندر خانہ کعبہ کے ستون دو صفحہ کھڑے ہوئے ہر صف مین تین تین ستون - چوتھے یہہ کہ ارتفاع خانہ دوگنا کیا یعنی نو گز پہلے تھا اب اٹھارہ گز بنایا - پانچوین یہہ کہ اندرون کعبہ متصل رکن شامی کے زینہ پایہ بنایا کہ بام خانہ پر جایا کرین اور جبکہ یہہ بنا تمام ہوچکی اور نوبت رکھنے حجر اسود کی اوسکے مقام پر پہنچی درمیان قریش کے لڑائی اور تکرار بہت پر واقع ہوئی کہ ہر فرقہ یہہ چاہتا تھا کہ اس سنگ بزرگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر وہان رکھین بعد تکرار بسیار کے یہہ امر قرار پایا کہ جو شخص اول اس مسجد مین آوے اوسکو حکم اور منصف مقرر کرین اور جو اسباب مین وہ کہے عمل مین لاوین بحسب اتفاق ناگاہ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ دروازہ بنی شیبہ سے تشریف لائے سبھون نے موافق قرارداد اپنے کے حکم کیا حضرت نے فرمایا کہ ایک چادر لاؤ اور اوسکو بچھاؤ اور حجر اسود آپ نے دست مبارک سے اوٹھا کر اوس چادر پر رکھا اور سردارون ہر فرقہ قریش کو ارشاد کیا کہ کونے اس چادر کے پکڑ کر اوٹھاؤ جب وہ چادر متصل اوس مقام کے پہنچی حضرت نے اپنے دست حق پرست سے اوٹھا کر وہان رکھدیا اور اوپر پتھر و گچ سے اوسکو متصل کیا چنانچہ آج تک اوسیطرح پر ہے اور یوہین اہل اسلام مین رہیگا اور نوین بنا عبداللہ بن زبیر کی کہ عبداللہ بن زبیر نے بسبب سنی اس حدیث کے حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بنائے خانہ کعبہ مثل قدیم کے صحیح بخاری اور صحاح معتبر مین اسطرح پر مروی ہے کہ رسول خدا نے ایکدن حضرت عایشہ صدیقہؓ کو متصل خانہ کعبہ کے لیجاکر فرمایا کہ دیکھو تمہاری قوم قریش نے بروقت

بنانے اپنے کے قواعد ابراہیمی سے کمی کی ہے انہون نے عرض کیا کہ آپ اوسکو پورا کر دین آپ نے فرمایا کہ ہنوز تمہاری قوم تازہ دائرہ
اسلام مین آئی ہے اگر مین اسکو توڑکر وضع بناے ابراہیم پر بناؤنگا تو یہ لوگ از روے طعن کہین گے کہ انہون نے زیادہ زمین آپ
اسمین ملادی ہے اس لحاظ سے بنانا مناسب نہین جانتا اور اگر مین بناتا تو دروازہ اسکا زمین کے متصل رکھتا اور دو دروازے اسکے بناتا
ایک جانب شرق اور دوسرا طرف غرب چاہیے جاننا کہ خانہ کعبہ کے چار کنج ہین دو کو کنج یمانی کہتے ہین ایک وہ کہ جانب شرق ہے اور حجر اسود
اوسمین لگا ہے اور دوسرا طرف غرب اور یہ دو کنج کو رکن شامی کہتے ہین وہ جانب شرق سے رکن عراقی ملقب ہے اور دوسرا کہ جانب
غرب ہین ملقب بہ رکن غربی ہے جب اہل قریش نے وقت بناے کعبہ دونون رکن شامی کو قواعد ابراہیمی سے پست کیا اور قدرے زمین خانہ
کعبہ خارج کر کے اوسکو داخل حجر کیا اور وہ دیوار کہ کنج حجر اسود سے تا رکن عراقی تھی اوسکے آثار کو بھی آثار اول سے کمتر کیا اس سبب سے
اس جانب تھوڑی بنیاد ابراہیمی سے مانند چبوترہ دوکان نہین سے بلند تر رہگیا کہ اوسکو شاذروان کعبہ کہتے ہین غرض کہ عبداللہ بن زبیر
نے جو جو بنات کہ جاہلیت مین ہوئی تھی اسکو موقوف کیا اور کلاہ درس کہ گل خوشبو مین ہوتی ہے برابر گچ کے منبسط اوس سے
بنایا اور صحن کو خانہ کعبہ مین ملادیا اور دو دروازے اوسمین کئے ایک جانب شرق اور دوسرا جانب غرب اور مشک عنبر سے آمیزش کی اور دیباج
حریر سے پوشش بنائی یہ تعمیر ۶۴ چوسٹھ ہجری مین واقع ہوئی اور دسویں ایام حکومت حجاج مین بنا ہوئی مگر اسی عہد کہ حجاج
رکن شامی کو توڑکر بنا قریش پر بلند کیا اور زمین کو سنگہاے کلان سے پر کیا اور دروازہ شرقی کو بلند تر بنایا اور دروازہ غربی کو بند کر دیا
اور سب بابل کعبہ کو بند کیا اور یہ تصرف اور تعمیر ۷۳ تہتر ہجری مین ہوا اور کسی بادشاہ نے تا وقت سلطان مراد بن احمد خان کچھ تعمیر نہین کی
مگر اسی بادشاہ نے تمام عمارت کو ڈھا کر بروضع حجاج تعمیر جدید کی سواے حجر اسود کے کہ اوسکو اوسی جگہ رہنے دیا اور یہ بنا سنہ ایکہزار پچیس
ہجری کو ظہور مین آئی اور اسکا وسعی طور پر ہے اور اکثر کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ ہارون رشید نے اپنے عہد سلطنت مین حضرت
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تھا کہ اگر فرماؤ تو مین خانہ کعبہ کو بناے اول ابراہیمی پر بنا دون اور موافق خواہش دلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بنا کرون انہون نے کہا ہر چند کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے موافق عمل کرنا اتباع مرضی آنحضرت ہو لیکن قرین مصلحت نہین کہ بار بار
کعبہ کو ڈھایا جاے اور اوسکی بنا مین تغیر اور تبدیل کریں کہ اس صورت مین ہر کعبہ بازیچہ بادشاہان ہو جاویگا کہ ہر بادشاہ اپنے
طور پر بنانا چاہیگا اور اوسکو سوم بادشاہت سے جانکر اوسپر اقدام کریگا اور مفسدہ عظیم عائد حال ہوگا پس جہان کہ مصلحت مفسدہ کا مقابل پیدا کرے دفع مفسدہ کی رعایت کرنی چاہیے اور مصلحت سے دست بردار۔ القصہ جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل تعمیر اور بناے کعبہ سے
فارغ ہوے حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو کہا کہ اب آدمیونکو بلاوے کہ حج کریں حضرت ابراہیم نے کہا کیونکر بلاؤن اوسکے

وہ ندا خلائق کے کان تک پہنچی گی مین کوہستان مین اور خلق اطراف بہانمین فرمان آیا کہ تو ندا کر سنو اہم دینگے پہر حضرت ابراہیم
کوہ ابوقبیس پر آئے اور ایک پتہر پر کہڑے ہوئے اور وہ پتہر خود بخود بلند ہوا آنکہ سب پتہروں سے بلند ہو گیا اور خدا تعالی نے تمام
روے زمین کی خلق کو مانند سفرہ طعام کے جمع کر کے حضرت ابراہیم کے آگے کر دیا پہر حضرت ابراہیم نے ندا کی کہ ای جماعہ مسلمانان خدا تعالے
نے تمہارے واسطے گہر بنا کر درست کیا ہے اسکی زیارت کا قصد کرو اور حج بجالاؤ حق سبحانہ تعالی نے انکی آواز ذرات اور ذریات کو پہنچائی
اور سبکو دعوت کی صدا سنوائی اور جنکو کہ اللہ تعالی جانتا تہا کہ حج کرین گے باوجودیکہ ہنوز پشت پدرون اور شکم مادرون مین تہے
انہون نے بہی قبول کیا اور تلبیہ کہا یعنے لبیک اللّٰھم لبیک آخر سبکی زبان پر جاری ہوا اس سبب سے تلبیہ کہنا حاجیونکو سنت ہوا اور تا قیامت
عمل مین آویگا پس جسنے اوسوقت ایکبار کہا تہا ایکبار حج کریگا اور جسنے دس مرتبہ کہا تہا دس دفعہ حج بجالاویگا ولیکن جو ایک مرتبہ بہی حج
تکلیف اور صعوبت طے مسافت اوٹہا کر سعادت زیارت اس خانہ متبرک سے بہرہ مند ہوگا پہر مدة العمر مشتاق مراجعت رہیگا کسواسطے اللہ
تعالی نے قطع نظر اس باتکے کہ وعدہ اجر و ثواب بسیار حجاج و زوار کے لیے فرمایا ہے خاصیت خاص اس جامے مبارک مین ودیعت کی ہے
کہ باختیار دل خلائق کا اوسہ پر رغبت اور مائل ہوتا ہے جیسا ذہن قوت جاذبہ سنگ مقناطیس سے اور وہ ہر کہنچتا ہے چنانچہ آیہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ اسپر ہے حتی کہ سوائے اکثر ذریات حضرت آدم ع سے کفار بہی ہمیشہ اوسکی تعظیم تجلیل بجا لاتے
رہے ہین بلکہ لکہا ہے کہ حیوانات نے بہی کوتاہی اسکی بزرگی مین نہین کی چنانچہ ازرقی بروایت طلحہ بن حبیب نقل کرتا ہے کہ ایکدن
ہم عبداللہ بن عمر کے ہمراہ سایہ کعبہ مین بیٹہے ہوے تہے تا آنکہ سایہ سب سے بلند ہونے آفتاب کے جاتا رہا اور آدمی مجلس سے اوٹہ گئے ناگاہ
برق شدید یعنے ایک مسلک مسجد الحرام کے ایک دروازے کی طرف سے ظاہر ہوئی ہمنے دیکہا کہ ایک سانپ نکلتا ہے تمام جامہ زرد تہا اوس
سانپ کیطرف دیکہنے لگے وہ سانپ سیدہا خانہ کعبہ کیطرف آیا اور سات شوط طواف ادا کیے پہر مقام ابراہیم کے پیچہے گیا اور دو رکعت نماز
گذاریں عبداللہ بن عمر اور اکابر مجلس اوس مار کے پاس گئے اور کہا ای عزیز طواف تیرا ادا ہوا لیکن اس شہر مین ناواقف لوگ اور غلام
اور خدمتگار بہت ہین بہتر یہی ہے کہ تو آپکو آدمیونکی نظر سے پوشیدہ رکہی کہ مبادا انجکو ایذا پہنچائین بحر دسنے اس کلام کے وہ سانپ
اپنا سر دم مین رکہکر بسوی آسمان اوڑ کر ہماری نظر سے غائب ہو گیا اور ابوالطفیل سے نقل ہے کہ ایک نوجوان صلحاے جن سے کہ
مقام ذی طوی مین رہتا تہا اکثر بصورت سانپ بنکر خانہ کعبہ کے طواف کو بسطے آتا تہا اور عقب مقام ابراہیم ع نماز گذارتا تہا اور اپنی
مانکو کہ وہ بہی جنیات سے تہی اور بنا بر طواف آیا کرتی تہی اوسکو اس کار سے منع کرتا تہا اور ڈراتا تہا کہ مبادا انجکو آدمی سانپ جانکر مار ڈالے آخر
وہ باز نہ آتی تہی تا آنکہ جماعہ بنو سہم نے اوسکو مار ڈالا بحر دا اوسکے مارنیکے ایک غبار عظیم مکہ مین پیدا ہوا اور ایک گرد باد شدید یعنے بگولا

آیا اوس جماعت کو بنو جرہم نے اپنے گھرون مین مردہ پایا اور رہی تواریخ مکہ مین بحکایت مثل طائف مشہور ہے خلاصہ اسکا یہہ کہ سنہ ۱۲۰۰ پندرہ ہجری ماہ جمادی الثانی مین ایک اونٹ حمال فاروقی کے اونٹونمین سے بھاگکر مکہ معظمہ کیطرف جاکر مسجد حرام مین داخل ہوا ہرچند کہ بہت سے آدمی اوسکے گرداگرد دوڑے اور چاہا کہ اوسکو پکڑین وہ کیسکی طرف ملتفت نہوا آنکہ گرد خانہ کعبہ کے سات شوط طواف بجالایا اور پھر حجر اسود پاس آنکر بوسہ دیا اور پھر بجانب مقام حنیفہ متوجہ ہوا اور مقابل میزاب الرحمۃ کے کھڑا ہوکر رونا شروع کیا اور اشک بسیار اوسکی چشم خونبار سے روان ہوے اور اسی حالت مین آپکو زمین پر گرادیا اور جان بجان آفرین تسلیم کی اور آدمی تماشا دیکھا کیے جب وہ مرگیا تو اوسکو اوٹھاکر درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا اور ایک سبب اسباب رجوع کرنے خلائق کے اور خانہ معظم اور محترم کی طرف یہہ ہے کہ چند جا اوس مقام ذوی الاحترام پر دعا مستجاب ہوتی ہے اور اکثر آدمیون نے تجربہ کیا ہے اور بنا بر حصول مقاصد اور مطالب دینی اور دنیوی اپنے کے اون مقامونکی دعا کو بہترین وسائل جانتے ہین چنانچہ حسن بصری سے بروایت صحیحہ ثابت ہوا ہے کہ مکہ معظمہ مین گیارہ مکان ہین کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے - ملتزم کے قریب اور زیر میزاب اور نزدیک رکن یمانی اور صفا اور مروہ پر اور مابین ان دونون جبل بزرگ کے اور درمیان رکن اور مقام اور جوف کعبہ مین اور رضا اور مزدلفہ مین اور عرفات مین اور متصل جمرات ثلثہ اور وقت پینے آب زمزم کے - اور تصنیف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہے کانت الانبیاء علیہم السلام اذا انت علم الحرم نزعوا نعالہم یعنے جب انبیا علیہم السلام جبکہ آتے تھے قریب جہنچنے حرم کے اوتار لیتے تھے نعلین اپنی اور ابو نعیم نے حلیہ الاولیا مین مجاہد سے روایت کی ہے کہ بعضے اوقات لاکھ لاکھ آدمی بنی اسرائیل مین سے حج کو آتے تھے اور جب حرم مین پہونچتے تھے تو پا برہنہ ہوتے تھے اور ازرقی اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ حواریین نے بھی اس خانہ معظم کا حج کیا ہے اور جب حرم مین داخل ہوے ہین تو سوار ہیسے اوتر کر پیادہ روی اختیار کی ہے اور ازرقی نے جو بطلب ابن عبد المری سے روایت کی ہے کہ ہم ایکدن ایام جاہلیت اپنے مین کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہوے تھے ناگاہ ایک عورت آئی اور اوسنے کعبہ کا پردہ ہاتھہ مین لیکر فریاد کی کہ بارخدایا مین اپنے خاوند کے ہاتھہ سے نالان ہون کہ مجکو بے موجب مارتا ہے بحر داس دعا کرنیکے اوسکی خانہ کے ہاتھہ خشک ہوگئے مینے اوسکو اسلام مین بھی شل اور معطل دیکھا اور تواریخ مین ثابت ہے کہ اساف و نائلہ دونون انسان تھے ایک مرد اور ایک عورت جبکہ عورت کعبہ مین آئی تو مرد نے عورت کا بوسہ لیا دونون بصورت سنگ مسخ ہوگئے آدمیون نے اونکو کعبہ مین سے نکالکر بنا بر عبرت کعبہ کے باہر کھڑا کردیا اور ابن ابی شیبہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتا ہے کہ آدمی موسم حج مین باہر آئے تھے ایک چور نے مکانکو خالی پاکر سونیکا گلہ اوسکے گھر مین سے لاکر کعبہ کے اندر رکھدیا جب ہنگام مراجعت کعبہ مین اوس قطعہ

کے لینے کو واسطے گیا ہنوز سارہ کا کعبہ کے اندر تھا اور باقی اعوانا باہر کھڑے تھے ہاجرہ کو ہاتھ سے پکڑ کر سارہ سے جدا ہو گیا اور میوں نے اس واقعہ عجیب کو دیکھا کہ کس طرح سارہ کی نماز ادا ہوئی اور ہاجرہ کی نماز ادا ہوئی تاریخ میں یہ بھی صحیح لکھا ہے کہ ایک عورت قدیم زمان جاہلیت میں ایک بڑے بادشاہ سے پناہ مانگی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی اپنے شوہر کے ساتھ اپنے گھر سے باہر چلی جاتی تھی اور وہ ظالم برابر اس کا پیچھا کرتا رہا ایک دن اس نے اپنی عورت کو اس ظالم کے ہاتھ سے گرفتار ہوتے دیکھا اس کو بڑا رنج ہوا اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ کوئی ظالم حالت تنہائی میں تجھ پر قصد کرے تو تو کیا کرے گی اس نے کہا کہ میں اس کو قتل کر ڈالوں گی اس نے کہا کہ اگر تو اس پر قادر نہ ہو تو اس نے کہا کہ میں اس سے فریاد کروں گی اس نے کہا کہ اگر کوئی تیری فریاد کو نہ پہنچے تو اس نے کہا کہ میں نماز پڑھوں گی اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں گی اس نے کہا کہ اگر تو نماز بھی نہ پڑھ سکے تو اس نے کہا کہ میں روؤں گی اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں گی اس نے کہا کہ اگر تو روئے بھی نہ تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں گی اس نے کہا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ سے مدد نہ مانگے

خاص اوس خدا کو کہ جسنے یہہ خانہ بزرگ میرے ہاتھہ سے بنوایا اور اتمام کو پہنچایا حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ یہہ میرے آگے چندان قدر نہیں رکھتا اگر کسیکا مطلب پورا کردے یا بھوکے کا پیٹ بھر دے یا ننگے کو پہنا دے تو وہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے بعد اسکے حضرت ابراہیم نے نذر کی کہ بغیر از مہمان طعام نکھاؤنگا اور ایک مہمان خانہ بنایا کہ اوسمین خلقت کی دعوت کرتے تھے اور کھانا کھلاتے تھے قولہ تعالی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی یعنے جسوقت کہا ابراہیم نے ای رب میرے دکھا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردونکو اور تفاسیر مین آیا ہے کہ ایکدن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا خدایا بیدا کرنیوالا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا تو ہے لیکن مجکو دکھا کہ مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ یعنے کہا پروردگار نے کیا نہین ایمان لایا تو قَالَ بَلٰی کہا بلکہ ہان لایا ہون وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ لیکن تو کہ آرام پکڑے دل میرا اور یقین زیادہ ہووے سو اہب علیہ والا کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے واسطے دیکھنے کیفیت زندہ کرنیکے یہہ سوال کیا اسواسطے کہ اصل زندہ کرنیمین اونکو شک تھا مگر اللہ عزّ ذالک معالم اوپر ہوا ہے مین تفسیر آیہ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے کہا پس لیجا چار جانورون سے پس صورت پہچان رکھ طرف اپنے لیکر پھر کردے اوپر پہاڑ کے اونمین سے ایک ٹکڑا پھر بلا اونکو چلے آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ غالب ہے حکمت والا۔ اور لکھا ہے کہ ابلیس پر تلبیس ایک دریا کے کنارہ پر جلا جاتا تھا ناگاہ ایک مردار پر اسکی نظر پڑی دیکھا کہ مرغان ہوا اور جانوران دریا اور وحشیان صحرا ہر ایک وسمین سے پارہ پارہ لیے جاتی ہین شیطان ذلیل ابلیس نے کہا اچھا دام حیلہ میرے ہاتھہ لگا جماعت کو تو نظر ان بیکسا کے طمع کو فریب دے سکتا ہون کہ آخر اس اجزا متفرقہ کو جانوران دشت اور پرند کے پیٹ مین ہوا اور نہنگ اور مچھلیونکی اترڑیون سے نکالکر کیونکر زندہ کریگا حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل کو وحی بھیجی کہ فلانے دریا پر آ اور جس امر کی تو نے درخواست کی ہے دیکھہ کہ میرے دشمن نے مکر کا جال پھیلایا ہے اس اثنا مین خلیل اللہ اوس دریا پر آئے اور ابلیس نے حیرت زدہ ہو کر اپنے شب کو القا کیا حضرت ابراہیم نے کہا یہ کیا مقام تحیر ہے جو شخص کو ان اخبار کو کہ عدم سے فضاے وجود مین لایا ہے قدرت رکھتا ہے کہ وہ دوبارہ ذرات متفرقہ سے جمع کردیوے کسواسطے کہ مہار ہوئی کوزہ کو تو کر جب چاہے یہ کوزہ بنا سکتا ہے پس جو کہ پہلے کوزہ بنانا جانتا ہے کیا عجب ہے کہ وہ ٹوٹے ہوئے کو درست کردے پھر حضرت ابراہیم نے چار جانور بفرمان الہی ایک مرغ اور ایک مور اور ایک کوا اور ایک کبوتر یا کرگس لیکر پارہ پارہ کرکے اور انکی مرجدا جدا کرکے چھوڑے اور باقی کو جمع کرکے ہاون مین کوٹا اور چار پہاڑ سات گز لمبان بناکر چار پہاڑون پر سات سات بھاگون مین اور سر انکو ہاتھہ مین لیکر کہا آؤ فلان اور فلان بفرمان خدا تعالی زندہ ہو کر اپنے اپنے سر کے ساتھہ مل گئے اور انکے ہاتھہ پر زندہ ہو گئے پھر گاہ کہ حضرت ابراہیم نے اس حالت عجیب کو مشاہدہ کیا

خطاب آیا کہ فردائے قیامت بآواز اسرافیل چارون گوشہ عالم سے خلقت کو زندہ کرونگا ہیسکے آج ان چارون مرغونکو زندہ کیا ہے وہو القادر علی ما یشاء اور کچھ احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور ولادت حضرت اسحاق قصہ حضرت لوط مین بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالی **باب نوان** قصہ حضرت لوط مین بیان ہوتا ہے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** ذکر حضرت لوط علیہ السلام اور ہلاک ہونے قوم انکی مین چونکہ جمہور اہل تاریخ نے قصہ حضرت لوط کو اثنا کحایت حضرت ابراہیم مین بیان کیا ہے ہمنے بر مناسبت چند در چند کے کہ واقفان کنوز رموز اشارات پر مخفی اور محتجب نہین ہے ایراد کیا ہے محرر کلمات ہذا بھی انکی شرط متابعت بجا لاکر کہتا ہے کہ اکثر ارباب تواریخ اس امر پر ہین کہ موتفکات پانچ شہرون سے عبارت ہے کہ نواحی اردن بلاد شام مین واقع تھی اور بعضے کہتے ہین کہ نواحی کرمان مین اور اول صحیح ہے اور اسامی ان مواضع مین اختلاف ہے۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ مواضع مذکور یہ تھے سودوم عمورا۔ ازوما۔ صفرا۔ صدوایم۔ اور ہر شہر مین ان شہرون مین سے لاکھ لاکھ مرد مبارز اور شمشیر زن رہتے تھے اور یہ باوجود بت پرستی کے بفعل شنیع لواطت اور رہزنی اور کبوتر بازی اور سیمی بجاز اور زنا علانیہ اور سر راہ مسخرہ کرنیکے قیام کرتے تھے اور قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ وہ سات شہر تھے کہتے ہین اول جو قدم کہ مالک سبیل شہر متعارف ہوئی اہل موتفکات تھے اور سبب ظہور اس نساد کا یہ تھا کہ ابلیس پر تلبیس بصورت ایک مرد انسان لوگونکے ایک باغ مین آیا اور اوس باغ کو خراب کرنا شروع کیا جب صاحب باغ اوسکے پکڑنیکا قصد کرتا تھا تو یہہ بھاگ جاتا تھا اور ہر گاہ کہ یہہ شخص باہر جاتا تھا تو شیطان اپنے کام مین مصروف ہوتا تھا آنکہ تھوڑے دونمین نقصان صریح اوسکے مالک کو عائد ہوا اور اوس شخص سے اس مردود کا کچھ علاج نہو سکا بدین ابلیس نے اس سے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ مین تیرے باغ مین سے چلا جاؤن کہا اس سے کیا بہتر ہے کاش تیرا قدم کبھی یہان نہ آتا شیطان نے کہا جب تک کہ میرے نفس کو تو اپنے تصرف مین نہین لائیگا یعنے میرے ساتھ فعل شنیع نکریگا مین اس خرابی سے دست بردار نہین ہونیکا صاحب باغ اس امر کو راضی ہوا اور بجان ممنون ہو کر اس فعل قبیح پر اقدام کیا پھر ابلیس اوس باغ مین سے نکل کر اور باغ مین گیا اور بدستور سابق وہان سے ایسا ہی عمل مین لایا تا آنکہ اسیطرح سب باغونمین پھرا اور سب باغبان یا غلام کو مرتکب اس فعل نا شائستہ کا کیا حتی کہ رسم مذموم اس کار بد کی ساری قوم مین جاری ہوئی اور ابن عباس سے منقول ہے اتفاقا بعض بلاد شام مین قحط غلہ ظاہر ہوا خلائق پریشان ہو کر موتفکات مین چلی گئی کسواسطے کہ وہان نعمت فراوان ارزانی تھی۔ القصہ وہان کے رہنے والے غریبون سے تنگ ہو کر باہم مشورہ کرتے تھے کہ کسیطرح سے غربا کی زحمت ہمسے دفع ہو وے کہ ناگاہ اس اثنا مین شیطان انکی مجلس مین حاضر ہوا اور اونکو اوسی فعل نا شائستہ پر سات فقرا اور مساکین کے کہ اصحاب باغات کو تعلیم کیا تھا دلالت کی اہالی بلاد مذکورہ سوای اہل صفرا کے بقول شیطان عمل کیا

اس سبب غریبانہ اون دیار مین سے فرار اختیار کیا اور اونہون نے باہم عہد کیا کہ جو غریب اوس شہر مین پہنچے بنوع معہود اوسکے ساتھ فعل شنیع عمل مین لاوے ہرگاہ کہ تردد عباد اہل اون بلاد نے امتداد کیا حضرت لوط انکی ارشاد ہدایت کو واسطے مبعوث ہوئے اور ایک عورت بھی اوس قوم مین سے اپنے حبالہ نکاح مین لائے اور اوس جماعت شقاوت پژوہ کو ارتکاب اعمال شنیعہ سے منع فرمایا اور بتوحید رب العزت اور تصدیق بنبوت داعی ہوکر حضرت ابراہیم کی شریعت کے موافق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کیے مگر انہون نے انکے مقالات پر مطلق عمل نکیا اور نصائح دلپذیر سے گزنہ سنے اور متفق ہوکر کہا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصدقین قالوا تو ہمارے واسطے عذاب لا کہ تو سچون سے ہے حضرت لوط علیہ السلام نے دربارہ عذاب الہی اور عقوبت کبریائی سے ڈرایا اور کہا کہ عذاب خداوندی بغایت الیم ہے انہون نے کلمات نصائح آمیز حضرت لوط سے ناشنفتہ ہوکر لواے خصومت و عداوت ساحات سینہ پرکینہ پر افراشتہ کیے اور کیطرح سے جادہ ضلالت اور گمراہی سے منحرف نہوے لاجرم حضرت لوط نے دست التماس بدرگاہ منتقم قہار اوٹھاکر اپنا عجز اور خاطر اور اونکا تمرد و استکبار ظاہر کیا اور کہا رب انصرنی علی القوم المفسدین یعنے اے بار خدایا انجات دہ تو مجکو اور میری اہل کو اوس چیز سے کہ وہ کرتے ہین مفسرین نے لکھا ہے کہ بیان اہل سے عبارت دختر زادگان لوط ہین کیونکہ لوط کے سوا اوسکے کوئی اقربا مین متصف بصفت ایمان نہ تھا۔ القصہ حضرت جلال احدیت نے دعا حضرت لوط علیہ السلام بشرف اجابت مقرون فرمائی اور حضرت عزیل کو جو ایک بڑا ملک عظام کا ہے بھیجا کہ اونکی بلاکت کیواسطے مامور فرمایا تبیان مین بتفسیر سورہ والذاریات کے لکھا ہے کہ چار فرشتے مقرب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور عالم مین سے دو عالم مین سے ہے کہ بقول ابن عباس اور عطا تین فرشتے نہ سوائے حضرت عزرائیل کے اور بقول ہندی گیارہ اور بقول مقاتل بارہ بہرحال وہ سب ملائک بصورت جوانان امرد نیا منظر پہنچے حضرت ابراہیم کے گھر مین آئے اور اونکو ولادت اسحاق علیہ السلام اور خلاصی حضرت لوط علیہ السلام از اہل شقاق بشارت دی چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ ہود کے ذکر کیا ہے ولقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فلما رای ایدیھم لا تصل الیہ نکرھم واوجس منھم خیفۃ قالوا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط وامراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناھا باسحق ومن وراء اسحق یعقوب قالت یا ویلتی ءالد وانا عجوز وھذا بعلی شیخا ان ھذا لشیء عجیب قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاءتہ البشری یجادلنا فی قوم لوط ان ابراہیم لحلیم اواہ منیب یا ابراہیم اعرض عن ھذا انہ قد جاء امر ربک وانھم اٰتیھم عذاب غیر مردود یعنے اور البتہ تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیم کے پاس ساتھ خوشخبری کے کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم کہا سلام ہے پس نہ دیر کی کہ

لے آیا گائی کا بچہ تلا ہوا پس جب دیکھا ہاتھ اونکی نہین پہنچتی طرف اوسکے انجان ہوا اونسے اور جیمین چھپایا ڈر کہا انہون نے مت ڈر
تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط کے اور بی بی اوسکی کھڑی تھی پس ہنسی پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ اسحاق کے اور پیچھے
اسحق کے یعقوب کے کہا ای وای ہے مجکو کیا جنونگی مین اور مین بوڑہی ہون اور یہہ خاوند میرا بوڑہا ہے تحقیق یہہ بات ہے تعجب کی کہا
انہون نے کیا تعجب کرتی ہے تو حکم خدا کی سے رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اوسکی اوپر تمہارے ای گھر والو تحقیق وہ تعریف کیا گیا بزرگ
ہے پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اوسکو خوش خبری جھگڑنے لگا ہمسے بیچ قوم لوط کی تحقیق ابراہیم علیہ السلام البتہ تحمل کرنیوالا درد مند
رجوع کرنیوالا ہے ای ابراہیم منہ پھیر لے اوس سے تحقیق آیا ہے حکم پروردگار تیرا لیکا اور تحقیق وہ لوگ آنیوالا ہے اونکو عذاب پھیر اگیا - اور تفصیل
اس قصے کی تتمہ احوال حضرت ابراہیم اور ذکر ولادت اسحق مین مرقوم ہوگی انشاء اللہ تعالی - القصہ ہرگاہ کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گھر سے
بجانب اراضی موتفکات متوجہ ہوئے کنارہ شہر پر کہ حضرت لوط وہان متوطن تھے پہنچے اور انکی بیٹی کو دیکھکر اوسکی ہمراہ حضرت لوط کے گھر مین گئے
اوس دختر نیک اختر نے فرشتونسے پہلے گھر مین آنکر اپنے پدر بزرگوار کو خبر پہنچائی کہ چند مہمان یہان آئے ہین کہ تمام عالم مین اونسے خوشتر شدہ
کوئی نہوا تنی مین پہنچے وہ فرشتے بھی داخل ہوئے اور حضرت لوط کو سلام کیا یہہ اونکو حسین اور جمیل دیکھکر دلتنگ ہوئے اور کہا کیا مشکل ہے ان
مہمانونکو اس قوم سے کیونکر بچاؤن الغرض کہ حضرت لوط نے گھر کا دروازہ بند کر دیا اور اپنے آدمیونکو منع کیا کہ کسیکو اس حال سے خبر نکرین انکی بی بی
کہ کافرہ تھی اوسنے فرصت پاکر گروہ کفار کو خبر کر دی کہ ایک جماعت میرے گھر مین ایسی آئی ہے اور اسقدر خوبصورتی اور طراحت رکھتی ہے کہ تمنے
ایسے حسین نہ دیکھے ہونگے رئیس قوم مذکور نے زبانی دہل آدمیونکی حضرت لوط کو پیغام بھیجا کہ ہمنے تمکو نہ کہا تھا کہ ترک طریقہ مہمانی کر اور اپنے گھر مین
مہمانونکو نہ اوتار - اب ہمنے سنا ہے کہ ایک جماعت تمہارے پاس مہمان آئی ہے چاہیے کہ اوسی ہمارے پاس بھیجدیجئے اور اون آدمیونکو یہہ کہدیا تھا
کہ اگر لوط اس امر سے انکار کرے اور وہ لوگ آوین تو بزور لے آنا جبکہ انہون نے پیغام قوم انکو پہنچایا حضرت لوط علیہ السلام نے کہا مین انکی عوض تین
مین اپنی بیٹیان بزوجیت قوم مین دیتا ہون خدا سے ڈرو اور مجکو ان مہمانونکی روبرو رسوا نکرو انہون نے انکے پاس سے مراجعت کر کر اسیطرح
اپنی قوم مین گئے اور پھر آکر حضرت لوط سے کہا کہ قوم کہتی ہے کہ ہمکو تیری بیٹیونسے رغبت نہین ہے جو کہ ہمارا مطلب ہے تو جانتا ہی حضرت لوط نے
کہا اگر مجکو تمہاری برابر یکی طاقت ہوتی تو تم میرے ساتھ ایسی باتین نکہہ سکتے پھر وہ شخصون نے انمین سے چاہا کہ وہ مہمان کہ جبرئیل تھا اسکو
پکڑ لیوین جبرئیل نے انپر ایک پھونک ماری کہ یہہ اندہے ہوگئے سب نے جاکر قوم سے کہا لوط کے مہمان جادوگر ہین کہ وہ شخصونکو ہم مین سے اندہا کر گئے
انہون نے پھر حضرت لوط علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ ابتک تو جسطرح چاہتا تھا ہم مین اوقات بسر کرتا تھا اب تو جادوگرونکو اپنے گھر مین
بلاتا ہی کہ وہ ہمارے آدمیونکو اندہا کرتے ہین ہمارے شہر مین سے چلا جا اگر آج رات تو نہین جانیگا تو ہم صبح کو آنکر تجکو اور تیری سب خویش و تبار

کو اندیشہ کیا کہ دینگے حضرت لوط کو جب اس امر سے گمان ہوا کہ فرشتے شاید جانتے ہونگے کہ ہمارے آنے سے انکی قوم منکر ہوگئی ہے یعنے تحقیق تم قوم جادو گر ہو جب فرشتوں نے دیکھا کہ لوط نے منکر کرنے کی تدبیر سوچ رکھی اور ہماری نسبت بدگمان ہوئی حقیقت حال اور اپنے آنیکا سبب ظاہر کیا کہ پروردگار نے بھیجا ہے ہمکو تاکہ ہلاک کریں اس قریہ باغی اور قوم طاغی کو ہلاک کریں حضرت لوط کے سنتے اس کلام سے خوش و خرم ہوئے اور بالفعل عقوبت قوم میں جلدی کی حضرت جبرئیل نے کہا کہ اپنے جمیع کو عذاب نازل ہوگا اوسوقت حضرت لوط اپنی چارپائی اور اسباب لیکر ہنگام سحر سرحد موتفکات کو گئے کہ موجب منزل ابرہیم ہوئی اور یعنے کہتے ہیں کہ مصر میں یا صفر امین چلے گئے اور اہل صفر وا کہ افعال ناپسندیدہ انسے صادر ہوئے تھے اس باعث سے اوسکا نام صفر رکھا گیا جب طلوع صبح صادق ظاہر ہوئی شروع ہوئی حضرت جبرئیل نے اپنی پر پہلا کہ زمین کے نیچے لیگئے اور اوس چاروں شہروں کو جگہ سے اکھیڑ کر جمیع مردم و مواشی و حواشی انکو اوپر کیا پھر آسمان اتنا بلند کیا کہ انکے شہروں کے مرغوں اور کتوں کی آواز ملائکہ آسمانی سننے لگے اور وہاں سے اولٹ کر بمقتضا جاء امرنا جعلنا عالیھا سافلھا ناصیہ حال اون مخذولوں پر کیا اور صاحب تفسیر مواہب علیہ نے سورہ ہود میں ذیل آیہ ولما جاءت رسلنا لوطا سیئ بھم وضاق بھم ذرعا وقال ھذا یوم عصیب وجاءہ قومہ یھرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات قال یقوم ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید یعنے اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے لوط علیہ السلام کو پاس انکے غمگین ہوا اوسکا سبب یہ تھا کہ انکو خوبصورت آدمی جانا اور تنگ ہوا اسکا سینہ اوسکی لیئے کہ یہ دن بہت سخت ہے اور آئی اوسکے پاس قوم اوسکی دوڑتی ہوئی طرف اوسکی اور پہلے اس سے تھی کرتے بدکاریاں کہا اے قوم میری یہ ہیں بیٹیاں میری وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانوں میرے کیا نہیں تم میں سے کوئی مرد اچھا کہنے والا کہ جب ملائکہ سودوم کی زمین پر ایک بیچ کو وہاں حضرت لوط علیہ السلام پہنچے اور اونکو دیکھا کہ زمین پر بیٹھی کھیتی کر رہے ہیں سلام علیک کی حضرت لوط نے جانا کہ یہ نوع بشر سے ہیں یہ فرشتے شام تک وہیں کھیتی پر صاحبت میں رہے ہوئی اور حضرت لوط علیہ السلام گھر جانے تو انکو شرم آئی اور فرشتوں کو گئے ہوئے جانا اور چونکہ انکو نہ جانا تھا اور خوبصورت دیکھا جیسا کہ اونہوں اپنی قوم سے اندیشہ کیا تھا کہ کوئی قوم سے آکر ان کو ستائے حضرت نے انکی ضیافت کرنے کی غرض سے ضیافت کرنے کو دل تنگ ہوا کہا آیا احوال اور اطوار اس قوم کے تمہیں معلوم ہے کہ کوئی اس قوم کا تمہارا ضیافت کرنیکا ارادہ نہیں کرتا ہے حضرت جبرئیل نے فرشتوں نے کہا یہ شہادت ہوئی پھر انکے ساتھ گھر کو روانہ ہوئے جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو پھر اوسی کلام کا اعادہ کیا اور جبرئیل نے کہا یہ دوسری شہادت ہوا اور اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے اور پھر وہی سخن فرمایا جبرئیل نے کہا یہ تیسری گواہی ہوا اور حضرت لوط انکو گھر میں لائے اور اپنی بی بی سے کہا کہ انکی مہمانی کے واسطے کھانا پکاؤ اور کسیکو اس حال سے خبردار نہ کرنا کہ انکو پوشیدہ یہاں لایا ہوں اور عورت نے کسی بہانہ سے باہر جاکر اوس قوم کو صورت

واقعہ سے خبردار کیا اور اپنی ہم قوموں سے مہمانوں کی شکل و شمائل کا حال خبر دی کہ واقع میں کہتے تھے بیان کی بجز دستخی اس امر کے وہ نجار
و کنار حضرت لوط کے گھر میں گس آئے حضرت لوط نے اس حال کو دیکھا مہمانوں کو محبر عین پہنچا دیا اور آپ دروازہ حجرہ پر کھڑے ہو کر
انکو مانع آوے ا ھ یعنے کہتے ہیں کہ حضرت لوط کی بارہ بیان تھیں انہوں نے مضطر ہو کر کافروں سے کہا کہ یہ لڑکیاں موجود ہیں لیکن
ان مہمانوں سے بہت بردار ہو قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید قال لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن
شدید ۱۲ یعنے کہا مشرکوں نے تحقیق جانتا ہو تو نہیں ہے واسطے ہمارے بیچ بیٹیوں تیرے کچھ حق اور تحقیق تو جانتا ہو جو ارادہ کرتے ہیں
ہم کہا کاش ہوتا واسطے میرے ساتھ تمہارے زور یا البتہ پکڑتا میں طرف قلعہ محکم کے اذ الامر قوم نے غلبہ کیا اور بس گھر میں کہ حضرت
جبرئیل تھے آئے اور چاہا کہ انکو باہر نکالیں انہوں نے اپر ایک پھونک ماری کہ یہ اندھے ہو گئے اور مشرکوں نے فرشتوں کو جادو گر یکساتھ
منسوب کیا کہ حضرت لوط کو ڈرایا اور بینا اور نابینا انکے گھر میں سے بھاگے اور حضرت لوط نے تخویف قوم سے تحقیق گمان لیگئے کہ یہ فرشتے جادوگر
ہیں جب فرشتوں نے حضرت لوط کو خوفناک پایا قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باھلک بقطع من اللیل ولا یلتفت
منکم احد الا امرأتک انہ مصیبھا ما اصابھم ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب فلما جاء امرنا جعلنا عالیھا سافلھا وامطرنا
علیھا حجارۃ من سجیل منضود مسومۃ عند ربک وما ھی من الظلمین یعنے کہا انہوں نے ای لوط تحقیق ہم بھیجی ہوئی ہیں تیرے
ہرگز نہ پہنچ سکیں گے طرف تیرے پس نکال لو گو اپنے کو ایک ٹکڑے رات کی ہو اور نہ منہ پھیرے تم میں سے کوئی مگر جورو
تیری تحقیق وہ پہنچنے والا ہو اوسکو جو پہنچا اونکو تحقیق وقت صبح ہے کیا نہیں صبح نزدیک جب آیا حکم ہمارا کیا ہم نے اوپر
اوسکا نیچا اوسکا اور برسایا ہم نے اوپر اونکے پتھر کنکر سے تہ بتہ نشان کیے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہیں وہ ظالموں سے دور
القصہ فرشتوں نے حضرت لوط کو حقیقت حال سے مطلع کیا اور یہ مضمون اس خبر سے بہت خوش ہوئی اور جب تہوڑی سی رات گذری تو
حضرت جبرئیل نے حضرت لوط کو مع انکی متابعوں کے اپنے پروں پر بٹھا کر شہر کے باہر کر دیا کہ بجانب صفر وارد نہ ہوئی اور قوم لوط
جسطرح سے کہ سابق مذکور ہوا اجمل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہلاک ہوئی اور مجموع قصص اور تواریخ میں لکھا ہو اور قرآن مجید بھی اسپر
ناطق ہے کہ جسوقت حضرت لوط علیہ السلام قوم میں سے نکلے تو حضرت جبرئیل نے وصیت کی کہ اثنای قطع مسافت اور میں تم میں سے
کوئی موتفکات کی طرف نہ دیکھے اور پیچھے نگاہ نہ کرے چنانچہ حضرت لوط اور انکے متعلقوں نے موجب فرمودہ عمل کیا کہ پیچھے مڑکر نہ دیکھا مگر انکی
بی بی بنابر قرابت اور قربت کے کہ کیش کافری میں اہل موتفکات سے رکھتی تھی ہر لحظہ پیچھے پھر کر دیکھتی تھی اور مترصد دریافت حال قوم
تھی کہ کیا ہوتا ہے ناگاہ اثنای نظر کرنے میں ایک پتھر اور گرا اسکے سر کو لگا اور یہ وادی جہنم کو راہی ہوئی اور اسیطرح جو شخص اس قوم

مین سے سفر کو گیا تہا ایک ایک پتہر اونکے سرون پر جہان تہی وہین پہنچا اور ہر واحد انمین سے بجانب مقر روانہ ہوا۔ خلاصہ یہہ کہ جو وہان مقیم تہے وہ زیر زمین ہوئے اور جو کہ مسافر تہے اونپر پتہر گرے۔ تفسیر زاہد مین لکہا ہے کہ بڑا پتہر مشک کے برابر تہا اور چہوٹا انجور کے مساوی **اور** منقول ہے کہ ایک شخص امنین سے حریم حرم محترم مین اقامت رکہتا تہا کہ ناگاہ ایک پتہر اوسکے طرف بہی ہوتا ہوا تا اوسکو ہلاک کرے کہ اس اثنا مین فرشتون نے خطاب کیا ای پتہر اسکو نہ مار نا کہ حرم خداوندی مین ایسی بلاؤن سے امین ہے وہ سنگ وہین ہوا مین معلق کہڑا رہا تا انکہ وہ سنگدل حرم سے باہر آیا اور وہ حجر اوسکے سر پر گرا اور جہنم واصل ہوا **نعوذ باللہ** من غضب اللہ القصہ بروایت اصح حضرت لوط نے بہی توقف حضرت ابراہیم پاس پہنچکر توقف کیا اور جب ہلاک قوم لوط پر سات برس منقضی ہوئی توبدہ کردن دسوین بارہ وفات کو بجوار رحمت الٰہی انتقال فرمایا **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ **حلیہ** حضرت لوط سبز رنگ میانہ قد سیاہ چشم ضخیم البدن طویل الساقین والساعدین تہے **اور** لوط سواسطے نام ہوا کہ انکی محبت بحضرت ابراہیم کہ دلمین آمیختہ تہی قال المفسرون انما سمی لوطا لان محبتہ لاطت بقلب ابراہیم ای تعلقت یعنی کہا مفسرون نے کہ سواسکے کہ نام ہوا انکا لوط سواسطے کہ محبت انکی نے تعلق پکڑا تا تہا قلب ابراہیم کے پس اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نام انکا کچہ اور ہے **اور** شریعت انکی موافق شریعت حضرت ابراہیم کے تہی **اور** بغایت عابد اور سخی اور متحمل اور مہمان نواز تہے کہ جمیع افعال مین حضرت خلیل الرحمان کی متابعت کرتے تہے اور صنعت انکی زراعت اور کشتکاری تہی **اور** منجملہ انکی معجزون مین سے ایک یہہ تہا کہ جب بارانکو واسطے دعا کرتے تہے تو بے ابر مینہ برستا تہا اور دوسرے یہہ کہ جس پتہر پر ہر کہ سوتے تہے تو انکو مہمان مبارک کا اوسمین نشان ہو جاتا تہا **اور** بعضون نے کہا اس حال کو مشاہدہ کیا انکی رسالت پر مقر ہوئے اور متابعت اختیار کی **اور** مدت دعوت انکی بایک روایت سی بیس برس چند روز اور ایک قول سے سینتیس برس تہے **اور** تعداد عمر کہ معلوم نہین ہوئی اوسکے لکہنے پر تعرض نہین کیا گیا **اور** قبر مبارک انکا حضرت ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے قریب ہے **فصل دوسری** قصہ احوال سعادت اشتمال حضرت ابراہیم اور بشارت ولادت حضرت اسحاق اور بیان مدت عمر اور وفات اور دیگر حالات انکے مین۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مقام قیام علی الدوام حضرت ابراہیم کا دیار شام تہا ایکدن چند مہمان خوبصورت اور آپکے پاس وارد ہوئے حضرت حسب عادت اکرام ضیف بکمال التفات پیش آئے اور جلد گوسالہ واسطے ایک گوسالہ بریان کہانیکو [illegible] تہا کہ انکی طرف نکلی چونکہ رسم اوس زمانہ مین یہہ تہی کہ جو کوئی دشمن ہوتا تہا وطعام نہ کہاتا تہا [illegible] خوف کیا مہمانون سے دریافت کیا اور بنابر طمانیت کہا کہ تم خوف نکرو کہ ہم [illegible] کا قہار کے ہین کہ واسطے انتقام کفار قوم لوط کے آئے ہین اور تمکو خوشخبری دیتی ہین

اسبا تکی کہ تمہارے یہان ایک پسر نیک اختر پیدا ہوگا سارا خاتون نے متعجب ہوکر اپنا ماتھا کوٹا اور کہا کہ میں بوڑھیا بانجھ اور خاوند میرا بوڑھا اونہون نے کہا کہ یہی حکم ہے پروردگار تیرا یکا چنانچہ آیات بینات سورۂ والذاریات مین فرمایا ہے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین ۝ اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما قال سلام قوم منکرون ۝ فراغ الی اہلہ فجاء بعجل سمین ۝ فقربہ الیہم قال الا تاکلون ۝ فاوجس منہم خیفۃ قالوا لا تخف وبشروہ بغلام علیم ۝ فاقبلت امرتہ فی صرۃ فصکت وجہہا وقالت عجوز عقیم ۝ قالوا کذلک قال ربک انہ ہو الحکیم العلیم ۝ یعنے کیا آئی ہے تیری پاس بات مہمانون ابراہیم حرمت کی جو گیے کی جسوقت داخل ہوے اوپر اوسکی پس کہا اونہون نے سلام ہے کہا سلام ہے تم قوم ہو ناپہچان پس پھرا طرف لوگون اپنی کے پس لے آیا گائی کا بچہ موٹا تازہ پس نزدیک کیا اوسکو طرف اونکے کہا کیا نہین کہاتے تم پس چپ پایا اونسے بیمین ڈر کہا اونہون نے مت ڈر اور خوشخبری دے اوسکو ساتھ ایک لڑکے علم والیکے پس آئی بی بی اوسکی بیچ حیرت کی پس ہاتھ مارا منہ اپنی کو اور کہا میں بوڑھی ہون بانجھ کھا فرشتون نے اسیطرح کہا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے غرض کہ اوسی سال مین سارا خاتون کو حمل رہا اور بعد انقضای مدت معہود کے بیٹا پیدا ہوا اور نام اوس بچہ تابع کا اسحق رکھا اور کنار عاطفت والدین مین پرورش پاکر جوان خوش قطع نیک سیر ہوا اور ہر سال انکو حضرت ابراہیم مع سارا خاتون واسطے ادای مناسک حج کے مکہ معظمہ مین لیجایا کرتے تھے اور ملاقات حضرت اسمعیل سے کرتے تھے اوس بقعہ مبارکہ کو دیکھتے مسرور ہوتی اور ہمیشہ وطن مالوف مین آکر ہر صادر و وارد اور مقیم مسافر کی مہمانی اور ضیافت مین دائم مصروف رہتی بلکہ التزام کیا تھا اس بات کا کہ تنہا کھانا آپ کبھی نہ کھاتی تھے اتفاقاً کئی دن گذرے کہ کوئی مہمان نہ آیا اور انہون نے بسبب عادت کے اس عرصہ مین کچھ نہ کھایا تا آنکہ شدت اشتہا غالب اور طبیعت انکی مہمان کی طالب ہوئی اور اوسکی تلاش ہوئی بجانب صحرا گئے اثنای راہ مین ایک پیرمرد دوچار ہوا اور اوسکو بھوکا پایا انہون نے بکمال تمنا اوسکو اپنے ساتھ لیا اور گھر مین آکر دسترخوان بچھایا اور کھانا حاضر کیا جو کہ اوس شخص نے نوالہ اوٹھانا مین اول نام خدا تعالی نہ لیا تو حضرت کو اوسکی بیدینی ہونیکا اشتباہ ہوا اور کہا تو اوسکی ہمراہ کھانا انکی طبیعت نے قبول نہ کیا اوسنے سبب ہمراہ نہ کھانیکا انسے پوچھا آپ نے فرمایا کہ جو کوئی دیندار نہو ہمکو رفاقت اوسکی گوارا نہین یہ بات اوس مہانکو ناگوار آئی اور بغیر تناول طعام اندوہگین اوٹھ گیا اوسیوقت حضرت ابراہیم کو فرمان عتاب نشان آیا کہ ہمنے تمامی مدت عمر اس شخص کو باوجود اسکی کفران نعمت کے رزق مقدر پہنچایا ہے اور ایکدن بھی بھوکا نہین رکھا ایک وقت کی کھلائی مین تمنے یہہ حجت نکالی اور وہ کھلانا بھی خاص میری رضا کے واسطے نہ تھا بلکہ اپنی ہی نفس کی خواہش سے کیا غرض تمہی اوسپر ہی تمنے اوسکو گرسنہ نکالدیا **بیت** خدا ئیست مسلم بزرگی و الطاف ✣ کہ جرم بیند و نان بر قرار می دارد ✣ حضرت یہہ سنتی ہی فی الفور مثل برق و باد

اوسکو ڈھونڈھنے کو روانہ ہوئے اور جب وہ ملا تو بہت سا تلطف اور مدارا کیا اور عذر بے اعتنائی اول جتایا وہ شخص اس تلافی مافات سے انکی عجب
ہوا اور پوچھا کہ سبب اس خصوصیت کا کیا تھا اور اس استمالت کا موجب کیا ہے آپنے بے توقف ارشاد ہدایت بنیاد باریتعالی کا ارشاد کیا جو اوسکو
انکی تقریر سے کمال تاثیر ہوئی اور کراہت اور نفرت کلی کفر اور شرک سے اور رغبت اور میلان کامل دین اسلام پر حاصل ہوا بمقتضای وَاللّٰہُ
یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ توبہ بصوح کی اور بشرف دین ابراہیمی مشرف ہوا۔ روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابراہیم علیہ السلام
کہانس کے مواشی کی لیے ایک پہاڑ بیت المقدس پر سیر کرتے تھے تو مکان جہنے مواشی کا تلاش کرین اس عرصہ مین ایک آواز انکی کانمین ایکطرف
سے آئی کہ کوئی شخص ذکر کرتا ہو اور اوصاف پاکی آنجناب کے پڑھتا ہے بحر و سننے آواز کی مطلب اپنا فراموش کیا اور اوسطرف متوجہ ہوئے دیکھا
کہ ایک شخص ضعیف نازقد کا کہ بدن اوسکا بالون سے بھرا ہوا ہے کھڑا ہو کر توحید اللہ تعالی کی پڑھتا ہے روبرو اوسکے گئے اور پوچھا کہ اے شخص
خدا تیرا کون ہے اوسنے جواب دیا کہ خدا میرا آسمان پر ہے پوچھا کہ زمین پر بھی وہی ہے یا اور کہا زمین پر بھی وہی ہے سوائے اوسکے اور کوئی
لیاقت خدائی کی نہین رکھتا ہے پھر پوچھا کہ قبلہ تیرا کدہر ہے کہا طرف کعبہ کی پھر پوچھا کہ تو کہانسے کہاتا ہے اوسنے کہا رقت پکی ہوئی دانہ خورد
جنگل کے آخر موسم گرمی مین انکو تکفال لاتا ہون اور جمع کر کر کھاپھوڑتا ہون تو وہ موسم جاڑے کے مین کام آتا ہے اور وہی میری خوراک
ہے پھر پوچھا کہ کوئی تیرے اہل و عیال سے باقی رہا ہے کہ تیری خدمت وہ بجا لاوے کہا نہین پھر پوچھا کہ تیرا گھر کہان ہے کہا کہ اس
پہاڑ کے نیچے ایک غار مین رہتا ہون انہون نے کہا کہ چل نشان اوس غار کا مجکو بتا دے کہ تیرے گھر ہم بھی تیرے ساتھ چلین اور طرف
قبلہ تیرے کہ دیکھین اوسنے کہا کہ درمیان اوس غار کے اور اوس مکان کے ایک ندی ہے کہ پانی اوسکا بہت عمیق ہے آدمی کو گذرنا اوس سے
ممکن نہین ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کسطرح اوس ندی سے گذرتا ہے کہا کہ مین بطریق خرق عادت کے اوس پانی پر چلا جاتا
ہون اور وہ پانی میرے واسطے مسخر ہو جاتا ہے کہ سوای میرے تلوون کے تر نہین ہوتے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ آ تو تیرے گھر چلین شاید
کہ اوس پانی کو جس نے تیرے واسطے مسخر کیا ہے میرے واسطے بھی کر دیوے حضرت ابراہیم اور وہ ضعیف روانہ ہوئے جبکہ ندی پر آئے دونون
اوس پانی پر سے گذر کر چلے گئے اوس ضعیف نے تعجب کیا جب غار مین پہنچے طرف اوسکے قبلہ کے دیکھا اور بہت خوش ہوئے بعد اوسکے پوچھا
کہ اے شیخ باری کہو کہ کونسا وہ سخت تر دنون سے ہے اوس ضعیف نے کہا جسدن کہ حضرت رب العرش کرسی اپنی کو واسطے حساب خلقت کے
رکھین گے اور دوزخ کو روشن کرینگے یہانتک کہ کوئی فرشتہ مقرب اور پیغمبر مرسل نہ ہیگا کہ اپنے مونہہ سے عاجزی کرتا ہوا پھریگا اور
حال اپنے سے بیخبر ہوگا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اے ضعیف تیرخت واسطے میرے دعا کرے کہ حق تعالی مجکو بوسند نکی ہول سے امن اور
اطمینان نصیب کرے ضعیف نے کہا کہ میری دعا کس کام آویگی مجھسے دعا مت چاہ حضرت ابراہیم نے کہا کسواسطے اوسنے کہا تین برس

سے ہر وقت اور ہر لمحہ دعا کرتا ہوں اصلا قبول نہیں ہوتی فرمایا کہ وہ دعا کیا ہی کہا کہ ایکدن میں اس جنگل میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں
ایک جوان اودھر سے مواشی کو لیے ہوئے جاتا تھا اور بال اوسکے سر کے نہایت پراگندہ تھے کہا میں نے کہا تو اور یہہ مواشی کس شخص
کی ہی کہا اوسنے کہ خدا کی دوست کی گہرست کہ نام اوسکا ابراہیم ہی آیا ہوں اور یہہ مواشی بھی اوسیکے گھر کی ہی چنانچہ میں اوسنسو دعا میں
مشغول ہوں کہ بارخدایا اگر اس میں میں کوئی شخص ایسا ہی کہ دوست تیرا ہو مجکو زیارت اوسکی نصیب کر اس سے پہلے کہ میں مروں سو
ابتک میں اوسکے دیدار سے مشرف نہیں ہوا ہوں حضرت ابراہیم نے اوس ضعیف کے تئیں کینچکر عانقہ کیا پھر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اوسدن سے معانقہ رائج ہوا ہی اس سے پہلے رسم سجدہ کی تھی مقام تعظیم میں ہوا سطے پیچ اسلام کے مصافحہ رائج ہوا ہے

نقل ہے ایک جگہ بطریق صحیح کے روایت کی ہی کہ ایک برس حضرت ابراہیم کے شہر میں قحط قلہ کا ہوا تھا حضرت ابراہیم وسطی لاد خلہ
کے اور شہر میں تشریف لیگئے جہتہ تلاش کیا غلہ کہیں نہ پایا مایوس ہوکر اپنے گھر میں پھر آئے راہ میں ایک میدان میں پہنچکر کہ ریت سرخ
رنگ کی اوس میدان میں بہت تھی غلاموں کو فرمایا کہ اس ریت کو شلیتوں میں بھرلو کہ لوگ ہمکو ضعیف سمجھکر کہینگے کہ یہہ خالی ہاتھہ آئے پھر اوس ریت کو
شلیتوں میں بھرلائے ہر گاہ لوگ ہاتھہ پوچھتے کہ ان شلیتوں میں کیا لائے ہو اور کونسا غلہ ہی اسمیں غلام حضرت ابراہیم کی کہتے کہ گیہوں سرخ
ہیں پھر جب شلیتیں گھر میں اوتارے اور کھولا وہ ریت سرخ گیہوں ہوگئی حق تعالی نے چاہا کہ بات اپنے دوست کی غلاموں کی جھوٹی کرے

اور کہتے ہیں کہ ایکبار کافروں نے بسبب عداوت کے وہ شیشہ جو حضرت ابراہیم کا پیغمبر رہے اون دونوں شیشوں میں جب حضرت ابراہیم
کو دیکھا سجدہ کیا اور اونکی قدمونکو چاٹنا شروع کیا رصاحب روضۃ الصفا نے لکھا ہی جب عمر سارا خاتونکی ایکسو ستائیس اور ایک قول
سے ایک سو تیس برس کی ہوئی ملائکہ روح پرفتوح انکی نے سحاب بنگلستان قدس پر لیگئی اور مزرع جبران کہ ملک حضرت ابراہیم کا تھا وہان
مدفون ہوئیں **اور** ارباب مغازی لکھتے ہیں کہ بعد وفات سارا خاتون کی ایک اور عورت کنعانیوں سے حضرت ابراہیم اپنے حبالہ نکاح میں لائے
اور ہمیشہ اوس سے پیدا ہوئی اولاد اونکی اولاد آفاق عالم میں متفرق ہوئی ولیکن اتفاق جمہور اسپر ہی کہ سوا حضرت اسمعیل اور اسحق
کے اور کوئی فرزند صلبی انکا بمرتبہ جلیلہ نبوت سرفراز اور محتاز نہیں ہوا الاکثر اموال اتنی زیادہ ہوئی تھی کہ چار ہزار کس حفاظت کے
واسطے انکی مواشی کی رہتی تھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان ابراہیم اختتن بالقدوم وہو ابن مائتین سنۃ
یعنے تحقیق ابراہیم نے ختنہ کیا قدوم میں درحالتی کہ یہہ اسی برس کے تھے بعضے فضلا کہتے ہیں قدوم نام ایک مقام کا ہی کہ شام میں واقع ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ قدوم نام تیشہ کا ہی یعنے حضرت خلت پناہ نے اسی برس کی عمر میں تیشہ سے اپنا ختنہ کیا اور یہہ سنت تا روز قیامت اون پیغمبر
بزرگوار سے یادگار ہی **اور** ایک حضرت کی سنتونمیں سے ازار کا پہنا ہی کہ حق جل وعلا نے انکو وحی بھیجی کہ تو مکرم ترین خلق ہی نزدیک

سیری پاسیے کہ سجدیکو وقت مین تیرا ستر ہزار فرشتے حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے واسطے مہیا کیے یعنے ازار ترتیب کی اور مشہور ہے کہ سنت ضیافت جملہ مخترعات انکی سے ہی کہ صبح اور شام بغیر مہمان نکھاتے تھے اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہی جیسا کہ حضرت ابراہیم کی حیات مین انکی مہمانخانہ مین بساط دعوت بچھا ہوا تھا ابتک بعد ممات بھی بر سر قبر مبارک ایک لنگر خانہ ہی کہ اوسمین رسم ضیافت جاری ہے اور تا روز قیامت ہیگی اور کتابون مین کہ پہلے جس نے مسواک کی اور پانیکے ساتھ استنجا کیا اور بسمین کتر نامین اور بڑھایا دیکھا حضرت ابراہیم تھے اور غریب ظہور اس صورت کا اسطرح پر ہے لکھا ہی کہ ہرگاہ قادر علی الاطلاق نے انکی کبر سنی مین حضرت اسحاق کو عطا فرمایا کنعانیون نے کہا عجب بات ہی کہ سارا اور ابراہیم نے غیر کے فرزند کو اپنا مشہور کیا ہی اور پرورش کرتے ہین لاجرم خداوند تعالی نے بنا بر دفع تہمت کے حضرت اسحاق کو ایسا حضرت ابراہیم سے شبیہ پیدا کیا کہ کوئی بعد غور و تامل نہ کر سکے چنانچہ حضرت اسحاق کے دونون باپ بیٹون مین امتیاز نکرتا تھا بنا بر این حکمت الہی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ حماسن شریف انکی سفید ہوگئی تا خلائق پر ظاہر ہووے کہ ابراہیم یہہ ہین اور اسحاق یہہ اور منقول ہی کہ ایک شخص نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا یا خیر البریۃ حضرت نے فرمایا کہ یہہ حضرت ابراہیم کی شان مین وارد ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے ارشاد کیا نحن احق بالشک من ابراہیم یعنے مین جقدر زیادہ ہون ساتھہ شک کے ابراہیم سے اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یعنے جبکہ کہا ابراہیم نے ای رب میرے دکھا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہی مردیکو کہا پروردگار نے کیا تو نہین ایمان لایا کہا ابراہیم نے ہان ایمان لایا ہون لیکن تا کہ طمانینت پکڑے دل میرا چنانچہ تفسیر اس آیہ کریمہ کی بالتفصیل اوپر بیان ہو چکی اور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام وجود کمال شرف مرتبت اور جملہ منزلت کی متابعت شریعت آنحضرت کی مامور ہوئے کہ خدا تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا خلاصہ یہہ کہ مناقب اور کمالات حضرت خلیل الرحمن کے بسیار ہین اور سنن اور آداب انکی بیشمار کہ آج تک ملت محمدی اور شریعت احمدی ہر ایک اعمال حسنہ انکی سے معمول بہا اور طریقہ موثوق علیہا ہین کہ تلم شکستن رقم تعداد آنرا در مضا فرا و نکی سے عجز اور قصور معترف ہو کر قدر قلیل پر اختصار کرتا ہی چاہیے جاننا تفسیر عزیزی مین لکھا ہی اربعہ اصابہ اللہ ۱ و رکے بصمام ۲ و ختنہ ۳ و عقیقہ ۴ و آداب جنابت ۵ و لبس ثیاب یعنی کپڑے پہنے ۶ و زینگام عبادت زینت کرنی ۷ و نماز مین رفع یدین کرنا ۸ و رکبیر حضور رفع یعنے بلندی اور پستی پر چلنے مین ۹ و چار رکعت نماز چاشت ۱۰ و ماہہای محترم کو بزرگ جاننا ۱۱ و نکاح مین حرام چیزونکو حرام سمجھنا ۱۲ و قبول گواہی اور قبر کا نکاح مین ۱۳ و سجدہ سہو پہلے رکعت کرنا نماز مین ۱۴ و صبر کرنا حصہ کا اوال مین سے برآنچہ آدمی عبارت رکوع ہی ۱۵ و ستر عورت کا واجب ہونا ۱۶ و زنا و لواطت و سحق اور ادبار لباس کا حرام ہونا ۱۷ و قبلہ کیطرف متوجہ ہونا ۱۸ و مناسک حج بجا لانا ۱۹ و خصال فطرت بجمیعہا ۲۰ و آداب قربانی ۲۱ و احکام

نجوم پر معتقد نہونا ۲۳ اور منجمون سے ساعت نیک اور بد پوچھنی ۲۴ اور تفحص سعد و نحس ساعات نکرنا ۲۵ اور ایام اور شہور اور تواریخ کی درپی نہونا ۲۶ اور شگون بد نہ لینا ۲۷ اور جادوگری پر اعتقاد نکرنا ۲۸ اور نذر بنام جن اور دیودن اور پریون کی نکرنی ۲۹ اور انکے واسطے ذبح نکرنا ۳۰ اور رزق اور شفا اور موت اور حیات کو بلاواسطہ مسبب الاسباب سے جاننا ۳۱ اور مصیبت کو وقت صبر کرنا ۳۲ اور جزع اور فزع اور نوحہ اور شیون مرنے دوستون اور اقارب کے سے ترک کرنا ۳۳ اور راہ خدا مین جان دینی ۳۴ اور بالکو گناہ فرزندین اور فرزند کو گناہ پدر مین نپکڑنا ۳۵ اور کپڑے اور بدن اور گھر اور مسکن کو پاک اور پاکیزہ رکھنا ۳۶ اور معطر کرنا ۳۷ اور لہو ولعب سے احتراز کرنا ۳۸ اور تصویر بنانی اور پاس رکھنی سے اجتناب رکھنا ۳۹ اور ترک نکاح نکرنا ۴۰ اور ترک کھانون لذیذ اور لباسون نفیس اور عزلت یعنی گوشہ گیری آدمیونکو معتبر نجاننا ۴۱ اور ریاضت مفرطہ کہ موجب تلف حق نفس یا حق اپنے اہل وعیال کے ہو پسند کرنی ۴۲ اور سوال بلا ضرورت سے پرہیز کرنا ۴۳ اور مکاسب سے معیشت کو حاصل کرنا ۴۴ اور مثل انکے احکام ملت ابراہیمی سے ہین کہ اس شریعت مین بعینہا باقی ہین بلکہ یہی احکام ہین کہ اصل اس شریعت اور قاعدہ اس دین کے ہین اور ہر ایک ان امور مذکورہ مین سے فروع بسیار نکلتے ہین شاید تمام شریعت کو احاطہ کرلیوین کسواسطے کہ در حقیقت ملت ابراہیمؑ گویا ایک متن اور شریعت محمدی اوسکی شرح ہے ناقلان اخبار کہتے ہین کہ دس صحیفہ حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوے اکثر اونکی مشتمل تھے موعظت اور حکمت پر چنانچہ ترجمہ چند کلمات صحائف کا تبرکا اور تیمنا لکھا جاتا ہے۔ ایک یہہ کہ عاقل کو بوقت توجہ امور معدلت کی رعایت اس باتکی ضرور ہے کہ اوسکی زبان سے کوئی کلمہ نامناسب خلاف منصب اوسکے اور خلاف اوسکے خواہ کی نہ نکلے ۲ دوسری یہہ کہ عاقل کو لازم ہے کہ ہر کام اپنی رائے پر کرے نہ کہ جیسا کوئی کہدے ویسا کرنے لگے اور اولی یہہ ہے کہ امور مہم مین مشورہ عقلمندون سے واجب جانے ۳ تیسرے یہہ کہ دانا کو لازم ہے کہ تقسیم اوقات شبانہ روزی چار قسم پر کرے یعنی ایک ساعت کہ اکل و شرب مین گذارے تو واجب ہے کہ اسیقدر مناجات حضرت قاضی الحاجات کی کرے اور اتنی ہی مدت تفکر بیچ صنائع اور بدائع باریتعالی کی عمل مین لاوے اور اسیطرح محاسبہ نفس اپنے کا یعنی جو نیک و بد کہ امور دینی اور دنیوی مین اوس روز و شب مین اوس سے ہوئی ہون اوسکو یاد کرکے برائی سے توبہ اور استغفار و نکوئی کی توفیق کا شکر گذار ہو ۴ چوتھی یہہ کہ دانشمند کو یہہ بھی ضرور ہے کہ زبانکو غیر ضروری کی بیان مین دراز نکرے کہ بیہودہ گوئی موجب خفت دنیا اور عذاب عقبی کا ہوتی ہے ۵ پانچوین یہہ کہ انسان دانشور کو بہت مصروف کرنا اور حصول تین چیزونکو واجب ہے یعنے تلاش معاش اور فکر معاد اور اجتناب گناہ ۶ چھٹے یہہ کہ آفرینش پاک کی آنکھون پر سیواسطے ہوکر نادیدنی نہ دیکھا چاہیے اور ہونٹھہ دہن پر اسلیے پیدا کیے ہین کہ ناگفتنی نکہا کرے پس لازم ہے انکو کہ جب قساوت اپنے دلمین پاوے یا بیماری بدنمین یا نقصان مال مین یا تنگی رزق مین تو چاہیے سمجھنا کہ یہہ سب شومی

سخن لایعنی سے لاحق ہوئی ہے ۷ ساتوین یہ کہ رزق مقسوم ہی اور خلاص محروم اور بخیل مذموم اور رازق اللہ حی القیوم ہی اور دنیا اور مافیہا معدوم ہی ۸ آٹھوین یہ کہ فقیر حقیر کو بزرگ جاننا چاہیئے کہ وہ خاص مہمان میرا ہی ۹ نوین یہ کہ شدت غصہ مین خدا تعالے فرماتا ہی کہ میرا یاد کرنا لازم ہی تا مین تجکو یاد کرون عالم غضب اور عتاب مین ۱۰ دسوین یہ کہ اللہ تعالی کا حکم ہی کہ بعد نماز فجر اور عصر مجکو یاد کر کہ ان دونون وقتون مین تیرے مہمات کو کفایت کرونگا " یہہ کہ ارشاد کرتا ہی پروردگار تیرا ای پسر آدم جو کوئی تجھسے قطع کرے تو اوس سے پیوند کر اور جو کوئی تجھپر ظلم کرے تو اوسپر رحم کر اور جو کوئی تجھے محروم رکھے تو اوس سے رعایت دریغ نرکھ اور جو خیانت کرے اوسکو نصیحت کر اور جو تجھ آگاہ کرے تو اوسکو بخش اور جسکا تو گناہ کرے اوس ہی عفو کی خواستگاری بہنت وزاری کر کہ تو مستحق اول خانہ بہشت مین سی ہوہ اور لکھا ہی کہ پیشہ اصلی حضرت ابراہیم کا زمینداری تھی اور اہل کتاب کہتے ہین کہ عمر مبارک ایکسو پچہتر برسکی تھی اور قبیسی معاف مین دوسو برس اور سعودی ذکر کتاب اخبار الزمان مین پانچ کم دوسو برس اور محمد فخر الدین بنا کنی نے ایکسو تیس ۱۳۳ اور ایک سو انتیس ۱۲۹ لکھی ہین اور اصح روایات قول امام مسعودی ہی اور اس تقدیر پر مدت دعوت ایک سو اسی برس ہوتی ہین اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ بمرگ مفاجات حضرت کا انتقال ہوا تھا اور جامع اعظم مین مسطور ہے کہ جمعرات کے دن نوین ماہ محرم کو پچیس روز بیمار ہو کر دار محنت سے روضۂ رضوان مین انتقال فرمایا اور روضۃ الصفا مین ایک مقام پر لکھا ہی کہ جب انکی ایک سو پچاس برسکی عمر ہوئی تو انہون نے آثار پیری اور سوئی سفید حواس مبارک مین کہ قبل ازین کبھی یہ صورت لاحق نہین ہوئی تھی مشاہدہ کیے بہت ہی جزع اور فزع کی اور کہا الٰہی یہہ کیا حال ہے کہ اسکی حقیقت ہمپر منکشف نہین ہی خطاب آیا کہ یہہ میری طرف سے اک تقاضا ہے کہ تجکو ارزانی فرمایا ہی حضرت ابراہیم نے اس کلام فرحت التیام سے نہایت خوش ہوئے اور کہا اللّٰھُمَّ زِدْنِی وَقَارًا مشہور ہے کہ آنحضرت نے خالق موت و حیات سے دعا کی تھی کہ جبتک مین موت کا طالب نہون جاں زندگانی بمقراض اجل منقطع نہووے اور یہہ عابشرف اجابت مقرون ہوئی تھی ہرگاہ کہ وقت رحلت نزدیک پہنچا اور ہنگام سفر ضروری قریب آیا ملک الموت بصورت ایک پیر مرد اناکی مجلس شریف مین تشریف لائی اور حضرت ابراہیم نے علی حسب العادت طعام حاضر کیا ملک الموت کا ہاتھ نوالہ اوٹھانی کے وقت کانپنے لگا اور وہ لقمہ کو بجد و جہد کبھی کانکی پاس اور کبھی ناک کی طرف لیجاتا تھا اور کبھی بجانب دہان حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ ای پیر یہہ کیا حال ہے کہ دیکھتا ہون ملک الموت نے کہا یہہ سب بڑھاپے کے سبب ہی پوچھا کہ تیری عمر کتنی ہے اسنے دو برس زیادہ حضرت کی عمر سے بتائی خلیل الرحمن نے فرمایا کہ مجھمین اور تجھمین دو برس سے زیادہ فرق نہین ہے بعد گذرنے اس مدت کے میرا بھی یہی حال ہوگا اسنے جواب دیا ہان حضرت ابراہیم اس امر سے اندیشہ مند ہوئے اور کہا الٰہی دولت حیات کہ مجکو بسر دی ہے تا کہ مجکو نعمت دنیا اور زندگانی اسطرح سے مقرون بعجز و ناتوانی درکار نہین ایسی موت

ملک الموت بقبض روح شریف مامور ہوا اور حضرت ابراہیم عالم بقا کو تشریف لیگئے اور بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت باری سبحانہ وتعالے نے نعمتہای دنیا اور مقاصد دنیوی حضرت ابراہیمؑ پر تمام کیے اور جزائل انعام واضفال تکمیل پہنچاے تو قابض ارواح انکی مدت بابرکت مین پہنچا اور کہدیا تہا کہ اگر وہ اجازت دیوے تو اوسکی روح پاک قبض کرنا والا اپنے مقام پر پہر آنا ملک الموت بمقتضاے فرمان انکی مجلس مین حاضر ہوا اور صورت واقعہ عرض کی حضرت ابراہیمؑ نے کچہہ مہلت چاہی اور بکفایت بعض مہمات دنیا وعقبی کہ ضروریات سے تہی مشغول ہوے اور حضرت اسحاقؑ کو دیار شام مین اپنا ولیعہد کیا جب مہلت موعود بسر ہوئی ہادم اللذات ذکر فدیگاری باندیکہ وظیفہ جانستانی اوا کیا اور بعض کتب تواریخ مین مسطور ہے کہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام بقبض روح پاک جلیل حضرت ابراہیمؑ پاس آئے تہے اور انہون نے مہلت چاہی تہی تو یہہ اوسیوقت آسمان پر گیے اور انکی مہلت طلبی کا حال جناب کبریائی مین عرض کیا اوسکے جواب مین فرمایا کہ ابراہیم کہ تمنے کبہی ایسا دیکہا اور سنا ہے کہ کوئی دوست وصال دوست کو مکروہ جانے اور اوسکے حاصل کرنے مین تاخیر روا رکہے جب حضرت عزرائیل نے یہہ پیغام خداوندی خلیل کو پہنچایا انہون نے اوسیوقت بکمال خوشی قبض روح پر مجاز کیا اور ملک الموت نے انکی روح مطہر قبض کی اور انکو سارا خاتون کے پاس مدفون کیا حلیہ انکا یہہ تہا کہ رنگ روپ ہمایون اندام سرخ وسفید تہا اور دراز قد اور نرگسی چشم اور کشادہ سینہ اور ضخیم الساعدین کلان مرد تہے **فصل تیسری** ذکر حضرت اسماعیلؑ مین اور شرح بعضے حالات اور بعثت انکی مین روضتہ الصفا مین لکہا ہے کہ ولادت باسعادت انکی حدود شام مین واقع ہوئی اور سن بعد صغر سنی مین بہ بلاے ہجرت مبتلا ہو کر اراضی مکہ مین نشو ونما پائی چنانچہ بالتفصیل مذکور ہوا اور تیر اندازی اور چابک سواری سیکہی اور بظاہر سعت معیشت ابتدا مین انکا یہہ ہوا تہا کہ جب قبیلہ جرہم نے بدستور ہاجرہ انکی قرب وجوار مین اقامت کی تہی سات نبیان حضرت اسماعیل کو دین اور حضرت منزل البرکات ذاون ونیون مین برکت ارزانی فرمائی اور کثرت اوس مرتبہ کو پہنچی کہ محاسبان روزگار ضبط وشمار اونکی سے عاجز آئے اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین لکہا ہے کہ اول جس قوم نے بمصاحبت اسماعیلؑ چشمہ زمزم پر میل کی ایک طائفہ تہا عمالیق سے اور پہر بنی جرہم ولایت یمن سے انکہ معظمہ مین متوطن ہوئے اور چونکہ سابقا قصہ نزول حضرت اسماعیلؑ اور آنحضرت ابراہیمؑ کا انکی پاس بیان ہو چکا اگر یہان پہر لکہا جاوے تو خالی تکرار سی نہووے ارباب اخبار کہتے ہین کہ حق تعالی نے بمرکت دعاے حضرت ابراہیمؑ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کو فرمان دیا تہا کہ رملہ اور طائف کو اپنے مقام سے اوٹہا کر مکہ کی قریب لے آئے تہے تا اولاد امجاد انکی وسعت عیش اور رفاہت سے اوقات گذاری کرین کسواسطے کہ اطعمہ اور فواکہ کہ ان دونون مقامون مین بہت ہوتی ہین قال اللہ تعالی وتقدس واذکر فی الکتب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا کلبی کہ ایک مفسران مسلم سے ہے لکہتا ہے کہ

حضرت اسماعیل اسنے صادق الوعدہ تھے کہ جسنے انسے ایک مقام پر اقرار کیا کہ آپ یہیں رہین مین ابھی گھر ہوکر آتا ہون وہ شخص اتفاقاً کسی
کار ضروری مین مصروف ہوا اور آپ کا منتظر چھوڑ جانا بھول گیا لیکن انکے انتظار مین حضرت تین روز تک وہین کھڑے رہے جب پھر اوسکا
گذار بعد اس عرصہ کے وہان ہوا تو انکو دیکھکر پوچھا کہ اسوقت آپ کیونکر آئے رہین حضرت نے فرمایا کہ بر عایت وفاء وعدہ کے مین اوسدنسے
تیرے انتظار مین یہان سے گیا نہین وہ شخص بہت عذر دار اپنی نسیان شعاری کا ہوا اور روایت کرتے ہین کہ حضرت اسماعیلؑ بعد وفات
پدر عالی صفات اپنے کو ولایت شام مین لے گئے اور مرقد منور کی زیارت حاصل کی اور میراث کو قسمت کیا تو اوسکے بعد بشرف نبوت مشرف
ہوئے اور حق جل و علا نے انکو بدعوت ایک جماعت فراعنہ بھیجا کہ انھون نے شہر مصر سے جاکر دریاے یمن مین توطن کیا اور حضرت اسماعیل
نے اوس سرزمین مین پہنچکر اوس طائفہ باغی و طاغی کو سالہاے فراوان بدین قویم حضرت ابراہیمؑ پر دعوت کی ولیکن وہ متمرد بمقتضاے من یضلل فلا ہادی
فلا ہادی کہ قبول اس سعادت عظمی سے محروم اور اوسیطرح سرگردان بادیہ ضلالت و غوایت رہے اور کہتے ہین حضرت اسماعیلؑ کے بارہ
فرزند تھے۔ اسمین اکبر اولاد نابت نام رکھتا تھا اور انکے سب فرزند و بنین سے نابت اور قیدار نے حرم حریم مین سکونت کی منقول ہے کہ
جب حضرت اسماعیلؑ نے آخر ایام اپنی حیات کے آثار ابتری اور ضعف مشاہدہ کیا قیدار کو اپنا وصی اور ولیعہد گردانا اور بعد اندک فرصت وفات
دنیا سے بریاض جنت الماوی خرامان ہوئے اور لکھا ہے کہ حضرت بنایت مشابہ تھے حضرت ابراہیمؑ اور امین اور صادق الوعدہ اور متحمل اور
صابر انکی صفات مین سے ہے اور تیز تیز رشنا اور تیر اندازی خوب چلتے تھے اور روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جماعت بنی اسلم پر گذرے کہ یہہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے تو حضرت نے فرمایا کہ ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا یعنے
تیر لگاؤ اے پسران اسمعیل پس تحقیق کہ باپ تمہارا یعنے اسمعیل تمہاری انداز اور حضرت اسماعیل بعید تیر تھکا سیل تمام رکھتے
تھے اور کنیت انکی ابو العرب اور لقب اعراق الثری تھا اور معجزے انسے بہت ہوئے ہین از انجملہ ایک یہہ ہے کہ ایکدن ایک نبی نہایت لاغر
اور دبلی بیوان سے دو نہ تیتی تھی انکی پاس لائے اور حضرت نے دست بابرکت اوسکے تھنون پر پھیرا فوراً دودھ دینے لگی اور دوسرے
یہہ کہ ایکروز ایک جماعت انکے گھر مین وارد ہوئی اوسوقت طعام حاضر نہ تھا قدرے آب زمزم ایک باس مین لاکر اوسپر سرپوش رکھدیا اور
دعا کی چند قسم کا طعام اوسمین سے برآمد ہوا اور دیکھنے والون کو موجب یاد تی تصدیق نبوت کا ہوا اور بستان فقیہ مین مذکور ہے
کہ اکثر عرب انکی نسل سے ہین اور کیا انکی بزرگی اور شرف ہی کہ خواجہ ہر دو جہان نبی آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی اولاد
مین سے ہین اور آپنے انکے محاسن و محامدت فرمائے ہین اور ایام حیات انکی ایک قول سے ایکسو تیس برس اور بروایت اصح ایکسو
سینتیس سال از انجملہ نوی برس اپنے پدر بزرگوار کے ہم عمر رہے اور سینتالیس برس نبوت کی اور بعضے کہتے ہین پچاس برس و بر تقدیر قول

اخیر انکی بعثت پیش از حلت حضرت ابراہیم تھی اور یہ کلام قول طبری کی مخالف ہو واللہ اعلم - مرقوم ہا یون انکا مکہ معظمہ سے تبیر کا جادہ سے قریب ہو اور بقول بعضے درمیان رکن و مقام ہے اور بعون کتب و مورخون بعض ہون اور مشہور ہین کہ بعد انتقال حضرت ابراہیم کے ذریت واحفاد حضرت اسماعیل کی بہت ہو گئی اور کثرت و دومان نبوت اس مرتبہ ہوئی کہ منحصر آباد مکہ معظمہ مین نہا سکی ناچار و مجبور بعضے اونمین سے بعزم توطن باطراف دیار عرب حرم مین سے نکلے اور ہر شخص نے راہ حسب اختیار کی مگر ایک ایک پتھر اپنے اپنے خیمہ سے اپنے ساتھ اونٹھا لیا الغصہ جس مقام پر کہ یہ اوترے تھے اوس پتھر کو ایک پاکیزہ جگہ مین رکھکر بہ ستور زیارت بیت الحرام اوسکے گرد طواف کرتے رہتے تا آنکہ انکی نظر مین جو پتھر اچھا معلوم ہوتا تھا اوسکو اوٹھا کر اور مکان مناسب مین رکھتے اور اوسکی زیارت اور طواف کیساتھ مشغول ہوتے آخر الامر احکام صحف ابراہیمی طاق نسیان پر رکھکر کیش بت پرستی کو حسن سمجھنے لگے یا وجود اسکے اس فعل قبیح کے فیصلہ بعضے قضایا مین بشریعت ابراہیمی عمل کرتے تھے اور بدستور معہود و مناسک حج بجا لاتے اور بطا ہر تعظیم حرم خداوندی اور تجلیل امر تکریم خانہ کعبہ مین قصور نکرتے اور اہل تاریخ مین ایک طائفہ کا یہہ زعم ہے کہ اظہور بت پرستی ذریت اسمعیل مین اسطرح ہوا کہ اساف اور نائلہ ایک مرد اور ایک عورت تھے قوم جرہم سے جبکہ شہوت اور بد نفسی نے اپنہ غلبہ پایا تو انہون نے خاص اخل خانہ کعبہ کو مرتکب ہوئے حضرت قہار شدید الانتقام نے دونون کو مسخ فرما کر پتھر کا کر دیا اور یکے کے آدمیون نے اون دونون قطعہ سنگ کو خانہ کعبہ سے اوٹھا کر بنا بر عبرت خلائق اساف کو کوہ صفا پر اور نائلہ کو مروہ پر نصب کیا اور بعد مرور ایام حضرت اسمعیل کی اولاد مین ابراہیمی سے منحرف ہو کر اونکی پرستش مین مصروف ہوئے اور کہتے ہین اول جسنے ملت ابراہیم حنیف کو تغیر و تبدیل کیا یہ لوگون کو بعبادت اساف و نائلہ امور کرنا عمر بن لحی خزاعی تھا اور بعضی کتب مین مرقوم ہے کہ عمر بن لحی نے بابل کو شام سے لاکر کوہ خشت پر کہ مکہ کی پہاڑیون مین سے ہے منصوب کیا اور خلائق کو کہا کہ اوسکی عبادت کرین اور بعد صدور اس حرکت ناپسندیدہ کے عبادت اصنام سے عرب مین شیوع پایا چنانچہ قبیلہ ازد اور قبارہ منات کو کہ کنارہ دریا پر قدید مین تھا پوجتے تھے اور انصار یثرب مین پرستش منات مین مشغول رہتے تھے اور عزی کو اسطے کہ قبائل مضر و کنانہ کے مقام نخلہ مین گھر بنایا تھا کہ بنی خزاعہ اور قریش نے اوسکو بیروش خانہ کعبہ بخیال حصول عزت دنیا و آخرت زیارت گاہ بنا کر اوسکی عبادت اختیار کی تھی اور اسی طرح سے بنی ثقیف کہ عظمای قبائل عرب سے تھے لات کی پرستش کرتے تھے اور اس شیوہ نامحمود سے تا زمان ارتفاع اعلام دولت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم عرب مین مستمر رہا بالجملہ آنحضرت کی وقت مین بالکل انقطاع کیش بت پرستی ظہور مین آیا **فصل چوتھی** ذکر بعثت حضرت اسحاق علیہ السلام مین روایت کرتے ہین کہ ہرگاہ حضرت اسحاق سن رشد پہنچے حضرت ابراہیم نے انکو کنعان مین واسطے ہدایت گمراہون کی بھیجا اور یہ اپنے پدر بزرگوار کی حیات مین مبعوث ہوئے اور اپنے چچا کی بیٹی کہ رفقا

نام تہا نکاح کیا اور اوس سے عیص اور یعقوبؑ توام یعنے جوڑوان پیدا ہوئے لکہا ہے کہ ہنگام ولادت حضرت یعقوب کا ہاتہہ حضرت عیص کی ایڑ
عقب یعنے ایڑ سے پکڑے ہوا تہا اور پہلے عیص پیدا ہوئے اور اسکی عقب یعقوبؑ اسواسطے انکا نام یعقوب ہوا اور ان دونون کے کنار
عاطفت والدین مین پرورش پائی باپ کو عیص سے بہت محبت تہی اور ماں کو یعقوب سے جبکہ حضرت اسحاق آخر عمر مین جلیہ بصارت سے
عاری ہوگئے تہے اس حالت مین انکو ایکدن بتناول گوشت شکار نہایت رغبت ہوئی عیصؑ سے کہ شکار دوست بہت تہے فرمایش
کی کہ میرا جی چاہتا ہے اگر جلدی سے بسیطرح شکار کے کباب مجکو کہلا دیگا تو مین تیرے واسطے دعا کرونگا کہ حق تعالی تجہہ مین اور برکت
عطا فرمائیگا فی الفور عیص تیر و کمان لیکر بجانب صحرا روانہ ہوئے رفقاسے یہہ بات سنکر بیتاب ہو فور محبت کہ یعقوب سے رکہتی تہی کہا ای فرزند
تیرے باپ نے عیص سے اسطرح فرمایش کی ہے تجہہ چاہیے کہ اسیوقت دو بکریکا بچہ کہ تونے پال رکہا ہو اوسکے کباب لگا کر اونکے پاس لیجا یعقوبؑ
نے بموجب انکی تاکید کے کباب جلدی طیار کیے اور جو کہ عیص کے تمام بدن پر بال بہت تہے رفقا نے کہا یعقوبؑ سے اس بچہ کی کہال اپنے بدن پر
لپیٹ لے اور جب تجہسے تیرا باپ کلام کرے تو عیص کیسی آواز بنا لینا اگر حضرت تیرا ہاتہہ پکڑین یا تجہسے کلام کرین تو یہہ سمجہا نہین یعقوبؑ بفرمودہ
مادر مہربان عمل مین لاکر وہ کباب لیکر اپنے پدر عالیقدر کے پاس لیگئے حضرت اسحاقؑ نے اونسے کہا ای عیص آگا آ اور اپنا ہاتہہ انکے بدن پر رکہا اور ہمکلام
ہوئے اور یعقوب نے بھی جسطرح عیصؑ کلام کرتے تہے باتین کین حضرت اسحاقؑ نے فرمایا عجب حالت ہے کہ ہاتہہ عیص کا معلوم ہوتی ہین اور روشن
کلام یعقوبؑ ہر بیچہ اون کباب مونکو تناول کیا اور بغایت محظوظ ہوئے اور کہا بارک اللہ فیک وبارک اللہ فی ولدک وجعل فیہم النبوۃ والکتب یعنے برکت
عطا کرے اللہ بیچ فرزندون تیرے کے اور گردانے اونمین نبوۃ اور کتاب اور ارباب تاریخ لکہتے ہین اوس دعا کی برکت سے ستر ہزار شخص ذریت
یعقوبؑ سے تہہ نبوت مشرف ہوئے یہہ جبکہ عیصؑ شکارگاہ سے اور گوشت نخچیر کے کباب طیار کرکے اپنے پدر بزرگوار پاس لائے اور کہا جو حضرت
نے ارشاد کیا تہا حاضر ہے حضرت اسحاقؑ نے جانا کہ مجکو دہوکا والدہ یعقوبؑ نے دیا لیس عیصؑ کو کہا کہ نتیجہ اوس دعا کا جو تیرے واسطے مکنون خمیر تہا
یعقوبؑ اور اوسکی اولاد کو نصیب ہوا ولیکن اب تیرے واسطے یہہ دعا کرتا ہون کہ حضرت مجیب الدعوات تیری نسل کو بہت کرے اور اونمین ملوک
عالی مقدار اور سلاطین ذوالاقتدار ظاہر فرماوے اور تیری اولاد مین سو ایک پیغمبر صاحب پیدا ہو وہ یہہ دعای خیر اوس شخص کی روایت
مین واقع ہوئی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو عیصؑ کی اولاد مین جانتا ہے القصہ بعد وقوع اس قضیہ کے نائرہ حقد اور حسد نے باطن عیص
مین اشتعال پایا ایکدن یعقوبؑ کو کہا مین چاہتا ہون کہ آج میرے غریبخانہ مین حضرت تشریف لاوین کہ مینے آپکی ضیافت کرون واسطے کہ چند طعام
مہیا کیا ہے انہون نے قبول کیا اور انکے گہر گئے ہرگاہ کہ کہانا کہانیسے فارغ ہوئے عیصؑ نے بہت سی تحف و ہدایا مثل اسپ و شتر وغیرہ یعقوبؑ
کو دیکر بہ سم وداع نعلمین کینجا اور نکالیدو ادنتو نمین پکڑ کر چاہا کہ مارے ان اثنا مین قادر ذوالجلال نے انکے دانتون کو موم سا کردیا

جب عیص سے اس باب مین کچھ نہو سکا اور عاجز ہوے کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اپنی برادر مہنے جانا کہ وہ دعا جسمین تم سبقت لیگئے سبکو حکیم علی الاطلاق تھی اب خیریت تمام سے تشریف لیجاؤ اور حفظ امان الٰہی مین رہو کہ وہ خیر و برکت تمہارے نصیب مین ہی اور یعقوبؑ صحیح و سلامت پھر گھر آئے پس بعد مدت طویل حضرت اسحاقؑ بعد اتمام تبلیغ رسالت چند روز کے عارضۂ جسمانی سے بجوار رحمت رب جلیل ملحق ہوے **حلیہ** انکا در از قد سیاہ چشم سرخ رنگ اور صفات انکی عابد اور صالح اور متشفق اور رحیم دل **اور سیرت** انکی ایک یہہ کہ ایک بنی پر دست مبارک پھیرا اور دعای برکت کی بقدرت باریتعالی اوس کو سفید سے سر اوس پیدا ہوئی **اور ایام حیات** انکی اکیسو اسی اور ایک سو برس تھے جب انکی روح پر فتوح نے دنیا سے مفارقت کی حضرت عیص نے بعد تجہیز و تکفین انکے جسد مبارک کو اوس موضع مین کہ اب بقعۂ خلیل مشہور ہے انکے والدین ماجدین کے پاس مدفون کیا **باب دسوان** قصہ حضرت یعقوب مکروب و حضرت یوسف علیہما السلام اور انکی فرزندون کے احوال مین ہے اور اس باب مین چھ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور بعثت حضرت یعقوب علیہ السلام مین **اور** حدیث ماجرا حضرت یوسفؑ کے بھائیون کا اور کونسین ہین تو انا حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ السلام کبار انبیاء مرسل مین سے ہین اور بہت سونی کہ بعد انکے مبعوث ہوے انکی نسل مین سے تھے۔ اکثر کتب تواریخ نے لکھا ہی کہ حضرت اسحاقؑ نے حضرت یعقوبؑ کو وصیت کی تھی کہ کنعانیون مین سے بی بی نکرین بلکہ اپنے خالو لیّان کی بیٹی کو کہ مقام قدان مین جو علاقۂ دیار شام مین سے رہتا ہی کاحمین لاوین **اور** جو کہ انکی والدہ کی تدبیر سے حضرت اسحاقؑ نے انکے حق مین دعا کی تھی عیص انسے کمال عداوت رکھتے تھے چنانچہ پہلے لکھا گیا الغرض بعد وفات حضرت اسحاقؑ کے ایک شب کو اور بعضے کہتے ہین اوسی رات مین حضرت یعقوبؑ نے بنا بر مزید خوف اپنی مان کی اشارے سے کنعان سے نکل کر قدان کیطرف توجہ کی لہذا بعد ہجرت کرنے وطن مالوف کے انکا اسرائیل نام ہوا لاَنَّہٗ اَسْرٰی باللَّیْل یعنے اسواسطے کہ انہون نے سیر کی رات کو **اور** روایت کرتے ہین کہ اوسی سفر مین اثنای راہ مین انکو ضعف تمام لاحق ہوا تھا ایک پہاڑ پر ٹھہر گئے اور انکو نیند آگئی اتفاقاً انکو وہان رونیا ہوا تو خواب مین دیکھا کہ فضای ہوا روی زمین سے تا مقر آسمان دنیا ایک سیڑھی لگی ہوئی ہی اور فوج فوج فرشتے اوسپر اوتر رہے چڑھ رہے ہین اثنای اس حال مین ہر لوق مجد و جلال سے خطاب بلک متعال پہنچا کہ مین ہون وہ قابل پرستش کہ تیرا اور تیرے باپ دادا کا خدا سوے میرے نہین ہے اور تجکو اور تیری ذریت کو وراثت اور تولیت اس زمین مقدس کی ارزانی فرماتا ہون اور ذوات فاضلہ تمہاریکو بکرامت اور برکت ہدایت آثار گردانتا ہون اور بافاضہ کتاب و حکم نبوت افتخار بخشتا ہون اور تجکو اپنے حفظ اور حمایت کے ساتھ محفوظ رکھون گا چاہیے کہ اس مکان تقدیس بنیان مین معاونت اور تعمیل میرے احکام کی کرو اور بیت المقدس مین جمیع ذریت اور اعقاب اپنے کے تیری عبادت کے ساتھ مصروف ہو حضرت یعقوبؑ نے جب اس طرحسے خواب مین بشارت پائی حضرت اسحاقؑ کی دعا قبول

ہونیکا انکو یقین حاصل ہوا وہان سے کوچ بکوچ جہان انکا خالو رہتا تہا پہنچے اور منقول ہے کہ جس سال میں حضرت یعقوبؑ اپنے خالو کے مکان میں کہ لیان نام تہا وارد ہوئے سال قحط تہا اور اوسکا ایک کوان تہا کہ اوسمیں سے دنیان اسکی پانی پیتی تہیں اتفاقاً اوس حال میں اوسکا پانی خشک ہوگیا لیان نے حضرت یعقوبؑ سے صورت حال بیان کی حضرتؑ ایک ڈول پانی کا اوسمیں سے کہینچکر تہوڑا سا پیا اور باقی پہر اوسمیں ڈالدیا بقدرت خداوند علی الاطلاق اوسکا پانی سابق سے بہی زیادہ ہوگیا اور ان کا خالو یہہ دیکہکر انکی مصاحبت پر راغب ہوا اور اقامت کی استدعا کی انہوں نے قبول فرمایا چند روز کے بعد لیان کی چہوٹی بیٹی کہ راحیل نام رکہتی تہی اپنے خطبہ میں لائے - پدر راحیل نے بنا بر مہر اپنی بیٹی کے حضرت یعقوبؑ سے مال و منال کو کہ ابواب مفردیات بسبب اسکے منسلک مسدود ہوتے ہیں طلب کیا حضرت یعقوبؑ نے کہا متاع دنیوی سے میرے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے لیکن کچہہ مدت مقرر کرو کہ جب تک تمہارا خادم اور اجیر رہوں اور ادای خدمت سے کفت صداق سمجہا کرو ان باتوں نے قبول کیا اور سات برس کی خدمت راحیل کے مہر کی مقرر کی اور بعد تعین میعاد کہا کہ طرفین کو رعایت ایک اور شرط کی بہی لازم ہے وہ یہہ کہ اس اقرار کو کسی سے ظاہر نکرنا کہ افشا اسکا جانبین کے واسطے سبب عیب اور عار کا ہوگا حضرت یعقوبؑ نے یہہ بہی قبول کیا اور ادای خدمت مقررہ میں مشغول ہوئی بعد از انکہ حضرتؑ نے سات برس ساتہہ شبانی اور حفاظت بکریوں کی قیام فرمایا بعد اسکے انکے خالو نے اپنی بڑی بیٹی سے کہ لیا نام تہا عقد کر دیا ہر گاہ کہ شب زفاف بسر ہوئی اور وہاج ظلمانی لیل ساتہہ ببلج نورانی نہار کے مبدل ہوا حضرت یعقوبؑ نے زبان تشنیع و طعن دراز کی کہ سات برس تک مجہسے کار ہای شاق لیے اور پہر امر الامر بطریق مکر و حیلہ میری نامزد کو بدل دیا انکے خالو نے کہا یہہ بات عیب کی بات ہوتی ہے کہ بڑی بیٹی گہر میں بہٹہے اور چہوٹی کی شادی کردیں اگر تیری خاطر راحیل پر مائل ہے تو سات برس اور خدمت کرو اسکا بہی تمہارے ساتہہ تعلق کر دونگا بنظر اسبات کہ اوسوقت میں جمع بین الاختین حرام نہا اور جبتک کہ حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے یہہ حکم منسوخ نہیں ہوا حضرت یعقوبؑ نے اور سات برس عنایت اور حفاظت مواشی اور انعام پر قیام فرمایا اور یہہ لیان نے راحیل کا بہی اسکے ساتہہ نکاح کر دیا اور دو لونڈیان بہی انکی عوض خدمت میں عطا کیں ایک کا نام زلیا تہا جسکے تعلق رکہتی تہی اور دوسری زلفہ کہ راحیل سے متعلق تہی جامع اعظم میں مرقوم ہے کہ زلیا سے چہہ فرزند پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور یہودا اور لاوی اور زبالون کہ اوسکو رولون بہی کہتے ہیں اور نشجر کہ سافار اور نشجور بہی اسکا نام ہے اور راحیل سے یوسف اور ابن یامین اور کاغاد سے دان اور نفتالی اور زلفہ سے گاد اور اشیر کہ سب بارہ نفر ہوئے اور اسباط کہ کلا ہم بین واقع ہے انہیں کیطرف اشارہ ہوا اور معارف عضدیہ میں لکہا ہے کہ چار سبط زلیا سے پیدا ہوئے روبیل و شمعون و یہودا

ولادی اور دوراحیل سے یوسف اور ابن یامین اور تین تین ایک ایک حرم سے اور ہر گاہ کہ حضرت یعقوب ع ذفدان سے کنعان کی جانیکا
ارادہ کیا لیان نے کہا اگر برس روز اور یہان مقام کرو تو مجھسے تمکو نفع عظیم پہنچے حضرت نے پوچھا وہ نفع کیا ہو کہا مین اپنے گوسفندونکو
دو قسم کرتا ہون اور ایک قسم کو تمہارے نامزد کردانتا ہون جو برہ نر کہ اوس قسم سے اس سال مین پیدا ہووے تمہارا ہوگا اپ
نے یہہ بھی درخواست قبول کی اور ایک برس اور اقامت فرمائی کہ اس اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوے اور کہا ای یعقوب ع خاطر ان
درخت کو پتے لاکر اون گوسفندون کو کہ تیرے نامزد ہین کھلا ہر ایک بچہ نر پیدا ہوگا حضرت نے بموجب امر جبرئیل عمل کیا جتنے بچے کہ قسم نامزد
یعقوب ع سے پیدا ہوے موافق قول جبرئیل صحرای وجود مین آے لیان نے اس امر کو نہایت عظیم جانکر پھر استدعا کی کہ ایک سال اور توقف
کرین تا جو مادہ کہ قسم دوم سے پیدا ہووے حضرت کو تسلیم کرے یعقوب نے بنا بر التماس خال اور خیال انتظام حال و مآل اسکو بھی قبول
فرمایا اور بدستور سابق حضرت جبرئیل نے انکو تعلیم کیا اور دو مرے سال مین بھی گوسفندونکے بچے حضرت کو نصیب ہوے پھر بعد مرور دو ان
سال کے مع جمیع اہل و اولاد و انعام و اموال وہان سے رخصت ہو کر متوجہ راہی کنعان ہوے اور وقت خروج دلیا زوجہ یعقوب نے
اپنی ایک بیٹی سے کہا کہ دوڑ جا تمہارا نانا اوسکا بت چرا کر اپنے باپ کو دیجیو چنانچہ اوس فرزند نے اسطرح کیا اور روانہ ہوے
لیان کو بعد جانے فرزندون کے اپنے گھر مین آیا ہرچند کہ اوس بت کو ڈھونڈھا نہ پایا فی الحال اسپ تیز رفتار پر سوار ہو کر عقب انکو روانہ ہوا
تا آنکہ انکے پاس پہنچا اور کہا ای یعقوب ع میرے ساتھ کیا یہی جزا تھی کہ میرے صلہ رحم کو قطع کیا حضرت یعقوب ع متحیر ہوئے اور پوچھا کہ خیر ہے
کیا ہوا لیان نے کہا میرا مال تو چرا لایا ہے حضرت نے کہا ای خالو کیا آلہ ہے کہ جسکو چرا لیوے میرا اور تیرا خدا آفریدگار زمین و آسمان ہے
خدای تبارک تعالی سے خوف کر اور اوسکی وحدانیت کو پہچان لیان نے کہا ایمان لایا مین تجھسے لیکن میرا مال مین تجھے دیکھتا ہون تجھکو واپس کردون
اسنے کہا میرا مطلب یہی ہو کہ میرا مال مجھکو دیدے جوابدیا کہ میرے تیرا مت نہین لیا اور نہ مین جانتا ہون کہ میرے لوگون مین کسنے یہہ فعل کیا ہے
لیان نے کہا ای یعقوب ع اسطے اوس صحبت اور قرابت کے کہ میرے اور تیرے درمیان ہین تو دعا کر سارق اوس مسروق کو دیدے
ظاہر ہو دین یہہ کہی رہا تھا کہ اس اثنا مین سنا کہ جو مرکب کہ اوسپر لیان بار ہوا اور پسر یعقوب بھی بار ہوا تھا کہ یکایک مرکب پیٹ کے
زمین پر گر پڑے اوسوقت حضرت یعقوب نے کہا ای خالو یہی ہے بت کہ تو چاہتا ہے کہ پاوے مطلب اس سرقت سے تو نہ تھا
باجابت فرمایا لیان نے جوابدیا کہ مین اپنے دین سے مفارقت نہین اختیار کرونگا اور اپنے معبود کی خدمت سے باز نہ ہونگا کہ تقلید نیز نگ
کی چھوڑنا مکروہ ہے آخر الامر اپنے بت کو لیکر پھر گیا اور حضرت یعقوب ع اتجمل مع اسباب قطع مسافت مین تعجیل کرتے تھے اور جتنا کہ کنعان
نزدیک ہوتا تھا نوار شوق زیادہ مشتعل ہوتی تھی بیت حزن و محل جون شود نزدیک ۔ آتش شوق تیز تر گردد مدام کہ کنعان

اسنے ایک منزل رہا ایک مقام پر اور ترے سبب اتفاق عیص کہ فرط ملالت مفارقت یعقوبؑ سے ملول و محزون تھے بنا بر دل بہلانیکی بطور شکار سیر کرتے پھرتے تھے گذرگاہ یہہ بھی وہین پہنچے جہان یعقوب علیہ السلام اوترے ہوئے تھے انھون نے کہ اونٹون پر بار موشی اور اغنام اور کثرت رجال و نسوان مشاہدہ کیا چاہا کہ آگے بڑھکر احوال دریافت کرین دور سے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیص کو دیکھا پہچانا اور غایت خوف سے کہ انکی نسبت اپنی خاطر مین رکھتے تھے چھپ گئے اور اپنی اولاد اور اتباع کو سکھا دیا اگر یہ شخص کہ سامنے سے آتا ہے تمسے پوچھے کہ یہہ مال و منال کسکا ہے اور سبب اس جمعیت کا کیا ہے تو یہہ کہنا کہ عیص بن اسحاق کا ایک غلام تھا یعقوب نام کہ چند مدت سے کسیطرف کو اطراف ولایت شام سے بھاگ گیا تھا اور ایک زمانہ دراز وہان بسر کرکے مرا جمعیت اوسکی ہوا اور بحکم اکثر بیان یعنے غلام اور جو کہ اوسکے پاس ہو صاحب اوسکا مالک ہے۔ یہہ جہات کہ بالفعل مین عیص سے تعلق رکھتے ہین اوسکے پاس لیجاتے ہین پس جب عیص اوس قافلہ مین پہنچے پوچھا کہ قافلہ سالار اور صاحب مال کون ہے اولاد یعقوبؑ نے بسبیل فرمودہ پدر جواب دیا اور عیص کو سنتے اس کلام کے جو نہایت رقت طاری ہوئی اور گریہ غالب ہوا کہا افسوس غلام نہین بلکہ میرا بھائی برادر مہربان یعقوب علیہ السلام اس بات کے سنتے ہی بھائی کے پاس چلے آئے اور خوب گلے لگکر روئے کہ بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا بھائی سے ہر قسم معانقہ اور معانقہ بہت خوش ہوئے اور اوس رات کو بخوشی و خرمی جہین سے کیا علی الصباح دونون بھائی کنعان مین آنکر ملاقات احباب بہرہ مند ہوئے اور کہتے ہین کہ یعقوب نے کہ اوس [illegible] حضرت یعقوبؑ کو دعا فرمایا اور ہنگام وضع حمل راحیل بار دیگر مولود مذکور سے بدار ابتدار حاملگی اور بدیار اپنے بھائی کی بہ پیش [illegible] اور حضرت یعقوب بار شاہ اہل کنعان مامور ہوئے عیص نے کہا اے برادر قومت سے بدلطاری غربت گرفتار ہا بہ پیری نوبت ہی تو محفظ و حمایت الہی مین یہان قیام پذیر ہو مین سفر کرتا ہون چاہیے کہ کوئی دقیقہ رعایت مجھ سے نہ چھوڑو اور باپ دادا کی سرحد و دیار سے باخبر رہنا پھر اونکو وداع کیا اور بجانب اراضی روم ہجرت کی اور کہتے ہین کہ عیص اپنے چچا کی بیٹی بنت اسمعیل کو نکاح مین لائے تھے پانچ فرزند اوس سے پیدا ہوئے کہ ایک کالا اونمین سے روم نام تھا کہ سب رومی اوس کی نسل سے پیدا ہوئے اور جو کہ روم بن عیص کا رنگ نہایت زرد تھا اوسکی اولاد کو کہ رومی ہین بنی الاصفر کہتے ہین اور تمام شاہان روم انہین کی نسل سے ہین اور عیص نے ایکسو چالیس برس زندگانی کی اور جسدن کہ حضرت یعقوبؑ نے مصر مین رحلت پائی تھی عیص روم مین مر گئے تھے اور نعش عیص کو روم سے مقام حبران مین لاکر قریب اپنے باپ اسحاق کے دفن کیا اور باقی حال حضرت یعقوبؑ کا حضرت یوسف علیہ السلام کی قصہ مین مذکور ہوگا **اب قصۂ یوسف** کہ حکایت عجیب اور روایت غریب ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے [illegible] فی یوسف و اخوتہ

آیت للسائلین کے بموجب بفضل حسن القصص شروع کیا جاتا ہے۔ روضۃ الصفا اور کتب صحیحہ مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف بتحقیق ویقین کبار انبیای مرسل اور اعاظم پیغمبران اکمل مین سے تھے مروی ہوکہ یہ اپنے سب بھائیون مین بہت خوبصورت تھے چنانچہ کہتے ہین کہ بارتعالی نے حسن کے دس حصے کیے اوسمین سے ایک حصہ کو تمام عالم کو اور نو حصے حضرت یوسف کو دیے اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک بڑی بہن تھی ایک دن حضرت یوسف کو دیکھے کو گئی اور اپنے بھائی سے کہا کہ یہ فرزند مجھے دیجیے کہ اسکو مین پرورش کرونگی حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو انکے حوالہ کردیا وہ لیکر اپنے گھر مین آئی اور پرورش کرنے لگی جب حضرت یوسف کو حضرت یوسف کی دیکھنے کا اشتیاق ہوتا تھا تو اپنی بہن کے گھر مین جاکر دیکھ لیتے تھے چنانچہ کئی برس اسیطرح سے گذرے اور حضرت یوسف صدر وقار سعی بالا اور خوش نوا اور شگفتہ رخسار ہوے ایکدن حضرت یعقوب نے اپنی بہن سے کہا کہ یوسف کی جدائی کی مجکو طاقت نہین ہے یوسف کو یہان مجھ پاس بھیج دے جب یہ سخن اونے حضرت یعقوب کا سنا بظاہر اونکی زبان سے انکار نکلا لیکن چونکہ یوسف کی محبت زیادہ تھی حیلہ سازی کی کہ پھر اوس حیلہ سے یوسف کو یعقوب کے پاس بھیجدیا حضرت ابراہیم اوسکو جیسا اپنی کمر پر باندھتے تھے اور اوسنے حضرت اسحاق کو پھر پایا تھا اور اوسنے حضرت یعقوب کو چنانچہ وہ کمربند حضرت یوسف کی کمر کے نیچے باندھ دیا اور اصلا اوس سے کسیکو آگاہی نہ تھی اور حضرت یعقوب کے پاس بھیجدیا اور شہر کے دروازہ کے نزدیک جاکر رہا اور ازروے حکمت اسلیے دفع تہمت کے لیے سب کے پیش تر ہوا جب حضرت یوسف کی پہنچی اور یوسف کی کمر مین تلاش کیا تو کمربند نکلا جو کہ اونکی شریعت مین دستور اور معمول تھا کہ اگر کوئی کچھ چراتا تھا اور بعد التلاش وہ چیز اوسکے پاس نکلتی تھی تو اوسکو اوس چیز کا مالک غلام کر لیتا تھا۔ اور بعضی روایتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کاہنہ جو یہ سرقت مین ایک سال تک سارق کا مسروق منہ کی خدمت مین رہتا دستور رہتا اور مدت العمر چور اسکا صاحب مال کا ہوتا تھا۔ اس بہانے سے خواہر یعقوب یوسف کو اپنے گھر لیگئی اور بعد چند مدت کے جو وفات پائی تو اوسوقت پھر حضرت یعقوب حضرت یوسف کو اپنے پاس لاے اور خوش و خورم ہوے اور سب فرزندون سے زیادہ انکو چاہنے لگے۔ ائمہ تاریخ لکھتے ہین کہ جب حضرت یوسف کی عمر قریب بارہ برس کے ہوئی تو انہون نے ایک شب خواب مین دیکھا اور اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ گویا مین اپنے بھائیونکے ساتھ لکڑیان چنے مین مشغول ہون اور جب سب بھائیون نے پشتہ ہیزم فراہم کیے سب کی لکڑیان کالی ہین اور میری سفید اور اون سب سیاہ پشتون مین میری نورانی پشتہ کو سجدہ کیا اور بعد اسکے ایک شخص ظاہر ہوا ایسا بزرگ اور بلند قامت کہ اوسکا آسمان تک اور پاؤن زمین پر لگے ہین ملبس بلباس پاکیزہ اور ترازو اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ بہت تعظیم و تکریم مجھسے پیش آیا اور سلام مجکو کیا اور ایک پلہ ترازو مین میری لکڑیان اور دوسرے پلہ مین سب بھائیونکی رکھکر تولا میری لکڑیون کا پلہ بھاری نکلا اوسوقت سب بھائیون نے ہی مجکو سجدہ کیا انکی بہن نے ماجرہ اس سودا کا

حضرت یعقوبؑ سے ظاہر کیا آپ نے بسبب دریافت کرنے مرتبہ بلند یوسفؑ کی اوس خوابکو افشا کو منع کیا اور پھر بعد ایک سال کے
انہون نے اور ایک خواب دیکھا کہ کوئی سوار انسے کہتا ہی کہ ای یوسفؑ اوٹھہ اور اپنے عصا کو زمین پر گاڑ جب انہون نے اوسکو
نصب کیا تو انکے بھائیون نے بھی اپنے عصاؤنکو گرد و پیش اوسکے زمین مین فرو کیا ولیکن انکا عصا سرسبز اور میوہ دار ہوا
اور ایک نور اوس سے چمکا کہ مشرق سے مغرب تک روشن ہوگیا اوس جان مین انکے بھائی اوس درخت کا میوہ کھانے لگے اور
بعد اسکے انکو سب نے سجدہ کیا اور وہ رویای صادقہ کہ جسکا ذکر کلام الٰہی مین مصرح ہوا اور مفسرین نے بتفصیل لکھا ہی ان آیات بینات
سے واضح اور لائح ہی اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتھم لی ساجدین یعنے جسوقت
کہا یوسفؑ نے واسطے باپ اپنے کے ای باپ میری تحقیق مینے دیکھا ہی گیارہ ستارونکو اور سورج اور چاند دیکھا مینے اونکو واسطے اپنے سجدہ
کرنیوالی اور عالم اور مواہب اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ حضرت بارہ برسکی عمر مین شب جمعہ کو اپنے باپکی گود مین سو گئے ناگاہ
خواب ہی سے چیخ مار بیدار ہوئی حضرت یعقوبؑ نے مشاہدہ اس حال سے نہایت متردد ہوئی اور کہا ای فرزند تجکو کیا ہوا کہ اسطرح گھبرا کر اٹھا
حضرت یوسف نے کہا مینے اس ساعت مین خواب دیکھا ہی کہ اوسکی غایت صعوبت سے خوف معلوم ہوا صورت واقعہ یہہ ہے کہ مینے دیکھا
کہ ایک بلند پہاڑ ہے کہ گرداگرد اوسکے آبہای روان اور سبزہای فراوان اور اشجار بسیار اور اثمار بے شمار اور انواع شقائق رنگین
اور اصناف شگوفہ و ریاحین سرسبز و شاداب ہین اور ناگاہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان پر سے اوترے ہین اور مجکو
سجدہ کرتے ہین حضرت یعقوبؑ نے جانا کہ وہ شگوفہ نتایج سریر دولت آسمان فرسای اسکا ہی کہ ایکدن چشمہای زلال اقبال اسکے
جویبار تمکین مین جاری ہونگے اور ریاحین بانبہت اسکے چمن اسعادت حالمین کہلینگے کہ ہر خطہ و بانسے ایک گل مراد شگفتہ اور
بیشک سریر دولت ابدپیوند پر وجود عزیز اسکا متمکن ہوگا — اور گیارہ سبط اسرائیل کہ کواکب آسمان جلالت اور نجوم سپہر رسالت
ہین اسکے آگے جبین تکانت زمین پر رکھینگے — اور آفتاب و مہتاب کہ عبارت دو شخص عالیمقدار اور وہ اصل نامدار سے ہین
اسباط کی ساتھ موافقت کرینگے لیکن حوادث ایام اور شوائب شہور و اعوام سے اندیشہ ناک ہوکر کہنے صورت واقعہ سے روبرو بہائی
کے منع فرمایا اسواسطے کہ جانتے تھے اگر اسکے بھائی معلوم کرینگے تو بنا بر اغوای شیطان اسکے اب مین کچھ مکر و خداعت ازروی حسد پیش
آوینگے قال عز من قائل یا بنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ان الشیطن للانسان عدو مبین یعنے کہا اسنے
چھوٹے بیٹے میرے مت بیان کیجو خواب اپنی کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے تیرے کچھ مکر تحقیق شیطان واسطے آدمیون
کے دشمن ہے ظاہر ہر گاہ کہ مراسم اس نصیحت سے فراغت حاصل کی حضرت یوسفؑ سے کہا ای فرزند ارجمند و کذالک یجتبیک

ربّک من تاویل الاحادیث ویتمّ نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما اتمّہا علی ابویک من قبل ابرہیم واسحٰق ان ربّک علیم حکیم یعنے اور اسیطرح برگزیدہ کریگا تجکو پروردگار تیرا اور سکھلاویگا تجکو تعبیر باتونکی اور پورا کریگا نعمت اپنی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوبؑ کی جیسا پورا کیا تہا اوسکو اوپر دو باپ تیرے پہلے اوس سے ابراہیم اور اسحاق کے تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جلد بخشندہ ہے نعمت قامت بالا کرامت تیرے کو بشرف خلعت اجتبا مشرف کرے اور اسرار الوہیت شعار کی محرمیت تجکو ارزانی فرماوے اور نعمت فیض موہبت تجہپر اور تیری اولاد پر فائض کرے تا آنکہ بمراتب بلند آیا واجداد کی پہنچا و بمقتضای مثل مشہور کہ جو بات ہونیوالی ہو منہ سے نکلی اور کوئہون جہپہی تہوڑی مدت نگذری کہ اس خواب بشارت کی خبر بہائیونکو پہنچی اور سب جمع ہوکر روبیل کے پاس کہ سائر اسباط یعقوبؑ مین امتیاز تمام بعقل و فراست رکہتا تہا لیگئے اور کہا پسر اجیل نے عجب خواب بنایا ہے کہ اوسکے سبب سے خاطر انور والد ماجد کو اپنی طرف بہت مائل کیا ہے روبیل کو سنکے اس حال سے تعجب ہوا کہا انی لا اری وجہہ وجہ الکذبین یعنے تحقیق نہین میں یکہتا ہین منہ اوسکا مونہہ جہوٹونکا سا اور لیکن چونکہ آثار جاہ و اقبال اوسکے ناصیہ حال سے ظاہر اور ہویدا ہین کیا عجب ہے کہ افضال ایزد متعال سے نہال سعادت و اجلال اوسکا جو بنا اعمال پر نشو و نما پکڑے اور بلال حال اوسکا سپہر کمال پر بدر تمام ہو وہی اکثر اخوان استماع سخن روبیل سے کہ اوسکو دانا تر اپنے سے جانتے تہے زیادہ تر مشوش اور مضطر ہوئے اور بحر تحیر اور تفکر مین غوطہ زن انجام اوس واقعہ کو شب و روز ہمکنان قلق و اضطرار رہے کہ بعد انقضای ایک سال سے پہر حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکہا کہ انگلیونکی پورون مین سے پانی ٹپکتا ہی اور بہا جاتا ہی جاکر بہائیونکے سر پر برستا ہی پس انہون نے اس واقعہ کو اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یہہ خواب دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ قحط ظاہر ہووے اور اسکا دریای پنج شاخہ بدست حسان کشت زار برادران تشنہ لب کو بفیض مکارم و امتنان سیراب کرے پہر حضرت نے اس خواب کو بھی اخفا مین مبالغہ فرمایا ولیکن بعد چند روز کے اوسکی بہی اطلاع بہائیونکو ہوگئی اور مزید اختصاص بنسبت انکے پدر مہربان کا مشاہدہ کیا اور انکا مادہ حسد اور رشک مستزاد ہوا اور بعضون نے اس باب حقد و عداوت مین یہہ بہی لکہا ہی کہ صحن بستانسرای یعقوبؑ مین ایک درخت تہا بہت بلند جب اللہ تعالی حضرت یعقوبؑ کو فرزند عطا فرماتا تہا تو ایک شاخ تازہ اوس درخت مین اوسیوقت اوگتی تہی اور اوس فرزند کی قد کی برابر بہر جاتی تہی جب وہ فرزند سن بلوغ کو پہونچتا تہا تو حضرت یعقوبؑ اوس شاخکو کاٹ کر اور اوسکا عصا بنا کر اوس فرزند کو دیتے تہے جب حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے تو وہ شاخ اوس درخت مین نہ پہوٹی ایک رات اکیلے حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ سے دعا کرو کہ خدا تعالی مجکو ایک عصا بہشت سے عنایت کرے

تا مجکو عہد جوانی سے بڑہاپے تک دستگیری کرتا رہی حضرت یعقوبؑ نے دعا کی اور حضرت جبرئیل حضرت یوسفؑ کیواسطے عصای سرسبز زبرجد کا بہشت سے لائے جب یوسفؑ کے بھائیون کا حسد اور زیادہ ہوا پھر آپسمین انہون نے مشورہ کیا ایک نے کہا اسکو مار ڈالنا چاہیے دوسرے نے کہا قتل نفس سے تصور اور خون ناحق گناہ عظیم ہے یہہ نکرنا چاہیے بلکہ اسکو ایکبیابان ہولناک مین چھوڑ دیجیے کہ باپ سے جدا ہوکر اپنی موت سے مرجاوی تیسرے نے کہا یہہ قتل سے بھی بدتر ہے بہتر یون ہے کہ اسکو یعجا کر ایک کنوئین مین کہ سرراہ ہووے اوسمین ڈالدیجیے کہ کوئی سوداگر آتا جاتا اسکو نکالکر کسی اور شہر مین لیجاوی القصہ سبنے اسپر اتفاق کیا اور حضرت یوسفؑ کو اس امر پر فریفتہ کیا کہ ایکبار ہمارے ساتھہ جنگل مین چلکر سیر اور تماشا کرے حضرت یوسفؑ نے کہا اگر باپ سے اجازت لیلو تو کیا مضائقہ سب جمع ہوکر حضرت یعقوبؑ پاس گئے اور کہا اندرون فضای صحرا خوب ہے اور ہوای موسم مرغوب اگر یوسف کو ہماری ساتھہ کردو تو یہہ بھی سیر اور تماشا کر آوے اور اسکا غنچہ دل کھلے حضرت یعقوبؑ نے کہا مین بے بہار گل رخسار یوسفؑ چون بلبل خزان دیدہ بیجان تمکو نمین چاہیے کہ آپ گلزار رہین ہو اور مجکو خار ہجر امین گرفتار کردو کہتے ہین کہ سبب جابت سئول فرزندان اسرائیل یہہ کہا کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک رات خواب دیکھا تھا کہ زمین وقتی ہے اور یوسف کو اپنی طرف بلا کر کہتی ہے کہ اشرف الظالمین تیرے پاس آوے تیرے بھائی بندے تجمہ ظلم کرینگے اور زمین اوسکو نگل گئی اور یوسفؑ ناپدید ہوگیا۔ الغرض ہرگاہ کہ حصول مقصود فرزندان یعقوبؑ میز تعویق مین پڑا طول اور محزون اپنے باپ کے پاس سے اگر ایک گوشہ مین محل مشورہ منعقد کیا اور تجویز مین انکے چلنے کی مکرر وقات سوچنے لگے کہ اس اثنا مین ابلیس لعین تلبیس کہ جسکی شان مین الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس واقع ہے بہ تبدیل ہیات اوس مقام پر بصورت ایک پیر مرد متبرک لباس زاہدانہ در بر و عصا عابدانہ بر دست تسبیح ہزار دانہ در دست وظیفہ خوان مثل مرد خدا پرست حاضر ہوا اور انکے ارادہ و دلالت اور کنکاش مصلحت کا باعث پوچھا پسران یعقوبؑ نے کہا ایک مدت سے کہ سررشتہ تدبیر ہمارا گم ہے کوئی تدبیر نہین بنتی کہ یوسفؑ کو نظر شفقت پدری سے گرادین یا باپکو پاس سے دور لیجاوین جتنا کہ ہم عرض کرتے ہین وہ برخلاف جواب دیتے ہین یعنے اب ہمی چاہتا تھا کہ اسکو صحرا مین لیجا کر کوئی تدبیر کرین باپ نے نہ مانا اور ہمارے ساتھہ جانے پر اصرار کیا شیطان نے کہا کہ سبب توقف اور درنگ یہی ہوا کہ تدبیر بموقعت اور بے محل سے ظہور مین آئی مصرع ہر چیز وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد۔ بہتر اور مستحسن اسطرح پر ہے کہ اتنا صبر کرو کہ ایام بہار اور موسم نظارت گلزار آجاوی جب باغ بہار ملو سیر اور تماشے پر ترغیب کرو اور لہو و لعب کو اوسکی نظر مین جلوہ دو تا وہ آپ اپنے باپ سے گلگشت کی درخواست کرے اوسوقت بیشک چہرۂ مطلوب پردۂ حجاب سے رخ دکھائیگا ان سبکو اسکی یہہ رائے مستحسن معلوم ہوئی چنانچہ اسکے استحسان عقل سلیم پر تحسین

و آفرین کی اور تحریک اس مقدمہ کی ملتوی بوقت رکھی اور جبکہ خسرو انجم اپنے بیت الشرف مین خرامان ہوا بہیات اجتماعی یوسفؑ کی پاس آئے اور کہا ای یوسفؑ ہمکو تجھسے محبت بہت ہے ہر وقت ہم تمنا نا مین چاہتے ہین کہ تو ہمارے پاس رہے اور ہم تیرے پاس رہین اور تمہارے اوپر ہمارے والدین اور تمہارے والدین کے حقوق ہین اور ہمکو یہ بات منظور نہین ہے کہ تو ہمسے جدا ہو اور ہم تجھسے جدا ہون اور دونون بیچ میں بجز صحرائی و لکستانی حضرت والد نے تمہارا جانب ہماری ہمراہی کی ندی تو ہمکو وہ تماشا دلچسپی سے گذرا اب اوس سے زیادہ کیفیت کا وقت آیا ہے یعنی گل خودرو دشت ہامون کہلاتا ہے اور ہر کوہ و کمر گلہای رنگا رنگ سے بسان گلشن خوش نما بنا ہوا دل نہین چاہتا کہ ہم ایسی تماشا گاہ مین تیری بغیر سیر و سیاحت کرین اور تجکو کنج خانہ مین کہ مثل زندان ہے چھوڑ جاوین اور فی الواقع جسکو کہ ہوای روح افزای موسم بہار اور نغمہ دلکش مرامیر اوتار سے سرور حاصل نہو چاہیے کہ وہ بیمار ہے محتاج معالج جیسا کہ حکمای سلف نے کہا ہے من لم یعجبہ الربیع و ازہارہ و المزامیر و اوتارہ فہو فاسد المزاج محتاج الی العلاج تو غرضکہ ایسے الفاظون اور فسانہ اپنے دم کرکے کہے کہ انکا دل بر اختیار راغب مائل اوس سیر گاہ کا ہوا اور یہ انکی رغبت پر راضی ہوئے مگر درصورت رخصت حضرت پدر عالی قدر چنانچہ ہمای فرخ ہو کر باتفاق یکدگر حضور حضرت یعقوب مین آئے اور عرض کیا کہ اب ہم دونون یوسفؑ کو بھی اجازت سیر گاہ دیجی کہ ہر بامداد بستان مانند گلزار ارم شاد و خرم ہے اور ہمارے رمیمی جانفزای خاطر مبارک قرین طمانینت کہین کہ دلجوئی اور طمانیت مین ہمسے بنسبت اس نور نظر انور کے اصلا قصور نہوگا آپنے یہ سنکر فرمایا کہ اول تو تجکو جدا نہی اوسکی ایکدم کی گوارا نہین اور دوسرے یہ خوف ہی کہ مبادا تم غفلت کرو اور اوسکو بھیڑیا کہا جاوے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے قالوا یا ابانا انا ذہبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعنا فاکلہ الذئب و ما انت بمؤمن لنا و لو کنا صادقین و جاءوا علی قمیصہ بدم کذب قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل و اللہ المستعان علی ما تصفون و قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ و اخاف ان یاکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون قالوا لئن اکلہ الذئب و نحن عصبۃ انا اذا لخاسرون یعنے کہا انہون نے اے باپ ہمارے کیا ہوا سطے تیرے کہ نہین یا امانت جانتا تو ہمکو اور یوسفؑ کو اور تحقیق ہم واسطے اوسکے البتہ خیر خواہ اور نیچ دے اوسکو ساتھ ہمارے کل تاکہ سیر کرے اور کھیلے اور ہم واسطے اوسکے البتہ حافظت کرنے والے ہین کہا تحقیق مین البتہ غمگین کرتا ہے مجکو یہہ کہ لیجاؤ تم اوسکو اور ڈرتا ہون مین یہہ کہ کہا جاوے اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے غافل ہو کہا اونہون نے اگر کہا جاوے اوسکو بھیڑیا اور ہم جماعت ہین زبردست تحقیق ہم اوس وقت زیان پانیوالون سے ہین اور بعضے اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ سبب اس اندیشہ کا یہہ تھا کہ ایک مرتبہ حضرت نے خواب مین دیکھا تھا کہ گویا آپ ایک قلعہ کوہ پر بیٹھے ہین اور یوسفؑ بطن وادی اور اوس پہاڑ کے دامن مین پھرتے ہین ناگاہ ایک گرگ کسیطرف سے نکلا اور اوسنے پر حملہ کیا اور جب حضرت نے معاینہ اس حال سے جو قصد پھاڑ ڈالنے کا اوسکی حفاظت کیواسطے کیا تو زمین شق ہوئی اور

یوسف اوسمین سما گئے باجملہ فرزندون نے آنکا ذکر خوف کرکے سنکر بیان کیا کہ گرگ تیز دندانکو کیا قدرت کہ حریم شیر زیان مین قدم رکھو اور سگ زشت خصلت کو کہان تاب و طاقت کہ سامنے پلنگ منزلت کے آوے پھر جو قبیل و قال انکی دراز ہوئی یوسف بھی آئی اور اجازت کیواسطے مصر ہوئے اور رخصت مدینے سے حضرت کرونی لگے پیر کنعانکو رونا اوس نوجوانکا گوارا نہوا اور چارونا چار اجازت بخشی اور رضا بقضا کرکے کہا کہ یوسف کا سر و تن دھوؤ اور نئے کپڑے پہناؤ اور خوشبو سے معطر کرو اور وہ پیراہن کہ حضرت جبرئیل حضرت ابراہیم کیواسطے آتش نمرود یکے بیچ مین ڈالنے کو وقت لائے تھے اور حضرت یعقوب کو میراث مین پہنچا تھا تعویذ کرکے بازو پر باندہا اور عمامہ اسحاق سر پر رکھا اور ردای شیث وصی اور ہائی اور نعلین آدم صفی اللہ پہنائی اور عصای یحیی ہاتھ مین دیا اور آپ کنعان کی دروازے تک اپنے سب فرزندونکے ساتھ آئے اور حضرت یوسف کو نعلین لیکر وداع کیا اور ایک روایت مین ہے کہ قریب در شہر کنعان ایک درخت تہا بلند کہ زیر سایہ اوسکے ملاقات و داعی احباب مرسوم تہی وہان تک حضرت تشریف لیگئے اور کہا ای یوسف تیرے جانیسے مجکو نہایت غم و اندوہ ہوتا ہے نہین معلوم کہ آخر کار کیا ہوگا مجکو بہول سنجانا مین تجکو نہین بہولونگا اگر پھر فرزندونسے حضرت یوسف کی محافظت کیواسطے مبالغہ سے کہا اور بالخصوص یہودا کو فرمایا کہ تجکو اسی سپرد کیا بہت محافظت مین کوشش کرنا اور فرط محبت سے پھر حضرت یوسف کو بغلگیر کیا اور کہا تا یہ مدت مفارقت زیادہ اوس سے کہ خیال مین ہے ہووے تجکو واجب ہے کہ بورہی باپکو فراموش نکرنا کہ مین بہی نہین بہولونگا اور جبتک مجہمہ پر ندیکھی سی اور کو دیکھکر نہ ہنسنا کہ مین بہی یونہی دیدار گل خسار تیرے کیاصلا تبسم آشنا نکرونگا اور بعد اس کہنے کے کہ آپکو رقت ہوئی پھر گلے لگا کر رخصت کیا اور صاحب روضۃ الصفا لکہتا ہے کہ از روے اخبار صحیحہ ثابت ہی کہ سبب درازی مدت مہاجرت حضرت یوسف یہی بات ہوئی تہی کہ حضرت یعقوب سے بوقت وداع نکلی تہی کہ انہون نے حالت اضطرار مین یہودا کو سپرد کیا اور خوف انکو گرگ کا غالب ہوا اور ترس خدای غالب کو اوسوقت فراموش کیا چنانچہ باریتعالی نے از روی وحی ارشاد کیا کہ آلم تر ای لم تفرقت بینک و بین یوسف قال الا قفال اللہ تعالی لا لانک خفت الذئب و لم تخف منی و نظرت الی غفلۃ اخویہ و لم تنظر الی رعایتی و اخترت حافظتی لہ علی حفظی لہ بہرحال انکی رہائی حضرت یوسف کو لیکر روانہ ہوئے کوئی اپنے کاندہے پر بٹہاتا تہا اور کوئی اپنے سر پر سوار کرتا تہا اور حضرت یعقوب انکی طرف دیکہتے تہے اور شوق لقای فرزند ارجمند سے روتے تہے جبکہ یہ حضرت کی نظر سے غائب ہوئے اور کنعان کی سرحد سے باہر گئے حضرت یوسف کو زمین پر گرادیا اور ظلم اور زیادتی کرنی شروع کی اور کہا وہ گیارہ ستارے کہان ہے کہ جنہون نے تجکو سجدہ کیا تہا اب چاہیے کہ ہمارے ہاتھ سے چھڑاوین حضرت یوسف روتے تہے اور ہر ایک انمین سے برا کہتا تہا اور زاری و فغان انکی کچھ فائدہ نہ کرتا تہا آنکہ

کنعان سے تین فرسخ دور ایک کنوئین پر پہنچے کہ وہ حوالی بیت المقدس اردن مین واقع تہا کہ اعمال سام بن نوحؑ کا بنایا ہوا مشہور ہے جب الاحبار اوپر سے تنگ اور نیچے سے چوڑا اور ستر گز کا یا زیادہ عمق اوسکا اور پانی شور تہا وہان حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتہ باندہ کر اور ایک رسی مضبوط کمر مین ڈالکر اس حالیجاہ کو بحال تباہ اوس چاہ مین لٹکانیکا قصد کیا انہون نے پہلے منت و سماجت سب بہائیون سے کی جب کسیسے نہ سنی تو دامن یہودا کا پکڑا اور کہا کہ باپ نے تمکو سونپا تہا میری ہلاک کا رونہ سہی اوسکو کیا جواب دوگے یہ متاثر ہوا اور غضبناک ہوکر کہا کہ تا حیات میرے کوئی مقدور تیرے قتل کا کرنے نہین پا نیکا یہ حال اسکا اور بہائی دیکہکر گہبرائے اور اس سے کہا اگر یوسف پدر بزرگوار پاس پہنچا تو افشای راز ہوگا اور سبکو واسطے برا ہوگا ہم سبکی صلاح یہی ہے کہ چاہ مین زندہ گرا دیوین پہر یہ بہی نظر بحال اور مآل اندیشی راضی ہوا اور انکا پکڑکر اوسمین ڈالدیا اور پیراہن بہی انکے بدنمین پہچوڑا اوسوقت یکسی مین فرمان حضرت ملک المنان بطائر آشیان صدرۃ المنتہی صادر ہوا کہ اوری عبدی یعنے لینا میرے کو اور تہا سنبہالیو اوسین کہ کنوئین مین گرنے پاوے حضرت جبرئیلؑ امین بحکم حضرت رب العالمین اوسیوقت پہنچے اور حضرت یوسفؑ کو اپنے پرون پر لیا اور ایک صخرہ یعنے ایک پتہر پر بٹہا دیا۔ بحر المواج مین لکہا ہے کہ اوس کنوئین کا پانی کہاری اور تیز تہا جب حضرت یوسفؑ اوسمین گئے تو صاف اور میٹہا ہوگیا اور کنوئین کے جانور موذی مثل مچہر وغیرہ کہ آنے پیغمبر کیسی آگاہ ہوئے اپنے سوراخون مین سے نہ نکل سکے الا سانپ کہ اسنے حضرت یوسفؑ پر حملہ کیا اور حضرت جبرئیلؑ نے اسپر ایک آواز ماری کہ یہ بہرا ہوگیا اور تا قیامت اسکی نسل مین بہرا پن رہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک نیزہ اوس کنوئین مین پانی چڑہ آیا اور اوسمین ایک پتہر ہضرات حق تعالی وہ پتہر پانی پر تیرآیا اور حضرت یوسفؑ اوسپر بیٹہ گئے اور حضرت جبرئیلؑ نے وہ پیراہن کہ تعویذ کیا ہوا بازو پر بندہا ہوا تہا کہولکر پہنا دیا اور کہانا پینا بہشت سے لاکر حضرت یوسفؑ کے آگے رکہا اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ غمگین اور اندوہناک نہونا تجکو یہانسے جلد نکالکر مسند جاہ پر بٹہاتا ہون اور تیرے بہائیونکو تیرا حاجتمند کرتا ہون انکو اس پیام طمانینت انجام سے کمال سرور ہوا جیسا کلام الہی مین تصریح ارشاد کیا ہے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ یعنے پس جب لیگئے اوسکو اور مقرر کیا یہ کہ کردین اوسکو بیچ گہراؤ کنوئین کے اور وحی بہیجی ہمنے طرف اوسکے کہ البتہ خبر دیگا تو سانہہ کام انکے اور وہ نہین سمجہتے ہونگے۔ بحر المواج مین لکہا ہے کہ وحی حضرت یوسفؑ پر بہی لڑکپن کی عمر مین آئی جیسے کہ حضرت عیسے علیہ السلام اور حضرت یحیی علیہ السلام پر حالت کودک مین وحی آئی تہی۔ کہتے ہین کہ اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام بارہ برس کے تہے یا سترہ اٹہارہ برس کے تہے اور اوس زمانی مین

اتنی عمر تک لڑکپن ہوتا تھا اور تیس برس یا چالیس برس سے پہلے بلوغ حاصل نہوتا تھا اور روایت معتبر ہے کہ انکی بھائی بعد ڈالنے کوئین کی اوسپر ایک سنگ گران ڈھانپ گئے تھے اور ایک جاسوس کو سر چاہ بٹھا گئے تھے تاکہ اگر کوئی قافلہ ادھر گذرے اور شاید بضرورت آب اس چاہ کا سندہ کھولے تو اوسوقت وہ نگہبان موت اور زندگی کی خبر پہنچا دے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ پھر بھائیون نے ایک بکریکا بچہ مار کر اوسکے لہو مین حضرت یوسف ع کا پیراہن آلودہ کیا اور نوحہ کنان اپنے باپکے پاس آئے اور کہا کہ ہم بکرے اور دنبی کی گلہ مین گئے تھے اور یوسف تمہارا رکھیا تھا اوسکو بھیڑیا آنکر کھا گیا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ بات سنی اور دیکھا کہ پیراہن لہو سے بھرا ہوا ہے لیکن پھٹا ہوا نہین ہے اپنے فرزندون سے کہا کہ اس خونین یوسف کی بو نہین آتی اور وہ عجب بھیڑیا تھا کہ اوسنے یوسف کو کھا لیا اور پیراہن نہ پھٹا اسمین تمہاری شرارت معلوم ہوتی ہی اگر تم سچے ہو تو اوس بھیڑیے کو لے آؤ یہ جنگل مین جاکر اور ایک بھیڑیے کو پکڑ کر اور اوسکا منہ خون مین آلودہ کر کر اپنے باپکے آگے لے آئے اور کہا یہ وہ بھیڑیا موجود ہے حضرت یعقوب نے کہا ای بھیڑیے تو نے میرے فرزند دلبند کو کسواسطے کھایا بھیڑیے نے بحکم خداوند بزرگ گویا ہو کر بزبان فصیح کہا السلام علیک یا نبی اللہ نعوذ باللہ کہ مجھسے یہ فعل قبیح صادر ہوا ہو مجھکو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے مجھکو پیغمبر کیا مینے یوسف کو نہین کھایا کسواسطے کہ گوشت اور پوست پیغمبرون کا ہم درندون پر حرام ہی بلکہ کہتے ہین کہ خاک پر بھی حرام ہے کہ گوشت انکا کھاوے - چنانچہ مرنیکے بعد بدن نبیونکا بدستور اپنے حال پر رہتا ہے مطلق خاک اوسکو نہین کھاتی اور بحر الموالج مین لکھا ہی کہ اوس بھیڑیے نے کہا ہم تیرے کو سپندہ نکی ہی نزدیک نہین ہے تیرے فرزند کی کیا کینونکر ہے اور صاحب تکملۃ اللطائف لکھتا ہی کہ جب وہ گرگ حضرت یعقوب سے رخصت ہو کر چلا تو ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر پکارا کہ ای بنی آدم جنس میرے اگر فرزند یعقوب کا تمنے قصد ہلاک کا کیا ہے تو کمال تاسف ہی تمہارے حال پر اور اگر تم اس خیانت اور گناہ سے پاک ہو تو چاہیے کہ جلد بارگاہ یعقوبی مین حاضر ہو کر عذرداری کرو تا ساحت احوال تمہارا اس جریمہ سے پاک ہو اور راوی کہتا ہے کہ ہزارون گرگ اطراف وجوانب سے گرد اگرد خانہ یعقوب ع کو جمع ہوئے اور فریاد و زاری کرنے لگے حضرت باہر آئے سب نے سر ارادت زمین استکانت پر رکھا اور اون بے زبانون نے بزبان حال عرض کیا حاشا و کلا ہمارے بنی نوع مین سے کوئی مرتکب آزار تمہارے فرزند دلبند کا نہین ہوا اور ظاہر ہے کہ حیات ہماری برکت وجود باجود تمہارے ہے اور معاش ہماری وابستہ انعام وجود تمہارے ہے حضرت یعقوب خفا ہوئے اور اپنے فرزندون سے کہا سناتے نہ تھے کہ گرگ وہ بھیڑیا کیا کہتا ہی پھر شدت اندوہ سے نالہ کنان جنگل مین آئے اور فریاد کی یا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَيَا ثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فِيْ اَیِّ بِیْرٍ طَرَحْتُكَ

اَوْ فِیْ اَیِّ بَحْرٍ غَرَّقُوْکَ اَوْ بِاَیِّ سَیْفٍ قَتَلُوْکَ وَ بِاَیِّ اَرْضٍ دَفَنُوْکَ یعنے ای میری آنکھ کی پتلی اور ای میوی میرے دل کے کونسے
کوئین مین تجکو ڈالا یا کون سے دریا مین تجکو غرق کیا یا کونسی تلوار سے تجکو قتل کیا اور کس زمین مین دفن کیا تجکو مین نہین جانتا
کہ تیرا کیا حال ہے اور کہتے ہین کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر بخشے اور تین عقدے حل کیے - ایک یہہ کہ پیراہن یوسف
علیہ السلام درست تہا اوسکے درست ہونے نے خبر دیدگی یوسفؑ کی نادرست کی - دوسرے یہہ کہ وہ پیراہن کہ زینخا نے نشست
سے پہاڑ ڈالا تہا اوسنے حضرت یوسفؑ کی پاکی ظاہر کی تیسرے یہہ کہ وہ پیراہن بشیر لایا تہا اوسنے حضرت یوسفؑ کی حیات کی
خبر دی اور حضرت یعقوبؑ کی منہ پر ڈالنے سے آنکہین کہل گئین پہر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا مینے اس امر کو خدا پر رکہا اب
صبر کی درخواست کرتا ہون پہر رات دن رویا کیے تا انکہ اندہے ہوگئے اور اپنے فرزندون کیطرف سے غضب مین بہرے رہتے تہے
لیکن ظاہر کرتے تہے اور گریہ وزاری مین رہتے تہے لیکن ظاہر کرتے تہے - منقول ہے کہ ایک دن اثنای اس جمع فزع مین حضرت جبرئیلؑ
امین نازل ہوئے اور کہا یا نبی اللہ تمہارے افراط حزن و اندوہ سے مقربان ملاء اعلی گریہ کرتے ہین اور پاکان مواقف عشق و
ہین برآمد مقاصد جمیع منحصر ہے استقبال کام نہین آتا آپ نے کہا ای برادر جبل المتین صبر و شکیبائی پکڑتا ہون اور اجر اوسکا کریم کا یا
سے مانگتا ہون فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ بعد چند روز کے پہر حضرت جبرئیلؑ حضرت یعقوبؑ کی پاس آئے اور
انہون نے کہا ای جبرئیل مجکو یوسفؑ کی خبر دی حضرت جبرئیل نے کہا تمنے یوسفؑ کو اپنے فرزندون کو سپرد کیا تہا نہ خدا کو اونہین سے
پوچہو اور تفسیر مدارک التنزیل اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ سبب حضرت یوسفؑ کی جدا ہونیکا حضرت یعقوب سے یہہ تہا کہ ایکدن انہون
نے مہمانی کی تہی اور ایک فقیر نے کہانا مانگا تہا اور یہہ اوس سے غافل رہے اور اوسنے کہانا نپایا حق تعالی نے فرمایا جیسے تو نے
اوس درویش فراموش کو اوسکی آرزو سے باز رکہا مینے تجکو تیری آرزو سے باز رکہا اگر اوسکو کہانا ملتا تو وہ اوسکی قوت سے چالیس
دن میری عبادت کرتا اب چالیس برس تک تجکو غم و اندوہ مین گرفتار رکہونگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک لونڈی
مع فرزند اوسکے خریدی تہی اور اوسکے بچہ کو اوس سے جدا کرکے بیچ ڈالا تہا اوسکا دل آتش فراق فرزند مین جلا کیا اور وہ اپنے
فرزند کی جدائی مین جب تک جیتی رہی رویا کی اور روتی روتے اندہی ہوگئی - اس سبب سے حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کا فراق دکہایا
اور انکو بکوایا اور انکو رونے سے اندہا کیا - اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب نے ایک دنبی کا بچہ ذبح کیا تہا اور وہ دنبی اپنے بچے کے
فراق مین رویا کی سبب شومی اس کام کی حضرت یعقوبؑ کو فراق حضرت یوسفؑ حاصل ہوا - اوسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا خداوندا
جو کچہ مینے کیا غفلت سے کیا قصداً نہین کیا - فرمان آیا کہ اگر بقصد ہوتا تو احوال تیرا اس سے بدتر ہوتا **فصل دوسری**

باہر نکلنا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین مین سے اور عاشق ہونا زلیخا کا جمال عدیم المثال انکے پر اور خریدنا عزیز مصر کا مالک سے اور سوے اسکے قولہ تعالی وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ یعنے اور آیا قافلہ پس بھیجا انہون نے آگے چلنے والے اپنے کو پس لٹکایا اوسنے ڈول اپنا مفسرونکو اختلاف ہے اس امر مین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی مدت کنوئین مین رہے بعضے کہتے ہین ایکرات دن اور بعضون کا قول ہے تین رات دن اور بعضے کہتے ہین سات رات دن القصہ ایک سوداگر مدین سے مصر کو جاتا تھا اور راہ بھول گیا تھا ناگاہ اوس کوئین پر پہونچا اور وہان منزل کی مالک بن رعتر خزاعی کہ کاروان سالار تھا اوسنے دو غلام پانی لانے کے واسطے بھیجے کہ ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا بشرے تھا بشیر نے سر چاہ پر جاکر ڈول پانیکے لیے اوس کوئین مین ڈالا حضرت یوسف نے کہ سوے اخذ کے توسل نہ کرتے تھے یا بخوف اس باتکے کہ مبادا بھائیون نے میرے امتحان حیات وممات کے لیے ڈالا ہو اور بعد نکلنے کی محکوم مالک کرین اوس ڈول کو نہ پکڑا حضرت جبرئیل نے کہا امر خدا قبول کر اور اس ڈول کو پکڑ لے حضرت یوسف نے اوسکو پکڑ لیا اور اوسمین بیٹھ گئے معالم مین لکھا ہے کہ کوئین کی دیوارین حضرت یوسف کی فراق مین رونے لگین اور انیس المریدین مین لکھا ہے کہ بشیر ڈول کھینچنے مین حیران ہوا کہ بوجہ کی سبب کھینچ نہ سکا اندر کوئین مین جھانک کر دیکھا اور اوس ماہ منیر کو دلو مین مشاہدہ کیا قال یا بشری ہذا غلام یعنے کہا اے مژدہ وشادمانی کہ یہ لڑکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بشری اوسکے یار کا نام تھا اوسکو اعانت کے لیے طلب کیا اور کہا ہذا غلام یعنے یہ ایک لڑکا ہے اوسنے ڈول کو بوجہل کر دیا ہے پس بشیر اور بشری نے حضرت یوسف کو کوئین مین سے نکالا جب انکو ساتھ اس صورت زلارک کے دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے فرشتہ ہے یا پری یا آدمی کہا مین آدمی ہون کہتے ہین کہ حضرت یوسف کی بہائی تفحص کرتے تھے کہ دیکھیے انجام کار کیا ہوتا ہے جب انکو اوس جاسوس متعینہ نے جلد جاکر خبر انکے زندہ نکلنے کی پہونچائی تو بیشتاب وہان گئی اور مالک کاروان سے کہا کہ یہ غلام ہمارا ہے لیکن گریز پائی یعنے بھاگ جاتا ہے ہمارے خوف ڈر سے اسنے اپنے تئین کوئین مین گرا دیا ہم چاہتے ہین کہ اسکو جس قیمت کی ساتھ کوئی لے بیچ ڈالین اور زیادہ قیمت کی خواہش نکرین حضرت یوسف نے چاہا کہ اپنا حال کمدین انکے بہائیون نے پوشیدہ زبان عبرانی مین کہا جو کچھ کہ ہم کہتے ہین اگر تو کچھ بھی اسکے برخلاف کہیگا تو تجکو اس سے لیکر اور دور لیجا کر مار ڈالینگے حضرت یوسف علیہ السلام خاموش ہوئے مالک نے انکی طلاقت زبان اور حضرت یوسف کی خاموشی سے بہائیونکو سچا سمجھا اور معتبر جب انسے تصدیق چاہی تو انہون نے کہا واقعی مین بندہ ہون اور اپنے گناہون سے شرمندہ اوسوقت سوداگر نے کہا جتنا مال میرے پاس تھا سب کا بیچنے اسباب خرید لیا ہے چند درم کھوٹی باقی رہگئے ہین الغرض سترہ یا اٹھارہ یا اونیس یا بیس درم مصر یکہ دو درم مصر کے برابر ایک درم کنعانی کے ہوتے ہین حضرت یوسف کو بیچ ڈالا اور بیع نامہ اوسنے

اونسے کہلیا مگر شمعون نے یہ شرط کی کہ جب تک مصر مین نجاؤ اسکو قید سے مخلصی نہ دینا اور لکھا ہی کہ انکو پابزنجیر کیا اور ایک اونٹ پر بٹھایا انہون نے کہا کہ مین ملاقات آخری اُنسے کرلون مالک نے تعجب سے کہا کہ انکو تجھپر شفقت نہین تو کیون رغبت کرتا ہی انہون نے کہا کہ انکا حق میرے ذمہ ہے اونسے اجازت دوبارہ ملنے کی دی اور اوس حال مین یہ روتے ہوئے آئے اور رخصت چاہی انمین سے کسیسے مطلق رحم نکیا اور روایت ہے کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے وہ درم لیے اور پھرلون درمونکو زمین مین پھینک دیا اور کہا درم ہمکو مطلوب نہی مقصود ہمارا یوسفؑ کو باپ سے جدا کرنا اور دور پھینکنا تہا سو حاصل ہوا اور تفسیر وہاب علیمین لکھا ہے کہ وہ ستہ درم تہے ہر ایک بھائی نے لیے اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے کہ یہودا نے کچھ نہ لیا تفسیر معالم التنزیل مین وارد ہے کہ بقول ابن عباس اور مسعود اور قتادہ رضی اللہ عنہم وہ بیس درم تہے اور بقول مجاہد بائیس اور بقول عکرمہ چالیس واللہ تعالی اعلم اور بحر المواج مین لکھا ہے سبب غلام ہونے یوسف علیہ السلام کا یہ تہا کہ ایکدن انہون نے آئینہ مین اپنی شکل دیکھی اور کہا اگر مین غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت دیکر نہ خرید سکتا حق تعالی نے فرمایا تو نے اپنی صورت دیکھکر مصور کا تو شکر نہ ادا کیا اپنی قیمت مین آپ ہی مغرور ہوا تیرے تئین غلام بنا کر تیری قیمت تجکو دکہا دیتا ہون اور بعضے کہتے ہین کہ خواستۂ خدا یوہین تہا کہ تا بادشاہ مصر ہووے اور حال غلام ہونے سے آگاہ رہے کہ جب اسکے پاس غلام ہووین تو اونکی یہ قدر پہچانے — القصہ قصص مین لکہا ہی کہ جب سوداگر وہان سے روانہ ہوئے اثنائے راہ مین یوسفؑ کی ماکی قبر تہی یہ دیکہکر اونٹ پر سے کود پڑے اور اوس قبر سے لپٹ کر گریہ وزاری کرنے لگے اور کہتے تہے کہ یوسفؑ کو بہائیون نے آوارہ اور اسیر اور بیچارہ کیا اور خدمت پدر اور زیارت قبر مادر سے دور اور وطن اور کنبی سے مہجور اور غربت و ناکامی مین گرفتار کیا اور کاروان کا قافلہ آگے چلا گیا ایک شخص اوس قافلہ مین سے پیچہے رہگیا تہا جب وہان پہونچا وہ غلام کہ حفاظت مین اسکے مامور تہا اونسے حضرت یوسفؑ علیہ السلام کو دیکہکر کہا اسی غلام تو جیسا سنا تہا ویسا ہی نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ حقیقت مین گریز پا ہی اونہون نے تجکو خوب کیا کہ بیچدیا اور وہ سچ کہتے تہے اور اوس بدبخت نے ایک طمانچہ سخت حضرت یوسفؑ کے مارا کہ انکی آنکہ مین انہیر آگیا کہا خداوندا تو دانا اور بینا اور ظاہر و باطن جانتا ہے کہ یوسفؑ مظلوم پر کیا گذرتی ہے تا آنکہ وہ شخص حضرت یوسفؑ کو لیکر قافلہ مین پہونچا کہ فی الحال ایک ہوا خشمناک اور ابر سیاہ اور چمکنا اور گرجنا صاعقہ اور بادل کا پیدا ہوا — کاروانیون نے جب یہ حال دیکہا کمال خوف مین آئے کہ مبادا ہلاک ہو جاوین کہا دیکہو اور دریافت کرو کہ کسنے تازہ گناہ کیا ہے کہ یہ عقوبت پر صعوبت اوسکے سبب سے نظر آتی ہے — جس شخص نے کہ حضرت یوسفؑ سے بدی کی تہی کہا بیشک اس غلام کو ایک طمانچہ مارا تہا اسنے آسمان کیطرف منہ اوٹہا کر اوسوقت اپنی ہونٹہ ہلائی تہے اوسی ساعت مین یہ حال ظاہر ہوا اہل کاروان جمع ہوکر حضرت یوسفؑ کی پاس آئے اور عذر خواہی کی حضرت یوسفؑ نے معاف کیا اور انتقام سے درگذرے اور یہ بلا انسے دفع ہوئی مالک نے جب انکی یہ کرامت مشاہدہ کی غلام کا ہاتہ پکڑکر حضرت یوسفؑ کی پاس لایا اور درخواست کی کہ اپنے قصاص پر اسکو حضرت تا دیے

فرماوین حضرت یوسفؑ نے کہا یہ کیا بات ہے ہم اہل حیا سے ہین غماز نہین ہین اور جزای بدکردار ونمین سوای عفو کے کچھ نہین جانتی الغرض
کہ اوس غلام کے گناہ سی درگذرے اور تلم عفو ونسیان اوسکے جریدہ عصیان پر کھینچا اور بعد ظہور اس خارق عادت کے حضرت کی پاؤنمین سے بیڑیان
نکالڈالین اور بعین تعظیم اور چشم احترام انکی طرف دیکھنے لگی القصہ جب بصر کیطرف روانہ ہوئی تو بعد قطع منازل نواحی مصر مین پہونچی اور ایک مقام
پاکیزہ دیکھکر قریب ایک چشمۂ آب صاف کے اوترے اور تعب سفر سی کہ آئینہ جمال بے مثال یوسفؑ آلودہ زنگار غبار تہا مالک نے انکو کہا تم اپنے
نہاؤ اور گرد کدورت راہ دور کرو پس جب حضرت یوسفؑ اوس چشمہ پر رونق آرا ہوے حضرت جبرئیل امین نے بفرمان حضرت رب العالمین قبہ آدم
صفی کہ قبل از وقوع ذلت حوا کی سامنہ اوسمین سے کنارہ چشمہ پر نصب کیا تا بدن ہمایون نظر اغیار سے مصون اور آفت عین الکمال سے
مامون رہے صاحب عین المعانی کہتا ہے کہ جب حضرت یوسفؑ بہت دیر تک اوس غسل خانہ مین رہے مالک نے کئی شخص بھیجے تا اوس منبع سعادت
وکرامت کی خبر لاوین کہ کیون اتنی دیر تک نہاتے ہین انہون نے جبکہ لب چشمہ پر اونکو نہ دیکہا تو اطراف صحرا مین متفرق ہوے ہر چند کہ حضرتکو
تلاش کیا بسبب محتجب اور مستتر ہونے قبہ عزت اور حجاب عصمت اوسکے ابو الہشیم انکا کہین نشان نپایا اور انکی گمگشتگی سے مالک کو آگاہ
کیا وہ نہایت متردد ہوا کہ اس اثنا مین ناگاہ ایک طرف سی قافلہ والون نے دیکہا کہ حضرت یوسفؑ ساتہ اس صورت اور ہیات کہ گزشتہ
اولی الابصار مشاہدہ خورشید رخسار انکی سے خیرگی اور جمال ماہ پر انوار سے تیرگی کرتا تہا خرامان خرامان جلوہ افروز ہوئی مالک نے دیکہا اور کہا
اسی یوسفؑ تو کنعان تہا کہ ہر چند مہینے تکلو بیشتر طلب کیا کہتے پایا انہون نے بہدایت خردخوردہ شناس جواب دیا کہ چشمہ خور کو کون نہیں پہچانتا
القصہ جبکہ بعد انکے قافلہ مین ملحق ہوئے اہل کاروان اوس مقام سے متوجہ شہر ہوئی اور اول سے کہ آوازہ جمال باکمال اوس مہ منیر کا آوازہ
گوش عالم ہوا تہا تمامی پیر وجوان ہمکنان ہی مصر تماشاے جمال اور تمنائے وصال اوس جان جہان کے بطریق استقبال آئے صاحب روضۃ الاحباب
لکہتا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے جمال عالم آرائی یوسفؑ کو ایسا نور وضیا عطا فرمایا تہا کہ اوسکی تابش مسافت ایک فرسخ پر پہونچتی تہی
اتفاقا اوسدن آسمان پر ابر غلیظ محیط تہا اور مہر جہانتاب نے پس سحاب چہپ گیا تہا جبکہ چہرۂ تابان یوسفؑ زیر حجاب نقاب ساطع اور
لامع ہوا جہان کو مانند ضمیر ارباب صفا اور گیاست ذکا روشن اور منور کیا اور حدیث حسن یوسف ملک مصر مین منتشر اور ملک عصر کو
اس صورت سی خبر ہوئی دل اشتاق اشتیاق مقدم ہمایون انکی مین بیتاب ہوا اور بادشاہ مصر نے بہی کہ ملقب بہ فرعون اور موسوم بہ قطفیر
یا اطفیر تہا امیر عمال اور امین اعمال یعنی وزیر اعظم اور دستور معظم کہ اوسکو عزیز مصر کہتے تہی انکی خریداری کے واسطے بہیجا بعد ازانکہ قافلہ مین پہونچے
اور حکایت بیع وشرا درمیان مین آئی مالک نے کہا اتنا صبر کرو کہ شہر مین پہونچکر دو تین دن رنج ومحنت راہ سی آسودہ ہو وین پہر جو
فرمایا مجاب الاذعان عمل مین آویگا عزیز نے یہ امر قبول کیا اور انکو بحشمت تمام دسوین ماہ محرم کو مصر مین لایا بعد انقضای ایام ثلثہ موافق

قاعدہ ستجاران مصر ایک کوس نصب کیا اور یوسفؑ کو اوسپر بٹھایا اور منادی نے ندا کرنی شروع کی کہ من یشتری ہذا الغلام الکسیب من یشتری ہذا الغلام الکسیب من یشتری ہذا الغلام الکسیب یعنی کون خریدتا ہی اس غلام عالی حسب کو یا کون خریدتا ہی اس غلام دانشور کو حضرت یوسفؑ نے کہا یون نکہو بلکہ یون کہو کہ من یشتری ہذا الغلام الکسیب من یشتری ہذا الغلام الغریب یعنے کون خریدتا ہی اس غلام غریب و بیکس کو کون خریدتا ہی اس غلام مسافر کو اور ساعت بساعت خریدار زیادہ ہوتے تھے اور شتری لحظ بلحظ قیمت اوس دریکتای گران بہا کی برہاتے تھے صدیق نے جب یہ حال مشاہدہ کیا اندوہ و ملال انکی خاطر پر چندان مستولی ہوا کہ طاقت صبر و شکیبائی نرہی اور بے اختیار رونی لگے اوسوقت طائر سدرۃ المنتہے جبرئیل امین نے فرمان حضرت رب العالمین ہو پہنچایا کہ ای یوسفؑ غمگین اور دلتنگ مت ہو سوگند بعزت و جلال خود کہ تجکو شہر سے باہر لیجاؤنگا تا آنکہ داغ عبودیت و فرمان ناصیہ حال اس قوم پر کہ اب تجکو دیکھنے آئے ہین اور تیری خریداری کرتے ہین نرکھونگا اس پیام روح فزا کے سنے سے انکو تسکین ہوئی جب پھر منادی نے ندا کی انہون نے آہستہ سے اوسی کہا کہ یہ کہو من یشتری صدیق اللہ بن اسرائیل اللہ بن خلیل اللہ یا لک نے جو قریب تہا اوسنے پوچہا کہ معنی اسکے کیا ہین انہون نے اوسکی زبان مین سمجہایا کہ نسب ہے اس بندۂ اسیر کا تقصیر کار وہ حیران ہوا اور تنہا انکو لیجا کر کہا کہ تمنے اس حال سے اول مجکو مطلع کیون نکیا کہ تمکو عرصہ مین نلاتا اب کیا کرون سخت پریشان ہون اگر عذر کرون تو حرف ہے میری زندگی پر اور آبرو اسی جاتی رہیگی حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو کہ رضا بقضای دنیا اور غیر کے واسطے آپ تکلیف اوٹھانا ہماری عادات سے ہے ولیکن وہ قبالۃ البیع کہ تمنے بوقت خریدنے کے بہائیون سے لکھوالیا ہی وہ میرے حوالہ کردینا کبھی بوقت حجت و انکار اونکے واسطے الزام کے کام آوے مالک نے فی الفور سپرد کیا آپ نے فرمایا کہ اب جو تمہارے نزدیک مناسب ہو عمل مین لاؤ چنانچہ پھرا اونکو مجمع خریداروں مین لایا اوسوقت عزیز مصر حسب الحکم اپنے بادشاہ کے دہان پہونچا اور مالک سے وفای وعدہ کا خواستگار ہوا اور اوسیوقت حضرت یوسفؑ کو ہمراہ اپنے لیکر روانہ ہوا جبکہ خبر انکی آنے کی بادشاہ کو پہونچی اور تعریف انکے حسن کی بدرجۂ کمال سنی اسکو غیرت دامنگیر ہوئی حکم دیا کہ جسوقت وہ غلام یہان حاضر ہووے تمام خوبان و ہر اور نازنینان شہر لباسہای نفیس پہنکر یہان جمع ہووین اور اوسکے ساتہ مقابلہ کرین اس تقریب سے گرمی بازار اوسکی سرد ہووے چنانچہ بوقت انکی حضور کے تمام پری پیکران خوش اندام اور خوبرویان دلارام حاضر ہوئے اور مالک حضرت یوسفؑ کو آراستہ کرکے سامنے لایا اور مصریون نے جمال بے مثال اوس شاہ خوبانکو دیکہا شور و خروش امین ظاہر اور ہویدا ہوا اور حیران مشدر رہگئے اور سب خوبصورت اور خوبرو منفعل اور شرمندہ ہوئے پہر منادی نے آواز دی کہ کون اس غلام ظریف لطیف نیک روی خوشخوی خردمند دلبند کو خریدتا ہی چنانچہ مصریون نے موافق حوصلہ اور لیاقت اور طاقت اپنی کے ہوس خریداری کی کہتے ہین کہ پہلے ایک شخص ہزار دینار کا خریدار ہوا

پہر اور خریدارون نے لاکھہ دینار تک قیمت پہونچائی پہر ایک اور نے بقدر وزن حضرت یوسفؑ مشک زیادہ کیا پہر ایک اور نے حضرت یوسفؑ کے وزن کے برابر لعل تابدار اور گوہر آبدار زیادہ کیے پہر اسیطرح پر اورون نے انواع اور اقسام کے نفائس زیادہ کیے تا آنکہ عزیز مصر انکیا رسب سے دوچند قیمت دیکر خریدار ہوا۔ قصص مین لکھا ہے کہ آخر کار عزیز نے دس لاکھہ دینار سرخ اور چالیس ہزار رم اور سو لڑیان گوہر آبدار اور ہزار ناف مشک تاتار اور ہزار شمامہ عنبر اور ہزار سیر کافور اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری اور ہزار اونٹ بختی اور ہزار گھوڑے تازی خوش خرام نیکو اندام زرین بازین زرین ولگام اور ہزار لونڈیان رومی اور ہزار خطائی اور ہزار دستہ صلاح بلکہ زیادہ مالک کو دیکر یوسفؑ کو خریدا **اور** بعضی روایتون مین یہ ہے کہ سب عزیز کے سب سے زیادہ قیمت دینی کا یہ تہا کہ زلیخا نے بمبالغہ تمام کہا تہا کہ جس قیمت کو ہوے لینا اور کچھ فکر نہ کرنا کہ مین سرانجام کردونگی سو اسطے عزیز نے اسقدر زر و مال دیا چنانچہ تفصیل اسکی زلیخا کے حال مین بیان ہوگی **اور** بحر المواج مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین حضرت یوسفؑ نے پہلے اپنی نام و نسب سے مالک کو آگاہ نکیا تہا اسوقت خفا ہوے اور مالک سے کہا کہ ان چیزونکو میری قیمت مین نہ لے کہ مین آزاد ہون اور قبضۂ بندگی مین ہونے سے برتر ہون تو جانتا ہے کہ مین کون ہون مین یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ عبرانی ہون مالک نے کہا خرید نیکے وقت مجھسے کیون نکہا حضرت نے کہا وہ وقت کہنے کا نہتا پہر مالک نے عزیز سے کہا مینے اسکو بیس درم کو خریدا ہی تجھسے کیا پوشیدہ کرون اور تیرے ہاتہ اپنی خرید سے سوا نہین بیچتا اور حضرت یوسفؑ سے کہا مین تیرے کہنے پر یقین کرکر اتنا مال چہوڑتا ہون بہت تعظیم و تکریم نسب حضرت ابراہیمؑ کے کہ تو بزرگزادہ ہے خدای عزوجل کی درگاہ مین دعا کر کہ مجکو فرزند عطا کرے اور مال دیوے کہ میرے گھر مین فرزند نہین ہے اور مال تہوڑا سا ہے حضرت یوسفؑ نے دعا کی اور وہ دعا مستجاب ہوئی اور آخر مالک کی جورو حاملہ ہوئی اور دو لڑکے جنی تا آنکہ بارہ دفعہ حمل رہا اور ہر مرتبہ دو دو فرزند پیدا ہوے **اور** بعضے کہتے ہین مالک کی بارہ لونڈیان تہین حق سبحانہ تعالی نے نسل کا دروازہ اوسپر کہولدیا کہ ہر ایک سے دو دو فرزند پیدا ہوے۔ القصہ عزیز حضرت یوسفؑ کو اپنے گھر مین لیگیا اور اپنی جورو کو کہ زلیخا نام تہا اور حسن و جمال مین بے بدل رکہتی تہی سپرد کیا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا کہ یعنے اور کہا اوس شخص نے کہ مول لیا اوسکو مصر سے واسطے بی بی اپنی کے باحرمت رکہنا اوسکو شاید یہ کہ نفع دے ہمکو یا پکڑین ہم اوسکو فرزند پس اسکو چاہیے اچہی طرح پالنا اور شفقت بے نہایت سپر کرنا جب اوسنے اونکو دیکہا تیر عشق قبضۂ تقدیر سے چہوٹ کر ہدف دل پر لگا اور حسن یوسفؑ پر بجان و دل عاشق و شیدا ہوئی **اور** بعضے کہتے ہین کہ اصل نام اسکا راعیل اور عرف زلیخا **اور** صاحب

عین الحیوان

عین المعانی لکھتا ہے کہ بضم زای معجمہ و فتح لام صحیح ہے ولیکن زبان زد عوام یہ لفظ فتح زا اور کسر لام سے مشہور ہے اور بعضی روایتوں سے ثابت ہے کہ زلیخا غائبانہ کئی برس پہلے حضرت یوسفؑ کو خواب مین دیکھکر انکے حسن جمال پر عاشق ہوئی تھی اور حال اسکا اسطرح پر ہے کہ زمین مغرب مین طیموس نام باحشمت تمام ایک بادشاہ کافر تھا اور اوسکی ایک بیٹی تھی زلیخا نام کہ حسن مین دلپذیر اور صورت مین بے نظیر تھی ایک رات خواب مین دیکھا کہ ناگاہ ایک جوان فرخندہ خصال حسن و جمال بے مثال در وازے مین سے آیا کہ اوسکا جمال حد بشر سے بیرون اور صورت مین پری اور حور سے افزون تھا جب صبح کو خواب سے بیدار ہوئی ہر طرف دیکھنے لگی اوس جان جہان سے کہین نشان نپایا چاہا کہ گریبان صبر و قرار کو چاک کرے لیکن شرم و حیا آدمیونکی مانع ہوئی شب و روز بادل پرسوز گذارنے لگی اور دیدۂ غمدیدہ سے اشک خونبار بہانے لگی اور کسی سے اپنا حال دل ظاہر نکیا اوسکی لونڈیون اور باندیون نے جب یہ حال دیکھا حیران ہوئین کہ یہ ماجرا کیا ہے اور اسکا کیا سبب ہے کسی نے کہا کہ بظاہر جو یہ خوبصورت بہت ہے اسکو کسکی نظر لگی ہے اور کسینے کہا اسکو دیو اور پری نے گزند پہونچائی ہے اور کسینے کہا اسپر کسینے جادو کیا ہے اور کسینے کہا کہ یہ عشق کے آثار ہین اسکا دل بیشک زیر بار عشق ہے لیکن بظاہر تو اسنے کسیکو دیکھا ہی نہین ہے خواب مین کوئی آفت جان اسکی جانکو آفت لگا گیا ہے اونمین ایک اسکی دایہ تھی ایک رات اسکے پاس آئی اور خوب خدمت اسکی بجا لائی اور کہا مجھسے اپنا بھید نہ چھپاؤ جو کچھ واقعہ مین ہے مجھو اوس سے آگاہ کرو زلیخا نے کہا اسطرح کا مینے خواب دیکھا ہے دایہ نے کہا اسطرح کا خواب سچا نہین ہوتا بلکہ یہ کام دیو کا ہے کہا دیو کی کیا طاقت کہ اس شکل و اندام کے ساتھ اپنے تئین دکھا سکے جب اوسکی نصیحت نے کچھ تاثیر نکی خاموش ہو رہی اور جب ایک برس اسی حال سے گذرا دوبارہ پھر ایک رات اسنے اوسکو اوسی شکل اور صورت کے ساتھ خواب مین دیکھا اور جلدی سے خواب ہی مین اپنا سر ننگا کر کر اوس پیر و کے پاؤن پر رکھدیا اور کہا ایجان جہان تو نے میرا دل لے لیا اور میری جان کو پر غم کیا سچ کہ تو کون ہے فرشتہ ہے یا آدمی کہا مین آدمی ہون اگر تیرا عاشقی کا دعوی صادق ہے تو بے جفت رہیو کہ مین بھی تیرے داغ محبت سے نشانمند اور داغدار ہون جب زلیخا خواب سے بیدار ہوئی سودا اسکا دوچند ہو گیا اور غوغا اسکا حد سے گذر گیا اسکا باپ اس واقعہ جانکاہ سے آگاہ ہوا اور دانایان درگاہ سے اسکا علاج چاہا سوائے زنجیر کے کوئی تدبیر نہ کہائی دی ایک بار پیچان سونے کا بنا کر اور لعل و گہر سے مرصع کر کر بطور زنجیر اوسکے پاؤن مین ڈالدیا بعد ایک سال کے تیسرے مرتبہ وہی شکل ہوش ربا خواب مین دیکھی اور اوسکا دامن ہاتھ مین پکڑکر گلزار مثل ابر نوبہار رو ئی اور کہا تجکو قسم ہے اوس پاک پروردگار کی کہ جس نے تجکو پیدا کیا اور خوبان دو عالم مین برگزیدہ فرمایا مجکو اپنے نام اور شہر اور مقام سے آگاہ کر کہا مین عزیز مصر ہون اور

مصر میرا مقام ہے اور یہ اس اعتبار سے کہا کہ آخر الامر عزیز مصر ہونگا اگرچہ اب عزیز مصر اور تھا لیکن زلیخا نے سمجھا کہ جس شخص کو
اسنے خواب مین دیکھا وہی عزیز ہے کہ بالفعل مصر مین ہے۔ زلیخا نے جب یہ مژدہ سنا تو بقصور حصول کام دل لونڈیونکو بلا کر کہا
کہ جاؤ اور میرے باپ کو بشارت پہونچاؤ کہ ہوش و حواس جو میرے جاتی رہے تھے پھر بجا آئے جب اسکے باپ نے یہ خبر سنی اسکے پاس
آیا اور اوسکو خوش و خورم پایا اسکے پاؤنمین سے زنجیر نکالڈالی — اور چند روز کے بعد کئی ایلچی کئی بادشاہون کے زلیخا کی خواستگاری
واسطے اسکے باپکے پاس گئے اور زلیخا کو خبر ہوئی اور اندیشہ سے اسکا دل نیمروز بر ہوا کہ آیا انمین کوئی عزیز مصر کا بھی ایلچی ہے یا نہین
کہ اتنے مین اسکے باپ نے اسکو بلایا اور ہر بادشاہ کا پیغام اسکو پہونچایا جب زلیخا کو معلوم ہوا کہ انمین کوئی عزیز مصر کا ایلچی نہین ہے
کیکے ساتھ راضی نہوئی اور باپ کی آگے سے ناامید ہوکر اوٹھ گئی جب اسکے باپ نے خواہش عزیز مصر کی اسکی دریافت کی اور سب سے
نارضامند جانا اون ایلچیونکو خلعت دیکر اور عذر خواہی کر کر رخصت کیا اور کہا عزیز نے تمسے پہلے سبقت کی ہے اور یہ فرزند اوسکے
نامزد ہوئی ہے پھر ایک عقلمند اور ہوشیار اپنے مقربون مین سے عزیز مصر کی طرف روانہ کیا اور بہت سی تحفے بھیجے اور پیغام دیا کہ
ہر چند اندنون مین اپنی فرزند کی خواستگاری کی واسطے بادشاہ روم اور شام وغیرہ کے پیغام آتے ہین لیکن قبول نہین کرتی اور
اسکی خاطر روم کے ساتھ رام نہین ہوتی اور آب و خاک شام کو شوم جانتی ہے راہ مصر مین قرح چشم اسکے سلسبیل ہین اور واسطے مصر کے
اشک چشم اسکے رود نیل ہین عزیز نے جب یہ نوید سنی ماری خوشی کے پہولا نہ سمایا اور کہا اگرچہ لازم اور مناسب تھا کہ مین خود
واسطے لانی اوس دختر نیک اختر کے یہان سے روانہ ہوتا لیکن خدمت بادشاہ مصر سے اتنا عدیم الفرصت ہون کہ ایک ساعت
اوس سے دور نہین ہوسکتا لاچار اور مجبور رہنا برحق گذاری دوسوزرین عماری اور ہزار لونڈیان خوبرو اور ہزار غلام خوش خو اور
امیر اور امرا روانہ کرتا ہون تا بتعظیم تمام اور اعزاز و اکرام اوسکو لے آوین زلیخا کی باپ کے ایلچی نے کہا ہمارے بادشاہ کو ان چیزون
کی حاجت نہین اور اوسکی سرکار دولتمدار مین کچھ کمی نہین ہے پھر زلیخا کے باپ نے ہزار لونڈیان خوش اندام اور ہزار امرد غلام
باحسن تمام اور ہزار گھوڑے خوش خرام اور ہزار اونٹ بختی اور اور چیزین نفیس اور اجہی اور دوسو فرش دیبا اور دوسو درج گھوڑے
اور دوسو طبلہ مشک اذفر مہیا اور درست کر کر زلیخا کے ساتھ روانہ کیے جب سواری زلیخا کی اس شان و شوکت سے مصر کے نزدیک
پہونچی عزیز مصر باتمام لشکر استقبال کے واسطے آیا اور جو کچھ برسم پیشکش لونڈیان اور غلام اور گھوڑے اور جوڑے اور گہر اور شتر
اور پشمینہ اور خزینہ اور شکر ہای مصری تنگ اور حلوہای رنگارنگ لایا تھا زلیخا کے روبرو گذرانا زلیخا کو جو شوق غالب تھا
تنگ خیمہ سے اوسکو دیکھا ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اپنی ہمرازون سے کہا کہ یہ وہ شخص نہین جسکو مینے خواب مین

دیکھا ہے اور جسکی جستجو مین محنت اور مشقت کھینچی ہے ہاے فلک نے کیا کیا کہ داغ بے نصیبی پر غربت مین ایک اور داغ زیادہ کیا کہ مینے اپنے دلربا کے ساتھ عہد کیا تھا کہ بے جفت رہونگی اب کیا کرون یہ کہکر زار زار رونے لگی کہ ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اگرچہ یہ عزیز تیرا مقصود نہین ہے لیکن اسکی راہ مین تیرا مقصود اور مطلوب دل حاصل ہوگا — القصہ آخر الامر اسکو مراد فرحت افزاے عزیز مین لیگئے کہ تمام اسباب جشمت او سمین حاصل اور مہیا تھا لیکن سب بے فائدہ تھا پس یہ بیچاری دل فگار ہموارہ انتظار اوس نگار مین گذارتی تا آنکہ ایکدن سیر کنان ایک صحرا مین گئی تھی جب وہان سے پھری تو دیکھا کہ بادشاہ کے دروازے پر ایک غوغا ہے پوچھا کہ یہ غل کیا ہے لوگون نے بیان کیا کہ مالک ایک کنعانی غلام فرخندہ نام بیچنے کیواسطے لایا ہے جب زلیخا نے اوسکو دیکھا پہچانا اور فریاد کی اور بیہوش ہوگئی ہودج کشون نے اسکا ہودج کھینچ کر اسکے گھر پہونچایا جب یہ ہوش مین آئی تو عزیز کو اس غلام کے لینے پر فریفتہ کیا کہ جسطرح ہوسکے اس غلام کو خریدے عزیز نے کہا جو کچھ میرے پاس خزینہ اور دفینہ ہے اسکی آدہی قیمت کے ساتھ بھی وفا نہین کرنے کا زلیخا کے پاس ایک ڈبا تھا موتیون سے بھرا ہوا کہ ہر گوہر خراج کشور تھا سب کہکر عزیز کے حوالے کیے کہ یہ اسکی قیمت مین دے اور اوسکو خریدے عزیز نے کہا بادشاہ اوسکے خریدنے کی خواہش رکھتا ہے کہا بادشاہ سے جاکر کہو کہ مین فروخت نہین کرتا اگر حکم ہووے تو اس غلام کو خرید لون جب عزیز نے بادشاہ سے جاکر کہا اور بادشاہ نے اسکی التماس سنی اجازت دی کہ خریدے اور روضۃ الصفا مین تفسیر آیہ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ یعنے اور جب پہونچا جوانی اپنی کو دیا ہمنے اوسکو حکم اور علم اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنے والون کو — علماے تفسیر کو معانی اشدہ مین اختلاف ہے — قتادہ اور مجاہد کہتے ہین کہ مراد اس لفظ سے تینتیس ۳۳ برس اوسکی عمر ہے کہ غایت سن نمو ہے اور پہر چالیس برس تک کہ سن وقوف ہے اور وہ وقت سن انحطاط اور عطا اور ایک طائفہ نے بجاے حلم تعبیر کیا ہے — اور ضحاک کہتا ہے بیس برس کی عمر کیطرف اشارہ ہے — مگر اتفاق جمہور حکما اسپر ہے کہ انتہاے سن نمو قریب ستائیس یا تیس برس اور بعد اسکے تا پینتیس ۳۵ برس سن الوقوف کہ اوسکو سن شباب اور عالم جوانی کہتے ہین اور اسکے بعد تا سالہ سی سن کہولت کہ ہندیمین جسے ادہیڑ کہتے ہین اور اس عمر مین انحطاط مخفی قوای بدن انسانی مین ہوتا ہے اور بعد اسکے سن شیوخت کہ بڑھاپا جسمین سے مراد ہے اور اوسوقت مین انحطاط نمایان ظاہر و باطن مین ہوتا ہے اور انتہا اس سن کی تا آخر عمر ہے — اور اصح اور اشہر نزدیک ہوشمندونکے اسطرح پر ہے کہ حضرت یوسفؑ اوان قصد اخوان سترہ برس کے تھے اور جب ایک سال اوس حادثہ نازلہ پر منقضی ہوا حضرت قادر توانائی اونکو بمزید الطاف بے غایت اور اعطاف بے نہایت سرفراز فرمایا اور ضمیر منیر اور خاطر خطیر

اوسوقت اوسکے صومعہ مین جاکر حدیث قادی ایام فراق اور حکایت توالی لیالی اشتیاق بعرض بیان لاکر کہنا ایتہا المحزون الکئیب ہذہ رسالۃ ولدک المظلوم الکئیب ہذہ رسالۃ ثمین ولدک الغریب اے اعرابی مجکو دیکہے اور میرا حلیہ صفحہ خصیہ پر ثبت کرے اور جو کہ تو نے دیکہا ہے اور سنا ہی بعرض یعقوبؑ پہونچا اور میرے والد بزرگوار کو میرے حال سے آگاہ کرے اپنے ہمکو سرانجام دیکر مصر سے باہر گیا اور بعد قطع مراحل منازل آل یعقوبؑ مین پہونچا اور اتنا توقف کیا کہ پہر رات گذری پہر بیت الاحزان یعقوبؑ مین جاکر پیغام یوسفؑ پہونچایا حضرت یعقوبؑ اپنے کلبہ احزان سے باہر نکل آئے اور کہا لبیک لبیک یا عبد اللہ من این قدمت اور دیر تک بیہوش رہے جب افاقہ ہوا اعرابی نے اپنی سبق القدوم اور مژدہ سفارت مین اجازت چاہی حضرت یعقوبؑ نے دست نیاز اوپہا کر کہا ابشر ایہا العافیۃ وجہک من فتحک فی الجنۃ پہر حضرت یعقوبؑ نے چاہا اس سر کو افشا کرین جبرئیل امین نازل ہوے اور کہا اجازت رب العزت نہین کہ من بعد ذکر یوسفؑ زبان پر آوے اور یہ راز پنہان مکتوم ہووے حضرت یعقوبؑ نے فرمان سیاست آمیز سنکر زبان سخن کو کام خاموشی مین کہینچی اور مصر سکوت اپنے لب حق گویہ پر رکہکر ارادہ مصمم کیا کہ بعد ازین بساط حدیث یوسفؑ طی فرماوین اور اس گنج شادی کو گنج دلہین پوشیدہ رکہین مگر ایکدن کہ کچہ غنودگی آگئی تہی یوسفؑ کو خواب مین دیکہا گمان کیا کہ نسیم صبح وصال چلی اور شب تیرہ ہجران نے رو نقاب حجاب مین کہینچا اور متعاقب خاطر خطیر انکی نے بخیال جمال یوسفؑ آرام پایا جب خواب سے آنکہ کہلی اوس قرۃ العین کو نپایا فریاد یا اسفا بلند کی اور یوسفؑ کو پکارا اوسیوقت عقل دور اندیش نے خبردار کیا کہ بے فرمان ربانی یوسفؑ نام کیون لیا حضرت نے کفارہ فراموشکار مین مشت خاک سے بنا بر عذر خواہی دہان گوہر افشان کو آلودہ کیا اوفی الحال حضرت جبرئیلؑ پہونچے اور پیغام پہونچایا کہ بارتعالی فرماتا ہے کہ بنا بر اوس حسرت کی کہ میرے فرمان پر کہ تو نے رکہی قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر یوسفؑ مرگیا ہوتا تو مین اوسکو دوبارہ زندہ کر دیتا کہ آنکہین تیری اوسکے شمع رخسار سے روشن اور کلبہ احزان تیرا اوسکے قامت طوبی مثال سے گلشن ہوتا حضرت یعقوبؑ نے کہ مژدہ وصال اور نوید جمال پسر مفقود الخبر اور معدوم الاثر کا سنا سجدہ کیا اور بر سم شکر گذاری قیام فرمایا اور پیوستہ اپنے فرزند کے فراق مین روزگار تلخ بامید وصال موعود بلیت ولعل گذارنے لگے القصہ سات برس اسیطرح گذرے اور اس مدت مین حضرت یوسفؑ نے بہت سے لونڈیونکو زلیخا کی مسلمان کیا اور اوسنے پاس خاطر اور رضاجوئی انکے اس امر کو گوارا کیا ولیکن جتنا کہ وہ انکی صحبت کی راغب تہی اوتنی ہی یہ نفرت کرتے تہی حتی کہ اس عرصہ دراز مین ایک مرتبہ بہی انہون نے نظر التفات سے اوسکو نہ دیکہا اور ہمیشہ گریزان رہے — اور چونکہ زلیخا اپنی آتش

اوسوقت اوسکے صومعہ مین جاکر حدیث تادی ایام فراق اور حکایت توالی لیالی اشتیاق معرض بیان لاکر کہنا ایھا المشوم
اللئیب ہذہ رسالۃ ولدک المظلوم الکئیب ہذہ رسالۃ یوسف ولدک الغریب ہے اعرابی مجکو دیکہ لے اور میرا حلیہ صفحہ خاطر
پر ثبت کرلے اور جو کہ تو نے دیکہا ہے اور سنا ہی یعرض یعقوبؑ پہونچا اور میرے والد بزرگوار کو میرے حال سے آگاہ کرکے
اپنے مہم کو سرانجام دیکر مصر سے باہر گیا اور بعد قطع مراحل منازل آل یعقوبؑ مین پہونچا اور اتنا توقف کیا کہ پہر رات گذری
پھر بیت الاحزان یعقوبؑ مین جاکر پیغام یوسفؑ پہونچایا حضرت یعقوبؑ اپنے کلبہ احزان سے باہر نکل آئے اور کہا لبیک لبیک یا عبد اللہ
من این قدمت اور دیر تک بیہوش رہے جب افاقہ ہوا اعرابی نے اپنی محق القدوم اور مزد سفارت مین اجازت چاہی حضرت
یعقوبؑ نے دست نیاز اوسپر رکہا کہ کہا الیک ایھا الاباس العافیۃ وجعلک من رفقائی فی الجنۃ پہر حضرت یعقوبؑ نے اس سر کو
افشا کرین جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا اجازت رب العزت نہین کہ من بعد ذکر یوسفؑ زبان پر آوے اور یہ راز پنہان مکشوف
ہووے حضرت یعقوبؑ نے فرمان سیاست آمیز سنکر زبان سخن کام خاموشی مین کہینچی اور مہر سکوت اپنے لب حق گو پر رکہکر ارادہ
مصمم کیا کہ بعد ازین بساط حدیث یوسفؑ طی فرماوین اور اس گنج شادی کو گنج دلمین پوشیدہ رکہین مگر ایکدن کہ کچہ غنودگی آگئی تہی
یوسفؑ کو خواب مین دیکہا گمان کیا کہ نسیم صبح وصال چلی اور شب تیرہ ہجران نے رو نقاب حجاب مین کہینچا اور متعاقب خاطر خطیر
انکی نے بخیال جمال یوسفؑ آرام پایا جب خواب سے آنکہ کہلی اوس قرۃ العین کو نپایا فریاد یا اسفا بلند کی اور یوسفؑ کو پکارا
اوسیوقت عقل دور اندیش نے خبردار کیا کہ بے فرمان ربانی یوسفؑ کا نام کیون لیا حضرت نے کفارہ فراموش کار مین
مشت خاک سے بنا بر عذر خواہی دہان گوہر افشان کو آلودہ کیا اور فی الحال حضرت جبرئیلؑ پہونچے اور پیغام پہونچایا کہ بارتعالی
فرماتا ہے کہ بنا بر اوس حرمت کی کہ میرے فرمان پر کہ تو نے رکہی قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر یوسفؑ مرگیا ہوتا تو مین
اوسکو دوبارہ زندہ کردیتا کہ آنکہین تیری اوسکے شمع رخسار سے روشن اور کلبہ احزان تیرا اوسکے قامت طوبی مثال سے
گلشن ہوتا حضرت یعقوبؑ نے کہ مژدہ وصال اور نوید جمال پسر مفقود الخبر اور معدوم الاثر کا سنا سجدہ کیا اور بر سم شکر
گذاری قیام فرمایا اور پیوستہ اپنے فرزند کے فراق مین روز گار تلخ بامید وصال ہوعود بلیت ولعل گذارنے لگے القصہ
سات برس اسیطرح گذرے اور اس مدت مین حضرت یوسفؑ نے بہت سی لونڈیونکو زلیخا کی مسلمان کیا اور اوسنے پاس
خاطر اور رضاجوئی اسکے اس امر کو گوارا کیا ولیکن جتنا کہ وہ انکی صحبت کی راغب تہی اوتنی ہی یہ نفرت کرتے تہی حتی کہ اس
عرصہ دراز مین ایک مرتبہ بہی انہون نے نظر التفات سے اوسکو نہ دیکہا اور ہمیشہ گریزان رہے — اور جبکہ زلیخا اپنی

کے آگے گلہ کیا کرتی اور کہا کرتی کہ یہ میری طرف التفات نہین کرتا اور اصلا میری جانب نظر نہین ڈالتا اور آخر دایہ کو حضرت یوسف
کے پاس بھیجتی تھی اور یہ وہان جاکر سخنان نصیحت کیا کرتی تھی لیکن ہرگز کوئی بات اسکی قبول نہین ہوتی تھی بلکہ حضرت درجواب
کہدیتے تھے کہ زلیخا سے کہدینا کہ ایسا اپنے دلمین خیال نہ کرے کہ مین فرمان خدا سے باہر نہین ہونیکا اگرچہ مین غلام زرخرید
ہون لیکن چونکہ عزیز نے مجکو فرزندی مین لیا ہے اور اپنے گھر مین امین جانکر رکھا ہے مین اوسکے گھر مین کیونکر خیانت کرون
اس سبب سے معذور و مجبور ہون — جب زلیخا کی طاقت طاق ہوئی دایہ کے خیال مین ایک تدبیر آئی اور زلیخا سے کہا کہ اگر
ایک مکان دلربا کہ اوسمین ہر جگہ تیری اور یوسف کی صورت باہم منقش کیجی ہوئی ہووے بنوا اور وہان مین یوسف کو لاؤن
جب وہ تیری صورت اپنی صورت کے ساتھ ہم آغوش دیکھے شاید کہ اوسکا دل تیری طرف مائل ہووے اور بآسانی تجکو اوسکا وصال
حاصل ہو چنانچہ بمصلحت دایہ ایک بنائے دلکش بنوائی کہ فرش اوسمین سنگ مرمر کا تھا اور دروازے اوسکے موصل اور عاج اور
آبنوس کے تھے اور اوسمین سات خانہ یعنے سات درجے تھے اور ساتون درجی مین چالیس ستون سونیکے مرصع لگائے تھے اور تمثیل جانورون
زیبا اون پر نقش تھین اور صحن پر انواع و اقسام درین کہ دمین اور پر اونکے مرصع بجواہر اور رنگین اور اوسمین ایک درخت کہ تنہ اوسکا
چاندی کا اور شاخین سونے کی اور پتے فیروزہ کے اور ہر شاخ پر جانور بیٹھا ہوا کہ بال اوسکے زمرد کے اور چونچ اوسکی لعل کی اور
ہر جگہ تمثیل یوسف اور زلیخا کی ہم آغوش کیجی ہوئی جب یہ مکان طیار ہوا زلیخا نے اوسکو دیکھا اور مہر یوسف نے اوسکے دلمین
از سر نو جوش کیا پھر اپنے تئین آراستہ کرکر اور حضرت یوسف کو بلا کر اور ہاتھ اونکا پکڑ کر بصد افسون خانہ اول مین لیگئی اور اوسکے
دروازے کو قفل دیدیا اور ہر چند باتون سے فریفتہ کیا اصلا راضی نہ ہوئے پھر دوسرے خانہ مین لے گئی اور اوسکے دروازے کو بھی
مقفل کیا تا آنکہ ساتوین خانہ مین لائی اور ہر خانہ مین قفل دیدیا — چونکہ حضرت یوسف اپنا سر جھکائے ہوئے تھے اور اوسکی طرف نہ دیکھتے
تھے اتفاقاً حضرت یوسف کی فرش پر نظر پڑی اپنی صورت اوسکی صورت کے ساتھ ہم آغوش دیکھی وہان سے نظر پھیر کر اوپر دیکھا
وہان بھی اوسیطرح مشاہدہ کیا پھر داہنے اور بائین طرف دیکھا اوسیطرح ہم آغوش آپکو پایا پھر ناچار اور بے اختیار زلیخا کی طرف
دیکھا اوسکے حسن و جمال پر حیران ہوئے زلیخا نے کہا اگر ایک بار مجہ دل افگار کی طرف دیکھو اور میرے اوپر رحم کرو اور مجھ ناکام
کو باکام لاؤ تو کیا ہو جاویگا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا مجکو دو چیز کا ملاحظہ ہے ایک عذاب خدا سے اور دوسرے قہر عزیز
سے کہا جو کچہ کہ میرے پاس خزینہ اور دفینہ ہے صدقے مین دیدونگی کہ اوس سے تیرے گناہ کی تلافی ہو جاویگی اور عزیز کو ایسا
شربت پلادونگی کہ قیامت تک بترخواب سے نہین اوٹھنے کا غرض اسیطرح حضرت یوسف کو فریفتہ کرتی تھی اور یہ اوسکی باتون

رد کرتے تھی تا آنکہ زلیخا نے خنجر کھینچا اور کہا اگر تو میری کام روائی نہین کرے گا تو مین اپنے تئین اس خنجر سے مار ڈالونگی اور جب عزیز مجکو تیرے آگے مرا ہوا دیکھیگا تو تجکو مار ڈالیگا حضرت یوسفؑ نے کہا ای زلیخا مجھسے یہ ہرگز نہین ہونے کا اوسکو تاثیر نہوئی اور حضرت یوسفؑ کو بھی وسوسہ خاطر مین پہونچا کہ اوس سے انکی عصمت نرہی ولیکن انتظار تھا کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے تا آنکہ عنایت ربانی دستگیر ہوئی قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ بطرار باب تالیف سے مروی ہے قصد اور سبب توقف مطلوب زلیخا کے کہ وہ سبب برہان ربانی اور حجت سبحانی تھا کہ قول منقول مین ایک جماعت کہتی ہے کہ زلیخا یوسفؑ اور زلیخا کے ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اوسکی ہتیلی پر تین سطر عربی لکھی تھین سطر اول وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ اور دوسری سطر وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا اور تیسری سطر وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اور بحر المواعظ مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین ناگاہ حضرت جبرئیلؑ بصورت یعقوبؑ ظاہر ہوئے اور اوسکی دو انگلیون مین رکھکر کہا کہ یعقوبؑ تو اوہ کو ارادہ زنا نہایت معیوب ہے اور بعضے کہتے ہین ہمراہ فیل تھے اور انہون نے کہا اِنَّكَ مَكْتُوْبٌ فِى الْاَنْبِيَآءِ وَاَنْتَ تَعْمَلُ عَمَلَ السُّفَهَآءِ یعنے نام تیرا دفتر انبیا مین ہے اور جو عمل کہ تو کرنا چاہتا ہے عمل سفیہون کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوس مکان مین ایک لڑکا شش ماہہ یا چہار ماہہ گہوارہ مین تھا کہ وہ خالہ زادہ یا برادر زادہ عزیز کا تھا اوسنے آواز دی کہ ای یوسفؑ یہ عمل تجکو سزاوار نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ کو ہیبت پر لکھا ہوا نظر آیا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا یعنے زنا کے نزدیک نہو اس ممانعت کی ہیبت سے پیچھے چھپ رہے اور بعضے کہتے ہین جو دیوار کہ حضرت یوسفؑ کے برابر مین تھی اوسپر نقش لکھا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا یعنے اور مت نزدیک جا زنا کے تحقیق وہ ہے بیحیائی اور بری ہے راہ — جب دوسری دیوار کیطرف دیکھا اوسپر آیہ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ یعنے اوپر تمہارے یعنے تمہارے کردار اور گفتار پر فرشتے نگہبان ہین مشاہدہ کیا پہر اور تیسری دیوار پر ملاحظہ کیا وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ یعنے ڈرو اوسدن کے عتاب سے کہ رجوع کروگے تم اوسدن طرف خدا تعالیٰ کے مرقوم دیکھا اور جب نظر چوتھی دیوار پر پڑی نقش یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ یعنے جانتا ہے خدا تعالیٰ خیانت چشم اور اوسچہ کہ پوشیدہ کیا ہے سینون تمہارے مین یعنی ضمائر اور سرائر سب جانتا ہے معاینہ کیا اور جب نیچے جھکایا تو اِنَّنِىْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى یعنے بدرستیکہ مین تمہارے ساتھ ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون مرقوم زمین پر پایا — اور جب پہر اوپر دیکھا تو خدا تعالیٰ نے صورت حضرت یعقوبؑ اور بقول بعضے صورت عزیز بہا گنے کی واسطے اشارہ کرتی ہوئی انکی نظر مین لایا اور بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے جب انکو راغب پایا تو جلد اوٹھکر پردہ طاق زرنگار پر کہ اوس عمارت کی ایک گوشہ مین تھا چھپا

حضرت یوسف نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اسمین کہ مجھسے تو نے چھپائی زلیخا نے کہا اسمین ایک بت ہے کہ تمام بدن اوسکا سونیکا ہے اور آنکھین گوہر کی اور اندر اوسکے مشک اذفر بھرا ہے اوسکو جب سے پیدا ہوئی ہون پوجتی ہون اب یہ پردہ اسکے ڈالدیا ہے کہ مجھے جو یہ بیدینی تو دیکھتا ہے یہ نہ دیکھے۔ حضرت یوسف نے کہا ہرگاہ کہ تو اس بت بیحس اور بے ادراک سے شرمناک ہوے مین تجھسے زیادہ سزاوار ہون کہ اپنے خدائے دانای نہان و آشکارا سے شرم کرون کیا خوب تو اس پتھر سے شرمناک ہووے اور مجکو ایزد پاک سے شرم نہ آوے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہتا ہے اے اگر تو یہ کام کریگا تو تیرا رتبہ نبوت کا تنزل ہو جاویگا۔ بھر تقدیر حضرت یوسف بعد اس تنبیہات نمایان اور ہدایات فراوان بالہام ربانی باہر کیطرف متوجہ ہوے جس دروازے پر کہ پہونچتے تھے خود بخود وہ دروازہ اور قفل کھلجاتا تھا اور زلیخا پیچھے پیچھے دوڑتی تھی اور گر پڑتی تھی لیکن اپکا پیچھا نہ چھوڑتی تھی تا آنکہ دروازہ آخر پر حضرت یوسف کو آلیا اور انکا دامن پکڑ لیا۔ حضرت یوسف کو دکر اور اچک کر اوس دروازے مین سے بھی باہر ہوے لیکن دامن پیچھے سی پھٹ گیا جب باہر آئے تو عزیز نے حضرت یوسف کو آشفتہ اور پریشان حال دیکھا پوچھا کہ کیا حال ہے حضرت یوسف نے از روے حسن ادب کچھ ایسا جواب دیا کہ اوسمین افشای راز نہو اعزیز از سر مہر ہاتھ اوس پری چہرہ کا پکڑ کر گھر مین لیگیا جب زلیخا نے انکو دیکھا اسکے خیال مین آیا کہ یوسف نے میرا احوال بالیقین کہدیا ہوگا عزیز سے کہا یہ غلام کہ جسکو تو نے ناز و اکرام کے ساتھ پرورش کیا ہے مین سوچتی تھی کہ میرے یہ سر ہانے آیا اس خیال مین کہ مین اس سے آگاہ نہون اور یہ اپنا مطلب مجھسے حاصل کرے جب اسنے مجھپہ ہاتھ دراز کیا مین جاگ اوٹھی تو یہ ہراسان ہو کر بھاگا اور مین اسکے پیچھے دوڑی کہ اسکو پکڑلون یہ میری ہاتھ سے نکل گیا اور اسکا دامن کہ میرے ہاتھ آگیا تھا پھٹ گیا قالت ما جزآء من اراد بأهلك سوءا الا ان يسجن او عذاب اليم کہا زلیخا نے کیا سزا ہے اوسکی جو ارادہ کرے ساتھ جورو بیتری کے برائی کا مگر یہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب دردناک چکھایا جاوے عزیز نے حضرت یوسف سے کہا کہ عوض میری پرورش اور رعایت کا یہی تھا کہ خیانت میرے ناموس کی تمسے ہووے حضرت یوسف نے کہا اے عزیز زلیخا میرے اوپر افترا کرتی ہے مجکو زبردستی آپ لیگئی تھی مین وہان اسکے پاس سے بھاگا اور یہ میرے پیچھے دوڑی اور میرا دامن پھاڑ ڈالا۔ عزیز نے اپنے دلمین خیال کیا کہ جب سے یہ غلام میرے گھر مین ہے ہرگز اس سے مینے کوئی خیانت ندیکھی اور دروغ اسکے منہ سے نسنا حیران ہو کر بھی کہا ای یوسف اس اپنے دعوی پر کوئی گواہ رکھتا ہے حضرت یوسف نے جھولیکی طرف اشارہ کیا عزیز نے کہا یہ چار پہینہ کا بچہ کیا کہہ سکے گا حضرت یوسف نے کہا اللہ تعالی قدرت رکھتا ہے کہ اسکو گویا

عطا فرماوے اور یہ باتین کرنے لگی اور میرے کلام صداقت نظام کی تصدیق کرے سبعین مین لکھا ہے کہ عزیز نے اوس لڑکے سے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا ہے بتا مجھے بقدر ستر ربانی وہ لڑکا گویا ہوا اور کہا یوسفؑ سچ کہتا ہے اور تفسیر معالم اور مواہب علیین لکھا ہے کہ وہ لڑکا خالہ زادہ زلیخا کا تھا اور بعضے کہتے ہین اوسکے چچا کا بیٹا تھا اور سحر التواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ زلیخا ہی کی خالہ کا بیٹا تھا اور دانا تھا کہ گفتار اور کردار اوسکے معتمد علیہ تھے کہ بادشاہ اور عزیز مصر اپنے کامون مین اوسکی طرف رجوع کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین ایک مرد تھا کہ عزیز کے پاس ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک صغیر تھا کہ کلام کرنے سے عاجز تھا بطریق خارق عادت زبان اوسکی کھلی اور پاکی حضرت یوسفؑ پر گواہی دی اور بعضے کہتے ہین ایک مخلوق تھی نہ انسی نہ جنی خدا تعالی نے اوسکو پیدا کیا تھا کہ تا مدعای حضرت یوسف علیہ السلام پر گواہی دیوے بہرحال جو کوئی تھا اوسی گھر مین کا تھا کہ اوسنے گواہی دی جیسا کہ باریتعالی فرماتا ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَآ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ یعنی گواہی دی گواہ نے اہل اوسکی سے اگر ہے کرتا اوسکا پھٹا ہوا آگے سے پس سچ بولی ہے عورت اور وہ یعنے مرد جھوٹون سے ہے اور ہے کرتا اوسکا پھٹا ہوا پیچھے سے جھوٹی ہے عورت اور وہ ہے سچون سے پس جب دیکھا کرتا اوسکا پھٹا ہوا پیچھے سے کہا تحقیق یہ مکر تمہاری سے تحقیق مکر تمہارا بڑا ہے۔ الغرض عزیز نے اوس سے پوچھا تو کیا کہتا ہے وہ گویا ہوا اور کہا دیکھ اگر پیراہن یوسفؑ کا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو زلیخا سچی ہے جب عزیز نے اوس سے یہ بات سنی اور پیراہن کو دیکھا معلوم ہوا کہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے زلیخا کی طرف دیکھکر کہا یہ سب تیرے مکر و فریب ہین پھر ارادہ کیا کہ زلیخا کو مار ڈالے اور حضرت یوسفؑ کو قید خانی مین بھیجدے اوس لڑکے نے کہا ای عزیز اگر ایسا کریگا تو رسوا اور خراب ہوگا یہ سنکر عزیز نے کہا ای یوسفؑ اس امر کو پوشیدہ رکھ اور کسی سے ظاہر نکر اور ای زلیخا تو اس فعل سے استغفار کر اور کہتے ہین کہ یہ سخن بعد تین مہینے کے یا سات مہینے کے سب مین مشہور اور زبان زد خلائق ہوا اور مصر کی عورتین زلیخا کو طعنہ دینے اور عیب رکھنے لگین کہ عجب گمراہی سے اختیار کی اور کمال نالائق ہے کہ اپنے غلام پر عاشق ہوئی ہے اور یہ دائم اشک ریزان اسیر کہ وہ گریزان ہے جب زلیخا نے سنا کہ عورتین مجکو ملامت کرتی ہین اسنے انکی دعوت کی اور اپنے گھر مین بلایا اور ہر ایک کو جدا جدا کرسیون پر بٹھایا اور ہر ایک کی ہاتھ مین ایک ایک ترنج یا لیموا اور ایک ایک چھری دی اور کہا جب مین اوسکو لاؤن اور تم اوسکو دیکھو اپنے اپنے ترنج کو کاٹنا پھر زلیخا حضرت یوسفؑ آراستہ کرکر انکے آگے لائی اونکو دیکھتے ہی سب بیہوش ہوگئین اور ترنج کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور حیران رہین جب حضرت یوسفؑ چلے گئے

تو یہ ہوش نہین آئین کہا یہ بشر نہین ہے بلکہ فرشتہ ہی - زلیخا نے کہا یہ ہے کہ جسکے عشق مین تم مجکو ملامت کرتی تہین کہا سبب اسکے تعشق کے تو سزاوار ملامت نہین ہے بلکہ اس نظر سے کہ ایسا نازنین کہ تیرے گہر مین ہے اور تو بھی حسن و خوبروئی رکہتی ہے اور اسپر بھی تو نے اتنی مدت مین اسکو اپنا فریفتہ اور شیفتہ نکیا البتہ لائق لعن و تشنیع ہے زلیخا نے کہا مینے بہت سی کوشش کی لیکن یہ میری طرف ہرگز التفات نہین کرتا اور میرے سایہ شغول نہین ہوتا اب مین تنگ آئی ہون اگر بعد ازین مجہے ناکام کریگا تو مین اسکو ضرور قید خانی مین بہیجدونگی انہون نے کہا پہر اسکو ہماری پاس بلا کہ ہم اوسکو نصیحت کرین شاید ہماری کہنے سے تیری فرمان برداری کرے اور غرض انکی اس کہنے سے یہ تہی کہ پہر اوس سرو نازکا نظارہ کرین زلیخا نے پہر حضرت یوسف کو طلب کیا انہون نے حضرت یوسف کو اپنے پاس بٹہایا اور ملامت کی اور کہا تو کسواسطے زلیخا کا کہنا نہین مانتا اگر تو اوسکے ساتہ موافقت نہین کریگا اور اوسکا کہنا نہین مانیگا تو وہ تجکو قید خانہ مین بہیجدیگی کہ یہ وہ گہر ہے تیرہ و تنگ کہ بہاگتے ہین آدمی اوس سے بغر سنگ اور اگر تیری طبیعت رغبت اوسکی طرف نہین ہوتی تو ہمارے ساتہ ہمراز اور دمساز ہوتا کہ ہم بہی خوبصورتی اور حسین ہین یا تہ اور بے نظیر ہین جب حضرت یوسف نے یہ باتین سنین دست مناجات اوٹہایا اور کہا خداوندا قید خانہ مجکو دوست تر ہے صحبت ان مکاروں سے خدا تعالی نے دعا انکی قبول فرمائی - روایت کرتے ہین کہ جب یہ عورتین حضرت یوسف سے بالکل ناامید ہوئین زلیخا سے کہا بہتر اور صلاح نیک یہی ہے کہ اسکو چند روز زندان مین شاید بہ تکلیف زندان یہ دلارام تیرا رام ہوجاوے چنانچہ زلیخا نے عزیز سے کہا مین اس غلام سے بدنام ہوئی ہون اور طبیعت میری اسکی خدمت سے کراہت کرتی ہے بہتر اور مناسب یون ہے کہ اسکو چند سے قید کردو تا لوگ گمان کرین کہ کچہ گناہ اس سے ہوا ہے اور مین اوسمونکی ملامت سے رہائی پاؤن - عزیز نے یہ بات قبول کی اور حضرت یوسف کو قید خانہ مین بہیجدیا جب قید یون نے انکو دیکہا خوشیان لین اور اپنے زندان مثل گلبن خندان ہوکر گلستان بنگیا اور زلیخا نے اوس شاہ خوبان کے واسطے زندانیان سے کہکر ایک مکان جداگانہ مقرر کروایا اور ایک تخت مرصع اور فرش زیبا طلسم دیبا کا اوسمین بچہوایا اور معطر کروایا حضرت یوسف وہان ہمیشہ برسم عادت عبادت مین مشغول رہتے تہے اور زلیخا ہر روز انکے واسطے کہانے اور نعمتین لونڈیون محرم کے ہاتہ بہیجتی تہی اور ہمیشہ رویا کرتی تہی اور اپنے کیے سے پشیمان تہی اور آپ راتون کو پنہان اوس زندان پر جاتی تہی اور دور سے حضرت یوسف دیکہا کرتی تہی اور دنکو اپنے کو مہی پر سے در و دیوار قید خانہ کو ملاحظہ کرکر اپنے دل مضطر کو تسلی دیتی تہی اور معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ ملک ریان کے دو غلام تہے ایک ساقی اور دوسرا طباخ یا خبازباد شاہ کو بعد نظر بندی حضرت یوسف

کے ان دونون پر ایسا گمان ہوا کہ انہون نے مجکو زہر دیا ہے حکم کیا کہ انکو قید خانہ مین رکھو اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اصل
اس واقعہ کی اسطرح پر ہے کہ بادشاہ روم نے ایک سفیر ملک مصر مین بھیجا تھا اور زخطیر اور کچھ زہر ہلاہل اوسکے ہمراہ کر دیا تھا کوئی
خواص بادشاہ اوس مال پر فریفتہ ہو کر کسیطرح سے شاہ مصر کو زہر کھلا کر مار ڈالے سفیر بادشاہ روم نے بعد زنا کید تمام صحبت مجت
خوان سالار اور شرابدار بادشاہ سے صورت واقعہ بیان کی شرابدار نے اس امر مین عذر کیا اور خوان سالار نے بطمع کثیر زر
جواہر زاہ صواب ہی منحرف ہو کر اس امر کو قبول کیا اور یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ ایک ان دو شخصون مین سے ایسا ارادہ رکھتا ہے لیکن
تحقیق نہوا تھا کہ مرتکب اس امر خطیر کا کون ہے بنابرین حکم دیا کہ دونون کو قید خانہ مین لیجاوین تا صالح طالح سے اور طیب خبیث سے
ممتاز ہووے اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ بواسطہ ظلم اور سوء خلق بادشاہ کے اعیان اور ارکان مملکت اوسکی سے یہ تدبیر کی تھی
اور آبدار اور طباخی دونون نے اس خدمت کو بطمع دنیا قبول کیا تھا انہون نے باہم گر مشورہ کیا کہ اوس زہر کو کسوقت اور
کیونکر کام مین لاوین بعد قرار رای اور تصمیم عزیمت جب دوسرے دن کہ مجلس سلطانی منعقد ہوئی اور مجموع امرا حضوری حضرت
ہووے ساقی کہ مرد دین اور جنمرد دان تھا بمارست متجربہ شرائط احتیاط ملحوظ رکھکر جب اوس محفل مین سر بضرب کوبش پہنچا
قدح شراب کو آلائش زہر سے بچا کر شراب صافی بسان آب زندگانی جام عیش بادشاہی مین ڈالی اور بادشاہ نے چاہا کہ کاسہ کو ساقی
کے ہاتھ سے لیکر نوش کرے طباخ نے فریاد کی کہ ایہا الملک نہا یہ جام اس نافرجام کے ہاتھ سے نہ لینا کہ یہ جام جان گداز ہے نہ طرب افزا
بادشاہ نے وہ قدح نہ لیا اور اوسکے ہاتھ مین نہ دیکر کہا کہ تو پیلے ساقی سارا جام بے تامل پی گیا اور اوسکو کچھ گزند نہ پہونچا پھر
ساقی نے کہا ای بادشاہ میری ہمارت ساحت نظر عاطفت سلطانی مین روشن ہوئی اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ یہ طباخ کہ خاصہ
خاص حاضر لایا ہے ارشاد ہو کہ یہ آمیزش سے کہا دے تا امین اور خائن مین امتیاز حاصل ہووے جب خوان سالار یہ کہانے
طعام کے مامور ہوا اسنے انکار کیا۔ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ طعام زہر آلود ہے لاجرم صولت بادشاہی یعنی صورت غضب فرمانروائی
ریان بن الولید مقتضی اس امر کی ہوئی کہ معصوم اور مجرم دونون کو قید کرے کسواسطے کہ اگر طباخ نے جو کہا تھا صرف از روی انہام ہوتا
تو اوسکے امتحان کو اوسیوقت کیون عرض کرتا اور ساقی اگر ناواقف آمیزش زہر سے طعام مین ہوتا تو کیون باعث طباخ کے کہلانے
کا ہوتا مگر یہ کچھ پہلے سازش آپسمین کی تھی اور اسوقت کسی مصلحت کے باعث یا بسبب میری بقای زندگانی کے انمین نفاق ہوا
غرض اس اشتباہ سے دونون کو اوسیوقت زندان خانہ مین بھیجدیا اور زندان بان نے انکو مقرب بادشاہی جانکر اوس جگہ مین
کہ حضرت یوسف علیہ السلام تھے اوسکو کہا اور حضرت یوسف کا یہ طریقہ تھا کہ بعد فراغ عبادت ہدایت مجبوسون مین مصروف رہتے تھے

لہذا بعضے اونمین سے بدولت اسلام مشرف ہوئے اور غمخواری احوال قیدیون مین ہر وقت کوشش کیا کرتے اور انکے خوابونکی تعبیر دیا کرتے **اتفاقاً** ان دونون قیدیون نے بھی خواب دیکھے۔ کہتے ہین کہ ساقی نے خواب دیکھا تھا اور طباخ نے نہین دیکھا مگر دونون دیدہ و دانستہ نے حضرت یوسف سے از روی امتحان پوچھا ساقی نے کہا مینے خواب دیکھا ہی کہ ایک باغ مین ایک تاک ہے اور اوسمین تین خوشے انگور کے لگے ہین اور خاص کاسہ بادشاہ کا میرے ہاتھ مین ہے اور مین اوس کاسے مین اون انگورون کا شربت بادشاہ کے پینے کے واسطے نچوڑتا ہون اور طباخ نے کہا مینے یہ خواب دیکھا ہے کہ بادرچیخانہ مین روٹیون کا دستارخوان اپنے سر پر لیٹے ہوے ہون اور جانور آتے ہین اور اوسمین سے روٹیان لے جاتی ہین اور کہاتے ہین ہمکو ان دونون خوابونکی تعبیرون سے کہتے ہین پہلے ان دونون کو مسلمان کیا اور کہا ایک کہ تم مین سے بادشاہ کا ساقی ہے تین دن کے بعد خلاصی پاویگا اور چھوٹ جاویگا اور بادشاہ جسطرح پہلے شراب پلاتا تھا اوسیطرح اپنی خدمت پر مامور ہوگا۔ اور دوسرا کہ طباخ ہی اوسکو دار پر کھینچینگے اور جب ایک مدت گذریگی تو جانور اوسکے سر اور بدن کو کہا وینگے یہ طباخ نے کہا مینے دروغ کہا ہی اور کچھ خواب نہین دیکھا حضرت یوسف نے کہا اسیطرح پر حکم کر دیا گیا جسطرح مینے کہا ہے اسکے خلاف نہین ہونیکا **اور** ساقی سے کہا جب تو بادشاہ پاس جاوے تو مجھ بیگناہ کو یاد رکھنا جتنا تجھسے ہوسکے میرا احوال عرض کرنا کہ اتنی مدت سے غلام عبرانی محبوس ہے اور فوائد تنعم اور تلذذ اس جہان سے محروم اور بیاون شاید کہ مجھکو اس بلاست رہائی دیوے اور خلاص کرے جب تین دن گذرے بادشاہ نے آدمی بھیجا کہ طباخ یا خبازکو کہ خیانت اوسکی ثابت ہوئی تھی دار پر کھینچو اور ساقی کو امانت اوسکی اثبات کو پہونچی تھی اپنے پہلے منصب پر مامور ہوا۔ پس جب وہ قریب قرب شاہ پہونچا اوسیطرح وہ ساغر بادشاہ کو پلایا کیا اور اوسکو شیطان نے احوال حضرت یوسف سے غافل کر دیا اور بالکل انھا کو ظاہر کرنا بھول گیا اور کئی برس تک اوسکو یاد نہ آیا۔ معالم التنزیل مین حسن بصری سے نقل ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام قید خانہ مین آئے اور حضرت یوسف نے انکو پہچانا اور کہا کہ یا اخا المرسلین کیا سبب ہے کہ مین تمکو قید خانہ مین دیکھتا ہون حضرت جبرئیل نے کہا یا طاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تجھکو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ شرم تجھکو نہ آئی کہ آدمی کو سب بھائی جلانا اور اپنا شفیع اوسکو کرنا مجھ سے تجھکو اپنے عزت اور جلال کی کہ مین تجھکو چند سال اور زندان مین رکھونگا حضرت نے کہا اس صورت مین مجھسے راضی ہے کہ نہین اب کچھ خوف نہین۔ پھر حضرت یوسف نے کہا اے جبرئیل خدا تعالیٰ سے کہ مجھکو پنج اور مذلت غلام ہونیکی دسی پھر محنت زندان کی مجھپر کسواسطے منظور کی کہا تو نے کسواسطے کہا کہ یارب میرے نزدیک زندان دوست تر ہے صحبت زنا کار سے اختیار پھر مجھ مین کیون نہ چھوڑا اور عافیت مکر زنان اور زندان سے کیون نہ چاہی اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ جبرئیل امین روانہ بارگاہ کبریا

ہوئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد انکے پاس آئے کہ خداوند خلق نے پوچھا ہے کہ تمکو کونسی چیز عدم سے عرصۂ وجود مین کون لایا اور بعد مرنے کے مجھ بدر مہربان تمہین کسنے کیا اور پس ازان تو چاہ تاریک سے کون تمکو نکال لایا اور علم تعبیر خواب کسنے تمہین سکھایا اور دوغدغۂ فاسد نسبت زلیخا کسنے تیری خاطر سے مٹایا انہون نے کہا سب خدا تعالی نے اپنے فضل و احسان سے کیا اور اس بندۂ شرمندہ کو نوازا جبرئیل نے کہا کہ باریتعالی ارشاد کرتا ہے کہ باوصف اقرار چندین عنایات میری کہ کیون تم رجوع و التجا اپنے ہمصورت نور جنس سے لای اسکی مکافات مین دیر تک قید رہوگے پھر انہون نے عرض کیا کہ مین راضی برضای خدا تعالی ہون — پھر کہا ای جبرئیل کچھ تمکو میرے باپ کی خبر ہے کہا بیت الاحزان مین جاکر بیٹھا ہے اور ملنا جلنا آدمیون سے ترک کردیا ہے اور اندوہ ہوگیا ہے اور سوای رونیکے تیرے فراق مین کچھ کام نہین رکھتا حضرت یوسف نے کہا میرے باپ کو کسواسطے میرے فراق مین مبتلا کیا کہ یہانتک اوسکی نوبت پہونچی حضرت جبرئیل نے کہا تیری دوستی کے سبب کہ حق تعالی نہین پسند کرتا کہ کوئی سوای اوسکے کسیکو دوست رکھے حضرت یوسف نے کہا اوسکو اس رنج کے عوض مین کچھ اجر ہوگا کہا ہر روز اوسکو ایک شہید کا ثواب دیتے ہین کہا تو کچھ خوف نہین ہے — صاحب کشاف کہتا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ غم واندوہ یعقوب کا فراق یوسف مین کس مرتبہ تھا کہا برابر ستر مادر فرزند مردہ کے یعنے برابر اون ستر ماؤنکے کہ ایک ایک کا فرزند مرگیا ہو پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوسکو کس قدر مزد دیتے ہین کہا سو شہید کا مزد البتہ کوئی برابر یعقوب کے آتش مفارقت مین چالیس برس تک نہ جلا اور مدارک مین لکھتا ہے اسی برس تک فراق اوس یگانۂ آفاق سے تا زمان وصال آن فرخندہ خصال حضرت یعقوب کی آنکھ سیلانی گریہ سے خشک نہوئی اور باہم سے انکی پیشہ خم ہوئی

فصل تیسری

پس جب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کے عزیز مصر کا اور رجوع لانا دولت و اقبال کا طرف اوس حمیدہ خصال کے قولہ تعالی فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ یعنے پس رہا یوسف پیچ قید خانہ کے کئی برس — تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ بعد خلاص ہونے ساقی کے قید خانے سے سات برس حضرت یوسف زندان مین رہے اور مشہور یون ہے کہ اول سے آخر تک دس یا بارہ برس رہے اور معالم مین لکھا ہے کہ پانچ برس پہلے اوس سے اور سات برس پیچھے اوسکے جب مدت محنت کی بسر ہوئی ملک ریان نے خواب دیکھا اور صبح کو حکیمون اور مدبرون کو طلب کیا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۔ یعنے اور کہا بادشاہ نے تحقیق مین دیکھتا ہون سات گایل موٹے کہ کھاتے ہین اونکو سات دبلے اور سات بالیان سبز اور سات سوکھی اے سردارو جواب دو مجکو بیچ خواب میرے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ یعنے کہا انہون نے یہ ہین پریشان خواب اور نہین ہم جاننے

تعبیر خوابون پر یقین کے جاننے والا اور جو کہ خواب شوریدہ اور خیال ہو اوسکا فراہم آورندہ وہم وخیال ہوتا ہو ہم ایسے
خواب کی تعبیر نہین جانتے - ساقی کو کہ حاضر الوقت تھا یہ ماجرای رویا سنکر تعبیر صحیح دینے حضرت یوسف کی یاد آئی کہا ای بادشاہ
سینے اور طباخ سے خواب نذالمین دیکھے تھے اور وہان یوسف نام کہ ایک شخص ہے اوسکے آگے کہتے جسطرح اوسنے اون خوابونکی
تعبیر دی تھی اور کہا تھا اوسیطرح ہوا مجکو اوسکے پاس بھیجے تو اوس خواب کو اوس سے کہون اور تعبیر پوچھون یقین ہے جو تعبیر
بکہ وہ مرحمت فرماوے ویسا ہی ظہور مین آئیگا ملک ریان شادمان ہوا اور اوسکو بھیجا جب ساقی حضرت یوسف کی پاس گیا بہت عذر خواہی کی اور
کہا اَلْآنَ فَنَدْنِ مرکب ہین اَلْخَطَاءِ رَدَّ النِّسْیَانِ تمہارے بیان حال مین مجھسے فراموشی ہوئی - حضرت یوسف نے فرمایا تیرا کہنا تعبیر مین
تقدیر خداوند تعالی ہین اسیطرح تھا پھر ساقی نے بادشاہ کا خواب اونکے آگے کہا - حضرت نے فرمایا سات گاو فربہ اور سات خوشہ سبز عبارت
سات سال ہے کہ جہانمین فراخی ہووے اور میوہ بہت ہووے اور کھیتیان خوب پیدا ہووین اور وہ سات گاو لاغر اور سات خوشہ
خشک اشارت اور سات برسکی طرف ہے کہ اونمین قحط شدید اور تنگی مدید ظاہر ہووے اور آدمی ہلاکت پہونچے - ساقی نے خدمت
بادشاہ مین آکر خواب کی تعبیر بیان کی بادشاہ اور تمامی حاضرین بارگاہ حیران رہے بادشاہ نے چاہا کہ اپنے کانون سے اونکا بیان سنے
زندان بان اور ساقی سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے اور سیرت اسکی کیسی ہے اور کیا کام کرتا ہے کہا ایک جوان ہے دانا اور خوبرو
نیک خو عزیز کا غلام کہ اوسکو مالک سے بقیمت گران خریدا تھا وہ کہتا ہو کہ مجکو بیگناہ زندان مین رکھا ہے اور مین غلام نہین ہون بلکہ
اور پیغمبرزادہ ہون میرے بھائیون نے مجھپر حسد لیجاکر میرے باپ سے جھوٹ کہا کہ یعقوب الاہی اور نماز بانیاز گذارتا ہے اور بندگی خدا بیحد
ہر وقت بجالاتا ہے اور تسبیح اور تہلیل کہتا ہے اور ہمیشہ راہ حق ذکر کرتا ہو اور غمخواری قدیمون کی کرتا ہے اور جو کچھ اوسکو رنجا
کے گھر سے آتا ہو مہمانونکو دیتا ہے پھر بادشاہ نے عزیز کو بلایا اور کہا کہ یہ جوان کہ جسکے یہ نشان دیتے ہین اور اوسکی تعریف اور توصیف
کرتے ہین اور اوسکی اصالت اور نجابت پر دلیلین ظاہر ہین اوسکو کس واسطے قید خانہ مین رکھا ہے عزیز نے کہا میںنے اوسکو فریب مین
رکھا تھا اور اوس سے کوئی خیانت نہین ہوئی لیکن تہمت خیانت کہ میری بی بی کے ساتھ معلوم ہوئی تھی اوسکو نظر بند رکھا اور لیکن تحقیق اوسکی
ثابت نہین ہوا کہ اوس سے کوئی گناہ ہووے ہے یا نہین بادشاہ نے کہا جاؤ اور اوسکو باکرام تمام میرے آگے - جب لوگ حضرت یوسف
کے پاس گئے کہا میرا نہین آنیکا جبتک کہ بادشاہ حال مجھ بیگناہ سے آگاہ نہین ہوئے گا اور عزیز شرمندہ اور راضی نہوگا اور وہ
عورتین کہ جنہون نے ہاتھ کاٹ لیا تھا اونکو رکھا ہے اور بجاے سیب کے اپنے ہاتھ کاٹے ہین اونسے بھی حقیقت حال سوال نکرلیگا
تب بیچ لوگون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اسطرح کہتا ہے بادشاہ نے کہا بلیجاؤ اور اون عورتون کو حاضر کرو اور اونسے تمام

حقیقت پوچھو جو حسب طلب بادشاہ کے زلیخا اور اون عورتوں کو حاضر کیا اور اونسے حال دریافت کیا سب نے کہا کہ ہمنے یوسف سے سوای پاکی اور راستی کے کچھ نہیں دیکھا سنا زلیخا نے کہا کہ سچ کہتے ہو فائدہ نہیں ہے کہنا اونسے میں حضرت یوسف کی پاکی کے ساتھ اقرار کیا اور کہا میں نے اوسکو اپنے مطلب پر لانیکے واسطے بہکایا تھا پھر بادشاہ نے حضرت یوسف کو طلب کیا اونکی میں خطا معاف ہونیکا باعث اوسکی قید کے دور ہونیکا جانا بادشاہ کے ہوی بادشاہ نے جب زلیخا اور عورتوں سے سنا کہ میں حضرت یوسف کی تعریف کرتے ہیں بادشاہ کا شوق زیادہ ہوا اور کہا حضرت یوسف کو بلاؤ اور تفسیر ثعلبی میں لکھا ہے کہ بشیر ہرکارہ کو اونٹ پر سوار آراستہ لباس بہکر قید خانے میں پہونچا اور تمام حضرت یوسف کو لیکر اونٹ پر سوار کیا اور رکاب میں اور رکاب تھام کر بادشاہ کے دروازے تک لایا بادشاہ نے بندوں کو درست کیا آہستہ آہستہ حضرت یوسف کی سواری پہنچی اور کہا حضرت یوسف کہاں ہیں تب حضرت یوسف نے کہا میں تمام طہارت غسل کیا میں کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی تمام سپاہ نے سلام کیا اور جب نزدیک پہونچے بادشاہ آپ تخت سے اتر آئے اور حضرت یوسف کمال ادب سے لپٹکر ہوکر اپنے پہلو میں تخت پر بٹھایا اور باوجود تمام ہونیکے اکرام ہونے کے اور تفسیر ثعلبی اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ بادشاہ تمام زبانیں جانتا تھا سب زبان میں حضرت یوسف سے کلام کیے اور انہوں نے ہر زبان میں جواب دیا بادشاہ کمال شگفتہ اور شاداں و فرحاں ہوا اور تفسیر الوجیز میں لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف نے چاہا کہ مراجعت کرے اور بادشاہ کے پاس سے اوٹھے کہ گھر جائیں زبان عبرانی میں کہا بادشاہ کہ اس زبان کو جانتا تھا یہ سمجھا کہ یہ کوئی زبان ہے کہا یہ زبان عبرانی ہے میرے باپ دادا کی قوم سے اور یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم کا ہر جانیکے وقت اسی زبان میں دعا دیا کرتے اور یہ کلام بھی ایک اور زبان میں کیا کہ اوس زبان کو بھی بادشاہ جانتا تھا پھر بادشاہ نے پوچھا کہ یہ زبان کونسی ہے کہا یہ زبان عربی ہے اور زبان خلیل علیہ السلام اور میرے عم اسماعیل پسر خلیل کی ہے اور معالم میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف جب آتے تھے تو بادشاہ کو زبان عربی میں سلام کرتے تھے اور پھر زبان عبرانی میں دعا دیتے تھے اور وہب کہتا ہے کہ حضرت یوسف اسوقت اگرچہ تیس برس کے نئے بادشاہ نے ستر زبانوں میں اونسے کلام کیا اور انہوں نے ہر کلام کا اوسی زبان میں جواب دیا اور یہ بات میں کہ اونسے زیادہ ہو میں بادشاہ جلال نفسانی اور حب دنیا کی تھا کہ حضرت یوسف سے تعجب ہوا اور حیران رہا اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی اور جواب دلپذیر سنا پھر کہا تدبیر اوس سات سال قحط اور وبال کی کیا ہے حضرت یوسف نے کہا تمام کشور میں منادی کرنی چاہیے کہ ان سات سال فراغی اور کشائش مال میں زمیندار اور مزارع کھیتیاں بہت سی کریں اور جب غلہ کثیر اوس میں پیدا ہو دسویں ہر سال کے موافق اوسمیں سے نکالکر خرچ کریں اور باقی بنا بر توشہ آیندہ خوشوں میں رہنے دیں کہ تباہ اور خراب نہ ہونے پاوے اور ہر سال اکٹھا اور جمع کیا جاوے ۔۔۔

معالم مین لکھا ہے کہ ملک ریان بھی از دست حضرت یوسف مشرف باسلام ہوا اور مواہب علیہ مین در ذیل آیہ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ یعنے البتہ تحقیق لایا تمہارے واسطے یوسف پہلے سے دلیلین، لکھا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ملک ریان کے اسلام لانے کا سبب یہ تھا کہ ایک گھوڑا قیمتی مر گیا تھا اور حضرت یوسف نے اوسکو اپنی دعا سے زندہ کیا تھا اور وہ دیکھنے اوس معجزہ سے ایمان لایا تھا اور تفسیر مدارک اور معالم مین لکھا ہے کہ ایک تخت زرین مرصع بجواہر رنگین حضرت یوسف کے واسطے مقرر کیا اور تاج مکلل سر پر رکھا اور انگوٹھی اپنی در دست یوسف کی اور شمشیر کو حمائل کر کے حضرت کی گردن مین ڈالا اور کنجیان خزانونکی سپرد کین اور مہار اختیار مملکت شاہ کنعان کو دی اور تمام ملوک اور سلاطین اور اعیان دولت اور ارکین اور قصر اور لشکر تابع اور فرمان بردار یوسف علیہ السلام نامدار کے کیے اور عزیز کو عہدہ وزارت سے معزول کیا کہ یہ تھوڑی مدت مین اس جہان فانی سے کوچ کر گیا اور بقضای الٰہی مر گیا۔ زلیخا کو محنت واندوہ کوہ بر کوہ ہوا اور ایک ویرانہ مین جا کر بیٹھ رہی اور جس کسی سے حضرت یوسف کا قصہ سنتی تھی مال وزر اوسکو دیتی تھی تا آنکہ جو کچھ اسکے پاس تھا سب تلف ہوا اور آپ بڑھیا اور نابینا ہوئی اور باغ سے خمیدہ قامت ہو گئی اور یہ غلبۂ ضعف سے یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکو محافہ مین بیٹھے دو آدمی مین بٹھا کر جس راہ اور رستہ مین سے حضرت یوسف کی سواری جاتی تھی رکھدیتے تھے تا از سم سمند اوس جان جہان سے غبار بلند ہوتی تھی اور ایک روایت ہے کہ آخر کار بسر راہ حضرت یوسف اسنے ایک جھونپڑی بنوائی تھی اور ہمیشہ شب و روز باول پر سوز رہا کرتی تھی اور کہتے ہین کہ جب حضرت یوسف باہر آتے تھے کئی ہزار پیادے اور سوار بے سلاح اور سلاحدار انکی خدمت مین ہوتے تھے تا آنکہ ایک دن زلیخا نے حضرت یوسف کے آگے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فریاد کی کہ یا کریم ابن الکریم ذرا ٹھہرو اور قصہ بعضہ اس ضعیفہ کا سنو حضرت نے جب اسکو دیکھا اور اسکی فریاد سنی باگ گھوڑے کی تھامی اور کہا اے زلیخا کیون تیرا حال پر ملال ہے۔ کہا جب سے تمنے شاہد ملک کو آغوش مین لیا اور مجھکو فراموش کیا لاجرم یہ دیدۂ غمدیدہ از بسکہ بہت پھوٹ کر روئے نابینا ہوئے اور بار غم ہجر سے میرا قد خمیدہ اور دو تا ہوا حضرت نے کہا وہ مال اور جمال کیا ہوا کہا سب تیری راہ مین برباد اور پامال ہوا۔ اور مروی ہے کہ زلیخا نے آپ کا ناخنیت جانکر غایت شوق سے چاہا کہ دست آرزو سے اکا دامن پاک پکڑے آپ نے گھوڑا اوٹھایا اور سے دنبالہ اوسکا پکڑا اور پھونکا دم گرم زلیخا سے فی الحال وہ جلکر شعلہ ور ہوا حضرت فی خیال گرند آتش اوسکو پھینک دیا زلیخا نے کہا کہ میرے ضبط کو دیکھا چاہیے کہ اس دم گرم و سوزان کو سینے مدت دراز سے اپنے سینۂ بریان مین رکھا اور مطلق خوف جلنے سے نکیا آپ ایک لحظہ بھی متحمل اندک حرارت و سوزش نہوے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اگر اس الفت مخلوق کے عوض

خالق کی محبت میں سرگرم رہتی تو کیونکر شمہ دیدار تیری اوقات کرتی بلکہ اوسکے احسان افضال سے بزلال وصال سیراب ہوتی - پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ایمان لا بخداوند ذوالجلال اسنے الحال زلیخا ایمان لائی اوسوقت پوچھا کہ اب تجکو کیا حاجت ہے کہا چاہتی ہوں کہ خدا یتعالی پھر مجکو روشنائی آنکھوں کی اور وہی جمال اور جوانی ارزانی فرماوے تا تمہاری صورت زیبا دیکھوں اور آپ کی خدمت میں مشغول رہوں وحی آئی کہ ای یوسف جو کچھ زلیخا چاہتی ہے چاہ کہ باجابت مقرون ہوگا پھر حضرت یوسف نے دوگانہ نماز گذار کر مسجد میں کہا اور وہ عابد رگاہ کبریا کی شروع کی ہنوز مسجد سے نہ اوٹھا تھا کہ زلیخا نے کہا اے یوسف مسجد سے اوٹھا جو حاجت کہ چاہتی ہو اللہ تعالی نے عنایت فرمائی اور کہتے ہیں آنکھیں اوسکی بینا ہوئیں اور جوانی اور حسن وجمال بروجہ کمال ظاہر اور ہویدا ہوا بلکہ اگلے سے زیادہ چند در چند پیدا ہوا پھر حضرت یوسف نے کہا اب کچھ اور آرزو بھی ہے کہا اب میرا مقصود یہ ہو کہ تجکو اپنے عقد میں لاؤں اور شربت وصل اپنا پلاؤں وحی آئی کہ ای یوسف علیہ السلام جسطرح زلیخا کی تمنا ہے اوسیطرح کرو اور کسی امر میں خوف وخطر خیال میں نہ لاؤ سو چنانچہ حضرت نے جشن خسروانہ ترتیب دیکر بقانون خلیل اور دین یعقوب باآئین جمیل اور صورت خوب زلیخا کو اپنے ساتھ منعقد کیا درک التنزیل وغیرہ میں ہے تفسیر وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ کی یعنے اور البتہ ثواب آخرۃ کا بہتر ہے واسطے اون لوگوں کے کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے - وارد کیا ہے کہ حضرت یوسف نے زلیخا کے ساتھ خلوت کی باکرہ پایا اور اوسسے دو فرزند جمیل پیدا ہوئے - مرہیم - اور میشا - القصہ جب حضرت یوسف مسند جاہ اور حشمت پر بیٹھے اور مملکت اور سعادت سلطنت میں اپنا انتظام اور بندوبست کیا کہ کوئی آزردہ نہوا اور بموجب حکم تمام آدمی بزراعت مشغول ہوئے اور اس مصرفیت اور کثرت باشندہ سے عمارت پیدا ہوا اور بموجب انکے فرمان کے اناج خانہای عالی بنائے اور سال برس میں جو غلہ جسقدر کہ حاصل ہوا تمہا بقدر کفاف اوجنس سے نکالکر آدمیوں کو دیتے تھے اور باقی اوسیطرح خوشہ نہیں نگاہ رکھتے تا آنکہ قحط سالی ظاہر ہوئی اور زمین مصر اور شام میں بسبب بسا کہ باران کی تنگی کمال پیدا ہوئی - مصر کے امیر حضرت یوسف کی طرف رجوع کی اور تفسیر نواب علیہ میں لکھا ہے سال اول میں جتنی نقدی یعنے روپیہ پیسا ہر ایک کی پاس تھا سب نے دیکر ذخیرہ بادشاہی میں سے غلہ خریدا - اور دوسرے سال میں زیور جواہر اور تیسرے سال میں غلام اور لونڈیاں - اور چوتھے سال میں گھوڑا اور چارپائے - اور پانچویں سال میں زمین اور حویلیاں اور باغات اور چھٹے سال میں فرزند اور اولاد اور پھر کچھ باقی نہا - تو ساتویں سال میں سب نے خط بندگی حضرت یوسف کو دیے یعنے جو امور غلام ہوئے اور غلہ لیکر تمہید حیات میں سہے ورنہ درصورت نایابی سب ہلاک ہو جاتے اور مدارک اور معالم میں لکھا ہے کہ تیسرے سال میں چارپائے اور چوتھے سال میں

لونڈی غلام۔ اور بحر الموالج مین لکھا ہے کہ تیسرے سال مین گھوڑا ٹٹو اور مویشی اور چوتھے سال مین زمین اور حویلیان اور پانچوین سال مین لونڈی اور غلام اور باقی جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے مصورت حال بادشاہ سے ظاہر کی بادشاہ نے کہا سب تیرے غلام ہین تجکو اختیار ہے انہون نے سب کو بادشاہ کے سامنے آزاد کیا۔ اور مال و اولاد جو کچھ انسے لیا تھا انکو پھیر دیا اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ حکمت کاملہ حکیم مطلق سے نزول بلای قحط اہل مصر پر اسواسطے تجویز ہوا تھا مصری لوگ جو انکو بندہ درم خرید کہتے تھے سب انکی بندگی اور غلامی پر اقرار کرین اور انکا مملوک آپکو سمجھین اور بعد ازین انکے باب مین بے ادبانہ کلام کرنیکی مجال اور طاقت نہووے کہتے ہین حضرت یوسف علیہ السلام مدت قحط مین پیٹ بھر کر نکھاتے تھے اور مصاحب اور ندیم انکو کہتے تھے کہ تمام خزانہ ملک مصر کے تمہارے اختیار مین ہین تم کیون بھوکے رہتے ہو تو آپ یہی کہتے تھے کہ مین ڈرتا ہون اسبات سے کہ اگر مین پیٹ بھر کر کھاؤن شاید بھوکون کا حال بھول جاؤن اور انکی تدبیر مین بخوبی مصروف نرہون اور پانچوین باب ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے جب حضرت یوسف مسند حکومت پر بیٹھے روز بروز لاغر اور دبلے ہونے لگے۔ اور جب لوگ انسے اس امر مین سوال کرتے تھے تو چپ ہو رہتے تھے کچھ جواب نہ دیتے تھے۔ ایکدن جب انہون نے بکمال الحاح اور زاری کہا اگر یہ ضعف بسبب کسی امر نہانی کے ہے تو حکیم اسکے علاج مین مشغول ہووین کہا علاج اس مرض کا حاضر اور موجود ہے ولیکن مین نہین کر سکتا پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہا مستقر ہر سہ حکومت مین میرا نفس آزمندہے کہ بوسکو روٹی پیٹ بھر کر دون اور مین نہین دیتا اور صرف اسلیے یہ مشقت اپنے نفس پر کھینچی ہے کہ تا ہو کہ اور محتاجونکی موافقت حاصل ہو اور ڈرتا ہون اس سے کہ مبادا کوئی متنفس ولایت مصر مین بھوکا رہے اور روز قیامت کو اوسکی جواب دہی مجھکو گرفتار کرین اور کہین کہ تو حکومت ملکی مین مشغول ہوا اور حال ضعیفون اور محتاجون بندگان خدا سے غافل رہا **فصل** جو بھی پہونچا حضرت یوسف کے بھائیون کا ایام تنگی اور قحط مین اسطے طلب غلہ کے انکے پاس **قولہ تعالی** وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ یعنے اور آئے بھائی یوسف کے پس داخل ہوئے اوسپر پس پہچانا اونکو اور وہ واسطے اوسکے ناشناس تھے **اور** رمواہب علیہ مین لکھا ہے کہ جب اثر قحط کنعان مین پہونچا اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام تنگ ہوئی کہا ای پدر ما شنیدہ ایم کہ شہر مصر مین ایک بادشاہ عادل ہے کہ سب قحط زدونکو نوازتا ہے اور غریبون کا کام بعطای غلہ اور طعام نکالتا ہے اگر تم فرماؤ تو ہم بھی جاوین اور وہان سے کنعانکی بھوکون کے واسطے کچھ لاوین حضرت یعقوب نے اجازت دی اور ابن یامین کو کہ برادر حقیقی حضرت یوسف کا تھا اپنے پاس رکھ لیا۔ اور دسون فرزندونکو ایک ایک اونٹ اور کچھ بضاعت کہ اوسمین پشم اور پنیر اور روغن اور جلغوزہ اور چوب صنوبر اور کفشین اور اروہڑیان تھین دیکر روانہ کیا اور ایک اونٹ مع بضاعت مذکور ابن یامین کا بھی

اونکو سپرد کیا جب یہ مصر مین پہونچے جو اسیں نے حضرت یوسفؑ کو خبر پہونچائی کہ ایک جماعت کنعان سے غلہ کے خریدنیکے واسطے آئی ہے فرمایا کہ اونکو ہمارے پاس لے آؤ جب یہ دربار مین گئے تو انکو حضرت یوسفؑ نے پہچانا اور اونہون نے نہ پہچانا چنانچہ حضرت جبرئیلؑ امین نے کوئین مین انکو پیغام ملک العلام پہونچایا تہا کہ اے یوسفؑ تیرے بہائی تیرے پاس آوینگے اور اپنا احوال تجھسے عرض کرینگے اور سر موتجکو نہین پہچانینگے **اور** لکہا ہو کہ نہ پہچاننا انکا بسبب طول مدت کے تہا کسواسطے کہ بقول اصح چالیس برس واقعہ سابق پر گذر گئے تہے اور یا یہ کہ حضرت یوسفؑ نے پردہ کے پیچہے سے انکی ساتہ کلام کیا تہا اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ بسبب بدل جانی شکل حضرت یوسفؑ کی کہ جب لڑکپن تہا اور اب بڑے اور بزرگ ہوگئے تہے یا جب نحیف وضعیف تہے اور اب موٹے اور تازے ہوگئے تہے انہون نے حضرت یوسفؑ کو نہ پہچانا باوجود حدت نظر اور پرشدت بصر انکی کے خدا تعالی نے انکو حضرت یوسفؑ کو نہ کہایا اور پوشیدہ رکہنے حضرت یوسفؑ مین اسمین سر اور حکمت رکہی یا بسبب اسکے کہ حضرت یوسفؑ بادشاہونکی طرح تخت پر بیٹہے ہوئے تہے اور لباس خسروانہ پہنے ہوئے اور تاج مرصع پر اور طوق زرین گلو مین تہا اور تمام ارکان دولت اور اعیان مملکت حاضر تہے ہیبت اور سطوت سے انکی طرف نہ دیکہہ سکے حضرت یوسفؑ نے کہا تم کون لوگ ہو کہ جاسوس معلوم ہوتے ہو کہا معاذ اللہ ہم پسران یعقوبؑ پیغمبر ہین حضرت یوسفؑ نے پوچہا تمہارے باپ کے بیٹے ہین کہا بارہ تہے ایک کو تو وسا مین ہیڑیا کہا گیا اور ایک کو اوسنے اپنی نسلی کے لیے پاس رکہا ہے اور ہم دس بہائی تیری ملازمت مین آئے ہین حضرت یوسفؑ نے کہا جسکو تم چہوڑ آئے ہو اوسکا نام کیا ہی کہا ابن یامین کہتے ہین سو والدہ اوسکی ہنگام ولادت کہ راحیل نام رکہتی تہی مرگئی اور باپ نے اوسکو بشیر نام رکہا یہ پرورش کیا اور دریتیم کو صدف وار اپنی کنار مین رکہا ابن یامین مشہور ہوا **اور** ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بہائیونکو دیکہا خشمناک ہوئے اور چاہا کہ انسے بدلا لین اور عقوبت کرین وحی آئی کہ اے یوسف علیہ السلام جیسے انہون نے تیرے ساتہ برائی کی ہے اگر تو بہی انکے ساتہ اوسکے بدلے مین برائی کریگا تیرے اور اونکے درمیان مین فرق کیا ہوگا فی الحال انہون نے اونپر التفات کرنا شروع کیا اور ہر ایک کو بضاعت کے عوض مین غلہ دیا قولہ تعالے وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ یعنے اور جب طیار کیا واسطے اونکے سامان اونکا کہا کہ لے آؤ میرے پاس بہائی اپنا جو باپ تمہارے سے ہے کیا نہین دیکہتے تم کہ مین پورا دیتا ہون پیمان اور مین بہتر مہمانی کرنے والا ہون پس اگر نہین لاؤگے تم اوسکو میرے پاس پس نہین پیمان واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے قولہ تعالی قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ یعنے کہا انہون نے شتاب پہلاوین گے ہم اوس سے باپ اوسکے کو اور ہم البتہ کرنے والے ہین پہر کہا یہان تمہین کوئی پہچانتا ہے

کہا مصر کے آدمی ہمکو نہین پہچانتے ہین حضرت یوسفؑ نے کہا ایک تم مین سے یہان رہجاوے اور اور جاکر اپنے اوس بہائیکو
کہ یہان باقی رہگیا ہے لے آوین تا تمہارا حال مجھپر ظاہر اور تحقیق و تصدیق تمہارے کلام کی ہووے - اور شتابہ جاسوسی
تمہاری کا جاتا رہے اور نظر بر است گفتاری رعایت بہت کیجاوے انہون نے قرعہ پہیکا اور اوسمین شمعون کا نام نکلا یہ وہان رہا
اور باقی نو بہائی ابن یامین کے لانیکے واسطے روانہ ہوئے قولہ تعالی وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا
إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور کہا واسطے جوانون اپنے کی کہ دو پونجی اونکی بیچ شلیتون اونکی کے کہ وہ پہچانین اوسکو
جب پہر جاوین طرف لوگون اپنے کے شاید کہ وہ پہر آوین یعنے حضرت یوسفؑ نے محافظان خرمن غلات کو کہا بضاعت کہ اسنے
لی ہے اسکے عوض مین ایک ایک اونٹ گیہون سے لاد کر حوالہ کرو اور یہ بضاعت انکی ہر بار گندم مین چھپا کر رکھدو کہ انکو خبر
نہووے اور یہ واسطے تہا کہ حضرت یوسفؑ جانتے تہے کہ میرے باپ کی پاس اسکے سوا اور سرمایہ نہین پہیر دیا چاہیے یا یہ کہ جب
یہ اپنے گہر مین جاکر اونٹونکی بار کہولین اور وہ سرمایہ کہ انہون نے یہان تسلیم کیا ہے اوسمین ملاحظہ کرین اپنے اوپر اوسکو حلال
سنجانین اور پہر آوین - القصہ جب اونٹ پر بار کر کر انکو دئے اونہون نے کہا کہ ایک اونٹ ہمارے بہائی کا کہ باپ کی خدمت مین ہے
وہ بہی دو حضرت یوسفؑ نے کہا مین شمار آدمیون پر دیتا ہون نہ شمار اونٹون پر انہون نے بہت زاری کی کہ ہمارے حال
زار پر رحم کرو تا تمہاری نوازش اور کرم سے سرفراز اور ممتاز ہووین حضرت یوسفؑ نے کہا کہ اگر تم دوبارہ اوسکو لاؤ تو تمکو
گندم دیتا ہون اور اگر نلاؤ تو کیا ضرور ہے غائب کا حصہ لینا کہتے ہین کہ یہود انے گمان کیا کہ یہ بادشاہ شاید یوسف ہو کہ ہمارے
اوپر احسان بے پایان کرتا ہو اور ہمارا احوال پوچہتا ہو اور تاکید لانے ابن یامین کی فرماتا ہے - اور بلاوہ اسکے آواز اسکی
کچہ آواز یوسفؑ سے ملتی ہے اور بہائیون نے کہا یوسفؑ کو یہ سلطنت کہان دی اور یہ ذلیل و خشم کہانسے ہم پر پونچا خدا
جانے کہ وہ ہمان مین کہان نا پدید ہوا اور اگر یہ یوسف ہوتا تو ہمارے ساتہ اتنی نکوئی نکرتا بلکہ بدلا بد سلوکیون کا لیتا جب
یہی گفتگو کرتے ہوئے یہ کنعان کو روانہ ہوئے قولہ تعالی فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا
نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ یعنے جب پہر آئے طرف باپ اپنے کی کہا انہون نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہمسے پیمانہ پس بہیج
ساتہ ہمارے بہائی ہمارے کو پیمانہ کر دالا دین ہم اور ہم واسطے اوسکے البتہ نگہبان ہین حضرت یعقوبؑ نے انسے احوال پوچہا
اور کہا یوسفؑ کی بہی کچہ خبر معلوم ہوئی اور کسی سے پوچہا کہا تعجب ہے کہ اتنے برس گذرے کہ اوسکو بہیڑیا کہا گیا ہم کس سے
پوچہتے - پہر حضرت یعقوبؑ نے کہا عزیزو تمسے کیونکر پیش آیا جو کچہ کہ گذرا تہا انہون نے من و عن بیان کیا اور بہت شکر گزاری

اوسکی ظاہر کی اور بغایت اوسکی تعریف اور توصیف زبان پر لائے اور کہا باران کرم اوسکا سب پر برستا ہی اور خوان الوان نعمت اوسکا سب جگہ چنا ہوا ہے اور اوسنے یہی ہمسے کہدیا ہی کہ اگر بار دگر اوس بھائی کو کہ وہان چھوڑ آئے ہو نہ لاؤگے تو میں تمکو طعام نہیں دینے کا اور تمہارے کذب و فریب پر یقین ہوگا حضرت یعقوب نے اپنے دلمیں کہا کہ شاید یوسف ہے کہ ایسی باتیں انسے کہیں پھر جب انہوں نے گندم کے بار کھولے اور اپنا سرمایہ اون بارون میں پایا باپ کو آگے دوڑے آئے اور کہا ای پدر جو کچھ ہمنے عزیز مصر کے مہمان یہان کیے از راہ دروغ نہیں کہی ہمارا سرمایہ بھی ہمکو پھیر دیا ہے یہ موجود ہے اب اگر ہم پھر جاوینگے اور ابن یامین کو اپنے ساتھ لیجاوینگے ابکی بار سے طعام بیشتر لاوینگے حضرت یعقوب علیہ السلام کا اس امر سے گمان اور زیادہ ہوا کہ وہ یوسف ہے پھر کہا ابن یامین کو میں تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا تا آنکہ تم قسم کھاؤ کہ اوسکو زندہ اور سلامت میرے پاس نہ پہونچا دوگے کہ اسکے دور رہنے سے نہایت متفکر ہوا اور اسکی جدائی سے نہایت مضطر ہونے لگا انہوں نے قسم کھائی پھر حضرت یعقوب نے اوس طعام میں سے آدھا کنعانیون کو دیا اور آدھا اپنی اہل کے واسطے کہا اور فرزندونکو جانیکے واسطے رخصت کیا اور کہا جب مصر میں پہونچو تو سب بھائی ایک دروازے سے نجانا سبھوں کو ایکنظر تکو لگجاوے اور یہ سرمایہ کہ تمنے اپنے اونٹونکے شکم میں پایا ہے پھیر لیجاؤ شاید غلطی سے تمہارے غلے کے بار میں نہ لگیا ہو کہ تمپر اسکا کہنا حلال نہوا پس یہ روانہ ہوئے اور ادھر حضرت یوسف علیہ السلام انتظار میں تھے کہ ابن یامین کو کب لاوینگے جب یہ مصر میں پہونچے تو الگ الگ اور جدا جدا دروازونمیں سے کہ جسطرح باپ نے وصیت کردی تھی داخل ہوئے جب حضرت یوسف کو خبر ہوئی کہ گیارہ آدمی کنعان سے یہان آئے ہیں حضرت یوسف شاہ شاہان اور باغ باغ متصور اس وقت کے ہوئے کہ گیارہوان ابن یامین ہوگا امر حکم دیا کہ سبکو لے تو قف آنے دو اور اوسوقت حضرت یوسف تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور نقاب اپنے منہ پر ڈال لی تھی پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا ہم وہی کنعانی ہیں کہ آپنے حکم فرمادیا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ اوسکو باپ سے کہکر اور عہد و پیمان کرکر لائے ہیں اور سرمایہ کہ لیگئے تھے روبرو رکھدیا کہ شاید یہ بھول سے ہمارے غلے میں رہ گیا تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ہمکو اسکی حاجت نہیں ہے ہمنے تمکو دیا اور کہا بیٹھ جاؤ یہ فرش پر بیٹھ گئے پھر خوان کھانیکا آراستہ کرکے انکے آگے رکھوادیے اور کہا وہ وہ بھائی حقیقی ایک ماں باپ سے ایک ایک خوان میں طعام کھاؤ دو دو ایک ایک خوان پر بیٹھ گئے اور ابن یامین اکیلا رہگیا اور رونے لگا حضرت یوسف نے کہا ای جوان کنعانی تو کیون رونا ہے کہا ای بادشاہ کیا کروں تو نے حکم کیا کہ ہر شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایک خوان پر بیٹھے میرا بھائی یوسف مجھکو یاد آیا اگر وہ ہوتا تو اسوقت میرے ساتھ موافقت کرتا اور میں تنہا نہ ہوتا حضرت یوسف نے اپنے بھائی بن یامین سے کہا اور تیرے ساتھ خوان پر بیٹھونگا پھر کہا اس خوانکو

اوٹھا کر پردہ کے پیچھے لیجاؤ اور آپ بھی پردہ کے پیچھے گئے اور اوسکو بلایا۔ بحر المواج میں لکھا ہے کہ اسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے ابن یامین کے جامہ پر یوسف کا نام بہت لکھا ہوا دیکھا پوچھا اسکا کیا سبب ہے اوسنے کہا کہ یہ نام اوسی برادر گم گشتہ کا ہے کہ اوسکے شوق اور محبت سے میں لکھا ہے تا ہر وقت پیش نظر رہے پھر جب حضرت یوسف نے نقاب بستہ ہاتھ کہانے پر دراز کیا ابن یامین نے کہ وہ ہاتھ دیکھا تو پھر رونا شروع کیا حضرت یوسف نے کہا اب کیوں روتا ہے کہا یہ ہاتھ یوسف کے ہاتھ سے مشابہ ہے اسواسطے روتا ہوں کہا تیرا بھائی یوسف کیا ہوا کہا اوسکو بھیڑیا کھا گیا اور آرام میرے اور میرے باپ کی دل سے لی گیا۔ کہا تو نے اوسکو بھیڑیے کو کھاتے دیکھا ہے کہا میں اوسوقت وہاں تھا اپنے بھائیوں سے سنا ہے۔ پھر حضرت یوسف نے بھائیوں کو طلب کیا اور یہ حال انسے پوچھا انہوں نے کہا ہاں اسیطرح پر ہے اور ہماری آنکھوں کے سامنے واقع ہوا ہے حضرت یوسف نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی اونٹ کے پیچھے دوڑ کر اونٹ کو پکڑ لیتا ہے اور اوسکو پارہ پارہ کر ڈالتا ہے کہا اسیطرح پر ہے اور شمعون کو دکھایا کہ وہ شخص یہ ہے حضرت یوسف نے کہا جو شخص کہ اونٹ کا یہ حال کرے اوسکے آگے اوسکے بھائی کو بھیڑیا کیونکر پھاڑ ڈالے پھر کہا میں نے سنا ہے کہ کوئی تم میں سے درخت کو جڑ سے اوکھاڑ لیتا ہے اور اوسکی ٹہنی اور شاخیں جدا جدا کر ڈالتا ہے کہا ہاں اور روبیل کیطرف اشارت کی کہ وہ یہ ہے حضرت یوسف نے کہا ایسے بھائی کے آگے بھیڑیے کو بھائی کا پھاڑ ڈالنا کیونکر عسیر ہوگا پھر حضرت یوسف نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہے کہ اگر دروازہ پر آکر نعرہ مارے تو جو حاملہ کہ شہر میں ہووے اوسکی آواز کی ہیبت سے اوسکا حمل گر پڑے اور پھر دوبارہ اگر آواز مارے تو تمام جوان لڑکے دیوانے ہو جاویں کہا ہاں ایسا ہی ہے اور روبیل کو آگے کر کے کہا یہ صفت اس شخص میں ہے حضرت یوسف نے کہا ایسے شخص کو روبرو بھیڑیے کی کیا طاقت کہ اوس سے ایسا امر وقوع میں آوے یہ سب شمعون کا کیا ہوا کہ جب ہوا رہے پھر انکو رخصت کیا اور فقط ابن یامین کو تنہا واسطے کہانے کے رکھ لیا اور اسکا شوق دیدار بسیار غالب دیکھا اور آن کلمات شوق آمیز اوس سے سنے نقاب چہرے سے اوتار ڈالی اور گلے لگا لیا آیہ قال انی انا اخوک فلا تبتئس لہا کا تو ایفعلون کہ کہا تحقیق میں ہوں بھائی تیرا پس مت غمگین ہو سا تھ اوس چیز کے کہ تم کرتے تھے ابن یامین نے حضرت یوسف کا مونہ دیکھا بیہوش ہو گیا اور جب ہوش میں آیا بزبان حال کہا بیت

اگر می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب ۔ خوشتر آن دارم چنین راحت پس از چندین عذاب

پھر تمام قصہ حضرت یوسف نے جو کچھ کہ گذرا تھا ابن یامین کے آگے بیان کیا اور کہا باپ کا اہتمام تیرے باپ میں جو کہ ہے میں جانتا ہوں اگر بے بہانہ اور حیلہ تجھکو بلانے دوں گا تو اوسکو غم واندوہ بیشتر سے بیشتر ہوگا اگر تو راضی ہو تو کسی بہانہ سے اپنے پاس رکھوں لیکن تجھکو چاہیے کہ یہ راز اور بھائیوں سے مخفی رکھے اور ہرگز زبان پر نلاوے ابن یامین نے قبول کیا اور پردہ کے باہر آیا۔

پھر حضرت یوسف نے حکم کیا کہ کارسازی کنعانیونکی کردین پھر ہر بھائی کو ایک ایک اونٹ گیہون سے بھر کر حوالہ کیا آیہ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ پس جب طیار کیا واسطے اونکے سامان اونکار کھدیا ایک پیالہ مرصع پانی پینے کا بیچ شلیتہ بھائی اپنے کے آیہ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ پھر پکارا ایک بکانیوالے نے ای قافلہ والو تحقیق تم البتہ چور ہو۔ لکھا ہے کہ ایک پانی پینے کا باسن تھا یا طاس یا کوئی اور باسن تانبے کا یا سونے کا یا چاندی کا یا زبرجد کا مرصع بجواہر اور سمین بادشاہ وقت پانی پیتا تھا اور اندنون مین اوسکو طعام کا پیمانہ بنا لیا تھا حضرت یوسف نے کہا کہ اسکو ابن یامین کے بار مین چھپا کر رکھدو چنانچہ بموجب حکم کے رکھدیا پھر اونکو اجازت دیکر روانہ کیا جب یہ ایک منزل گئے ایک جماعت ملازمین اونکے پیچھے پیچھے اوسطرف کی تلاشمین گئی تا اونکے اسباب مین تفحص اور تجسس کرین شاید کہ وہ شے پیدا ہو و جب ملازمین وہان پہونچے انکو آواز دی کہ ای کاروانیان تم چور ہو باین معنی کہ یوسف کو تمنے اپنے باپ سے چرایا ہے باختیار خدا یتعالی نے اونکی زبان سے کہوایا انہون نے یعنی بفرمان حضرت یوسف نہین کہا جب یہ ندا انہون نے سنی آیہ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ کہا اونہون نے اور مونہہ پھیر کر کھڑے ہوئے اوپر اونکے کہا کیا چیز کھوئی گئی ہے تمہاری کہ ہمسے تفحص کرتے ہو اور ہمکو چور کہتے ہو آیہ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ کہا انہون نے کھو گیا ہے پیالہ بادشاہ کا اور واسطے اوس شخص کے کہ لے آوے اوسکو بوجھ ہے اونٹ کا اور مین ساتھ اوسکے ضامن ہون آیہ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ کہا اونہون نے قسم ہے خدا کی تحقیق جانتے ہو تمہین آئے ہم تو کہ فساد کرین بیچ زمین کے اور نہین ہم چور۔ کہا ہم اہل دین ہین اور اہل دین ہین کہ سرمایہ کہ تمنے پہلے ہمارے شلیتو نمین رکھدیا ایکی نوبت کہ ہم آئے اوسکو لیتے آوے اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونکو کیسا بندہ دیئے ہین تاکہ یکی کہیتی نکھانے یا دین آیہ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ کہا اونہون نے پس کیا ہے سزا اوسکی اگر ہو تم جھوٹے حضرت یوسف کے ملازمین نے کہا اگر تم جھوٹے ہوئے اور وہ شے بہ تمہارے بار مین سے نکلے تو کیا سزا ہو دوسے آیہ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ کہا اونہون نے سزا اوسکی یہ ہے جو شخص کہ پایا جاوے بیچ شلیتے اوسکے پس وہی ہے بدلا اوسکا ایسا ہم بدلا دیتے ہین ہم ظالمونکو کہ جو کوئی چوری کرے اور وہ چیز چوراینوالے کے پاس نکلے چوراینوالا صاحب چیز گم گشتہ کا غلام ہوجاوے آیہ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ پس شروع کیا ساتھ شلیتون اونکے پہلے شلیتے بھائی اپنے کی پھر نکال لیا اوسکو شلیتے بھائی اپنے کے سے۔ پھر انہون نے اونکے سب بار و نمین ڈھونڈھا اور بار ابن یامین سے اوسکو نکالا اور باو تہا کے پاس لائے حضرت یوسف نے کہا یہ کیسا فعل تمنے عمل مین آیا تم کہتے ہو کہ ہم اولاد پیغمبرین اور بزرگ اور برتر ہین انہون نے

حیا سے سر جھکایا اور زبان طعن ابن یامین مسکین پر کھولی کہ یہ کیا فعل نامناسب تجھسے سرزد ہوا کہ اس شہر بیگانہ مین ہمکو رسوا کیا اور عوض انکے احسان کے کفران نعمت کیا۔ پھر کہا اگر اسنے چوریا تو کچھ عجب نہین کہ اسکے بھائی نے بھی طفولیت مین چوری کی تھی اور اسکا حال اسطرح پر ہے کہ بحر المواج مین بیچ تفسیر قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ط کہا اونہون نے اگر چوری اوسے پس تحقیق چوریا تھا ایک بھائی اسکے نے پہلے اس سے۔ لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن مین در حالت خوردی اپنے باپ کے گھر مین سے یا خالہ کے گھر مین سے ایک بکری کا بچہ یا ایک روٹی یا ایک مرغی چوراکر ایک فقیر کو دی تھی یا یہ کہ اپنے نانا کے گھر مین سے وہ کافر حربی تھا اپنے خالو کے گھر مین سے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا ایک تھیلی مین سے ایک سونے کا بت نکالکر اور اوسکو توڑکر جس جگہ کہ مرے ہوئے جانور ڈالدیتے تھے دفن کر دیا تھا۔ یا یہ کہ جب انکی ماں نے چاہا کہ حضرت یعقوبؑ کے ساتھ جیران سے فلسطین کو جاوین حضرت یوسفؑ کو انکی نانا کی گھر بھیجا تھا اور وہان انکو ایک دشنہ زرین خفیہ ہاتھ لگا تھا اور انہون نے لاکر اپنی ماں کو دیدیا تھا اور یہ اوسکو اپنے ساتھ لیگئی تھی انکی بھائیون نے انکو چوری کے ساتھ متہم کیا تھا۔ یا یہ کہ ایک کمربند خفیہ انکی پھوپھی نے انکی کمر مین باندھا تھا اور چوری کے ساتھ تہمت کی تھی اور اس امر سے انکی پھوپھی کی یہ مراد تھی کہ یہ ہمیشہ میرے پاس رہے چنانچہ پہلے بھی یہ مذکور ہو چکا اور یہ روایت اخیر اتہام سرقہ نسبت اور روایات کے قریب بصحت ہے اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ یہ بات حضرت یوسفؑ کو بہت معلوم ہوئی اور اپنے دلمین کہا کہ اتنی ایذا اور جور و جفا مجھپر کیے ہین اور اتنے برس گذرے ہین اب بھی ایسا ایسا میرے حق مین کہتے ہین پھر ابن یامین کو اپنے آدمیون کے سپرد کیا اور بھائیون نے ہرچند کہ انکی رہائی مین مبالغہ کیا کچھ پیش نگیا۔ اوسوقت روبیل کی آنکھین شعلہ زن ہوئین اور بدن کے بال مثل خار کھڑے ہوگئے اور اوسکے کپڑون مین سے باہر نکل آئے اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ روبیل نے اپنے بھائیونکو کہا دس بازار اور انکی اہل کہ اس شہر مین ہین اونکو تہا مجھپر چھوڑ دو اور حاکم کو تم پکڑلو یا حاکم کو مجھپر چھوڑ دو اور تم سب اہل بازار پر حملہ کرو بھائیون نے کہا فقط حاکم سے اپنی کفایت اور حمایت چاہو اور یہ امر عظیم اور کار فخیم نہ اختیار کرو کہا مجھسے جدا ہو اور دور ہو اور چاہا کہ فریاد کرے اور نعرہ مارے حضرت یوسفؑ نے جب یہ حال دیکھا خوف مین آئے اور اپنے بیٹے کو کہا کہ اپنے دونو ہاتھ اسکے بیٹھنے پر رکھ۔ جب اوسکا ہاتھ روبیل پر پہونچا اسکے غضب اور غصہ نے تسکین پائی روبیل نے اپنے بھائیون کیطرف رجوع کرکے کہا تمنے مجھکو مس کیا ہے انہون نے کہا نہین بخدا کہ اس شہر مین حضرت یعقوبؑ کی اولاد کا تخم ہے کسواسکے کہ جب انمین کوئی خشمناک ہوتا تھا اور دوسرا اولاد یعقوبؑ سے اوسکو مس کرتا تھا تو اوسکا غصہ تسکین پاتا تھا معالم مین لکھا ہے کہ دوبارہ پھر روبیل خشمناک ہوا اور حضرت یوسفؑ کی تخت کیطرف ارادہ کیا یہ جلدی سے نقاب بستہ تخت سے

اور تکرار ہو سکو گے اور کہا ای کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہوئے اور گمان کرتے ہو کہ کوئی تمہارے اوپر غلبہ نہیں کر سکتا جس خدا نے کہ زبردست پیدا کیا اور ما کو تم سے ناتوان تر بہت ہیں لیکن کوئی توانا تر بھی تو تم سے ہوگا انہوں نے دیکھا کہ مقصد بزور پیش نہیں جاتا یکا یک عجز و زاری کرنی شروع کی آیہ یا آیتہا العزیز ان لہ اباً شیخاً کبیراً فخذ احدنا مکانہ انا نراک من المحسنین ۷۸ یعنے کہا انہوں نے ای سردار تحقیق ولسطے اوسکے باپ ہے بوڑھا بزرگ پس لے ایک کو ہم میں سے جاگہ اوسکی تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجکو احسان کرنیوالوں سے جو کہ اوسکا باپ پیر اور ضعیف ہے اور بعد ہلاک ہونے یوسفؑ کے اوسکے ساتھ کمال الفت اور محبت رکھتا ہے اگر یہ ہمیں منظور ہے تو اسکے بھائی اور ہم میں سے ایک کو کہ سادہ لاہا رہا ہے بھیجا جاوے کہ ہمیں مقصد یوسفؑ اور اوسکے بھائی کو ہاتھ لاوے یا کم کیا آیہ قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذاً لظالمون ۷۹ کہا اوسنے کہ پناہ ہے اللہ کی کہ میں ہم سوا اوس شخص کے کہ پائی ہے میں نے چیز اپنی نزدیک اوسکے تحقیق ہم البتہ اوسوقت ظالموں سے ہوں یہ علما استیئسوا منہ خلصوا نجیا قال کبیرہم الم تعلموا ان اباکم قد اخذ علیکم موثقاً من اللہ ومن قبل ما فرطتم فی یوسف فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وہو خیر الحاکمین ۸۰ پس جب ناامید ہوئے اوسسے کہ کچھ بس نہ چلے اوسکے ہوئے کہا بیٹے اوسکے کیا نہیں جانتے تم یہ کہ باپ تمہارے نے تحقیق لیا تھا تم سے عہد خدا کا اور پہلے اس سے کہا تقصیر کی تم یوسفؑ کے پس ہرگز نہ ٹلوں گا میں اوس زمین سے یہانتک کہ پروانگی دے مجکو باپ میرا یا حکم کرے مجکو اللہ واسطے میرے اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہے ارجعوا الی ابیکم فقولوا یا ابانا ان ابنک سرق وما شہدنا الا بما علمنا وما کنا للغیب حافظین ۸۱ وسوال کر اوس شہر سے کہ تھے ہم اوسمیں اور قافلہ سے کہ آئے ہم اوسمیں اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں بلکہ سولت لکم انفسکم امراً فصبر جمیل عسی اللہ ان یاتینی بہم جمیعاً انہ ہو العلیم الحکیم ۸۳ وروگردان ہوا اوسسے کہا اے یوسفؑ واابیض عیناہ من الحزن فہو کظیم ۸۴ کہا بلکہ بنا دی ہے واسطے تمہارے تمہاری نفس تمہارے پس صبر بہتر ہے شتاب ہو کہ لاوے مجھ پاس اوسکو سب کو تحقیق وہ جاننے والا حکمت والا ہے اور روگردان ہوا اوسسے اور کہا ای افسوس اوپر یوسفؑ کے اور سفید ہوگئیں آنکھیں اوسکی یعنے یعقوبؑ کی غم سے پس وہ غم بھرا ہوا تھا۔ آیہ قالوا تاللہ تفتؤا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً او تکون من الہالکین ۸۵ کہا اوسنے قسم خدا کی ہمیشہ یاد کرتا رہیگا تو یوسفؑ کو یہانتک کہ ہو جاوے تو ہلاک ہونے والوں سے یا ہو جاوے تو ہلاک ہونے والوں سے یا ہو جاوے تو ہلاک ہونے والوں سے یہانتک کہ ہو جاوے

وَحْزنی اِلَی اللّٰہ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا سو اسی کے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں بیقراری اپنی کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہوں میں خدا کیطرف سے جو کہ تم نہیں جانتے۔ القصہ جب یہ نا امید ہوئے اور جانا کہ عزیز ابن یامین کو نہیں دینے کا کنعان ہو کر طرح طرح کی تدبیریں اور تجویزیں شروع کیں یہودا نے کہا صاحبو تم نے ابن یامین میں باپ نے تمسے عہد و پیمان کیا ہے اور اس امر میں تمنے قسم کھائی ہے اور آگے تمسے یوسفؑ کے باب میں تقصیر واقع ہوئی ہے مصلحت اور مقرون صلاح اسطرح پر ہے کہ میں یہاں رہوں اور تم جاکر حقیقت حال باپ کی آگے بیان کرو دیکھو وہ کیا فرماتا ہے یہ کنعانکو روانہ ہوئے اور باپ کی خدمت میں جاکر جو کچھ بھائی نے کہا تھا عرض کیا حضرت یعقوبؑ نے کہا تمنے آپسمیں قرار دیکر اپنے ہاتھوں سے آپ کیا ہے وگرنہ عالم مصر کیا جانے کہ ملت ابراہیمی میں چور کی یہ سزا ہے کہ اسکو غلامی میں لے لیا چاہیے کہ بادشاہ مصر کے آئین میں چور کو مارنا اور دونا چند چیز چوری جانیکا تاوان لینا تھا نہ غلام کر لینا اب میرے اوپر صبر جمیل اور شکر جزیل لازم ہے شاید خدا تعالی یوسفؑ اور بن یامین اور اوس تمہارے بھائیکو کہ مصر میں رہگیا ہے لاوے کہتے ہیں کہ بعد اسکے حضرت یعقوبؑ کی آنکھیں اور زیادہ تاریک ہوئیں اور کمر بہت جھک گئی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ کا ایک دوست تھا اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ انکا ایک ہمسایہ تھا وہ انکے پاس آیا اور کہا ای یعقوبؑ کیا چیز ہے کہ جس سے تمہاری آنکھوں کی بینائی جاتی رہی اور کمر جھک گئی اور مونہہ کی آب و رونق اور رنگ متغیر ہو اہی حضرت یعقوبؑ نے کہا یوسفؑ کے رونے سے بینائی آنکھوں کی جاتی رہی اور بن یامین کے غم نے میرے قد کو خمیدہ کیا اور انکے اور بھائی انکے نے کہ مصر میں ہے آب و رنگ مونہہ میرا متغیر کیا حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای یعقوبؑ اگر خدا تعالی کے آگے روویں تو فائدہ رکھے اوسکے آگے رونا فائدہ نہیں کرتا بعضے کہتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ پچیس برس تک حضرت یوسفؑ کی یاد کیا کیے کوئی وقت ہوتا تھا کہ حضرت یوسفؑ کا حال فراموش کرتے تھے تا آنکہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالی بعد سلام فرماتا ہے کہ یوسفؑ کو کب تک یاد کرتا رہیگا تو زندہ ہے یا مردہ ان یعقوبؑ نے کہا الونگا پھر حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کا نام نہ لیا جبتک کہ حضرت یوسفؑ نے خواب سے نقل ہے کہ کنعان میں یعقوبؑ نے کہا ای پدر یا دیوسف میں کبتک اندوہناکی کروگے ایسا نہو کہ اس غم و اندوہ میں جاں حضرت یعقوبؑ نے کہا اس غم و اندوہ کی اپنے خدا سے شکایت کرتا ہوں کہ وہ دستگیر بیکساں ہے اور چارہ بیچارگاں ہے اور کسی سے حاجت نہیں رکھتا ہوں تو اہبا علیہ میں ہے کہ بعضی تفسیروں میں روایت کی ہے کہ جب حضرت یعقوبؑ نے یہ بات کہی وحی آئی کہ ای یعقوبؑ قسم ہے مجھکو اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر یوسفؑ اور بن یامین مر گئے ہوتے اس خواری اور بیکسی سے کہ خاص عام درگاہ میں تو کہتا ہے پھر زندہ کر کے تیرے پاس پہونچا دیتا اس خبر فرحت اثر سے اپنے فرزندوں کو کہا کہ میں جانتا ہوں

جو کچھ کہ تم نہیں جانتے ہو حیات اور پہنچے یوسف اور بن یامین ہیں اور کہتے ہیں کہ ایکدن حضرت یعقوب نے جبرئیل سے کہا ملک الموت سے پوچھو کہ یوسف کی جان قبض کی ہے یا نہیں جبرئیل گئے اور پھر آئے اور کہا ملک الموت کہتا ہے کہ اوسکی جان مینے قبض نہیں کی اور معالم میں لکھا ہے کہ ایکدن ملک الموت حضرت یعقوب کی زیارت کو واسطے آئے تھے۔ اور بحر الملواج اور مدارک میں لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت کو خواب میں دیکھا تھا پھر تقدیر اونسے پوچھا کہ یوسف کی روح قبض کی ہے کہا نہیں واللہ کہ وہ زندہ ہے اگر اوسکو تو ڈھونڈے اور طلب کرے شاید کہ اوسکو پاوے پس اس امیدواری سے حضرت یعقوب نے کہا اے فرزند جاؤ اور حال یوسف اور اوسکے بھائی کا تفحص کرو اور رحمت خدا سے ناامید نہ ہو اور مواہب میں ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۝ یعنے اے میرے بیٹو جاؤ پس خبر لو یوسف سے اور بھائی اوسکے سے اور مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے تحقیق نہیں ناامید ہوتا رحمت خدا کی سے مگر قوم کافرونکی پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے کہا اونھوں نے اے عزیز لگی ہے ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور لائے ہیں ہم پونجی حقیر یعنے تھوڑی پس پورا دے ہمکو پیمانہ اور خیرات کر اوپر ہمارے تحقیق اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والونکو لکھا ہے کہ حضرت یعقوب نے فارض جن یہود اکو کہ ہر زمانہ رہے اور متابعت فکر نام احمد و اعتقاد بہ اسرائیل ہیں امتیاز رکھتا تھا طلب کیا کہ عزیز مصر کو اس مضمون کا نامہ لکھا چاہیے کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کیطرف سے معلوم ہووے عزیز مصر کو کہ ہم وہ اہل بیت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیم کو مختار کیا ہے یعنے ابن ابراہیم خلیل اللہ کو کہ میرے دادا تھے اونکی ہاتھ پاؤں باندھ کر آتش نمرودی میں ڈالا اور حق تعالیٰ نے اوسکو اوس آگ سے نجات دی اور میرے باپ اسمٰعیل کے گلے پر چھری رکھی خدا تعالیٰ نے اوسکے واسطے فدیہ بھیجا اور میرا لقب یعقوب تھا کہ سب فرزندونمیں دوست تر تھا اوسکو جنگل میں لیگئے اور پیراہن خون آلودہ لائے اور کہا اوسکو بھیڑیا کھا گیا میں اوسکے فراق میں اتنا رویا کہ میری آنکھیں سفید ہوگئیں اور اوسکا ایک بھائی سگا تھا کہ اوس سے اپنی تسلی کرتا تھا اوسکو تمنے چور بنا کر رکھ چھوڑا ہے اور ہم اوس خاندان میں سے نہیں ہیں کہ چوری کریں ہاہم میں سے کوئی چور ہووے اگر میرے اس فرزند کو پھیر دو تو تمھارا مراد الٰہی تیرے واسطے دعا کرونگا کہ اوس دعا کا اثر تیری ساتوین نسل تک پہونچیگا والسلام یہ لکھکر اپنے فرزند کو دیا اور تعویذ اسمائے پنجس اور بسم اللہ کم قیمت یا کپڑے پشم اور روغن اور پنیر اور مثل اوسکے مرتب کر کر انکو مصر میں بھیجا اور یہ وہاں پہونچکر اتفاق اوس بھائی کے کہ وہاں تھا حضرت یوسف کے پاس گئے اور اوس نامہ کو دیا حضرت یوسف

علیہ السلام نے اوس نامہ کو زیر نقاب پڑہا اور زار زار مثل ابر نوبہار کے روئے اور اوسیوقت اوس نامہ کا جواب لکھا کہ یعقوب بن اسحاق
بن ذبیح اللہ بن خلیل اللہ کو عزیز مان کی طرف سے واضح ہو کہ تحقیق پہونچی میرے پاس ایک کتاب مستطاب کہ مشتمل تھی اوپر مضمون آبار
کرام تمہارے کے اور مبتلا ہونے تمہارے کے ساتھ فراق اولاد امجاد کے اور واقف ہوا مین اسپر جانتے ہے تمکو صبر جمیل کسواسطے کہ جو کوئی صبر
کرے ظفر پاوے جیسے تمہارے بزرگون نے صبر کیا اور ظفر پائی والسلام جب یہ نامہ کا جواب بوساطت فارض حضرت یعقوب کو پہونچا کہا
مین اس نامہ سے کلام یوسف کا پاتا ہون کسواسطے کہ اس نامہ مین بیان اون کا کلام نہین بلکہ یہ پیغمبرون کا سخن ہے۔ پہر حضرت یعقوب نے
اپنے فرزندونکو نامہ لکہا کہ تم وہین رہو اور عزیز کے ساتھ تواضع کرو تا کہ تمپر فضل کرے اور میرے فرزند بنیامین اور یہودا کے اور بعد تمام کے
بارہی برس کے قحط اور تنگی میان بہت ہے۔ جب یہ نامہ فرزندونکو پہونچا سب بہائی جمع ہو کر حضرت یوسف کے پاس آئے اور اوسکے آگے
اور زاری کرنی شروع کی اور کہا ہم یہان مسافر اور غریب ہین اور ہمارا باپ وہان بہت شقت سے یہ سنکر یوسف اوپر اعتبار کر کہا تم نے
اپنے فضل و کرم سے قبول کرو اور ہمکو حیران و پریشان نکرو اور اسقدر ہمپر گیہون عنایت فرما اور ہمارے بہائی کو بھی صدقہ مین ہمکو دے
کہ چونکہ تمام اہل ولایت تیرے غلام ہین اسکے غلام ہونیسے تجکو کیا فائدہ اوسوقت حضرت یوسف کا دل بھر آیا آیہ قَالَ ہَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ
بِیُوسُفَ وَاَخِیْہِ اِذْ اَنْتُمْ جٰہِلُوْنَ یعنی کہا کہ جانتے ہو تم کیا کیا نہایت تئیں یوسف کے اور بہائی اوسکے جب تم جاہل تھے اور رلکہا ہر کہ برائی کرتا
انکا حضرت یوسف کے ساتھ قوی ہے اور بن دیکہے ساتھ اوسکے خوار اور بے اعتبار رکہتے تھے بمرتبہ کہ کیسے ساتھ یہ کلام نکرتا تہا
مگر بعجز و مذلت۔ اور حضرت یوسف نے یہ باتین از روے نصیحت کین نہ بوجہ عتاب اور پہر حضرت یوسف نے اپنے مونہہ پرسے نقاب اور تاج
اور تاج سر پرسے اوٹہا لیا انکی جب اوس شکل و شمائل پر نظر پڑی آیہ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ کہا اور تمون نے کیا تحقیق تو ہی یوسف
کسواسطے کہ یہ جمال بوجہ کمال اور کا نہین ہے آیہ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَہٰذَآ اَخِیْ قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا اِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ
لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ کہا کہ مین ہون یوسف اور یہ بہائی میرا ہے تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے
اور صبر کرے پس تحقیق اللہ ضائع نہین کرتا ثواب احسان کرنے والون کا۔ پس سب بہائی تخت کے پاس آئے اور چاہا کہ حضرت یوسف
کی پابوسی حاصل کرین حضرت یوسف نے تخت پرسے اوترکر انکو گلے سے لگایا انہون نے کہا آیہ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ كُنَّا
لَخٰطِـِٕیْنَ کہ قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق پسند کیا تجکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم خطاکار۔ بعد اسکے جس صورت اور نکوئی صورت
خدا یتعالی نے تجکو پیدا کیا ہے ہمکو پیدا فرمایا اور ہم گناہگار ہین اپنے فضل و کرم سے ہمپر بخشش کر آیہ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ
لَكُمْ وَہُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کہا نہین ہے اوپر تمہارے آجکے دن بخشے گا اللہ واسطے تمہارے اور وہ بہتر رحم کرنیوالا ہے

حضرت یوسفؑ نے کہا تمہارے واسطے کچھ مواخذہ نہین ہے آج کے دن تمہارا ہر گزشتہ گناہ بخشا جاتا ہے اور امیدوار ہون کہ خدا تعالےٰ بھی تمکو عفو کریگا کہ تمنے اپنے گناہ پر اعتراف کیا اور اوس سے پشیمان ہوئے۔ روایت کرتے ہین کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیون کی خطا معاف کی اور ہر روز اپنے پاس سے طعام صبح و شام طلب کرتے تھے ایکدن انہون نے حضرت یوسفؑ کو پیغام بھیجا کہ ہمسے بہت خطائین واقع ہوئی ہین اور اسقدر کہ تو عنایت اور التفات ہم پر فرماتا ہے ہم زیادہ شرمندہ ہوتے ہین کہا تمنے قدوم سعادت لزوم اپنے سے میرے اوپر منت عظیم رکھی ہے کیواسطے کہ اہل مصر مین ہر چند مین حکمران ہون اور سب میرے مملوک ہین لیکن تم ہی میرے حقیقی بندے ہو میں نے خریدہ بحکومت رسیدہ جانتے تھے اب تمہارے آنیسے میرا نسب برادرانہ ظاہر ہوا اب امیدواری حضرت باری سے یہ ہے کہ دیدار پدر بزرگوار مجکو جلد میسر ہووے انہون نے کہا کہ اب ہم تمکو ہمیشہ دوست رکھین گے۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو کسیکا دوست رکھنا اس نہین باپ نے عزیز کیا تو اوسکے انجام مین مجکو کنوئین مین گرنا پڑا یعنے نے دوست کہا تو آخر زندانی ہوا کسیکی دوستی مجکو سوا ہی دوست حقیقی کے مبارک نہین ہے **فصل پانچوین** ملاقات ہونی حضرت یعقوب علیہ السلام کی ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے اور بیان وفات اور مدت عمر ہر کدام۔ بحر الامواج مین لکھا ہے کہ روز فراق حضرت یوسف علیہ السلام سے تا روز وصال انتہی برس گذرے تھے کہ اس مدت مین حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھین روتے روتے خشک ہوئین تھین اور بعضے کہتے ہین کہ نابینا ہوگئین تھین اور بعضے کہتے ہین ہنوز اندک اندک آنکھونکی روشنی باقی تھی ایکدن حضرت یوسف نے بھائیون سے کہا کہ میرا باپ نابینا کیونکر ہوگیا کہا تیرا پیراہن اپنے منہ پر رکھتا تھا اور روتا تھا تا آنکہ اندھا ہوگیا کہا اوسکا علاج اور درمان بھی میرے پیراہن سے ہوگا۔ پھر وہ پیراہن خلیلؑ کو حضرت جبرئیلؑ نے انکے بازو پر سے اتار کر کنوئین مین پہنایا تھا۔ وحی بھیجی کہ اوسکو کنعان مین بھیجدے حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے کہا کہ اس پیراہن کو لیجاؤ اور باپ کی منہ پر ڈالو کہ بقدرت خدا بصیر اور بینا ہوجاویگا پھر وہ تم سب آدمیون کے یہان آؤ اور روایت علیہ مین لکھا ہے کہ یہودا نے کہا ای یوسفؑ پیراہن خون آلودہ تیرے باپ کے پاس مین لیگیا تھا یہ پیراہن مژدہ دولت دیدہی میرے حوالہ کر کہ مین لیجاؤن تا اس پیراہن کی خوشی مین اوس پیراہن کے اندوہ کا تدارک کرے حضرت یوسفؑ نے یہودا کو دیا اور اپنے باپکو اور متعلقونکو واسطے اور بھائیونکے واسطے تفویض کیا اور تمام اہل کنعان کو بشارت دیسکے کہ باپ کو یا ہدیہ اور تحفے بھیجے جب یہ عمارت مصر سے جدا ہو کر جنگل مین پہونچے باد صبا کو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ اوسی ساعت مین بوی پیراہن یوسفؑ مقام حضرت یعقوبؑ مین پہونچا دے حضرت نے اون لوگون کو کہ اسکے پاس اوسوقت حاضر تھے کہا یوسفؑ کی بو مجکو آتی ہے لیکن لوگ اس باتکو خلل جو اس پر نسبت کرینگے اور انہون نے کہا اب تک تمکو وہی آرزوی محال باقی ہے چالیس برس یا اسّی برس کے بعد کثرت محبت یوسفؑ سے توقع ملاقات رکھتے ہو اور اوسکو زندہ سمجھتے ہو بڑے تعجب کی بات ہے

اور یہ ضلالت قدیم ہے آیہ قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم کہنے لگے قسم ہے اللہ کی تجھی تو بیچ وہم قدیم اپنے کے ہے اور جب بعد چند روز کے یہود اسب بھائیون سے پہلے کنعان مین پہونچا اور پیراہن حضرت یوسفؑ کا باپ کے منہ پر ڈالا اوسیوقت حضرت یعقوبؑ بینا اور بصیر ہوئے اور یہود اکو آفرین کی اور مرحبا کہا۔ قصص مین لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے یہود اسے پہلے ایک اور شخص کو کہ اکیدن مین پچاس فرسنگ چلتا تھا بھیجا کہ حضرت یعقوبؑ کو جاکر بشارت دیوے پہلے اوسنے جاکر کہا کہ یوسفؑ مصر مین بادشاہ ہے اور بن یامین کو اچھی طرح رکھا ہے اور یہود ابھی پیچھے سے آتا ہے اور پیراہن یوسفؑ کا لاتا ہے کہ اوسکو تمہاری آنکھون پر ملے تا بینائی حاصل ہووے حضرت یعقوبؑ نے کہا یوسفؑ کو اس سے دین اور ملت پوچھے اوسنے کہا دین اسلام اور ملت اپنے آباء کرام کی پھر حضرت یعقوبؑ اور اہل کنعان خوش ہوئے اور یہود ابھی پہونچا اور پیراہن باپ کے منہ پر ڈالا اور آنکھین انکی روشن ہوئین کہا مین تجھکو نہین کہتا تھا کہ مین جانتا ہون جو کچھ کہ تم نہین جانتے اور بعضے لوگون نے پوچھا کہ اسوقت آپ نے بوی پیراہن یوسفؑ کی استشمام کی اور بعد مسافت بانع اوسکی دریافت کی نبوی اسکا کیا باعث ہے کہ اونکے حال کلیف چاہ سے کہ متصل کنعان ہے آگہی پائی

مثنوی کہے پرسید ازان گم کردہ فرزند ۔ کہ ای روشن گہر پیر خرد مند ۔ ز مصرش بوی پیراہن شمیدی ۔ چرا در چاہ کنعانش ندیدی ۔ بگفت احوال ما برق جہان است ۔ دمے پیدا و دیگر دم نہان است ۔ گہے بر طارم اعلیٰ نشینم ۔ گہے بر پشت پای خود نہ بینم ۔ الجملہ علم غیب سوای علام الغیوب کے اور کسیکو نہین ہے مگر جب وہ چاہتا ہے جس کسیکو آگہی دیتا ہے حسان ہے پروردگار کا کہ انجام اس کام کا اچھا ہوا اور جیک اور بھائی بھی آئے اور باپ کے پاؤن پر گرے اور کہا ای باپ آمرزش خدا سے ہماری واسطے طلب کر کہ ہم گنہگار ہین حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا مین تمہارے واسطے آمرزش خدا سے چاہونگا کہ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور بحر المواج مین اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے دعا کرنے مین تاخیر سحر کی کہ شب جمعہ یا وقت سحر کہ جن اوقات مین مظنہ اجابت دعوت ہوتا ہے آجاوے یا اسواسطے کہ معلوم ہو لیوے کہ حضرت یوسفؑ نے بھی انکی خطا معاف کی ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ اوسوقت تک تاخیر کی کہ حضرت یعقوبؑ مصر مین پہونچے پھر ایک رات کو بعد از نماز تہجد رو بقبلہ کھڑے ہوئے اور حضرت یوسفؑ اپنے پیچھے کھڑا کیا اور اپنے فرزندونکو حضرت یوسفؑ کے پیچھے اور دعا کی اور سب فرزندون نے آمین کہی حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمائی تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مع جمیع اہل وعیال اور اطفال اور متعلقان مصر کو روانہ ہوئے۔ اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ یہ بہتر آدمی تھے مرد اور عورت اور بقول یسر وق ترانوین۔ اور معارج النبوۃ مین بچ ضمن نعمت سابقہ کے لایا ہے کہ ایک روایت سے ستر نفر تھے اور ایک روایت سو دو تن اور ایک روایت سے جا رسو جب مصر کے نزدیک پہونچے یہود انے اپنے بیٹے کو

کہ فارض نام رکھتا تھا بابر اطلاع بشارت قدوم اہل کنعان سے روانہ کیا جب اسنے حضرت یوسفؑ کو خبر فرحت اثر قرب قافلہ اقربا
پہونچائی فی الفور واسطے اجازت استقبال ملک ریان کے پاس گئے بادشاہ نے کہا کہ مین بھی سعادت پیشوائی مین ہمراہی کرونگا
اور حکم کیا کہ فردا خیمہ و خرگاہ شاہی بیرون شہر برپا کیے جاوین اور تمام سپاہ سوار و پیادہ وہان فراہم ہووے۔ صباح حضرت
یوسفؑ نے فرمایا کہ مصر کو آراستہ اور آئینہ بند کرین۔ پھر آپ لشکر کو آراستہ کر کے ملک ریان اور تمامی اشراف مصر استقبال
پدر عالی قدر فرخ فال اور اولاد فرخندہ مآل اوسکی باہر آئے جب جنگل مین پہونچے سواران لشکر دستہ دستہ ہوگئے اور ہر دستہ مین
دو ہزار سوار تھے اور حضرت یعقوبؑ ایک ٹیلے پر سے مع فرزندان سیر اور ملاحظہ کرتے تھے اور سپاہ حضرت یوسفؑ جوق جوق انکے
آگے سے گذرتی تھے اور ہر الطاف مکاری بجا لاتے تھے اور حضرت یعقوبؑ اس تجمل فیل و حشم سے تعجب کرتے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ آئے
اور کہا آرستگی اس لشکر سے کیا تعجب کرتا ہے اوپر دیکھ کہ لشکر ملک از زمین تا فلک نظر آتے ہین اور تیری شادی کیلئے ساتھ تجمل
ہین جیسے کہ تیرے اندوہ و غم کے تھے اگر حضرت یوسفؑ دیوار سے پیدا ہوئی ایک عماری مرصع مین بیٹھے اور علما اور حکما مصر جلو
صف باندھے ہوئے۔ جب دور سے حضرت یوسفؑ کی نظر حضرت یعقوبؑ اور انکی اولاد پر پڑی عماری زر کار سے اوترے اور
چاہا کہ سلام کرین جبرئیل علیہ السلام نے کہا ٹھہر جاؤ کہ پہلے ہمارا پیغمبر سلام کریوے۔ خبر مین آیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ پیادہ ہوئے
اور دست بگردن یہودا روانہ ہوئے جب انکی نظر یوسفؑ کی جمال پر پڑی کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان یا مزیل التعب
والالم ہوان یعنے سلام تیرے پر ہو جیوای غموں کی بجھانے والے اور دور کرنے والے اور دونون گلے لگ کر اتنا روئے کہ بیہوش
ہوگئے بعد افاقہ حضرت یوسفؑ نے کہا کہ حضرت یعقوبؑ کا کپڑا کہ ملک ریان نے دیا تھا لیکے پاس لیجاؤ بادشاہ نے بسبب اسکے کہ نبوت حضرت
ابراہیمؑ اور اونکی اولاد اور اہل بیت پر ایمان لایا تھا فرط اعتقاد سے اوس سلطنت کو طاق نسیان پر رکھکر دوبرد حضرت یعقوبؑ
کے سر ارادت خم کیا اور انکے قدمون پر گرا اور دست مبارک انکا چوما۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ دونون ایک دوسرے کی گردن
مین ہاتھ ڈالکر اتنا روئے تھے کہ بیہوش ہوگئے تھے چنانچہ پانچ ساعت تک ہوش مین نہ آئے اور اوسوقت ساکنان ملاء اعلی اور
کروبیان عالم بالا ان دونون مشتاق سوختہ تشنہ فراق کا تماشا دیکھتے تھے اور جبرئیلؑ ساتھ ستر فرشتون کے طبقہای بیشمار پر از
گوہر و دار القرار انکے سر پر نثار کرتے تھے اور بجناب باری گریہ و زاری کرتے تھے کہ خداوندا ہر ایک کو ہر ایک کے ساتھ ایسی محبت ہوگی
جیسے آج یعقوبؑ کو یوسفؑ کے ساتھ ہے فرمان آیا کہ میرے تئین اسیان پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ستر حصہ
اس سے زیادہ ہے اور بحر الموالج مین لکھا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ اوسوقت گھوڑے پر سے نہ اوترے کہ اوسکی

شوہی سے انکی نسل مین نبوت نہوئی یہ حضرت یوسفؑ پر افترا ہے اور نسبت کرنی ایسے لعین کی روا ہے کس واسطے کہ حضرت یوسفؑ برگزیدۂ خدا تھے ایسا کام نا شائستہ اور عمل ناپسندیدہ انسے وقوع مین آنا بغیر وحی و الہام ربانی متصور نہین ہوتا ۱۲ ربحر الموارج مین لکھا ہے کہ بعد از ملاقات حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ سے پوچھا ای پدر مہربان جو تم جانتے تھے کہ قیامت مین ملاقات میسر ہوگی پھر کس واسطے روتے تھے اور اتنا غم واندوہ کرتے تھے کہا مجکو یقین تھا کہ تو پیغمبر ہوگا اور اپنے آباؤ اجداد کے دین پر قائم رہے گا ڈرتا تھا کہ عیاذاً باللہ اور دین پر نہ ہو جاوے اور قیامت مین بھی ملاقات میسر نہووے اس سبب سے مین روتا تھا۔ القصہ جب مصر مین آئے انکو اپنے محل مین اوتارا اور باپ اور خالہ کو تخت پر بٹھایا اور باپ اور خالہ اور بھائیون نے سجدۂ تحیت کیا کہ تعظیم اوس زمانہ مین سجدہ یکے سات ہوتی تھی جب حضرت یوسفؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا آیہ وَقَالَ یٰٓاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ اور کہا ای باپ میرے یہ ہی تعبیر خواب میرکی ہے پہلے سے اور کہا ای پدر بزرگوار یہ تمہارا سجدہ کرنا اوس میرے خوابکی تعبیر ہے کہ حالت خوردی مین مینے دیکھا تھا کہ خدا نے اوسکو راست کیا اور مجکو اس مرتبہ بلند پر پہونچایا اور یہ اوسکی لطف و قدرت سے کچھ بعید نہین ہے۔ اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ جب حضرت یعقوبؑ اور اونکی اولاد مصر مین آچکے تو حضرت یوسفؑ نے تمام مصر کے آدمیونکو جامع مسجد مین جمع کیا اور منبر پر گئے اور خطبہ پڑھا اور پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات زاکیات بھیجی اور پھر فرمایا کہ ای اہل مصر تم کون ہو سب نے کہا ہم تیرے غلام ہین حضرت یوسفؑ نے کہا سب جانو اور آگاہ رہو کہ یہ پیغمبر برگزیدہ اور نور رہ دیدہ یعنے حضرت یعقوبؑ میرے باپ ہین اور یہ فرزند انکے ہین اور بھائی میرے ہین تم سبکو بطفیل اس شیخ اور بزرگ کے کہ منبر کے پاس بیٹھا ہے مینے آزاد کیا فریاد انکی منہا دسے باہر آئی اور جلالت اور عظمت منزلت حضرت یوسفؑ کی سب پر ظاہر ہوئی مدارک نے تفسیر قولہ تعالیٰ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ مین لکھا ہے کہ ایکدن حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خزانہ اور چاندی اور سونا اور اثمشہ اور امتعہ اور صلاح وغیرہ دکھاتے پھرتے تھے جب کاغذ کے خزانے پر پہونچے حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے پوچھا ای فرزند تیرے پاس اسقدر کاغذ تھا اور آٹھ دن یا ایک مہینہ کی راہ پر مطلق میرے پاس خط نہ بھیجے حضرت یوسفؑ نے کہا مجکو حضرت جبرئیل نے اسیطرح کہا تھا کہا ایک مرتبہ اسکا سبب اوس سے پوچھ کہا آپکو اونسے آپسے زیادہ خلوص اور راہ و رسم محبت ہے حضرت یعقوبؑ نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسیطرح فرمایا تھا اسواسطے کہ تو نے اپنے فرزندون سے کہا تھا کہ یوسفؑ کو مین تمہین نہین دیتا اور اسکے بھیڑیے کا کہا جانیسے ڈرتا ہون مجھسے کیون نہ خوف کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ جب زمان موعلت اور عجالت یعقوبؑ اور یوسفؑ نے امتداد پایا اور سترہ برس اور ایک قول پر چار سال اس حال منقضی ہوئے ناگاہ جریان احکام قضای موکل اجل نے دولتخانہ یعقوبؑ کے دروازے کھولا یا اور زنجیر ابواب خلوت سرای کو حرکت

اسرائیل اللہ نے جانا کہ دست ملک الموت سے کسیکو نجات نہیں ہے اپنے فرزندوں کو بلایا اور شرائط وصیت عمل میں لاکر حضرت یوسف کو اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور کہا جب میں اس مرحلہ فانی سے بسرائے باقی رحلت کروں تو مجکو میرے آبا ابراہیم اور اسحاق کے پاس دفن کرنا ہنوز اس کلام سے فارغ نہوئے تھے کہ ہای بلند پرواز روح مطہر انکا صحبت مقربان بارگاہ ملک متعال میں بجوار رحمت ذوالجلال خرامان ہوا اور معالم التنزیل میں بحوالہ تفسیر آپ ان ربی لطیف لما یشاء انہ ہو العلیم الحکیم یعنے تحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا ہے جسکو چاہے تحقیق وہ جاننے والا حکمت والا ہے میں نقل کیا ہے کہ حضرت یعقوب کو سال کی لکڑی تابوت میں اور بعضوں کے نزدیک صندوق سنگین میں رکھکر بیت المقدس میں لیگئے۔ عرائس التفسیر میں لکھا ہے کہ اتفاقاً اوسیدن وہاں عیص کہ حضرت یعقوب کے بھائی تھے مرگئے تھے دونوں کو ایک قبر میں دفن کیا اور یہ دونوں ایک بطن سے جو ڑوان پیدا ہوئے تھے اور ہر ایک کی اکیسو سینتالیس برس عمر ہوئی تھی علی اختلاف الاحوال جملہ مبارک حضرت یعقوب نہایت شیبہ تھے حضرت اسحاق اور ایک تل تھا انکے رخسار پر اور دراز قد اور نحیف البدن تھے۔ صفات انکی صدوق اور متحمل اور صابر اور صنعت انکی اوائل حال میں مواشی اور انعام چرایا کرتے تھے اور مدت دعوت پچاس برس۔ القصہ جب حضرت یوسف تجہیز و تکفین اپنے پدر عالی قدر سے فارغ ہوئے پھر مصر میں آئے اور اپنے کام میں مصروف ہوئے بعد چندی ریان بن الولید نے ملت اسلام اور توحید پر تخت سلطنت کو وداع کیا اور رحیل عالم قدس ہوا اسکے بعد ایک کافر فاجر اسکے بنی اعمام میں سے کہ قابوس بن مصعب نام رکھتا تھا سریر فرمانروہی پر بیٹھا اور بتجدید رسوم عالقہ اور فراعنہ کہ زمان معدلت اقتران ریان میں صفحات خواطر اہل زمان سے محو ہوگئے تھے حکم دیا ہر چند کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنا بر وحی سماوی اوسکو امور ردیہ سے منع فرمایا کرتا تھا اعمال پسندیدہ امر کیا اوسنے انکی تصدیق نبوت پر اعتراف نکیا اور رعیت پر روا دار ظلم ہوا حضرت یوسف اسلام قابوس سے مایوس ہوکر اپنے طول ایام حیات سے بیزار ہوئے تھا آنکہ ایک شب کہ خلق تکاپوی اشتغال اور گفتگوے ہجر و وصال سے سوگئی تھی مناجات کی اور کہا ای کریم کارساز ای رحیم بندہ نواز ہر گاہ کہ مجکو محنت چاہ سے بدولت منجاہ پہونچایا اور حضیض رقیت سے بارج عزت لایا اور رسانہ نور معرفت تعبیر و تاویل کے میری چراغ خاطر کو روشن اور منور اور مجکو مسرور و خوشحال پدر عالیقدر کیا اب میرے مرغ روح کو کہ قفس قالب میں تنگ ہے رہائی بخش اور بگلشن جنان اور روضہ رضوان پہونچا اور مقام ابراہیم خلیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسرائیل میں مقیم فرما اور یہ یقین اجابت اس دعا کی بھائیوں کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور خطبہ وداع ادا کیا اور یہود اکو کہ انوار فراست آور آثار نجابت انکی جبین ہمیں سے ظاہر تھی خلیفہ اپنا کیا اور بامارت و ریاست بنی اسرائیل اور اتباع و اشیاع خاندان خلیل منصب فرما کر سب کو بانقیاد امر و نہی اور اطاعت فرمان برداری اسکی میں اشارہ کیا اور اولاد یعقوب

وعدہ ایامی یوسف کو قبول کرکر پوچھا کہ بعد از حضرت احوال فرزندان و دودمان رسالت رفعا اور شدت اور ضعف قوت مین کہانتک پہونچیگی
جواب دیا کہ تم جادہ ملت ابراہیم پر مستقیم رہو اور متابعت شریعت اور طریقت اپنے باوا اجداد کی بجالاؤ لیکن بعد میرے انتقال
مدت قلیل اور زمان اندک مین ایک بادشاہ جبار ستمگار اور ظالم قہار متابع اسباط عماق اور قبطہ سے ملک مصر پر مستولی ہوگا اور باوصف
رعایت عجز فقیریت از روے گمراہی ربوبیت کا دعوی کریگا اور چار پرستش قادر ذوالجلال اوسکو سلطنت مین مہلت دیگا مگر وہ کفران
اور طغیان سے روگردان نہوگا اور اوس بدکردار کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ یہ جو مرغ سفید میرے گھر مین ہر اخرس خاموش ہے ہر
اور گونگا ہوجاوے گا اور مطلق اسکی آواز بگوش اہل صلاح و فساد نہ پہونچے گی اور جب ایام سلطنت اوس ملعون غدار کی منقضی ہونگی سبط
برادر م لاوی سے ایک پیغمبر موسی نام مبعوث ہوگا اور بوجود یکہ مرت وجود اوسکے یہی مرغ پھر خروش مین آویگا اور وہ نبی اسرائیل
بکلمات واضح اور آیات لائح اوس جہود کو عاجز کریگا اور اوسکے معجزے سے وہ خاکسار بادیہ جہنم واصل ہوگا چاہیئے کہ اپنے فرزندون
بتاتا بعد لعلن وصیت کرو کہ جب وہ پیغمبر ظاہر ہووے اور تمہاری فرمت ہنوز ہمراہ لیکر مصر سے باہر جاوے میری نعش کے صندوق
کو مدفن سے نکالکر اپنے ہمراہ بر اقدا بای کرام میرے لیجاکر دفون کریون اور یہ فرماکر بدرضہ وصال انتقال کیا اور مولانا
عبدالرحمن جامی نے حضرت یوسف کی وفات کو اسطرح بیان کیا ہے کہ ایکدن حضرت یوسف بقصد سواری لباس شہریاری پہنکر
گھوڑے پر سوار ہونے لگے ایک پاؤن رکاب مین رکھا تھا کہ انکے پاس حضرت عزرائیل آئے اور کہا بس اب دیر نکرو کہ تمہاری عمر مین سے
کچھ باقی نہین ہے یہ سنکر دوسرا رکاب مین ہی نہین آپ پاؤن رکھنے پائینگے اور اونکے ہاتھ مین ایک سیب بہشتی تھا وہ حضرت یوسف نے ہاتھ
مین دیا اور اونھون نے اوسکو سونگھا اور اوسی حال سے جان بحق تسلیم کی حلیہ مبارک انکا مجدد موی سفید پوست
معتدل القامت مستوی الخلقت صغیر سر و چشم مبارک کشادہ و بزرگ اور جب حضرت تبسم فرماتی تو دانت پر نور مین سے ایک نور
ساطع اور لامع ہوتا اور ہنگام تکلم شعاع دہان معجز بیان سے لائح ہوتے ہین کہ صورت حضرت کی نہایت مشابہ تھی بصورت حضرت آدم
کو پیش از صدور خطاء زلت تھا اور صفات انکے صبر اور باوقار اور عالم بادل رویا اور امور مخفیہ اور حوادث آیندہ سے مطلع ملطوف بر
کرامت و علا اور ملبس بلباس عز و ثنا تھے ہوالکریم ابن الکریم علی نبینا و علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم اور شریعت اور مذہب حضرت کا تابع
ملت آباو اجداد تھا اور معجزات اتنے ثبت ہوے ہین از انجملہ ایک یہ کہ جب بدعوت قابوس بن مصعب مشغول ہوے اور اوسنے معجزہ
طلب کیا آپ نے دعا کی قریب تخت بادشاہ ایک درخت تھا اوسکے سبز پتے کئی رنگ کے متلون ہوگئے اور یہ ایک طفل نابینا آپ کی خدمت
بابرکت مین لائے آپ نے منہ پر سے نقاب اوٹھایا کہ اوسکی طرف دیکھا وہ بینا اور بصیر ہوگیا اور اسیطرح زلیخا نے حالت ضعف پیر

ہین انفاس حیات بخش حضرت سے بطراوت شباب و جوانی معاودت کی چنانچہ سابق مذکور ہوا اور صنعت انکی صفر سن مین کھیتی
تجارت کیطرف میل رکھتے تھے کہ اس المال اپنا امین بنا کر سپرد کیا تھا کہ وہ خرید اور فروخت کیا کیے تھے اور جب سریر عزت پر متمکن
ہوئے غیر از ادای لوازم نبوت اور مراسم حکومت ہرگز قیام اور اقدام نکیا۔ بالم فراق کبھی کھتا ہے بائیس ۲۲ برس اور بروایت
عبد اللہ بن عباس ۲۳ برس اور بقول سری بن یحیی ۲۴ برس اور بقول حسن بصری اور جعد بن دنیا بین رہے اور سلمان فارسی اور اکثر
علما کہتے ہین کہ زمان ہجران و فرقت آنحضرت چالیس سال تھا اور اسی قول سے درمیان اہل تاریخ اشتہار پایا ہے اور ایام حیات
نبوت مین لکھتا ہے کہ سو برس زندگانی پائی ہے اور ہمام بن منبہ نے اپنی کتاب مبتدا مین مرقوم کیا ہے کہ ایک سو سات برس حضرت
کی عمر کے ہوئی اور محمد بن اسحاق کہتا ہے ایک سو اسی برس اور قتیبی و ابن حبان لکھتا ہے ایک سو بیس برس اور اعتماد اور اتفاق
اہل تاریخ کا اس قول پر ہے اور معالم اور مدارک اور بحر الموج وغیرہ سے منقول ہے کہ جب حضرت کی روح ذی عالم جہانی کو وداع کیا
انکے بھائیون نے حضرت کی تابوت کو عبارت مصر سے ایک میل دور بجانب کنعان دفن مین دفن کیا کہ سو برس تک علما اور عظما اور
اور اوساط الناس ہر محلہ نے چاہا تھا کہ فیض برکت پاک حضرت سے ہر محلہ مین دفن ہو تا کہ بابرکتی ہمین مدفون ہونے کا ارادہ کیا آخر
سے نزدیک تھا کہ نوبت بجدال و قتال پہونچے الا جرم رائے بعقول علیم نے قرین صواب اسطرح پر جانا کہ جسد مطہر کو صندوق مین رکھ کر
رکھدو دریل مین دفن کرین تا بسبب استعمال ہمین تمہارے ہاتھ کی برکت اسکو شامل حال ہر خاص و عام ہووے۔ اور جیسے کہ
مقیاس خطہ افلاک کو بتانے کے بعد بامتحصول جاتا ہے اسکا بیان بعد مصر کے عرق مقدس حضرت کا قبالہ معجزات و مراوات ہوا بالجملہ وہین دفن
کیا اور مدت تک وہ گنج حسن رود نیل مین مخزون رہا تا آنکہ موسی کلیم اللہ علیہ التحیہ التسلیم نے وہان سے نکالکر مزعمہ خلیل اور شہد
اسرائیل مین مدفون کیا چنانچہ تفصیل اس اجمال کی حضرت موسی علیہ السلام کے تضمین گذارش کیجاویگی ان شاء اللہ تعالی اور
معالم اور مدارک اور بحر الموج وغیرہ مین بھی اسیطرح سے ہے اور سوای صواب اپنا سے انکا پوشیدہ نہ رہے کہ جو کچھ اس مسودہ مین قصہ حضرت
یوسف علیہ السلام بیانتک لکھا گیا منقول کتب معتبرہ صحیحہ سے ہے اور بعض روایات و حکایات محمد بن جریر طبری اور حافظ ابو داود
اور تمام اہل تاریخ مین مخالفت اور تفاوت ہے اور ایراد تفصیل موجب تطویل ہے لاجرم اقوال جمہور ائمہ تاریخ کو سبب نزول
اس سورہ اور ایصال اس حکایت مین بر سبیل اجمال باہم ضم اور ملحق کر کر کہتا ہے کہ محصل کلمات اخبار اس باب مین اسطرح مسموع ہوئے
ہین کہ ایک جماعت کو یہ زعم اور تصور ہے کہ ایکدن درمیان ایک اصحاب صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور طائفہ یہود کی
فضیلت کتاب کریم مین باقی صحف سماوی پر کچھ کلام ہو رہا تھا انہون نے کہا کہ قصہ صاحب جمال کنعانی درمیان اعم مشاہیر قصص

واخبار ہی ہے اور تورییت اسکے ذکر پر ناطق اور کیفیت اوسکی سے خبر اور تمہاری کتاب اوس سے خالی پھر تم کس سبب سے قرآن کو تمامی کتب انبیاء سابق پر تفضیل اور ترجیح دیتے ہو اوس صحابی نے خطبۂ ارباب دین کو بعرض سید المرسلین پہونچایا آیۂ ضمیر انور کہ مظہر آیات رحمانی تھا استماع قول یہودی پر غبار اور مکدر ہوا مقارن اس حال کے حضرت جبرئیل امین نازل ہوئی اور اس حکایت کو ضمن آیات بینات مین قرع سمع ہمایون کیا اور بعض کا عقیدہ ہی کہ جب مہاجرین نے وطن مالوف اپنے سے مفارقت کلی پذیر ہو کر مدینہ مین آئے کبھی کبھی محنت غربت اور کربت سے کہتے تھے ای کاش قرآن متضمن کسی حکایت پر ہوتا کہ مشابہت مہاجرت اصحاب سے رکھتا تا اوسکے مطالعہ اور پڑھنے سے دلہای حزین اور خاطرہای اندوہگین کو تسلی حاصل ہوتی اور موجب بہجت اور مسرت ضمائر ارباب رنج و محن ہوتا اور اور سبب بھی نزول سورۂ یوسف مین منقول اور مروی ہین کہ ایراد اونکا موجب تطویل ہوتا ہے سو اسطے انہین ایک ذکر پر اکتفا کیا گیا **فصل چھٹی** ذکر اسباط حضرت یعقوب علیہ السلام مین۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ مراد اسباط سے آیات بینات فرقانی مین اشارت بفرزندان حضرت یعقوب علیہ السلام ہی اور اکثر اہل تاریخ اولاد حضرت یعقوب کو پیغمبران مرسل سے شمار کرتے ہین اور سب اسباط کو تین سو تیرہ نفر کہتے ہین کہ ہر ایک انمین سے بہدایت اولاد اور اعقاب اپنے امور ہوئے ہین اور کوئی راوی اخبار اور ناقل آثار تفصیل احوال اخوان صدیق مشغول اور مصروف نہین ہوا اور جو کچھ ذیل قصۂ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی مذکور ہوا اوس سے کچھ اور زیادہ بیان نہین کیا۔ راقم حروف کہ اکثر کتب تواریخ سے تتبع کیا سوائے تعداد اولاد اور اعقاب اسباط حضرت یعقوب علیہ السلام ہنگام خروج موسی بن عمران مصر سے کچھ اور نظر نہین آیا اور جو کچھ مسعودی اور اق نے اوسپر اطلاع پائی لکھا جاتا ہے **روبیل** فرزندان صلبی اوسکے چار نفر لیکن کثرت ذریت انکی اس مرتبہ کہ شمارہ اول مین نفر موجود موسی بیس سال کے اوپر اور پچاس برس سے نیچے چھیاسی ہزار مرد مقاتل تھے اور شریف اوس قوم کا اوسوقت مین ایل صوری بن شدی تھا **شمعون** چار اولاد صلبی اسکے بھی چار نفر لیکن احفاد بسیار اور اعقاب بیشمار اسے پیدا ہوئے چنانچہ شمارۂ اول مین بیس سے اوپر اور پچاس سال سے نیچے اکتالیس ہزار مرد مبارز اور معتبر اس طائفہ کا تھا تعداد شائبل بن صوعار تھا **دان** دو فرزند رکھتا تھا اور انکی نسل سے امت عظیم ظاہر ہوئی تھی چنانچہ شمارہ اول مین باسٹھ ہزار آٹھسو مرد سپاہی حساب مین آئے اور مرجع اس سبط کا اخی غیر من عمی شدای تھا **زبالون** تین بیٹے رکھتا تھا اور اونکی نسل سے بوقت شمارۂ اول پچپن ہزار چارسو مرد سوای الطفال شیوخ کار اور بزرگتر ین اس فرقہ کا اوسدن آلی آوی حیلون تھا **بغالی** اولاد صلبی اوسکی چار نفر تھے انکی شمارۂ اول مین ترپن ہزار چارسو مرد اور رئیس اس زمرہ کا اوسوقت جیرع بن عینان تھا **اشیر** اوسکے بھی چار فرزند تھے اور بوقت شمارۂ اول اکتالیس ہزار پانسو مرد کار زار انکی ذریت سے لکھنہ مین آئے اور شریف انکا رعائل بن عجران تھا **کاد** چھ فرزند رکھتا تھا اور اعقاب

[illegible] یوسف علیہ السلام [illegible] ہزار [illegible] چار سو [illegible] بائیس ہزار نفر پیدا ہوئے اور اسی [illegible] ان اولاد میں سے اسرائیل تھے

باب گیارہواں بیان احوال

حضرت ایوب صابر ہیں اور اس باب میں دو فصل ہیں

فصل پہلی نسب اور بعثت میں اور مبتلا ہونا حضرت ایوب علیہ السلام کا ساتھ انواع محنت و الم کے

معالم التنزیل میں تفسیر ثعلبی سے منقول ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا کہا ہے کہ حضرت ایوب رومی تھے اور تین پشت کا سایہ عیص بن اسحاق کو پہنچتے ہیں اور انوار التنزیل میں ہے آیہ واذکر عبدنا ایوب اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو کے سورہ ص میں کہا ہے کہ ایوب علیہ السلام بن عیص بن اسحاق تھے اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ ماں انکی دختر لوط علیہ السلام تھی اور بی بی انکی کہ ایام مبتلا میں انکے ساتھ رہی رحمۃ بنت افرائیم بن یعقوب علیہ السلام تھی اور اکثر مورخین کے معتبر ہیں کہ رحمۃ بنت افرائیم تھی بہر تقدیر مواہب علیہ میں لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے انکو خلعت نبوت پہنائی اور سات پسر اور تین دختر بخشے اور معالم میں لکھا ہے کہ تین پسر اور سات دختر اور مدارک میں ہے کہ سات پسر اور سات دختر اور بعد سات [illegible] فرمایا کشاف اور مدارک میں سورہ انبیا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تین ہزار اونٹ اور سات ہزار بکریاں اور گو سفند میں [illegible] ہزار جفت کا رکھتے کہ ہر [illegible] جفت تخم افشانی اور [illegible] کشت کاری کرتے تھے اور پانسو غلام کہ ہر ایک غلام عیال دار تھا [illegible] پاس رہتے اور آپ میوئی سات تکوئی بہت کرتے تھے اور جب تک نئے بیوہ کو نہ دیتے تھے ہرگز آپ نہ کھاتے اور جب تک نئے کپڑے نہ پہنا لیتے تو آپ جامہ نو نہ پہنتے اور روز و شب طاعت میں گذارتے تھے اور سر خیرات بسطح چاہیے جا لاتے تھے اور اسکے سبب مبتلا رہا میں اختلاف ہے

مدارک میں اور انوار التنزیل میں سورہ ص میں لکھا ہے کہ ایک مظلوم نے آکر فریاد کی اور انہوں نے اوسکی فریاد نہ سنی کہ وہ انکے آگے استغاثہ کرتا کہ میری مواشی ایک بادشاہ کی نواحی میں ہے اور یہ نہ چاہی کہ اوسکی فریاد بادشاہ کا ڈر سے رد کرتے تو اور تفسیر مدارک میں کہا ہے کہ انہوں نے ایک مظلوم کو دیکھا اور خاموش ہو رہے تا کہ اوسنے ہمسایہ کی بکری ذبح کر کھائی اور ہمسایہ ہو کار ہا اور مواہب علیہ میں سورہ انبیا

لکھا ہے کہ ابلیس پر تمام بیس برس کے گیا اور کہا الٰہی ایوبؑ عافیت اور فراخی مین عیش اور وسعت کرساتھ رہتا ہی اور مال و فرزند بہت رکھتا ہے
اس سبب سے تیری عبادت کرتا ہی اگر اسکو بزوال اموال اور اولاد مبتلا فرماوے تو یہ طاعت اور عبادت تیری چھوڑ دیوے اور کفران نعمت
اختیار کرے حق تعالی نے فرمایا جسطرح تو کہتا ہے اوسطرح نہین ہی وہ ہمارا بندہ پسندیدہ اور برگزیدہ ہی اگر ہزار بار بھی اوسکو آزمایش بلا مین
مبتلا کرین محک اعتبار پر کامل عیار ہوگا ابلیس نے کہا مجکو اوسکے مال اور اولاد پر مسلط فرما تا حقیقت حال اوسکی ظاہر ہووے حق تعالی نے
ابلیس کو اوسپر تسلط دیا اور اوسنے دیوؤنکو متعین کیا تا ہلاک اموال و اولاد حضرت ایوبؑ مشغول ہووین - بعضے مفسرین کا یہ قول
ہے کہ فرشتون نے کہا ایوبؑ بمقدار طاقت بقوت اس نعمت کی کہ اللہ تعالی نے اوسکو عطا کی ہے اور تندرستی دی ہی اور اوسکا دل فرزندونسے
شادمان ہے بجا لاتا ہے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا مین یہ نعمتین اس سے لیتا ہون تا مجکو معلوم ہووے کہ یہ عبادت محض میری رضامندی کے
واسطے کرتا ہی اور ایک روایت سے حضرت ایوبؑ نے آپکھا یا رب مجھی کسی بلا مین گرفتار کرتا اوس بلا مین صبر کرون اور صابرون کا ثواب
پاؤن اور بعضے کہتے ہین کہ ایکدن یہ ایک مبتلا پر گذرے اور کہا ای مبتلا تیری یہی منزا تھی اللہ تعالی کو یہ کلام ناپسند آیا کہ انکو مبتلا فرمایا اور
بعضے کہتی ہین کہ کسینے انکو کہا حق تعالی نے تجکو نعمت بہت دی ہی اور تیرے ساتھ نیکوئی بہت کرتا ہی انہون نے کہا مین بھی طاعت اور عبادت
اور شکر گذاری حضرت باری کی بہت کرتا ہون خدا تعالی نے یہ سخن پسند نکیا اور بلا کو ان پر متعین کیا - مواہب علیہ مین بیچ سورہ انبیا کے لکھا ہے
کہ اونپر بجلی گری یا صاعقہ اور بیمہر بارش اور گرسپندین بسبب سیل آب گرداب فنا مین غرق ہوئین اور زراعت انکی باد عاصف سے تباہ ہوئی
اور سات بیٹے اور تینون بیٹیان ایک دیوار کے نیچے دب کر گئین اور بعضے کہتی ہین کہ گائین اور جو کچھ گھر مین تھا سب آگ سے جل گیا اور ایک دیوار
یا گھر اولاد پر گر پڑا کہ سب مر گئے - القصہ جب حضرت ایوبؑ کو کسی چیز کے ہلاک ہونیکی خبر پہونچتی تھی کہتے تھے مین کیا کرون جس خدا نے دی تھی
اوسنے لی اور صبر اور شکر بجا لاتے تھے اور کہتے تھے شکر ہے کہ اصل نعمت ابتک موجود ہے یعنے دین میرا سلامت ہی اور بدن میرا تندرست ہے
یہ دنیا کہ ایک دار بلا ہی اور محل ابتلا ہی خدا تعالی اپنے بندونکو اوسمین آزماتا ہے تا کونی اوسمین دل بستہ رہے اور اوسکے ساتھ محبت نرکھی بہرحال
ایک دن حضرت ایوبؑ محراب عبادت مین کھڑے ہوے نماز ادا کرتے تھے کہ ناگاہ انکے پاؤن مین ایک درد پیدا ہوا اور پاؤن سوج گیا
اور اوسی ساعت مین مجروح ہو گیا اور رفتہ رفتہ تمام بدن انکا پر زخم ہوا پھر بعد ایک مدت کے اوسمین کیڑے پڑے اور جب اسپر ایک مدت گذری
تو بدبو انکے بدنمین پیدا ہوئی اور کیڑون نے غلبہ کیا کہتے ہین کہ کئی ہزار کیڑے انکی بدنمین پیدا ہوے تھے اور دوست آشنا اور تمام گھر کے لوگ
انسے بیزار تھے اور اونکی جا بجا بیان تین مین نے بیطاقت ہو کر کہا ہلو طلاق دے حضرت ایوب علیہ السلام نے انکو طلاق دیدی اور ایک
بی بی رحمت یا رحیمہ بنت افرائیم بن یوسفؑ یا ماجرا نام بنت میشا بن یوسف علیہ السلام کی یا لیا نام بنت حضرت یعقوب علیہ السلام کی انکے پاس رہی

اور کہا میں طلاق نہیں چاہتی کسواسطے کہ نعمت اور عیش [illegible]

اوس گاؤں کے لوگون نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا یہان سے باہر جاؤ مبادا یہ تمہاری بیماری ہمین مبتلا کرے اور برشتی اور درشتی انکو وہان سے نکالدیا اور کسینے انکی طرف التفات نکیا گروہ شخصون سے کہ انکی شاگرد تھے انکو لیکر روانہ ہوے اور زار زار روے - اور حضرت ایوب کہتے تھے کہ سبحان اللہ میں بزرگترین اس قریہ کا تھا اب مجکو اس خواری سے نکالا تا آنکہ دو لوگون شاگرد انکو ایک اور گاؤن میں لیگئے اور وہان رکھا چند روز گذرے کہ وہان کے آدمیون نے بھی انکو نکال دیا چنانچہ اسیطرح سات گاؤن میں انکی شاگرد اونھا اونھا کر انکو لے گئے اور ہر اہل قریہ نے باہر کردیا جب وہ شاگرد عاجز ہوے لاچار ایک جنگل میں ایک جگہ ایک چوب غیر سے جھوپڑا بنایا اور اونکو وہان رکھا اور بعد چند روز کے یہ بھی چلے گئے اور [illegible] انکی بی بی انکے پاس رہی اور خدمت کیا کی اور حضرت ایوب اس شدت ضعف اور سختی میں بھی عبادت اور طاعت حالت تندرستی سے کم نکرتے تھے اور ذکر اور تسبیح معمولی فروگذاشت نہوتے دیتے تھے اور ایک طرفۃ العین غافل نہوتے تھے - معالم میں لکھا ہی کہ مدت مرض انکی بقول اہب تین برس کامل رہی اور بقول کعب سات برس اور بعضے روایات سے سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور انوار التنزیل میں ہے کہ سات ساعت اور مدارک میں ہے کہ اٹھارہ برس اور معالم میں اٹھارہ برس بھی ایک روایت سے ہین - تفسیر وحسینی میں لکھا ہی کہ ایک دن انکی بی بی نے کہا فلانے تعالی ہی ہی عافیت کو وسیلے دعا کرو کہ مجکو اس بلا سے نجات دیوے کہا ہمارے عیش اور فراخی کی مدت کتنی تھی کہا اسی برس حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا مجکو شرم آتی ہے کہ خدا سے دعا کرون اور سلامتی چاہون - حالانکہ مدت بلا و مرض بمقدار مدت صحت و عیش نہین پہونچی - وہب علیہ مین سورۂ انبیا مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت ایوب علیہ السلام نے بدرگاہ ملک العلام زاری کی اور کہا رب انی مسنی الضر بظاہر اس آیت سے شکایت معلوم ہوتی ہے اور بے صبری مفہوم - اور حال آنکہ حق تعالی نے صابر نام کیا اور فرمایا انا وجدناہ صابرا یعنے تحقیق پایا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا - جواب اسکا مفسر معتبر اسطرح پر تقریر کرتے ہین کہ شیطان رجیم سے انکو رنج عظیم پہونچا کہ اس ملعون نے حضرت ایوب کے پاس آنکر کہا مجکو سجدہ کرنا مین تجکو اس بلا سے نکالدون حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے اوس مردود کی رنج سے شکایت کی نہ اسکے رنج سے یا یہ کہ وہ لوگ کہ انکی ساتھ ایمان لاے تھے اونھون نے کہا اگر اسمین خیر ہوتی تو یہ اس بلا مین گرفتار نہوتا اس شماتت اعدا سے انکا دل مجروح ہوا اور یہ کلام زبان سے نکالا - یا یہ کہ ایسے ضعیف ہوگئے تھے کہ بفرض نماز اور عرض نیاز قیام نکرسکتے تھے کہ اس کلمہ کے ساتھ تکلم کیا اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی کہ حضرت ایوب کی زاری کرنیکی وجہ یہ ہے کہ انکی دو شاگرد تھے اور انکے ساتھ قرابت رکھتے تھے ایکدن انکے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ ایک نے دوسرے سے کہا اگر ایوب گنہگار نہوتا تو اللہ تعالی اس بلا مین گرفتار نکرتا -

کچھ اوسکا اثر نہوا ایکدن اوس ملعون نے ایکبوبصورت ایک عورت کو تاہ بالون کے ظاہر کیا اور اوس سے کہا کہ اگر تو اپنے گیسو مجھکو کتر دیوے تو مجکو مین رعایت بہت کرون اوسکو جو مزدوری بہت نہ ملتی تھی لاچار اسپر راضی ہوئی اور وہ لعین اسکے پہلے پہونچنے کو حضرت ایوبؑ کے پاس گیا اور کہا کہ بیکافات فعل ناروا نوبت بریدہ ہوئے گیسوون تمہاری بی بی کی ہوئی آپنے غصہ ہوکر سو چوب مارنیکی قسم کہائی لیکن تنگدستی جناب باری اور طاعت اور عبادت مین مطلق کمی نکی اوس مردود کو حسد آیا اور غایت رشک سے ایکروز اپنی صورت کو بزرگ اور مقدس بنا ساکنان اوس بقعہ کو کہا کہ مین ایک فرشتگان مقرب سے ہون مجکو بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ حق تعالی نے غایت عتاب سے نام اسکا جریدہ انبیا مین سے محو کیا ہے اب تم جلد انکو یہان سے نکالدو ورنہ انکے قرب سے تمپر بھی آفت آسمانی نازل ہوگی حضرت کو اس بات کے سننے سے کمال ملال و دلگیر حال ہوا اور بے اختیار دست دعا انہون نے اوٹھایا اور ضرر اور تکلیف پاوٗن کا گلہ ابلیس پر تلبیس کی شرارتون کا کیا جیسا کہ خدا تعالی کلام مجید مین حکایتا فرماتا ہے آیہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوبَ ط اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ط اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ط وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ یعنے اور یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ کو جسوقت پکارا اوسنے پروردگار اپنے کو یہ کہکر ہاتھ لگایا ہے مجکو شیطان نے ساتھ ایذا کے اور عذاب کے لات مار پاوٗن اپنے سے یہ ہے جاگہ نہانیکی ٹھنڈی اور پینے کی اور دی ہمنے اوسکو اہل اوسکی اور مانند اوسکے ساتھ اونکے رحمت یعنی مہربانی اپنی طرف سے اور یاد گاری واسطے صاحبان

فصل دوسری زائل اور دور ہونے اون محنتون مین حضرت ایوبؑ مکروب ہی سو اہب علیہ مین پارہ سورہ انبیا مین اور پارہ سورہ ص مین لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل حضرت ایوبؑ کی پاس آئے اور کہا چیکے کیون بیٹھے ہو انہون نے کہا رضا بقضاء الٰہی صبر کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بلا مین خدا کے خزانون مین بہت ہین تم نہین اوٹھا سکتے کہ حق سبحانہ تعالی سے اپنی عافیت چاہو حضرت ایوبؑ نے دعا کی اور اللہ تعالی نے وہ دعا قبول کی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اپنا پاوٗن زمین پر مار حضرت ایوبؑ نے اپنے پاوٗن زمین پر مارے بقدرت رب الارباب دو چشمہ آب انکے قدم کے نیچے پیدا ہوکر اوبلنے لگی ایک سرد اور ایک گرم حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ گرم چشمہ نہانیکے لیے ہے اور یہ سرد چشمہ پینے کے لیے پس حضرت ایوب علیہ السلام نے اوس گرم چشمہ مین غسل کیا کہ تمام علتین ظاہری برطرف ہوگئین اور سرد چشمہ مین سے پیا کہ کل باقی علتین باطنی زائل ہوئین اور بعضے کہتے ہین ایک ہی چشمہ تھا غسل کے وقت گرم تھا اور پینے کے وقت سرد اور بعضون نے لکھا ہے کہ داہنے پاوٗن سے آب گرم نکلا اور بائین پاوٗن سے آب سرد اوسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام بہشت سے ایک چادر لائے کہ حضرت ایوبؑ اوسکو اپنے اوپر ڈالکر ایک میل پر بیٹھ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرش پاکیزہ بہشتی پر انکو بٹھایا بعد از عافیت انکی بی بی آئی اور انکو انکی جگہ پر نہ پایا فریاد و زاری کرتی تھی اور چپ و راست دوڑتی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے جب آواز سنی کہا ای عزیز

کچھ اوسکا اثر نہوا ایکدن اوس ملعون نے ایکبوبصورت ایک عورت کو تاہ بالوں کے ظاہر کیا اور اوس سے کہا کہ اگر تو اپنے گیسو مجھکو کتر دیوے
تو تجکو مین رعایت بہت کرون اوسکو جو مزدوری بہت نہ ملی تھی لاچار اسپر راضی ہوئی اور وہ لعین اسکے پہلے پہونچکے حضرت ایوبؑ کے پاس
گیا اور کہا کہ بکافات فعل نارواو نوبت بریدہ ہوئے گیسوون تمہاری بی بی کی ہوئی آپ نے غصہ ہوکر سو چوب مارنیکی قسم کہائی لیکن تیسرے روز
جناب باری اور طاعت اور عبادت مین مطلق کمی نکی اوس مردود کو حسد آیا اور غایت رشک سے ایکروز اپنی صورت کو بزرگ اور مقدس بنا کر
ساکنان اوس بقعہ کو کہا کہ مین ایک فرشتگان مقرب سے ہون مجھکو بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ حق تعالی نے غایت عتاب سے نام اسکا جریدہ
انبیا مین سے محو کیا ہے اب تم جلد اٹکو یہان سے نکالدو ورنہ انکے قرب سے تمپر بھی آفت آسمانی نازل ہوگی حضرت کو اس بات کے سنتے ہی
کمال ملال و انگیر حال ہوا اور بے اختیار دست دعا انھون نے اوٹھایا اور ضرر اور تکلیف پانیکا گلہ ابلیس پر تلبیس کی شرارتون لگایا جیسا کہ
خدا تعالی کلام مجید مین حکایتا فرماتا ہے آیہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ
هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ یعنے اور یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ
کو جسوقت پکارا اوسنے پروردگار اپنے کو یہ کہکر کہ لگایا ہے مجھکو شیطان رنج اور ایذا کی اور عذاب کی لات مار پاؤن اپنے سے یہ ہے جاگہ نہانیکی
ٹھنڈی اور پینے کی اور دی ہمنے اوسکو اہل اوسکی اور مانند اوسکے ساتھ اونکے رحمت یعنے مہربانی اپنی طرف سے اور یاد کاری واسطے عقلمندون کے

فصل دوسری زائل اور دور ہونے اون محنتون مین حضرت ایوبؑ کے مکروب ہے صواعب علیہ مین بارہ سورہ انبیا مین اور بارہ سورہ
ص مین لکھا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت ایوبؑ کے پاس آئے اور کہا چیکے کیون بیٹھے ہو انھون نے کہا رضا بقضاء الٰہی صبر کیا ہے حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے کہا بلا مین خدا کے خزانون مین بہت ہین تم نہین اوٹھا سکتے کہ حق سبحانہ تعالی سے اپنی عافیت چاہو حضرت ایوبؑ نے دعا کی اور
اللہ تعالی نے وہ دعا قبول کی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اپنا پاؤن زمین پر مارو حضرت ایوبؑ نے اپنے پاؤن زمین پر مارے
بقدرت رب الارباب دو چشمہ آب انکی قدم کے نیچے پیدا ہوکر اوبلنے لگی ایک سرد اور ایک گرم حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ گرم چشمہ نہانیکے
لیے ہے اور یہ سرد چشمہ پینے کے لیے پس حضرت ایوب علیہ السلام نے اوس گرم چشمے مین غسل کیا کہ تمام علتین ظاہری برطرف ہوگئین
اور سرد چشمہ مین سے پیا کہ کل باقی علتین باطنی زائل ہوئین اور بعضے کہتے ہین ایک ہی چشمہ تھا غسل کے وقت گرم تھا اور پینے کے وقت سرد
اور بعضون نے لکھا ہے کہ داہنے پاؤن سے آب گرم نکلا اور بائین پاؤن سے آب سرد اوسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام بہشت سے
ایک چادر لائے کہ حضرت ایوبؑ اوسکو اپنے اوپر ڈالکر ایک میل پر بیٹھ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرش پاکیزہ بہشتی پر انکو بٹھایا بعد از عتاب
انکی بی بی آئی اور انکو انکی جگہ پر نپایا فریاد و زاری کرتی تھی اور چپ و راست دوڑتی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے جب آواز سنی کہا ای عجب

سجکو کیا درپیش آیا کہ تو زاری کرتی ہے کہا یہان میرا ایک بیمار تھا معلوم نہین کہ اوسکو کیا ہوا اور کہان گیا تمکو کچھ معلوم ہی حضرت ایوب نے کہا اوسکا کیا نشان ہے اور کیا نام اور کیا حال تھا کہا جب وہ صحت تھا تو تجھ جیسا تھا اور نام اوسکا ایوب پیغمبر خدا ہے اور اب کمال ضعیف ہو گیا تھا کہ کیڑون نے تمام گوشت اور پوست اور رگ و پے اوسکا کھا لیا تھا حضرت ایوب نے کہا اگر تو اوسکو دیکھے تو پہچان لیوے کہا ہان پہچان لون کہا مین ایوب ہی ہون جب بغور اسنے دیکھا جانا کہ یہی ہین خوش ہوئی اور پوچھا کہ تم کیونکر ایسے ہو گئے حضرت ایوب نے اپنا حال بیان کیا اور زبان بشکر گزاری حضرت باری کشادہ کی اور باشارہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے گاؤن کو روانہ ہوئے جب وہان پہنچے کہ جہان انکے فرزند ہلاک ہوئے تھے دیکھا کہ حضرت جبرئیل نے ایک ایک کو آوازدی اور یہ بفرمان الٰہی باہر آئے تا آنکہ سب زندہ ہوئے اور جب چراگاہ چارپایون مین گئے سبکو زندہ پایا اور تین عورتونکو کہ جنہون نے طلاق لی تھی پھر اونکو اپنے گھر مین لائے۔ اور صاحب مواہب علیہ نے سورۂ انبیا کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جو نعمت کہ اسے جاتی رہی تھی نقدی اور گائین اور اونٹ اور گوسپند اور فرزند اللہ تعالی نے دوچند کر دیے اور ابرمرخ یا سفید انکی وسطے بھیجا کہ تین شبانہ روز ملخ زرین انپر برسائے اور احقاف مین لکھا ہے کہ تین رات دن انکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین اور معالم مین لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے انکی بی بی کو پھر جوان کر دیا اور اوس سے چھبیس فرزند پیدا ہوئے اور معالم مین اور جلالین مین لکھا ہے کہ انکو دو خرمن تھے ایک گیہون کا اور ایک جو کا حق سبحانہ تعالی نے دو ابر اوتھائے کہ ایک خرمن گاہ گندم پر سونا اور ایک خرمن گاہ جو پر چاندی برسائی اور یہ سب نتیجہ اونکے صبر کا تھا اور معالم مین آیہ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ کے یعنے سوای اسکے نہین کہ پورا دیے جاوینگے صبر کرنیوالے ثواب اپنا بے حساب۔ لکھا ہے کہ روز قیامت ہلاکشان صابر کو عرصات پر حاضر ہونگے اور انکے واسطے ایک ترازو نصب کرینگے اور مزد بیشمار اور صلہ بیحساب دینگے اور انجام کام انکی بزرگی کا اس مرتبہ کو پہونچے گا کہ صاحب عافیت کہ دنیا مین جنکو کوئی الم نہ پہونچا ہوگا اور کوئی سختی نہ دیکھی ہوگی تمنا کرینگے کہ کاشکے ہمارے جسم بھی مقراض سے پارہ پارہ دنیا مین ہوئے ہوتے تا آج اہل بلا کے سلک مین جمع ہوتے اور اجر و ثواب انکا پاتے اور حضرت ایوب سے پہلے فقط نبی ہی تھے اور اس نماز مین صاحب شریعت ہوئے اور بسبب نازل ہونے صحائف کے منصب رسالت پر پہونچے پس جب اوس قسم کے چاہا کہ اپنی بی بی کو سو لکڑیان مارین حضرت جبرئیل علیہ السلام از جانب حضرت ذوالجلال والاکرام پیغام لائے کہ ای ایوب بے قصور ہے اور تمہاری خدمت سے بہت کمی ہے اگر تم اسکو سو چوب مارو گے تو اچھا نہو گا حضرت ایوب نے کہا پھر کیا کرون کہ مینے جب قسم کھائی تھی کہا ایک دستہ چوب خرما مشتمل کی کہ گنتی مین سو ہون لیکر اسکو مارو کہ حکم خدا تعالی کا یہ ہے آیہ وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّہٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ کے یعنے اور لے چھاتہ اپنی کے جھاڑو پس مار

سانہ اوسکے اور مت پھوڑ اگر قسم اپنی تحقیق پایا پھنے اوسکو صبر کرنیوالا اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بحق - اور اپنی قسم اوتار
چنانچہ انہون نے اسیطرح کیا اور ائمہ تاریخ نے لکھا ہی کہ بعد حصول شفا انتی برس انہون نے زندگانی کی اور معاف مین لکھا ہی کہ منزل حضرت ایوب
ارضی شام مین مابین دمشق اور رملہ کی تھی جس مقام کو کہ اثینہ کہتے ہین اور وہ ایک شہر تھا معمور اور آباد کہ دو چشمہ انکے قدوم میمنت لزوم
سے اوسمین پیدا ہوئے تھے اور ابتک موجود ہین کہ اکثر علیل و مریض اطراف آفاق سے وہان آتے ہین اور اوسکے استعمال سے صحت کلی
پاتے ہین اور پھر اپنے وطن کو چلے جاتے ہین اور انکے زمانہ مین کل تین شخص انکے سانہ ایمان لائے تھے اور باقی لوگ طریق کفر و ضلالت
پر قائم تھے اور وہ تین بھی آخر الامر بعد ایمان کے مرتد ہوگئے اور انکی مجلس شریف سے حضوری موقوف کی اور لکھا ہے کہ ہرگاہ بہوئے
امراض لاحقہ سے نجات پائی بدعوت اہل روم مامور ہوئے اور اوس دیار مین تشریف لیگئے اور آخر ایام حیات اور قریب وفات مین جو مین کو
کہ ارشد اولاد انکا تھا اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور بہ تجہیز و تکفین وصیت کی حلیہ ہمایون انکا کشیدہ قامت سیاہ چشم مجعد موی کوتاہ گردن
بزرگ سر غلیظ الساقین دالساعدین تھی اور رنگ انکا مائل بسرخی اور صفات انکے برادر متقی اور رحیم دل بمساکین اور یتیم اور ارامل اور
مہمان نواز اور نعمت اور سندت مین ایک نیتری پر شکر منعم حقیقی بجا لاتے تھے اور شریعت انکی موافق ملت ابراہیم علیہ السلام تھی اور مدت ابتلائے
مصائب انکی بقول کعب الاحبار سات برس تھی اور بروایت وہب تین سال اور انس بن مالک کہتا ہے تیرہ برس - کہتے ہین کہ سات
برس مزبلہ یعنے ڈلاؤ مین بنی اسرائیل کے پڑے رہے کہ کوئی انپر التفات نکرتا تھا - اور وہان سے انکو نہ اوٹھاتا تھا آخر الامر انکی بی بی رحمہ نے
اپنی سعی سے عزیز و رکر کراور انکو عریش پر محمول کیا اور وہان سے نقل کیا اور عمر مبارک انکی ترانوے سال اور بروایت صاحب عقد الجواہر
دوسو برس اور منتخب الجواہر مین ایک سو چار برس اور مدت دعوت ستائیس سال اور یہ قول اس روایت کی منافی ہی کہتے ہین کہ بعد
از مخلصی بلا ستر برس زندگانی کی اور خلائق کو ہمیشہ بدین حضرت ابراہیم دعوت کرتے تھے اور حضرت حق جل و علا انکے باب مین فرماتا ہے
آیہ اِنَّا وَجَدْنَاہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ ۔ باب بارہوان ذکر شعیب خطیب الانبیا مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی
ذکر نسب اور رسالت حضرت شعیب اور ہلاکت قوم کہ اہل مدین تھے علما کو اختلاف ہی کہ حضرت شعیب نسل حضرت ابراہیم سے ہین یا
اعقاب حضرت صالح علیہ السلام سے معالم التنزیل وغیرہ مین لکھا ہی کہ یہ دو پشت سے مدین بن ابراہیم کو پہونچتے ہین اور روضۃ الصفا
مین مرقوم ہے کہ بروایت بعضے والدہ انکی میکا نام بنت لوط پیغمبر تھین - اور حضرت شعیب فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین مشہور
جہانیان تھے اور خدا تعالی نے انکو دو قوم پر مامور فرمایا تھا ایک اہل مدین اور دوسرے اصحاب ایکہ اور بعضے کہتے ہین کہ اہل مدین
اور اصحاب ایکہ ایک ہی گروہ سے عبارت ہی اور یہ باوجود عبادت اصنام اور پرستش اوثان یکیال اور موازین مین عدالت نکرتے اور

کھوٹے درہم اور دینار صرف مین لاتے تھے اور اتباع احکام شرعی نکرتے تھے حق سبحانہ تعالی نے حضرت شعیبؑ کو انپر مبعوث فرمایا
چنانچہ سورہ اعراف مین ارشاد کیا ہے آیہ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ۸۵ یعنے اور بھیجا طرف مدین کے بھائی اونکے شعیبؑ کو کہا ای قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہین ہے تمہارے کوئی معبود
سوا اوسکے تحقیق آئی ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے پس پورا کرو پیمان اور تول اور مت کم دو لوگونکو چیزین اونکی
اور مت فساد کرو بیچ زمین کے پیچھے درستی اوسکی کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے جب حضرت شعیبؑ نے اس قوم کو فعال
ناشائستہ سے منع کیا اور صراط مستقیم ملت ابراہیمؑ پر دعوت فرمائی ایک جماعت کہ فی الجملہ بصیرت رکھتی تھی اور بحلیہ دانش محلی تھی مطیع اور منقاد
ہو گئی اور عادت قوم کو اختیار نکیا اور ایک طائفہ کہ اونکی جبلت مفطور شقاوت پر تھی اوسیطرح ضلالت وغوایت پر مصر رہا اور اعمال و
افعال قدیم سے اجتناب نکیا القصہ ہرگاہ آوازہ دعوت شعیبی آویزۂ گوش عالم ہوا ساکنان دیار شام مشتاق دیدار ہمایون اطراف
امصار سے حضرت پاس آنے لگے منکران شریعت بدریافت حال رجوع خلائق اثنای راہ مین شائقونکو متابعت اور مصاحبت حضرت سے
مانع آئے حضرت شعیبؑ نے اوس طائفہ باغیہ کو فرمایا کہ ای قوم تم کہ بسبب ضلالت سرگردان وادی ہلاکت ہو اور نصیحت اور موعظت سے
متاثر نہین ہوتے اور ونکو کسوسے مانع آتے ہو اور حالات قرون سابقہ اور امم ماضیہ سے عبرت نہین پکڑتے خدا سے ڈرو اور اوسکی عقوبت
سے حذر کرو اور احکام الہی سنو اور اوسکے مطابق عمل مین لاؤ والا تم بھی بعذاب الہی اور عقوبت نامتناہی گرفتار ہوگے اور کچھ پھر تمہارا
اور تلافی نہوسکے گا اون بدکردارون نے زبان بیشرمی کھولکر کہا شیوۂ بت پرستی نے کہ ہم مین قدیم سے استمرار پایا ہے کیونکر چھوڑدین
کہ اقارب اور عشائر ہمارے تیری مطیع اور منقاد ہوجاوین اور جس جماعت کہ تیری متابعت کی ہے بالتحقیق وہ دیوانی ہوگئی ہین اگر
وہ عقیدۂ قدیمی پر درست اور اپنے آباو اجداد کے دین پر مراجعت نہین کرینگے تو اونکو بے خانمان اس شہر سے نکالدینگے اور یہ مسامحت
اور رعایت کہ تیری نسبت ہمسے ظہور مین آتی ہے بواسطہ قرابت اور بجہت ضعف ونقاہت کہ تجھ مین مشاہدہ کیا جاتا ہے ملحوظ ہی ورنہ منزہ
واجبی ان خیالات فاسدہ کی سطرح تجکو دین کہ قدر رعایت معلوم ہووے اور ازروے استہزا اور تمسخر اتو تجکو انکو نماز پڑھتے دیکھکر
یہ بھی کہتے تھے کہ شاید یہ نماز ہی تجکو کھہ جاتی ہی کہ ہمکو پرستش اصنام اور تغلب موازین وکیال اور تغیر درہم ودینار سے مانع آتا ہے
بھلا ایسا کب ہوسکتا ہے کہ تیرے اوہام وخیالات باطلہ کو رہبت سمجھ کر اپنے عقیدہ موروثی اور دین آبائی اور عادت قدیمی کو
چھوڑدین جب حضرت شعیبؑ نے یہ جواب ناصواب سنی تو فرمایا کہ انجام اس بدگمانی کا عنقریب عتاب ربانی پاؤگے اور تجکو پاس قرابت

کہ ایذا دینے مین لحاظ کرتے ہو طرفہ نادانی ہے کہ پاسداری قرابت کی تو ملحوظ ہو اور رعایت بجا آوری احکام پروردگار مطلق کی ذرا ادا نہو بلکہ برخلاف اطاعت سرکشی اور طغیان عمل مین لاؤ سو ہی ضلالت اور جہالت فطری کی کیا تصور کیا جاوے آیہ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا یعنے تحقیق باندہ لیا ہو ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹ اگر پھر آوین ہم دین تمہارے پیچھے بعد کے کہ نجات دے ہمکو اللہ اوس سے۔ بہرحال اب وقت تمہارے تعذیب کا قریب آپہونچا ہے اور جلد ظاہر ہو جاوے گا کہ باقی کون رہے گا اور ہلاک کون ہوگا اور حضرت نے بسبب طول مدت بغاوت کے زبان مناجات سے تہ دعای آیہ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ یعنے اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہمارے کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنے والا ہے۔ کہو لکہ انکو واسطے منتظر عذاب اور مترصد عقاب ہو کسواسطے کہ وحی سماوی باجابت دعا نازل ہو چکی تہی اور آپ مع مومنین باشارہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ایک فرسنگ دور چلے گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز مہیب کی کہ اوس سے زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اوسکے صدمے سے ہلاک ہوے۔ روایت صحیح ہے کہ سوا سے دو قوم کے کوئی امت عذاب صیحہ سے ہلاک نہوئی ایک قوم صالح اور دوسری انکی قوم۔ لیکن قوم ثمود پر آواز نیچے سے حضرت جبرئیل نے کی تہی اور اہل مدین پر اوپر سے اور ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ جب اہل شہر مدین نے آواز ہیبت ناک سنی اور زلزلہ عظیم دیکہا تو گہبرا کر بخوف وقوع عذاب سب اہل وعیال اور مال ومنال لیکر بیرون شہر جنگل صحرا کی طرف بہاگے اور وہان اپنے آگ بہی برسی اور سب خاکستر ہو گئے چنانچہ تفصیل اسکی فصل آیندہ مین لکہی جاتی ہے **فصل دوسری** نازل ہونا عذاب کا اہل ایکہ پر کہ حضرت شعیبؑ انہیں بہی مبعوث ہوئے تہے اور ذکر وفات اور مدت عمر انکی۔ جاننا چاہیے کہ اہل ایکہ عرب سے ہے اسی قوم کے جنگل اور بر کے رہنے والون مین کہ وہ بہی وہی حرکات ناشائستہ وغاباری قول مین اور کٹ سال درہم ودنانیر مین ہمارے تہے بعد ہلاک ہونے شہری لوگون کے حضرت شعیبؑ انکی موعظت اور نصیحت پر مامور ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ اصحاب الرس پر بہی یہی مامور ہوے تہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اصحاب رس کی ہدایت کو حضرت حنظلۃ الصادق کہ جنکا ذکر بعد حضرت عیسے علیہ السلام کے لکہا جاویگا مبعوث ہوے تہے کسواسطے کہ نص صریح ناطق ہے حضرت شعیبؑ کے مبعوث ہونے کو اصحاب مدین پر بمقتضای آیہ کریمہ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بموجب منطوق لازم الوثوق آیہ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ یعنے جہٹلایا رہنے والون بن کے پیغمبر نکو جسوقت کہ کہا واسطے اونکے شعیبؑ نے کیا نہین ڈرتے

تحقیق مین وسطے تمہارے پیغمبرون با امانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور نہین سوال کرتا مین تمسے اوپر اوسکے کچھ بدلا نہین میرا
مگر اوپر پروردگار عالمون کے پورا کرو میپان کو اور مت ہو نقصان دینے والون سے اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے اور مت
کم دو لوگونکو چیزین اونکی اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور ڈرو اوس سے جو پیدا کیا اوسنے تمکو اور خلقت پہلی کو اور تفسیر
اس آیہ مین صاحب مواہب علیہ نے لکھا ہی کہ اہل مکہ سے حضرت شعیبؑ کے ساتھ کوئی ایمان نہین لایا ہر چند حضرت شعیبؑ نے انکو دعوت
کی ان بدبین ناسعادتمندون نے اوسکی تکذیب کی آیہ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۙ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ یعنے کہا انہون نے سوای اسکے نہین کہ تو جادو کیے گیون سے
ہے اور نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے اور البتہ گمان کرتے ہین ہم تجکو جھوٹون سے پس ڈالدے اوپر ہمارے ایک ٹکڑا آسمان سے
اگر ہے تو سچون سے آیہ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا حضرت شعیبؑ نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم
عبادت اصنام اور کم فروشی در طعام اور تمام معاصی جو عذاب کہ تمہارے اعمال کی جزا ہوگا تمہارے پاس پہونچے گا اگر مہلت چاہو گے
تو نہین ہوگی آیہ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
یعنے پس جھٹلایا اوسکو پس پکڑا اونکو عذاب دن سائبان کے تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑے کا تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے
اور نہ تھے اکثر اونکے ایمان والے - اور روایت کرتے ہین کہ جب انہون نے انکار و استکبار مین حد سے تجاوز کیا حق تعالی نے
سات شبانہ روز حرارت آفتاب کی اس مرتبہ کہ انکی چشمون اور کوٹون کا پانی جوش کھانے لگا اور یہ شدت گرمی سے گھبرا کر اپنے
گھرونمین گھس گئے وہان اور بھی زیادہ حرارت معلوم ہوئی پھر جنگل مین نکلے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے الحاصل جو کہ دوزخیون کو
بعد قیام قیامت جہنم مین عذاب آتش ہوگا انکو دنیا مین ہی ہونے لگا جیسا کہ باریتعالی نے اصحاب شمال کے واسطے سورہ واقعہ
مین فرمایا ہے وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝
وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ یعنے اور صاحب بائین طرف والے کیا ہین صاحب بائین طرف والے بیچ باد گرم کے اور پانی
گرم کے اور سایہ دھوئین کے کہ نہین ٹھنڈا اور نہ خوشی دینے والا تحقیق وہ تھے پہلے اس سے نعمت مین پلے ہوئے اور تھے استادگی کرتے
اوپر خلاف قسم بڑے کے - القصہ یہ مارے گرمی کے تڑپنے لگے کہ ناگاہ ایک ابر سیاہ ہوا مین پیدا ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور ایک
دوسرے کو پکارنے لگا کہ آؤ تا زیر سائبان ابر آسائش کرین تا آنکہ سب اوس سایہ ابر مین جمع ہوئے اور اوس ابر مین سے برق عظیم
چمکی اور ایک آگ پیدا ہوئی اور سبکو جلا کر خاکستر کر دیا اور بعضے کہتے ہین کہ جب انکو حرارت اور گرمی نہایت معلوم ہوئی حق تعالی نے

ایک پہاڑ کو حکم دیا کہ وہ پہاڑ اپنے مقام سے اوٹھکر مثل سائبان ہوا مین کھڑا ہوا اور اور اوسکے نیچے آب خنک پیدا ہوا اور جبکہ سب اوس پہاڑ کے نیچے آرام و آسائش کے واسطے جمع ہوئے وہ اوپر گر پڑا اور یہ اوسکے نیچے سب دبکر ہلاک ہوئے اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ایک جماعت ضعیف کہ شہر مین رہگئے تھے اوپر حضرت جبرئیلؑ نے ایک آواز ناری کہ جہنم واصل ہوئے اور جہان چرک متحرک اور لوث وجود ناپاک انکی سے پاک ہوا اور حضرت شعیبؑ اور انکے توابع نے شر اوس ملائفہ اور شر اوس عذاب نازلہ سے بصحت و عافیت خلاصی پائی منقول ہے کہ جو لوگ کہ حضرت شعیبؑ کی متابعت کرتے تھے شصت آدمی تھے ہرگاہ کہ بقیہ قوم ہلاک ہوئی فرمان الٰہی صادر ہوا کہ اب تم یہین مدین مین اقامت کرو اور باتفاق اہل ایمان پیغمبری مشغول اور مصروف رہو چنانچہ آنحضرت بموجب فرمودہ حضرت رب العزت اوس سرزمین پر مقیم ہو کر باوامر و نواہی شریعت اقدام کیا کیے اور کہتے ہین کہ اپنی قوم کی ہلاکت سے آثار رونا کہ اندھے ہوگئے تا آنکہ حضرت موسیٰؑ انکے پاس آئے اور شبانی انکی بکریونکی اختیار کی اور انکے داماد ہوئے چنانچہ احوال اسکا حضرت موسیٰؑ کے قصے مین بالتفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور ایک جماعت کہتے ہین کہ بعد مفارقت حضرت موسیٰؑ مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور سات برس چار مہینے تک یہین رہے - پھر اس دنیاء فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی علیہ مبارک الکاگندم گون میانہ قد اور صفات انکے بغایت فصیح اور طلیق اللسان کہ فن مناظرہ اور مباحثہ مین اپنا نظیر نرکھتے تھے اور بکثرت استعداد علمی معروف اور مشہور تھے زبان عربی مین انکو شعیبؑ کہتے تھے اور یثروب سریانی مین اور ع لقب انکا خطیب الانبیا تھا اور معجزے انکے بہت ہین از انجملہ ایک یہ کہ جب چاہتے تھے کہ جب بلند پہاڑ پر چڑہین وہ پہاڑ نیچا ہوجاتا تھا اور یہ اوسپر بآسانی چڑہ جاتے تھے اور عمر انکی بروایت لبستان فقیہ ابواللیث دوسو چوبیس برس کی تھی اور بروایت روضۃ الصفا دوسو اور مدت دعوت انھا دن سال اور مدفن ہمایون انکا بعضے کہتے ہین کہ نابلس شام اور طائف کے ہے اور بعضون کے نزدیک مکہ مین درمیان صفا و مروہ کے اور اصح یہ ہے کہ حرم شریف مین وسط رکن اور مقام کے مدفون ہین واللہ اعلم بالصواب **باب تیروان** مشتمل بیچ بیان احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس باب مین چودہ فصلین ہین

فصل پہلی بیچ نسب اور ولادت حضرت موسیٰؑ کے ایام بادشاہی فرعون بے عون مین اور ڈالنا انکو صندوق مین رکھکر دریاے رود نیل مین - معالم التنزیل مین در تحت آیہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۙ ذُرِّیَّۃًۢ بَعْضُھَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ یعنے تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمرانؑ کو اوپر عالمون کے اولاد مین بعضے اونکے بعضون سے - روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تین پشت کے رستہ لاوی بن یعقوبؑ کو پہونچتے ہین اور دلالت انکی زمان فرعون مین تھی اور صاحب مواہب علیہ نے سورۂ اعراف مین در ذیل آیہ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِھِمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ

وملائہ یعنے پھر بھیجا ہمنے پیچھے اون سب کے موسیٰ کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور سردارون اوسکے کی - لکھا ہے اور روایت کی ہے کہ وہ قابوس بن مصعب یا ولید بن مصعب تھا اور فرعون اوسکا لقب تھا کسواسطے کہ ہر بادشاہ مصر کو فرعون کہتے تھے جیسیکہ خوندکار روم کو قیصر اور فرمان فرمای فارس کو کسری اور شہریار چین کو خاقان اور ملک حبش کو نجاشی اور شاہ یمن کو تبع اور فرمانروای ہند کو راجہ کہتے ہین اور یہ فرعون اوس فرعون کی اولاد مین سے تھا کہ زمانہ حضرت یوسف مین تھا اور سورۂ غافر مین در ذیل آیہ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف پہلے اس سے - بروایت اکثر ناقلان اخبار ہطرح پر ہے کہ جب ریان بن الولید نے دار دنیا سے بسرای عقبیٰ رحلت کی قابوس اسکی سلطنت پر متصرف ہوکر مسند فرمانروہی پر باستقلال تمام متمکن ہوا اور رسوم کفر و ضلالت کہ زمان ریان مین برطرف ہوگئی تھی اختیار کی اور عامہ مصریون نے انکی متابعت کی جب اسنے مشاہدہ کیا کہ اعقاب یعقوب اوس شیوۂ ناپسندیدہ سے انحراف کرتے ہین اور اوس طریقۂ مذموم سے اتباعاً دوہوندتے ہین تمامی بنی اسرائیل کو اپنی طاعت اور بندگی مین لاکر گہاتم خادم اور مملوک ہمارے اقارب کرتے ہو اور غیبت یوسف علیہ السلام اور اوسکے بھائیون کی بحسب اقتضای روزگار غنیمت جانکر ارتکاب اعمال شاقہ اور افعال فوق الطاقت پر انکو مامور کیا اور روزگار بنی اسرائیل زمان قابوس مین بمحنت گذران تھا ہرگاہ کہ اسنے دار فنا غرور سے بمقام عذاب مقدور رحلت کی اوسکا بھائی ولید بن مصعب مملکت مصر پر قابض اور متصرف ہوا اور اوسوقت مرغ سفید نے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکی تسکین خرد و ہش پر عہدہ کیا تھا خاموش ہوا جب بنی اسرائیل نے یہ حال مشاہدہ کیا تضاعف اعتقاد و زیادت اوج جاہلیت انکا ہوا اور یہ فرعون کہ فرعون الٰہی سے بی نصیب تھا بمراتب اور فراعنہ سے ظالم تر تھا اور بعضے کہتے ہین فرعون موسیٰ وہی فرعون یوسف تھا کہ حضرت یوسف کے ساتھ ایمان لایا تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس جہان سے رحلت کی تھی تو وہ پھر دین اسلام سے پھر گیا تھا اور تا زمان حضرت موسیٰ زندہ رہا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جب فرعون کہ نام اوسکا ولید بن مصعب تھا اور اسکا سبب افروختگی چہرہ قابوس لقب ہوا تھا کسواسطے کہ قابوس آتش افروز کو کہتے ہین ملک مصر پر دستیاب ہوا اور اسباب مکنت و جاہ ہر طرف سے بہم پہونچاکر نزدیک اپنے قرار دیا کہ سب ارکان دولت اور اعیان مملکت اور امیر و وزیر تا ادنی اور فقیر صحکو سجدہ کیا کرین چنانچہ اول جسنے کہ اوسکو سجدہ کیا ہامان تھا اور پھر اور امرا اور جو لوگ کہ اسکے پایۂ تخت سے دور تھے اونکے واسطے اپنی صورت کی تصویرین زرین بناکر اور تخت ہای عاج و آبنوس اور زر و سیم پر نصب کرکر اور گرداون تختون کے تختہ ہای درختان زرین تنہ کہ پتے اونکے زمرد کے تھے اور شاخ اون درختون پر جانوری سونے کے جانور بناکر اور چونچین اونکی جواہر نفیس سے تراش کرنصب کیے تھے کہ جب اونکو خادمان تخت حرکت دیوین تو اون جانورون مین سے آواز پیدا ہووے

کہ اے اہل مصر فرعون تمہارا خدا ہے اوسکے واسطے سجدہ کرو یہ بھی تہین کہ تمام مردم قصبات و قریات استماع اس صدا سے باختیار سجدہ کرتے تھے اور سنتے آواز اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اور یہ گوش کا کھا تھا - جب تمام اہل مصر فرعون پرستی کرنے لگے بنی اسرائیل نے انکے ساتھ موافقت نکی اور اوسکو سجدہ نکیا فرعون نے اونکے سرداروں کو بلا کر دریافت کیا اور کہا تم مجکو سجدہ نہین کرتے اور میری تصویروں کو نہین پوجتے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی زندگانی سے تم سیر ہوئے ہو اب اگر مجکو اور میری تصویروں کو سجدہ نکروگے تو مین تمکو بانواع عذاب معذب کرونگا - یہ کہا اور جلادونکو بہیجا اب تعذیب اپنے روبرو طلب کیا اور بنی اسرائیل کو ڈرایا سرداروں بنی اسرائیل نے اپنی فرقہ سے کہا کہ عذاب اس بندۂ جابر کا ایک ساعت سے زیادہ نہوگا اور عقاب خدا متعالی دائم اور جاودان رہے گا - بہتر یہ ہے کہ عذاب فرعون پر صبر کرو اور ہرگز اسکو سجدہ کرنے سے گنہگار نہو تم تمام بنی اسرائیل نے اس عزم بالجزم پر متفق ہو کر آشکارا فرعون سے کہا کہ سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہین ہے ہم تجکو ہرگز سجدہ نہین کرینگے جو تیرا جی چاہے سو کر فرعون نے دیگ ہای مسی اور آہنین منگوائین اور اونمین روغن زیت اور گوگرد و الکرا گ پر گرم کروایا - جب وہ دیگین گرم ہوئین اور روغن اور گوگرد جوش کہانے لگا تو بنی اسرائیل کو اوسمین ڈالتا تھا اور جلاتا تھا اور یہ ہرگز اوس لعون کو سجدہ نکرتے تھے اور کہتے تھے کہ پروردگار ہمارا وہی خدا ہے کہ پیدا کنندۂ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب تہا ہم اوسی خداوند کی ساتھ گرویدہ ہوئے تا آنکہ جماعت کثیر بنی اسرائیل سے جل گئی - ہامان کہ وزیر فرعون تہا عرض کی کہ بادشاہ ہو وقت انکو مہلت دیو ہی تا سوچ سمجھ کر یہ فرمان بادشاہی کو قبول کرین فرعون جلانے انکے سے باز رہا اور تکلیفین مثل بیگار وغیرہ انپر مقرر کین اور روز بروز دعوی انانیت اسکا بڑہتا گیا کہتے ہین کہ ابلیس علیہ اللعنۃ نے جب یہ بات سنی کہا مجکو اوس کلام کے سننے کی طاقت نہین ہے یعنی اپنے بہتر ہونیکا دعوی کیا تہا تو تمام بلا مجکو ہو پہنچی یہ کہ ایسا لاف و گزاف مارتا ہی اسکا کیا حال ہوگا قصص مین لکہا ہی بعد ازانکہ فرعون نے دعوی خدائی کا کیا حق تعالی نے اوسکے بدن مین بہت سے عیب پیدا کیے اور دریاے رود نیل کو خشک کیا خلق جمع ہو کر آئی اور کہا اگر تو خدا ہے تو رود نیل کو روان کر پس یہ تمنا جنگل مین گیا اور لشکر مین سے اپنے ساتھ کسیکو نہ لیگیا اور جہان کہ آبادی نہ تہی وہان ایک غار کے اندر گیا اور بسبب ترس خوف خدا متعالی کے طوق گلے مین پہنا اور روبقبلہ ہو کر بدرگاہ حضرت معبود حقیقی سجدہ مین گیا اور کہا خداوندا تو خدای بی نیاز ہے اور برحق ہے اور مین باطل پر ہون ولیکن مینے ملک دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہے جو کچہ مجکو چاہیے اس جہان مین مجکو دے کہ دنیا کے واسطے دین کو کہوتا ہون آخرت مین کچہ نہین چاہیے کا معاذ اللہ عجب بے نصیب تہا کہ ملک فانی کو سعادت جاودانی پہوڑ کر اختیار کیا اور جو کہ اسمین اور اوسمین تفاوت تہا نہ دیکہا - القصہ جب فرعون بے عون نے یہ مناجات کی ناگاہ حضرت جبرئیل ایک مرد بزرگ کی صورت پیدا ہو کر فرعون نے کہا تو کون ہے کہا مین ایک فریادی ہون ایک شخص کی شکایت لایا ہون کہا یہ داد چاہنے کا کیا مقام ہے یہ کلام ہوا تہا کہ رود نیل بہر

بقدرت رب جلیل پانی پیدا ہوا فرعون نے شاد ہوکر کہا اسی شخص نے اپنا قصہ بیان کر کہ تیری داد مین دون کہا جو بندہ کہ اپنی گردن حکم
خداوند سے پھیرے اور اوسکا صاحب اوسکو نا فرمانی پر بھی اچھی طرح رکھے اوسکی سزا کیا ہووے - فرعون نے کہا اوسکی جزا یہ ہے
کہ رود نیل مین غرق کرین اوس مرد نے کہا کہ تمہاری بارگاہ بادشاہی مین مجھ غریب کو بارکب ملیگا اگر اس حکم کو آپ دستخط کر دین تو کمال
انصاف ہووے تا اس حجت سے اوس بندیکو کاربند کرون کہا قلم اور دوات اور کاغذ موجود نہین کہا میرے پاس ہے اور قلمدان اوسکے
روبرو رکھدیا فرعون نے لکھا کہ جو بندہ نافرمانی اپنے خداوند کی کرے اور اسپر بھی مالک اوسکو اچھی طرح رکھے جزا اوسکی یہ ہی کہ اوسکو دریای نیل
مین غرق کرین وہ مرد یہ نوشتہ لیکر چلا گیا اور بعضے روایت کرتے ہین کہ فرعون نے ایک آواز سنی کہ ہمنے رود نیل کو تیرے فرمان مین کیا جب
تو کہے گا رواں ہوگا اور جب تو کہے گا ٹھہر جا ٹھہر جاویگا اور جب تجھ کو گا بلند ہو تو پہاڑ پر چڑھ جاویگا اور جب تو کہے گا نیچے ہو تو اوتر جاویگا چنانچہ
فرعون نے اپنی قوم کے آگے اسطرح کر دکھایا اور جب یہ کرامت ظاہر دیکھی تو اوسکی خدائی پر اعتقاد کامل لایا اور مطلق اس مضمون سے
آگاہ نہوا کہ بندہ کو خواجہ کا دعوی سزاوار نہین ہے خصوصًا ایسی نعمتون پر اوسکی جو کفران کرتا ہو اوسکا انجام کیا ہوگا اور مدارک
التنزیل اور تبیان وغیرہ تفسیرون مین نقل کیا ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل بصورت مستغاثی دیوان مظالم فرعون مین آئے اور کہا
حکم امیر اوس بندیکی شان مین کیا ہے کہ جو بندہ اپنے خواجہ کے مال مین خیانت و ناکرے اور اختیار امور دنیوی اوسکو حاصل ہو اور بہ ترتیب
سب بندونمین ممتاز ہووے پھر کفران نعمت کر کر دعوا خدائی کا کرے اور اپنے مولا کا فرمان نہ بجالاوے اور بعضے کہتے ہین کہ عبارت لکھکر
پیش کی پھر کیف فرعون نے اپنے ہاتھ سے اوس فتوی کے نیچے لکھا - کتبہا ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اوس بندیکی کہ اپنی اقتدار پر خروج اور
اوسکی نعمت پر کفران کرے یہ ہے کہ اوسکو دریای نیل مین غرق کرین حضرت جبرئیل اوس خط کو اوسکے ہاتھ سے لیکر چلے گئے تا آنکہ ایکدن فرعون نے
تین شب متواتر خواب ہای متوحش اور خوفناک دیکھے کہتے ہین کہ آگ اوس خواب مین نظر آئی کہ تمام شہر مصر اور ملک قبطیون کو جلاتی چلی آتی ہے اور
جب محلہ بنی اسرائیل مین گذرتی ہے تو کسیکو کچھ ضرر نہین پہنچاتی اور بنی اسرائیل کے محلہ مین سے بڑے بڑے انگارے اوچھل اوچھل کر فرعون
پر حملہ کر کر تخت پر سے اوتر ہا گرا دیا اور رسولنا یعقوب جرجی نے تفسیر سورہ والذاریات مین لکھا ہے وہب بن منبہ کی روایت سے کہ فرعون
علیہ اللعنہ نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ اوسکو کہتے ہین ایک شخص پیدا ہوگا اور تیرا ملک خراب کریگا پھر کیف جب یہ بیدار ہوا اپنی قوم کو کہا
اندوہناک ہوکر کہا کہ یہ خواب نہایت پریشان دیکھا ہے سب نے کہا یہ خواب دیکھا ہے سب نے رد دیا اور اوسکی سرکار مین ہزار جادوگر اور ہزار کاہن اور ہزار منجم تھے
سبکو جمع کیا اور خواب کو انکے روبرو بیان کیا سب نے کہا چالیس دن کے بعد ہم جواب دینگے پھر سب نے مل بیٹھ اور جوگی روتی کہانی شروع
کی اور تین دن مین خاک پر سونا اختیار کیا اور رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزہ رکھنا اور جن سے بتون کو پوجنا اور آگے اونکی زاری کرنی اور اونکی

تسخیر کے اعمال پڑھنے میں مصروف ہوئے تا وہ حقیقت خواب فرعون سے آگاہ کریں اور جو کہ دیو اوس زمانہ میں آسمان پر جاتی تھے اور فرشتوں سے کلام کرتے تھے اور جو چیز کہ دنیا میں پیدا ہوتی تھی دیو وہاں سے سنکر کاہنوں کو خبر ہو پہنچاتے تھے اکثر تفاسیر میں تحت آیہ وحفظنا من کل شیطان رجیم لکھا ہے کہ ابن عباس نے نقل کی ہے کہ از زمان حضرت آدم علیہ السلام تا زمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیو آسمان پر جاتی تھے اور فرشتوں سے کہ اخبار لوح محفوظ کے درس میں پڑھتے تھے سنکر زمین پر آکر اپنے دوستوں سے اور کاہنوں سے کہتے تھے اور وہ اونکے آگاہ کرنے سے خبر ہر غیب کی دیتے تھے اور وہ ظہور میں اوسیطرح پر آتی تھیں تو لوگ انکے معتقد بہت تھے جب حضرت روح اللہ پیدا ہوئے تو اونکو تین آسمانوں سے ممانعت ہوئی اور جب ولادت باسعادت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی سب آسمانوں پر جانے سے موقوف ہوئے اور اونکے رجم کے لیے شہاب ثاقب آسمان دنیا پر مقرر ہوا اور ابواب کہانت بالکل مسدود ہوئی القصہ جب جاماسپ عرش کو وحی پہونچی کہ ہم بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر پیدا کرتے ہیں کہ وہ ملک فرعون کو برباد کرے اور اوسکو ہلاک کرے اور شب جمعہ قمر کے مہینے میں تین ساعت کے بعد اپنے باپ کی پشت سے اپنی مانکے رحم میں آویگا۔ دیووں نے سنکر زمین پر آکر کاہنوں اور منجموں اور ساحروں سے کہا کہ چالیس دن کے بعد اسطرح ہوگا انہوں نے فرعون بے عون کے آگے آکر بیان کیا فرعون نے کہا کیونکر اسکی مان معلوم ہو وہ کہ مادۂ الوان تا یہ موجود نہ ہو دے کہا ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ کسکے رحم میں آویگا لیکن اتنا کر سکتے ہیں کہ شب جمعہ مردان بنی اسرائیل کو انکی عورتوں سے جدا کریں تا یہ شخص وجود میں نہ آوے اور یہ ہمنجانا کہ تبدیل تقدیر ربانی بہ تدبیر انسانی امر محال ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے اوسمیں کیسی کیا مجال ہے کہ نہ دیوے غرض اوس رات کو سب مردان بنی اسرائیل کو ایک جا جمع کیا اور ہر ایک کو کہدیا کہ آجکی رات صبح تک یہاں رہنا اور منجم تمام شب بیدار رہے اور فرعون مع عمران پدر موسیٰ کہ یہ اوسکی خواص میں سے تھا شہر مصر میں گیا اور فرعون کو معلوم نتھا کہ فرعمران بنی اسرائیل میں سے ہی اور لشکر شہر کے باہر رہا فرعون نے عمران کو کہا کہ میرے محل کے دروازے پر سے کہیں جانا نہیں اور اسیطرح کپڑے پہنے ہوئے سو رہنا عمران نے اسیطرح کیا عمران کی بی بی کو کسی سے معلوم ہوا کہ اسوقت وہ شہر میں ہے انکی پاس آئی اتفاقاً یہ دونوں جمع ہوئے اور قطرہ نطفہ نے کہ مادہ وجود اوس دریتیم یعنے حضرت موسیٰ کا تھا سحاب نیسان صلب پدر سے صدف شکم مادر میں قرار پکڑا اور لکھا ہے کہ عمران کے پہلے بھی دو فرزند تھے ایک پسر کہ ہارون نام رکھا تھا اور ایک دختر کہ مریم نام عمران نے اپنی بی بی سے کہا اگر تحقیق حمل رہے گا اور بچہ پیدا ہوگا جس شخص سے کہ فرعون ڈرتا ہے غالب ہے کہ وہی فرزند ہوگا اگر میں اوسکو پوشیدہ بہت رکھونگا اور کبھی زبان پر نہ لاؤنگا غرض کہ اوسی شب میں بعد آدھی رات کے جو منجموں نے آسمان پر نظر کی انہوں نے کہا کہ اوس پسر کا مادہ رحم مادر میں آیا فریاد کرنی شروع کی فرعون نے پوچھا کہ یہ کیا غل ہے عمران نے کہا بنی اسرائیل کی آواز ہوگی کہ آپسمیں بازی کرتے ہیں جب صبح ہوئی منجموں نے منہ اپنا

کالا کیا اور کپڑے بہاڑ ڈالے اور فرعون کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور کہا کہ تیرا دشمن آج رات کو اپنی ماں کی پیٹ مین آیا فرعون غصہ ہوا اور کہا جب اوسکی ماں جنے گی تو مین اوسکی تدبیر کرونگا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے کاہنون نے کہا کہ اب تیرا دشمن ظاہر ہوا فرعون ناپاک غمناک ہوا اور کہا سب بنی اسرائیل کی عورتونکو جمع کرو اور انکے فرزند کہ اس مہینے مین پیدا ہوئے ہین اونمین سے لڑکونکو مار ڈالو اور لڑکیونکو چھوڑ دو۔ صاحب معالم اور مدارک اور مواہب علیہ نے بیچ تفسیر آیہ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا۔ یَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ کہ یعنے تحقیق فرعون نے تکبر کیا تہا بیچ زمین کے اور کیا تہا لوگون اوسکے کو فرقہ مختلف ضعیف جانتا تہا ایک فرقہ کو اونمین سے ذبح کرتا تہا بیٹون اونکے کو اور زندہ رہنے دیتا تہا بیٹیون اونکی کو تحقیق وہ تہا مفسدون سے اس کی تفسیر مین لکہا ہے اور کہا ہے کہ مراد فرقہ ضعیف سے گروہ بنی اسرائیل ہے اور مصنفین مذکورین نے تفصیل اس اجمال کی یون لکہی ہے کہ فرعون نے دایہ ہای مصر کو بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر متعین کیا اور اونپر اورونکو موکل کیا تہا کہ جس جگہ کوئی حاملہ لڑکا جنے فی الحال اوسکو مار ڈالو تا آنکہ نو ہزار لڑکا مار ڈالا جو دائی کہ حضرت موسیٰ کی ماں پر موکل تہی جب یہ پیدا ہونے لگے تو وہ حاضر ہوئی اور انکو اپنے ہاتہو مین لیا اور انکی صورت دیکہی اونکے جمال باکمال پر شیفتہ اور فریفتہ ہوئی اسنے حضرت موسیٰ کی ماں سے کہا ای بی بی غم نکا کہ مین اس لڑکے کو ظاہر نہین کرنیکی اور جو لوگ کہ موکل اور متعین ہین اونسے کہدونگی کہ یہ بچہ لڑکی تہی مری ہوئی پیدا ہوئی اوسکو خاک مین دبا دیا لیکن اس شرط سے کہ اس فرزند سعادتمند کو کوئی تیرے اقربا اور ہمسایون مین سے بہی نہ دیکہنے پاوے۔ حضرت موسیٰ کی ماں نے تین مہینے تک پوشیدہ رکہا اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ بعد ولادت جو لوگ کہ اونپر موکل اور متعین تہے وہ تاگاہ لڑکا گہر مین دیکہنے کیواسطے گہس آئے اور حضرت موسیٰ کی بہن نے انکو اوٹہا کر ایک تنور مین کہ رومیان بکا تہا لیے روشن کیا تہا ڈالدیا اور وہ لوگ کہ دیکہنے کو واسطے آئے تہے جب اونہون نے دیکہا کہ کوئی بچہ نہین ہے پہر گئے اور انکی ماں نے تنور پر جا کر دیکہا کہ آگ گلزار سا سرسبز ہو رہی ہے اور حضرت موسیٰ اوسمین کہیل رہے ہین اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ بعد خالی پہر جانے جو سیس فرعون کے مادر موسیٰ نے انکی بہن سے پوچہا کہ بہائیکو کیا کیا اوسنے حال ڈالدینے تنور کا ظاہر کیا یہ کہکر تنور پر آئین دیکہا کہ آگ بھڑک رہی ہو اور اندر سے آواز آتی ہو کہ ای مادر مہربان غم نکا کہ حق تعالی نے آتش سوزانکو مجہپر گلستان کیا ہی جیسا کہ میری جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کیا تہا یہ سنکر حیران ہوئی اور کہا کہ کیونکر تجکو کالون اونہون نے جواب دیا کہ بسم اللہ کہکر داخل ہو اور مجکو کالو تجکو بہی کچہ گزند اس آتش تند سے نہین پہونچیگا۔ القصہ بعد اسکے انکی ماں انکو پوشیدہ پرورش کرتی تہی اور پیوستہ بادل خستہ ترسان اور ہراسان رہتی تہی کہ فرعون بدرجہ کمال تفحص اور تجسس کی اونمین مشغول تہا۔ مواہب علیہ مین مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی ماں لوگون

لاوی بن یعقوب علیہ السلام سے تھی اور معالم مین لکھا ہی کہ دختر لاوی تھی اور یوخانذ نام تھا نون کے ساتہ اول ہم مین اور عین المعانی مین لکھا ہی یوخانذ یای مثناۃ تحتانی کے ساتہ اول ہم بہر تقدیر منطوق لازم الوثوق آیہ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا [illegible] اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ہی یعنے اور وحی کی ہمنے طرف مان موسیٰ کی یہ کہ دودہ پلاؤ اوسکو پس جب ڈرو تو اوپر اوسکے پس ڈالدے اوسکو بیچ دریا کی اور مت ڈر اور مت غم کہا تحقیق ہم پہیرنے والے ہین اوسکو طرف تیرے اور کرنے والے ہین اوسکو پیغمبرون سے ۔ حضرت موسیٰ کی ماکو الہام ہوا یا اونہون نے خواب مین دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ اسکو دودہ پلا اور پرورش کر اور جب تجکو خوف و خطر ہووے کہ لوگ اسکا قصد کرینگے اسکو صندوق مین رکہکر دریای نیل مین ڈالدے اور دشمنونکی طرف سے خاطر جمع رکہہ کہ اوسکو ضائع نہین کرسکتے اسکی فراق مین غمگین اور اندوہناک نہو کہ اندک زمانی مین ہم اسکو تیری سپرد کردینگے اور بسبب دلنواہ تیرے پاس پہونچا دینگے اور اوسکو نبوت اور رسالت کیساتہ مشرف کرینگے جب حضرت موسیٰ کی ماکو معلوم ہوا کہ فرعون تجسس پر ان بنی اسرائیل مین مبالغہ رکہتی ہین ایک نجار ساکن نام کہ عمران کا آشنا تہا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت چکلا بنا دیوے جب وہ صندوق بن چکا تو عمران کے پاس وہ بڑہئی اوسکو لایا اون نے اوسکو حضرت موسیٰ کی ماکو سپرد کیا اور عمران کے خیال مین آیا کہ اوسکے پاس وہ جواہر کا ہی چاہتی ہے کہ اوسکو اس صندوق مین رکہکر جو لوگ کہ میران بنی اسرائیل پر موکل ہین اونسے پوشیدہ کہین بہیجدیوے یہ گماشتہ فرعون کے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے زبان بستہ ہوگئی پہر اپنے گہر مین آنکر چاہا کہ فرعون کے پاس جاکر تمامی حالات بیان کرے آنکہین نابینا ہوئین جانا کہ وہ مولود کہ جسکا کاہنون نے نشان دیا ہے یہی ہی توبہ کی فی الحال آنکہین روشن ہوگئین اور نادیدہ اوسکے ساتہ ایمان لایا اور بعضے کہتے ہین کہ آل فرعون مین سے مومن وہی ہے اور بہر حضرت موسیٰ کی ماں نے اوس صندوق کو رال سے لپیٹ کر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہلا کر اور لباس فاخرہ پہنایا اور خوشبو لگائی اور اوسمین لٹا کر اوسکو کنارۂ رود نیل پر لیگئی ناگاہ ابلیس پر ابلیس بصورت اژدہای بزرگ نمودار ہوا اور بولا کہ اسکو اگر بہا دینگی تو ایک لقمہ کر جاؤنگا مادر موسیٰ کہ عقیلہ صالحہ تہی قیاس سے سمجہی کہ اگر یہ جانور ہے تو قوت نطق اسکو کیونکر حاصل ہے غالبا کہ شیطان لعین ہے کہ مجکو وسوسہ مین ڈالنا چاہتا فرمان الٰہی سے جو مجکو خواب مین ہوا ہے باز رہون اس تصور سے کچہ توہم نکیا اور اوس صندوق کو دریا مین ڈالدیا اور آپ روتی ہوئی گہر کو پہری جو کہ اوس دریا کی ایک جدول فرعون کے خاص باغ کی نہر مین جاتی تہی وہ صندوق بہتا ہوا مجری نہر سے اوس باغ مین آیا اور اوسوقت فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نام اوس نہر کے کنارے پر بیٹہے ہوئے سیر اور تماشا دیکہہ رہے تہے آسیہ قوم بنی اسرائیل سے تہی سبط نبوت سے ۔ اور عین المعانی مین لکہا ہی کہ آسیہ حضرت موسیٰ کی پہوپہی تہی ۔ الحاصل جب وہ صندوق

انکے آگے پہونچا انہون نے اوسکو پکڑ لیا اور کھولکر دیکھا ایک لڑکا خوبصورت کہ رخ مانند ماہ اور آنکھین سیاہ اوسمین لیسا ہوا ہی جمال بیمثال دیکھکر حیران ہوئے قتادہؓ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ کی آنکھ مین ایسی سیاہی اور ملاحت تہی کہ جو کوئی انکو دیکھتا تہا شیفتہ اور مفتون انپر ہوتا تہا۔ آسیہ خاتون زن فرعون نے جب اونکی آنکھین دیکھین بجان و دل اوسکو الفت اور محبت پیدا ہوئی اور معالم مین لکھا ہی کہ فرعون کی ایک بیٹی تہی سوا ای اوسکے اور کوئی لڑکا بالا نہ تہا اور اوسکو بہی علت برص عارض تہی کہ کسیطرح کا علاج فائدہ نکرتا تہا اور کاہنون نے کہا تہا کہ فلانی دن اور فلانی ساعت وقت طلوع آفتاب رود نیل مین سے ایک بچہ نوپیدا آدمی کا دستیاب ہوگا اور یہ علت آب دہن اوسکے سے زائل ہوگی اوس روز معہود کہ پیر کا دن تہا فرعون اور آسیہ مع دختر اور دیگر محارم ارتہا از کنارۂ رود نیل پر آنکر انتظار انجام موعود کا کر رہے تہے کہ ناگاہ وہ صندوق بروے آب بظاہر امواج مین نمودار ہوا فرعون نے اپنے نوکرونکو حکم دیا کہ جیرہ دریا مین بہی ہوئی لیچلی آتی ہے اسکو میرے پاس لے آؤ آیہ فالتقطہ آل فرعون لیکون لہم عدوا و حزنا ان فرعون و ہامان و جنودہما کانوا خاطئین ٹہلیے پس اوٹہا لیا لوگون فرعون نے کہ تا کہ وہ ہوے اونکا دشمن اور غم تحقیق فرعون اور ہامان اور لشکر اونکے تہے خطاکار تہا انہون نے ہر طرف سے کشتیان دوڑا کر اوس صندوق کو لیکر فرعون کے آگے حاضر کیا جب اوس صندوق کو کہولا تو اوسمین ایک لڑکا خوشرو دیکہا حاضرین اور ناظرین کے دلمین محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو غصہ پیدا ہوا کہ اس فرزند کو قتل کرنے سے کیونکر سالم رکہون مبادا ہو وہی کہ جسکو کاہنون نے کہا ہی اوسنے فرعون کی جورو سے کہا تجہکو مبارک ہو کہ فلانی شب مین جس بات سے فرعون کو ہے خوف و خطر کرتی تہے خالی جمع ہوئی اس بچہ کے مانند باز ہوا اور اسکو زندہ رہنے دو کہ اپنی جی کا اسکے ساتہ نافع کرینگے پہر قدرے آب اوس حضرت موسیٰؑ کا کوڑہ کی جگہ ملا دیکہا کہ فی الحال جاتی رہی جلد سے اوس لڑکے کا موہنہ چوما اور گود مین لیکر بکلے سے لگایا آیہ فقالت امرات فرعون قرۃ عین لی و لک لا تقتلوہ عسی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا و ہم لا یشعرون ترجمہ اور کہا عورت فرعون کی نے فرعون کے آنکھون کی ٹہنڈک ہے واسطے میرے اور واسطے تیرے مت مار اوسکو شاید کہ نفع پہونچاوے ہمکو یا کر لین اوسکو بیٹا اور وہ نہ سمجہتی تہی۔ الغرض آسیہ نے فرعون سے کہا یہ بچہ کہ میری اور تیری آنکھون کی روشنی ہی کہ اسکے سبب ہمارے فرزند نے شفا پائی اوسکو مار شاید کہ ہمکو اس سے اور فائدے ہوون کہ علامتین خیریت اور برکت کی اسمین ہمین اسکی سے ظاہر اور ہویدا ہین قابل فرزند ہمین لینے کے ہی فرعون نے کہا مجکو بذات خود اوسکے ساتہ حاجت نہین ہے لیکن جو تو اوسکے ساتہ محبت کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے اوسکو تجکو بخشتا وہ انکی تربیت اور پرورش مین مشغول ہوئی اور حدیث نبوی اور قول مصطفوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ اگر جسطرح آسیہ نے کہا اسیطرح فرعون بہی کہتا ہر آئینہ حق تعالے اوسکو بہی ہدایت فرماتا جیسکہ آسیہ کو ہدایت فرمائی القصہ آسیہ سے لوگون نے کہا کہ اسکا نام کہ کہا مینے اسکا نام موسیٰ رکہا کسواسطے کہ اوسکو

پانی اور شجر مین سے پایا ہے اور موسی بمعنی آب ہی اور شجر بمعنی درخت یعنے صندوق چوبین بہتا ہوا دریا سے آیا ہر روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی ماں نے اپنی بیٹی سے کہ مریم نام تھا اور صحیح یہ ہے کہ نام اوسکا کلیم تھا اوس سے کہا تھا کہ تو رود نیل کے کنارے پر جا اور دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہے جب وہ فرعون کے باغین گیا یہ بھی باغین آئی اور صورت حال مشاہدہ کی اور جلد پیچھے ماں کو خبر دی جب حضرت موسیٰ کی ماں نے یہ حال سنا بہت صبر اور بیقرار ہوئی اور ایک قول سے اسطرح پر ہے کہ جب سنا کہ اوسکو فرزند مین نے لیا اسکا دل اندوہ اور غم سے فارغ ہوا یہ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ یعنے اور ہو گیا دل ماں موسیٰ کا خالی صبر سے تحقیق نزدیک تھی کہ ظاہر کر دیوے اوسکو اگر نہ باندہ رکھتے ہم اوپر دل اوسکے کہ ہو تو کہ ہو ایمان والون مین سے۔ اور رہتے ہمارے خوشی کر چاہا کہ ظاہر کرے کہ یہ فرزند میرا ہے لیکن احتیاطاً سکوت اور صبر کیا آیہ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور کہا اوسنے واسطے بہن موسیٰ کے پیچھے چلی جا اوسکے پیچھے دیکھتی تھی اوسکو دور سے اور وہ نہ جانتی تھی کہ حضرت موسیٰ کی بہن ہے روایت کرتے ہین آنحضرت سے کہ کسی دائی کا دودھ نہ پیا وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ اور حرام کر دیں ہمنے اوپر اوسکے دائیان پہلے اوس سے تا آنکہ پہنچے اوسکی بہن اور اوسکی قوم لیا جاوے اور حضرت موسیٰ اپنی آغوش شہادت چوستی تھی جب حضرت موسیٰ کی بہن نے دیکھا کہ یہ دائی کے واسطے مضطرب اور حیران ہین آیہ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓی اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ پس کہا اوسنے کیا دلالت کرون تمکو اوپر ایک گھر والون کے کہ پالین اوسکو واسطے تمہارے اور وہ واسطے اوسکے بہت خیر خواہ ہین کہ ارزہ می شفقت اوسکو تربیت کرے ہامان کہ فرعون کا وزیر تھا اوسنے یہ کلمہ سنتے ہی کہا اس عورت کو پکڑ لو کہ جس گھر مین کا یہ لڑکا ہے یہ جانتی ہے اوسنے کہا یعنے اس معنی سے کہا ہے کہ نیک خواہ فرعون کی ہون یہ مین نہین جانتی کہ بچہ کا ہے چنانچہ اوسکی بستی ہوئی اور کہا جاؤ اوسکو لاؤ آیہ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پس پھیر دیا ہم اوسکو طرف ماں اوسکی کے تو کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اوسکی اور نہ غم کھاوے اور تو کہ جانے تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے۔ اوسوقت حضرت موسیٰ فرعون کی گود مین تھے فرعون نے حضرت موسیٰ کو اسکی گود مین دیدیا۔ اور ہر شیر دار دایہ کو جو لاتے تھے اور انکو دیتے تھے حضرت موسیٰ اوس سے منہ پھیر لیتے تھے اور اوسکا دودھ نہ پیتے تھے جب اونکو اوسکی ماں کی گود مین دیا اوسکا دودھ پینے لگے فرعون نے پوچھا کہ تو کون ہے کہ اس طفل روشن ضمیر نے تیری طرف میل کی ہے کہا مین عورت ہون خوشبو اور پاکیزہ تن اور دودھ میرا بغایت شیرین اور پاک ہے جو لڑکا میرے پاس ہے آوے وہ دودھ میرا پینے لگے گا فرعون نے کہا بہت اسکی مقرر کر کر اسکو دیدو کہ یہ اپنے گھر لیجا کر پرورش کرے ہر ہفتے مین ایکدن ہمارے پاس لے آیا کرے حضرت موسیٰ کی ماں انکو لیکر شاداں اور فرحان اپنے گھر مین چلی آئی اور جانا کہ وعدہ الٰہی سچ اور درست ہے

اور مدارک التنزیل اور مواہب علیہ مین جو سورہ طہٰ مین لکھا ہی کہ ایکدن فرعون حضرت موسیٰ کو گود مین لیکر ہوا تھا حضرت موسیٰ نے ایک ہاتھ اسکی
ڈاڑھی کیطرف کہ جواہر سے مرصع تھی دراز کر کر قدرے اوسمین سے نوچ لیا اور دوسرے ہاتھ سے ایک سخت طمانچہ اوسکے منہ پر مارا فرعون
بدبخت غصہ ہوا اور حکم کیا کہ اسکو قتل کر ڈالو آسیہ خاتون نے کہا اس بچے نے کچھ سمجھتا ہو اجواہر دیکھا اس سبب سے یہ حرکت کی اگر آگ کی انگارے
دیکھے تو یقین ہے کہ اوسمین بھی ہاتھ ڈالدیوے اور ہاتھ مین لیلیوے پھر ایک طشت پر انگارے آتش اور ایک طاس پر یاقوت احمر
لاکر حضرت موسیٰ کے سامنے رکھے انھون نے اپنا ہاتھ دراز کیا اور چاہا کہ یاقوت اوٹھالیوین حضرت جبرئیل علیہ السلام بموجب حکم ملک العلام
نے الفور اوس مقام پر پہونچکر اور انگارون پر رکھدیا اور انھون نے ایک چنگاری اوسمین سے اوٹھا کر منہ مین رکھلی کہ زبان جل گئی اور
گرہ زبان مین پڑگئی کہ اس سبب سے لکنت اور لسگی انکی زبان مین ہوئی تھی اور ایسا تتلا کر بولتے تھے کہ جیسی طرح انکا کلام سمجھ مین نہ آتا تھا اور
بعضے کہتے ہین کہ اوٹکا ہاتھ جل گیا تھا اور ہر چند فرعون علاج کرتا تھا اچھا نہوتا تھا جب مبعوث ہونیکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کی
فرعون نے کہا کونسے خدا کی طرف دعوت کرتا ہی کہا اوس خدا کیطرف کہ جسنے میرے ہاتھ کو شفا بخشی اور تو اوسکے علاج سے عاجز تھا اور
جب موسیٰ آشہ برسکی ہوئے تو ایکدن فرعون کے روبرو مودب بیٹھی ہوئے تھے ناگاہ فرعون نے مرغبان سے کہا کہ ہمارے جنگی مرغ کہو لدے اوسنے جو پہلے
مرغ کو کہولا وہ نکل کر اپنے دونون بازو ونکو حرکت دیکر آواز کرنے لگا حضرت موسیٰ نے کہا سچ کہا تو نے فرعون نے کہا یہ کیا کہتا ہے حضرت نے
جواب دیا کہ اسنے اپنے پروردگار کی تسبیح کی اس عبارت مین کہ پاک ہے وہ خداوند کہ پسر شبان کو تا این مدت دراز بدولت و حشمت سرفراز کیا
اور نعمتہای گوناگون عطا فرمائین اور وہ ہر نعمت کے مقابلہ مین کفران اور ناسپاسی کرتا ہی فرعون نے کہا ای موسیٰ مرغکون باتون سے کیا مطلب
اپنی طرف سے یہ سب طولیہ بندی تو کرتا ہی حضرت موسیٰ نے مرغکو آواز دی کہ ہان آؤ اور جس زبانمین کہ مفہوم خاص و عام ہو کلام کرو وہ خروس
آگی آیا اور بزبان فصیح اوسی کلام کا اعادہ کیا اوسوقت فرعون کا چہرہ متغیر ہوگیا اور نہایت خوفناک ہوا آنان اوسکا وزیر حاضر تھا عرض کیا
کہ اس مرغکو جادو کیا ہے اسکو اسیوقت ذبح کر ڈالنا چاہیے اوسکو ذبح کر ڈالا حق تعالیٰ نے پھر اوسمین اعادہ روح فرمایا کہ وہ ہوا مین
اوڑ گیا اور آدمیونکی نظر سے غائب ہوا اور جب حضرت موسیٰ نوبر سکے ہوئے تو ایکدن فرعون نے انکو تخت پر اپنے پاس بٹھایا اور جمیع
اعیان دولت اور ارکین سلطنت گرد اگرد تخت کھڑے تھے فرعون نے موافق عادت از روی نخوت و تکبر کلمات کفر کہنے شروع کیے حضرت موسیٰ
خشم آلودہ ہوکر تخت پر سے اوتر آئے فرعون نے کہا ای موسیٰ کہان جاتا ہے حضرت نے تخت پر ایک لات ماری کہ اوسکے دونون پائے
ٹوٹ گئے اور فرعون اوسپر سے اوندہا گر پڑا اور اوسکی ناک سے بہت سا خون بہا حاضرین دربار کفر مدار مین ولولہ پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ
جلدی سے بھاگ کر آسیہ پاس چلے آئے اور اس قصہ سے مطلع کیا جب فرعون محل مین آیا دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہین فرعون

آسیہ پر عتاب شروع کیا کہ تو نے مجلوس طفلک کو مارنے نہ دیا اب یہ اثر کا شورہ پشتی کرتا ہے آسیہ نے کہا اطفال صغر سنی مین اپنے ماں
باپ کیساتھ شوخیان کیا کرتے ہین جای شکایت نہین ہے بلکہ دلیل ہے اس امر پر کہ بعد از بلوغ نیز یہ سب شوخیان اور قوت مان
باپ کی دشمنون پر عمل مین لاوی گا اور وزیر و امیر سب خوف سطوت اس طفل بزرگ قدر سے برمر حساب رہین گے پھر فرعون کی روبرو
دستار خوان چنا گیا اور خاصہ حاضر ہوا اور فرعون نے کھانا زہر مار کرنا شروع کیا اور حضرت موسیٰ اوسکے ہمراہ کھاتے تھے اتفاقاً ایک بزغالہ
تمام و کمال دم بخت کیا فرعون کے روبرو رکھا ہوا تھا حضرت موسیٰ نے اوس بزغالہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وہ بزغالہ اوٹھکر
دوڑنے لگا فرعون نہایت متعجب ہوا آسیہ نے کہا یہ سب باتین بنابر بقای ملک و دولت تیرے کام آوینگے اس فرزند کو غنیمت جان
القصہ یہ بمنظور حضرت موسیٰ کے ساتھ براہ ادب اور شفقت سلوک کرتا اور کسیطرح کا تعرض انکو حال سے نکرتا تھا تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
تینتیس ۳۳ برس کے ہوئے ایکدن کنارہ رود نیل پر بعد وضو نماز پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک شخص خواص فرعون مین سے وہان گذرا کہا اسی موسیٰ نے کسکے
واسطے عبادت کرتا ہو کہا اپنے آقا اور خداوند کے واسطے اوسنے کہا تجکو کوئی خداوند اور آقا نہین چاہیے اپنے باپ کی کہ فرعون ہے عبادت کرو
اور مین اس باجبر سے فرعون کو خبردار کرتا ہون حضرت موسیٰ نے کہا ای زمین لے اسکو زمین تا بزانو اسکو دہنسا لیگئی اور ہرگز نچھوڑا تا آنکہ اوسنے
قسم غلیظ یاد کی کہ مین ہرگز فرعون کو اس حقیقت سے آگاہ نہین کرنے کا زمین نے اوسکو چھوڑ دیا اور یہ چلا گیا لیکن انکی حکایت نماز اور طریق
عبادت فرعون کے خواصون مین شائع اور ذائع ہوئی اور رفتہ رفتہ فرعون کو بھی خبر ہو پہنچی اوسنے کہا جب موسیٰ نماز و عبادت مین مشغول ہووے
تو مجکو خبر کرو کہ مین اپنی آنکھ سے دیکھون کہ کسطرح پرستش کسکی کرتا ہی ایک خواص فرعون منتظر وقت اور کمین فرصت مین رہا جب دیکھا کہ
حضرت موسیٰ نے نماز شروع کی جاکر فرعون کو مطلع کیا یہ ملعون آپ آیا اور کھڑا رہا تا آنکہ حضرت موسیٰ نماز سے فارغ ہوئے پوچھا کہ ای موسیٰ
یہ پرستش کسکے واسطے کرتا ہو فرمایا بنابر اپنے اوس آقا کے کہ مجکو کھلاتا ہی اور پلاتا ہے اور پہناتا ہے اور تربیت کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے
سچ کہا کہ یہ سلوک مینے تیرے ساتھ کیے ہین اور کرتا ہون بالجملہ حضرت موسیٰ اس امر کے بعد بوڑھے اور دراز عمر بنی اسرائیل کو اپنے پاس بلاتے
اور اونکے ساتھ صحبت رکھتے اور انس و الفت پکڑتے تھے اور یہ امر فرعونیون پر نہایت شاق ہوتا تھا حتی کہ ایکدن سرداران بنی اسرائیل
کو اپنے مجلس مین جمع کیا اور پوچھا کہ تم کب سے بعذاب فرعون گرفتار ہوا نہون نے کہا کہ مدت دراز سے ان بلیات مین مبتلا ہین حضرت موسیٰ
نے فرمایا کہ یہ عقوبت خدا کی طرف سے ہے تمہارے گناہونکی مکافات مین ہے اب چاہیے کہ کچھ نذر اپنے اوپر لازم کرو کہ اگر حق تعالی یہ عقوبت
تمپر سے اوٹھالیوے تو اوسکے شکرانہ مین ادا کرو سب نے کہا کہ ہم روزے رکھینگے اور بہت طعام مساکینونکو کھلا دینگے فرمایا کہ ایک
چیز اپنے واسطے سوائے اسکے قبول کرلو کہ کفایت کریگی اور وہ یہ ہے کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرو اور عصیان اور کفران سے پرہیز واجب

جانو سب نے کہا بجان ودل ہمنے قبول کیا۔ پھر حضرت موسیٰ نے کہا مینے سنا ہی کہ زمان پیشین مین جماعت بت پرستونکو حق تعالی نے بھیج کر ایک پیغمبر سے سرفراز کیا تہا اونہون نے اوس ہادیکی قدر نجانی بلکہ اوسکے واسطے ہیزم کرکے آگ روشن کی اور اوسکو اوس آتش مین ڈالا۔ لیکن اوس آگ نے اوسکو کچہ ضرر نہ پہونچایا یہ قصہ کیونکر تہا کہا وہ پیغمبر ہمارا اور تمہارا جد تہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام حضرت موسیٰ نے کہا کہ بس اپنے جد کے طور پر رہو اور ایذاے فرعون اور فرعونیون سے نہ ڈرو کہ حق تعالی اونکے شر کو تمسے آخر کو دفع کریگا واللہ الموفق والمعین **فصل دوسری** مارنا حضرت موسی علیہ السلام کا ایک قبطی کو اور جانا مدین مین اور حضرت شعیبؑ کی دختر کو خواستگاری مین لانا قولہ تعالی وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنے اور جب پہونچا جوانی اپنی کو اور پورا ہوا دیا ہمنے اوسکو حکم اور علم اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو۔ بہرحال جب حضرت موسی علیہ السلام بڑے ہوئے تو تمام آدمی انکو بزرگ کہتے تہے اور فرزند فرعون سمجہتے تہے تہا آنکہ جب یہ بیس برسکے ہوئے چنانچہ مواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین در ذیل آیہ وَلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ط اور رہا ہے تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے کتنے برس اور معالم مین سورۂ طٰہٰ مین بہ تفسیر آیہ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ یعنے اور قتل کیا تہا تو نے ایک نفس کو پس نجات دی ہمنے تجکو ایک غم سے اور بقول ابن عباس کہ کعب الاحبار سے نقل کیا ہی کہ اسوقت حضرت موسیٰ کی بارہ برسکی عمر تہی اور ایک قول سے معالم مین سورۂ شعرا مین تیس برسکی بہی روایت کی ہے بہرحال وقت قیلولہ یعنے دوپہر کو یا بعد نماز شام حضرت موسی علیہ السلام شہر مصر مین یا کسی اور شہر مین کہ ولایت مصر مین سے تہا آئے اور دیکہا چنانچہ خدا یتعالی سورۂ قصص مین فرماتا ہے آیہ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝ یعنے اور اندر آیا بیچ شہر کے اوپر وقت غفلت کے لوگون سے پس پا لیے اوسکے دو مرد کہ لڑتے تہے یہ کہ ایک قوم اوسکی سے اور یہ دوسرا دشمن اوسکے سے تہا پس فریاد کی اوسنے کہ قوم اوسکی سے تہا اوپر اوس شخص کے کہ دشمن اوسکے سے تہا پس مکا مارا اوسکو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر اوسکے کہا یہ حرکت شیطان کی ہوئی تحقیق وہ دشمن ہے گمراہ کرنیوالا ظاہر۔ کہ ایک مرد قبطی کہ قوم فرعون مین سے تہا اور ایک بنی اسرائیل کہ اولاد حضرت یعقوبؑ مین سے تہا آپسمین خصومت کر رہے تہے اور وہ قبطی فرعون کا نان بائی تہا اور اوس مرد کو کہ بنی اسرائیل مین سے تہا لکڑیان اوٹہانیکی تکلیف دیتا تہا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ وہ قبطی داروغہ مطبخ بادشاہ کا تہا اور بوجہ لکڑیونکا بزور حکومت بنی اسرائیل سے چہینتا تہا جب بنی اسرائیل نے حضرت موسی کو دیکہا فریاد کرنے لگا حضرت موسیٰ نے قبطی سے کہا اسکو چہوڑ دے اور اس غریب سے کچہ نکہو قبطی نے انکی کلام کو رد کیا اور کہنا

نہ مانا انہون نے اوسکے ماتھہ پر ایک ایسا مکا مارا کہ وہ گر پڑا اور مر گیا حضرت موسیٰ اور وہ بنی اسرائیل وہان سے بھاگے اور قبطیون مین سے
اوسوقت کوئی موجود نہ تہا پھر حضرت موسیٰ نے پروردگار کے آگے استغفار کیا آیہ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَ لَہٗ اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ ط کہا ای پروردگار میرے تحقیق مینے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجکو پس بخش دیا اوسکو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے - بعضے کہتے
ہین یہ بہی کہا یارب یہ ذلت مجھسے بسبب غفلت واقع ہوئی اور مینے اپنی نفس پر ستم کیا مجکو بخش اور معاف کر حق تعالی نے معاف کیا -
الغرض حضرت موسیٰ ہراسان تھے کہ مبادا کوئی قصاص کی طلب کرے پس اہو وے آیہ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَۃِ خَائِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَہٗ
بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُہٗ ط قَالَ لَہٗ مُوْسٰٓی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ہ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ ہُوَ عَدُوٌّ لَّہُمَا قَالَ یٰمُوْسٰٓی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ کَمَا قَتَلْتَ
نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ط اِنْ تُرِیْدُ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ہ یعنے پس صبح اوٹہا چہ شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا
پس ناگہان وہ شخص کہ جسنے مدد مانگی تہی اوس سے کل پکارتا ہے اوسکو کہا درپے اوسکے موسیٰ کے تحقیق تو البتہ گمراہ ہے ظاہر پس جب
قصد کیا کہ پکڑے اوس شخص کو کہ وہ دشمن تہا اون دونون کا کہا ای موسیٰ کیا چاہتا ہے تو یہ کہ مار ڈالے مجکو جیسا مار ڈالا تہا ایک جی
کو کل نہین ارادہ کرتا تو مگر یہ کہ ہو مرکش بیچ زمین کے اور نہین ارادہ کرتا یہ کہ ہو صلح کرنے والون سے - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ دوسرے
دن پہر اوسی شخص کو کہ جسنے استغاثہ کیا تہا دیکہا کہ فریاد کر رہا ہے اور ایک اور قبطی پر یاری اور مددگاری طلب کرتا ہے حضرت موسیٰ نے کہا
تو بیشک مردگمراہ ہے اور اوسپر غصہ کیا اور چاہا کہ قبطی کو پکڑے اوس سے جہڑا دین بنی اسرائیل نے جانا کہ میری طرف آتا ہے تا مجکو مار ڈالے
کہا ای موسیٰ آیا تو چاہتا ہے کہ مجکو بہی مارے جیسے کل قبطی کو مار ڈالا جب اوس قبطی نے سنا معلوم کیا کہ کل اوس قبطی کو موسیٰ نے مارا ہے
اسنے جاکر فرعون کو خبر کی اور اوسنے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا اور حضرت موسیٰ کا قتل مقرر ہوا اور ایک شخص مومن کہ آل
فرعون مین سے تہا کہتے ہین کہ خالہ زاد بہائی فرعون کا تہا اور نام اوسکا حبرئیل تہا اور تیسیر مین لکہا ہے کہ خازن فرعون تہا اور مدارک اور معالم
مین لکہا ہے کہ بقول بعضے ابن عم فرعون تہا اور بقول بعضے سبطی یعنی بنی اسرائیل تہا - بہرحال جب وہ اس حال پر ملال سے آگاہ ہوا
اوسنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آنکر کہا فرعون اور اوسکی قوم کے شرافون نے مشورہ کیا ہے اور چاہتے ہین کہ تیرے اوپر فتنہ
اوٹہاوین اور بقصاص اوس قبطی کے کہ جسکو تو نے مار ڈالا ہے خون تیرا کر دادین - اگرچہ جانتا ہون کہ بکرم اللہ تعالی تجکو آزار نہین پہونچا سکتے
لیکن چاہیے کہ تو اس شہر سے باہر چلا جا کہ مینے از روی مسلمانی اور نصیحت اور مہربانی جتا دیا ہے چنانچہ خدا یتعالی کلام مجید مین فرماتا ہے
آیہ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ط فَخَرَجَ مِنْہَا خَائِفًا
یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ہ یعنے اور آیا ایک مرد پرلی طرف شہر کی سے دوڑتا ہوا اور کہا ای موسیٰ تحقیق یہ مسز اد

مصلحت کرتے ہین بیچ تیرے تو کہ مار ڈالین تجکو پس نکل تحقیق مین واسطے تیرے خیر خواہون سے ہون پس نکلا اوس شہر سے ڈرتا ہوا خبر
لیتا ہوا کہا ای رب میرے نجات دے مجکو قوم ظالمون سے چنانچہ حضرت موسیٰ اوسیوقت بے زاد و زراحلہ اور بے رفیق طریق اوس شہر سے
نکلے اور ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی پیچھے تلاش مین نہ آوے اور کہتے تھے خداوندا مجکو اس گروہ ستمگار دونسے چھڑا اور ایک جگہ لکھا ہے
کہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای موسیٰ شہر مدین کیطرف متوجہ ہو اور سر راہ مدین پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کر دیا اور حضرت موسیٰ اودہر
متوجہ ہوئے مصر سے مدین تک آٹھ دن کی راہ تھی اور حضرت موسیٰ رستہ بھولتے تھے کہتے تھے شاید خدا تعالیٰ مجکو راہ راست مدین کی دکھاوے
پس آٹھ دن راہ چلے گئے اور بجز گھاس اوس راہ مین کچھ کھانیکی چیز نہ تھی آیہ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ
وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ اور جب آیا اوپر پانی
مدین کے پایا اوپر اوسکے ایک جماعت لوگونکی کہ پلاتے تھے پانی اور پایا دونسے اونسے دو عورتین کہ ہمانی تھین بکریون اپنی کو کہا کہ کیا
ہے حال تمہارا کہا اون دونون نے کہ نہین پلاتے ہم یہانتک پانی کو پھر جاوین چرواہے اور باپ ہمارا بوڑہا ہے بڑا۔ القصہ ایک
کو یعنی کہ شعیب مدین کے کہا سے یہ تمہارا پھرنے دیکھا کہ ایک گروہ لوگون کا جمع ہے اور اپنے مواشی کو پانی دیتے ہین اور دو عورتین الگ
ایک گوشے مین اپنی گوسفندین لیئے کھڑی ہین اور اپنی گوسفندونکو روک رہی ہین تا وہ جو پانی پیتی ہین اوسمین جاکر نہ ملجاوین چونکہ انبیا کو
ذاتی ہوتی ہے حضرت موسیٰ کا دل کڑھنے لگا اور چاہا کہ اونکی مدد کرین آگے پاس گئے اور بطریق مروت کہا تم کسواسطے اپنی گوسفندونکو پانی نہین
دیتے اور اورونکے ساتھ اختلاط کرنیسے منع کرتی ہو اونون نے کہا ہم اپنی گوسفندونکو پانی نہین دیتے جب تک کہ اور چرواہے اپنی گوسفندونکو
پانی پلاکر اپنے ریوڑون کو چراگاہ مین نہین لیجاتے پھر جو کچھ کہ زیادہ اور جھوٹا انکی مواشی سے پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی گوسفندون کو
دیتے ہین کسواسطے کہ اس کام مین کوئی ہمارا مددگار نہین ہے اور باپ ہمارا پیر و ضعیف ہے آپ طاقت نہین رکھتا کہ ہمارے ساتھ آوے اور
ہماری مدد کرے۔ کہتے ہین کہ وہ حضرت شعیبؑ کی بھائی کی بیٹیان تھین اور مشہور ہے کہ حضرت شعیبؑ کی بیٹیان تھین جب حضرت موسے
علیہ السلام اونکے حال سے آگاہ ہوئے لوالیونکے پاس گئے اور کہا ان ضعیفونکو کیون انتظار مین رکھتی ہو پہلے انکی جمیع گوسفندونکو سیراب کر دو
کہ جلد اپنے گھر چلی جاوین۔ انہون نے اونکو از روے تحکم اوسکا ہاتھ پکڑا کہ انکو پانی نہین دیتے اگر تجسے ہو سکتا ہے تو ہی آنکر پانی
کھینچکر پلا دے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات بری لگی اور حضرت موسیٰ کو قوی ہیکل اور کشیدہ ابرو دیکھکر ڈر سے اور ایک کنارے پر جاکر
نظارہ کرنیکو واسطے ہو گئے آیہ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ یعنے پھر پانی پلایا اونکو
اونکے پھر پھر گیا طرف سایہ کی پس کہا ای رب میرے تحقیق مین واسطے اوس چیز کے کہ اوتارے تو طرف میرے بھلائی سے محتاج ہون۔

لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے باوجودیکہ آٹھ دن سے بھوکے تھے تنہا اوس ڈول سے کہ دس آدمی پانی کھینچتے تھے کھینچکر عورتونکی گوسفندونکو سیراب کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اور کوئین پر جاکر اور پتھر کہ چالیس آدمی اوٹھا سکین اوسپر رکھا تھا اکیلے اوس کوئین پر سے اوٹھاکر پھینک دیا اور اوس ڈول کے ساتھ کہ چالیس آدمی کھینچ سکین اکیلے کھینچکر انکی مواشی کو سیراب کیا پھر چلی گئین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دیوار یا درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے اور کہا خداوندا جسطرف کہ تو نے مجکو بھیجا وہان پہونچنے کا محتاج ہون اور تو جانتا ہے کہ سبب مدد کرنے دین کی محتاج ہوا ہون اور تو نگری کہ فرعون کے پاس رکھتا تھا پھوڑدی ہے الغرض حضرت شعیبؑ کی بیٹیان کہ اوسدن جلد ایسے اپنے گھر پہونچین اُنکے باپ نے پوچھا کہ آج تم جلد کیونکر آئین اور حضرت شعیبؑ باوجودیکہ اندھے تھے لیکن بسبب عادت ہر روز کو سفیدونکو پہر اتا پہیر لیا کرتے تھے اور معلوم کر لیتے تھے کہ بھوکی ہین یا پیاسی اوسدن جو کو سفیدونکو دیکھا کہ اچھی طرح سے سیراب ہین اُنکا سبب دریافت کیا اونہون نے تمام قصہ عرض کیا اور فضائل اور مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بیان کیے حضرت شعیبؑ نے ایک بیٹی کو کہا کہ اوسکو جاکے لے آؤ تا اوس فرخندہ صفات سے اوس حسن سلوک کی مکافات کرون آیہ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا یعنے پس آئی اوسکے پاس ایک اون دونون مین سے چلتی تھی شرماتی کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجکو تا کہ دیوے تجکو مزدوری اوسکی کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے چنانچہ اوسنے آنکر حضرت موسیٰ کو کہا کہ میرے باپ نے سلام کہا ہے اور تجکو بلایا ہے کہ مزدوری دیوے کہ تو نے ہماری مواشی کو پانی پلایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطمع مزدوری بلکہ حضرت شعیبؑ کی زیارت کیواسطے جانا قبول کیا اور روانہ ہوئے پس جس راہ سے کہ جاتے تھے وہ دختر نیک اختر آگے آگے جاتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پیچھے پیچھے اور جب ہوا سے اوس لڑکی کا پیڑا اوڑتا تھا اور کہین سے بدن کھل جاتا تھا تو آپ اوسکو کہتے تھے کہ تو میرے پیچھے پیچھے آؤ اور منہ سے مجکو رستہ بتاتی جاؤ اور ایک روایت سے ناصحہ مرحوم کے کلام کہ نیسے بھی راضی نہوا اور کہا کہ پتھر اوٹھا اوٹھا کر کے پھینکتی جا پس لڑکی جسطرف پتھر پھینکتی تھی حضرت موسیٰ اوس طرف کو جاتے تھے آیہ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ یعنے پس جب آیا موسیٰ اوسکے پاس اور بیان کیا اوپر اوسکے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالمون سے ۔ غرض کہ جب یہ حضرت شعیبؑ کے گھر مین پہونچے اور سلام کیا اور حضرت نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کیا اور احوال پوچھا حضرت موسیٰ نے تمام قصہ بیان کیا حضرت شعیبؑ نے جانا کہ یہ نبوت کے گھرانے سے ہے کہا خوف نکر کہ تو نے گروہ ستمگارونسے نجات پائی اس ولایت مین اونکو دسترس نہین ہے پہر حضرت موسیٰ کے آگے کھانا رکھا حضرت موسیٰ نے اوسپر ہاتھ نہ ڈالا اور کہا مین کار آخرت کو دنیا کی واسطے نہین بیچتا یعنے مینے تمہارے مویشی کو برای خدا پانی پلایا ہے نہ برای جزا حضرت شعیبؑ نے کہا یہ طعام تیرے کام کی مزدوری مین نہین ہے بلکہ ہماری عادت ہے کہ جو کوئی ہمارے گھر مین

آتا ہے بطریق ضیافت اوسکی خدمت کرتے ہین اب کہ تم مہمان ہو اور یہ ماحضر حاضر ہے تمہاری مروت سے ایسا جانتے ہین کہ اسکو رد نکرو گے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تناول کیا اثنائے اس حال مین آیۂ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ
الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ یعنے ایک بیٹی نے اپنے باپ سے کہا کہ اس شخص کو اگر ہو سکے تو گوسفندونکی چرانیکے واسطے نوکر رکھا چاہیے کہ ایسا
اور طاقت والا ہے کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے کہا تجکو قوت اور توانائی اسکی کیونکر معلوم ہوئی اوس دختر بلند اختر نے تمام احوال
ڈول کھینچنے کا اور پتھر کے اوٹھانے کا اور پیچھے پیچھے آنے کا بیان کیا حضرت شعیبؑ جب اس حال سے مطلع ہوئے آیہ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ
اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ
اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ یعنے
حضرت موسیٰ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ان دونون لڑکیون مین سے جسکو تم کہو تمہاری زوجیت مین دون اس امر پر کہ آٹھ برس
میری گوسفندونکی شبانی کرو اور اگر دس برس تک کرو تو تمہاری عنایت اور مہربانی ہوگی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا
اور کہا ان دونون مدتون مین سے کہ آٹھ برس یا دس ہین جو تمسے مجھسے ہو سکیگی تمام کرونگا اور تمہاری خدمت اپنی سعادت جانتا ہون
اور کچھ مجھپر شاق نہین ہے اور اللہ اوپر اس چیزکے کہ ہم کہتے ہین کارساز ہے۔ عین المعانی مین سورۂ قصص مین لکھا ہے کہ پہلی شریعتون مین
لڑکیون کا مہر باپ کو واسطے ہوتا تھا اور عورتون کے باپ لیتے تھے ہماری شریعت مین بحکم آیۂ جلیلہ آیہ وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ اور دو
عورتونکو مہر اونکی خوشی سے۔ منسوخ ہوا اور یہ کہ جو منافع کہ مہر ہو سکتے ہین صنوع ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رضی اللہ
عنہ اور کہتے ہین معنی اس آیت کریمہ ہین کہ مزدیہ ہے کہ تزویج کرتا ہون مین یہ اپنی لڑکیون مین سے تیرے ساتھ نہ یہ کہ مہر میری بیٹی کا یہ کہ آٹھ برس میری
شبانی کرے۔ القصہ حضرت شعیبؑ نے چاہا کہ گوسفندونکو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کرین ایک عصا انکے لیے چاہیے تھا اور حضرت
شعیبؑ کی گھر مین ستر عصا انبیا علیہم السلام کے رکھے ہوئے تھے اونمین ایک عصا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے ہمراہ لائے تھے
اور وہ اُس کی لکڑی کا تھا اور بروایت کعب الاحبار چوب درخت عوسج کا تھا اور درخت عوسج ایک درخت ہے کہ پہلے سب اشجار سے
جو بہار نمود پر بلند ہوا تھا اور طول اوسکا دس گز کا اور سر اوسکا دو شاخہ تھا اور نیچے اوسکے ایک بھال لگی ہوئی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام
سے نسلا بعد نسل حضرت شعیبؑ کو میراث مین پہونچا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ عصا کلیم الرحمن کے واسطے رکھہ چھوڑین جب وہ پردۂ غیب
سے ظہور عالم مین باہر آوین تو اونکو حوالہ کردین اور حضرت شعیبؑ نے اوسکو بجہت رفعت شان وعظمت برہان بحرمت تمام رکھہ چھوڑا تھا
اور کسیکا اوسمین تصرف نہوا دیا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اون عصاؤنمین سے ایک عصا حضرت موسیٰ

علیہ السلام کے واسطے لے آوے اوسنے جاکر وہی عصا لاکر اپنے باپ کے ہاتھ مین دیا حضرت شعیبؑ نے کہا اس عصا کو وہین رکھہ آ اور اور عصا لا کہ اس عصا کے لیے حکم الٰہی اسطرح پر ہے کہ ایک پیغمبر مرسل کے واسطے رکھہ چھوڑا چاہیے ہر کسیکو دینا سزاوار نہین ہے اوس لڑکی نے سات دفعہ آمد و رفت کی اور وہی عصا اوسکے ہاتھ مین آیا لیکن صحیح یہ ہے اور مدارک مین بھی اسطرح پر ہے کہ ایک رات کو حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا کے لیے اوس حجرہ مین جہان سب عصا رکھے ہوے تھے بھیجا! ایک عصا اختیار کر لیوے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اون عصاؤنکی طرف ہاتھ دراز کیا اوسی عصای حضرت آدم علیہ السلام نے آواز دی کہ مجکو اختیار کر کہ تیرا عصا مین ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام اوسکو لیکر حضرت شعیبؑ کے پاس آئے اونہون نے کہا ای موسیٰ اس عصا کی شان بہت بزرگ ہے یہ کلیم اللہ کے واسطے ہی اسکو وہین رکھہ آ اور اور عصا لے آ حضرت موسیٰ نے جاکر اوسکو رکھہ کر اور اونہا مین سے یہ عصا لیا کہ ای موسیٰ مجکو لے حضرت موسیٰ پھر اوسکو لے آئے اور حضرت شعیبؑ پھر الغ آئے تا آنکہ چار یا سات مرتبہ اسیطرح حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰ کے گفت و شنود رہی آخر حضرت موسیٰ نے کہا جب اور کے لینے کا قصد کرتا ہون یہ میرے ساتھ خصومت کرتا ہی کہ مجکو اوٹھانا مجھسے نہین ہو سکتا کہ عطای خدا کو واپس کرون حضرت شعیبؑ متعجب ہوے کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ کو بھیجا تا انکے درمیان مین حکم کرے اوس فرشتے نے اوس عصا کو زمین مین گرا دیا کہ مقدار چالیس گز زمین مین گڑ گیا۔ پھر کہا جو کوئی اس عصا کو بقوت نبوت زمین سے کھینچ لیوے یہ عصا اوسکا ہو جاوے پہلے حضرت شعیبؑ نے بقوت تمام اوس عصا کو کھینچا وہ نہ کھینچ سکا جب حضرت موسیٰ کی نوبت پہونچی تو انہون نے زمین سے کھینچ لیا حضرت شعیب علیہ السلام نے اس صورت عجیب کے وقوع سے جانا کہ موسیٰ خلعت نبوت پہن کر بشرف تکلم حضرت باری مشرف ہونگے لہذا انکو وصیت کی کہ اس عصا سے غافل نہونا کہ اس سے امور غریبہ مشاہدہ کریگا اور یہ بوقت ضرورت تیری حاجتین روا کریگا۔ پھر حضرت شعیبؑ نے وہ عصا اور گوسفندین حضرت موسیٰ کو سپرد کین۔ معالم مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کے عصا مین اختلاف ہے بقول عکرمہ حضرت آدمؑ اوس عصا کو بہشت سے لائے تھے اور بعد وفات حضرت جبرئیل علیہ السلام اوسکو لیگئے اور اونکے پاس رہا تا آنکہ ایک رات کو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ سے ملاقات کی اور وہ عصا انکے حوالے کیا اور بقول اورون کے چنانچہ بیان ہو چکا اور مدارک مین لکھا ہے کہ بقول کلبی درخت عوسج سے تھا کہ ندائے آنا ربک اوسپر سنی القصہ حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ زنہار ان گوسفندونکو فلانی جگہہ نہ بھانا کہ وہان ایک اژدہا ہے ایسا نہو کہ سب گوسفندونکو ضائع کرے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ریوڑ گوسفندونکو لیکر باہر آئے اور گوسفندین اوسی جنگل کیطرف چلین ہر چند کہ حضرت موسیٰ نے روکا نہ رک سکین جب وہان پہونچین حضرت موسیٰ ایک ٹیلے پر بیٹھہ گئے اور گوسفندین چرا کین ناگاہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نیند نے غلبہ کیا اور سو گئے اور اوس عصا کو اپنے پہلو مین رکھہ لیا کہ وہ اژدہا جنگل مین سے نکلا اور ریوڑ کیطرف آنیکا قصد کیا عصا نے کہ پہلو مین

رکھا ہوا تھا اژدہا بنکر اوس اژدہے کو مار ڈالا جب حضرت موسیٰ بیدار ہوئے دیکھا کہ ایک اژدہا مرا ہوا پڑا ہے بہت خوش ہوا اور تعجب کیا جب گھر مین آئے اژدہے کو مرنیکے حال سے حضرت شعیبؑ کو آگاہ کیا انہون نے جانا کہ یہ کام عصا کا ہے کہ ببرکت موسیٰ ظہور مین آیا۔

اور نقل ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ نے آٹھ برس شبانی کی نوین سال حضرت شعیبؑ نے کہا اے بیٹے سے جو ان گوسفندون مین نر ہووے وہ تیرا اور جو مادہ ہووے وہ ہماری اوس سال مین سب نر پیدا ہوئے دوسرے سال کہا اس برس مین جو مادہ پیدا ہووے وہ تیری اور نر ہمارا اوس سال مین سب مادہ پیدا ہوئین۔ تیسرے سال کہا جو کہ سیاہ ہووے وہ تیرا اوس سال مین تمام سیاہ پیدا ہوئے چوتھے سال کہا جو سفید ہووے وہ تیرا اوس سال مین سب سفید ظاہر ہوئے۔ پانچوین برس کہا جو کہ سیاہ اور سفید یعنی ابلق پیدا ہووے وہ تیرا اوس برس مین بالکل ابلق پیدا ہوئے غرض کہ ہر بار حضرت شعیبؑ نے اپنے وعدہ کو وفا کیا تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گوسفندین حضرت شعیبؑ سے زیادہ ہو گئین۔ مواہب علیہ مین سورۂ قصص مین لکھا ہے دسویں برس حضرت موسیٰؑ نے شبانی کی اور دسویں برس حضرت شعیبؑ کی مصاحبت کی اور معالم التنزیل مین سورہ طٰہٰ مین ذیل آیہ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ

فصل تیسری رسالت حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ اور دعوت کرنا فرعون کو فرعون کو تفسیر معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ چالیس برس کے ہوئے تو انہون نے چاہا کہ مصر مین جاکر اپنی ماں اور بھائی کو دیکھین چنانچہ حضرت شعیبؑ سے اجازت لیکر مع اپنی اہل کے روانہ ہوئے۔ پانچ روز کی مسافت قطع کی تھی کہ تیسری شب کو وادی سینا مین پہونچے اور وہ رات کہ نہایت اندھیری تھی اور ہوا کمال تند و سرد چلتی تھی اور برف برستی تھی یہ راہ بھول گئے اور نزدیک وادی ایمن کے پہونچے اور مواشی انکے متفرق ہو گئی اور وہ شب شب جمعہ تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی نے کہ بقول صحیح صفورا نام تھا وضع حمل کیا اور ایک لڑکا پیدا ہوا اور آگ کی احتیاج ہوئی حضرت موسیٰؑ نے ہر چند کہ سعی اور کوشش کی چقماق اور لوہے سے آگ نہ نکلی مضطر اور مضطرب متحیر زانوی تفکر پر رکھا تھوڑی دیر کے بعد کہ چشم بصیرت کھلی اطراف و نواحی اوس وادی مین نگاہ کی ناگاہ دور جانب کوہ طور سے روشنی عظیم دکھائی دی اپنی بی بی سے کہا تم یہین ٹھہری رہو مجھکو آگ دکھائی دیتی ہے جاتا ہون شاید کہ آگ ہاتھ آوے تو تمہارے واسطے اوس شعلۂ آتش سے ایک لکڑی یا نے یا چھوٹی سی انگیٹھی یا تپی اوس سے روشن کر کر یا کوئی چنگاری لاتا ہون یا وہان کوئی شخص ہوتا ہے تو اوس سے راہ راست معلوم کرتا ہون بشرطیکہ وہ راہ بتا دیوے اور ہمراہی سے محروم نکلے غرض کہ بسکو وہان چھوڑ کر تنہا اوس آگ کی طرف روانہ ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ سورۂ قصص مین فرماتا ہے آیہ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ

تصطلون ۝ پس جب تمام کی موسیٰ نے مدت اور لے چلا بی بی اپنی کو دیکھی طرف طور کی سے آگ کہا بی بی اپنی کو تم جاؤ تم تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤ نمین اوس پاس سے خبر یا انگاری آگ کی تو کہ تم سینکو جب اوس آگ کے پاس پہونچے دیکھا کہ ایکدرخت سبز عناب کا یا اور یکبارگی روشن ہے اور اوسکے گرد و پیش کوئی نہین ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کمال متحیر ہوئے اور اوس آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے تعجب کیا اور فرشتونکی تسبیح سنی پس ڈر کر بیہوش ہوگئے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ ہر چند اوس آگ کے قریب جاتے تھے وہ اور سے دور ہوتی تھی جب اوسکو چھوڑ دیتے تھے تو قریب معلوم ہوتی تھی ڈر کر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو ندا سنی کہ یا موسیٰ جب یہ آواز سنی پوچھا کہ یہ کلام کرنے والا کون ہے جواب آیا آیہ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی وَاَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ط اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخْفِیْھَا لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْھَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِھَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ فَتَرْدٰی ۝ یعنے تحقیق مین ہون پروردگار تیرا پس اتار دال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اوسکا طوی ہے اور مینے پسند کیا تجکو پس سن جو کچہ وحی کیا جاتا ہے تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی معبود دیگر مین پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز کو واسطے یاد میری کے کہ تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہو کہ چھپاؤن لونمین اوسکو تو کہ بدلا دیوے ہر جی ساتہ اوس چیز کے کہ کرتا ہے پس نہین بند کرتے تجکو فکر اوسکی سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ساتہ اوسکے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی پس ہلاک ہو جاوے تو۔ کہ مین تیرا پروردگار ہون پہر شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ شاید معاذ اللہ یہ کلام ربانی نہووے پہر آپ نے تامل اور غور سنا اور جانا کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے کسواسطے کہ جمیع جہات اور تمام اعضاسے سنائی دیتا ہے پہر آواز سنی کہ ای موسیٰ اپنے پاؤن سے نعلین باہر کرکتے ہین کہ نعلین نجس تہین پوست خچر غیر مدبوغ سے اور صحیح تر یہ ہے کہ گائے کے چمڑے کی تہین پاک لیکن حق تعالیٰ نے کہ اونکے اونارنیکے لیے حکم فرمایا تا حضرت موسیٰ کے قدم زمین مقدس پر مس کرین اور اوسکی برکت انکے پاؤن نمین پہونچے اور محقق کہ تہا یہ تعلیم طریق تواضع اور ادب سے ہے کہ بادشاہون کے بچہونے پر نعلین کے ساتہ جانا نچا ہیے اسیواسطے اگلے لوگ مثل بشر حافی قدس سرہ وغیرہ کہ پابرہنہ سیر کرتے تھے اور بعضے نعلین کو اونارنیکے یہ معنی کرتے ہین کہ یعنے اپنے دلکو فکر اہل اور ولد سے فارغ کر اور انام فرشیری کہتے ہین کہ فکر دنیا اور آخرت کو دلسے باہر کر یعنے عالم تفرید مین قدم دو جہان پر رکہ۔ القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پابرہنہ ہوئے اور وادی مقدس مین آئے خطاب پہونچا آیہ وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی ط یعنے اور کیا ہے بیچ داہنے ہاتہ تیرے کے ای موسیٰ۔ یہ کلام حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے اور الفت پکڑنے اور رفع ہونے ہیبت کے فرمایا ورنہ دانا تہا کہ ہاتہ مین اوسکے کیا ہے یا تنبیہ کر واسطے فرمایا یعنے حاضر ہوتا اوسکے عجائب دیکھے آیہ قَالَ ھِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْھَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ط یعنے کہا کہ یہ عصا میرا ہے

تکیہ کرتا ہو نمین اوپر اوسکے اور ٹیکے جہاڑتا ہو نمین ساتہ اوسکے اوپر یو ڑا اپنی کے اور مجکو پہنچ اسکے فائدے ہین — اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے تئین کہ شوق اور نشاط بہت حاصل ہوا اسی لفظ پر کہ عصا میرا ہے اکتفا کیا اور جواب مین طول دیا روایت کیا ہے کہ حق سبحانہ تعالے
نے بعض عجائب اوس عصا مین ظاہر فرمائے تہے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل اور مدارک التنزیل مین تفصیل بیان ہوئے ہین کہ وہ عصا حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ساتہ راہ مین جاتا تہا اور کلام کرتا تہا اور درندا اور گزندجانورون سے نگاہ رکہتا تہا اور دشمن کے ساتہ لڑائی لڑتا
تہا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سوتے تہے تو پہریو کی محافظت کرتا تہا اور جب کسی کو ئین پر پہونچتے تہے تو اوسکا تہ رسی ہو جاتا تہا
اور شاخین دُول بن جاتی تہین اور پانی کہینچتا تہا اور اگر زمین پر گاڑ دیتے تہے تو ایک درخت سایہ دار ہو جاتا تہا اور جو میوہ کہ مرغوب اور
مطلوب ہوتا تہا اوسمین ظہور پکڑتا تہا اور اندہیری راتونمین مانند شمع اور چراغ کے روشنی دیتا تہا اور اگر پانی کی واسطے زمین پر مارتے
تے تو چشمۂ آب روانی پاتا تہا اور جب زمین پر سے اوٹہالیتے تہے تو پانی جاتا رہتا تہا اور تفسیر بیضاوی مین یہ بہی لکہا ہی کہ جب حضرت موسیٰ
ماندے ہو جاتے تہے تو اوسپر کیہ کرتے تہے اور سوار بہی ہوتے تہے — القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کلام کہا ندا آئی آیہ اَلْقِهَا يَا مُوسٰى
فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ط ڈالدے اوسکو اے موسیٰ پس ڈالدیا اوسکو پس ناگہان وہ سانپ تہا دوڑتا — کہ ڈالدے اوسکو اے موسیٰ
حضرت موسیٰ نے اوسکو ڈالدیا فی الحال پیچہے سے ایک آواز عظیم انکی کانمین آئی اور پہر کر جو دیکہا ایک سانپ نظر آیا کہ ہر طرف دوڑتا تہا تفسیر مواہب علیہ
مین سورۂ نمل مین لکہا ہے کہ اول چہوٹا سانپ ہوتا تہا اور آخر کو اژدہا ہو جاتا تہا اور تفسیر امام ابو اللیث مین لکہا ہی کہ وادی مقدس مین
جان تہا یعنے ایک سانپ باریک تیز رو اور فرعونیون کے پاس اژدہا ہو گیا تہا اور مواہب علیہ مین سورۂ طہٰ مین ہے کہ پہلے چہوٹا سانپ
باریک تیز رو ہوا پہر زرد سانپ ہوا عصا کے برابر ہوتا اور لمبا پہر بڑا اژدہا شتر بختی کے برابر اور دراز ہوا چارون کونے سے چلا ہو کر
چلنے لگا اور درمیان دونون طرف منہ اوسکے ستر یا چالیس گز کا فاصلہ تہا اور اوسکے منہ مین بڑے بڑے دانت اور دو آنکہین مثل
برق چمکتی تہین اور بیس بڑے پتہر پاس پہونچتا تہا اوسکا ایک لقمہ کر جاتا تہا اور بڑے بڑے درختونکو جڑ سے اوکہاڑ لیتا تہا اور کہا جاتا تہا
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکہا ڈرے اور بہاگے کہ فرمان پہونچا آیہ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى اے موسیٰ اسکو
پکڑ لے اور ڈر نہین کہ اسکو اسکی پہلی طرح کر دینگے حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتہ اوسکے منہ مین ڈالکر اوسکی موچہین پکڑ لین وہی عصا
ہو گیا اور حضرت موسیٰ کا دل ٹہکانے ہوا پہر ندا آئی آیہ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ آيَةً اُخْرٰى لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا
الْكُبْرٰى ط اور ملالے ہاتہ اپنا طرف بازو اپنے کے نکل آویگا سفید بغیر برائی کی نشانی اور تو کہ دکہلاوین ہم تجکو نشانیون اپنی بڑی مین سے
حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتہ کو جیب مین لیگئے جب باہر نکالا تو بقدرت ربانی وہ ہاتہ نورانی مثل برق چمکتا ہوا کہ نور اوسکا آفتاب کے

نور پر غلبہ کرتا تھا باہر آیا اوسوقت خطاب آیا آیہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى مد جاطرف فرعون کے تحقیق اوسنے سرکشی کی ہے۔
کہ ان دو معجزون کے ساتھ فرعون کے پاس جا اور اوسکو ہماری پرستش کیطرف دعوت کر کہ وہ حد سے گذر گیا ہے اور خدائی کا دعوی
کرتا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ مضمون سنا اپنے دلمین اندیشہ کیا کہ مین تنہا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر برابری کرونگا
خدا تعالی سے تقویت طلب کی اور از روی نیاز دعا کرنی شروع کی آیہ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً
مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْ اَمْرِیْ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا
اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا اور کہا ای پروردگار میرے سینے کو کشادہ کرنا اوسمین ہماوے جو کچھ کہ وحی کرے ساتھ میرے اور متحمل اور برداشت
ہوون اور سہل سخن سے تنگدل نہوون اور آسان کر میرے اوپر تبلیغ رسالت اور کھول میری زبانکی گرہ تا میری کلام سمجھین اور گردان
یاری دہندہ میرا ہارون میرے بھائی کو اور شریک کر اوسکو نبوت مین میرے ساتھ تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت تحقیق تو ہے ہمکو دیکھنے
مقام مین لکھا ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام سے زبان مین فصیح تر اور صورت مین جمیل زیادہ اور سفید پوست یعنی گورے
تھے اور حضرت موسی گندم رنگ تھے اور لکنت انکی زبان مین تھی اسواسطے انہون نے سوال انکی شرکت کا اپنے ساتھ نمایش فرعون مین چاہا
اور خدا تعالی نے اسکو جواب مین اون احسانونکو کہ اوپر روز ولادت سے تا حال کیے تھے یاد دلایا آیہ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى وَلَقَدْ مَنَنَّا
عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰى اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰى اُمِّكَ مَا یُوْحٰٓى اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ
وَعَدُوٌّ لَّهٗ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَیْنِیْ اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ یَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَیْ
تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْٓ اَهْلِ مَدْیَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ یٰمُوْسٰى
وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ
اَوْ یَخْشٰى کہا کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا ای موسیٰ اور البتہ تحقیق احسان کیا تہا ہمنے اوپر تیرے ایکبار اور جسوقت کہ وحی ڈالی ہمنے طرف
مان تیرکے وہ چیز کہ وحی کیجاتی ہے اب یہ کہ ڈالدے اوسکو بیچ صندوق کے پس ڈالدے اوسکو بیچ دریا کے پس چاہیے کہ ڈالدے اوسکو دریا
کنارے پر پس لیوے اوسکو دشمن میرا اور دشمن اوسکا اور ڈالدی ہمنے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے اور تو کہ پرورش کیا جاوی اوپر
آنکھون میری کہ جسوقت کہ چلتی تہی بہن تیری پس کہتی تہی کیا دلالت کرون تمکو اوپر اوس شخص کے کہ پالے اوسکو پس پھیرا ہمنے تجکو طرف
مان تیرکے تو کہ ٹھنڈی ہون آنکھین اوسکی اور نہ غم کہاوے اور مارا تہا تو نے ایک جان کو پس نجات دی ہمنے تجکو غم سے اور آزمایا ہمنے
تجکو آزمایش پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے پھر آیا تو اوپر اندازیکے ای موسیٰ اور پسند کر لیا ہمنے تجکو واسطے ذات اپنی کہ جا تو

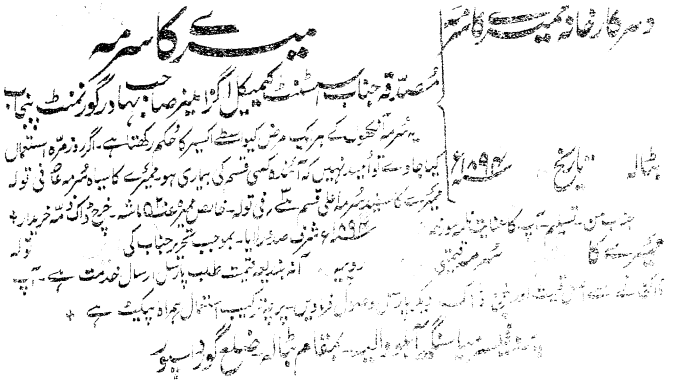
اور بھائی تیرا سانہ نشانیون میرے اور مت سستی کرو بیچ یاد میرے کے جاؤ تم دونون طرف فرعون کے تحقیق اوسنے سرکشی کی پس کہو اوسکو بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے - اور تفسیر میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہل اور آدمیون نے وہ شب باتفاق گذاری اور دنکو بھی کچھ خبر نہ پائی اور اوسی صحرا مین متحیر رہے تضارا ایک گروہ اہل مدین سے وہان پہونچا اور صفورا کو پہچانا اور حضرت شعیبؑ کے پاس لیگئے اور بعد غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ کی خبر انکو پہونچی اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صفورا کے پاس آئے دیکھا کہ حورین گرد بیٹھی ہوئی ہین اور بیٹیان گوسفندون کی شبانی اور پاسبانی کر رہے ہین سجدۂ شکرانہ بجا لاکر گاہ بگاہ ادا کیا اور تمام احوال صفورا سے بیان کیا - صفورا نے کہا اے موسیٰ جلد پیغام حضرت رب الارباب پہونچا دیر نکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اپنے ساتھ اوٹھا لیا اور جو کچھ تھا صفورا کے پاس چھوڑ دیا اور تنہا روانہ ہوئے عشا کی نماز کیوقت مصر مین پہونچے جب اپنے گھر مین آئے دروازہ کھڑکھڑایا اونہون نے کہا تو کون ہے کہا مہمان ہون اونہون نے دروازہ کھولا اور کچھ کھانا انکے آگے رکھا مگر انکے باپ عمران نرسہ تھے یعنے مرگئے تھے یہ اکیلے کھانا کھانے لگے کہ ایک ساعت کے بعد ہارون آئے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا ایک مہمان ہے ہارون نے پاس آکر دیکھا پہچانا اور بیہوش ہوگئے پھر ہان اور ہوش ہوگئے جب پہچانا مدتون بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد کہ ہوش مین آئے ایک دوسرے کو بغل مین لیا اور گلے سے لگایا اور احوال پوچھا پھر حضرت موسیٰ نے کہا تمکو بشارت ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجکو پیغمبری دی اور بیواسطے میرے ساتھ کلام کیا جب ہارونؑ نے یہ کلام سنا بہت شاد ہوئے اور خدمت کو واسطے روبرو کھڑے ہوگئے حضرت موسیٰ نے کہا اے بھائی تمکو بھی میرے ساتھ پیغمبری مین شریک کیا ہے تا باتفاق ہم اور تم فرعون کے پاس جاوین اور اوسکو دعوت کرین اور مجکو ایک معجزہ دیا ہے کہ اگر اس عصا کو زمین پر ڈالدون تو اژدہا عظیم ہو جاوے اور جو کچھ مین کہون یہ کرنے لگے اور دوسرے یہ کہ جب مین ہاتھ جیب مین لیجا کر نکالون تو مثل آفتاب تابان نکلے حضرت ہارونؑ اور زیادہ خوش ہوئے - مواہب علیہ مین سورۂ طٰہٰ مین لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر کو توجہ کی تو حضرت ہارونؑ کو وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے لیے مدین کی راہ پر روانہ ہو چنانچہ حضرت ہارونؑ روانہ ہوئے اور اثنای راہ مین ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام احوال اپنا بیان کیا اور حضرت ہارونؑ کو اس امر سے کہ باتفاق فرعون کے پاس جانا اور بحق دعوت جانا چاہیے کرنی خبر دی اور حضرت ہارونؑ نے کہا اے بھائی ہیبت اور شوکت فرعون کی کہ تمنے دیکھی تھی اب اوسوقت سے بہت زیادہ ہے اور ذرا سی خلاف مرضی پر حکم قطع عضو اور قتل اور دار پر کھینچنے کا کرتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہوئے آیہ قَالَا رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَوْ اَنْ یَّطْغٰی قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی فَاْتِیَاهُ فَقُوْلَا اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنٰکَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَا

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۵ یعنے کہا دونون نے ای رب ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہ کہ جلدی کرے اوپر ہمارے یا یہ کہ سرکشی کرے کہا مت ڈر تحقیق مین ہون ساتھ تمہارے سنتا ہون اور دیکھتا ہون پس جاؤ اوسکے پاس پس کہو تحقیق ہم رسولون بھیجے ہوئے ہین رب تیرے کے پس بھیج ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر اونکو تحقیق ہم لائے ہین تیرے پاس نشانی رب تیرے سے اور سلامتی اوپر اوس شخص کے ہو کہ پیروی کرے ہدایت کی تحقیق وحی کیا گیا ہے طرف ہمارے یہ عذاب اوپر اوس شخص کے ہو کہ جھٹلاوے اور منہ پھیرے اور معالم مین سورۂ شعرا مین لکھا ہے کہ بقول بعضے راتکو فرعون بے عون کے دروازے پر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا دربانون نے پوچھا کہ دروازے پر کون ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا رسول رب العالمین ہون فرعون نے کہا صبح کو آنا جب صبح ہوئی تو انکو اپنے پاس بلایا اور بقول بعضے ایک برس کے بعد ملاقات میسر ہوئی۔ جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا پہچانا اور کہا ای موسیٰ آیا ہے تجکو پرورش نہین کیا جبکہ تو طفل تھا اور بیس برس تک میرے گھر مین رہا اور تو نے قبطی کو مارڈالا تو نے میری نعمت کی ناسپاسی کی کہ میرے خاصون مین سے قتل کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اوسوقت مین آگاہ نہ تھا کہ ایک مکا مارنے سے تجھکو مار ڈالونگا پھر جاوینگا تجھسے بھاگا اور مدین مین گیا پس عطا فرمایا مجھکو میرے پروردگار نے جب رجوع کی مینے مدین سے وطن کیطرف علم اور فہم اور نبوت اور کیا مجھکو پیغمبر مرسل۔ القصہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے کہا ہم پروردگار کیطرف سے رسول یعنے بھیجے ہوئے آئے ہین کہ تجھکو اور سکی عبادت کی واسطے دعوت کریں اور جو کلمات کہ حق تعالیٰ نے انکو فرمادیے تھے اوکیو قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یَا مُوْسٰی فرعون نے کہا کون ہے پروردگار تم دونون کا ای موسیٰ۔ کہ مجھکو اوسکی پرستش کے واسطے دعوت کرتے ہو باوجودیکہ دونون بھائی وہان موجود تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اسواسطے خطاب کی تخصیص کی کہ جانتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مین لکنت ہے کہ اچھی طرح کلام مفہوم نہین ہوتا ہے اور چاہا کہ انکو حاضرین مجلس کے روبرو منفعل کرے اور اوس گروہ کے کہل جانیکی خبر نہ تھی آیہ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۷ کہا رب ہمارا وہ ہی جس نے دی ہر چیز کو پیدائش اوسکی پھر راہ دکھائی۔ حضرت موسیٰ نے بزبان فصیح کہا پروردگار میرا وہ شخص ہے کہ دی ہر ہر چیز کو انواع مخلوقات سے صورت اور شکل لایق اور موافق حال اوسکے اور اوصفات حق تعالیٰ کی بیان کین۔ جب یہ سخن حضرت موسیٰ کے سنی ڈرا کہ مبادا قوم اوسکی ایسے خدا کی عبادت کیطرف میل کرے اس کلام کی تاویلین کرنے لگا اور خلط مبحث کر کر اور باتونمین مصروف ہوا اور حضرت موسیٰ کو فرمان اسطرح پر تھا کہ بہ نرمی فرعون کے آگے کلام کرین سختی اور درشتی نکرین کہ شاید نصیحت قبول کرے اور عبرت پکڑے یہ بہ نرمی اور مدارا اوسکے ساتھ کلام کرتے تھے اور اوس سے جواب بدمزہ سنتے تھے آشفتہ نہوتے تھے۔ روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ سے سنا اوسنے کہا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاؤنگا اگر مین ایمان لاؤن تو تیرا خدا مجھکو کیا دیگا اونہون نے کہا تین چیزین۔ ایک تو جوانی دوسرے

تمام عالم کی حکمرانی تیرے سوبرس تیری عمر مقرری بیزیادہ زندگانی فرماویگا فرعون نے کہا ای موسیٰ اب تو جا جواب اسکا اپنے وزیر کے ساتھ مشورہ کرکر
کہونگا حضرت موسیٰ اور ہارون اپنے گھر میں آئے اور فرعون نے ہامان سے سامان سے کہ وزیر بے تدبیر اس شہر میں کاتہا حکایت کی اور کہا تجکو
کسی چیز کی طرف رغبت نہیں الا جوانی کی خواہش ہے ہامان نے کہا میں تجکو جوان کر دیتا ہوں جب رات ہوئی تو اوسکی ڈاڑھی کو خضاب کیا
بال سیاہ ہوگئے فرعون نے جانا کہ میں جوان ہوگیا دوسرے دن حضرت موسیٰ پھر فرعون کے پاس آئے اور دعوت کرنی شروع کی کہ میں
بھیجا ہوا پروردگار عالم کا تیری قوم کو واسطے آیا ہوں اور معجزہ پیدا درجت ہو میرا میرے رسول ہونے پر گواہ ہے تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجدے
کہ یہ ارض مقدسہ یعنی شام میں کہ انکے باپ دادا کا وطن ہے جاویں اور انکے غلام اور خادم کر رکھے بازرہ مواہب علیہ میں بیچ تفسیر آیہ فارسل
معی بنی اسرائیل طرپس بھیج ساتھ میرے بنی اسرائیل کو۔ کہ لکھا ہے کہ فرعون بنی اسرائیل کو انواع تکالیف پہونچاتا تہا اور اسکا سبب یہ تہا کہ جب حضرت
یعقوب نے اپنی اولاد کے ساتھ مصر میں آنکر قرار پکڑا اور نسل انکی بہت ہوگئی اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام اور انکے بھائی
سب اس جہان سے گذر گئے اور ملک ریان کہ فرعون زمان حضرت یوسف علیہ السلام تہا مرگیا بیٹا اوسکا مصعب نام بنی اسرائیل کو معزز رکھتا
تہا جب وہ بھی مرگیا تو فرعون زمان حضرت موسیٰ تخت سلطنت پر بیٹھا اور زبان بلاف اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہی اور اوسکی قوم نے گمراہی
اوسکے کہنے سے اختیار کی الا بنی اسرائیل اسکا دعویٰ قبول نکرتے تہے یہ کہتا تہا کہ تمہارا باپ زرخرید ہمارے بزرگوں کا تہا تم ہمارے خانہ زاد ہو تجکو
نافرمانی روا نہیں ہے اور بزور حکومت بندہ وار انکو گرفتار کرکر خدمت لیتا تہا سو واسطے حضرت موسیٰ کے بموجب فرمان حضرت ملک المنان
انکی رہائی چاہی اور اپنی ہمراہی کے لیے کہا اور معالم اور مدارک التنزیل وغیرہ میں مذکور ہے کہ فرعون نے کہا اگر اس دعوای پیغمبری میں راست ہو
تو کوئی معجزہ اور حجت لاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ہاتھ سے ڈالدیا وہ اژدہا ہوگیا کہ ظاہر الامر کسیکو کچھ شک اور شبہ نہیں رہا اس
امر میں کہ اژدہا ہے اور اوسنے منہ کہولا کہ بائیں مجتمعین ہنسی گذرتا تہا اور جبڑا نیچے کا زمین پر رہا اور اوپر کا جبڑا فرعون کے قصر کنگرہ کے اوپر اور فرعون
کے تخت کیطرف متوجہ ہوا جتنے لوگ بارگاہ میں حاضر تہے سب نے ہزیمت غنیمت جانی یعنے سب بہاگے اور فرعون بھی بہاگا کہ ہنگام فرار شدت خوف
سے ایک دوسرے پر گرگر کر پچیس ہزار آدمی ہلاک ہوگئے اور فرعون نے نعرہ مارا کہ ای موسیٰ قسم دیتا ہوں میں تجکو ساتھ اوس خدا کے کہ بھیجا ہوا تو
اوسکا ہے اپنی عصا کو پکڑ لے کہ میں تیرے ساتھ ایمان لایا اور بنی اسرائیل کو تجکو دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اژدہا کی گردن پکڑلی
اوسیوقت عصا ہوگیا فرعون پھر اپنے تخت پر آنکر بیٹھا اور کہا اگرچہ اور معجزہ رکھتا ہو تو وہ بھی دکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے داہنا ہاتھ گریبان
میں سے زیر بغل لیجاکر باہر نکالا وہ ید بیضا بسان آفتاب تابان اور برق درخشان نورافشان ہوا روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عمر
گندم گون تہے تو پوست انکی ہتیلیوں کا سفید نہ تہا اور وہ ہاتھ کہ سن طفولیت میں جل گیا تہا اوسمیں داغ بھی ظاہر تہا ولیکن اوسوقت جب گریبان

مین لیجاکر باہر نکالتے تھے تو اس مرتبہ نورانی ہوتا تہا کہ آفتاب کی نور پر غلبہ کرتا تہا اور آسمان و زمین کے درمیان مین اوسکی روشنی ہو جاتی تہی اور جب پھر گریبان مین لیجاتے تھے تو پھر ویسا ہی ہو جاتا تہا **فصل چوتھی** مقابلہ کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادو کے ساتہ اور غالب آنا عصا کا اونکے سحر پر۔ روایت کرتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فی یہ معجزہ بہی انکو دکہایا فرعون نے اپنے اشراف قوم کے ساتہ مشورہ کیا کہ تم موسیٰ کے باب مین کیا کہتے ہو انہون نے کہا موسیٰ جادوگری سیکہہ آیا ہی اور فن سحر مین کامل ہو گیا ہے کہ لکڑی کو اژدہا کرتا ہی اور رہا نہ گندم گون کو ید بیضا بناتا ہے اور اس حیلے سے غرض ہی یہ ہے کہ قبطیونکو ولایت مصر سے نکالدیوے اور بنی اسرائیل کو تخت حکومت اپنی مین لیوے فرعون نے کہا تدبیر اسکی الزام کی کیا کیجاوے کہا کہ دانشمند آدمیونکو شہرہای آباد مین بہیجو کہ جہان ساحر اور دانائے فن سحر ہو وین اونکو بلے آوین کہتے ہین کہ کسی قرن مین اتنے ساحر اور جادوگر نہ تہے جتنے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین تہے اور سردار اور رئیس جادوگرون کے اقصای سعید مصر مین رہتے تہے **قولہ تعالیٰ** وَاَرْسَلَ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ اور بہیجے بیچ شہرونکے اکٹہا کرنیوالا آوین تمہارے پاس ہر جادوگر دانا کو۔ مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ تفسیر میاطی مین مندرج ہے کہ مدائن سعید مین دو بہائی تہے کہ فن سحر مین مشہور آفاق تہے جب فرستادہای فرعون اونکے پاس پہونچے انہون نے اپنی ماںسے کہا کہ ہمکو ہمارے باپ کی قبر پر لیچل جب وہ اونکو قبر پر لیگئی انہون نے اپنی ماںکو آواز دی اور کہا ای پدر بادشاہ مصر نے ہمکو طلب کیا ہی اسواسطے کہ ہر شخص اوسکے پاس آتا ہی اور نہ اونکے پاس لشکر ہے نہ سپاہ نہ ہتہیار بادشاہ کو نہایت ننگ کیا ہے مگر اونکے پاس ایک عصا ہی کہ جب اوسکو ڈالدیتے ہین تو وہ اژدہا ہوتا ہے اور جو کچہ اوسکے روبرو آتا ہی اوسکو کہا جاتا ہی اور فرعون نے دعوی کیا ہی کہ ہمکو اونکے مقابل مین لاوے۔ صاحب قبر نے جواب دیا کہ جب مصر مین پہونچو معلوم کرو کہ جب وہ سوتے ہین تب ہی وہ عصا اژدہا ہو جاتا ہی یا نہین اگر اوسوقت بہی اژدہا نہین ہوتا ہے تو جان لینا کہ وہ جادوگر نہین ہین۔ اور وہ جادو سے اژدہا نہین ہوتا پس اس تقدیر پر تم کیا بلکہ کوئی تمام عالم مین سے اونکے ساتہ مقابلہ اور برابری نہین کرسکیگا الغصہ دونو بہائی مع مصاحب اور شاگرد کہ بہتر آدمی تہے یا بارہ ہزار یا پچیس ہزار یا ستر ہزار یا اسی ہزار مصر مین آنکلے بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے **اٰیۃ** وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس کہا اونہون نے تحقیق واسطے ہمارے کچہ بدلا ہی اگر ہون ہم غالب **اٰیۃ** قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا البتہ اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے۔ اور تم سبکو امیر بنا دونگا کہتے ہین کہ مہتران جماعت چار آدمی تہے وہ دونون بہائی اور دو اور۔ لباب مین لکہا ہے کہ چار آدمی مصر مین بہی مہتر تہے جب وہ جادوگر مع مصاحب اور شاگرد مصر مین پہونچے بموجب آواز قبر حال خواب و بیداری حضرت موسیٰ اور اژدہا ہونا عصا کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ جب حضرت موسیٰ سوتے ہین تو اوسوقت عصا اژدہا ہو کر محافظت اور پاسبانی کیا کرتا ہے ستی اس سے

انکو تردد پیدا ہوا لیکن انہون نے اسکو کسی سے ظاہر نکیا تا آنکہ فرعون نے حضرت موسیٰ کو طلب کیا اور مقرر ہوا کہ جادوگرون کے ساتھ مناظرہ اور مقابلہ کرین اور مجلس خاص و عام انعقاد پاوے اور معالم التنزیل مین سورۂ طٰہٰ مین لکھا ہے کہ روز نوروز یا روز عاشورہ یا روز عید ایک مقام پر تمام اہل مصر حاضر ہوے سب جادوگرون اور ساحرون نے اپنے عصا اور رسیان میدان مین لاکر حاضر کین اور فرعون تخت پر بیٹھا اور ہزارون آدمی دیکھنے کو اسطے جمع ہوے دستہ ہزار ساحر ایک طرف صف باندہ کر کھڑے ہوے اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون انکے سامنے کھڑے ہوے قوم فرعون نے گمان کیا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اس جماعت کثیر سے کہ حد سے زیادہ ہے برابری نہین کر سکینگے لیکن بعضے مومن بیدار دل نے یقین کیا کہ انکا یہ احتمال محض وہم اور خیال ہے اور مغلوبی حضرت موسیٰ اور ہارون کی باعانت قادر ذوالجلال محال ہے جادوگرون نے بطریق ادب پاس آنکر کہا ایاکہ یا موسےٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ہ ای موسیٰ اول تم اپنے عصا کو ڈالوگے یا ہم اپنی رسیان اور عصا ڈالین حضرت موسیٰ نے ازروی کرم و خلق فرمایا کہ اَلْقُوْا کہ پہلے تمہین ڈالو تفسیر وہاب علیہ مین لکھا ہے کہ انہون نے بڑی بڑی رسیان اندر سے خالی سوراخ دار کر رال سے آلودہ کین اور لکڑیان اندر سے خالی کر کر پارہ سے بھر میدان مین ڈالین ایاکہ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ہ پس جب ڈالا انہون نے جادو کر دیا آنکھون لوگون کی اور ڈرایا انکو اور لائے سحر بڑا جب حرارت آفتاب کی پہونچی پارہ حرکت مین آیا اور وہ رسیان اور لکڑیان بشکل مار اژدہا پیچ و تاب کھانے لگین تفسیر عین المعانی مین لکھا ہے کہ زمین کو نیچے سے خالی کر لیا تھا اور آگ روشن کر دی تھی اور اوسپر ریت ڈالدی تھی جب نیچے سے آگ کی حرارت اور اوپر سے آفتاب کی تمازت نے اثر کیا فی الحال وہ اشکال بیجان حرکت مین آئین اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ تمام میدان سانپون سے بھر گیا اور سوای تاثیر حرارت ناری اور تمازت شمسی کے بھی معلوم ہوتا ہے اور عجب مجوف ساحرون کا متحرک بسان بارن جاندار اثر سحر سے بھی تھا کیونکہ بعضے اعمال سفلی سے بھی یہ لوگ نظر بندی دیکھنے والونکی کرتے تھے اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کے دلمین خوف پیدا ہوا اور بمقتضای بشریت خیال مین آیا کہ مبادا امیر اقصد کرین یا اس امر سے کہ دیکھنے والے جادو کو معجزے مین فرق نکرین اوسیوقت وحی آئی کہ ای موسیٰ ڈر نہین تیرا امر خاص و عام پر پوشیدہ نہین رہنے کا اور تو انپر غالب ہوگا اپنے عصا کو ڈالدے حضرت موسیٰ نے اوسکو ڈالدیا اور اوسنے اژدہا بنکر منہ کھولا اور جو کچھ کہ اونہون نے سحر اور جادو اور تدبیر اور تزویر سے ظاہر کیا تھا نگل گیا چنانچہ حق تعالیٰ سورۂ اعراف مین فرماتا ہے ایاکہ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ ہ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِیْنَ ہ کہتے ہین کہ وہ چالیس رسیان اور لکڑیان تھین یا ستر خروار یا تین سو خروار یا کم و بیش اور بعضے کہتے ہین کہ ستر ہزار رسیان تھین اور ستر ہزار لکڑیان اور مدارک التنزیل مین لکھا ہے کہ بہتر ہزار رسیان اور بہتر ہزار عصا تھے



دواخانہ حمیت کا مہر

پٹیالہ تاریخ ۱۸۹۲ء

بیدکا مرہم

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ مرہم تمام زخموں کے ہر قسم مرض کیوں نہ ہو اسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اگر ذرہ استعمال کیا جاوے تو ایسا نہیں کہ آئندہ کبھی قسم کی بیماری ہو۔ میرے کا یہ مرہم عمدہ کی تولہ

مجھ سے کا سفید مرہم اعلیٰ قسم کے رتی تولہ خالص ۱۵۰ء۔ خرچ ڈاک ۱۵۰ء خریدار +

۱۸۹۲ء شفا صدہا پایا۔ بموجب تجویز جناب کی تولہ

ریہ ۱۸۹۲ء اہم بیدلچہ قیمت علاوہ پارسل ارسال خدمت ہے۔ آپ

[illegible] پیدا پارسل وصول فرماویں پر پتہ کیسے استعمال چاہئے چھپا ہے +

[illegible] پتہ [illegible] گورداسپور

بہرحال دفعتاً سبکو نگل گیا اور پھر جو خلقت دیکھنے کو واسطے کہ مری تھی اونکی طرف منہ پھیلایا اور خلقت بھاگی اور انمیں سے کثیر ہلاک ہوا اور کہتے ہین فرعون بھی بھاگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اوس اژدہے کو پکڑ لیا وہی عصا ہوگیا اور رسیون اور لکڑیون کا کچھ نشان بھی باقی نرہا جادوگرون نے آپسمین کہا اگر یہ سحر ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہمارے جادو باطل نکرتا ﴿آیۃ﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ کہ قالوا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ اور سب جادوگر اوندھے گرے اور خدای جل وعلا کو سجدہ کرنے لگے اور بصدق دل کہا ہم ایمان لائے اوس پروردگار عالمیان پر کہ پیغمبر ہے اور خدای موسیٰ اور ہارون ہے اور تعریف اسکی حد سے زیادہ اور افزون ہے ﴿آیۃ﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ کہا فرعون نے آیا تم ایمان لائے موسےٰ کہ ساتھ پہلے کہ مین تمکو اجازت دون معلوم ہوا موسیٰ تمہارا بزرگ ہے اور سحر اور جادو مین معلم اور اوستاد اور تم جادوگرون کا ہے اور تم تحصیل سب ملکر چاہتے ہو کہ میرے ملک کو برباد کرو اور قبطیون کو شہر سے نکالکر اس ملک کو خاص بنی اسرائیل اور تم اوپر قرار دو مین تمہارے داہنے ہاتھ اور بائین پاؤن کاٹ ڈالونگا اور درخت خرما پر کہ درازترین درختان ہے دار پر کھینچونگا تاکہ تم لوگ تمسین دیکھین اور عبرت پکڑین اور تم جانو کہ موسیٰ کا خدا سخت تر ہے از روی عذاب اور عقاب کہ مین تمام جادوگر کہ جام جذبہ حقانی سے مست ہوگئے تھے اور شعاع نور ربانی انکے دلون پر جلوہ گر ہوا انہا ﴿آیۃ﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ لاجرم سب نے فرعون کو جواب دیا کہ ہم تجکو اختیار نہین کرینگے کسواسطے کہ دیکھے معجزہ سے ایمان لائے ہین بعضے کہتے ہین کہ جسوقت کہ یہ سجدہ مین گرے تھے تو نعیم بہشت حق تعالیٰ نے انکو دکھادی تھین اور ایک وقت سے سجدہ کی وقت خدا یتعالیٰ نے انکی آنکھونکی آگے سے حجاب اوٹھا لیے تھے انکو تحت الثریٰ تک نظر آیا تھا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا تھا تو فرش سے تا عرش مشاہدہ کیا تھا بہرحال انہون نے کہا کہ ہم تیری تعمتین نہین قبول کرتے جسطرح تو چاہے ہمارے ساتھ کر ہمکو کچھ پروا نہین کہ تیرا حکم دنیای فانی مین پیش نہین ہے نہ آخرت مین کہ بہتر اور پایندہ ہے وہان تو اپنی حکم سے معزول اور اپنے مہم مین مشغول ہوگا ہمارا کیا کرسکے گا اور منہ اپنا فرعون کی طرف سے پھیرکر کہا خداوندا ہمکو صبر اور شکیبائی دے کہ اس بلا مین مطاقت نمودین اور موت دے ہمکو اسلام پر کہ ثابت قدم ایمان پر مرین - سواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین لکھا ہے کہ روایت کرتے ہین کہ فرعون نے کہا کہ انکے ہاتھ اور پاؤن کاٹ ڈالو اور دار پر کھینچو حضرت موسیٰ انکے واسطے رونے لگے اوسوقت حضرت رب العزت نے حجاب نظر سے حضرت موسیٰ کے اوٹھا لیے اور منازل قرب اور مقامات انس انکے انکو دکھادیے کہ تسلی حاصل ہووے - روایت کرتے ہین کہ جماعت بنی اسرائیل

کہ حضرت موسیٰ کی ساتھ ایمان لائی تھی فرعون اور اپنے لوگون سے ڈرتی تھی کہ مبادا انکو عذاب کرے انسی زنار کر کر تدبیر محفوظ رہین
سبب ظلم فرعون سے پوچھتی تھی اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین وہ قوم فرعون مین سے تھی جنھون نے حضرت موسیٰ
کی تصدیق کی تھی اور اسکا سبب یہ تھا کہ بیٹیان قوم بنی اسرائیل کی قبطیون کے گھر مین تھین اور انکے فرزندون نے اپنی ماؤن کی
طرف میل کر کر ستر گھر کے لوگ ایمان لائے تھے اور حضرت موسیٰ کی تصدیق کی تھی باوجود اس امر کے کہ قبطی مین سے تھے اور آل فرعون
سے ڈرتے تھے بہرحال حضرت موسیٰ نے کہا خدا تعالے پر توکل کرو اور اپنے کام اوسپر چھوڑ دو انھون نے بموجب انکی فرمانے کے عمل کیا
مواہب علیہ مین تفسیر ابن عباس سے ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ اور بھائی اوسکے کہ یہ کہ جاگہ دو واسطے قوم اپنی کے بیچ مصر کے گھر اور کرو گھرون اپنے کو
وبقبلہ اور قائم رکھو نماز کو اور بشارت دے ایمان والون کو۔ مین لکھا ہے کہ بعد ایمان لانے اس قوم کے اور مشغول ہونے انکی بعبادت
حق تعالی۔ فرعون نے حکم دیا کہ انکی مسجدین اور عبادت گاہین کہ انھون نے اپنے محلونمین اور بازارونمین بنائی ہین خراب کردو اور انکو
ادا اس عبادت اور نماز سے منع کرو حق سبحانہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ یہ اپنے گھرونمین عبادت کرین نا کہ فرانکی عبادت
پر مطلع ہو دین۔ مواہب علیہ مین سورہ قصص مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ فرعون سے فرعون کو دعوت کرتے تھے تا آنکہ ایکدن اسنے
اپنی گروہ اعیان سے کہا مین نہین جانتا کہ تم جس خدا کو پوجتے ہو میرے آسمانون کو پیدا کیا ہے اور وہ آسمان پر ہے اب اوسکے دیکھنے
کی تدبیر کرتا ہون اور ہامان سے کہا اِيْهَامَانُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ یعنے پس آگ جلاو واسطے میرے ای ہامان اوپر مٹی کے پس طیار کردو واسطے میرے ایک محل تو کہ مین چڑھ جاؤن جہان
طرف معبود موسیٰ کے اور تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون اوسکو جھوٹون سے۔ یہ روایت کرتے ہین کہ اول اینٹ پکانیکے واسطے
فرعون نے حکم کیا یعنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹین پکواو اور اوسسے ایک قصر بلند بنواکہ اوسمین زینہ ہو دے تا اوسپر جاکر موسیٰ کے
خدا کو دیکھون کہ آیا موسیٰ سچ کہتا ہو یا نہین معاذ اللہ فرعون نے خیال کیا کہ حق سبحانہ تعالی جسم ہے اور آسمان پر اوسکا مکان ہے
اور جانا آسمان پر ممکن ہے۔ صاحب کشاف اور معالم نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار اوستاد کاریگر سوای مزدورون کے
جمع کیے اور واسطے پکانے اینٹون اور گچ اور چونہ اور تراشنے چوب اور بنانے قصر بلند کے حکم دیا۔ چنانچہ ایک بنا بغایت بلند اور محکم تر کمند
عقل و فکر کی اوسکی گوشہ بام پر نہ ڈال سکتے تھے بنا کر طیار کیا۔ زاد المسیر مین لکھا ہے کہ جب وہ بنا طیار ہو چکی فرعون اوسپر چڑھا اور
اوسکے خیال مین آیا کہ اب مین آسمان پر پہونچ جاؤنگا جب اوسکی انتہا پر پہونچا آسمان کی طرف دیکھا وہان سے اوسیطرح آسمان

اوسکو بلند دکھائی دیا جسطرح زمین پر سے تہامتہ مندہ ہو کر تیر آسمانکی طرف پھینکے وہ تیر خون آلودہ ہو کر اوپر سے گرے جب فرعون نے اون تیرون کو خون مین آلودہ دیکھا کہا کہ مینے موسیٰ کی خدا کو مار ڈالا اور معالم مین لکھا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بموجب فرمان خدا یتعالی کے وقت غروب آفتاب اوس قصر کو اپنا پر مار کر تین ٹکڑے کر دیا چنانچہ ایک قطعہ لشکر فرعون پر گر پڑا کہ دس لاکھ آدمی دبکر مرگئے اور دوسرا ٹکڑا دریا مین گر پڑا اور قطع بجانب مغرب جا پڑا اور کوئی اوستاد اور مزدور زندہ نہین رہا - اور فرعون باوجود دیکھنے اس حال تباہ کی بھی آگاہ نہوا بلکہ اوسکا تکبر اور غرور زیادہ تر ہوا - پھر معالم اور مواہب علیہ کے سورۂ تحریم مین اور قصص الانبیا مین باندک تفاوت لکھا ہی کہ روایت کیا ہی کہ آسیہ خاتون فرعون کی جورو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے ساتھ پوشیدہ ایمان لائی تھی اور جب اوسکا ایمان لانا ظاہر ہوا تو فرعون نے کہا کہ تو موسیٰ کی دین سے پھر جا کہ مین تجکو سونے کے مکان بنا دونگا کہا خدا یتعالی نے میرے واسطے بہشت مین گہر بنایا ہی کہ تو اوس سے بہتر نہین بنا سکتے کافر فرعون نے کہا تیری اوپر عذاب کرونگا کہا جو چاہے سو کر مین نہین ڈرتی فرعون نے غلبۂ عتاب سے اوسکے کیڑے اور تردا کر اور چوسیخہ کر اکر آفتاب مین ڈلوا دیا - حق سبحانہ تعالی نے فرشتونکو حکم کیا کہ اوسکے گرد آنکر اپنے پرونکا سایہ کرلو اوسنے آسمانکی طرف سر بلند کیا اور کہا خداوندا تو دانا ہے نہان و آشکارا کا اور جانتا ہی کہ فرعون میرے اوپر عذاب کرتا ہے نا دین موسیٰ سے مین پھر جاؤن فرعون نے پھر کہا کہ اس دین سے پھر جا تا میرے عذاب سے نجات پاوے کہا تجکو میرے بدن پر اختیار ہے میرے دل پر دسترس نہین ہے - کہتے ہین کہ فرعون اوسکے پاس سے چلا گیا اور حضرت موسیٰ اوسکے پاس آئے آسیہ نے انکی طرف دیکھا اور کہا اے موسیٰ اللہ تعالی مجکو اس بلا مین دیکھتا ہے کہا ہان اور ساتون آسمانون مین تیری گفتگو ہے اور فرشتے تیرے دیکھنے کی واسطے آئے ہین خدا یتعالی سے حاجت چاہ کہا اَللّٰهُمَّ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنے ای رب میرے بنا واسطے میرے نزدیک اپنے سے گھر بیچ بہشت کے اور نجات دے مجکو فرعون سے اور عمل اوسکے سے اور نجات دے مجکو قوم ظالمون سے - حق تعالی نے اوسکی آنکھونکی آگے سے حجاب اوٹھا لیا کہ اوسنے بہشت مین اپنے قصر دیکھے - کہتے ہین فرعون پھر اوسکے پاس آیا اور کہا اب بھی موسیٰ کے دین سے پھر جا تا تجکو نجات ملے آسیہ ہنسی اور کہا مجکو تجسے کچھ رنج نہین ہے فرعون نے کہا ایک چکی کا پاٹ اوسکے سینہ پر رکھدو اوسکو اوس عذاب سے بھی کچھ خبر نہ تھی - بعضے کہتے ہین کہ پتھر اوسکے جسم پر جب رکھا کہ روح اوسمین نہ تھی - اور اکثر تفاسیر مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے اوسکو مع اوسکے جسم آسمان پر اوٹھوا منگوایا اور اب بھی بہشت مین ہے اور مواہب علیہ مین سورۂ مومن مین لکھا ہی کہ غرقیل نجار مومن آل فرعون تہا - ایکدن کہا اے قوم ایمان مین میرے پیروی کرو تا تمکو راہ راست دکھاؤن فرعونیون نے اس کلام سے جانا کہ یہ حضرت موسیٰ

کے ساتھ ایمان لایا ہے برا بھلا کہنا شروع کیا اور کہا تجکو شرم نہین آتی کہ عبادت فرعون سے پھیر کر دوسرے کی عبادت کرتا ہے۔
خرقیل نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمکو عذاب خدا سے رہائی دون کہ اوسکے ساتھ ایمان لاؤ اور اوسکی پیغمبر کی تابعداری کرو اور تم چاہتے ہو کہ مجکو دعوت کرو ساتھ اوس عمل کے کہ اوسکے سبب سے لائق دوزخ ہون کہ وہ عبادت فرعون ہے اور تم ترغیب دیتے ہو مجھے اوس دین کے ساتھ کہ کافر ہو جاؤن بخدا ہے رب العالمین اور اوسکے ساتھ شریک کرون حالانکہ سوای اوسکے اور کسیکو نہین خدا نہین جانتا اور تم چاہتے ہو کہ مجکو رہنمائی کرو ساتھ پرستش اوس شخص کے کہ کلام اوسکا بیہودہ ہے اور اعتبار نہین رکھتا نہ دین مین نہ دنیا مین۔ ای گروہ تمکو زندگانی اس جہان فانی نے فریفتہ کیا ہے۔ یہ نہین جانتے کہ بساط عیش تھوڑی مدت مین اوٹھ جاوے گا تب بطیون نے اوسکو قتل سے ڈرایا کہ ہم تجکو مار ڈالین گے اوسنے کہا مین اپنے کام سے باز نہین رہنے کا اور اپنا کار حوالہ خدا کیا سینے اور اوسپر توکل کیا تا مجھے تمہاری شر سے محفوظ رکھے۔ کہتے ہین کہ فرعون نے حکم کیا کہ اوسکو مار ڈالین وہ بھاگ کر ایک پہاڑ مین جاکر مشغول نماز ہوا حق سبحانہ تعالیٰ نے لشکر جانوران درند اور دوند کو اوسپر متعین کیا کہ بحق اوسکی پاسبانی کرین اور نتیجہ تفویض سنجذابزودی ظاہر ہووے۔ کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ فرعون نے پنج خاص لوگون کو جمع کیا اور بھیجا تا اوسکو لاوین اور سیاست کرین یہ لوگ اوسکے پاس پہونچے اور نماز ادا کرتے دیکھا اور بقدرت ربانی نگہبانی جانوران درند اور دوند کی مشاہدہ کی ڈرے اور خوف کیا اور فرعون کے پاس آنکر صورت حال بیان کی فرعون نے سکو سیاست کی تا سخن ظاہر اور ہویدا ہووے **فصل پانچوین** دعا کرنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعونیونکے واسطے اور مبتلا ہونا انکا ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور باوجود نازل ہونی ان عذابونکے ایمان نہ لانا اونکا اور آخر الامر دریا مین غرق ہونا **قولہ تعالیٰ** وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ یعنے اور کہا سردارون نے قوم فرعون سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو تو فساد کرین بیچ زمین کے اور چھوڑ دے تجکو اور معبودون تیرے کو۔ معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ اعیان تخت گاہ فرعون نے کہا آیا تو موسیٰ اور اوسکی قوم سے دست بردار رہا کہ تیرے ملک کو خراب کرین اور لوگونکو متغیر کرین کہ تیری پرستش چھوڑ دین چاہیے کہ موسیٰ اور اوسکی قوم کو نچھوڑ اور قتل کر فرعون نے جانا کہ موسیٰ کے قتل پر کوئی قادر نہین ہوویگا کہ برگزیدہ خدا ہے کسیکو یارا اور طاقت نہین کہ قتل کرے **ایضاً** قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ یعنے کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹون اونکے کو اور بھینار کھینگے ہم بیٹیون اونکی کو اور تحقیق ہم اوپر اونکے غالب ہین۔ لاچار حکم کیا کہ پسران بنی اسرائیل کو قتل کرین تا انکی نسل منقطع ہووے اور یہ دل شکستہ ہو کر حضرت موسیٰ کی یاری اور مددگاری

نکرین اور بیٹیان انکی چھوڑ دین کہ خدمت قبطیونکی عورتون کی کیا کرین جب یہ تہدید سمع جمیع بنی اسرائیل پہونچی مضطرب ہوکر
حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا ای موسیٰ جب تک آپ مدین سے نہ آئے تھے قبطی دو پہر دن ہمسے خدمت لیتے تھے اور دوپہر
ہمکو آزاد رکھتے تھے جیسے کہ آپ آئے ہین یہ ہمپر زیادہ جفا کرتے ہین اور تمام دن ہمسے خدمت کرواتے ہین اور پھر کہا ای موسیٰ
تمہاری ولادت باسعادت سے پہلے ہماری اولاد مارڈالتے تھے اور بعد از ولادت بازہے تھے جب سے کہ تم مدین سے آئے ہو ہمارے
فرزندونکو پھر مارنا شروع کیا حضرت موسیٰ نے کہا خدا تعالیٰ سے یاری اور مددگاری چاہو اور صبر کرو شاید کہ وہ تمہارے دشمن کو
ہلاک کرے اور ملک تمکو عطا فرماوے لیکن اس امر مین گھبرانا نہین چاہیے ہر چیز وقت پر موقوف ہے اور معالم اور مواہب علیہ مین
یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تعذیب قوم بنی اسرائیل کی بہت ملاحظہ کی تو لاچار ہوکر ایکدن انھون نے قبطیونکے
واسطے دعا بد کی اور کہا یارب قوم طاغی کہ تیرے فرمان سے باغی ہوکر نعمت اور مال کے ساتھ مغرور اور سرکش ہوئی ہین اور ناحق
غریبون پر ظلم کرتے ہین انکو کسی بلا مین گرفتار فرماحق تعالیٰ نے انکی دعا مستجاب کی قحط اور تنگی اور خشک سالی انپر نازل کی تا آنکہ بہت سے
اسی حال پر گذرے اور اصلا و مطلق پیند پذیر نہوئے اور کفر سے باز رہے فقال اللہ تعالیٰ فارسلنا علیھم الطوفان والجراد
والقمل والضفادع والدم آیات مفصلات فاستکبروا وکانوا قوما مجرمین پس بیجا نے انپر طوفان اللہ کا اور ٹڈی
اور چیچڑیان اور مینڈک اور لہو نشانیان جدا جدا پس تکبر کیا اوسنے اور تھے وہ قوم گنہگار فلما وقع علیھم الرجز قالوا یا موسیٰ
ادع لنا ربک بما عھد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنؤمنن لک ولنرسلن معک بنی اسرائیل جب انپر عذاب واقع ہوا کہنے لگے
اے موسیٰ دعا کر ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے بسبب اوس عہد کے کہ تیرے پاس ہے اگر تو دور کرے ہمسے عذاب کو البتہ ایمان لاوینگے
تجھپر اور البتہ بھیجدینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو اور جب دور کیا ہم نے انسے عذاب کو تا وقتیکہ وہ پہونچنے والے تھے اوسکو
اچانک عہد توڑنے لگے اور کہا اونھون نے جو کچھ لاوینگا تو ہمارے پاس اوسکو نشانیون سے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اوسکے پس نہین ہم
تجھکو ماننے والے اور اسکا حال اسطرح پر ہے کہ مصر مین سات شبانہ روز مینہ برسا اور ابرہای تاریک پیدا ہوئے کہ قبطیونکے
گھرونمین پانی بھر گیا کہ مرد اور عورت اپنے اپنے گھرونمین کھڑے رہتے تھے اور اپنے لڑکونکو بلندی پر بٹھاتے تھے اور جو قبطی کہ گھرمین
بیٹھا جاتا تھا وہ غرق ہوجاتا تھا اور بنی اسرائیل کے گھر کہ انکے گھرونسے متصل تھے ایک قطرہ پانی کا اونمین نہ آتا تھا اور بعضے کہتے
ہین کہ طوفان وبا کا تھا کہ قبطی مرنے لگے یہانتک کہ ایک شب مین ہی ہزار دختر نابالغہ مرگئین اور بعضے کہتے ہین کہ طوفان چیچک کا تھا
کہ سبکو بطریق عموم عارض ہوا کہ اول یہ عذاب انمین پر نازل ہوا اور اثر اوسکا بھانمین باقی رہا۔ القصہ قبطی تنگ ہوکر فرعون کے پاس
آئے اور اوس سے نا امید ہوکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رجوع کی کہ اپنے خدا سے چاہتا یہ عذاب رفع ہووے اور ہم ایمان لاوین
جب وہ طوفان حضرت موسیٰ کی دعا سے برطرف ہوا اور پانی زمین مین فرو ہوا اور کھیتیان انکی ظاہر ہوئین اوس مرتبہ پر کہ سابق کبھی
نہوئین تھین مگر بسبب کفران نعمت یہ ایمان نہ لائے پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے ملخ سوار انپر بھیجے کہ اکثر کھیتیان اور باغ انکی کھا گئے

یہ دوبارہ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور قسم کھائی کہ اگر یہ بلا دفع ہووے تو تیرے خدا کی ساتھ ایمان لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل مین باہر آئے اور اپنے عصا سے مشرق اور مغرب کیطرف اشارہ کیا کہ تمام ٹڈیان دونون طرف متفرق ہوگئین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ خدا تعالی نے حضرت موسیٰ کی دعا سے ایک ہوا متعین کی کہ اوس ہوا نے اون ٹڈیون کو اوٹھاکر دریا مین ڈالدیا اونھون نے دیکھا کہ قدرے زراعت مین سے باقی رہا ہے اسقدر ہمکو بہت ہے ایمان نلائینگے پھر حق تعالی نے مینھ پیادہ بھیجے کہ جو کچھ باقی تھا وہ کھاگئے اور کہتے ہین کہ ٹڈیون نے کھیتیون ہی پر اکتفا نکیا بلکہ چوکھٹون کی لکڑیان اور لکڑیان اور تختے اور میخین آہنی بھی کھاگئین اور گھرون اور باغون اور کھیتیون بنی اسرائیل مین ایک ٹڈی نہ آئی اور یہ ببرکت اس لیے کہ وہ حضرت موسیٰ کی ساتھ ایمان لائے تھے اور اپنے عہد پر وفا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جب ٹڈیان برطرف ہوگئین اور یہ ایمان نلائے تو حق تعالی نے پچھڑیان یا جوئین انمین پیدا کین کہ تمام بالونمین اور پلکونمین اور بھوونمین اور تمام بشرہ قبطیونمین بطریق آبلہ جمع گئی تھین اور خون چوستی تھین اور گوشت کھاتی تھین اور اگر کھانا انکے روبرو آتا تھا تو چیچڑی اور جوون سے بھر جاتا تھا اور بنی اسرائیل سلامت اور بے آفات رہتے تھے انھون نے پھر حضرت موسیٰ سے پناہ مانگی اور کہا اگر یہ عذاب ہمسے برطرف ہووے تو ضرور ہم ایمان لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور یہ بلا برطرف ہوئی انھون نے کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ تو فن سحر اور جادو مین ماہر کامل ہے کہ مچھرین اور چیچڑیان ہمکو پہونچاتا ہے پھر حق تعالی نے مینڈکون کا لشکر انپر نازل کیا کہ اونکے گھرونمین اور بستروںمین تھے تھے اور انکی دیگون اور باسنون مین گرتے تھے اور کھانا پینا اونکا اونسے بھر جاتا تھا اور جو کوئی بات کرنیکے واسطے منہ کھولتا تھا تو فی الحال اوسکے منہ مین مینڈک گر پڑتا تھا اور بنی اسرائیل کے گھرونمین ایک مینڈک بھی نہ آیا آخر الامر یہ لاچار ہوکر حضرت موسیٰ کی پاس آئے اور سخن توبہ اور کلام ایمان درمیان لائے حضرت موسیٰ کی دعا سے پھر حق تعالی نے اوس ہوا کو بھیجا کہ تمام مینڈکون کو دریا مین ڈالدیا اور اونھون نے پھر بھی پیمان وایمان پر وفا نکی آخر خدا یتعالی نے رودنیل اور کوئین اور حوض انکے مین یہ خاصیت پیدا کی کہ جب بنی اسرائیل انمین سے پانی کھینچتے تھے تو آب صاف نکلتا تھا اور جب قوم فرعون اور قبطی کھینچتے تھے تو خون ہوجاتا تھا فرعون نے ایک قبطی اور ایک بنی اسرائیل کے مینڈ ایک پانیکے باسن مین شریک کیا بنی اسرائیل کیطرف پانیکے وقت آب خالص ہوا اور قبطی کیطرف وہی خون ہوگیا یہانتک کہ ایک عورت قبطیون مین سے ایک عورت بنی اسرائیل ہمسایگی کو ایکدن کہا کہ جو پانی پیتی ہے اپنے منہ مین بھر کر میرے منہ مین ڈالدے جب اوسنے اپنے منہ سے پانی اوسکے منہ مین ڈالا تو وہ بھی خون ہوگیا اور فرعون بھی نہایت پیاسا ہوکر بجائے آب درختونکی پتے کہ چوستا تھا فوراً اوسکا رس بھی اوسکے منہ مین جاکر خون ہوجاتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب خون

اسطرح پر نازل ہوا تھا کہ سب قبطیونکی ناک سے خون بہتا تھا - آخر مجبور ہو کر پھر حضرت موسیٰ کے پاس گئے اور اس خونخوارسے نضع عجز اور زاری کی اور عہد کیا کہ بعد رفع ہونے اس بلا کے ہم ضرور ایمان لاوینگے حضرت موسیٰ نے دعا کی اور یہ بلا بھی رفع ہوئی لیکن انہون نے ہرگز اوس فسق و فساد سے انحراف نکیا اور لکھا ہی کہ ہر ایک ان عذابونمین سے ایک ہفتے رہتا تھا اور ہر دو عذابونمین ایک ایک مہینے کا فاصلہ ہوتا تھا - تفسیر انوار التنزیل مین تو اسطرح پر لکھا ہی کہ باوجود ان عذابونکی نعمتہای دنیاوی اسنے باز پس نہ لین تہین - چنانچہ مواہب علیہ مین

بیچ تفسیر قولہ تعالیٰ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یعنے کہا حضرت موسیٰ نے اسی رب ہمارے بدرستیکہ تحقیق تو نے عطا کی فرعون کو اور اوسکے اعیان کو زینت اور کثرت اموال یعنے دولت بیچ زندگانی دنیا کی - لکھا ہے کہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ مصر سے تا زمین حبشہ پہاڑ اور سمین سونے اور چاندی کی اور زبرجد کی کانین تہین سب فرعون کے قبضہ قدرت مین تہین اور فرمان اسکا اونکے کاٹنے پر جاری تہا اس سبب سے مال بہت سا اوسکے تصرف قبضہ مین آیا تہا اور سب مالدار اور صاحب تجمل تہے اور یہی سبب ضلال اور اضلال اونکے کا ہوا تہا حضرت موسیٰ نے دعا کی اے پروردگار تو نے فرعون اور اوسکی قوم کو بہت مال اور زینت دی ہی اور یہ کافر نعمت اوسپر مغرور ہو کر گمراہ تیرے بندونکو کرتے ہین اے ہمارے مال اور دولت کو محو کر تا بزوال نعمت انکی شوکت لوٹ جاوے قتادہ رض کہتے ہین کہ تمام دینار اور درہم سکے خزانیکے پتھر ہو گئے اور نقش سکہ بحسب رہا - اور اسدی کہتا ہی کہ انکا تمام مال و نقد اور کہانا اور درخت اور میوے سب پتھر ہو گیا - اور پھر دعا کی کہ انکے دلون پر مہر کر تا سخت دل ہو جاوین اور ایمان نلاوین حضرت موسیٰ نے دعا کی یہ جان لیا تہا کہ یہ مورد عذاب ہونگے سو اسطے لاچار دعا کی کہ دل انکے سخت کر تا ایمان نلاوین اور عذاب دردناک دیکھین اور حضرت ہارون آمین کہتے تہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا دعا تمہاری مستجاب ہوئی لیکن جلدی نکرو کہ اپنے وقت پر ظہور کریگی اور رسالہ مین لکھا ہے کہ چالیس برسکے بعد اثر اس دعا کا ظاہر ہوا اور سبب تاخیر تعذیب فرعون مین تاثیر دعای حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صاحب حدیقہ الاقالیم نے یہ لکھا ہے کہ بر وقت استدعا انکی یہ ارشاد ہوا کہ دعا تمہاری قبول ہوئی لیکن اثر اسکا بر وقت ظاہر ہوگا اسوقت مین ہزارون بندی میرے اوسکے خوان نعمت سے سیر ہوتے ہین اور واسطے راتب خورون کی چار ہزار گو سفند اور چار سو گاین اور دو سو اونٹ اوسکے مطبخ مین ذبح ہوتے ہین جبتک کہ وہ روزی لوگون پر تنگ نکریگا اوسوقت تک عذاب نازل نہوگا لیکن بسبب زیادہ ہونے اعتقاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لوگونکے دونمین ہامان نے فرعون کو اس بات کی صلحت دی کہ خزانہ بڑہانا اور مصارف کم کرنا لازم ہین معلوم نہین کہ مہم موسیٰ کتنا طول کرے اور یہ مشورہ فرعون کے بھی پسند آیا چنانچہ واسطے تخفیف خورا ک راتب کہانیوالونکو حکم دیا اور یہ روز بروز کم ہوتا گیا تا آنکہ بسبب فرعون غرق ہوا اوسکے لاؤ لشکر مین سے ایک بکریکے ذبح نہوا تہا اور وہ اسکے خاصہ مین پک کر گیا تہا اور مواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین

لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ چند سال اور فرعونیونکو دعوت کیا کیے اور معجزے انکو دکھائے گئے مگر روز بروز عناد اور فساد اونکا زیادہ ہوتا گیا تا آنکہ انکا ہلاک ہونا نزدیک پہونچا۔ حکم الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صادر ہوا کہ ہنگام عذاب قبطیون کا آن پہونچا اپنی قوم کو ہمراہ لیکر رات کو مصر سے باہر ہو جاؤ تا فرعون سے اپنی قوم تمہارے پیچھے آوے اور تمکو دریا سے سلامت پار اتاروں اور اونکو غرق کروں حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو خبر دی کہ بھلوا شارت سرا سر بشارت پروردگار سے ہوئی ہے کہ فرعونیون کو ہلاکت ہوگی اور بنی اسرائیل سلامت رہینگے مختار مین روایت ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ لباس اور زیور قبطیون سے تقریب عید کی بہانے سے کہ نزدیک پہونچی ہے بچیلیا اور اپنے اہل وعیال اپنے کی بعاریت لیا چاہیے اور فلانی شب سب آمادۂ سفر ہو کر بوقت طلوع قمر فلانے مقام پر جمع ہونا چنانچہ اونہون نے اوسیطرح کیا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ انہون نے رؤسای بنی اسرائیل سے یہ تدبیر ارشاد کی رئیسان بنی اسرائیل نے اپنے تمام قرقونکو کہ شہر مصر مین منتشر تھے آگاہ کیا کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین سے قبطیونکی پاس بالطریق نوکری یا پیسر خواندگی تعلق رکھتا ہووے الگ ہو کر ایک مقام پر جمع ہووین فرعون نے جب انکی جمع ہونی کی خبر سنی متوہم اور متوحش ہو کر پوچھا کہ یہ حرکت کیون کرتے ہو انہون نے کہا کہ ہم روز عاشورہ کو یوم ولادت حضرت آدم علیہ السلام اور عید کا دن سمجھتے ہین چاہتے ہین کہ سب جمع ہو کر بیرون شہر عبادت خدا بجا لائین اور رسوم عید بر پا کرین فرعون نے اجازت دی اور عوام بنی اسرائیل نے بتقریب تزئین زیور و لباس بسیار قبطیون سے بعاریت لیا اور بہانہ بعید مع خیمہ و خرگاہ شہر کے باہر گئے اور آخر شب سب جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے انکو کوچ کروایا حضرت موسیٰ عقب بنی اسرائیل جاتے تھے اور حضرت ہارون آگے تا آنکہ بصحرا مین مسافت راہ قطع کرنے لگے ناگاہ راہ گم کی ہر چند چپ و راست دست و پا مارے سراغ راہ نہ پایا اور انبوہ بنی اسرائیل جو لاکھہ شمار ہزار آدمی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہن سالان بنی اسرائیل کو طلب کیا اور پوچھا کیا باعث ہے کہ راہ معلوم نہیں ہوتی حالانکہ یہ راہ مسلوک ہے بارہا یہان سے آمد رفت کی ہے اونہون نے عرض کیا کہ اصل قصہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف قریب بوفات ہوئے تھے تو وصیت کی تھی اور اپنی اولاد اور بھائیون سے عہد و پیمان لیا تھا کہ جب مصر کے باہر جاؤ تو میرے تابوت کو ہمراہ لیجانا اور میرے آباے کرام کے مدفن مین پہونچانا اب کہ مصر سے باہر آئے ہین اور اونکا تابوت نہین لائے غیب سے ہمپر راہ بند ہو گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ انکی قبر مبارک کہان ہے کہا موضع قبر ہمکو معلوم نہین حضرت موسیٰ نے تمام لشکر مین منادی فرمائی کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی جسکو مقام قبر یوسف معلوم ہووے مجکو آگاہ کرے کسیسے اقرار نکلا مگر ایک پیر زال فرتوت نے کہا مین جای قبر جانتی ہون لیکن مجکو خدا کا عہد دو کہ اگر مین نشان قبر بتا دون تو جو چاہون سو پاؤن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توقف کیا وحی آئی کہ عہد دو اور جو چاہے سو حوالہ کرو پیر زال نے کہا کہ مطلب دو چیز ہین ہین ایک دنیا مین اور ایک آخرت مین دنیا مین یہ کہ مین پیر فرتوت ہون طاقت رفتار نہین ہے مجکو سواری پر بٹھا کر اپنے ہمراہ

مصر مین لیجاؤ اور مطلب آخرت یہ کہ بہشت مین تمہارے ساتھ ایکدرجہ مین ہون - حضرت موسیٰ نے دونون چیزین قبول کین پھر اوس بڑھیا نے نشان دیا کہ قبر انکی عین آب نیل مین ہے فلانی جگہ حضرت موسیٰ اوس مقام مین گئے اور انکا صندوق کہ سنگ مرمر کا تھا نکالا اور خود اوسکو اوٹھا کر لشکر کے آگے آگے لیچلے اور راہ راست اپنے ہوید اہوئی کہ اس اثنا مین طلوع صبح ہوئی اور جو اسیس فرعون نے اوسکو خبر پہونچائی کہ بنی اسرائیل اوس مقام سے کہ بنا بر عید وہان جمع ہوئے تھے شب باشب کوچ کر گئے فرعون کے کانون سینے مین آتش غضب افروختہ ہوئی اپنے نقیبونکو گرد نواح شہر و قصبات و قریات مین بھیجا کہ تمام سواران خوش اسپ و یراق حاضر ہوین اور آپ مع اپنی فوج کے سوار ہوکر وقت اشراق تعاقب کیا ۱۲ ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے نکلنے کی خبر قبطیونکو پہونچی اور انہون نے چاہا کہ انکے پیچھے جاوین بحکم خداوند مطلق ہر قبطی کے گھر مین ایک عزیز انکی قوم مین سے مرگیا کہ اوسکی تجہیز و تکفین مین یہ مشغول ہوئے اور یہ امر اسواسطے واقع ہوا تھا تا سب قبطی بنی اسرائیل تک نہ پہونچنے پاوین اور عبور دریا سے ممانعت اور مزاحمت نکر سکین - کہتے ہین ستر ہزار ابلق سوار مقدمۃ الجیش لشکر فرعون مین تھے اور ایک لاکھ تیر انداز اور اسیقدر نیزہ باز اور اتنے ہی گرز بردار اسکی رکاب مین رہتے تھے القصہ بنی اسرائیل بعجلت تمام روانہ ہوئے بر سبیل یلغار بدستور و دوش لب دریای قلزم پر پہونچے - پوشیدہ نرہے کہ قلزم نام ایک شہر کا ہے کہ اسکے کنارے پر دریا واقع ہے اور متصل اوس شہر کے یہ دریا منتہی ہوا ہے ہوتے اوس دریا کو اسکے ساتھ منسوب کرتے ہین والا یہ دریا اصل مین ایک خلیج ہے خلیجان بحر محیط سے کہ مابین بلاد حبش اور عرب ہا گذرتا ہوا اور اوسکو خلیج احمر کہتے ہین چنانچہ وہ خلیج کہ مابین فارس اور عرب کے حائل ہے یہ خلیج اخضر مشہور ہے اور طول اس خلیج احمر کا جنوب و شمال تک چار سو سائہ فرسخ ہے اور عرض اسکا اجتہ سائہ فرسخ ہے اور جب قریب منتہی پہونچتا ہے تو عرض اسکا مثل مصر ہے کہ شہر دار الملک وہان کا ہے اس خلیج تک تین منزل راہ ہے خشکی سے اور آب نیل غربی شہر مین واقع ہے اور شہر جانب شرقی نیل ہے اور ضلع غربی اس خلیج پر اکثر بلاد و بر واقع ہین اور بعضے بلاد حبش بھی اور ضلع شرقی اس خلیج پر بیشتر سواحل عرب متصل ہین اونمین سے قرصہ کہ ساحل مدینہ منورہ ہے قوافل مصر اور حبش حجاز اسی بندر سے عبور کرتے ہین پھر سواحل یمن جیسے قاعدان کنار شرقی اس خلیج پر ہین اور وسط اس خلیج مین بعض بلاد متعلقہ مصر بھی آباد ہین از انجملہ دمیاط کہ زندان مصر ہے مانند قلعہ گوالیار کے ہندوستان مین کہ کشتی بمصر سے وہان لیجاتے ہین اور اوس قلعہ پر محافظ حاکم مصر کی طرف سے رہتے ہین اور شہر قلزم کہ منتہی اس دریا کا ہے طول اسکا جہ شصت درجہ ہے اور عرض اوننتیس ۲۹ درجہ اور تیس قیقہ جب بنی اسرائیل اس دریا کے کنارے پر پہونچے اور پانی نہایت موج اور زیادتی مین دیکھا حیران ہوئے اور کہا اسقدر گشتیان ایکدفعہ کہانسے میسر ہوگی کہ تا بعجلت تمام اس دریا سے عبور کرینگے اس اثنا مین آفتاب نکلا اور روز روشن ہوا اور عقب سے

آواز سم اسپان سنی خوب غور سے دیکھا معلوم ہوا کہ فرعون مع لشکر تعاقب مین پہونچا اور مقدمۃ الجیش اوسکا نمودار ہوا اسکے
دست و پا گم ہوئے حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا اب وہ وعدۂ نجات کہان ہے یہ آیا فرعون پیچھے ہمارے اور دریا ہمارے
آگے ہمارے نہ یہ طاقت کہ فرعون سے برسر آوین نہ زہرہ قوت کہ دریا سے گذر جاوین حضرت موسیٰ نے کہا مایوس مت ہو اور رجوع بخدا
خدا تعالی کرد روایت کرتے ہین کہ جب فرعونی بنی اسرائیل کے پاس پہونچے حضرت کردگار نے حجاب بخار کہ اکثر وقت ظاہر ہوتا ہے
اور ہندی زبانمین اوسکو کوہرہ کہتے ہین درمیان فریقین کے ایسا حائل کیا کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ جبتک
آفتاب بلند ہووے اور کوہر درمیان سے بند ہو جاوے ٹھہر جاؤ پھر ہم انکا تعاقب کرینگے کہ راہ مخلصی انپر مسدود ہے آگے دریا ہے اور
پیچھے ہم ہین کہان جاسکتے ہین - لیکن بنی اسرائیل اس مرتبہ مضطرب ہوئے کہ حضرت موسیٰ روئے اور وحی پہونچی کہ دریا کو جسنے تیرے
حکم مین کیا اوسکو اوسکی کینیت کرسانہ پکار اور عصا اپنا اوسپر مار اور حکم کر راہ دیگا حضرت موسیٰ برلب دریا آئے اور دست دعا اوٹھا کر کہا
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور بعد اتمام دعا عصا دریا پر مارا اور
اوسکو حکم کیا اِنْفَلِقْ یَا اَبَا خَالِدٍ بِاِذْنِ اللّٰہِ فی الحال دریا پھٹ گیا اور اوسمین بارہ راہین کہ ہر راہ کا دس کوس کا طول اور دو کوس کا
عرض تہا پیدا ہوئین بعد دوبارہ گروہ بنی اسرائیل کہ ہر گروہ اولاد ایک فرزند حضرت یعقوب مین سے تہا اور ہر بارہ دریا مثل پہاڑ برقرار
اپنی جای پر قائم ہو گیا اور جس جگہ سے دریا پھٹا آفتاب نے مین پر چمکا اور ایک ہوا چلی اور زمین کی راہونکو خشک کیا تا بنی اسرائیل
بسہولیت دریا سے گذر جاوین پہر حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا کہ دریا مین آؤ اور عبور کرو یہ بسبب ضعف اعتقاد و جرات نکرتے تہے
اور کہتے تہے کہ ہم اس حالت پر اعتماد نہین کر سکتے کہ ہمارے گذرنے تک ایک وضع پر ایستادہ رہے مبادا کہ ہم راہ مین ہوین اور یہ پھر جاوے
اور ہم غرق ہو جاوین حضرت یوشع علیہ السلام نے پہلے اپنا گہوڑا ڈالا اور پہر حضرت ہارون اوترے اور روانہ ہوئے جب بنی اسرائیل
نے انکو عبور کرتے دیکہا ناچار یہ بہی دریا مین اوترے اور ہر سبط اسباط دوازدہ گانہ سے ایک ایک راہ مین داخل ہوا تا آنکہ سبکے پیچھے
حضرت موسیٰ اپنے گروہ لیکر دریا مین اوترے - حضرت موسیٰ کی سبط نے کہا ہم نہین جانتے کہ اورون پر کیا گذرا تو کہ ہمارے ہمراہ
ہے اپنی طرف سے طمانینت حاصل ہے لیکن اور بہائیونکی طرف سے ترسان ہے کہ مبادا اونپر پانی برہم ہو گیا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا مجکو اس گروہ کے اخلاق بد پر مدد کر حق تعالی نے باد سخت کو فرمایا کہ پانیکی دیوارون مین رہنے
مشبک دار پیدا کیے اونمین سے ہر فرقہ اور ونکو دوسرے سے دیکہتا تہا کہ صحیح اور سلامت گذرے چلے جاتے ہین چنانچہ سب صحیح اور سالم
اوس کنارے پر دریا کے پہنچے اور جب فرعون دریا کے اس کنارے پر پہونچا اور اوس حالت کو دیکہا چاہا کہ اپنی قوم بے عقل اور

بے وقوف کو فریب دیوے کہا ای قوم دیکھتے ہو یہ میرا اقبال ہے کہ دریا میرے واسطے پھٹ گیا تا اپنے بندگان گریختہ کو زندہ پکڑ لوں اگر غرق ہو جاتے تو میری مزا سے محروم رہتے۔ لکھا ہے کہ اوسوقت ہامان نے خفیہ اوس سے کہا کہ تو خود جانتا ہے کہ یہ صورت موسیٰ کی دعا سے واقع ہوئی ہے زنہار دریا مین نہ اوتر نا ہلاک ہو جاویگا چاہا کہ اپنے گھوڑے کی باگ پھیرے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گھوڑے پر سوار ہو کر فرعون کے پاس آئے اور دریا مین اوترے اور فرعون بے عون کو ایک بعیر تند یعنے اونٹ یا خچر تیز رفتار پر سوار تھا جب اوسنے گھوڑیکی بو سونگھی عنان تمالک اختیار فرعون کے ہاتھ سے کھینچی اور دریا مین اوتر پڑا اور لشکریان ہر فوج نے راہ دریا کی لی اور حضرت میکائیل نے لشکر کے پیچھے سے آنکر اوترنے کی تاکید شدید کی تا آنکہ سب دریا مین اوترے اور جب فرعون مع پیشروان لشکر متصل ساحل طرف دیگر ہوئے اوسوقت حکم الٰہی صادر ہوا کہ دریا ملجا وے اور اپنے حال پر بدستور بہنے لگے یکبارگی ہر طرف سے پانی کہ کھڑا ہوا گیا تھا مل گیا فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ یعنے پس ڈھانک لیا اونکو دریا مین سے اوس چیز نے کہ ڈھانک لیا اونکو اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو اور نہ راہ دکھائی اور فرعون مع اپنی قوم غرق ہوا۔ اور وہب علیہ المین سورۂ یونس مین لکھا ہے کہ جب فرعون نے غرق ہونیکے وقت جانا کہ مین ہلاک ہوتا ہون کہا مین ایمان لایا ساتھ اسکے کہ نہین معبود کوئی مستحق عبادت مگر خدا ے بنی اسرائیل کہ بدعوت موسیٰ ایمان لائے ہین حضرت جبرئیل نے کہا اب تو ایمان لاتا ہے کہ اختیار نہین رکھتا بارگاہ کبریا مین ایمان یاس قبول نہین ہوتا ہے پہلے کیون نافرمانی اختیار کی تھی اور وہ نوشتہ کہ اوس مین متضمن سزای نافرمانی خاوندمین واسطے بندگ لکھوا لیا تھا اوسکو دکھلایا اور کہا موافق تیرے فتوے کے تیرے ساتھ یہ عمل وقوع مین آیا۔ روایت کرتے ہین کہ جب فرعون اور اوسکی قوم غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ہلاک نہین ہوا ایسا نو کہ کشتیون پر سوار ہو کر مع لشکر دریا سے گذرے اور ہمارا تعاقب کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوسکی لاش کو مع زرہ زرین کہ پہنے ہوئے تھا اور اوسکے سب سواوسکو پہچانتے تھے پانی پر دریا مین تیرا دیا کہ بنی اسرائیل نے اوسکا تن بے روح دیکھکر تسلی پائی اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ بقیۂ قوم عاد کہ مصر مین تھے اونہون نے غرق ہونا فرعون کا سنکر نہ کہا اور کہا وہ اپنی قوم کے ساتھ جزیرہ رومیہ مین شکار مرغ دریائی مشغول و مصروف ہے حق تعالیٰ نے دریا کو فرمان بھیجا کہ اوسکو زمین بلند پر کنارے سے ڈالدیوے تا اور سب دیکھین اور عبرت قبول کرین کہ جو بندہ آپکو غرق ہونے گرداب فنا سے نہ بچا سکے وہ صدای اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی السبع جہانیان کیونکر بچا وے۔ معالم مین لکھا ہے کہ جسے مردہ پانی مین نہین ڈوبتا ہے پہلے ساعۃ غرق فرعون سے غریق بحر فنا ہو جاتا تھا۔ تفسیر بحر الموالج مین لکھا ہے کہ ایک حکایت مین روایت ہے کہ ایک عورت آخر شب پانیکے واسطے دریا پر گئی جب اوسنے ہاتھ پانی مین ڈالا فرعون کی ڈاڑھی کہ مرصع بجواہر تھی اوسکے ہاتھ مین آگئی اوسنے بال جڑسے اوکھیڑ کر جواہر اوسمین سے نکال لیے۔

کہتے ہین یہی عورت فرعون کے محل مین مزدوری مین تہیین لیجایا کرتی تہی اور چونکہ مزدوری بنائی عمر کہایا کرتی تہی ہاتف نے آواز دی خذی اجرک یعنے اے مزدوری اپنی لیجا یہ حکایت درمیان خلق مشہور ہوئی اور غرق ہونا فرعون کا آدمیون پر ظاہر ہوا کسواسطے کہ فرعونکی سی گواہی کسیکی نہ تہی اس قصے مین اشارت ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہے اور مظلوم رستگار ہے عین المعانی مین در زیل آیہ ایاک الثار و یعرضون علیہا غدوا یعنے وہ آگ ہی کہ حاضر کیے جاوینگے اوپر اوسکے صبح اور شام - ایراد کیا ہے کہ ہر صبح اور شام کو رہنے کی جگہ قبطیونکی کہ دوزخ ہی انکو کہا ہے ہین اور ابن مسعود کہتا ہے کہ فرعونیونکی ارواحین سیاہ مرغونین ہین اور صبح اور شام آگ اپنے عرض کرتے ہین اور تا قیامت کرینگے اور جب قیامت قائم ہوگی ارواحین آینگی اسکے بدنونمین پہر آئین گی اور فرشتے انکو کہینگے آو سخت ترین عذاب مین کہ عذاب جہنم ہے -

کہتے ہین کہ عمر فرعونکی چار سو برس کی تہی اور مواہب علیہ مین سورہ شعرا مین لکہا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل بعد از ہلاک فرعونیان متصرف آوکار و باغ اور گہر اور مال اپنے اپنے تصرف مین لائے اور صحیح تر یہ ہے کہ ایام دولت حضرت داود و او حضرت سلیمان علیہما السلام مین ملک مصر پر غلبہ کیا اور قبطیون کے مال اور دولت پر متصرف ہوئے اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ جب فرعون مع اپنی سپاہ کے روز عاشورہ راہ آب سے باتش دوزخ ملحق ہوا اور بنی اسرائیل نے انکی ہلاکت سے نجات پائی تو دس ساعت دن گذرا تہا اور اوسوقت انہون نے کہا کہا تہا بابرین ہدایت حضرت موسیٰ سے بہ نیت صوم باقی دن روزہ رکہا اور اسماک و صوم روز عاشورہ یہودیونمین سنت ہوا کہ الی الان اوسکے ساتہ عمل کرتے ہین - مذہب اہل تسنن مین بہی سنت ہے روزہ اوسدن کا کسواسطے کہ بروایات صحیحہ ثابت ہوا ہے کہ بروز فتح مکہ معظمہ گذشتہ صوم تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو روزے سے پایا سبب روزہ داری کا پوچہا انہون نے عرض کیا کہ حضرت کلیم اللہ کے زمانے سے صوم آج کا معمول ہے آپ نے فرمایا کہ ہمکو لائق ہون عمل کرنے سنت اپنے بہائی موسیٰ علیہ السلام کا چنانچہ حضرت نے حکم کیا روزہ رکہنے کا اور بعد اوس سال کے پہر بہی تا زمان حیات ہر سال روزہ رکہا ہے لیکن ایک سال پیشتر از وفات یہ بہی ارشاد فرمایا تہا کہ سال آیندہ انشاء اللہ تعالی دو روزے رکہونگا یعنے نویں اور دسویں تاریخ کو بہی صائم ہونگا اور کہتے ہین کہ احبار اہوات فرعونی بعد غرق و ہلاک بدریہ آب تیز آکر بنی اسرائیل مشاہدہ حال مشغول ہوئے بہ ہیبت موسیٰ علیہ السلام اور کمال قدرت خالق البریا متعقد ہوئے روایت کرتے ہین کہ نو دن تک امواج دریا متلاطم رہا اور فرعون اور اوسکے اتباع کو کنارے پر ڈالدیا اور جو کہ نعشون پر جواہر و زیور بسیار و بیشمار تہا بنی اسرائیل نے سب بغنیمت لیا ہر چند کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نصیحت کی کہ اس اموال کے لینے پر جرات نکرو جو کچہ کہ ایسا محرم مین لیا اوسپر قناعت کرو انہون نے اوسکے قول پر التفات نکیا اور ارتکاب اس فعل ممنوع سے باز نہ ہے اور آخر الامر وہ مال انکا باعث وبال ہوا اور شومی اوس امر نا روا سے سامری ذلیل کو سحر اور گمراہ کیا چنانچہ مفصل اس مجمل کا آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور منقول ہے

کہ بارھویں دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کنارہ دریا پر سے یوشع بن نون کو کہ چوبیس ہزار نفر تھے دریا مصر میں بھیجا اور انھوں نے وہاں پہونچکر متروکات قبطیونمیں تصرف کیا جو کچھ خزائن اور اسوال انکا قابل انتقال تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ارسال کیا اور بساتین اور مزارع اور تمامی املاک و اسباب انکا ضبط کیا کہ کچھ تو بیچڈالا اور کچھ رکھ چھوڑا اور ایک شخص قبطیونمیں سے بعد قبول اسلام اوس جماعت پر بحکومت منصوب کیا اور بعد لزم راجعت اور وصول یوشع بنی اسرائیل ساحل دریا سے کوچ کرکے روبراہ ہوئے تو عنایت الٰہی سے ونکو قطع سحاب پیدا ہوکر سنکے سر پر سایہ کرتا تھا اور رات کو ایک عمود نور انکے مقدمہ لشکر پر ظاہر ہوتا تھا کہ اوسکی روشنی سے بآسانی قطع منازل اور مسافت کرتے تھے جب تین منزل کنار دریا سے راہ طے کی تو ایک موضع میں کہ اوسکو حویرہ کہتے ہین اور وہان پانی نہایت شور اور کھاری تھا بنی اسرائیل نے حضرت کلیم اللہ سے التماس کیا تا دعا کرین کہ پانی شیرین اور میٹھا ہو جاوے حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی اشارہ کیا تا ایک گھانس اوس پانیمیں ڈالدین کہ اوسکی تلخی ساتھ شیرینی کے مبدل ہووے اور انتہائے قطع راہ منازل اور مراحل مین ایک فوج عمالقہ نے پہونچکر نزول کیا اور اونکے پاس ایک بت تھا بصورت گوسالہ کہ اوسکو پوجتے تھے بعد مشاہدہ اس حال کے جہال بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آئے اور کہا ہمکو بھی ایسے چند بت بنوا دیجئے تا اونکے پرستش پر قیام کرین اور بوسیلہ اصنام بحضرت ملک العلام تقرب حاصل کرین موسیٰ اس کلام سے نہایت ملول ہوئے اور کہا اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کیا سوای خدا کے جو تمھین اوسنے تمام عالمون پر بزرگی دی تمھارے لئے معبود اور اوسی سے بزرگی دی تمھارے لئے معبود اور اوسی سے بزرگی دی تمھارے لئے معبود اور اوسی سے

اوس طائفہ ہالکہ پر طاعون مستولی کیا کہ ایک ساعت مین چوبیس ہزار نفر اشراف و اعیان انمین ہلاک ہوگئے دوبارہ پھر حضرت موسیٰ صلعم اور زیادہ کے ساتھ دعا مین مشغول ہوئے اور بہرکت دعای مقرون الاجابت موسیٰ علیہ السلام وہ بلا انسے دفع ہوئی اور بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ یہ واقعہ بعد فتح اریحا کے ظہور مین آیا ہے اور ظاہر یہ قول ضعیف معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوس شہر کی حضرت یوشع بن نون کے زمانہ مین واقع ہوئی ہے اور سوقت مین کہ بنی اسرائیل متوجہ طور سینا ہوئے اور شریعت مستانف و منع فرمائی **فصل چھٹی** جانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر واسطے طلب کتاب کے اور ترک کرنا انکی قوم کا عبادت حضرت رب الارباب کا اور گوسالہ پرست ہونا انکا بفریب سامری اور نسخہ کلمات عشر اور ذکر احداث صندوق الشہادت اور حکایت تابوت سکینہ **قولہ تعالیٰ** وَوٰعَدْنَا مُوسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا اور پورا کیا اوسکو سات دس کے پس پورا ہوا وعدہ پروردگار اوسکے کا چالیس رات کا۔ معالم اور مواہب علیہ اور بحر الموج مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک فرعون کے تمہارے واسطے ایک کتاب خدا یتعالیٰ سے لاؤنگا جو کچھ تمکو چاہیے بتفصیل اوسمین بیان ہوگا۔ القصہ جب دریا سے نجات پائی اور فرعونی غرق ہوئے تو بنی اسرائیل نے وہ کتاب حضرت موسیٰ سے طلب کی انہون نے حضرت رب الارباب سے مانگی حکم ہوا کہ ای موسیٰ تیس روزے کہ پھر کوہ طور پر آکر ہم تیرے ساتھ کلام کرین حضرت موسیٰ نے تیس روزے ماہ ذیقعدہ یعنے خالی کے مہینے مین رکھے اور اکتیسوین دن کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے اور اثنای راہ مین انکو کراہت آئی اس امر سے کہ حق تعالیٰ کلام کرین اور منہ مین روزے کی بو آوے واسطے مسواک انہون نے اوسکے دفع کرنیکے لیے کی فرشتون نے کہا ابتک بوی مشک جاری مشام مین آتی تھی اب بسبب مسواک کے جاتی رہی یہ تمنے کیا کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اوسکے جزا مین دس دن ذالحجہ کے اور روزہ رکھ ﴿۱﴾ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ اور کہا موسیٰ نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے اور سنوار یو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ مفسدون کی۔ کہ مین بطلب کتاب مذکور بجانب کوہ جاتا ہون تم میرے خلیفہ ہو اوس قوم مین رہو اور جو کام کہ شائستہ صلاح ہو ویسے عمل مین لاؤ تبیان مین تفسیر ﴿۱﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدہ ہمارے کے اور کلام کیا اوس سے رب اوسکے نے۔ لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ ہنگام مقررہ کوہ طور پر حاضر ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوپر اوسکے کلام کرنیکا حکم کیا سات کوس تک گرداگرد طور کو خلعت اور تاریکی گھیر لیوے جب حضرت موسیٰ اوس تاریکی مین خدمت رکھا اکثر شیطان اوسکے اوپر اوسکے پاس سے بھگا دیا اور ملکین کا تبین کو دور کیا اور آسمان کو نہین کھلا یا اور فرشتون نے

دیکھا کہ ہوا میں معلق کھڑے ہیں اور عرش عظیم انپر ظاہر ہوا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے انسے کلام کیا۔ ینابیع میں لکھا ہے کہ انکو چوبیس ہزار کلمے سنائی دیے اور ایک روایت میں سات لاکھ اور اصح یہ ہے کہ نوے ہزار کلمہ ہوا اور کشاف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے چالیس شب بارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا جب حضرت موسیٰ نے سخن حق سنا اور جام کلام ربانی سے ایک گھونٹ پیا سب کچھ بھلا دیا ماسوا کا فراموش کیا اور جو کچھ فردوس اعلیٰ میں ہے اوسکیطرف خیال جاتا رہا ﴿ قال رب ارنی انظر الیک کہا اسی پروردگار کا میرے دکھلا دے مجکو دیکھوں تیری طرف تیرے ۔ قال لن ترانی ۔ کہا پروردگار نے ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو مجکو۔ کہتے ہیں کہ یہ حکم سطح پر واقع ہوا کہ جو شے دنیا میں میری طرف نظر کریگا مر جاویگا اور مدارک میں لکھا ہے کہ یعنی فانی مجکو نہیں دیکھنے کا بلکہ جمال میرا باقی آنکھوں سے مشاہدہ کریگا اور یہ دیکھنا بہشت میں ہوگا ۔ صاحب کتاب عجائب القصص کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی طلب رویت رب جلیل دلیل جواز رویت ہے کسواسطے کہ اگر رویت محال ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب نکرتے کہ طلب محال انبیاء سے نارواہ اور کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ مقام حضرت موسیٰ کا اوس ساعت میں کہ خطاب لن ترانی کا سنا عالی تر تھا اوسوقت سے کہ کہا ارنی کسواسطے کہ یہ ساعت عین مراد حق کی تھی اور وہ وقت قید مراد میں تھا اور مراد حق ہونا کاملتر ہے قیام مراد اپنی سے اگرچہ بجراحت لن ترانی سے یہ مجروح ہوئی ولیکن بسبب الحال بوقت راحت بھی مشام آرزو میں پہونچی اور انہوں نے یہ آواز سنی کہ تو بسبب ضعف بشریت طاقت میری دیکھنے کی نہیں رکھتا اسیسبب سے میں نے کہا لن ترانی ﴿ ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی اور لیکن نگاہ کر کوہ میری طرف کہ بلندترین کوہ ہای ولایت میں ہے اور قوت اور تحمل اسکا تجھسے بیشتر ہے پس اگر یہ کوہ باسکو میری تجلی کیوقت قرار پکڑے اور اپنی جگہ پر ثابت رہے تو تو بھی مجکو دیکھ سکیگا اور طاقت میری دیدار کی تجکو ہوگی اور اگر اس پہاڑ کو میرے دیدار کی طاقت نہیں ہے تو تو بھی دنیا میں اس دیدار کی تمنا سے درگذر ۔ پھر حق تعالیٰ نے اپنے نور کو ساق عرش سے سوئی کے ناکے کے برابر اوس پہاڑ پر ظاہر کیا بعد اسکے کہ نقش و نمائش اوسمیں پیدا کی کہ نور حق سبحانہ تعالیٰ کا اوسمیں کیسا اور معانی میں سہیل ساعدی نقل کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے نور کو ستر ہزار حریر نہیں ہو بقدر دو چشم ظاہر کیا کہ اوس ساعت میں تمام روی زمین پر ویرانہ تھا وہ آبادی سے معمور ہوگئی اور جو کہ بیمار و مریض تھا اوسنے شفا پائی اور جو کہ بعمر کوتاہ تھا اوسنے عمر طویل پائی اور تخم سبزی قبول کی اور آب شور زمین دوسرے شیریں ہوئی اور روی زمین کی مثل اوسکے ہوگئی پہلے اور آخر اوس میں جمع ہوگئے تبیان و معالم میں لکھا ہے ﴿ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا کہ جب ظاہر ہوا پروردگار اوسکا پہاڑ کیطرف تجلی کی اوسکو ریزہ ریزہ کر دیا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش کہ بیہوش کا بارہ پارہ ہوگیا اور چھ ٹکڑے ہوگئے دفتر موسیٰ صعقاً ۔ پس جب تجلی کی پروردگار نے اوسکی طرف پہاڑ کی اوسکو ریزہ ریزہ اور گرد کر دیا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش کہ بیہوشی کا بارہ پارہ ہوگیا اور چھ ٹکڑے ہوگئے اوس سے جدا ہو کر تین پہاڑ کہ اصلاح و نہال اور ضعی ہیں اور تین پہاڑ کہ ثبیر و حرا ہیں مکہ میں گرے اور حضرت موسیٰ اس مشاہدہ ہیبت ایک سال دن یعنی شام پنجشنبہ عزیمت تا شام روز جمعہ بیہوش رہے ﴿ فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین ۔ پھر

پس جب ہوش میں آیا کہا پاکی ہے تجکو توبہ کی میں طرف تیرے اور میں اول ایمان لانے والا ہون جسوقت کہ حضرت موسیٰ ہوش میں آئے تو انہون نے کہا کہ پاکی ہے خاص تجکو ہر نالائق شے سے کہ تیری درگاہ کے سزاوار نہیں ہے پاک ہے اوس سے کہ دیکھا جاوی دنیا میں اور میں اول گرویدگان ہون ساتھ عظمت اور جلال تیرے یکہ پاک ہے اس سے کہ کوئی دشمگو دنیا میں تیرا دیکھنے کی طاقت و یارا نہیں ہے پس حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی تسلی کے واسطے فرمایا **ایضاً** قال یٰموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی و بکلامی فخذ ما اٰتیتک و کن من الشٰکرین ۔ کہا ای موسیٰ تحقیق میںنے برگزیدہ کیا تجکو اوپر لوگون کے ساتھ پیغامون اپنے اور کلام اپنے کی پس پکڑ جو کچھ دی میںنے تجکو اور ہو شکر کرنیوالون سے کہ اگرچہ میںنے باصلاح وقت تجکو پنے دکھانیسے منع کیا تو اندوہناک نہو کہ میںنے تجکو برگزیدہ کیا ہی اسرائیلیان پر یا اون لوگون پر کہ تیرے زمانے مین ہین برسالات مخصوص کیا تجکو ساتھ ہم کلام ہونیکے بیواسطہ پس لے جو کچھ کہ عطا کیا میںنے تجکو امر اور نہی سے اور شکر کرا اوپر نازل ہوئین حضرت موسیٰ پر سات لوحین یا تورات اور تفسیر زاد المسیر مین لکھا ہے اور یہ قول موافق اہل کتاب کے بھی ہے کہ طول ہر لوح کا دس یا پندرہ گز کا تھا اور یاقوت سرخ سے تھین یا چوب سدر بہشت سبز یا زبرجد سبز سے یا سنگ خام سے کہ اوپر کندہ تھا جیسے کہ نگین پر نقش ہوتے ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ لوحین زمرد سبز کی تھین اور اوپر لکھی ہوئی تھین دس چیزین کہ محتاج الیہ تھین اور حکم ہوا حضرت موسیٰ کو کہ ان لوحون کو بعزم تمام اور ظاہر کر اپنی قوم پر تا بصدق دل اوپر عمل کرین ۔ مدارک مین تفسیر **ایضاً** و کتبنا لہ فی الالواح من کل شیء موعظۃ و تفصیلا لکل شیء فخذھا بقوۃ و امر قومک یاخذوا باحسنھا سارئیکم دار الفاسقین ۔ یعنے اور لکھا ہمنے واسطے اوسکے سب چیزون سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اوسکو ساتھ قوت کی اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھ بہتر اوسکے کہ مختار کیا اوسکو مین تمکو گھر فاسقون کا ۔ ذکر کیا ہے کہ جب توریت نازل ہوئی تو مقدار بارہ شتر تھی اور کہتے ہین تمام و کمال اوسکو نہیں پڑھا تھا مگر حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت عزیر علیہ السلام اور مدارک مین در ذیل آیہ **قولہ تعالیٰ** الم یعدکم ربکم وعدا حسنا کیا نہین وعدہ کیا تمکو پروردگار تمہارے نے وعدہ اچھا لکھا ہے کہ توریت مین ہزار سورہ تھین اور ہر سورہ مین ہزار آیتین تھین اور ہر آیت اوسکو اوٹھا سکے تھا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اون لوحون پر کلمات عشر مسطور تھا اور علما کو ان کلمات مین اختلاف ہے اصح اور اشہر یہ ہین کہ مذکور ہوئی ہین نسخہ **کلمات عشر**

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذہ الکتب من اللہ الملک العزیز القہار بعبدہ و نبیہ موسیٰ ابن عمران سبحانی و قدسنی لا الہ الا انا فاعبدنی و لا تشرک بی شیئا و اشکرنی و الیک المصیر انی حیوۃ و لا تقتلوا النفس التی الا بالحق فتضیق علیک السموت باقطارہا و الارض و جہارہا لا تحلف باسمی کاذبا فانی لا اطہر و لا اذکر من لم یعظم و لا تشہد ما لا یقفی سمعک و لم تحیط علیہ قلبک فانی واقف باہل الشہادۃ علی شہادتہم یوم القیمۃ فاسالہم عنہا و لا تجد الناس علی ما اتہم من فضل و رزقی فان الحاسد

عدو نعمتی ساجد لقمتی و لا تزن و لا تسرق فاحجب علیک وجهی و اخلق دون دعوتک ابواب السموات و لا تدنج بغیری فانه
لا یصعد الی قربات الا ما ذکر علیه اسمی و لا تعذر دون خلیلة جارک فانه کبر صاعیدی واحب الناس ما تحب لنفسک و اکره لهم
ما یکره لنفسک والسلام علیک ورحمتی وبرکتی — یہ اِن کلمات عشر کو ثعلبی نے عرائس القصص مین مبسوط لکھا ہین اور حضرت رب العزت
نے ان کلمات کے مضمون کو تین آیتون قرآن مجید مین بیان فرمایا ہے قولہ تعالیٰ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوا
بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا
الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
یعنے کہو آؤ پڑھ ہو جو حرام کیا ہے پروردگار تمہارے اوپر تمہارے — یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اوسکے کچھ اور ساتھ ماں باپ کے احسان
کرنا اور مت مارڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے ہم روزی دیتے ہین تمکو اور اونکو اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے جو کچھ ظاہر
ہے اوسمین سے اور جو کچھ چھپا ہے اور مت مارڈالو اوس جی کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے تو کہ
تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہان تک کہ پہونچے جوانی اپنی کو اور پورا کرو ماپ اور تول
ساتھ انصاف کی نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکی کی اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت
اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے تو کہ تم نصیحت پکڑو اور یہ راہ میری سیدھی ہے پس پیروی کرو
اوسکی اور مت پیروی کرو اور راہونکی پس متفرق کر دینگے تمکو راہ اوسکی سے یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے ساتھ اوسکے تو کہ تم بچو +
یعنے احکام در وقت آدم ؑ اور ماہ تشرین الاول کہ ساتوان مہینہ سال اگاہی حضرت موسیٰ سے تہا فرمان ربانی صادر ہوا کہ صندوق
بنائین اور الواح کہ کلمات عشر پر مشتمل ہین اوسمین رکہین اور اوس صندوق پر ایک قبہ کہ تیس گز جسکا طول اور دس گز عرض اور
دس گز ارتفاع ہو طیار کرین اور گرد اوس قبہ کے ایک سائبان کہ تیس گز طول ہو اور پچاس گز عرض اور پانچ گز بلند کھینچین اور بعد اتمام
اور تکمیل اوسکے تولیت مہمات وجہات صندوق وسراپردہ و قبہ حضرت ہارون اور ائمہ ہارونی کو تفویض کرین چنانچہ حضرت کلیم اللہ نے
حکم دیا اور ایک صندوق طلائی احمر کا بنایا اور قبہ دیبای ہفت رنگ کا اوسپر نصب اور گرد اوسکے سراپردہ کارزنگار افراشتہ کیا اور مجموع
آلات واوانی چاندی اور سونیکے ترتیب دی اور اون سب کو جواہر زواہر سے مرصع کیا اور اوس خزانہ الواح کا صندوق الشہادت

اور قبہ کا ہیکل اور سب پردوں کا انواع القدس اور مقام ہارون نام رکھا اور ائمہ اور خلفای ہارون کو اون سرا پردوں میں حوالی
ہیکل پر محافظ مقرر کیا اور اسیطرح مقامات بزرگ اور محل متعلقات شرک پر خادم اور نگہبان مقرر کیے اور جب اتمام بیت المقدس سے بموجب
فرمان حضرت قدوس فراغت پائی تو ایک نور ساطع آسمان پر نازل ہوکر اوس قبہ اور سراوق پر محیط ہوا اور شعشعہ فروغ اوس نور کا اس مرتبہ
ہوا کہ کسی مخلوق کو سوای حضرت موسیٰ اور ہارون کے وہان دخول اور خروج میسر نہوتا تھا اور شعاع نور قبہ نسبت بہ ضیای نور سراپردہ
زیادہ تھا اور تمام ماہ ازار کی حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو اکہا کہ قربانی کریں اور نفس نفیس ہفتہ آخر مین آپ بھی قربانی کی اور تا آخر ماہ ازار اہتمام
اس امر مہم مین قیام کیا ہرگاہ کہ ساتوان روز کا غرہ نیسان تھا طلوع ہوا کلیم اللہ نے حضرت ہارون کو امامت و خلافت بخشی اور انجام اوس
حکم کو بسبب وصیت ابطناً بعد بطن مقرر کیا اور روشنی قنادیل اور نقل اور بخور اور تولیت قربان اور لباس و ملابس مفوض برسے اصحاب
مشورہ کیا اور تمام بنی اسرائیل کو اس امر پر گواہ پکڑا اور کہا کہ جو خونریزی کریں اور خلاف کریں ہارون اور اونکی اولاد کہ اونکا خون مباح
ہوگا اور ہر قربانی عظیم کی اور اوسوقت ایک آگ روشن آسمان پر سے اوترکی اور جلگئی اسلئے یہود اوسدن کی تعظیم اور فضائل بہت کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ ابتدای خلقت عالم سے یہی دن تھا اور اول ہفتہ اور غرہ ماہ اول سال ہے اور پہلا وہ روز ہے کہ آدمی جمع ہوئے
بزیارت بیت المقدس حاضر ہوئے اور وہ اول روز ہے کہ بنا پر ولایت اور خلافت ہارون کی قربانی کی اور آگ سے اوترکر تمام قربانی کو احاطہ کیا
اور جب بنی اسرائیل نے اس درخشادی اور خوشی بہت سی ظاہر کی اور ہارون کو بھی کرامت امانت اور نہایت حمیت اسکی سنتہ اصلی
لاجرم حادثہ عظیم کہ موجب خون اور اندوہ و اتہام تمام ہو اصورت واقعہ اسکی یہ ہے کہ دو پسر ہارون کہ نماسکتہ ولیعہدی تھے اور سوقت
کہ آسمان پر سے آگ اوترکر سب قربانی کھائی تھی اپنے تمام باپ پاس آکر دستوری چاہی کہ بحجرہ بخور مجلس مین کہین اور بعد حصول اجازت اگر اور
دوسے آگ سوای آتش بیت المقدس لاکر بالای بخور کی اور اوسی وقت اوس بخور سے دھواں اوٹھکر دماغ مین پہونچا اور ظاہر ہے
گذرکہ باطن مین اون دونون بنی زادونکو سرایت کی اور انکو جلا دیا اور حضرت موسیٰ اور ہارون اور سب بنی اسرائیل وقوع اس حال پر ملال
سے مضطرب اور محزون ہوئے آخر الامر دونون کو مع جامہ اور ملبوسات دفن کیا اور دوسرے دن ہارون نے اپنے فرزند کو کہ بالعازار نام تھا
ولیعہد کیا اور اوسیدن عامیل بن راہیل ہارا گیا کہ قصہ اوسکا فصل آٹھوین مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ
طٰہٰ مین لکھا ہے کہ سامری نام ایک مرد تھا قبیلہ سامرہ سے بزرگتر بنی اسرائیل سے اور بعضے کہتے ہین کرمانی تھا اور قوم بنی اسرائیل مین سے
نہ تھا بلکہ جماعت گوسالہ پرستون مین سے تھا اور اوسکو حضرت موسیٰ بن منظفر کہتے تھے اور صحیح یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین سے تھا اور جبکہ فرعون
انکی لڑکونکو ہلاک کرتا تھا پیدا ہوا تھا چنانچہ اسکی ماں نے پیدا ہوتے ہی اسکو دریای نیل کے کنارے پر ڈالدیا تھا ایک جزیرے مین اور معلم

ہین کہا ہے کہ اسکو اک غار مین رکھدیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تا اوسکو پرورش کرین اور کھانا پینا اوسکو پہونچاوین
اسکے سبب سے وہ حضرت جبرئیل کو پہچانتا تھا اور دن غرق ہونے فرعونیون کے حضرت جبرئیل کے گھوڑیکے سم کے نیچے سے ایک مٹھی خاک کی
اوٹھاکر محافظت سے رکھ چھوڑی تھی اور ایک قول سے اسطرح پر ہے کہ غرق ہونیکے دن اسنے ایک سوار کو دیکھا تھا کہ جب اوسکا گھوڑا قدم
اوٹھاتا تھا تو اوسکے سم کے نیچے سبز گھاس اوگتی تھی چونکہ وہ مرد زیرک اور عقلمند تھا جانا کہ یہ سوار جبرئیل علیہ السلام ہے کہ حضرت موسیٰ کی مدد کیواسطے
آیا ہے ایک مٹھی خاک کی اوس گھوڑیکے سم کے نیچے سے اوٹھاکر رکھ چھوڑی تا آنکہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے سامری حضرت ہارون کے پاس آیا
اور کہا قدرے اسباب اور لباس کہ قبطیون سے عاریتًا لیا تھا ہمارے پاس ہے اور ہمکو اوسمین تصرف کرنا روا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ بنی اسرائیل
بھیجتے ہین اور خریدتے ہین اور باطاعت فرمان الٰہی کوشش نہین کرتے مین حضرت ہارون نے کہا کہ سبکو جمع کرو اور سامری سے کہا کہ تو اوسکو
بالمانت رکھ چھوڑ سامری اوسکو اپنے تحت تصرف مین لایا اور ایک قول سے سامری نے ہارون سے کہا کہ سبکو کیجا کرو اور آگ مین ڈالکر گداز دیکھے
کہ چھوڑا چاہیے حضرت ہارون نے کہا بہتر سب لاکر ایک جگہ مین ڈالکر آگ روشن کردی اور سامری کہ زرگری یعنے کام سنار سے ماہر تھا
سبکو گلا کر قدرے وہ خاک کہ حضرت جبرئیل کے گھوڑیکے سم کے نیچے سے اوٹھالی تھی اوسپر ڈالدی اور پھر اوسکو ایک قالب مین ڈالکر ایک گائے
بیٹھے گائے کا بچہ بنایا اور فی الحال وہ زندہ ہوگیا اور گوشت اور پوست اوسپر پیدا ہوا اور آواز کرنے لگا اور بعضے کہتے ہین وہ زندہ نہین
ہوا اسیطرح اور وضع پر کہ قالب مین بنایا تھا رہا اور پہلے بنانے سے سامری نے بنی اسرائیل سے کہا تھا مین تمکو موسیٰ کا خدا دکھادیتا ہون لیکن جبکہ
بیسے مطیع اور تابعدار ہوا اونہون نے قبول کیا تھا جب وہ گوسالہ بنا چکا تو سامری نے کہا کہ یہ موسیٰ کا خدا ہے کہ جسکی طلب کیواسطے طور پر
گیا ہے کہتے ہین کہ چار دانگ بنی اسرائیل سے کہ دو حصے ہوتے ہین اوسکو سجدہ کیا اور پوجا کیے فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظٰلِمِينَ یعنے اور پکڑا قوم موسیٰ کی نے
پیچھے اسکے گہنون اونکے سے بچھڑا گائے کا سمجھتا بدن تھا کہ واسطے اوسکے آواز تھی گائے کی کیا نہین دیکھا تو نے کہ وہ بولتا ہے اونسے اور نہ دکھاتا ہے
اونکو راہ پکڑ لیا اوسکو اونہون نے ظالم ۔ اور تفسیر معالم اور زاہدی مین لکھا ہے کہ چھ لاکھ پندرہ ہزار آدمی سلامت رہے اور ساری قوم نے
سوا اونکے اوس گوسالہ کو پوجا حضرت ہارون نے اونسے کہا ای قوم تم اس گوسالہ پرستی مین کیون مبتلا ہوگئے اوس خدا کی عبادت چھوڑ
جسنے تمکو پیدا کیا اور وہ خالق ارض و سما ہے اب بھی میری پیروی کرو اور خدا کے دین پر ثابت قدم رہو اور توبہ کرو اونہون نے کہا
ہم تبتک کہ موسیٰ پھر کر ہمارے پاس نہین آئے گا اور ہم نہ دیکھ لین گے کہ وہ گوسالہ پرستی کرتا ہے نہین اسکی پرستش چھوڑینگے کیونکہ
سامری نے کہا کہ یہی موسیٰ کا خدا ہے کہ جسکی تلاش مین وہ پہر تا ہے اور مواہب علیہ مین سورۂ اعراف مین تحت آیہ وَاِذْ قَالَ مَعَ

موسیٰ الیٰ قومہ غضبان اسفا قال بئسما خلفتمونی من بعدی اعجلتم امر ربکم والقی الالواح واخذ برأس اخیہ یجرہ الیہ ترجمہ اور جب پھر آیا موسیٰ طرف قوم اپنی کے غصے سے بیچینا ہوا کہا برا ہے جو کچھ جانشین کی تمنے میرے پیچھے میرے کیا شتابی کی تمنے حکم رب اپنے سے اور ڈالدی تختی اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کھینچتا تھا اوسکو طرف اپنے ۔ لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور سے اپنی قوم کے پاس آئے تو اس قضیہ نامرضیہ سے خبر پائی اور صحیح مذہب یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر خبر دی کہ تیری قوم اب گوسالہ پرست ہوگئی اور سامری نے اونکو گمراہ کردیا ہے اور وہاب علیہ میں سورۂ طٰہٰ میں لکھا ہے کہ جب چالیس دن گذر گئے تو حضرت موسیٰ نے اون لوحونکو لیکر دہان سے بار گشت کی اور خشمگین اور اندوہناک انکی عمل ناشائستہ سے تھے جب اپنی قوم میں پہونچے آواز جوش وخروش انکی سنی کہ گرداگرد گوسالہ کے رقص بجالاتے ہین اور ناچتے ہین عتاب آغاز کیا اور ازروی ملامت کہا ای گروہ مینے وعدہ نکیا تھا کہ تمہارا آفریدگار تمکو کتاب دیگا اور مین اوسکی طلب کو گیا تھا آیا دراز ہوا تمپر زمانہ مفارقت کا چالیس تمنے کہ وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدے پر پھرا مین آیا چاہتے ہو کہ نازل ہووے عذاب خدا تمپر تمنے بہت برا کیا افسوس کہ چیز باطل کے ساتھ مشغول ہوا اور حق سے غافل بلکہ شیطان گمراہ ہو کر اوسکی عبادت سے باز رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ازروی غضب اون لوحونکو پھینک دیا اور ایک روایت سے پھینک نہین دیا لیکن دونون ہاتھون سے جلدی سے زمین پر رکھدیا جیسا کہ کوئی پھینک دیتا ہے اور تفسیر مدارک التنزیل مین لکھا ہے کہ اونکو ڈالدیا کہ وہ ٹوٹ گئین چھ حصہ اور جو کچھ کہ اونپر لکھا ہوا تھا اور وہ تفصیل ہر چیز کی تھی اونکو فرشتے آسمان پر لیگئے اور ایک حصہ کہ اوسمیں ہدایت اور رحمت لکھی تھی باقی رہی اور معالم مین لکھا ہے کہ باقی رہی وہ چیز کہ اوسمین موعظت اور حدود ومعاصی اور بیان احکام حلال اور حرام تھا اوسوقت حضرت کلیم اللہ نے واسطے پاسبانی دین ربانی کے غایت غضبناکی سے ایک ہاتھ مین حضرت ہارونؑ کی پیشانی اور ایک ہاتھ مین ڈاڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی اوسوقت کہ یہ گمان تھا کہ حضرت ہارونؑ نے قوم کو گوسالہ پرستی سے منع نکیا یا تقصیر اور تاخیر ممانعت مین واقع ہوئی پھر کہا ای ہارونؑ کس چیز نے تجکو باز رکھا کہ اونکو گمراہی سے مانع نہ آیا اور انکو غضب خدا سے نہ ڈرایا اور کون مانع تھا کہ اطلاع کرکے میرے پاس نہ پہونچا حضرت ہارونؑ نے کہا کچھ میری تقصیر نہین ہے اس قوم نے مجکو تنہا اور بیچارہ پاکر ہلاک کرنا چاہا یہان تک کہ مجکو مارڈالنے کے نزدیک تھا کہ مجکو مارڈالین ناچار بسبب غلبہ خوف کے مینے انکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور انکو چھوڑکر اسلیے مین تمہارے پاس نہین آیا کہ مبادا تم کہتے کہ بنی اسرائیل کو اکیلا کیون چھوڑا اور سوا اوسکے مینے تمسے کہنے کو یاد نہ رکھا کہ بصلاح اور مدار کام کرتا رہنا اور مجکو اہانت نہ پہونچانا اور میرے دشمنونکو خوشحال نکرنا اور تفسیر انوار التنزیل مین سورۂ طٰہٰ مین در ذیل آیۃ قال یابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی ۔ یعنے کہا ای بیٹے ماں میرے مت پکڑ ڈاڑھی میری اور سر میرا تحقیق مین ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالدی درمیان بنی اسرائیل کے

اور نہ انتظار کیا بات میری کا - لکھا ہے کہ حضرت ہارون نے ازروی استعطاف اور حضرت موسیٰ کے دل ملائم ہونیکے لیو کہا ای میری ماں کے بیٹے کیونکہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کی ماں اور باپ کے بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہین حضرت موسیٰ حضرت ہارون کی ماں کے بھائی تھے اور جمہور اس امر پر ہین کہ دونون ایک ماں اور باپ سے تھے اور مدارک اور جلالین مین سورۂ اعراف مین تحت آیۂ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ اور ڈالدی تختی اور پکڑا سر بھائی اپنے کا - روایت کیا ہے کہ تین برس بڑے تھے اور انوار التنزیل مین سورۂ مریم مین بیچ آیۂ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا اور زیادہ کیے مہربانی اپنی سے بھائی اوسکا ہارون پیغمبر اور معالم مین سورۂ طٰہٰ مین در ذیل آیۂ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ هٰرُوْنَ اَخِي اور کر دو واسطے میرے وزیر اہل میرے سے ہارون بھائی میرا - ایراد کیا ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے چار برس بڑے تھے حضرت موسیٰ نے یہ عذر حضرت ہارون کا قبول کیا اور کہا ای پروردگار میرے بخش مجکو اوس عمل بد سے کہ بڑے بھائی کے ساتھ مینے کیا یا اس سے کہ لوصین مینے پہینک دین اور بخش میرے بھائی کو اگر اوس سے تقصیر وقوع مین آئی ہو منع کرنے انکے مین اور پھر سامری کیطرف منہ کر کر کہا کہ کیا امر مذموم تجھے مسرز ہوا اور نہایت عتاب اور غصہ کیا اور چاہا کہ اوسکو مار ڈالین وحی آئی کہ اسکو ہلاک نکرو کہ اسمین صفت سخاوت غالب ہے چونکہ اسکی سخاوت سے خلق کو نفع ہو پہنچتا ہے اسکو حیات کی نفع سے باز نہ کہنا چاہیے اوسوقت حضرت موسیٰ نے اوس گوسالیکو جلا کر اور راکھ کو کر موافق اوس قول کے کہ اوسکا گوشت اور پوست اور ہڈیان تھین پایہ کہ اوسکو سوہان سے ریزہ ریزہ کر کر یا متبار اوس قول کے کہ جسم زرین تھا بے حیات دریا مین ڈلوا دیا اور سامری سے کہا دیکھ اپنے معبود کو کہ پیوستہ اوسکی پرستش کرتا تھا اور وعدہ عذاب کا کہ خاص تیرے واسطے ہو آخرت مین کسیطرح پر خلاف اوسکے نہوگا اور تجکو پہونچے گا اور جو کہ خدا تعالیٰ نے مجکو تیرے قتل سے منع کیا پس بہتر ہی ہے تو یہان سے باہر چلا جا کہ تیرے واسطے یہ ہی زندگی مین یہ عقوبت ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آوے اور تجکو مس کرے تو کہہ کہ مجھے دور رہو اور اسواسطے یہ امر ہوگا کہ جس سے تو مس کرے تجکو اور اوسکو بخار عارض ہوگا پس آدمی اوس سے گریزان تھے اور وہ تنہا وحشیون کی طرح جنگلون مین سرگردان پھرتا تھا اور جسکو دور سے دیکھتا تھا کمال مبالغہ سے کہتا تھا کہ میرے پاس نہ آنا اور مدارک مین لکھا ہے کہ ایک جماعت کا اولاد سامری سے اس زمانتک یہی حال موجود ہے اور انوار التنزیل مین در ذیل آیۂ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کہ اے قوم میری تحقیق تمنے ظلم کیا جانون اپنی کو ساتھ پکڑنے تمہارے بچھڑے کو پس توبہ کرو طرف پیدا کرنیوالے اپنے کے پس مارو جانون اپنی کو یہ بہتر ہے تمکو نزدیک پیدا کرنے والے تمہارے کیطرف پیدا کرنیوالے تمہارے تحقیق توبہ پھرنیوالا مہربان - لکھا ہے کہ جب گوسالہ نہا اور حضرت

کلیم اللہ کو اوسکے نابود کرنے سے کچھ آزار نہ پہونچا تو سبکو یقین ہوا اسکا کہ وجود گوسالہ بسبب اغوائے شیطان تھا اور
اوسکی پرستش کروانے سے سامری کو عذاب ہوا سب بنی اسرائیل عبادت کرنے گوسالہ سے پشیمان ہوئے اور کہنے لگے
اگر پروردگار ہمپر رحمت نکرے اور ساتہ قبول کرنے توبہ کے ہمکو نہ بخشے بجذاکہ ہوویں ہم زیان کاروں سے اور
ہونے والوں سے پھر حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی انکو کہا کہ قبول توبہ منحصر ہے کہ اب تم اپنے قتل نفوس پر بخوشی راضی ہو
انھوں نے رضامندی اور بموجب اشارۂ کلیم اللہ جنگل مین گئے اور دو دو نا نو بیٹھکر سر ڈالدیا حضرت ہارون نے
بارہ ہزار آدمیون کو ہمراہ لیکر بضرب تیغ بیدریغ صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تا آنکہ توبہ انکی قبول ہوئی
اور مواہب علیہ مین در ذیل **قولہ تعالیٰ** وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یَا مُوسٰی اور کس چیز نے شتابی مین ڈالا تجھکو
تیری کو ای موسیٰ - لکھا ہے کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے قوانین شریعت
اور قواعد ملت اور احکام ملت معین کرو - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین حضرت رب الارباب سے مناجات کی
خطاب پہونچا کہ جماعت بنی اسرائیل کے ساتہ کوہ طور پر آنا تجھکو ایک کتاب جامع احکام شرع دیوین حضرت موسیٰ ستر آدمی
بزرگ قوم ہمراہ لیکر متوجہ جانب طور ہوئے جب نزدیک پہونچے قوم کو چھوڑ کر غایت اشتیاق کلام اور پیام باریتعالیٰ کے
پہاڑ پر آئے خطاب پہونچا کہ کونسا امر باعث شتابی ہوا کہ تو پہلے آیا اپنی قوم سے - حضرت موسیٰ نے کہا وہ بھی میرے پیچھے
پیچھے آتے ہین اور جلد پہونچتے ہین اور مین اسواسطے جلد یہان آیا کہ تو مجھسے خوش اور راضی ہووے کسواسطے کہ جلد بجا لانا احکام
کا موجب رضامندی کا ہوتا ہے اور مواہب علیہ مین تفسیر **قولہ تعالیٰ** وَاخْتَارَ مُوسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا
اور چن لیے موسیٰ نے قوم اپنی سے ستر مرد واسطے وعدہ ہمارے کے - مین نقل کیا ہے کہ حضرت رب العزت سے فرمان پہونچا
کہ ای موسیٰ ایک جماعت بہترین قوم بنی اسرائیل کو اپنے ساتہ کوہ طور پر لا کہ تا پرستش گوسالہ اور اوس گمراہی سے عذر کریں
حضرت موسیٰ ستر آدمیونکو لیگئے اور ایک قول سے اسطرح پر ہے کہ طائفہ بنی اسرائیل نے کہا کہ خدا یتعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو سا تہ کلام
خاص کے ممتاز کیا واسطے رفع اس اشتباہ کے حق تعالیٰ نے فرمایا تہا کہ ایک جماعت بزرگ اپنی قوم مین سے لا اور وہ اس پہاڑ پر آوین
تا سر اکلام سنین حضرت موسیٰ ستر آدمیونکو اپنے ہمراہ لیگئے اور جب طور پر پہونچے ایک ابر دیکھا کہ درمیان انکے اور حضرت موسیٰ کے
حائل ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس ابر کے پردہ مین گئے اور یہ سب سجدہ مین گرے اور حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
کلام فرمایا اور امر و نہی اور وعدہ وعید کیا جب وہ ابر برطرف ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام باہر آئے اور کہا سنا تمنے کلام پروردگار کا

انھون نے کہا ہمنے کلام تو سنا لیکن متکلم یعنے کلام کرنے والیکو نہین دیکھا ہم اوسوقت ایمان لاینگے کہ خدای متکلم کو برای العین دیکھینگے ہنوز تمام یہ کلام نکرنے پائے تھے کہ صاعقہ ظاہر ہوا اور سبکو جلا دیا اور ایک قول یہ ہی کہ ایک آواز مہیب پیدا ہوئی اور اوسکی ہول سے سب ہلاک ہوگئے اور بعضے کہتے ہین کہ لرزہ انکے تمام بدن مین پیدا ہوا بمرتبہ کہ بند اور پیوند انکی تمام اعضا کے جدا ہوگئے اور مرگئے ایکھ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا یعنے پس جب پکڑا اونکو زلزلے نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے ای رب میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اونکو پہلے اس سے اور مجکو بھی کیا ہلاک کرتا ہی تو ہلاک کرتا اوس چیز کے کہ کیا ہیوقوفون نے ہم مین سے اور تفسیر مین لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال مشاہدہ کیا ڈرے کہ بنی اسرائیل کے نزدیک انکی قتل کے ساتھ متہم ہونگے کہا ای پروردگار اگر تو چاہتا کہ انکو ہلاک کرے پہلے آنی قوم سے ہلاک کرسکتا تھا آیا ہلاک کرتا ہی تو مجکو بسبب اس امر کے کہ بیوقوفون نے میری قوم سے کیا ہی یعنی عبادت گوسالہ یا دلیری اوپر طلب دیکھنے تیرے کے دنیا مین قولہ تعالی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ یعنے نہین ہی یہ مگر آزمایش تیری گمراہ کرتا ہی تو ساتھ اوس جسکو چاہتا ہی گمراہ ہووے اور راہ راست دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہی تو ہی ہمارا والی پس بخش دے ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو ہی بہتر بخشنے والا اور لکھ ہمارے واسطے نیکی اس دنیا مین اور آخرت مین بیشک ہم رجوع لائے ہین تیری طرف کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نہین ہی یہ آزمایش اور مبتلا کرنا تیرا یعنے آزمایش تیری کہ انکو کلام اپنا سنوایا کہ انھون نے تیری رویت چاہی طمع کی اور گوسالہ مین سے آواز ظاہر کی کہ اوسکو پوجنے لگے گمراہ کرتا ہی تو ساتھ اوس جسکو چاہتا ہی کہ گمراہ ہووے اور راہ راست دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہی راہ راست پر آوے پس عفو کر اور بخشش فرما اوپر ہمارے کہ تو بہترین آمرزندگان ہی اور لکھے ہمارے واسطے نیکی اس دنیا مین کہ گستاخی عاشق کی عالم بے اختیاری مین ترک ادب نہین ہی بلکہ مین ادب ہی روایت کرتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مہیا ان سے اور روبرو ہوئے اور رکھا خداوند مہربان نے بنی اسرائیل سے کیا کہون کہ بزرگان قوم کیا ہی تو حق سبحانہ تعالی نے پھر اونکو زندہ کردیا اور بعضے نقل کرتے ہین کہ بنی اسرائیل بعد نازل ہونے تورات کے سرکش ہوئے اور کہا احکام اس کلام کے کمال دشوار ہین ہمسے نہین ہوسکتی ہم نہین مانتے حق تعالی نے کوہ طور کو فرمان دیا کہ اپنی جگہ پر سے اوٹھکر انکی سر پر کھڑا ہوگیا اور انکی آگے آگ روشن ہوگئی اوپر بحر کے دریای زخار پیدا ہوا جب انھون نے بھاگنے کی جگہ نہ دیکھی سجدہ مین گرے اور متحیر رہے حق تعالی نے فرمایا تو جو کچھ کہ ہمنے عطا کیا تمکو احکام سے بجد و جہد قوی اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ کہ اوسمین ہی ثواب اور عقاب سو انھون نے قبول کیا اور خدا تعالی نے اوس کوہ باشکوہ کو انکے سر پر سے اوٹھا لیا اور اوس آتش شعلہ انگیز کو الفا بخشا اور دریای زخار کو برطرف کیا **فصل ساتوین** قصہ قارون ملعون مین قولہ تعالی اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ تحقیق قارون تھا قوم موسیٰ کی سو سرکشی کی اوپر انکی تفسیر جامع اور معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ بقول محمد بن اسحاق قارون مضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا تھا اور بقول بکر ان حضرت موسیٰ کی چچا کا بیٹا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی بہن کا بیٹا تھا اور صحیح تر یہ ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اور انکا غیر تھا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنوی بھائی تھا اور بیان غیرانی مین اسکو

فارج کہتے ہین اور بنی اسرائیل مین مالدار اور صاحب جمال زیادہ تہا اور غایت خوبی اور خوبصورتی سے کہ اسکے منہ پر نور تہا اسکو منور کہتے تہے اور توریت کو اس سے بہتر کوئی نجانتا تہا اور جب اسکو تونگری حاصل ہوئی اسکا حال دگرگون اور متغیر ہوا اور حضرت موسی علیہ السلام کی قوم پر ستم کرنے لگا اور چاہا کہ سب میرے تحت حکومت ہوویں اور اس معنی سے غافل رہا کہ یہ انجام موجب بدبختی اور بعید دولتی کا ہے۔ کہتے ہین کہ فرعون بے عون نے اسکو بنی اسرائیل پر حاکم کیا تہا کہ انپر ظلم کرتا تہا اور تکبہ جد سے زیادہ رکہتا تہا اور جامہ ہای رنگین وجوہ حرام سے پہنتا تہا اور تہے لنبے اور دراز کرتا تہا کہ زمین پر گہسٹتے جاتے تہے اور بسبب کثرت مال بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خزانون کا واقف اور آگاہ تہا اونکو نکال لیا اور بعضے کہتے ہین یہ فرعون کا خزانچی تہا جب حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون کو ہلاک کیا تو وہ خزانہ اسکے پاس رہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت موسی نے اپنی بہن کو کیمیاگری سکہائی تہی اور اکثر اس امر پر ہین کہ جب حضرت موسیٰ کو فرمان آیا کہ توریت کو سونپ پر یکہ تا اسکی تعظیم خلق مین زیادہ ہووے حضرت موسیٰ نے کہا الہی میرے پاس زر نہین کہان سے لاؤن حق تعالی نے حضرت موسیٰ کو کیمیاگری سکہائی اور تین دوائین نسخہ اکسیر کی بتائین حضرت موسی علیہ السلام نے بنظر اخفا یہ چاہا کہ جدا جدا بازار سے چیزین طلب کرین تاکوئی اس ترکیب عجیب کیمیا سے واقف نہو اسواسطے انہون نے ایک حواری شمع سے کہ شاگرد اور خادم تہا منگوائی۔ اور ایک دوا کالب سے کہ اولاد ہیوا مین سے تہا اور ایک حوا قارون سے ولیکن قارون کہ بغایت زیرک اور رمز شناس تہا انکی خفیہ کہنے سے اون دونون کے اردوی تفرس جانا کہ اس پوشیدگی مین کوئی حکمت ہے پہلے شمعون اور بعد کالب سے ترکیب دیکر دونون دوائین بوجہ لین کہ کامل نسخہ حاصل ہوگیا اور پہر اوسکی بنا نیکی ترکیب کا تفحص کیا آخر الامر کسی بہانے سے وہ بہی اسنے دیکہا کہ اور اوسیطرح پر تانبے کا سونا بنایا کہ اس کیمیاگری سے بہت مال ہوگیا اور بعضے کہتے ہین کہ فرعون کے غرق ہونیکے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گہوڑیکے سم کی نیچے سے جو گہاس اوگتی تہی وہ کیمیا کی تاثیر رکہتی تہی جب سامری نے اوسے اٹہائی تہی تو اسنے بہی لے لی تہی اوس سے سونا بنایا اور مغرور ہوا اور چند اوسکی قوم کے مومنون نے ازروی نصیحت کہا کہ خوش نہو اور مال دنیا کے ساتہ شادی نکر کہ دنیا گذران ہے اور یاد رکہ کہ تجکو اسمین سے فقط کفن نصیب ہوگا دین اور آخرت سے اندیشہ کر اور اس مال منال کے ساتہ مغرور نہو صلاوہ مطلقاً نہ سنتا تہا اور کشاف مین تفسیر اٰیٰ وَاٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ج یعنے اور دیا تہا ہمنے اوسکو خزانون سے اوسقدر کنجیان اوسکی بہاری ہوتی تہین ایک جماعت قوت والی پر مین لکہا ہے کہ ساٹہ اونٹ قارون کے خزانونکی کنجیان اوٹہاتے تہے اور تفسیر مدارک التنزیل مین نقل کیا ہے کہ ساٹہ اونٹ کنجیان اوٹہاتے تہے اور ہر خزانے اور گنج کی ایک کنجی تہی اور ہر کنجی ایک انگل سے زیادہ نہ تہی اور چمڑے کی کنجیان بنائین تہین تاسبک ہوویں اور معالم التنزیل اور بنابیع مین لکہا ہے پہلے فغیان اور عصیان کہ اس سے سرزد ہوا یہ تہا کہ حق تعالی نے حضرت موسیٰ کو وحی بہیجی کہ اپنی قوم کو

کہو کہ ہر شخص چار سبز تاگر اپنی چادر کے چاروں کونونمین لٹکا دین حضرت موسی علیہ السلام نے کہا الٰہی یہ کسواسطے فرمایا کہا سواسطے کہ بنی اسرائیل آدمی غافل ہین چاہتا ہون کہ انمین کوئی علامت ہووے کہ یہ جب اوسکو دیکھین تو یاد کرین کہ یہ فرمان خدا یتعالے سے عمل مین آیا ہے حضرت موسیٰ نے کہا یارب فرماتا یہ سب چادرین سبز کرلین ایسا نہو کہ یہ اس امر کو حقیر جانین خطاب آیا کہ ای موسیٰ فرمان کی تھوڑی چیز بھی حقیر نہین ہوتی اور ظاہر ہے کہ اگر اندک کام مین میری اطاعت نکرینگے تو امر بزرگ مین بھی نکرینگے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم الٰہی سے آگاہ کیا چنانچہ سب نے اسطرح پر کیا مگر قارون ملعون نے تکبر کیا اور فرمان نہ بجا لایا اور کہا خدا اپنے بندونکو یہ علامت اسلیے فرماتا ہے تا انکو بچاوے اور مواہب علیہ مین سورۂ قصص مین لکھا ہے کہ روایت کرتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰ اور ہارونؑ پر حسد اور کینہ دیرینہ رکھتا تھا اسواسطے ایکدن اسنے کہا کہ منصب رسالت تو آپ لیا اور ریاست قربانی اور ذبح کی ہارونؑ کو دی اور میرے لیے کوئی منصب تجویز نکیا حضرت موسیٰ نے کہا یہ میرے اپنی طرف سے نہین کیا خدا نے اسطرح پر فرمایا۔ قارون نے کہا قسم ہے خدا کی کہ مین تجکو سچا نہین جانتے کا جبتک کہ کوئی دلیل مجکو نہین دکھاؤگے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگون کو بلایا اور اپنے عصا کو حضرت ہارونؑ کے عصا کے ساتھ رکھا تو ایک صومعہ یعنی تجخانہ مین رکھدیا جب صبح کو دیکھا تو حضرت ہارونؑ کے عصا مین سبز پتے نکلے ہوئے تھے اور وہ بادام کے درخت کا تھا حضرت موسیٰ نے کہا یہ علامت ہارونؑ کی کرامت کی ہے قارون ملعون نے کہا یہ سب تیرا جادو ہے پھر اوسوقت قارون مع اپنے لوگون کے حضرت موسیٰ سے جدا ہوا اور یہ پہلا ان دو آشکارا بسبب قرابت اور خویشی کے مدارا کرتے تھے اور وہ حضرت موسیٰ کو تکلیف دیتا تھا اور اوسنے ایک محل بادشاہانہ بنایا تھا کہ اسکی گز بلندی رکھتا تھا اور دروازے اوسکے سونیکے تھے اور دیوارین بھی سونیکے تختون کی اور نہایت اوسپہ بیمثال کاری تھی اور تکیہ گاہ اور فراش مکانات نشستگاہ دیبا اور اطلس زیبا سے آراستہ کیا تھا اور اشراف بنی اسرائیل کو بلاتا تھا اور اونکے ساتھ کھاتا کھاتا تھا اور وہ ہر طرح کی باتین کرتے اور خوشامد سے حضرت موسیٰ پر ہنستے تھے غرض حریصون سے دنیا کے لالچ کیواسطے اسطرح کی خوشامدین ہوتی ہین۔ مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ ایکدن قارون سفید خچر پر زین زرین رکھکر اور جامہ ارغوانی پہن کر اور چار ہزار سوار بلباس ارغوانی آراستہ اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا اور کشاف مین لکھا ہے کہ نوے ہزار آدمی گلناری لباس پہنے ہوئے اور ایک جای روایت مین ہے کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر بازین زرین اور جامہ ارغوانی اور موزہای سفید آراستہ پیراستہ تھین القصہ سب اسکے پیرو رہے ایذای حضرت موسیٰ تھے تا آنکہ حکم زکوۃ نازل ہوا اور باوجود اس امر کے کہ اوسکو دسواں حصہ یا چوتھا حصہ اموال کا دینا چاہیے تھا اور مال و منال بے شمار رکھتا تھا لیکن حضرت موسیٰ نے بفرمان الٰہی نظر بر فور طمع اوسپر کی اور کہا کہ ہر ہزار دینار مین سے ایک دینار دو قارون نے

حساب کیا تو یہ بھی مبلغ خطیر نکلے سنجل اوخست مانع ہوئی ایک جماعت بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا جو کچھ کہ موسےٰ نے کہا تمنے مانا اب وہ
چاہتا ہے کہ تمہارا مال لے لیوے انھون نے کہا تو ہمارا حاکم ہے کیا کہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اوسکو قوم کے درمیان مین رسوا
کرون تا کوئی اوسکا کلام نہ سنے اور اوسکے کہنے پر عمل نکرے اور بڑا عتاب یکے یہ مین ایک حیلہ راست نما کرتا ہون سبھون نے اس
امر پر تحسین کی چنانچہ اوسنے ایک عورت فاجرہ کو طلب کیا اور کچھ دیا یا ہزار دینار یا ہزار درم یا ایک مشت دیکر آموختہ کیا کہ بحضور خاص و
عام اقرار اس بات کا کرے کہ موسیٰ نے اوسکے ساتھ زنا کیا ہے دوسرے دن اپنے گھر مین بنی اسرائیل کو جمع کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس آنکر کہا کہ آدمی جمع ہوئے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ تشریف لیچلین اور مجلس کو زیب و زینت دیوین اور حضرت پند اور نصیحت
فرماوین حضرت موسیٰ آئے اور منبر پر بیٹھکر احکام توریت بیان کیے کہ جو کوئی چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹنا چاہیے اور جو کوئی زنا کرے
اگر غیر محصن ہووے تو سو تازیانے لگانے واجب ہین اور اگر محصن ہووے تو سنگسار کرنا لازم ہے - قارون اوٹھا اور کہا اگر وہ شخص
تو ہووے - کہا اگر وہ شخص مین ہون - قارون نے کہا بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تو نے فلانی عورت کے ساتھ زنا کیا ہے ہم
اوسکو تیرے روبرو بلاتے ہین آپ نے کہا اوسکو حاضر کرو جب اوس عورت کو لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای عورت تجکو قسم
ہے اوس خدا کی کہ جسنے دریا کو بنی اسرائیل کے واسطے شگافتہ کیا اور توریت بھیجی سچ سچ کہو اور مجھی کو چھوڑ اور راستی اختیار کر اوس عورت
نے چاہا کہ بموجب شروط افترا پردازی اور بہتان بندی کرے اور دامن عفت حضرت نبوی کو بلوث تہمت آلودہ کرے حق سبحانہ تعالیٰ
نے اوسکی زبان کو حق کیطرف مائل کیا اوسنے باواز بلند کہا کہ ای بنی اسرائیل جانو اور آگاہ ہو کہ قارون دشمن موسیٰ ہے کل مجکو اپنے
گھر مین بلاکر ایک طبق پر جواہر روز مجکو دیا ہے اور سکھایا ہے کہ مجلس عام مین اینراد افترا کرون اور اپنے ساتھ زنا کرنے پر گواہی دون
نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ اب گواہی برراستی دیتی ہون کہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر خدا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے بموجب وحی سماوی
ہے اور دین اوسکا برحق ہے اور جو برائی کہ میرے ارادی مین تھی اوس سے توبہ کرتی ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُوْسٰى
كَلِيْمُ اللّٰهِ وَنَبِيُّهٗ تُبْتُ عَمَّا صَنَعْتُ وَرَجَعْتُ عَمَّا فَعَلْتُ اور بعضون نے لکھا ہے کہ قارون نے اوس فاحشہ کو ایک بدرہ سرخ دیا تھا
کہ اوسنے مجمع عام مین اوسکو ستر دکیا اور سبھون نے دیکھا کہ وہ مختوم ہے پھر قارون اور اوس عورت نے کہا اگر مین جھوٹی ہوتی تو یہ
کیسے سربمہر تیرے پاس کیونکر ہوتا جب بنی اسرائیل نے یہ کلام سنا زبان لعن قارون پر دراز کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ملول ہوکر
قارون پر خفا ہوئے اور اسیوقت منبر سے اوترکر مسجد گئے اور درگاہ حق تعالیٰ مین قارون کی شکایت کی وحی آئی کہ زمین
کو تیرے فرمان مین کیا جو کچھ تو چاہے اوس سے کام لے اوسوقت حضرت موسیٰ نے کہا ای قوم مجکو قارون پر بھیجا ہے جسطرح کہ وہ عون بنی

بھیجا تھا - جو کوئی قارون کے ساتھ ہے اپنی جگہہ پر رہے اور جو کوئی میرے ساتھ ہے الگ ہو جاوے سب بنی اسرائیل نے اوس محفل سے کنارہ پکڑا
الا دو آدمی ایک وانمان اور دوسرا بیزان کہ وہ قارون کے پاس رہے اوسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے خطاب کیا یا اَرضُ خُذِیہِ
کہ ای زمین لے اسکو اوسیوقت اوسکے پاؤن ٹخنون تک فرو ہو گئے اور قارون ہنسا اور کہا ای موسیٰ یہ کیا سحر ہے کہ اوسکو تو ظاہر کرتا ہے
اونہون نے اس بات پر اسکے التفات نکیا اور دوبارہ کہا زمین لے انکو پس قارون مع اپنے اتباع کے گردن تک دھنس گیا اور ہر چند
تضرع اور زاری کرتا رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دلمین اثر نہوا آخر تمام میرسے پاؤن تک زمین مین چلا گیا اور اکثر تفسیرون مین لکھا ہے
کہ خدا یتعالی نے وحی بھیجی کہ ای موسیٰ ستر بار قارون اور اوسکے یارون نے تجھسے فریاد کی اور حمایت قرابت اور پاس صلہ رحم تجکو دیا تو نے
اونکی فریاد نہ سنی اور اون پر تجکو رحم نہ آیا قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر مجکو ایکمرتبہ بصدق دل اور نیت خالص سے پکارتے
تو مین اونکا عذر قبول کرتا - القصہ بعد دھنسنے قارون کے حاسدان بنی اسرائیل کہنے لگے کہ بسبب طمع مال حضرت موسیٰ نے قارون کو مار
ڈالا اور اوسکی ہلاکت کا باعث اوسکی ہلاکت کا ہوئی یہ بات اونکو بہت ناگوار معلوم ہوئی انہون نے دعا کی کہ الٰہی اوسکے مکانات اور خزائن اور اسباب تمام
اوسکا خسف فرما یہ استدعا انکی باجابت مقرون ہوئی اور خدا یتعالی نے اسکو زمین مین دھنسا دیا چنانچہ سورہ قصص مین فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ فَمَا کَانَ لَہٗ مِنْ فِئَۃٍ یَّنْصُرُوْنَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ یعنے پس دھنسا دیا ہمنے ساتھ اوسکے
اور گھر اوسکے کو زمین مین پس نہوئی واسطے اوسکے کوئی جماعت کہ مدد گار ہووے اوسکی سوای خدا کے اور نہین ہوا مدد کرنیوالون سے نقل ہوا ہے
مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ صاحب لباب کہتا ہے کہ قارون مطعون مع اپنے گھر اور مال کے ہر روز اپنے قد کے برابر دھنستا ہے اور جسدن صور پھونکا جائیگا
تو اسفل السافلین کو پہونچے گا یعنے قیامت کے دن ساتوین زمین پر پہونچے گا فصل آٹھوین مارا جانا ایک بڈھے کا بنی اسرائیل
مین سے اور فرمانا حضرت موسیٰ کا بامر رب جلیل کہ ایک گاے کو مارین تا قاتل معلوم ہووین - تفاسیر مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک
پیر مرد تھا عامیل بن راحیل نام کہ مال بہت رکھتا تھا اور اوسکے اولاد نہ تھی اوسکے دو بھتیجے تھے کہ وہ کمال مفلس تھے اور اپنے چچا کے مال کی
امید پر جیتے تھے اس آرزو پر کہ کیسطرح مر جاوے تو اسکا مال ہمارے ہاتھ آوے اور ایک روایت سے مدارک اور انوار التنزیل اور زاہدی مین
لکھا ہے کہ اسکے چچا کو دو بیٹے تھے انہون نے غایت طمع مال سے ایکرات پوشیدہ اوسکو مار کر رستے مین کہ وہ طرف دوگاؤن کے جاتا تھا
مال دیا اور پھر اون گاؤن والون سے خون بہا طلب کیا یہ جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا یا کلیم اللہ دعا کیجیے تا
ہمکو وحی آوے اور قاتل اوسکا معلوم ہووے حضرت موسیٰ نے دعا کی اور وحی آئی کہ اونسے کہو کہ ایک بیل کو ذبح کرین اور ایک ٹکڑا اوسکا
اوس مردیکو لگاوین تا وہ زندہ ہووے اور کہے کہ قاتل فلان شخص ہے جب حضرت کلیم اللہ نے یہ خبر انکو پہونچائی اِنَّ قَوْمَ اللّٰہِ یَاْمُرُکُمْ

ہنرو گواہ انھون نے کہا ہمارے سامنے تمثیل کرتا ہے کہ اس طور کی باتین کہتا ہے قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰہِلِیْنَ ۝ حضرت موسیٰؑ نے کہا پناہ مانگتا ہون خدا سے یہ کہ ہوجاؤن مین جاہلون سے - جو کچھ کہتا ہون بفرمان خدا کہتا ہون اٰیۃ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا ہِیَ کہا انھون نے دعا کرو واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل - اور سبب اس استفسار کا یہ تھا کہ ظہور اس خاصیت کا کہ پارۂ گوشت اوسکا جسد مقتول پر لگایا جاوے اور وہ مردہ دوبارہ حیات پاوے اور اپنے قاتل کو بتاوے اس جانور متعارف سے انکے قیاس مین نہ آیا تو یہی جانا کہ جہنام اسکے شاید کوئی اور جاندار یا چارپایا ہوگا غرضکہ جب حضرت موسیٰؑ نے برای استکشاف اس حال کے جناب کبریائی مین عرض کیا اٰیۃ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ کہا موسیٰؑ نے تحقیق وہ فرماتا ہے تحقیق وہ بیل ہے نہ بوڑھا ہے نہ بچہ جوان ہے درمیان مین اسکے پس کرو جو کچھ حکم کیے جاتے ہو - حاصل یہ کہ نہ ایسا بوڑھا ہے کہ بسبب غلبہ ناتوانی کے کارہای سخت بیلون سے معذور ہو اور نہ جوان خورد سال ہے کہ ہنوز اوسنے مادہ پر جست نکی ہو یا بچہ نازائیدہ ہو کہ بسبب شوخی طبیعت سرانجام کارین رام نہو بلکہ میانہ سال ہے وسط پیری اور جوانی مین اور اوسکی نرمی اور رامدگی مین اختلاف ہے سو اسلیے اگر نر تصور کیا جاوے تو وصف لابکر اور ضمیر تانیث کی منافی ہین اسکے اور اگر مادہ سمجھا جاوے تو آیات آیندہ سے اوسکا کبھی رام نہونا اور نہ تونا اور بیمار نازمین کا قلبہ رانی اور کشتکارین مخالف ہین بنظر اس معنی کے کہ مادہ گاو کا یہ کام نہین ہوتا یہ امور متعلق ہے قسم نر گاو سے - ولیکن مفسرین معتبرین نے ترجیح دی ہے قول اول کو اور تصریح کی اسبات کی کہ غالب احوال وہ بیل تھا اور تانیث ضمائر بہ رعایت لفظ بقرہ ہے کہ ہمین تاے وحدت کی ہے نہ تانیث کی مگر بسبب اس تاے کے جو تانیث لفظی پیدا ہوئی بہ رعایت قواعد عرب کہ جب مذکر کو ساتھ لفظ مونث کے تعبیر کرتے ہین تو ضمیرین مونث کی لاتے ہین مانند لفظ دابہ کے اگر اسپ نر وغیرہ مراد ہو اور معنی بکر از روے لغت نازائیدگی ہین مادہ حیوانات مین اما جانوران نر مین جب یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے تو مراد اوس سے وہ نر کا بچی اونسے جست مادہ پر نکی ہو مراد ہوتی ہے - چنانچہ تفسیر عزیزی مین مفصل مذکور ہے - بالجملہ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ کچھ خیال خواص اور صفات پر اسکے نکرو اور نظر بجا لانے فرمان پروردگار پر کرو اور جو کچھ اوسنے فرمایا ہے اوسپر عمل کرو کیونکہ ایجاد خاصیات اور عجائب بستہ مشیت ازلی ہے جس گاہی اور بیل مین وہ چاہے کار کنگا اور اوس سے امور عجیب اور خواص غریب ظہور مین آوینگے ولیکن بنی اسرائیل کو اس فہمائش بلیغ سے بھی تسلی و تشفی حاصل نہوئی اور کنجکاوی اور تفتیش اور باتون کی شروع کی اٰیۃ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُہَا کہا اونھون نے دعا کرو واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے رنگ اوسکا اٰیۃ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُہَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۝ کہا تحقیق وہ فرماتا ہے تحقیق وہ بیل ہے زرد ڈھاہے رنگ اوسکا خوش کرتا ہے دیکھنے والون کو اٰیۃ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا ہِیَ اِنَّ الْبَقَرَ

ثَمَّ بِهٖ عَلَيْنَا وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ کہا اونھون نے دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سو بیان کریگا واسطے ہمارے کیا ہر وہ بیل تحقیق وہ بیل مل گئے ہین اوپر ہمارے اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے البتہ راہ پاوینگے ہم اِنّٰی قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا کہا تحقیق وہ فرماتا ہے تحقیق وہ بیل ہے نہ جوتا ہوا کہ پھاڑے زمین کو اور نہ پانی پلایا کھیتی کو تندرست ہے نہین داغ پیچھے اوسکے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر بنی اسرائیل انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہتے ہرگز اوس گائے کو نپاتے کہتے ہین کہ اول مرتبہ کہ حضرت موسیٰ نے کہا تھا ایک گائے کو ذبح کرو یہ اسی سخن پر ایک گائے کو ذبح کرڈالتے جائز اور روا ہو جاتا انھون نے آپ اپنے اوپر کام تنگ پکڑا کہ اتنی تکرار ین درمیان لائے کہ جوان ہو یا بڈھا اور کیا رنگ ہو اور کہان ہے اور تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ایک بنی اسرائیل مین پیر مرد تھا صالح اور نیکبخت اور اوسکا ایک صغیر سن لڑکا تھا اور اوسکے پاس ایک گائے کا بچہ تھا جب اوسنے آثار قربت موت اپنے مین پائے بسبب مہربانی کی نسبت بحال فرزند خورد سال اوس گوسالہ کو جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا یارب یہ تیرے حوالہ کیا ہے اور تجکو سونپا ہے جب میرا فرزند بڑا ہووے تو اوسکو پہونچا دینا پس بعد چند روز وہ شخص مرگیا اور حافظ حقیقی اوسکا محافظ رہا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو بغایت نیکوکار اور پسندیدہ کردار ہوا اور حق خدمت مان کا جسطرح کہ چاہیے ادا کرتا رہا اور تفسیر بحر الموارج مین لکھا ہے کہ عالم حیات پیر مرد مین یہ فرزند بہت چھوٹا تھا اکیدن اوسنے اپنے باپ کی زندگی مین ایک حویلی بیچا دینار کو فریدی اور مالک اصلی کو قیمت کے واسطے اپنے گھر لایا باپ کو سوتا پایا جگانا اوسکا مالک سے کہا کنجی صندوق کی باپ کے پاس ہے صبر کرو بیدار ہووے اور صندوق کھولا بعد ایک ساعت کے بائع نے کہا کہ دس ہزار درم اوسکی قیمت مین سے کم کرتا ہون اپنے باپکو بیدار کرا اور قیمت لیوے اوسنے کہا مین نہین جگا سکتا اگر اوسکے جاگنیتک توقف کرے تو بیس ہزار درم زیادہ کرتا ہون کسواسطے کہ تکلیف اور بے آرامی اوسکو گوارا نہین الغرض جبتک اوسکا باپ سویا کیا بائع مکان زر قیمت کم کرتا تھا اور یہ بسبب آواب پدر زیادہ تا آنکہ وہ بیدار ہوا اور یہ حال سنکر بغایت رضامند ہوا غرضکہ یہ بہت خوش اوقات تھا چنانچہ ابو مرنے باپ کرات کو تین حصے پر تقسیم کیا تھا ایک حصہ سوتا تھا اور ایک حصے مین نماز ادا کرتا تھا اور ایک حصے مین باپکی قبر پر ذکر کرتا تھا اور ایک قول سے مالک مہا ہے تمام رات بیٹھا رہتا تھا جب صبح ہوتی تو جنگل مین جاتا اور گٹھہ لکڑیون کا لاتا اور بیچتا اور اوسکی قیمت کو تین حصہ کرتا ایک حصے کو تصدق کرتا اور ایک حصے کو مانگو دیتا اور ایک حصہ اپنے خرچ مین لاتا - بالجملہ ایکدن اوسکی ماں نے کہا فلانے جنگل مین تیرے باپ نے ایک گائی کا بچہ خدا کو تیرے واسطے سونپا تھا جا اور خدا تعالیٰ سے کہو خیر الحافظین اور واہب العطایا ہے مانگ تا وہ تجکو دیوے اور نشان اوسکا یہ ہے کہ شعاع آفتاب سی پوست اوسکا چمکتا ہے کہ جو کوئی دیکھے اوسکو گمان کرے کہ زر اندود ہے یعنی سونے کا پانی پھرا ہوا ہے - ولیکن جب خدا تعالیٰ تجکو بخشے تو اوسپر سوار نہونا اوسکی گردن

پکڑ کر لے آتا۔ وہ لڑکا بموجب فرمانے اپنی ماں کے اوس جنگل مین گیا اور کہا خدا و ندا وہ بیل کہ میرے باپ نے مجکو سونپا ہے مجکو عطا کر۔
ہرچند کہ وہ بیل اتنا وحشی تہا کہ کسی پاس نہ آتا تہا اور کوئی اوسکو نہ پکڑ سکتا تہا بمجرد انکہ اوسکی آواز سنی قریب اوسکے آیا اور مٹھہر گیا
اور بعضے روایت کرتے ہین کہ وہ گویا بہی ہوا اور کہا ای فرمان بردار مادر و پدر مجہپر سوار ہو اوسے کہا میری ماں نے سوار ہونیکو منع کیا ہے
لیکن اتنا کہا ہے کہ گردن پکڑ کر لے آنا گاؤ نے کہا آفرین و شاباش ہین تجکو استحان کرتا تہا اگر تو مجہپر سوار ہوتا تو مین تجکو گرا کر بہاگ جاتا۔
یہ سب میری نافرمانی کی سبب ہی ہے کہ تو اپنی والدہ کا تابعدار ہے اور اوسکے فرمانے سے تجاوز نہین کرتا ہے۔ پہر انتہای راہ مین ابلیس
لعین ایک مسافر کی صورت اس لڑکے کے پاس آیا اور کہا ای جوان تو بہت نیکبخت معلوم ہوتا ہے تجکو ایک حادثہ درپیش آیا ہے میری مدد کر
اور وہ یہ کہ اس پہاڑ کے فلان طرف میرے بیلون کا گلہ ہے مین اونکو چرا رہا تہا ناگاہ مجکو حاجت بشری لاحق ہوئی قضای حاجت کو گیا اب میرے
پیٹ مین نہایت درد ہے اور گلہ تک نہین پہونچ سکتا ہون اگر تو کہے تو مین تیرے گاؤ پر سوار ہو کر وہان پہونچون اور دو بیل اچہے
پکڑ کر پیچہے پیچہے تجکو سواری مین دون مجکو آرام ہوگا اور تجکو نفع اور کسیطرحسے تیرے گاؤ کو نقصان نہین ہونیگا۔ لڑکے نے کہا میری ماں نے
مجکو تو سوار ہونے سے منع کیا ہے تجکو بکرا یہ کیونکر سوار کرون شیطان نے کہا تیری ماں کچہ عقل نہین رکہتی تجکو چاہیے اپنی عقل سے اس امر کا حسن
و قبح معلوم کرے اور اپنے نفع کو برباد نکرے اور میری نصیحت بگوش قبول سنے کہ سراسر تیری خیر خواہی کرتا ہون لڑکے نے کہا مین ہرگز اپنی ماں کے
کہنے کا خلاف نہین کرنے کا شیطان پیچہے پیچہے چلا گیا تا آنکہ اس لڑکے نے عاجز ہو کر بآواز بلند کہا ای خدای ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب مجکو
اس کے شر سے بدسے نجات دے اس ملعون نے جب یہ آواز سنی ایک جانور کی صورت ہو کر اوجڑ گیا اوس گاؤ نے اوس جوان سے کہا تو جانتا ہے
کہ یہ کون تہا یہ شیطان تہا چاہتا تہا کہ کسی حیلے سے مجہپر سوار ہووے اور اوسکی سواری سے مجہمین سے برکت جاتی رہے اور تیرے کام ابتر ہون
جب تو نے خدا کا نام لیا تو بادی برق اوس مردود کے فرشتہ آیا اور بچکال اضطراب ایک جانور بنکر اوجڑ گیا اب چل اور روانہ ہوا تقصہ مختصر شام وہ
جوان اوس گاؤ کو لیکر اپنی ماں پاس آیا اور اوس ماجرای عجیب اور گاؤ کے دوبارہ گویا ہونے سے آگاہ کیا اوسکی ماں نے کہا یہ بیل اسطرح کا نہین
ہے کہ تو اوسکو لاوے ہمسے اسکی تعظیم و تکریم نہین ہو سکنے کی بہتر یہ ہے کہ اسکو بیچ ڈال جو شخص اسکو خریدیگا اور بخوبی نرکہے گا اوسکی گردن پر وبال
ہوگا اور تجکو چند روز ہیمہ فروشی سے فراغت حاصل ہوگی جب صبح ہوئی وہ جوان اوسکو لیکر بخاص کو روانہ ہوا اور راہ مین سے پوچہا کہ اسکو
کس قیمت کو بیچون کہا قیمت گاؤ اسوقت مین تین دینار ہین کہ قریب چودہ ماشے کے سونا ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ گاؤ عجیب ہے اگر کوئی تجسے اس
قیمت پر خریدار ہووے چاہیے میرا راضی ہونا ظاہر کرنا ایکدفعہ نہ بیچ ڈالنا جب وہ اوسکو بازار مین لیگیا خدا تعالیٰ نے ایک فرشتے کو بصورت
آدمی بہیجا کہ وہ آنکر اوسکا خریدار ہوا اور کہا ای جوان یہ بیل کتنے کو بیچتا ہے کہا تین دینار کو بشرط رضامندی مادر فرشتے نے کہا خط کشتی دینا

بیچ لیکن اپنی مانکی رضامندی کی شرط کرے کہا اگر بیل کے ہموزن زر دیگا تو بھی بدون رضامندی مان کے نہین بیچنے کا جب آنکی مانکی پاس گیا اور کہا کہ چھ دینار کو خریدتے ہین کہا بیچ اور رضامندی میری شرط کر جب دوبارہ بازار مین آیا وہی فرشتہ پھر آیا اور کہا اسی جوان تو نے اپنی ماسے مشورہ کر آیا کہا ہان چھ دینار کو بیچتا ہون پھر رضامندی مان کے فرشتے نے کہا بارہ دینار دیتا ہون اگر بے مشورت بیچے کہا بے اجازت نہین بیچتا پھر اپنی مان کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا اسنے کہا وہ شخص فرشتہ ہے کہ تیرے پاس آتا ہے اور تجکو آزماتا ہے پھر جا اور اوسے بولہ کہ اس بیل کو بیچون یا نہین جب یہ بازار مین گیا وہ فرشتہ پھر آیا اسنے اوس سے پوچھا - فرشتے نے کہا اپنی مان سے کہو کہ اسکو باحتیاط رکھے کیونکہ موسیٰ بن عمران سے خریدیگا اور اسکی کھال اشرفیون سے بھر کر قیمت مین دیگا بسبب ایک مرد کے کہ بنی اسرائیل مین سے مارا جاویگا - کوئی مین تو اسطرح لکھا ہے اور تفسیر زاہدی مین اسطرح پر ہے کہ بنی اسرائیل نے جب ایسے بیل کو خریدنا چاہا انکے کہا مین سے نہین بیچیگے کا بھنک کر پہلے اپنی مان سے اجازت نہ لیوینگا اور وہ جب گھر مین آیا تو مانکو سوتا پایا اونہون نے کہا ہزار دینار تجکو دیتے ہین پھر وہ بیچے گھر گیا اور پھر مانکو سوتے دیکھا کہا نہین بیچ سکتا ہون جبتک وہ بیدار نہوگی انہون نے پانچ ہزار دینار دینے کہے پھر وہ گھر مین آیا اور مانکو سوتے پایا کہا نہین دینے کا جبتک وہ بیدار نہوگی الغرض قیمت زیادہ کہتے اور شتابی کرتے تھے اور وہ اجازت مادر کا لحاظ کرتا تھا تا آنکہ اوس بیل کی قیمت بھری کہ اوس بیل کی کھال زر سے بھر دین جب اوسکی مان بیدار ہوئی اوس سے اجازت چاہی اور اوسنے دستوری دی - القصہ بنی اسرائیل چالیس برس سے بیل کی تلاش مین تھے - چنانچہ کشاف مین بھی لکھا ہے کہ آخر اوس بیل کو لیا اور باتفاق حضرت موسیٰ اوسکو بعوض بھرنے کہا کے اشرفیون سے خریدا ﴿ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴾ پس ذبح کیا اونہون نے اوسکو اور نہ نزدیک تھا کہ کرین وہ کسواسطے کہ سوال بنا بر استکشاف خصوصیات اوس بیل کے لائق تھے نا بعد یکہ رشتہ طولانی استفسارات انکا منقطع ہونیوالا تھا اور سوے ادب کے بسبب گرانی قیمت ذبح زر وافرمین بھی خلل کرتے تھے اور ڈرتے تھی اسبات سے کہ مبادا مقتول بعد زندہ ہونیکے ہم سے کسیکا نام لیوے کہ موجب فضیحت ہو اور قصاص لینا مشکل پڑے لیکن حق تعالیٰ نے چار ناچار انسے یہ فعل کرایا القصہ بنا بر اظہار قاتل بذبح گاو عمل کیا اور بفرمودہ باریتعالیٰ جنس اعضای گاو مذبوحہ کو جسد میت پر مارا چنانچہ اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے ﴿ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴾ یعنے پس کہا ہمنے مارو نفس مقتول کو ساتھ بعض اعضاو اوس گاو کے تا زندہ ہووے اس طرحسے زندہ کرتا ہے اللہ موتی کو اور دکھاتا ہے تمکو نشانیان قدرت اور حکمت اور عدالت اپنی کی تا شاید تم سمجھو اور اندیشہ کرو - اختلاف ہے اس امر مین کہ وہ بعضو کونسا تھا بعضے کہتے ہین اوس گاو کی زبان تھی کسواسطے کہ منظور زندہ کرنے اوس مردہ شخص کو یا کرنا اوسکا تھا اور یہ مناسبت زبان سے زیادہ رکھتا ہے - اور بعضے کہتے ہین کہ اوس گاو کا عجیب الذنب تھا اور عجیب الذنب نام ایک

استخوان کا ہے کہ دم جانور کی اوسپر اوگتی ہے کسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ تا روز حشر سب اجزا انسان اور حیوان کے کہنہ اور بوسیدہ ہوجاوینگے مگر یہ استخوان باقی رہے گی اور اس میت کو بعث دوم آب ہو کہ حشر مین ہوگا سب کو اور سب ہڈیان بدن کی اس سے ملحق ہونگی تو اوس استخوان کا لگانا مناسب تہا اور بعضے کہتے ہین داہنی ران اوس گاو کی تہی کہ پیشتر حرکت اوسی جانب سے شروع ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین پارہ گوشت تہا کہ بین الکتفین ہوتا ہے اور بیشتر بجای قرار روح حیوانی کہ حوالی قلب و جگر مین منتشر ہے اس سے قرب رکہتی ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ وہ بعض معین نہ تہا بلکہ بنی اسرائیل مخبر تہے اس امر مین کہ جو عضو اس مردہ پر ماریں حق تعالی بمجرد مارنیکے اپنی قدرت سے اوسکو زندہ کرے لیکن یہ البتہ ہوسکتا ہے کہ جب اوسکو ذبح کیا ہو تو کسینے زبان اور کسینے ران اور کسینے کوئی ہڈی اور پارہ گوشت کا مارا ہو ناقلون نے اون سب کو نقل کیا اور جانا کہ یہ سب بامر الہی تہا تو اوسکے مناسبات اور تاویلات لکھی القصہ جب بنی اسرائیل نے بعد ذبح گاو کے اوس شخص مردہ پر اوس گاو مذبوحہ کا عضو مارے تو وہ زندہ ہوکر کہڑا ہوگیا اس صورت سے کہ اوسکے حلق کی گون مین سے مثل فوارہ خون جوش کرتا تہا اور اپنے قاتل کے حال سے خبر دی کہ فلان شخص نے مجکو ذبح کیا ہے تا میرے مال کا وارث ہووے حضرت موسی علیہ السلام نے اوس قاتل سے اقرار کروایا اور بعد از اقرار قصاص لیا اور من بعد شریعت مین حکم ہوا کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہووے گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری رکہتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے اپنے دونون برادرزادون کو اپنا قاتل بتایا اور حضرت موسی علیہ السلام نے دونون کو اوسکے قصاص مین قتل کیا اور مال اوسکا درویشونکو بانٹ دیا اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ پہر اوس بیل کا گوشت دیوست جلا کر اوسکی راکہ اللہ ہارون کو تسلیم کی تا جب ایسا قضیہ درپیش آوے تو قدرے وہی خاک نعش مقتول پر چھڑکین اور نام و نشان قاتل معلوم کرین چنانچہ بعد مدت مدید یہ معجزہ بنی اسرائیل مین باقی رہا **فصل نویں** ملاقات کرنی حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے **قولہ تعالی** وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا یعنے اوسوقت کہ کہا موسیٰ نے واسطے جوان اپنے کے یعنی یوشع کے نہ ملونگا مین یہانتک کہ پہونچون مین جگہ ملنے دو دریا کی یا چلا جاؤن مین برسون تک۔ تفسیر معالم اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بعد اس کے کہ فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور خطبہ بلیغ متضمن بے اعتباری امور دنیا اور خوف و خشیت خدا تعالی ایسا پڑہا کہ شور و فغان سننے والون سے اوٹہا اور سب انکی ادا کرنے اون کلمات سے حیران ہوئے ایک بزرگ نے اوس قوم مین سے کہا کہ یا نبی اللہ کوئی روی زمین پر تجہسے دانا تر بہی ہے حضرت موسیٰ نے کہا اسوقت مین اپنے سوا نا تر اور عالم تر کسیکو نہین جانتا اور کہتے ہین ضمیر مبارک مین یہ معنی گذرے بے انکہ کوئی یہ بات کہے یا کسی سے کہین حق سبحانہ تعالی نے وحی بہیجی کہ مجمع البحرین مین یعنے جای جمع ہونے دریای فارس اور روم کی ہمارا ایک بندہ ہے کہ مخصوص کیا ہے ہمنے اوسکو علم خاص پر ایک اپنے خواص کے ساتہ اوسکے پاس جا اور ایک مچہلی بریان اپنے پاس رکہہ لے

کہ وہ تجکو راہ بتاتی جاویگی اور نام اوس بندے کا خضر ہے۔ حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف کو کہ شاگرد اور خادم انکا تھا کہا خضر کی طلب مین مین جاتا ہون اور اس سفر سے نہین پھرونگا جبتک اوسکو نہ پاؤنگا ای یوشع اس بندۂ صالح کی طلب مین تو بھی میرے ساتھ موافقت کریگا اور ہمراہ میرے چلے گا یوشع نے کہا مین اپکی ہمراہی غنیمت جانتا ہون اور بموجب انکے کہنے کے یوشع نے چندر ومیان اور بھنی ہوئی مچھلی اوٹھالی اور دونون روانہ ہوئے ﴿ایہ﴾ فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا پس جب پہونچے دونون جگہ ملنے کے درمیان اون دونون کے بھول گئے مچھلی اپنی پس پڑی اوسنے راہ پایا دریا مین خشک جب پہونچے اس مجمع البحرین مین پہونچے اوسکے نزدیک چشمۂ آبحیات تھا اور اوسکے کنارے پر ایک پتھر تھا اتفاقاً یہ اوسپر بیٹھ گئے اور حضرت موسیٰ سو گئے یوشع نے اوس چشمہ سے وضو کیا اور ہاتھ پاؤن مین سے پانیکی بوندین اوسپر ٹپکین فی الحال وہ مچھلی زندہ ہو گئی اور بعضے کہتے ہین اوس مچھلی نے بقدرت الٰہی آبحیات کی ہوا پہونچنے سے زندگی پائی اور بعضے کہتے ہین کہ یوشع نے اوس مچھلی کو پانی مین دھویا بہرحال وہ مچھلی زندہ ہو کر اور ہاتھ مین سے نکل کر دریا مین جا پڑی اور یوشع حیران اور ششدر رہ گئے پھر آخر مین حضرت موسیٰ خواب سے بیدار ہو گئے اور یوشع کو ہمراہ بدستور لیکر آگے کو روانہ ہوئے اور نہایت جلدی سفر سے اوس مچھلی کے حال زندہ ہونے کا یوشع حضرت موسیٰ سے کہنا بھول گئے اور وہ مچھلی دریا مین راہ چلنے لگی جہان کہ مچھلی جاتی تھی پانی اوسپر مثل طاق کے بلند ہو کر کھڑا ہو جاتا تھا اور زمین خشک ہو جاتی تھی ﴿ایہ﴾ فلما جاوزا قال لفتاہ اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا پس جب گذر گئے اوس سے کہا واسطے جوان اپنے کے کہ دے ہمکو کھانا ہمارا صبح کا البتہ تحقیق ملے ہم اس سفر سے رنج کو ﴿ایہ﴾ قال ارءیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا کہا یوشع نے کیا دیکھا تونے جب جا گہہ پکڑی تھی ہمنے طرف پتھر کے پس تحقیق مین بھول گیا مچھلی کو اور نہ بھلا دی مجھکو وہ مچھلی مگر شیطان نے کہ ذکر کرون اوسکا اور پکڑ لی اوسنے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب ﴿ایہ﴾ قال ذالک ما کنا نبغ کہا حضرت موسیٰ نے ہم چاہتے تھے حضرت موسیٰ نے کہا یہ اوس مچھلی کا قصہ ہے کہ ہم اوسکو طلب کرتے تھے کہ سلسلے کو حق سبحانہ تعالیٰ نے میرے پاس وحی بھیجی تھی کہ مچھلی تجکو رستہ بتاویگی ﴿ایہ﴾ فارتدا علی اٰثارھما قصصا پس پھر آئے دونون اوپر نشانون پاؤن اپنے کے نقش دیکھتے تا آنکہ پہونچے اوس جگہہ جہان مچھلی دریا مین گر پڑی تھی اور وہان ایک رستہ دیکھا کشادہ اور خشک اور اوس رستے پر چلے جب اوس جگہہ پہونچے ﴿ایہ﴾ فوجدا عبدا من عبادنا اٰتینہ رحمۃ من عندنا وعلمنہ من لدنا علما پس پایا ایک بندے کو بندون ہمارے سے کہ دی تھی ہمنے اوسکو رحمت نزدیک اپنے سے اور سکھایا تھا ہمنے اوسکو اپنے پاس سے علم۔ حضرت خضر کو دیکھا کہ تکیہ کیے ہوئے اور ایک کپڑا سر اور منہ پر ڈالے ہوئے پیچھے ہین حضرت موسیٰ نے سلام کیا اور خضر نے اپنے منہ پر سے کپڑا اوٹھا کر سلام کا جواب دیا اور کہا تو کون ہے کہا مین موسیٰ ہون

نبی بنی اسرائیل حق تعالیٰ نے مجکو فرمایا ہے کہ تمہاری مصاحبت کروں اور تم سے کچھ سیکھوں ﴿۱﴾ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ لِاَتَّبِعَکَ وَ اَتَعَلَّمَ مِمَّنْ عِلْمُکَ فَاَعْلَمُ مَا شِئْتَ قصص مین لکھا ہے کہ بعضے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت خضر کے مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک پانی کا گنبد انکے سر پر معلق کھڑا ہے اور وہ اوسمین نماز گذارتے ہین اور وہ جگہ درمیان دو دریا کے تھی جب نماز سے فارغ ہوے حضرت موسیٰ نے سلام کیا حضرت خضر نے کہا علیک السلام یا نبی بنی اسرائیل حضرت موسیٰ نے کہا تمکو میرے نام سے کس نے آگاہ کیا حضرت خضر نے کہا اوس شخص نے کہ جسنے تجکو نبوت دی اور پر رسالت بھیجا ﴿۲﴾ قَالَ لَہٗ مُوْسٰی ھَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آیا پیروی تمہاری بشرطیکہ سکھاؤ اور بتاؤ مجکو وہ چیزین کہ تمکو سکھائی ہین حق تعالیٰ نے ﴿۳﴾ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَ کَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہین کرسکتے حضرت موسیٰ نے کہا کسواسطے صبر نہوسکیگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر ہے اور حکم تیرا شریعت ظاہر پر ہے شاید مجھسے کوئی عمل صادر ہووے کہ ظاہر مین خلاف شریعت ہووے اور تم اوسکو حکمت سمجھو پس اوسپر صبر نکرسکو ﴿۴﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّ لَآ اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا انہون نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ مین صبر کرونگا اور جو کچھ تمسے دیکھونگا اوسکا سبب نہین پوچھونگا اور تمہاری نافرمانی نہین کرنے کا ﴿۵﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَکَ مِنْہُ ذِکْرًا حضرت خضر نے کہا اگر پیروی کرے تو مجھسے کچھ مت پوچھ جبتک کہ مین تجسے نبیان کرون - انہون نے قبول کیا اور روانہ ہوے ﴿۶﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَھَا پس چلے دونون یہانتک کہ جب سوار ہوے کشتی کے پہاڑا اوسکو اور پوشیدہ پیچھے دریا کے کنارے چلے جاتے تھے تا آنکہ پہونچے ایک کشتی پر اور سوار کشتی کے ملاح سے کہا کہ کشتی مین بٹھالے اول ملاح راضی نہوا آخر جب خضر کو پہچانا بتعظیم و تکریم تمام کشتی مین سوار کیا جب کشتی مین پہنچکر دریا مین چلے حضرت خضر نے ایک تیر اوٹھاکر سب آدمیون سے پوشیدہ کشتی مین سوراخ کیا تفسیر جلالین مین لکھا ہے کہ باوجود سوراخ کرنیکے کشتی مین پانی نہ آتا تھا ﴿۷﴾ قَالَ اَخَرَقْتَھَا لِتُغْرِقَ اَھْلَھَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا حضرت موسیٰ نے کہا ای خضر تم چاہتے ہو کہ اس کشتی کے لوگون کو غرق کرو البتہ تحقیق تو لایا ایک چیز بھاری ﴿۸﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا تو کہا تھا میں کہ ہرگز نہوسکے گا ساتھ میرے صبر ﴿۹﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْھِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا حضرت موسیٰ نے کہا مت پکڑ مجکو ساتھ اوس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال اوپر میرے کام میرے سے تنگی یعنے دشواری نکیجیو اور معذور اور معاف کیجیو ﴿۱۰﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَہٗ پس چلے دونون یہان تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے پس مار ڈالا اوسکو اور تفصیل اس اجمال کی یہ کہ دونون کشتی پر سے اوتر کر روانہ ہوے تا آنکہ ایک گاؤن کے قریب پہونچے

اوس گانو کے باہر بہت سے لڑکے کھیل رہے تھے ایک لڑکا خوبصورت اور بلند قامت کہ سبزۂ خط کا دور اب اوسکے کی فاہر ہوا تھا مین تھا اوسکو دیا اور یا جیفو دا اوسکا نام تھا اور سلاس یا کاردی اوسکے باپ کا نام اور شاہویہ یا رحمی اوسکی ماں کا نام حضرت خضرؑ اوسکو اوسنین سے بلا کر دیوار کے پیچھے لیگئے اور اوسکا سر دیوار سے ٹکرا کر یا گلا گھونٹ کر یا ذبح کر کہ مار ڈالا ﴿ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے اختیار کہا اسی خضرؑ سے کیا کیا کہ اس شخص بے گناہ کو بغیر قصاص کیون مار ڈالا کمال برا کیا حضرت خضرؑ نے کہا مینے اول مصاحبت مین کہا تھا کہ تو صبر نہین کر سکتے گا ﴿ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اب مین پھر تجھسے ایسے امر مین سوال کرون تو میرے ساتھ مصاحبت نکرنا یعنے جب تین مرتبہ مجھسے تمہاری مخالفت ہووے میری صحبت سے تم معذور رہوگے - حدیث نبوی مین آیا ہے کہ خدا رحمت کرے اوپر بھائی میرے موسیٰ کے کہ اوسنے از روے شرم و حیا کہا کہ اگر اب مین ایسے امر مین تجھسے سوال کرون تو میرے ساتھ مصاحبت نکرنا اگر یہ بات نکہتا اور بہنے کو مصاحبت مین دیر تک رکھتا عجیب عجیب چیزین دیکھتا ﴿ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ﴾ یعنے پس پہر چلے دونون یہان تک کہ جب پہنچے لوگونکی پاس ایک گانو کے کہانا مانگا لوگون اوسکے پس انکار کیا اونھون نے یہ کہ ضیافت کرین اونکی پس پائی دونون نے بیچ اوسکے ایک دیوار چاہتے کہ ٹوٹ جاوے پس سیدہا کر دیا اوسکو کہا ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت خضرؑ وہانسے بی روانہ ہوئے تو شام کے وقت ایک گانو مین پہونچے کہ نام اوسکا فاکیہ یا ابلہ اور بصرہ یا میتہ یا برقہ از روم یا مرزمین اور احاطہ بھی اوسکا بطور فصیل بنا ہوا تھا - اور بنا بہ احتیاط عادت وہان کے لوگون کی یہ تھی کہ شام کو دروازہ بند کر لیتے تھے اور صبح تک کسیکے واسطے نکھولتے تھے انھون نے چاہا کہ اوسمین جاوین اونھون نے دروازہ نکھولا اور جب کہ انکے پاس کچھ توشہ نتھا مضطرب ہوئے اور کہا ہم یہان غریب اور مسافر ہین اور بھوکے ہین اگر ہمکو اندر نہین آنے دیتے تو کچھ کہانا ہمکو بھیجدو اونھون نے اس امر سے بھی انکار کیا ناچار بے اختیار باہر شب گذاری صبح کو اندر جانے کا قصد کیا دیکھا کہ نواحی اوس گانو مین ایک دیوار ایک طرف کو جھکی ہوئی ہے اور قریب ہے کہ گر پڑے تفسیر جلالین مین لکھا ہے وہ دیوار سو گز بلند تھی - اور مدارک مین لکھا ہے کہ طول اوسکا سو گز کا تھا حضرت خضرؑ نے اوس پر اپنا ہاتھ پھیرا وہ درست ہو گئی یا یہ کہ اوسکو ایک ستون کے ساتھ یا پشتہ بنا کر محکم کیا یا یہ کہ اوسکو گرا از سر نو اوسکی بنیاد مہی اور پتھر سے مضبوط اونھائی ﴿ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴾ کہا موسیٰ نے اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر اوسکے مزدوری - اسی خضرؑ اس گانو کے آدمیون نے ہمکو رات بھر اندر نہ آنے دیا اور کہانا بھی نہ بھیجا انکی دیوار

تونے کسواسطے محکم کی اور اگر ایسا چاہا تھا تو اسکے عوض مزدوری لیتی چاہیے تھی **قولہ تعالیٰ** قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ کہا یہ جدائی ہے درمیان میرے اور درمیان تیرے اب خبر دونگا میں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں کرسکا تو اوپر اوسکے صبر لیکن کشتی پس تھی واسطے فقیروں کے محنت کرتے ہیں دریا کے پس ارادہ کیا میں نے یہ کہ عیب دالدون اوسکو میں اور تھا پیچھے اونکے ایک بادشاہ پس لیتا تھا ہر کشتی کو جھین کر اور لیکن لڑکا پس تھے ماں باپ اوسکے ایمان والے پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اونکو سرکشی میں اور کفر میں پس ارادہ کیا ہمنے یہ کہ بدلا دیوے اونکو رب اونکا بہتر اوس سے پاکیزہ اور نزدیک تر مہربانی میں۔ اور لیکن دیوار پس تھی واسطے اون لڑکون یتیم کے شہر کے اور تھا نیچے اوسکے گنج واسطے اون دونون کے اور تھا باپ اون دونون کا نیک بخت پس ارادہ کیا رب تیرے نے یہ کہ پہونچین جوانی اپنی کو اور نکالین گنج اپنا رحمت پر پروردگار تیرے سے اور نہیں کیا میں نے یہ کام حکم اپنے سے یہ ہے حقیقت اوس چیز کی کہ نہیں کرسکا تو اوپر اوسکے صبر **اور تفسیر** اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اب مجھ میں اور تجھ میں جدائی ہوئی کہ تونے اقرار کیا تھا اگر میں تیسری دفعہ کچھ پوچھون تو میرے ساتھ صحبت نہ رکھنا اب آگاہ کرتا ہون تجکو اون امرون سے کہ جس پر تو صبر نکرسکا اور از روے ظاہر پوچھنے سے انکار کیا۔ اے موسیٰ جان وہ کشتی اون محتاجون کی تھی کہ وہ دس بھائی تھے پانچ اونمیں سے بیمار اور عاجز ہین اور پانچ اپنی اوقات بسری کرنے واسطے ملاحی کا کام کرتے ہین اور اونکی راہ مین ایک بادشاہ ہے کہ اوسکو حلبند کر کر رکھتے ہین کہ جو کشتی ثابت اور درست دیکھتا ہے چھین لیتا ہے پیچھے اوس کشتی کو سوراخ کر کر عیب دار کر دیا تھا تا وہ اوسکو نہ چھینے اور یہ محتاج بالکل محروم نہ ہووین۔ اور دوسرا اوس لڑکے کو کہ مار ڈالا اوسکا سبب یہ تھا کہ ماں باپ اوسکے مومن اور مسلمان تھے اور وہ کافر تھا بخوف اس امر کے کہ ایسا نہو کہ وہ اوسکے فسق و فجور کی موافقت کرین اور از روے شفقت اور مہربانی کہ والدین کو ولد پر ہوتی ہے موجب کفر اور طغیان انکے کی ہووے پس چاہا کہ خدا تعالیٰ اونکو اوسکے بدل مین فرزند عطا کرے کہ اوس سے بہتر اور پاکیزہ ہووے اور گناہ اوس سے سرزد نہووے اور ماں باپ مہربان ہووے **اور تفسیر** جلالین اور معالم التنزیل

اور مدارک مین لکھا ہے کہ بقول بعضے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس دیوار کے عوض مین ایک لڑکی حوالہ کی اور اوسکو ایک پیغمبر نے عقد نکاح مین لایا اور اوس سے اور پیغمبر پیدا ہوا کہ سب ہدایت ایک امت کا ہوا اور بقول بعضے ستر پیغمبر اوسکی نسل سے ظاہر اور پیدا ہوئے اور کہا ای موسیٰ اوس دیوار کو سیدھی درست کیا کہ وہ دیوار دو کوڑ تک یتیم کی اصوم اور بھی تمام کر اوس کا نو سو گز اونکی ہے اور اوس دیوار کے نیچے اونکا ایک خزانہ مدفون ہے اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا اور بسبب اونکی خود سالی کے مردم غیر محق اوسپر متصرف ہوتے اور یہ کہ اوسکے وارث تو محروم ہو جاتے اور باپ اونکا مرد صالح اور شائستہ تھا اور اپنا مال مرنے اونکے واسطے حفاظت خدا تعالیٰ مین رکھ گیا تھا۔ تفسیر جامع البیان مین لکھا ہے کہ درمیان اونکے ایک مرد صالح اونکی کہ نساج یا کاسہ تمام تھا ساتویں پشت کا فاصلہ ہو گیا تھا بسبب صلاح اوسکے پروردگار نے کہ جب یہ یتیم بالغ ہو دین اور قوت پیدا کرین تو اوس خزانہ کو نکال لیوے اور جو کچھ تو نے دیکھا مینے اپنی رای سے نہین کیا بلکہ بفرمان خدا تعالیٰ عمل مین لایا ہون سدی روایت کرتے ہین کہ وہ خزانہ چاندی اور سونے کا تھا اور بعضے کہتے ہین لوح علمی تھا یعنے کتابین تھین وہ شہر ہوتا ہے کہ ایک طلای زمرد زبرجد کی لوح تھی اور اوسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عجب رکھتا ہون اوس کسی سے کہ ایمان رکھے بتقدیر و عجب رکھتا ہون اوس شخص سے کہ ایمان لاوے ساتھ رزاقی خدا کے کہ اوسکے ہاتھ مین ہے اور عجب ہے اوس کسی سے کہ تصدیق بہشت کرے اور پھر شادمان اوقات گذارے اور عجب ہے اوس شخص سے کہ حقیقت دنیا کی اور تغیر احوال اور انقلاب اوسکے ارباب کا جانے اور پھر اپنا دل اوسمین باندھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوس لوح پر یہ کلمات مرقوم تھے کہ انی انا اللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ خلقت الخیر و اجریتہ علی یدیہ و الویل لمن خلقت الشر و اجریتہ علی یدیہ پھر حضرت خضر نے کہا ای موسیٰ یہ حقیقت تھی اوسکی کہ تو صبر نہ کر سکا اور ایک روایت سے حضرت خضر نے مفارقت کے وقت کہا ای موسیٰ دو نصیحتین مجھ سے سن ایک کہ خلق مین نادہ روی اور خوش خو رہنا اور بد خلق و نرہنا کہ اللہ تعالیٰ ترش رو کو دوست نہین رکھتا اور دوسری یہ کہ کسی سے طمع نکرنا اپنے واسطے نہ اوسکے واسطے یہ کہکر حضرت خضر نظر سے غائب ہو گئے کہتے ہین کہ مدت مصاحبت ان دو پیغمبر خدا کی تین سو اٹھارہ دن تھے **فصل دسویں** روانگی حضرت موسیٰ مین مع بنی اسرائیل مابین جنگ عمالقہ و اجرائے چشمہ ہا از سنگ بسبب ضرب عصا موسوی کے اور نزول من و سلویٰ بیچ سرگردانی تیہ کے بجہت نافرمانی باری تعالیٰ اور ذکر وفات حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا۔ صاحب زبدۃ التواریخ نے نقل کی ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل نے دو مہینے اونیس دن بیہ تماران مین اقامت کی آٹھوین دن ماہ ابان کے فرمان ہوا

کر اپنے لشکر کو درست کر کر دیار شام مین جاؤ اور اراضی مقدسہ کو جبابرہ اور عمالقہ کے ہاتھ سے چھوڑا کر اپنے تصرف مین لاؤ اور مطلق زیادتی جسم اور ضخامت بدن سے اور افراط قوت جبارون سے اندیشہ نکرنا کہ حفظ ربانی اور نصرت آسمانی حمد و معاون اہل توحید کے شامل حال رہے گی چنانچہ حضرت موسیٰ بموجب وحی سماوی بکار سازی عمالقہ مشغول ہوئے اور موجودات سپاہ لی تو از روے تعداد اول کہ جسکی تفصیل پہلے ذکر اسباط یعقوب مین لکھی گئی ہے بارہ گروہ دیکھا کہ ہر فوج مین ایک لاکھ بیس ہزار آدمی سوا ے عورتون اور لڑکون کے تھے ایک ایک نقیب ہر فوج پر بموجب وحی سماوی مقرر کیا اور کل اہل لشکر سے عہد و میثاق جہاد لیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے آیہ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کیے اونمین بارہ سردار غرضکہ بعد از ترتیب تنسیق مہمات لشکر موسیٰ نے با تفاق بنی اسرائیل جبارونکی دیار کی طرف عازم ہوکر استخلاص ارض مقدسہ کو باتباع حکم ہدایت شحون آیہ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ اے میری قوم میری داخل ہو زمین پاک جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھون اپنے کہ پس پلٹ جاؤ نقصان دینے والے نصب العین ضمیر الوز کیا۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ تعین ارض مقدسہ مین درمیان علما کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ارض مقدس عبارت بیت المقدس اور ایلیا سے ہے اور ایک جماعت عراق کوہ سینا کو کہتی ہے اور ایک طائفہ بلقا و فلسطین کو ارض مقدس کہتا ہے اور ایک قوم تمامی دیار شام کو ارض مقدس کہتے ہین۔ چنانچہ صاحب حدیقہ الانوار نے تصریح کی ہے اس امر کی کہ مراد ارض مقدسہ سے جو کلام باری تعالیٰ مین مذکور ہے تمامی دیار شام کے ولایت وسیع الفضای شام ہے اور بموجب ارشاد ہدایت بنیاد حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے کوئی ولایت قطعہ زمین نوحصہ مخصوص اس ولایت بابرکت مین اور ایک حصہ سے جہان مین متفرق ہے اور خواص شام سے یہ ہے کہ ہر گز کسیوقت مین یہ ممالک وجود باجود اور ولایت خالی نہین ہوتی اور مخصوص باجیہ ابدال کہ سبب برکت ہیں اس ولایت مین رہتے ہین اور مولف عجائب المخلوقات نے لکھا ہے کہ ایک بالشت ہر زمین شام ایسی نہین ہے کہ یہان کذا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نزول نہوا ہوگا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر نوح اسی دیار برکت آثار مین مبعوث ہوے ہین غربی شام دار الملک روم ہے اور مسافت مابین قسطنطنیہ چالیس منزل متعارف ہے مگر وہ راہ دشوار گذار ہے کہ اکثر منازل آبادی نہین رکھتی اور شرقی اوسکے بادیہ البیہ ہے تا فرات اور جنوبی سے حد مصر اور شمالی تبعی اسرائیل بیستگی رکھتی ہے دار الملک شام بیت المقدس ہے کہ مفصل احوال اوسکا قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام مین کہ اقدام بتعمیر عمارات عالیہ اوسکی ایکے اہتمام سے ہوئی ہے کہی جاویگا

سے اختلاف الروایات جب اوس قوم کے شہر کے نزدیک پہونچے بریہ قادس مین مقام کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا
کہ وہ بارہ نفر کہ بنقابت قوم منسوب ہین بہسم تفحص اور تجسس عمالقہ کے شہر مین جاوین اور انکے اوضاع کیفیت دریافت کرکے جلد
پھر آوین چنانچہ بموجب حکم بارہ نقیب اودھر روانہ ہوئے جب نزدیک ارالملک جبارون کے پہونچے بروایت اشہر عوج بن عنق
کہ بزخامت جثہ اور قوت بدن ممتاز تھا انسے ملاقی ہوا اور پہلے اس سے شہرت جبارون نہین ہوئی تھی کہ ایک طائفہ جانب مصر سے
بنا بر محاربہ انکے آتے ہین اوسیوقت عوج ان بارہ سردارونکو آستین مین ڈالکر اور ایک قول سے اپنے دامن مین لیکر بادشاہ پاس لایا
اور اوسکے روبرو گرا دیا اور کہا ای بادشاہ یہ لوگ اوسی لشکر مین سے ہین کہ ہمارے ساتھ لڑنے کو آئے ہین کہتے ہین کہ طول قامت
ہر نقیب کا دس گز اور عرض پانچ چھ گز سے کم نتھا لیکن ہر عمالیکو چیونٹیا سے بھی جثہ مین کم معلوم ہوتے تھے اور انکے باغون کے انگور
کے خوشے اتنے بڑے ہوتے تھے کہ ایک خوشے کو پانچ آدمی لادکر لاتے تھے اور ایک انار کے پوست مین پانچ آدمی سماوین — بہرتقدیر
نقباے اثنا عشر نے بطریق فرار یا رخصت بجانب بنی اسرائیل مراجعت کی اور اثناے راہ مین باہمدیگر اقرار کیا کہ مہابت ہیاکل
اور عظم ابدان جبارون سے سوای حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے کسی سے نہین کہ بنی اسرائیل مردم ضعیف البدن اور نحیف
الرای قلیل الہمت ہین بیشک جب ان لوگون کا حال واجبی معلوم کرین گے لڑائی سے پھر جاوینگے اور یہ انکے ابتدا کا ملاقات
موجب ہوگا القصہ جب یہ نقیب بتکمیل رسالت و ایصال مقصود بحضرت موسیٰ و ہارون و بسطت جسم عمالیق بنی اسرائیل کے
بہرہ مند بیان کی اور بارہ نقیبون مین سے سوای کالب اور یوشع کے سب نے خوف و ہراس ظاہر کیا اور بنی اسرائیل کو
لشکر موسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہونے پر آمادہ کیا چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون سے انکو نصیحت کی اور دلداری کی اور
نصرت اور فیروزی پر وعدہ کیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیہما
ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین یعنے کہا دو مرد
ان لوگون سے کہ ڈرتے تھے انعام کیا ہمارا اللہ نے اوپر انکے داخل ہو دروازے مین پس جب داخل ہوگے تم پس
پس تحقیق غالب ہوگے اور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے — دیکھو بنی اسرائیل نے ہرگز نہ کہا مانند سا
﴿ قالوا یا موسیٰ انا لن ندخلہا ابدا ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون
کہین گے اوسمین کہ ہمکو انکی برابر کی طاقت نہین ہے اگر تمکو میل حکومت اور تصرف ہے ﴿ فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون
یعنے پس جاتو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم دونون پس تحقیق ہم یہین بیٹھے ہین — ہرگاہ بنی اسرائیل نے متفق اللفظ ہوکر کہا حضرت موسیٰ نے قوم پر خفا ہ

اور سر بسجدہ میں رکھا اِلٰہی قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۵ یعنے کہا موسیٰ نے ای رب میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر ذات اپنی کا اور اپنے بھائی کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور گروہ کے کہ دائرۂ فرمان تیرے سے باہر ہو گئے ہیں اور یوشع اور کالوب نے بھی غایت دلتنگی سے بسبب جہالت اور قساوت بنی اسرائیل کے پیرے پہاڑ کر اور سجدے میں جا کر بحضرت عزت ناز نامے کیے کہ اس اثنا میں ناگاہ ایک ابر پیدا ہوا اور ہوا میں سے خطاب صریح نازل ہوا کہ ای شعبۂ بنی اسرائیل تم کہاں تک عصیان سے مرتکب رہو گے اور کبتک میری آیات واضحہ سے انکار کرو گے آخر تم اندیشہ نہیں کرتے کہ طرفۃ العین میں تمکو ہلاک کر دوں اور موسیٰ کی اطاعت کر کے ایک جماعت اور تمسے زیادہ پیدا کر دوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بدرگاہ باری بکمال عجز و زاری عرض کیا یارب اگر تو کمال قہاری اور انتقام اپنی سے اس گروہ شقاوت پژوہ کو ہلاک کر دیگا تو تیرے ملک میں مطلق نقصان نہیں ہونے کا لیکن جو بات کہ بعد فنا میرے اعدام اس طائفۂ ضالہ کا سنی کی سبب عقوبت انکا میری دعا جانیں گی اور کہیں گے کہ جب اپنی قوم کو تو نے اسکا تو دعا ہی سے ہلاک کیا اور پھر یہ دعا کی یارب غَفَرْتَ طَوِیْلًا وَنِعْمَتُکَ کَثِیْرَۃٌ وَاَنْتَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَلَا تُهْلِکْهُمْ یعنے ای رب تیری نیکی بڑی ہے اور نعمت تیری بہت ہے اور تو عفو کرتا ہے گناہوں کو پس عفو فرما واسطے انکے اور نہ ہلاک کر تو انکو۔ دوبارہ پھر خطاب آیا کہ ای موسیٰ میں نے تیری دعا بھی قبول کی اور انکے گناہ سے درگذرنے لیکن چونکہ تو نے انکو فاسق کہا قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ سوای اپنے خاص بندوں کے کہ تو اور ہارون اور یوشع بن نون اور کالوب بن یوفنا ہیں سب بنی اسرائیل کو اس بادیہ سرگردانی میں متحیر اربعین سنہ کھونگا اور جب یہ جمیع اور فروع کہ انہوں نے کی ہے امنین جاری رکھونگا تا ہر سال نکی اولاد اس قوم بیباک کی فوت اور موت پر اسی طرح حزن اور اندوہ کیا کرین اور انکو اسی بیابان میں ڈال دونگا کہ بخواری تمام سب اوقات کرین اِلٰہی قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ یعنے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے پس تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے اوپر انکے چالیس برس سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے پس نہ غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے۔ اور بعد اس خطاب عتاب آمیز کے اون دس آدمیوں نے کہ عمالقہ کی خبر افشا کی تھی اونکے اجزای بدن جدا ہو کر اور انکے جسم گل کر پانی ہو کر بہے اور بنی اسرائیل اوس بیدہ میں بعناد و محن اور جلائے وطن ماخوذ اور معاقب ہوئے اور حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام اور یوشع بن نون اور کالوب بن یوفنا دیار عمالقہ کیطرف متوجہ ہو کر وہاں پہونچے اور بنی اسرائیل کیطرف سے بجانب مصر رہے اوس دن طلوع صبح سے تا غروب شام ہر چند کہ مسافت راہ قطع کی جب نیک تامل کیا تو جہاں سے روانہ ہوئے تھے وہیں پایا۔ دوسرے دن حضرت موسیٰ کے پیچھے روانہ ہوئے الا انسے ملاقات نہوئی۔ روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ ہر گاہ

انکے طی مراحل مین موثر نہ ہوے اور وقت شام آپکو اوسی منزل مین دیکھا لاچار ہوکر مرنے پر مستعد ہوئے کہتے ہین کہ بقیہ فی امر مکہ
ایک صحرا مین درمیان فلسطین اور ایلہ اور اردن کے کہ طول اوسکا بارہ فرسخ اور ایک روایت سے چھ فرسخ تھا القصہ جب حضرت
موسیٰ مع اپنے رفقا کے متصل شہر عمالقہ مین آئے اور اونمون نے ایک قاصد کو واسطے جاسوسی کے روانہ کیا لکھا ہے
کہ یہ عوج بن عنق تھا اور یہ عادی ایک پہاڑ اپنے سر پر لیکر آیا تھا حضرت موسیٰ کے لشکر پر پہاڑ سے حق سبحانہ تعالیٰ نے ہدہد کو بھیجا
اوسنے اپنی چونچ سے اوس پتھر مین سوراخ کیا کہ وہ مثل طوق ہوکر اوسکی گردن مین آرہا اور جب یہ نزدیک خیر الرفقا پہنچا
پہونچا حضرت نے اوچک کر ایک عصا مارا کہتے ہین کہ دس گز حضرت کا قد تھا اور دس گز عصا اور دس گز اوچک کر یہ آتا طویل القامت تھا کہ
اسکے ٹخنے پر لگا اور زخم کاری پہونچا اور اوسی ضرب شدید سے یہ گر پڑا — پھر نقبای موسیٰ علیہ السلام نے شمشیر و خنجر سے مشقت
تمام اوسکو ہلاک کیا اور یہ نہایت خواری و زاری سے جہنم واصل ہوا — بعضے راویون نے اوسکے طول قامت مین یہ لکھا ہے کہ
اسکے ایک پاؤن کی ایک ہڈی کا رود نیل پر پل بنایا تھا کہ کئی برس تک گذرگاہ کاروان رہا اور عمر اسکی تین ہزار تین سو برس کی
تھی پھر حضرت موسیٰ مع اپنے یارون کے بعد قتل عوج بن عنق کے بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انکو اوسی منزل مین پایا کہا ای قوم مینے نہ کہا تھا
حق سبحانہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی اور مجکو اتنی قوت دی کہ مینے اوس شخص کو اکر دی زمین پر کوئی بندہ خدا ایسا ضخیم اور قوی
ہیکل نہوگا اور اگر مین وہان توقف کرتا تو تمامی اوس دیار کی بعون عنایت پروردگار فتح نصیب ہوتی لیکن مینے بغیر تمہارے
اوس شہر مین جانا نچایا اب خوف نکرو اور دل قوی رکھو اور میرے ساتھ چلو تا مالک شام اپنے تحت و تصرف مین لاوین — پھر
بنی اسرائیل نے صورت حال اور شرح سرگذشت اپنی اپنے اپنے تفصیل کذائی عرض کی اور حضرت موسیٰ اس امر کو سنکر بہت ملول
ہوئے اور بیچارگی اس جماعت پر بہت افسوس کیا — خطاب آیا کہ ﴿ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ یعنے پس غم نکھا
اوپر قوم فاسقون کے — نقل کرتے ہین کہ بقیہ ہین ایک کنوان تھا بنی اسرائیل نے اوسمین سے اتنا پانی کہینچا کہ خشک ہوگیا اور
تشنگی کی شدت انپر غالب ہوئی اور یہ کمال حیران ہوے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی وحی آئی کہ ای موسیٰ اپنا عصا
پتھر پر مار چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴾ یعنے اور جب
پانی مانگا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے پس کہا مینے اپنا عصا پتھر پر پس نکلے اوسمین سے بارہ چشمے تحقیق
جانا ہر آدمی نے گھاٹ اپنا کہاؤ اور پیو رزق اللہ کے سے اور مت پھرو بیچ زمین کے مفسد کرتے — تفسیر کبیر اور نیشاپوری

اور تمام تفسیرون مین لکھا ہے کہ یہ سنگ پارہ کوہ طور تہا کہ حضرت کلیم اللہ وہان سے بسبیل تبرک اوٹہا لائے تہے اور سفر اور حضر مین
انکے ساتہ رہتا تہا اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ اس سنگ مین بارہ فرونی مثال سرستان زنان نمودار تہے کہ ہنگام ضرب عصا
ہر ایک فرونی سے بسان فوارہ آب جاری ہوا تہا اور یہ خاصیت اوسمین ظاہر ہوئی تہی کہ جب منزل پر لشکر نزول کرتا تو حضرت اوسکو عصا
مارتے اور آب شیرین اور خوشگوار بارہ ٹوٹیونکی طرح جاری ہوتا اور گرداوسکے گڑہے کھود کر پانی جمع کرتے اور صرف مین لاتے
اور بروقت کوچ حضرت موسیٰ پہر اوسپر عصا مارتے تہے کہ سب منافذ سے پانی مسدود ہو جاتا تہا اور پتہر خشک نظر آتا تہا اور باتفاق
بعضے مفسرون کے ظہور سنگ اس طور پر ہوا تہا کہ حضرت نے تعبر دریای نیل سے بوقت گذرنے بنی اسرائیل کے اوٹہا لیا تہا اور وہ جیسا
آدمی کا سر ہوتا ہے یا جیسا بلی کا سر معلوم ہوتا تہا چھوٹا سنگ مرمر کا ایک گز سے ایک گز تہا اور اوسکے پہلو مین سے چشمے جاری ہوتے
تہے یا یہ کہ حضرت موسیٰ جب تیہ مین آئے تہے تو وہ گویا ہوا کہ اے موسیٰ مجکو اوٹہالے کہ مین کام مین آؤنگا اوسکو توبڑے مین اوٹہا کر
رکہہ لیا تہا اور بعضون نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اوسکو بہشت سے لائے تہے اور حضرت شعیبؑ کو میراث مین پہونچا تہا اور
اونہون نے اوسکو عصا کے ساتہ حضرت موسیٰؑ کو دیا تہا اور طول اوسکا دس گز کا تہا - یا یہ کہ ازبسکہ حضرت کمال باحیا تہے اپنے بدن کو
ہمیشہ ڈہانپے رہتے کہ کہیں سے کسیکو نظر نہین آتا تہا اس سبب قوم کو گمان تہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بدن مین کوئی مرض
مبغوض مثل برص وباد خایہ ہے کہ اس بہت سے اپنے بدن کو ڈہانپے رہتے ہین حق تعالیٰ نے چاہا کہ زبان خلق کو اوس سے کوتاہ
کرے ایکدن حضرت موسیٰ پانی مین اترے اور اپنے کپڑے اوتار کر ایک پتہر پر رکہدیے اور وہ پتہر بقدرت باریتعالیٰ روان ہوا اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام ننگے اوسکے پیچہے دوڑے جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو برہنہ دیکہا تو معلوم کیا کہ اسکے
بدن مین کچہ عیب و مرض نہین ہے پس باشارہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اوس پتہر کو اوٹہا لیا یا یہ کہ کوئی پتہر معین نہتا اور تفسیر عزیزی
مین لکھا ہے کہ ایک سنگ رخام گز در گز مثل مکعب کے کہتا تہا کہ چہ سطح محیط اوسکی تہی ایک اوپر دوسرا نیچے اور چار سطح سوای اسکے
اور ہر ایک مین سے تین چشمے روان ہوئے تہے - عطا اور دیگر مفسرین نے لکھا ہے کہ ضرب عصا سے ہر مرتبہ اوس سنگ مین سے
مانند سرستان ظاہر ہوتا تہا اور اوسمین سے مثل عرق نما کی پیدا ہوتی تہی ثانیاً قطرات ٹپکتے تہے ثالثاً انفجار ظاہر ہوتا تہا اور فوارہ نمط آب
وافر جاری ہوتا تہا - اور حضرت حکم کرتے کہ بارہ چشمہ عمیق ہر گروہ بنی اسرائیل کہولیوے اور جو پانی کہ اوسمین جمع ہووے کام مین
لاوین اور راہل تحقیق نے لکھا ہے کہ اس سنگ مین بضرب عصا و فعل عجیب ظاہر ہوتے تہے اول جذب ہوائے مجاور پی درپے دو مرتبہ
مستحیل اور منقلب ہوتا اوسکا بصورت آب افراط سردی سے اور ظہور ایسے خواص کے پتہرون مین اکثر دیکہے اور سنے گئے ہین مثل جذب آہن

سنگ مقناطیس اور نزول باران حجر المطر سے - ولیکن غیب تر اس سے یہ ہے کہ صحیحین مین بروایت انس بن مالک اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم مروی ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام زوراء مین تشریف رکھتے تھے ایک چھوٹے سے باسن مین پانی وضو کے واسطے حضرت کے روبرو رکھا حضرت کی انگلی مین سے مثل فوارہ پانی جوش کھانے لگا کہ بہت سے آدمیون نے اوس سے وضو کیا اور بعضون نے بطریق تبرک پیا - قتادہ نے کہ انس کے شاگرد تھے انس سے پوچھا کہ وہ کتنے آدمی تھے کہ جنہون نے وضو کیا تھا انس نے کہا تین سو یا قریب تین سو کے - روایت کرتے ہین کہ جب سرگردانی تیہ مین بنی اسرائیل کے پاس خیمہ اور سائبان اور طعام نرہا اور جو چارپایہ جانور کہ انکے پاس تھے اونکو مار کر کھا گئے اور آفتاب کی گرمی اور بھوک سے عاجز ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ازراہ ترحم دعا کی حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک ابر کو ان پر سائبان کیا اور من اور سلوی بھیجا - اور من تر انگبین تھا سفید مثل برف کے یا نان میدہ سفید کے یا شہد یا کوئی اور نعمت کہ نازل ہوتی تھی - تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ من نازل ہوتا تھا مثل برف کے جو انکے درختون پر مقدار ایک صاع کے واسطے ہر انسان کے اور سلوی گوشت تھا یا مرغ یعنے جانور رفتون کی شاخون پر بیٹھتے تھے اور نغمہای خوش اور آوازہای دلکش انسے ظاہر ہوتی تھی پھر ایک ہوا چلتی تھی اور انکو ذبح کرتی تھی اور پر و پرزہ اوکے کر آتا تھا اندرون سے پاک بحرارت آفتاب بریان ہو کر گرتے تھے اور یہ کھاتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ یہ جانور درختون پر نغمات کر کے نیچے اوترتے اور انکے آگے آتے تھے اور یہ اونکو پکڑ لیتے تھے اور ذبح کرتے تھے اور پکاتے کھاتے تھے مگر یہ گاو خون اور استخوان نہ کھاتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ ایک ابر کو برانگیختہ کرتا تھا کہ یہ جانور مثل باران اوسمین سے گرتے تھے ایک کوس کے درازی تک ایک نیزہ کی بلندی سے ہر روز فجر سے طلوع آفتاب تک اور حکم تھا کہ دو سرے دن کیواسطے باسی کر کر مرکھ چھوڑین امتحان کے لیے ایکدن تر انگبین صاف تر اور جانور فربہ تر آئے اور انہون نے خلاف حکم دوسرے دن کیواسطے رکھ چھوڑے جانورون کا گوشت مر گیا اور اوس پر کیڑے پڑ گئے اور تر انگبین ہی بدبو اور متغیر ہو گیا اس سے پہلے کھانا مرتا اور بستانہ تھا ان کمبختون کے فضول خواہشون سے یہ بلا جہان مین نازل ہوئی اور تفسیر عزیزی مین در ذیل آیہ ﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ﴾ یعنے اور سائبان کیا ہمنے اوپر تمہارے بادلون کو اور اوتارا ہمنے اوپر تمہارے من اور سلوی - اور ابن عباس سے بھی منقول ہے کہ یہ غمام جنس غمام متعارف نہ تھا بلکہ یہ ابر خنک تر اور پاکیزہ تر تھا جیسا کہ اسی جنس سے ابر روز جنگ بدر ہمارے رسول مقبول علیہ السلام کے غزوہ مین بنابر امداد ملائکہ آسمانی اوسمین نازل ہوئی تھے - اور مجاہد سے منقول ہے کہ ہو الغمام الذی یاتی اللہ فیہ یوم القیمۃ ولیس بالسحاب - یعنے وہ غمام وہ ابر تھا کہ لاوے گا اللہ جل اوسکے دن قیامت کو اور نہین ہو گا سحاب - پس معنی اسکے یہ ہین

کہ تکون ابر کے دو طریق ہین اور طبیعی متعارف کہ بسبب اجتماع بخار اور غبار اور مکاثف انکی بعد پہونچنے طبقہ زمہریر کے اور متحلیل ہونا پانی کا صورت پذیر ہوتا ہے — دوسرے غیر طبیعی خارق کہ بسبب اخذ ازتھوڑے انوار کے جانب بالای عالم مثال سے بعالم شہادت اور خدمت ملائکہ کے نازل ہوتا ہے پس وہ غمام کہ تیہ مین بنی اسرائیل پر سایبان ہوا تھا قسم ثانی سے تھا نہ اول قسم سے اور یہ مراد نہین ہے کہ وہ ابر بعینہ غمام روز قیامت یا غمام روز بدر تھا اور خوب طرح سے سمجھا چاہیے کہ مفسرین اور اہل قصص نے لکھا ہے کہ ہمراہ سایبان اور نعمتین بھی اخیر سفر اور سرگردانی مین ارزانی ہوئین تھین ازانجملہ یہ کہ وقت شب ایک ستون نورانی انکے لشکر پر قائم ہوتا تھا کہ اوسکی روشنی مین کاروبار اور آمد و رفت کرتے تھے اور کپڑے پرانے اور میلے نہ ہوتے تھے اور ناخن اور بال انکے نہ بڑھتے تھے کہ منڈانے اور کترواںے کی حاجت پڑے اور ایک روایت یہ ہے کہ کپڑے پرانے اور میلے تو ہو جاتے تھے لیکن جب انکو آگ مین ڈالتے تھے تو پاک اور بیکیزہ ہو جاتے تھے اور بعد پرانے ہونیکے جب آگ مین ڈالتے تھے تو جل جاتی تھی اور جلتے نہ تھے اور جو فرزند کہ اس سفر مین پیدا ہوتا تھا کپڑے پہنے ہوئے ولادت پاتا تھا اور قدناو در روز بروز نمو کرتا تھا تو وہ کپڑے بھی بڑھتے جاتے تھے — اب جاننا چاہیے کہ من وسلوی باتحقیق کیا ہے اور کیونکر تھا لکھا ہے کہ طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب مین مانند برف کے برستا تھا اور لشکر کے آدمی اوسکو چادرون اور کپڑون پر لیتے تھے اور ہر خانہ جمع کرتے تھے کہتے ہین کہ ہر آدمی کے واسطے بقدر ایک صاع کے چار سیر رائج اس شہر کے ہوتے ہین جب ہوتا تھا اور تمام روز اور سکو مانند قند و شکر کھاتے تھے اور چند روز تک متصل برستا تھا بلکہ روز جمعہ مضاعف برستا تھا کہ ہر آدمی کو دو روز کفایت کرے اور ہفتے کے دن خلق نہ برستا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اہل لشکر کو فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن دونہ چنیدہ چاہیئے کہ ہفتے کے واسطے ہی روز ذخیرہ کرلو کہ کل نہین برسے گا ولیکن نیا دونہ ایک دن سڑ ذخیرہ نکریا * درحقیقت من کی اصطلاح تحقیقین حکما مین یہ ہے کہ بخار اور دخان جب جدا جدا زمین سے آسمان پر جاتے ہین بھاپ اور برق اور رعد اور صواعق اور شہب اور ذوات الانواب یعنے ستارہ دمدار پیدا ہوتے ہین چنانچہ تفصیل اوسکی اپنے مقام مین مشروحا بیان ہوگی خلاصہ یہ کہ بخار اور دخان باہم مرکب ہوکر صعود کرتے ہین پس اگر دخان لطیف اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور حرارت عمل باعتدال کرتی ہے اور وہ بخارات مقتضا عدد متحلیل بآب ہوتے ہین تو مانند ژالہ اور برف منعکس ہوتے ہین اوسی قسم سے یہ ترنجبین بھی ہے اور اسیطرح وجود اسکا ہوتا ہے اور اگر احیانا یبوست غالب ہووے اور حرارت عمل کرے باعتدال اوسکو خشک انجبین کہتے ہین اور اگر رطوبت اور یبوست دونون باعتدال ہون اور عمل حرارت بھی باعتدال ہو اوسکو شیرخشت اور شیرخشک کہتے ہین اور اگر بخار و دخان دونون لطیف الجوہر ہوون اور حرارت معتدلہ اوسمین تاثیر کرے اوسکو من کہتے ہین اور اگر حرارت مغلوب یا معدوم ہووے اوسکو طلول فاسدہ یعنی شبنم متعارف کہتے ہین کہ کچھ مزہ نہین

نہین رکھتی اور یا بفعل اصطلاح اطبا مین کو عام استعمال کرتے ہین ہر تخم درخت یا پتہر پر گرے اور کچہ مزہ اور مزاج جسم
پونچاوے اوسکو داخل من جانتے ہین مثل ترانجبین اور شیرخشت اور گزانگبین اور بید انگبین وغیرہ اور خاصیت اوس من
کی کہ مذکور ہوا یہ ہے کہ گرم ہے درجۂ اول مین اور رطوبت اور یبوست مین معتدل ہے سینے کو نافع ہے اور رطوبت بلغمی یعنے
پیپڑہ کو زائل کرتا ہے اور اوسکی خشونت کو نرم اور کھانسی کہ رطوبت سے ہووے نافع اور سترخای معدہ کو نافع اور طبیعت کو محکم
رکہتا ہے اور صفرا کو سودمند ہے اور غمناک کرنا اوسکا پیٹ پر مسافر نکو کہ مختلف پانی جا بجا کا پیتے ہین نافع اور چند رتی تا سات اوسکا
یعنی دماغ کو پاک کرتی ہے اور بادہاے غلیظ کو نکالتی ہے اس جہت سے اہل وسواس اور باخولیا اور اصحاب اوہام کو بہت مفید ہوتا ہے
اور یہی نکتہ نزول اس نوع سے بنی اسرائیل پر منظور الٰہی تہا کہ انکے دماغون کو تصفیہ حاصل ہووے تا شبہات واہیہ وہمیہ انمین
رسوخ نہ پکڑین اور عرف مین من کو عام تر استعمال کرتے ہین پس جو چیز کہ بے تعب اور مشقت کہانیکے واسطے میسر آوے اور حاجت
زراعت اور حصاد اور یاس اور طبخ اوسمین نہووے اوسکو من کہتے ہین کہ واسطے کہ ہو منا من المنّ علی عبادہ یعنے وہ من وہ ہے
کہ ازراہ فضل خدا نے اوپر بندون اپنے کے اور اسی معنی سے جو کچہ کہ صحیحین اور اور کتب معتبرہ حدیث مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الکمأۃ من المنّ وماؤہا شفاء للعین یعنے کمہی تخم من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکہون کے
اور عند الاطبا پانی اوسکا بیاض چشم کو جلا دیتا ہے علی الخصوص وہ پانی کہ رہتی وقت اوسمین سے نکلتا ہے اوسکے آب تازہ مین کچہ تمر
حل اور پروردہ کیا جاوے مقوی اجفان اور قوت روح اور نور باصرہ کو زیادہ کرتا ہے اور آب نزول کو رافع اور پوشیدہ ورم ہے
کہمبی بضم کاف و اشتمام ہا دونون و کسر باء موحدہ و یای تحتانی نام ایک بیج کا ہے کہ عفونت زمین سے موسم ربیع مین اکثر گیہون
اور دامنہ پہاڑ مین مدور مرغ تنگ ساق و بے برگ پیدا ہوتی ہے اور کچہ مزہ اور بو اوسمین نہین ہوتا اور اوسکو خام اور پکا کر کہاتے
ہین اور اوسکو عربی مین نبات الرعد کہتے ہین — اور جنس من سے اسواسطے کہا ہے کہ یہ بی بے ساختہ اور پرداختہ پیدا ہوتی ہے کوئی
اوسکو بوتا یا پرورش کرتا نہین اور اس نظر سے من بہت چیزون کو شامل ہے جیسے جہاڑی بوٹی کے بیر اور غلہ خورد مثل شاہ بلوط
یعنے چینہ اور کوٹو اور کودون اور حدیث سے یہ مراد نہین ہے کہ کماۃ وغیرہ جنس من بنی اسرائیل سے ہے کسواسطے کہ روایات
صحیحہ مین ثابت ہوا کہ من بنی اسرائیل وہی من حقیقی تہا چنانچہ توریت وغیرہ کے ترجمون مین شکل اور چہرہ اوسکا تشریح تمام بیان
کیا ہے اور اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ من اور سلوی دونون ایک مرتبہ نازل نہین ہوئے تہے بلکہ پہلے من اوترا تہا اور ایک مدت اکیلا
وہی انکی غذا رہا بعد برسکے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہر روز یہ شیرینی کہاتے کہاتے ہمارے منہ کا مزا بگڑ گیا ہے ہم چاہتے ہین

کو کسیطرح سے ذائقہ تبدیل ہووے کوئی چیز نمکین جناب الٰہی سے طلب کرنی چاہیے بلکہ امنین بعضے شوخ طبعون نے کہا واللہ قد قتلنا
علاوتہ - یعنے قسم ہے خدا کی کہ قتل کیا ہمکو شیرینی اوسکی نے - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر جناب الٰہی مین دعا کی اور حق تعالےٰ
نے سلوی بہنے نازل کیے اور سلوی نام ایک جانور کا ہے کہ اوسکو سمانی بروزن چغانی اور ہندی مین توکر کہتے ہین اور مسکن اس جانور کا
اکثر کنار دریای شور ہے کہ اطراف مصر و حبش مین بہت ہوتا ہے اور طریق نزول اوسکا اسطرح پر تھا کہ جب اخیر روز ہونا تھا تو باد
جنوب ان جانورون کو کنار دریا سے اوٹھا کر حوق حوق لشکر بنی اسرائیل پر گراتی تھی اور بنی اسرائیل ان جانورون کو پاتے اور چاروں
اور چوب وغیرہ سے شکار کر کر ذبح کرتے تھے اور بقدر کفایت اپنے عیال کو صرف مین لاتے تھے اور حکم ذخیرہ کا نہ تھا مگر سوای دن
جمعے کے کہ ہفتے کے واسطے رکھہ چھوڑتے تھے اور بعضے حریصان بنی اسرائیل کہ گوشت ہفتے کے سوا ذخیرہ کرتے تو وہ مڑتا تھا چنانچہ
حدیث شریف مین بھی اس معنی کی طرف اشارہ واقع ہوا ہے اولا حوا لم تخن انی زوجہا الدہر ولولا بنی اسرائیل لم یخبر اللحم اور اہل لغت
نے احوال سمانی لکھا ہے کہ وہ ایک جانور ہے کہ دریا مین رہتا ہے اوٹھتا ہے اور اوسکو قتیل الرعد بھی کہتے ہین کسواسطے کہ جب وہ گرجتا ہے
رعد سنتا ہے اوسیوقت مرجاتا ہے یعنے بسبب کمال نعمت تلب آواز سخت سننے کا تحمل نہین رکھتا اور اس جانور کا مزاج ہے یعنے پتہ بطیخ
لعوق استعمال مین لانا صرع کے واسطے خیلو مفید اور خون اوسکا کانون پکانا مرگی درد گوش اور پیٹ اس جانور کی سرگین خشک سے
بہت مناسبت رکھتی ہے اور جثہ مین اور شکل مین یہ جانور چھوٹے مرغ جیسا ہوتا ہے اور مزاج مین اوس سے لطیف تر مائل بگرمی
اور کیموس خوب پیدا کرتا ہے اور خوش طعم ہوتا ہے اور صحیح ضعیف المزاج اور ناتوان کو غذای نیک اور گوشت اسکا سنگ گردہ
اور مثانہ کو نکالدیتا ہے اور مدر بول ہے اور زبان شیرازی مین اس جانور کو آردہی کہتے ہین اور لکھا ہے کہ جب اس جانور کے
کھانے پر مداومت کرین سخت دل کو یہ نرم کرتا ہے - اور یہ نکتہ نزول اس جانور اور کھلانے گوشت اسکے بنی اسرائیل کو منظور الٰہی
تھا مین کے کھانے سے انکا اعتقاد پاک اور اسکے گوشت کھانے سے دل انکے نرم ہووین اور اخلاق اور اعمال انکے درستی پکڑین القصہ
جب پندرہ مہینے اس تیہ مین بسر ہوئی بنی اسرائیل پھر حضرت موسیٰ کی خدمت مین آئے اور کہا عرصہ دراز سے بسبب تناول من سلوی کے
تنگ آگئے ہین اور رغبت اسپر نہین ہے بغیر اور مطعومات کے چارہ نہین ہمکو پیاز اور لہسن اور بقول اور نباتات ارضی کی کھانے کو طبیعت راغب بہت ہے چنانچہ
خدا بیفرماتا ہے ﴿ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا
وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ﴾ - اور جب کہا تمنے اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر کھانے ایک کے پس مانگ واسطے ہمارے پروردگار
اپنے سے نکالے واسطے ہمارے اوس چیز سے کہ اوگاتی ہے زمین ساگ اوسکے سے اور ککڑی اوسکے سے اور گیہون اوسکے سے اور مسور اوسکے سے اور پیاز اوسکے سے

اور جو چیز کہ اوگاتی ہے اوسکو زمین بقول یعنے ساگ اور سبزی مثل خرفہ اور پالک اور مینتھی اور سوہ اور ترکاری خوردنی کہ اوسکو خام کہنا بھی متعارف ہے مثل پودینہ اور دھنیا اور اجمود اور ترہ تیزک کہ ہم اس قسم کو احرار بقول کہتے ہین اور ککڑی کھیرا کو بھی خام کہا جاتا ہے اور قائم مقام غذا ہوتا ہے اور گیہون اور مسور اور پیاز ایھ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ ط اِھْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ یعنے کہا گیا بدلتے ہو وہ چیز جو وہ ناقص ہے بدلے اوس چیز کے کہ وہ بہتر ہے اترو کسی شہر مین سے پس تحقیق واسطے تمہارے ہے جو مانگا تمنے - اگر تمسے ہوسکے شہر مین جاؤ کہ وہان یہ چیزین موجود ہین اور کہا تم عجب قوم جاہل ہو کہ نباتات ارضی کو بوجہ مشابہت سماوی انعام الٰہی پر اور طعام جسمانی کو مائدہ روحانی پر ترجیح اور تفضیل دیتے ہو اور پھر حضرت موسےٰ اور ہارون نے فرط جہالت بنی اسرائیل اور قساوت قلوب انکے سے باہمدگر مشورہ کیا اور چاہا کہ قوم کے درمیان مین سے نکلجاوین اور اون جاہلون کو بحال خود چھوڑ دین لیکن چونکہ معبد متحمل مہمات عالم مین منجملہ لوازم احتیاط ہے انکی کلام متوحش پر ملتفت نہوئے اور عروۃ الوثقی شکیبائی کو مضبوط دست ارادت مین پکڑا اور منتظر امر حضرت الٰہی رہے چنانچہ بادنی فرصت حضرت منتقم قہار تعالیٰ شانہ نے نامرادی اور مذلت اور خواری انپر متعین کی اور روز بروز محنت اور مصیبت بنی اسرائیل پر مضاعف ہوئی تا آنکہ مدت چالیس سال تمام مین تمامی وہ جماعت کہ بریہ فالیش مین بسر کرتے تھے بیس برس سے زیادہ اور پچاس برس سے کم تھے منعدم اور فانی ہوگئے اور ایک شخص نے انمین سے خلاصی نپائی - مگر یوشع بن نون اور کالوب نے اور کہتے ہین اوس مدت مین جتنے بنی اسرائیل کہ ہلاک ہوئے اوسیقدر انکی نسل سے پیدا ہوئے چنانچہ جسقدر کہ بروقت عرض لشکر قبل از دخول تیہ تعداد اونکی شمار کی گئی تھی اوستنے ہی ہنگام خروج گنے گئے بلا زیادہ و نقصان وذلک من قدرۃ ملک المنان و اصح ہو کہ ذکر وفات حضرت ہارون علیہ السلام اکثر تواریخ مین اسطرح مرقوم ہے کہ حضرت ہارون نے تیسرے سال بلدیہ تیہ مین وفات پائی اور بعض نسخ مین مرقوم ہے کہ غرہ شہر آبان مین کہ پانچوان مہینہ چالیسوان سال ابتلای تیہ سے تھا وحی الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی کہ ہارون کی وفات نزدیک ہوئی فلان مقام مین یہ تفصیہ درپیش آویگا اوسیوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون و اور ایک قول سے شبیر و شبر بھی کہ فرزندان ہارون تھے انکو ہمراہ لیکر کوہ شوبک کی طرف متوجہ ہوئے اثنائے سیر مین ایک مقام پر پہونچے کہ ہوا اوسکی عطر آمیز اور عنبر بیز تھی اور وہان ایک مکان مکلف نظر آیا اور اوسمین ایک تخت بلند فرش نفیس سے مفرش پایا اور ایک درخت عجیب عدیم النظیر اوسپر سایہ افگن دیکھا حضرت ہارون نے جونہی اوسکے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اسوقت میری یہ آرزو ہے کہ ایک ساعت اس تخت پر استراحت کرون اور ایک لحظہ کلفت راہ سے آرام لین لیکن خوف ہے اس بات کا کہ مبادا صاحب خانہ آجاوے اور مجھپر خفا ہو حضرت موسیٰ نے کہا کیا مضائقہ ہے اپنی مراد حاصل کرو اگر صاحب خانہ

آجاویگا تو اوس سے مین عذر خواہی کرلونگا انہون نے کہا کہ تنہا اسپر سونے سے مجکو آرام نہین ہونے کا میرا یہ جی چاہتا ہے کہ تم بھی میرے ساتھ اس امر مین شریک ہو اور یکان راہ کو دور کرو اگر شاید مالک آجاوے تو تحمل غضب اور عتاب مین بھی اوسکے دونون شریک ہوون پس حضرت موسی علیہ السلام نے قبول کیا اور انکے ہمراہ اوس تخت پر لیٹ گئے اور جب حضرت ہارونؑ نے تکیہ پر سر رکھا اجل موعود پہونچی اور انکی روح پاک بخطائر قدس خرامان ہوئی اس اثنا مین حضرت موسی علیہ السلام نے اوسپر سے اوسکو کہ چاہا کہ بتکفین و تدفین مصروف ہوون وہ روضہ مع تخت ناپدید ہو گیا انہون نے قوم پاس آکر صورت واقعہ بیان کی بنی اسرائیل نے کہا موسی علیہ السلام نے ہارونؑ کو ازروے حسد مارڈالا اسواسطے کہ وہ ہمکو اوس سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور انکو یہ بات ناگوار تھی حضرت کلیم اللہ نے یہ امر سنکر دعا کی کہ الٰہی ان کور باطنون کو اوسکا جنازہ دکھادے چنانچہ وہ تخت مع ہارونؑ اوس جماعت پر ظاہر ہوا اور ہارونؑ نے زندہ ہوکر کہا موسیٰ اس تہمت سے مبرا ہے بنی اسرائیل بنظور اس اعجاز نمایان کے طعنہ زنی سے باز رہے اور الفاراز نامی پسر ہارونؑ کو انکا خلیفہ کیا اور پھر اوس جگہہ کہ وہ تخت ناپدید ہوا تھا ایک عمارت عالی بنائی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہم السلام پہاڑ پر گئے اور ہارون نے وہان وفات پائی حضرت موسیٰ نے مراجعت کی بنی اسرائیل نے اونکے قتل پر اونکو متہم کیا پس بفرمان خدا تعالیٰ فرشتے حضرت ہارون کو اوٹھاکر روبرو قوم کے لائے اور اقرار ہلاک برگ طبیعی کروایا کہ انکو تسلی حاصل ہوئی اور بعد اسکے فرشتے اوسکو لیگئے اور ایک جگہہ پر دفن کیا کہ کوئی اوسکی قبر پر مطلع نہوا مگر ایک شخص کہ اللہ نے اوسکو گونگا بہرا کردیا واللہ اعلم اور عمر بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ اور ہارونؑ عاروں کی طرف گئے تھے وہان حضرت ہارون مرگئے اور حضرت موسی علیہ السلام نے وہین دفن کردیا جب وہان سے بنی اسرائیل کے پاس آئے سب نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہا کہ تونے اوسکو مارا ہے حضرت موسیٰ نے بدرگاہ باری تضرع اور زاری کی وحی آئی کہ بنی اسرائیل کو اوسکی قبر پر لیجا کہ مین اوسکو وہان زندہ کرونگا جب انکو وہان لیگئے ندا کی اور آواز دی کہ یا ہارون یہ قبر سے نکلے اور اپنے سر کے بالون کو جھاڑنے لگے حضرت موسیٰ نے کہا ای ہارونؑ مینے تمکو مارا ہے سچ بتاؤ کہا تمین اپنی موت سے مرے ہو حضرت موسی علیہ السلام نے کہا پھر اپنے خواب گاہ مین چلے جاؤ اور حضرت موسیٰ پھر قوم کے ساتھ تیہ مین آئے **اور عمر** حضرت ہارونؑ کی حضرت موسی علیہ السلام کی عمر سے معلوم ہوتی کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰ سے تین یا چار برس بڑے تھے **اور حلیہ** انکا اور حضرت موسی علیہ السلام کا ایک تھا مگر نے الجملہ اونسے بہ دراز قد تھے چنانچہ عنقریب بیان کیا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

اور کیفیت وفات حضرت موسی علیہ السلام مین اقوال مختلف ہین الاجوکہ مناسب بذوات مقدسہ و نفوس ذاکیہ حضرات انبیا علیہم السلام ہین وہ لکھے جاتے ہین ارباب انساب کہتے ہین کہ جب زمان ارتحال موسیٰ نزدیک پہونچا فرمایا کہ شمار بنی اسرائیل پھر کیا جاوے

اور احوال اون لوگون سے کہ ہنگام خروج مصر ہمراہ تھے تفحص کریں چنانچہ نقیبان نامور مجدد اس امر مین مشغول و مصروف ہوئے
انھون نے سوای یوشع اور کالب کے کسیکو اونمین سے زندہ نپایا تو صورت حال حضرت موسیٰ سے عرض کی آپنے حکم دیا کہ انکی اولاد خورد
و کلان کو حاضر کریں جب سب بزرگ و کوچک جمع ہوئے حضرت نے احکام توریت اور مضمون الواح اخیرا عادہ کیا اور معانی
اوسکے عبارت سلیس سادہ بیان بدیع کر دشن فرمائی اور انکو تدریس و تعلیم فرزندون کی وصیت کی اور کاتبون کو مقرر فرمایا تا نقلین
توریت و الواح کی لکھکر اجزا اپنے کے حفاظت کرین اور بعد اسکے اپنے خط مبارک سے جو ایک کتاب تمام و کامل لکھی اور حضرت جبرئیل
سے مقابلہ کرا کر اسمہارون کو تسلیم کی اور صندوق الشہادت مین رکھی اور جب اور کاتبون کی کتابین تمام و کمال لکھین سب کتابون
منقولہ کو اپنی کتاب مذکور سے مقابلہ اور تصحیح کیا اور سبط بسبط تقسیم کرین کہ ہر سبط کو ایک کتاب دی اور ساتوین ماہ آوار کو
پھر اپنی قوم جمیع کی اور مجلس عظیم ترتیب دی اور بنی اسرائیل کو حوالہ بخدا کیا اور حضرت یوشع کو حمایت اور ہدایت انکی تفویض کی
اور بہ تبریہ و حمایت مہمات انکو وصیت کی اور سبط کو بمتابعت یوشع مامور کیا اور فرمایا آج کہ ساتوین ماہ آوار ہے میری عمر بیس
بیس برسکی ہوئی اب نزدیک ہوا کہ مین دنیا سے رحلت کرون اور مرضی میری یہ ہے کہ ایک بندگان خدا مین سے کہ باخلاص نیت تمتع
ممتاز ہو وہ میرا خلیفہ رہے اور کسیطرح میری وصیت مین قصور و فتور نکرے اور راہ دین مین ثابت قدم رہے اور غیر خدا سے
سے اجتناب نچاہے تا ہر کوئی قیامت کو دن میرے زمرہ مین محشور ہو اور محبوب خدا ہوے اور میری وصیت حرز جان کرے اور میرے
نزدیک یہ سب صفات حسنہ باری تعالیٰ و تقدس سے ذات یوشع مین موجود ہین وصیت کین تم سبکو محبت اسکی اور اسکے اتباع و احکام کی
اور جو پیغمبر کہ اسکے زمانے مین مبعوث ہو لازم ہے اور قطعاً خلاف انکا نہ کرین اور فرزندان ہارون سے کہ امام اعظم ہین بر حذر رہین
اور انکے انکار پر مبادرت نکرین کہ موجب سخط الٰہی ہوگا اور انتقام اوسکا تم سے لیا جاویگا سب بنی اسرائیل نے وصایا حضرت موسیٰ
کے قبول کیے اور اس باب مین وثیقہ لکھا اور اپنی دستخط سے موشح اور مزین کیا پھر بعد اتمام وصیت تمام قوم کو ایک ایک سے گلے
کر کر وداع کیا اور حضرت یوشع کا ہاتھ پکڑ کر بنی اسرائیل مین سے نکل کر روانہ ہوے جب مسافت کثیر طے کی تو ایک جبل
مغرب کی طرف سے چلنی شروع ہوئی چنانچہ اوسکے اثر سے حضرت یوشع کو معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کا وقت وفات آن پہونچا بیچارہ
حضرت موسیٰ نے یوشع کو گلے لگا کر وداع کیا اور پیراہن مین سے غائب ہوگئے ناگاہ کہ حضرت موسیٰ ناپدید ہوئے اور پیراہن حضرت
یوشع کے ہاتھ مین خالی رہگیا یہ وہان سے متاسف اور ملول بنی اسرائیل کے پاس آئے اور صورت حادثہ بیان کی قوم نے انکو بجو
موسیٰ متہم کیا اور ایک جماعت انپر معین کی تا بعد از ثبوت یوشع کو بقصاص پہونچادین ہوکلون نے رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص

کہتا ہے کہ یوشع خون موسیٰ سے بیگناہ ہے حق تعالیٰ نے اوسکو بمقصد صدق جاری دی ہے یہ حال سنکر دو سرہزون سردار ان
قوم نے حضرت یوشع سے عذر خواہی کی اور اپنے خیال فاسد سے درگذرے اور ایک روایت اسطرح پر ہے کہ بعد انتقال حضرت ہارون
ملک الموت اسلئے قبض کرنے روح حضرت کلیم اللہ کے آیا حضرت نے کہا ای ملک الموت کیا ہر کلمہ بواسطہ حق تعالیٰ سے مینے سنا اور اوسکے
ساتھ ہمکلام ہوا اسطور پر کہ کوئی درمیان مین نرہا مجکو قسم ہے ساتھ عزت اوس خدا کے کہ جسنے مجکو نعمت پیغمبری دی اور بسوی بنی اسرائیل
بھیجا کہ جانکو بھی بے واسطہ اوسکو سونپونگا اور تیرا توسط نہین رکھنے کا اگرچہ تجکو موصل الحبیب الی الحبیب جانتا ہون ملک الموت گیا اور کہا
آہی تو جانتا ہے کہ تیرا کلیم مجکو جان تسلیم نہین کرتا اور بعضی احادیث نبوی اور اقاویل مصطفوی مین آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے ملک الموت کو منہ پر ایسا تماچا مارا کہ ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی اوسنے جاکر کہا خداوندا مجکو تونے ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ موت کو
نہین چاہتا اور یہ میری آنکھ کو کر دی خدا تعالیٰ نے اوسکی آنکھ کو شفا بخشی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ اور زندگی سے بہرہ مند ہووے تو اپنے ہاتھ کو ایک گائے کی پیٹھ پر رکھ جتنے بال کہ تیری مٹھی مین آوین بعدد ہر سوا ہر برس تیری
عمر مین بڑھ جاوین گے انہون نے کہا خداوندا پھر کیا ہوویگا فرمایا آخر موت آویگی اوسوقت حضرت کلیم اللہ نے کہا مینے مرنے پر اقرار کیا
اور بدل راضی ہوا اور بعضے روایت کرتے ہین کہ خطاب آیا کہ ای موسیٰ تو نہین چاہتا کہ میرے پاس آوے کہا یارب چاہتا ہون مگر یہ آرزو
ہے کہ ایکبار پھر اوس مقام مقدس پر پہونچون اور تیری مناجات کرون اور تیرا کلام مسنون زبان پہونچا کہ آنحضرت موسیٰ علیہ السلام
طور پر گئے اور دلمین خیال گذرا کہ چھوٹے چھوٹے فرزندمیکیں کہتا ہون کسکو سونپون ندا آئی کہ ای موسیٰ اپنا عصا زمین پر مار حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے عصا زمین پر مارا زمین پھٹ گئی اور دریا ظاہر ہوا پھر خطاب پہونچا کہ اسپر بھی مار جب عصا دریا پر مارا ایک سیاہ
پتھر بقدرت حضرت داور انکو نظر آیا پھر حکم ہوا کہ اسپر بھی مار عصا پتھر پر مارا اوسکے دو ٹکڑے ہوگئے اور اوسمین سے ایک کبر اسفید اور
سبز گہانس لیے ہوئے نکلا اس مضمون کی تسبیح کہتا تھا کہ پاکی ہے خالص اوس خدا کو کہ مجکو دیکھتا ہے اور کلام میرا سنتا ہے اور مقام میرا جانتا ہے
اور روزی مجکو پہونچاتا ہے خطاب آیا کہ ای موسیٰ اس کبر کو ثبیر کے نیچے قعر دریا مین سنگ خارا کے درمیان مین ہو تا تجھین تیرے
فرزندون کو کیونکر فراموش کرونگا حضرت موسیٰ خوشدل ہوکر وہان سے پھرے راہ مین دیکھا کہ سات آدمی قبر کھود رہے ہین حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ قبر کسکے واسطے ہے انہون نے کہا واسطے ایک دوست کردوستان خدا سے اور صاحب اس قبر کا تیری قدر کو برابر
حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس قبر مین بیٹھے اور کہا کیا اچھی قبر ہے کاش میری واسطے ہوتی حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشتی لائے اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے سونگھا اور جان بحق تسلیم کی فرشتون نے انکو غسل دیا اور حلۂ بہشت سے کفن پہنایا اور نماز پڑھی اور وہین دفن کیے

اور وہ قبر نظر انسان سے ناپدید ہوگئی تاکوئی نجانے کہ یہ کہاں مدفون ہیں اور بستان فقیہ میں لکھا ہے کہ عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایکسو تیئیس برس کی تھی اور معالم میں سورۂ مائدہ میں اور انوار التنزیل میں سورہ شعرا میں ایسا ہی کیا ہے کہ ایکسو بیس برس کی تھی اور ایکسو پچاس اور ایکسو سائھ بھی روایت میں آئے ہیں **حلیہ** حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون حضرت موسیٰ گندم گون دراز قد مجعد موی تھے اور انکے منہ پر ایک تل تھا اور حضرت ہارون کا قد انسے کشیدہ تر تھا اور رنگ انکا سفید تر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین یا چار برس بڑے تھے اور ضخیم البدن اور عظیم الجثہ تھے **صفات** حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا ہے اولوالعزم چہارمہین اور پیغمبر عالی شان اور بغایت مغلوب الغضب تھے اور حضرت ہارون صابر اور **متحمل تحقیق اسامی و القاب** مین ایک جماعت کہتی ہے کہ موسیٰ لفظ معرب ہے اور نام انکا زبان عبرانی مین بسبب یہ تھا کہ دختر فرعون نے انکی حالت تسکین تابوت مین یہ نام اشتقاق کیا تھا اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ موسیٰ قبطی مین بمعنی آب ہے اور سی درخت کو کہتے ہین چونکہ تابوت انکا دریا مین پانی اور درخت کے پاس پہنچے صندوق چوبی دریا مین سے ہاتھ آیا اسم موسیٰ انپر جاری کیا اور القاب مشہور انکے کلیم اللہ اور کلیم اللہ اور صفی اللہ اور ہارون زبان عبرانی مین سرخ و سفید کو کہتے ہین چونکہ اس صفات کے ساتھ موصوف تھے انمین اس لفظ سے مشتہر پایا **اور انکا وزیر اور امام اور خلیفہ ہے اور صفتین** انکی اوائل حال مین حضرت موسیٰ علیہ السلام ایام قبطیان اور بنی اسرائیل کہتے تھے جب حضرت شعیبؑ کی خدمت مین گئے تو راعی ہوئے اور شبانی کی گرچہ بعثت سوای تبلیغ رسالت و ہدایت ہدایت قوم کسی اور مہم پر توجہ نکی اور حضرت ہارون علیہ السلام بدو حال مین تاجر تھے فائز الامر حضرت موسیٰ کے وزیر ہوئے **شرایعتین** انکی شروع بعثت مین تمام ملت ابراہیمی تھی اور جب توریت انپر نازل ہوئی تو حکم ثبت بعضے اور بدیل اور نسخ بعضے سابق صادر ہوا اور بعضی چیزین جو پہلے حلال تھین حرام ہوگین مگر جو بعض کہ مباح نہ تھا حلال ہوا اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ مین فصل ترقیمہ سے **مدفن عالون** انکا باتفاق جمہوع اہل تاریخ یہ ہے کہ قبر موسیٰ علیہ السلام معلوم نہین اور اہل کتاب کہتے ہین کہ قبر ہارون ہر مین کے پہاڑ پر کوہ نیلیون مین واقع ہے واللہ تعالیٰ اعلم بحقائق الاحوال **فصل** گیارہ ۱۱ اندر بیان معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام مین معجزات حضرت کی بہت ہین اکثر اوقات افعال و اعمال خارق عادات ہوتی تھے اور چونکہ انسے ظہور مین آتا تھا غرابت رکھتا تھا اور اگلے انبیا کے معجزے بھی انکی زمانے مین متعاقب حادث ہوتے تھے مگر یہ انکا معجزہ بہت مدت تک رہتا تھا اور زمانہ ممتد اوسپر مقتضی ہوتا تھا جو معجزے انکے کہ اثنائے قصے مین گذارش ہوئی اور سوای انکے اٹھائیس ہین اس ترتیب سے اعصا کہ بشتمل تھا

چند معجزون پر کہ بعضے اونمین سے مذکور ہوے ۲ یدبیضا ۳ تبدیل آل فرعون اور نقصان ثمرات اور مزروعات ۴ وقوع طوفان
۵ دردجراد وقمل یعنے ۶ ضفادع یعنے ۷ انبعاث قمل یعنے پیدا ہونا جوؤن کا ۸ ظہور ضفادع یعنے آنا میڈکون کا ۹ بدل جانا پانی کا تے
خون کے ۱۰ انقلاب جواہر دراہم ودینار واحجار کہ پتھر ہوگئے تھے ۱۱ انبات اشجار ۱۲ انفلاق بحر ۱۳ انشباک آب یعنے سوراخ ہونا
پانی کا اور خشک ہونا زمین سے ۱۴ حیات طفل ماشطہ فرعون اور گواہی اوسکی صدق نبوت انکی پر ۱۵ ہلاک ہونا عیص
بن عنق کا اٹھ ہاتھ سے ۱۶ زندہ ہونا عظامی نبی اسرائیل کا بعد ہلاک ہونے صاعقہ سے ۱۷ ظاہر ہونا نقطہای زرین کا زبان
گوسالہ پرستون پر ۱۸ انباست خاکستر گوسالہ کو صنعت اکثیر بہ بقایت قدرت اور جاپڑنا کا اسپر موسوم صنعت مین اوسکی صنعت
بیان کی ہے ۱۹ اربعین شفاعت کہ چالیس دن کا تیہ مین ہے ۲۰ اربعین آنضرت کا واقعی مدت ایک جگہ کھڑے رہنے کی ۲۱
قصہ بقرہ ۲۱ ہلاک قارون ۲۲ نزول من وسلوی ۲۳ انفجار آب معجزہ عصا سے ۲۴ تجدید ملابس وشباب قوم کہ مدت تک
تیہ پرانے نہوئے تھے اور روز بروز بہ برکت توجہ اشرف طراوت زیادہ ہوتی تھی ۲۵ زندہ ہونا حضرت ہارون کا انکی دعا سے
۲۶ ظاہر ہونا ابر مظلم کا کہ حرارت آفتاب بنی اسرائیل سے باز رکھے ۲۷ نازل ہونا الواح وتورات کا انپر ۲۸ معجزات انکی بدیہتہ الحکم
تھے کہ بنی اسرائیل مین ہزار برس تک باقی رہے اور حضرت عیسیٰ نے بھی کہا ہے کہ حضرت موسیٰ نے تمکو شفا حکمت عملی مین دی ہے اوسکو حاسل
اور ہندی مین وہی کہتے ہین زراور صوف اور کتان اور مقتول یعنے کتم اور نیز ہت جانا تھا اوسکو بھی ہارون مین جواہر نفیسہ
تعبیہ کیے تھے اور تین سطرین اوسپر لکھی تھین ہر سطر مین ایک نام تھا ایک نام حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کا نام اوس
مقام پر منقش تھے اور بسبب ان ناموں کے قاضی حروف تھی اوسپر ثبت تھی کہ نام اوسکا بدیہتہ الحکم رکھا تھا جب بنی اسرائیل مین کوئی
امر معضل حادث ہوتا اور کیفیت اوسکی کوئی نہ جانتا تو امام اعظم ہارون کے پاس جاتے اور وہ ہارون کہتے ہوتے پس وہ امام وہ جامہ کہ
اوسکا خاصہ تھا پہنتا اور بدیہتہ الحکم کو اون پتھرون پر آراستہ کرتا پھر جو چاہتا اوسکی شرح کرتا اور اوسی وقت بدیہتہ الحکم سے
جواب سنتا اور اگر بت کلام ہوتا تو کیفیت اوس صورت کی حروف مفردہ پر اوس جگہ ظاہر ہوتی اور وہ جگہ بہت روشن ہوجاتی
حال منکشف ہوتی جیسے کہ واقعان علم جفر حروف مفردہ سے آخر ج الفاظ خواہ بعبارت منثور یا منظوم بنا کر استنباط معانی
مطلب کرتے ہین ۔ کہتے ہین کہ حضرت یوشع کے زمانہ مین ایک شخص نے بہت سا روپیہ چرایا اور بسبب نہوئے گواہون کے کسیطرح
بدرجہ ثبوت نہین پہونچتا تھا حضرت یوشع نے اوس وقت پر عمل کر کر سارق کا نام پیدا کیا اور بعد از اعتراف اوسکے استیصال مین
مشغول ہوے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نام سارق کا عاما بن کرمی بن زندی بن زاح بن یہودا تھا اور مسروق کا کچھ نام

مرصع بجواہر اور عمامہ منسوج بزر و یواقیت اور قلادہ منقوش بصور عجیبہ اوسکے پاس سے نکلا اور اس اشعار سے اشتر اپنی اسرائیل کے دلونمین خوف ہوا اور پھر کسینے انمین سے اس فعل شنیع پر اقدام نکیا اور کوئی مرتکب اس امر قبیح کا نہوا ۱۲ ایک اور عجیب یہ تہا کہ ایک حوض پانی سے پر اور گرد اوسکے احاطہ بنا کر مقفل کیا تہا اور اوسکی کنجی حضرت ہارون کو دی تہی جب کسی شخص کو اپنی منکوحہ کی نسبت کچہ شک ہوتا تہا تو اوس حوض مین سے قدرے پانی ایک مٹی کی باسن مین بھرتے اور ایک اونگلی خاک سے آلودہ کر کر اوسمین جھاڑتے اور کچہ دعا پڑہکر اوسپر دم کرتے تو صورت حال مع نام اوس عورت کی اوسپر نمودار ہوتی اور پانی اوسکو دیتے کہ وہ پی جاوے پس اگر زانیہ ہوتی تو فی الحال سیاہ ہو جاتی اور اوسیوقت مر جاتی اور اگر صالحہ ہوتی تو کچہ مضرت اوسکو نہ پہونچتی اور اوسی سال مین اپنے خاوند سے ایک فرزند رشید کی حاملہ ہوتی اگرچہ بانجہ ہی کیون نہوتی چنانچہ یہ معجزہ بھی ہزار برس تک بنی اسرائیل مین باقی رہا **منقول ہے** کہ اوس زمانہ مین دو بہنین تہین ایک دو مرد سے ایسی مشابہ تہین کہ فرق اونکا بدشواری کیا جاتا تہا ایک کے خاوند کو اپنی بی بی کی نسبت بدگمانی پیدا ہوئی صورت حال الٰہ ہارونی سے ظاہر کی انہون نے ایک آدمی بہیجکر اوس عورت کو طلب کیا اوس زانیہ نے ازروے فریب اپنی بہن کو بہیجدیا اور اوس عورت نے آب معمولی سمجہکر عمل قبیح اوس سے صادر نہوا تہا کہ آسیب اوسکو نہ پہونچا پہر جب وہ خبیثہ اپنے گہر مین آئی اور اوسکی بہن نے استقبال کیا اور گلے سے لگایا اس صالحہ کا نفس کہ آب خوردہ تہا زانیہ کے دماغ مین پہونچا فی الحال سیاہ رو ہوگئی اور وہین اوسکا بدن پہٹ گیا اور مرگئی اور سبکو حیرت ہوئی **اور عمدہ غرائب حالات موسوی سے یہ ہے** کہ وفات انکی ساعت ولادت مین ہوئی بڑہاپے اور نقصان **فصل بارہوین** احوال یوشع بن نون علیہ السلام مین **قولہ تعالی** وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا یعنے اور جب کہا موسی نے واسطے جوان اپنے کہ نہ ٹلونگا مین یہانتک کہ پہونچونمین جاکر ملنے دو دریا کے یا چلا جاؤنگا مدتون تک ۔ باتفاق علمای سیر و تفسیر و بنص قرآن سے اس آیہ کریمہ مین یوشع بن نون ہے اور یہ منجملہ عظمای انبیاء سے ہین اور بدایت انکے قصے کی اسطرح پر ہے کہ جب بنی اسرائیل کو وفات حضرت موسی کی متحقق ہوئی ایک مہینے تک بعد ادای مراسم تعزیت بترسب عادت یمان حل وعقد امور انام تعلق و بسلسلہ مصالح جمہور کف کفایت حضرت یوشع مین دی اور انکے اوامر و احکام کی تعمیل کی اتفاقا چھٹے روز ماہ نیسان کے کہ سال اول وفات حضرت موسی علیہ السلام سے تہا حضرت یوشع پر وحی الٰہی بحکم فتح ارجا بنی اسرائیل نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ جو وعدہ تمنے موسی سے کیا تہا وہ آن پہونچا حضرت یوشع نے بسرعت تمام بنی اسرائیل کو مخالفت فرمان قضا جریان الٰہی سے ڈرا کر بحصول خیر بشارت دی

اور پس از تجویز لشکر بارہویں نیسان کو اریحا کی طرف متوجہ ہوئے لکھتے ہیں بروقت عبور لشکر آب اردن سے اجزای آب منشق
ہوئے اور راہ خشک پیدا ہوئی کہ بنی اسرائیل بفراغ بال گذر گئے اور بعد از عبور انکے اتصال اجزای متفرقہ ہوا اور بدستور رواں
بہنے لگا جب یہ معجزہ ظہور میں آیا حضرت یوشع علیہ السلام نے فرمایا کہ بارہ پتھر بڑے بڑے کنارہ اس مقام پر کہ لشکر گنگا تھا ظہور میں
آئے تو اوپر رکھکر ایک منارہ بنائیں تا موجب یاد داشت اس معجزہ کا ہووے اور اس مہینے میں قربانی فصیح بھی کی پھر دو مرد
صعالیک بنی اسرائیل سے چنکر بر سم جاسوسی اریحا میں بھیجے اور جب اونھوں نے وہاں سے پھر کر اوضاع اور اطوار مردم اریحا
سے مطلع کیا پس بزودی تمام حضرت یوشع علیہ السلام نے وہاں جاکر تین شہروں کو محاصرہ کیا منقول ہے کہ اریحا ایسا ایک
شہر بزرگ حصین تھا فصیل اور برج بارہ ہاتھ رکھتا تھا اور اس خاک زیر اوسکا گریبان ابر میں ہاتھ مارتا اور برج رفیع اوسکا
فلک البروج سے دعوی مساوات کرتا اور مشتمل تھا بنا ہای عظیم اور آبہاے روان اور باغہای فراوان پر اور چونکہ
اساس اور بنیاد اسکی غایت استحکام اور انتظام رکھتی تھی اسواسطے اکثر کوہ نشینون بنی اسرائیل کے قیاس میں ایسے شہر کی فتح
بعید اور محال معلوم ہوتی تھی چنانچہ حضرت یوشع نے آثار اس توہم کے بنور نبوت مندفع یافت کیے اور سا توین دن محاصرہ کرکے
مع روسا اور عظای بنی اسرائیل اور الیعازر کاہن اور صندوق الشہادت سات بار اس شہر کا طواف کیا اور ہر ایک دور کے
اوسپر ہونکی ناگاہ ایک بارہ دار اوسکا بیک بیت گر پڑا اور شہر بتمامہ اور تفصیل باوجود اس صیانت اور متانت ظاہری کے بزور قہر
ہو گیا اہل لشکر نے اریحا میں جاکر جسقدر جانور قتل و غارت کیا اور غنائم بسیار بتصرف ہوے حضرت یوشع علیہ السلام نے حکم کیا
جو کچھ لشکریون نے لوٹ میں لیا ہے حاضر کریں اور کچھ تصرف نہ کریں کسواسطے کہ اوس زمانہ میں غنیمت اہل توحید پر حلال
نہ تھی آوان بعثت حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مباح ہوئی۔ القصہ جب غنائم مقبوضہ لشکریون نے حاضر
کیا حضرت یوشع نے کہا اسکو آگ میں جلا دو کیونکہ حکم خدا تعالی اور فرمانی خاص یہی تھی اور علامت قبول نذر و قربان پاک
جلا دینا آگ کا تھا چنکہ ان غنائم کو آگ نے جلایا تو آپ نے فرمایا کہ عدم تصرف اشیاے غنائم میں بنا بر خیانت اور صدور امر ناملائم کے
ہے لاجرم بدیہۃ الحکم کے ساتھ بقرعہ کی اور اوس سے خائن کا نام ظاہر ہوا ہرگاہ اوسکو حاضر کیا وہ اپنے گناہ پر معترف ہوا اور ایک
سرگاؤ طلائی کہ بیاقوت و لآلی مرصع اوسنے پنہان کیا تھا بموجب حکم حضرت یوشع کے لایا اور اوسکو مع اوس سر طلائی مرصع غنائم کو
رکھا اوسیوقت آتش آسمانی اوس غنائم پر پہنچی اور مع خائن کے جلاکر خاک کر دیا اور ہنگام دخول شہر حضرت یوشع نے حکم کیا کہ
کوچاہیے کہ حضرت غافر الذنب سے مغفرت گناہان گذشتہ کی مسئلت کریں اور لشکر خلاص ہونے بلیہ تیہ سے بجالا دین ایکچ

زاہد اور پرہیزگاران اس قوم نے بموجب امر مودہ عمل کیا اور ایک طائفہ نے ازراہ نافرمانی اس دعای مغفرت کی عوض میں بطریق استہزا گندم طلب کیے کہتے ہیں کہ استہزا کرنے والے ستر ہزار آدمی تھے اوسیوقت صاعقہ آسمان پر سے نازل ہوا اور سبکو جانب شہرستان عدم روانہ کیا اور پھر حضرت یوشع علیہ السلام نے ایلیا کی طرف توجہ کی عمالقہ کہ وہاں تھے اکثر کو قتل کیا کہتے ہیں کہ شجاعت احسام اور صلابت اجساد انکی اس مرتبہ تھی کہ بیس نفر اور تیس نفر فی اسرائیل میں سے ایک شخص پر ایک شخص کی اور سی طائفہ کے جمع ہوتے تھے اور اسکے مقابلہ کرنے میں بدن سے عاجز ہوتے تھے اور بعد فتح کرنے ایلیا کے شہرستان بلقا میں گئے اور وہ بھی ایک شہر حکم تھا عمارت مضبوط اور اہالی وہاں کے بت پرست تھے زیر حکم بادشاہ بالق نام کے اور یہ حکم بھی بنی لنگ درمیان میں تھا اور یہ بزرگ ہوا کرتا جبار دست اور بانجدہ و فضلای بنی اسمعیل کی ایک قوم میں خدا پرست تھا کہ اسم اعظم جانتا تھا اور اوسکی برکت سے دعا اسکی باجابت مقرون ہوتی تھی جب حضرت یوشع علیہ السلام سرحد بلقا میں پہونچے بالق کو قوت مقابلہ اور مقاتلہ میدان کی نہ رہی کہ شہر بند ہوا اور بعد چند روز کے محاصرہ کے بادشاہ اور رعیت نے بعجز و لابہ اوسکو بلوا بھیجا کہتے ہیں کہ التماس کیا اوسکے پاس کہ بنی اسرائیل ہمارے ہاں بھیجدے تا ہم بیعت کریں یا اور کہا یوشع نے [illegible] اور بفرمان الٰہی اسکو اختیار دیا کہ ایمان لاوے یا جزیہ دیوے یا مقاتلہ کرے اوسنے ایمان کو اختیار کیا اور اسلام لایا اور [illegible] اوسنے بھی اسلام قبول کیا اور [illegible] اور حضرت یوشع علیہ السلام نے [illegible] اور بعد فتح بلقا کے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور

ہوئی اوسکے سبب تاخیر میری استدعا کی جاتی رہی تم باعتماد میری دعا کی غافل اور تدبیرون سے نہونا بادشاہ نے بموجب اشارت بلعم کے حکم کیا کہ تا عورتین فاسقہ فی الفور لشکر بنی اسرائیل مین جاوین اور جو کوئی جو کچھ کہے عمل مین لاوین اور عذر نکرین القصہ وہ عورتین لشکر گاہ مین گئین اور ایک نے اونمین سے اپنی کو ایک شخص پر کہ اکابر و عظمای بنی اسرائیل اور نقیب سبط شمعون بن یعقوب سے کہ زہری بن شلوم نام رکھتا تھا جلوہ دینا شروع کیا تا آنکہ زہری اوسکا تابع ہوگیا اور کہا مین جانتا ہون کہ تو کہیگا یہ عورت مجھپر حرام ہے حضرت یوشع نے کہا ہان تمہارا اس عورت کے گرد نہ پھٹکنا کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین سے زنا کریگا علت طاعون اوسیوقت آسمان سے نازل ہوگی زہری نے کہا مین تیرا کہنا نہین مانتا اور اوس عورت کو اپنے خیمے مین لے گیا اوسیوقت بلیۂ طاعون نے لشکر مین شیوع پایا اور جب مخاوبن عبزربن ہارون نے کہ ایک عظمای و اقویای قوم تھا اس معنی سے خبر پائی اپنا نیزہ لیکر زہری کے خیمے مین آیا اور اوسکو مع اوس عورت کے نیز مین پرو کر لشکر مین لیگیا اور دیر تک سب مین لیے کھڑا رہا اور کہا اب جو کوئی ان فاحشہ عورتون سے یہ حرکت کریگا اوسکی یہی سزا ہوگی بنی اسرائیل اس کارنمایان سے دست بردار ہوئے اور اون زانیہ عورتون کو لشکر مین سے نکالدیا اوسیوقت حق تعالی نے وبای طاعون کو موقوف کیا اور بسبب اس مصلحت اور مشورۂ ناپسندیدہ کے بارتعالی نے تاج عزفان بلعم کے سر پر سے اوٹھا لیا اور لباس تقوی اور ایمان اوسکا اوتار لیا دوسرے دن حضرت یوشع نے حکم دیا کہ سب لشکر متوجہ حصار ہووے چنانچہ بموجب حکم سب نے خروش و فغان جنگ بلند کیا اور صباح روز جمعہ سے تا نماز عصر بجنگ و جدال مشغول رہے قریب شام کچھ حصار زلزلہ کے سبب سہی گر پڑا اور فتحیاب ہوئے اور قتل بافراط واقع ہوا اور چونکہ شب شنبہ اور یوم شنبہ بنی اسرائیل پر تمام رات حرام تھا سوای عبادت کے کسی اور امر کے ساتھ مخصوص تھا حضرت یوشع علیہ السلام نے دعا کی تا قادر بیچون نے آفتاب کو بر حسب حکم فرمایا اور خورشید جہانتاب نے بخطاب رب الارباب مغرب سے مشرق کیطرف پھر کر اتنا توقف کیا کہ بنی اسرائیل تمام اعدا کو ہلاک اور جہانمین سے فارغ ہوکر اوسی روز اپنے گھر مین آرام کر لیے اور یہ معجزہ حضرت یوشع کا مشہور ہے کہ آفتاب تین شخصون کے واسطے افق مغرب سے طلوع ہوا اول حضرت یوشع کہ نون کے واسطے دوسرے حضرت سلیمان کے واسطے تیسرے ہمارے جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے ادای صلوۃ عصر چنانچہ اسکا حال اپنے اپنے موضع مین مع بیان حدیث صحیح کے کہ آثار قرب قیامت مین دارد ہے مشروحا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے جب اتوار کے دن حضرت یوشع علیہ السلام نے غنائم کو جمع کر کر جلا دیا اسکے سبب جو لوگون مین پہونچا کہ حوالی اراضی مقدسہ مین ایک شہر ہے عای نام کہ اوس سے نکلنا آفتاب کا سوا برس پہلے روز بازپرس سے جانب مغرب سے ایکدن اور پھر جانا اوسکا ثابت ہے

اور اہالی اوسکے سبھی بت پرست تہین آپ مع لشکر اوس سرزمین مین گئے اور انکے بادشاہ کو مع بارہ ہزار نفر بت پرست کے قتل کیا اور عقب اس شہر کے دو پہاڑ تہے ایک عماد اور ایک جبعون اور انکے درمیان بھی بہت سی خلقت متوطن تہی حضرت یوشع نے وہان جاکر اونکو اسلام کیطرف دعوت کی سب نے امان چاہ کر اسلام قبول کیا اور قرب اون دو پہاڑون کے ایک اور پہاڑ تہا سلم نام اور اوسپر ایک قلعہ محکم تہا اور خلق کثیر اوسمین رہتی تہی اور قلعہ کی مضافات اور منسوبات بیشمار تہی اور ایک بادشاہ جبار کافر بت پرست بادق نام حکمرانی کرتا تہا حضرت یوشع علیہ السلام نے وہان بھی جاکر باسلام دعوت کی اور اوس طائفہ نے بھی اسلام قبول کیا القصہ جب یہ چند فتح عظیم متواتر انکو میسر ہوئین پھر باقصای مغرب عزیمت کی اور بلاد امانیان مین پہونچے اور یہ پانچ شہر تہے ہر شہر مین ایک بادشاہ پانچون شہریارون نے حضرت یوشع کے آنیکی خبر سنکر اور باہم متفق ہوکر بحرب توجہ کی بعد از مواجہہ اور مقاتلہ اثنای محاربہ مین بہاگ کر ایک مغارہ کوہ مین گئے اور حضرت یوشع نے چند شخص شجاعان بنی اسرائیل بہیجے تا اوس درہ کوہ پر بیٹہین اور آپ مع دیگر ان لشکر مفرورون کا تعاقب کیا اور بہتون کو تیغ بیدریغ قتل کیا اور غوائب قضایا سے یہ ہے کہ بقیۃ السیف پتگرگ باری یعنے اولے برسنے شروع ہوئے اور اوس سے بہت آدمی اونمین کے ہلاک ہوئے حتے کہ شمار موتی کا تعداد مقتولون سے زیادہ تہا حضرت یوشع نے بعد فتح کے پانچون بادشاہ ہونکو پکڑکر مروا ڈالا اور پھر وہان سے بنا بر فتح بقیہ دیار شام مشغول ہوئے اور اکثیس بادشاہ اوس ولایت کے کو پکڑکر قتل کیے اور تمامی ممالک مفتوحہ کو اسباط پر قسمت کیا۔ لکہا ہے کہ یہ وقایع سات برس کی مدت مین واقع ہوئے تہے اور بعد ان محاربات کے جیش بس اور خاطر اشرف متوجہ تدبیر قوم اور تعلیم توریت مین مصروف رہی اور روزگار شریف اسی مین بسر ہوا جب آوان رحلت اور ہنگام مفارقت نزدیک آیا تو مزاج مرکز دائرہ اعتدال سے منحرف ہوکر بعارضہ قوی ممتحن ہوا اور ذات بابرکات سریر و تکیہ گاہ محراب سے تختگاہ آرام و خواب نامل ہوکر صاحب فراش ہوئے اور اثنای اس حال مین خبر پہونچی کہ بادق ملک سلم دین اسلام سے پہر گیا اور اوسنے تمامی اہل اوس دیار کو مرتد کیا اور چونکہ بسبب استیلای مرض کے بنا بر محرب نجا سکے اون بد افعالون پر دعای عقوبت کی اور کالب بن یوفنا کو بلا کر خلافت دی اور اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور آپ اس جہان فانی سے رحلت کی **حلیۂ مبارک** انکا معتدل القامت بزرگ چشم سرخ رنگ عریض الصدر **صفات** انکی مجاہد اور غازی اور شجاع اور عالم اور کاید حروب اور واقف فنون قتال بغایت متقیم مذہب و متابعت حضرت موسی و ہارون با حکام توریت تہے **معجزات** انکے انشقاق آب روان دریا ہنگام عبور بنی اسرائیل اور رد آفتاب عظائم اعجاز سے ہے اور سوای اسکے اور بہی لکہے ہین مدت دعوت اور ایام حیات حضرت مین اختلاف ہے بموجب

اعتقاد اہل کتاب کے مدت زندگانی انکی ایکسو دس برس اور زمان دعوت ایکسو سال اور ثعلبی نے عرائس مین نقل کیا ہے کہ اون
دعوت ستائیس اور تمامی اوقات حیات ایکسو چھبیس سال اور نیشاپور مین مذکور ہے کہ حضرت یوشع بن نون سے
علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے اور سو برس رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے ہوئے اور ستائیس برس خلافت کی اس تقدیر
پر چاہیے کہ تمامی عمر انکی ایک سو ستائیس برس ہوئی مدفن ہمایون قریب مقبرہ مدبر گوار اپنے افراہیم بن یوسف علیہ السلام کے
واقع ہے **فصل تیرہوین** قصہ کالوب بن یوشا علیہ السلام مین قال اللہ تعالیٰ قال رجلان من الذین یخافون انعم
اللہ علیہما ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون ترجمہ یعنے کہا دو مردون نے اون لوگون سے کہ ڈرتے تھے انعام
کیا تھا اللہ نے اون پر اونکے داخل ہو تم اون پر اونکے دروازے مین پس جب داخل ہو گئے تم اون مین پس تحقیق غالب ہو۔ ائمہ تفسیر
کہتے ہین لفظ رجلان آیا کہ یہ مین اشارت ہے یوشع اور کالوب سے اور اکثر علماء اس طرف گئے ہین کہ یہ پیغمبر مرسل تھے اور انکی صحت نبوت
پر توریت مین نص اور دلائل بیّنہ ہین۔ جب حضرت یوشع بن نون نے بحکم باری جلت کی حضرت کالوب نے جمیع معجزات بنی اسرائیل کو
جو حضرت موسیٰ سے دیکھے تھے یکے بعد دیگرے ترتیب احوال اور اشغال اونکے بتفصیل کہا اور امر الٰہی انکی جانب ہوا کہ جس طرح سے یہ حکم کرتے تھے قیام
کرے اونکی جانب حضرت کالوب نے تنظیم و تنسیق معاد شرقی اور ملک سے فلسطین ہوتے ہوئے ایک لشکر عظیم ترتیب دیا اور بے توقف
[illegible] کیا ایک بارق صفت کا حکم کیا اور عنان ممالک متزلزل احوال عظیم اور نواحی بلاد کے معطوف کی ہنگام صبح کے سوا
میدان افلاک سے [illegible] شعاع عالم افروز کے لشکر انکو خیمہ زن [illegible] ہوئے تھے اون مین سے ہر ایک دیار مین پہونچکر بے تامل
اطراف و نواحی اور حوالی اور دیہ کو کہ ہر جانب سے [illegible] مشغول تھے اونکو منہزم کیا اور ایسا قلعہ
حصین اور موضع رفیع فتح کیا اور قہر و غلبہ کیا اور قتل کیا اون مین سے کہ جو ہاتھ لگے اور غارت کیا اون مین سے کہ جو ہاتھ لگے اور غلام و باندی
اون سے پکڑ لیے اور مویشی قتل کیے اور مویشی اون اہل قلعہ کے کہ اطاعت کی اونکو واپس کیا اور حکم امن کا اونکو دیا اور ہیبت حق کی اونکے
کفار و اشرار کے دلون مین ڈالی اور بارہ سال مین ایک جماعت عظیم اور اعیان معتد بہ اور بقیہ السیف جبابرہ کنعانیون اور
پہاڑون مین بھاگ گئے اور حضرت یوشع کی تاثیر سے تمامی زراعت اور باغات اور نعمات و لذات اونکے برباد ہو گئے اور
جو شخص کہ اونمین سے زندہ رہا تو اونسے بیگار لیتے اور ذلیل و خوار رکھتے اور حضرت کالوب کے بعد بھی اونکی یہی حالت رہی کہتے ہین کہ قبیلہ خانہ ملک بابل
مین سے بادشاہ متعدد تھے کہ اونکے نام عنیان اور ہاتھ اور عوج تھا اور جب کہ انکا کہا تھا تو اونکو بلوا کر دیوانون کے مانند روبرو
جلوا دیتا تھا کہ بلی کی طرح اونہ ہو کر ایک دوسرے کے سامنے دوڑتے اور لڑتے تھے حضرت کالوب نے جب اس طرح سے سنا حکم کیا

کہ بدستور عمل ہیں لاویین اور اون سے کاہنوں کو کہلاویں۔ القصہ جب نبیشع نامدار خزانہ مواہب آفریدگار سے میسر اور ایسی نصرت ارجمند نصیب موہبت خداوند عزسلطانہ سے حاصل ہوئی حضرت کالوب وہان سے پھر کر بجانب مصر گئے اور تمامی ولایات شام اور نواحی بنی اسرائیل کو بے جنگ وجدل پھوڑا کر آسودہ اور مرفہ الحال کیا اور آپ بر اہم اعمال نبوت اور بلوازم اشغال سلطنت قیام کیا کیے جبکہ زمان مفارقت دنیا نزدیک آیا اور آثار ارتحال اپنے میں انہوں نے مشاہدہ کیا تو ساقوس فرزند اپنے کو خلافت دیگر ودیعت حیات بمقتضی اجل سپرد کی اور گو ہر زندگانی قابض ارواح کو تسلیم کیا۔ یہ کہ کتب تواریخ اور اخبار ہیں مبارک اور مدت دعوت اور عمر اور مدفن ہمایون تعین ہیا یا نظر بصیرت ہیں ہمارا تعرض ان امور میں حال معلوم ہوتی **فصل** چہ بیان قصہ خرقیل النبی کہ مشہور بابن العجوز ہیں **قال اللہ تعالیٰ** الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت **فقال** لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگوں کے کہ نکلے گھروں اپنے سو اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے پس کہا واسطے اونکے اللہ نے مرجاؤ پھر جلایا اونکو تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل بڑا ہے اوپر لوگوں کے ولیکن اکثر لوگ نہیں شکر کرتے۔ اختلاف ہے درمیان علمای تفسیر کے کہ باعث احیاء موتی یوشع بن نون ہیں یا اشموئیل یا خرقیل ہیں۔ راجح اقوال ہے کہ خرقیل تھے اور تیسرے خلیفہ ہیں بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے اور سبب تسمیہ انکا بابن العجوز یہ ہے کہ پدر خرقیل کی دو بیبیاں تھیں ایک سنکوحہ سے دو پسر فرزند اور دوسرے کہ ماور ابن العجوز تھی فرزند نہ تھا اور پدر عالی قدر انکا صاحب قربانی بنی اسرائیل تھا اور صاحب قربانی کی سنتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جبکہ علامت قبول قربانی ظاہر ہوتی تو مقدار کچھ گوشت قربانی کا اور سکے سر پر دو صورتوں کی مثل بنا لی تھیں گوشت میں گوندتے جتنا گوشت کہ اون دو صورتوں سے متعلق ہوتا صاحب قربانی اوسمیں اپنا تصرف کرتا ایکدن پدر خرقیل کچھ قدرے گوشت کہ انکے حصے میں آیا تھا لیکر اپنے گھر میں آئے اور اوسکے بارہ حصے کر کے گیارہ حصے تو گیارہ بیٹوں کو جو والدہ اون دو فرزندوں کی تھی دیئے اور ایک بخش مادر خرقیل کو اور اولاد نے از روے طعن مادر خرقیل سے کہا کہ خدا یقینا ہمنے تجکو بسبب فرزند نہ ہونے کے تجھ پر ترجیح دی اور تفضیل کرامت فرمائی ہے یہ کلام مادر خرقیل کو کمال گران معلوم ہوا جب رات ہوئی تو تنہا بیابان میں مشغول ہوئی اور تمام صبح تک تضرع وزاری بدرگاہ باری بہت کی اور واہب العطایا سے حضرت اسمٰعیل کی مثل فرزند صالح کرامت فرمانے کا سوال حال ہووے اور وحشت تنہائی زائل کرے اور ظہور علامت اجابت دعا حضرت مجیب الدعوات سے طلب کیا چنانچہ جب آفتاب طالع ہوا وہ عورت کہ سن سال کی کتنی مدت پہلے دعا سے اوسکا حیض منقطع ہو گیا تھا اور کہ سن سن تحیض میں نہ رہی تھی حائض ہوئی اور

اور حضرت قادر بیچون نے طراوت اور نضارت جوانی لوسکو ارزانی فرمائی اوسکے خاوند کو نسبت اوسکے رغبت اور میل پیدا ہوا
اور بعد ظہور اوسکی مقاربت کی اور حاملہ ہوئی بعد از انقضاے مدت معہود حضرت خرقیل پیدا ہوئے اور آثار خیر و صلاح ناصیہ حال انکے
سے ظاہر آئے خلقت نے اس صورت سے تعجب ہوکر ابن العجوز انکو کہنا شروع کیا جب حضرت خرقیل بمرتبہ پیغمبری فائز ہوئے پیوستہ
بمتابعت شریعت موسیٰ اور حفظ توریت اور احکام ربانی رغبت رکھتے اور مخالفت اور امر بجانے سے ڈرتے تھے ایک مدت کے بعد
حق تعالیٰ نے اونکو بنا بر تبلیغ رسالت ایلیا میں بھیجا ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بنا بر جانے اوس شہر کے مامور ہوئے کہ اوسکو دادرا
کہتے تھے بالجملہ جب انہوں نے اپنے شہر کے آدمیوں کو جہاد پر تحریص کی ان کم بختوں نے اوسکے قبول میں تکاہل اور تکاسل کیا
حضرت خرقیل برائے دعاے فتح کے معتکف ہوئے اور حق جل و علا نے علت طاعون یعنے وبا نازل کی اور یہ لوگ اپنے شہر کیطرف
بھاگے جب ایک میل شہر سے دور ہوئے تو ایک آواز ہولناک انہوں نے سنی اور رہرو عالم بقا ہوئے۔ ابن عباس سے مروی
ہے کہ یہ چار ہزار آدمی تھے اور حسن کہتا ہے آٹھ ہزار اور وہب بن منبہ اسّی لکھتا ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب سات دن
ہلاک قوم پر گذرے اور انکی نعشیں پھول کر سڑیں اور بدبو پیدا ہوئی حضرت خرقیل اعتکاف میں سے نکل کر اس طائفہ پر گذرے
اور ایک رقت انپر طاری ہوئی کہا یا رب قوم کو تو نے ہلاک کیا خطاب آیا کہ یہ وبا سے بھاگتے تھے لاجرم اپنی قدرت انکو دکھائی حضرت
خرقیل نے مناجات کی یا رب انکو زندہ کر دے کہ تجکو قدرت جیسے مارڈالنے میں ہے ویسا ہی تو زندہ کرنے میں قادر ہے چنانچہ دعا
انکی مستجاب ہوئی اور سب زندہ ہوگئے لیکن وہ بدبو انمیں سے نگئی بالکل بسبب قہارت انکے اعقاب اور اولاد میں بھی رہی۔ وہب
کہتا ہے کہ انکے گوشت گل گئے تھے اور ہڈیاں بوسیدہ ہوگئی تھیں کہ بدعاے حضرت خرقیل بحال حیات معاودت کی واللہ اعلم عند اللہ
تعالیٰ بحقیقۃ الحال۔ القصہ جب وہ مردے زندہ ہوئے زبان مقال بکلمہ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ کھولی اور وہاں سے
اوٹھکر اپنے شہر میں مراجعت کی اور بقیۃ العمر شریعت موسیٰ عمل کیا کیے جب تک کہ اجل موعود انکی پہونچی اور بموجب اضطرار ای
بنزہت سراے خلد خرامان ہوئے اور ہرگاہ خرقیل مدت دراز اس طائفہ کی اولاد میں رہی یہ کبھی مخالفت اور کبھی متابعت
انکی کرتے تھے خاطر شریف انکی اس امر میں ملول ہوئی اور یہ اونکے دیار میں سے بطریق ہجرت زمین بابل میں آئے اور وہاں سے
بدار الآخرت انتقال کیا مدفن ہمایون انکا درمیان حلہ اور کوفی کے ہے اور یہود انکے مقبرے کی بہت تعظیم کرتے ہیں اور
چونکہ انکا باقی حلیہ شریف اور مدت عمر اور زمان دعوت کسی کتاب معتبر میں نظر سے نہیں گذرا خامہ مشکین شمامہ معترض تحریر و تفصیل
ان امور کا نہیں ہوا سلام اللہ علی نبینا و علیہ و علے سائر الانبیاء و المرسلین الے یوم الدین **باب چودھوان** قصہ حضرت

الیاس علیہ السلام ہین اور اس باب مین چند فصلین ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور بعثت حضرت الیاس ہین اور بعد یاس اور نا امیدی اسلام قوم نافرجام سے ترک اختیار کرنا اور کوہستان مین تشریف لیجانا قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ یعنے اور تحقیق الیاس تہا بیشک وہ رسولون سے جسوقت کہا اوسنے واسطے قوم اپنی کے کیا نہین ڈرتے تم کیا پکارتے ہو تم بت کو اور چہوڑ دیتے ہو بہتر سب سے پیدا کرنیوالے کو۔ معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ بروایت ابن مسعود الیاس نام اور ادریس کا ہے اور بقول اور ونکے ایک نبی ہین بنی اسرائیل مین سے اور ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت الیاس الیسع کے چچا ہین اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ تین کرسی کے ساتہ حضرت ہارون بن عمران کو کہ حضرت موسیٰ کے بہائی ہین پہونچتے ہین اور حضرت الیاس کو الیاسین بہی کہتے ہین جیسے طور سینا اور سینین جیسا خدا یتعالیٰ فرماتا ہے سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ یعنے سلامتی ہو جیو اور پر الیاس کے ۔ اور آل یاسین بہی پڑہا ہے اور کسینے تو کہا یاسین اسکے باپ کا نام ہے اور قصہ حضرت الیاس کا اسطرح پر ہے کہ جب خرقیل نبی علیہ السلام نے وفات پائی اور نور سعیدگان بنی اسرائیل جو ان ہوئے اور بتونکو پوجنے لگے اور فسق و فساد اور شرک و عناد اونکے درمیانمین ظاہر ہوا تب حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بہ نبوت اور رسالت واسطے تبلیغ احکام کے بہیجا اور ہر زمانی مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اسواسطے تجدید کے کہ جو کچہ توریت سے فراموش ہوتا تہا پیغمبر بنی اسرائیل مین سے مبعوث ہوتے تہے اور بنی اسرائیل زمین شام مین متفرق تہے اور یہ اسطرح پر تہا کہ جب حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے شام کو فتح کیا اور اوس زمین کو اونکے اوپر تقسیم کیا اور ایک گروہ کو بعلبک اور اوسکے نواحی مین جگہہ دی اور بک نام ایک زمین کا ہے شام مین اور بعل ایک بت کا نام ہے اصنام مین سے اور بعل لغت اہل یمن مین بمعنی رب کے ہے اور چونکہ بعل اوس زمین مین تہا اس سبب سے اوسکو بعلبک نام کیا تہا اور اوسکو پوجتے تہے اور وہ ایک بت تہا سونیکا طول اوسکا بیس گز کا اور چارون طرف اوسکا منہ تہا اور یہ قوم اوسکی مفتون تہی اور نہایت تعظیم کرتے تہے اور اوسکے چار سو خادم تہے اور اوسکو آگ اور اون خاوند ہونکو اوسکے انبیا جانتے تہے اور ابلیس نے تلبیس اوس بت کے پیٹ مین آنکر بسخنان ضلالت اور بطالت کلام کیا کرتا تہا اور انکو راہ ہدایت سے پہیرتا تہا اور تمام خادم اوسکے باتون کو یاد کر کر اور آدمیون کو تعلیم اور فریفتہ کرتے تہے اور یہ دلیل علیل اور حجت سقیم اون مستقیم انکو غلطی عظیم اور خطای مخیم مین ڈالتی تہی اور گمراہ کرتی تہی اور انکا ایک بادشاہ تہا کہ وہ بہی بت پرست تہا اور اپنی قوم کو گمراہ کرتا تہا اور انکو بت پرستی پر ترغیب دیتا تہا ہر چند حضرت الیاس انکو اسلام کیطرف دعوت کرنے مین سعی اور کوشش کرتے

مگر انکی سعی کارگر نہوتی تھی اور انکے کہنے کو نہ سنتے تھے اور بتونکو پوجتے تھے مگر ایک بادشاہ کا حضرت الیاسؑ کی تصدیق کرکے ایمان لایا تھا اور اس بادشاہ کی ایک جورو تھی ارمیل نام بغایت سفاک اور نہایت بیباک کہ انبیا علیہم السلام سے عداوت رکھتی تھی جب وہ بادشاہ کہین جاتا تو اوسکو عبادت پر تعین کرتا تھا اور وہ عورت آدمیونکی روبرو ظاہر ہوتی اور انکے درمیان مین حکومت کرتی تھی اور اسنے بہت سے پیغمبرون کو مار ڈالا تھا اور کمال بڑھیا اور طویل العمر ہوگئی تھی اسنے تیز کہ حضرت یحیی بن زکریا کو بھی اسینے مارا تھا اور وہ بیر اور وزیر اوسکا ایک مرد مومن حکیم تھا کہ تین سو پیغمبرون کو کہ اونکے قتل کا ارادہ رکھتی تھی اوسکی تدبیر سے نجات اور مخلصی ہوئی تھی اور سات شوہر بادشاہون بنی اسرائیل مین سے اوسنے مار ڈالے تھے اور رکھتے ہین ستر فرزند اوسنے جنے تھے اور باوجود مکاری یکی بدکارہ بھی تھی القصہ اس بادشاہ کے ہمسایہ مین ایک مرد صالح طالح نام کہ بادشاہ کے محل کے نزدیک اوسکا ایک باغ تھا کہ وجہ معیشت اوسکی آمدنی اوس باغ پر تھی اور بادشاہ رعایت ہمسایگی کرتا تھا اور ازبسکہ آدمی خوبی اوس باغ سے تعجب کرتے تھے اور اوس سے بہت سا کہتے تھے وہ عورت بدکارہ اوسکو سدیجا تی تھی اور عذر اور حیلہ درمیان مین لاکر اوسکے غصب کرنے مین کوشش کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ کسیطرح وہ مرد صالح قتل ہووے لیکن بادشاہ اوسکو مانع آتا تھا اتفاقاً اوس بادشاہ نے سفر بعید کیا کہ مدت غیبت اوسکی سے طول کھینچا اوس عورت نے اوس معنی کو غنیمت جانکر ایک جماعت ملازمین کو روبرو بلایا اور انکو اوس امر کے اوپر آمادہ کیا کہ جھوٹی گواہی دیوین کہ اس مرد ہمسایہ نے بادشاہ کو گالیان دی ہین انہون نے قبول کیا اور اوس زمانے مین اسطرح معمول تھا کہ جسپر بادشاہ کو گالیان دینی ثابت ہوتی تھین تو اوسکو قتل کروا ڈالتے تھے پس اوس عورت تنگ مایہ نے اوس مرد ہمسایہ سے کہا کہ مینے سنا ہے کہ تو نے بادشاہ کو گالیان دی ہین اوسنے اوس امر سے انکار کیا اوس عورت بدسیرت نے گواہ گذرانے اور بزور شہادت اون گواہون مذکورین سے بتیغ بیدریغ اوسکو قتل کیا اور اوسکا باغ لے لیا جب بادشاہ نے سفر سے مراجعت کی کسینے یہ قضیہ نامرضیہ اوسکے روبرو بیان کیا بادشاہ اس کلام سے نہایت آشفتہ ہوا اور اوسکو کہا یہ فعل بد کہ تجھسے سرزد ہوا برصواب نہ تھا اب مین آپکو سنگسار نہین دیکھتا ہون کسواسطے کہ اس مدت دور و دراز سے کہ ہمسایہ تھا مستحق رعایت ہمسایگی کا تھا بدترین حالت پہونچایا تو نے اوس بیلعونے کہا مینے یہ کام تیرے واسطے کیا ہے اور تیرے حکم کے موافق حکم دیا ہے بادشاہ نے کہا اتنی کیا گنجائش نہ تھی کہ تو تحمل کرتی اور بہ نجابت حق ہمسایگی اوسکو آزردہ نہ کرتی اوسنے کہا اب تو جو کچھ ہونا تھا سو ہوا بہرحال آخر ملک العلام نے حضرت الیاسؑ کو اوس بادشاہ اور اوسکی قوم پر بھیجا کہ اونکو غضب خدا سے خبردار کین کہ ایک ولی کو ازروی ظلم مار ڈالا ہے اور یہ کہین کہ خدا تعالے

نے قسم یاد کی ہے کہ اگر بادشاہ اور اوسکی جورو اس کام سے توبہ نکرین گے اور اوس بانکو اوسکے وارثون کو ندیوین گے ہر ایکنیہ انکو ہلاک کرونگا اور اوسی باغ مین انکو مردار اور بیکار جب تک انکے استخوان اور گوشت پوست سے خالی ہونگی ڈال رکھونگا اور اس باغ سے یہ کبھی بہرہ مند نہونگے مگر اندک زمانہ جب اوس بادشاہ راندۂ درگاہ نے حضرت الیاس سے یہ بات سنی نہایت غضبناک ہوا اور کہا یا الیاس خدائی اوس خدا کی کہ دکھائی نہین دیتا اور وہ دین کہ تو جسپر دعوت کرتا ہے باطل ہے - اور نہین دیکھتا ہو فلان اور فلان کو بادشاہون مین سے مگر اس دین پر کہ ہم اوسپر ہین اور یہی بت پرست تھے اور بادشاہی کرتے تھے اور جو دین کہ جسکو تو باطل جانتا ہے انکی دنیا کو نقصان نکرتا پھر بادشاہ نے حضرت الیاس کو ایذا اور آزار دینے کا قصد کیا جب حضرت الیاس نے دیکھا کہ یہ درپے آزار ہے اسکو چھوڑکر کوہستان مین گئے اور ایک پہاڑ پر کہ سخت اور دشوار گذار تھا چڑھ گئے اور وہان تنہا ترسناک اور خوفناک بیٹھے رہتے تھے اور پہاڑون کے درّون مین اور غارون مین بسر اوقات کرتے تھے اور بناس پتی اور میوہ درختون صحرائی کا کھایا کرتے تھے اور وہ بادشاہ بدستور بعبادت بعل مشغول رہا اور چند دیدبان حضرت الیاس کی طلب کو واسطے متعین کیے لیکن حق سبحانہ تعالی نے اپنی حفاظت مین محفوظ رکھا کہ کوئی انکو نہ دیکھ سکا جب سات برس اسطرح پر گذرے خدا تعالی نے حضرت الیاس کو فرمایا کہ اب ظاہر ہووین اور شفا اپنے غیظ اور غصے کی حاصل کرین پس ایزد سبحانہ تعالی نے بادشاہ کے بیٹے کو کہ محبوب ترین فرزندان تھا سخت بیمار کیا تا آنکہ اوسکی زندگی سے امید منقطع ہوئی بادشاہ نے اون چار سو انبیا سے کہ خادمان بعل تھے طلب شفا اور عافیت بشفاعت اونکی چاہی اور انھون نے ہر چند بعل کے آگے دعا کی قبول نہوئی اوسوقت ایزد منان نے شیطان کو بھیجا کہ اوسکے جوف مین آنکر آواز دیوے پھر انھون نے بادشاہ سے کہا کہ نواحی شام مین اصنام یعنے آلہ اور بھی ہین ان چار سو نبیون کو اوسکے پاس بھیج تا وہ الہ تیرے الہ سے کہ بعل ہے شفاعت کرین کہ یہ تیرے اوپر خفا ہے دعا قبول نہین کرتا ہے بادشاہ نے کہا کہ کسواسطے میرے اوپر خفا ہے حالانکہ مین اسکی اطاعت کرتا ہون کہا اس سبب ہے کہ الیاس کو نہین مارتا اور اوسکو چھوڑ رکھا ہے اور وہ تیرے الہ سے منکر ہے کہا مین اوسکو کیونکر مارون کہ بدرد بیماری فرزند گرفتار ہون اور پھر بھی اوسکی طلب مین مشغول ہون اور اوسکی کوئی جگہ معین اور مقام مشہور نہین ہے کہ وہان کا قصد کرون لیکن اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا فرزند اچھا ہو جاویگا تو اوسکی طلب مین آپ جاونگا اور جہان پاونگا اوسکو قتل کرڈالونگا اور سہنے الہ کو راضی کرونگا پھر اون چار سو خادم بعل کو شام کے بیتوں کے پاس بھیجا تا وہ بعل کے روبرو شفاعت کرین اور اوس سے اوس لڑکے کی شفا چاہین **فصل دوم** ظاہر ہو نا حضرت الیاس کا بفرمان ملک العلام سات برس کے بعد اوس جماعت بدخصال پر اور یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اور دوبارہ ایک جماعت کو انکے پاس بھیجنا

اور مکر و حیلے سے انکو طلب کرنا اور دونون بار اون پر آگ برسنی اور ہلاک ہونا اور تیسرے مرتبہ فرمان حق صادر ہونا
اور آخر الامر بادشاہ کے پاس آنا اور پہر کوہستان مین جانا۔ معالم التنزیل مین مذکور ہے کہ جب ایک جماعت گمراہ مرسلہ بادشاہ
واسطے لانے حضرت الیاس کے نیچے اوس پہاڑ کے کہ جہان وہ تھے پہونچی حق تعالی نے حضرت الیاس کو وحی بہیجی کہ پہاڑ
پر سے نیچے جائین انپر غلبہ ڈال دیتا ہون پس حضرت الیاس بنا بر ملاقات اوس گروہ شقاوت اساس کے پہاڑ پر سے اوترے
جب بیابان مین پہونچے سبکو کہڑا دیکہا اور کہا بدرستیکہ خدا یتعالی نے مجکو تمہارے پاس بہیجا ہے اے گروہ اپنے پروردگار
کا پیغام سنو اور اپنے صاحب کے پاس جاکر کہو کہ خدا یتعالی فرماتا ہے کہ آیا تو نہین جانتا کہ معبود بحق اور خداوند مطلق مین ہون
میرے سوائے کوئی خدا نہین ہے مین ہون پروردگار اور آفریدگار بنی اسرائیل کہ انکو روزی پہونچاتا ہون اور زندہ کرتا ہون
اور مارتا ہون پس جہل نادانی اور قلت علم نے تجکو یہانتک پہونچایا کہ میرے ساتہ شریک کرتا ہے اور میرے سوای شافی جانتا ہے
اور اوس سے شفا اپنے فرزند کی مانگتا ہے حال آنکہ بت کسی چیز پر مالک نہین ہے میری طرف توجہ کرنی چاہیے کہ مین سب کی
پناہ ہون قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ ہر آئینہ مجکو اپنے غضب اور غصے مین گرفتار کرونگا اور تیرے فرزند کو مار کر عالم
سے اوٹہا لون گا کہ تو جانے کہ سوای میرے کوئی کسیکو نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا جب حضرت الیاس سے یہ پیغام سنا وہانسے
مراجعت کرکے اپنے بادشاہ کو خبر پہونچائی اور کہا صاحب ہم فلانی جگہ پہونچے الیاس کو دیکہا کہ پہاڑ پر سے اوترکر ہمارے پاس آیا
اور ضعیف اور نحیف ہو گیا ہے اور بال اوسکے بڑہ گئے ہین اور پوست گوشت سے الگ ہو گیا ہے اور ہڈی کا لباس
پہنے ہوئے ہے جب تجکو دیکہا ہے تو قف طلب کیا اور جب ہمارے پاس آیا اوسکا رعب ہمپر غالب ہوا اور ایسا خوف ہمارے دلون
پر طاری ہوا کہ زبانین بند ہو گئین اور کلام منہ سے نہ نکل سکا اور ہم باوجود کثرت اور جمعیت کے ایک بات نکر سکے تا آنکہ ہم دہانسے
پہر آئے اور تیرے پاس پہونچے اور جو کچہ حضرت الیاس نے کہا تہا بادشاہ سے موبمو بیان کیا اور کہا ہم اپنی حیات اور زندگی سے
منتفع اور منتفع نہین ہونگے جب تک کہ الیاس زندہ رہے گا اب ہمکو سوای مکر و حیلہ کے کچہ نظر نہین آتا پس پچاس آدمی اپنی قوم مین
سے کہ صاحب قوت تہے ہمراہ لیکر حضرت الیاس کیطرف روانہ ہوئے اور اونکو اس امر پر آمادہ کیا کہ جب وہان پہونچو حذر اور
حیلہ کرنا اور اپنی نیت کو اوس سے پوشیدہ رکہنا اور اوسکو فریب دینا اور کہنا ہم تیرے ساتہ ایمان لائے اور تیری تصدیق
کی جب وہ اس امر پر فریفتہ ہووے اور تمہارے پاس آوے اوسکو پکڑ کر لے آنا اور کسیطرح نہچہوڑنا چنانچہ یہ روانہ ہوئے
اور بن قطع مراحل اوس پہاڑ پر کہ جسپر حضرت الیاس تہے پہونچے اور وہان متفرق ہو کر آواز بلند ندا کی کہ یا نبی اللہ تیرا ظاہر ہو

اور احسان کرو کہ ہم اور ہمارا بادشاہ مع اپنی قوم کے تمہارے ساتھ ایمان لائے کہ تم سچے ہو اور تمام بنی اسرائیل نے تمکو سلام بھیجا ہے اور کہتے ہین کہ تمہارے پیغام ہمکو پہنچے اور جو کچھ تم نے فرمایا ہمکو معلوم ہوا اور ہمنے قبول کیا بہان آؤ اور ہمارے درمیان مین حکم کرو کہ ہم تمہارے مطیع اور فرمان بردار ہین اور جس چیز سے کہ تم ہمکو منع کروگے باز رہینگے پس باوجود ایمان اور ایقان ہمارے تمکو نہین چاہیے کہ ہمارے پاس نہ آؤ اور یہ سب مکر و فریب تمہا حضرت الیاس علیہ السلام نے یہ کلام سنے عناد نہاہی سے جانا کہ شاید ایمان لاوین اور غش کرین پس اگر ظاہر نہ ہوا تو یہ معرض خطاب اور عتاب مین آؤن پس ایزد معبود نے توفیق دعا الہام کی حضرت الیاس نے کہا خداوندا اگر یہ جو کچھ کہتے ہین سچے ہین تو ہمکو حکم کر اور اگر جھوٹے ہین اور حیلہ کرتے ہین انکے شر سے ہمکو محفوظ رکھ اور آتش سوزان اسپر نازل کر بمنوز دعا تمام نہین ہوئی تھی کہ آگ آسمان پر سے نازل ہوئی کہ سبکو جلا کر خاک کر دیا جب یہ خبر وحشت اثر بادشاہ کو پہونچی تو وہی حضرت الیاس کو پکڑنے کو بھیجا وہ بھی باز نہ رہا بلکہ زیادہ حیلہ گری کے ساتھ مصروف ہوا اور پہر اوقتاہی گروہ باشکوہ حیلہ کر اور اونسے قوی تر لیکے گیا اسنے کیا یہی جب قلعہ کوہ پر پہونچے پراگندہ ہو کر آواز دی کہ یا نبی اللہ ہم غضب خدا سے اور اوسکی سختی سے اوسکے ساتھ اور تیری پناہ مانگتے ہین اور راہ نفاق اور دورنگی نہین چلتے کرتے ہین اور ہم اون جیسے منافق نہین ہین کہ تیرے ساتھ نفاق کرین اور جو کچھ ہمسے پہلی ہوا ہمکو اوسکی خبر نہین تیرے پروردگار نے تیری کفالت کی اور اون سبکو ہلاک کیا اور جانا اور بچا اوس قوم سے بلا الیاس جب حضرت الیاس علیہ السلام نے یہ کلام سنے پہر بطریق سابق دعا کی فی الفور بقدرت الٰہی پہر آگ نازل ہو کر بری اور سبکو ہلاک کیا اور اس اثنا مین کہ اوس بدبخت کافرزند بلای سخت مرض مین گرفتار تہا روز بروز اوسکو تشویش زیادہ ہوتی تھی جب یہ خبر وحشت اثر سنی اور زیادہ خفا ہوا اور آزردہ ہو کر چاہا کہ حضرت الیاس علیہ السلام کی طلب کیلئے آپنے مرض پسر مانع آیا پس چاہا کہ اوس معتمن کو کہ وزیر اور وزیر اوسکا تہا ایک جماعت کے ساتھ حضرت الیاس علیہ السلام کے پاس بہیجا کہ شاید اوس سے وحشت نکرین اور اوسکے ساتھ الفت اور انس پکڑین اور اوسکے ہمراہ آوین اور اس سے نفاق ظاہر کیا کہ ظاہر احضرت الیاسؑ سے برائی کے ساتھ پیش نہ آوے اور بعد آنیکے آزار ندیوے اور باوجود یکہ بادشاہ ایمان اور ایقان اپنے وزیر اور دیوان سے مطلع تہا لیکن بحجت کارگزاری اور محکم کاری اور امانت داری اوسکی کے معترض نہوتا تہا پس ایک جماعت کو اوسکے ہمراہ کیا اور اوسنے پوشیدہ اونسے کہدیا کہ اگر الیاس باعتماد کاتب آوے تو اوسکو آزار ندینا واپس نہ کر میرے پاس لے آنا اور کاتب کو روبرو توبہ اور انابت اپنی ظاہر کر کر کہا کہ اب یہ وقت پونچہا ہے کہ توبہ کروں کسواسطے کہ جماعت اصحاب اور نصاب ہمارے جل گئے

اور یہ بلا کہ جسمین ہم گرفتار ہین جانتے ہین کہ الیاسؑ کی بد دعا کی سبب ہی ہے ڈرتا ہون کہ اور دعای بد کرے اور جو باقی
ہم مین سے رہگئے ہین ہلاک ہوجاوین اوسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہمنے توبہ کی اور پھر بہر گئے اور تو یہ ہماری درست نہوئی اور ہمارے
پروردگار کی رضامندی نہین ہونیکی اور قلع اور قمع بتون کا معتبر نہین ہونے کا جبتک الیاسؑ نہین آنے کا اور ہمارے درمیان
مین نہین رہنے کا اور ہمکو امر اور نہی نہین فرمانیکا کہ جس سے خوشنودی خدا حاصل ہوگی اور شرف جاودانی اور سعادت دوجہانی
اوسکی اطاعت مین ہے اور یہ سب از روی مکر وحیلہ سازی اور فریب اور دغابازی کے تھا پس جب یہ روانہ ہوئے اور وہان
پہونچکر پہاڑ پر چڑہے اور ندا کی حضرت الیاسؑ نے مومن کی آواز پہچانی اور چونکہ اوسکے مشتاق تھے اور اوسکے دیکھنے کی خواہش
رکھتے تھے وحی آئی کہ جا اپنے برادر حقانی کے پاس اور ظاہر ہوکر ملاقات کر اور نئے سرے سے عہد لے پس حضرت الیاسؑ نے ظاہر ہوکر مومن
سے سلام علیک کی اور مصافحہ کرکر کہا خیر ہے مومن نے کہا اوس جبار مکار اور اوسکی قوم خدا نے مجکو تمہارے پاس بہیجا ہے اور یہ پیغام
دیا ہے پھر کہا ہر آئینہ مین تمہارے بغیر پھر جاؤن اور وہ مجکو مار ڈالے جسطرح آپکو منظور ہے مجھو فرماؤ کہ اوسکو چھوڑ دون اور تمہارے
پاس رہون اور اگر منظور ہو تو تمہارے ساتھ جہاد کرون اور اگر مجکو اوسکے پاس برسالت بہیجو تو تمہارا پیغام اوسکو پہونچا دون
مین بندہ فرمان بردار ہون اور اگر چاہو اپنے پروردگار سے دعا کرو تو ہمین ان خرابیون سے فرج اور کشادگی روزی کرے اور
مطلب حقیقی کو پہونچادے اس ہنگام مین وحی آئی ای الیاسؑ یہ سب پیغام بادشاہ اور اوسکی قوم کیطرف سے ہین یہ محض کذب اور
مکر وفریب ہی اور یہ ہواسطے کہتے ہین کہ تجہپر ظفرمند ہودین اور فرستادگان بادشاہ اگر اوسکو خبر دین گے کہ الیاسؑ نے مومن سے
ملاقات کی اور مومن اوسکو نہ لایا البتہ یہ متہم ہوگا اور قتل سے امین نہوگا چاہیے کہ تو بہی روانہ ہودے اور اسکے ہمراہ جادے جب
وہان پہونچوگے تو ہین دونون کو اوسکے شر سے نگاہ رکہونگا یعنے اوسکے فرزند پر بلا دو چند کردونگا تا آنکہ کوئی اوسکو ہم اور غم جزا
مین باقی نہین رہے گا اور پھر اوسیوقت اوسکے بیٹے کو مارڈالونگا جب وہ اوسکے مرنے مین مصروف ہوگا تو اوسکو تجھسے غافل کردونگا
اوسوقت فارغ البال صحرا اور جبال کیطرف پھر آنا حضرت الیاسؑ یہ سنکر انکے ساتھ روانہ ہوئے جب بادشاہ کی پاس پہونچے حق سبحانہ
تعالی نے بلای شدید اور آثار موت اوسکے لڑکے پر مستولی کیے اور بادشاہ اور اوسکے مصاحبون کو اوسکے ساتھ مشغول رکہا کہ اس
اثنا مین حضرت الیاسؑ صحیح اور سالم اپنے مکان پر چلے آئے پھر جبکہ اوسکا فرزند مرگیا اور جزع اور فزع بادشاہ کی کم ہوئی حضرت
الیاسؑ کو پھر یاد کیا اور دوبارہ مومن سے خبر دریافت کی مومن نے کہا تیرے فرزند ارجمند کی موت اور ہماری جزع اور فزع نے
بیخود کردیا مین اوسکے حال سے بالکل آگاہ نہین ہون معلوم نہین کہ کہان ہے اور کیونکر ہے اور پھر مومن نے بادشاہ سے کہا کہ

مجکو تیری طرف سے گمان غفلت کا نہ تہا بلکہ مین جانتا تہا کہ تونے اوسکا کام محکم کر دیا ہوگا بادشاہ نے جب یہ بات سنی موسن کیطرف سے مونہہ پہیر لیا اور بسبب اندوہ فرزند کے حضرت الیاسؑ سے دست بردار ہو کر اپنے کام مین مصروف اور مشغول ہوا **فصل تیسری** آنا حضرت الیاسؑ کا بحکم رب جلیل اور مخفی ہونا بیچ گہر ایک عورت بنی اسرائیل کے اور پہر وہان سے کوہستان مین جانا اور بعد سات برسکے قوم کے واسطے دعای بد کرنی اور تین برس تک خلائق کا مبتلا رہنا اور آخر ہلاک ہونا بفرمان ایزد متعال سے معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ جب مدت دراز اسطرح پر گذری حضرت الیاسؑ احوال خلائق کے دیکہنے اور مشاہدہ کرنے پہاڑ پر سے اوترے اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کے گہر مین کہ حضرت یونسؑ کی ماں بہی مخفی ہوئے اور چہہ مہینے تک وہان رہے کہ اس ہنگام مین حضرت یونسؑ پیدا ہوئے وہ بی بی نیک نہاد و پاک اعتقاد اپنے فرزند یونسؑ کو دودہ پلاتی تہی اور حضرت الیاسؑ کی خدمت بہی کیا کرتی تہی پس چونکہ حضرت الیاسؑ کو پہاڑون مین رہنے سہنے اور وسعت مین رہنے کی عادت ہو گئی تہی بسبب تنگی گہر کے دلتنگ ہو کر وہان سے پہر پہاڑون پر چلے گئے اور حضرت یونسؑ کی ماں نے جب انکا دودہ چہوڑایا تو یہ مر گئے اور انکی ماں بہی مصیبت پڑی حضرت الیاس کی تلاش مین پہاڑون پر گئی اور ہر طرف دوڑنے لگی تا آنکہ انکو پایا اور کہا تیرے بعد فرزند کے مرنے سے مصیبت زدہ اور دردمند ہوئی ہون اور اندوہ سخت اور بلای شدید مین گرفتار ہون کہ اوسکے سوای اور فرزند نہین ہے میرے اوپر رحم کر اور اپنے پروردگار سے دعا مانگ کہ اوسکو زندہ کر دے کہ مین اس توقع سے اب تک اوسکو دفن نہین کیا ہے ایک جای کپڑے مین لپیٹ کر مخفی رکہہ آئی ہون جب حضرت الیاسؑ نے یہ سنا کہا تجکو خدا تعالی نے ایسی دعا کرنے پر مامور نہین فرمایا مین بندہ مامور ہون اور نافرمانی سے دور پہر اوس عورت نے مضطرب اور بیطاقتی اور تضرع اور زاری ایسی کی کہ حضرت متوجہ ہوئے اور اوس سے پوچہا کہ تیرا لڑکا کب کام گیا ہے کہا سات دن ہوئے پہر آپ اوسکے ساتہہ روانہ ہوئے اور سات دن مین اوسکے گہر پہونچے اوسکو مرا ہوا پایا کہ اوسپر چودہ دن گذر گئے تہے پہر بعد وضو نماز پڑہہ کر دعا مین مصروف اور مشغول ہوئے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوسکو حیات بخشی اور دوبارہ زندہ کیا آپ نے اس عنایت نمایان باری تعالی کا بہت شکر ادا کیا لیکن چونکہ اور عصیان و طغیان قوم کے حد سے گذرے تہے انہون نے یہ حال دیکہا اور کمال دلتنگ ہوئے اور پہر پہاڑون پر چلے گئے۔

سات برسکے بعد کہ حضرت الیاس علیہ السلام کمال خائف تہے اور نہایت رنج و الم تہا وحی آئی کہ ای الیاسؑ یہ کیا ہے کہ تم حزین و محزون اور غمگین ہے آیا نہین جانتا تو کہ میری وحی کا امین ہے اور حجت ہے زمین مین میری طرف سے اور تمام خلق مین سے برگزیدہ ہے جو کچہ چاہے مجہسے مانگ کہ وہ مین تجکو دون گا سو اسطے کہ مین خداوند کریم ہون اور صاحب رحمت واسعہ اور

فصل عیم ہون حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو مجکو مار کر میرے باپ دادا کے ساتہ ملحق کر دے کہ مین بنی اسرائیل سے نہایت ملول ہون اور یہ مجھسے بیزار ہین اور تیرے حکم کے نافرمان بردار وحی آئی کہ ای الیاس علیہ السلام مین اوسکی زمین اور اوسکی اہل کو تجھسے خالی نہین کرنے کا کہ قوام اور نظام اوسکا تیرے اور تیرے امثال کے ساتہ مقرر فرمایا ہے اگرچہ تم تہوڑے ہو لیکن مجھسے جو کچہ طلب کروگے تمکو پہونچاؤنگا اوس مطلب پر حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا اگر میری حیات منظور ہے تو بنی اسرائیل سے انتقام لے خدا یتعالی نے فرمایا تو کسطرح سے چاہتا ہے کہا الٰہی خزائن آسمانی پر مجھکو قادر کر تاکہ سات برس تک کوئی ابر آسمان پر نہ اوٹھے جب تک مین نچاہون ایک قطرہ اوسمین سے زمین پر نگرے فرمایا ای الیاسؑ مین مہربان تر ہون اپنی خلق سے اسپر اگرچہ یہ ظالم ہین حضرت الیاسؑ نے کہا تو چہ برس تک پھر ارمیا دمتعال نے یہی سخن فرمایا حضرت الیاسؑ نے کہا پانچ برس تک پھر ارمیا دمتعال نے یہی کلام فرمایا اور ارشاد کیا لیکن تین برس تک اس امر کا کبھی خیال نہ کیا ہون پھر حضرت الیاسؑ نے کہا یارب مین کیونکر زندگانی کرونگا فرمایا مین تیرے واسطے تمام پرندونکو مسخر کر دونگا کہ وہ تیرے واسطے طعام اور شراب زمین سیراب اور آبادان سے لاویا کرینگے حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا مین اسکے ساتہ راضی ہون پس خدا یتعالی نے پرندہ کو انسے باز رکہنا اور مواشی اور دواب اور ہوام اور درندون پر ہلاکت متعین کی کہ تمام آدمی اس بلا مین مبتلا ہوئے اور حضرت الیاس علیہ السلام بحال خود قائم اور قوم سے پوشیدہ ہر جگہ سے انکو رزق پہونچتا تہا اور قوم اس حال کو جانتی تہی اور کہتی تہی **بیت** بہلا جسکو دولت کرے یاد ری + کرے کون سلتہ اوسکے پہر واد ری + اور جس جگہ روٹی کی بو سونگتے تہے جانتے تہے کہ یہان الیاس ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ تین برس تک قحط سالی اور تنگی مین گزرتا رہے ایکدن حضرت الیاس علیہ السلام کی ایک بڑہیا سے ملاقات ہوئی اوس سے پوچہا کہ آیا تیرے پاس کچہ کہانیکی جنس سے کوئی چیز ہے اوسنے کہا ہان تہوڑا سا آٹا اور روغن زیتون پاس میرے ہے اگر تو کہے تو لے آؤن چنانچہ لے آئی حضرت الیاس علیہ السلام نے اوسکو اپنا ہاتہ لگایا حق سبحانہ تعالی نے اوسمین برکت دی اور وہ تہنا ہو گیا کہ دو مہینے آئی اور دو خم روغن سے بہر گئے جب اوسکی قوم نے اوسکو دیکہا اوس سے پوچہا کہ یہ تیرے پاس کہان سے آیا کہا ایک مرد میرے پاس آیا کہ وہ ایسا اور ایسا تہا اور اوصاف اوسکے بیان کیے انہون نے جانا کہ الیاسؑ ہوگا ڈہونڈہنے کو دوڑے جب حضرت الیاس کو پایا یہ روپوش ہوئے اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کے گہر مین کہ اوسکا ایک بیٹا تہا الیسع نام کہ اوسکو الیسع بن اخطوت کہتے تہے اور مریض تہا جا کر چھپے اور اوس عورت نے انکو چہپا لیا حضرت الیاس علیہ السلام نے دعا کی کہ اوسکا بیٹا اچھا ہو گیا جب یہ وہان سے باہر آئے تو الیسع بہی انکے ہمراہ ہوئے حضرت الیاسؑ عالم جوانی سے گذر کر عالم شیب مین پہونچے تہا اور الیسع عنفوان جوانی اور ریحان زندگانی

مین تسے وحی آئی کہ بہت خلق مکینا ہ جنس طیور اور بہائم اور دواب بی آب ہلاک ہوگئی حضرت الیاسؑ نے کہا یارب چھوڑ
تا انکی رفاہیت کے واسطے دعا کرون اور انکو جو اس بلا اور ابتلا سے نجات حاصل ہووے شاید اس شرک اور بت پرستی سے باز آئین
اور تیری عبادت کرساتہ رجوع کرین پس بنی اسرائیل کے پاس آئے اور کہا کہ یہ صعوبت اور شدت کہ خلق خدا کو پہونچی ہے تمہارے
گناہون کے سبب سی ہے اگر تم چاہو کہ حقیت اور بطلان ہمارا اور تمہارا ظاہر اور ہویدا ہووے تو باہر آؤ کہ مین اپنے خدا کو پکارون
اور تم اپنے بتونکو پکارو جو کوئی اجابت کرے سزاوار پرستش کا ہووے انہون نے اپنے بتونکو راستہ کیا اور باہر نکل کر ستایش کنان
بزبان حال اپنی بیطاقتی بتونکی آگے بیان کی کہ شام ہوگئی اور کچہ میسر نہوا پھر تسے دعا کی واسطے التماس کی حضرت الیاس علیہ السلام نے
دعا کی فی الحال بقدرت ایزد متعال قطعۂ ابر مقدار مرد بشیت دریا سے اوٹھکر انکی طرف آتا معلوم ہوا اور آفاق عالم مین گھر کر مینہ برسنا
شروع ہوا اور باغ اور دیار انکے نے بحال اول معاودت کی پھر انہون نے کہا کہ بزرار اور جو ب ہمارے سب تلف ہوگئے ہین حضرت نے
کہا نمک ریزہ ریزہ کرکر زمین مین چھڑکو جب انہون نے اسطرح کیا تو حق تعالی نے اوس زراعت سے جنی انکو کرامت فرمائی شاید یہ
نمکینی اس غلہ نخود مین اب تک ہے اوسی نمک پاشی کی برکت ہو لیکن اوس قوم ناہنجار اور بدکردار نے پھر تکذیب کی بلکہ بعد ازین آنحضرت
شیطان سے باحتمال ضرر اور زیادہ انکار کیا حضرت نے ملول اور نا امید ہوکر خدا تعالی سے درخواست کیا کہ الہی مجکو قبل از نزول عذاب
امین سے اوسمانی فرمان ہوا کہ فلانے روز فلانی جگہ جانا جو کچہ تیرے روبرو ظاہر ہووے اوسپر سوار ہوجانا حضرت الیاسؑ نے
ساعۃ زمان مقررہ مکان معین پر گئے اور ایک آتشی گھوڑے کی صورت اور بعضے کہتے ہین کہ رنگ اوسکا آتشی تہا اور تفسیر وہب علیہ
مین لکہا ہے کہ وہ ایک گھوڑا تہا یا ایک اونٹ تہا آتش سے بہتر تقدیر وہ انکے سامنے آیا اور یہ اوسپر سوار ہوکر روانہ ہوئے اور یسع نے
ندا کی کہ یا الیاس مجکو کیا فرماتے ہو حضرت الیاسؑ نے اپنی چادر ہوا مین سے یسع کیطرف ڈالدی اور اس علامت کساتہ انکو اپنی امر پر
اپنا خلیفہ کیا اور حق سبحانہ تعالی نے حضرت الیاسؑ کو پر و بال دیکر اور شہوات نفسانی اور تعلقات اغراض جسمانی منقطع کرکر فرشتونکی
ساتہ قوت پرواز عطا کی اور قباب عزت مین نظر خلق سے محجوب کیا حکایت غرائس مین مذکور ہے کہ ایک شخص دیار عصقلان کی
مین سے اسطرح سے بیان کرتا ہے کہ ایکدن دوپہر کے وقت صحرای اردن مین بقطع مراحل اور منازل مشغول تہا کہ ناگاہ اوسنے ایک
مین ایک شخص مجکو ملا بعد از ادای اسم تحیت و سلام مینے پوچہا کہ تو کون ہے اور اس صحرا مین کیا کرتا ہے کہا مین الیاسؑ پیغمبر ہون
سنتے اس کلام سے میرے بدن پر لرزہ پیدا ہوا مینے کہا یا نبی اللہ دعا کرو تا یہ حالت مجسے زائل ہووے کہ چند سوال مجھے پوچھنے
ہین چنانچہ دست مبارک میرے کاندہے پر رکہا اور اثر برد اور خنکی میرے سینے مین پیدا ہوا مینے کہا یا نبی اللہ تمہپر وحی اب بھی

نازل ہوتی ہے یا نہین جواب دیا جب تو خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مبعوث ہوئے ہین ابواب رسالت اور وحی
سب پر مسدود ہین کہ پھر کسی پیغمبر پر وحی نہین آئی سینے کہا اب کہ پیغمبر قید حیات مین ہین کہا چار حضرت عیسیٰ اور ادریس آسمان پر
اور حضرت خضر اور مین زمین پر۔ پھر سینے کہا ابدال امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے نفر ہین اور مقام انکا کہان ہے کہا یہ ساٹھ نفر
ہین پچاس انمین سے عریش مصر مین دونون کنارون فرات تک ساکن ہین اور دو نفر مصیصہ مین اور ایک عسقلا مین اور سات
تمامی بلاد اور ہمصا یہ اور جب انمین سے ایک فوت ہوتا ہے تو بار یتعالی اوسیوقت ایک صالح کو اوسکے عوض نصب فرماتا ہے پھر
سینے کہا باغی اسمدوان اور اوسکے محاربون کے حق مین کیا کہتے ہو کہا مردان مرد طاغی اور باغی تہا اور خانہ کعبہ پر چڑہ آیا تہا قاتل
اور مقتول اور شاہد اور مشہود اور محارب اوسکے اسیر عذاب ہین اوسوقت سینے کہا باغی اسمد ایسا اتفاق ہوا تہا کہ مین بھی بعض
امر باب اوسکی مین حاضر تہا لیکن طعن اور ضرب وغیرہ کوئی فعل جنگ مجھسے صادر نہین ہوا کہو کہ میرا کیا حال ہوگا کہا کہ تو نے خوب
کیا کہ ان امرون مین سے کسی پر اقدام نہین کیا اب کسی مقام مین اون مقامات سے حاضر ہونا پھر دو روئیان کہ برف سے سفید تر
تھین نکالین اور سینے اور اونہون نے باہم کہا ہین بعد فراغ تناول اطراف وجوانب صحرا مین نظر کی فی الحال ایک اونٹنی ظاہر ہوئی
اور حضرت کے نزدیک آکر کھڑی ہوئی جب چاہا کہ سوار ہو وین سینے کہا ای پیغمبر خدا مجکو تمہاری مصاحبت منظور ہے کہا یہ امر متعذر ہے
سینے کہا مجکو کسیطرح سے کچھ تعلق اور کوئی مانع نہین ہے کہا یہ مطلب ہمیشہ نہین ہوگا پھر کہا مجکو داعیہ یہ ہے کہ ماہ رمضان مین بیت المقدس
مشکف رہون پس انپر سوار ہوئے اور میرے اور اونکے درمیان ایکدرخت حائل ہوا اور میری نظر سے غائب ہوگئے حاشیہ
انکا کہتے ہین لاغر اندام دراز قد مجد موی سخت پوست اور پیوستہ خرقہ پوش رہتے شریعت انکی موافق شریعت موسے
علیہ السلام اور بموجب توریت عمل کرتے تہے اور اقامت انکی اکثر جنگلون اور بیابانون مین ہوتی ہے سرگشتہ اور درماندونکو براہ
ہدایت رہنمونی کرتے ہین اور کہتے ہین ہر سال ایام عید اضحی مین حضرت خضر کے ساتھ مسجد نبا مین جمع ہوتے ہین اور بتہلیل و تسبیح
موسی مبارک اشتغال کرتے ہین اور کہتے ہین حضرت الیاس انسی بھی ہین اور ملکی اور ارضی اور فلکی بھی اور موکل ہین بیابانون پر
اور حضرت خضر موکل ہین دریاؤن پر اور ہر ماہ رمضان مین بیت المقدس مین پہونچکر روزے رکھتے ہین اور ہر سال حج کرتے
ہین اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ ایک جماعت صلحا کی انکی امت مین سے انکو دیکھتی بھی ہے چنانچہ بیان ہوا اور تفسیر درمنثور
لکہا ہے کہ باہم ذکر استفادہ علم بھی کرتے ہین۔ حال امت انکی کا کہتے ہین کہ بعد مفارقت آنحضرت ایک بادشاہ جبار نے انپر غلبہ پایا
اور تمامی اوس قوم کو بہ تیغ قہر قتل کیا اور گوہر حیات اون متمردون کا بزخم شمشیر الماس گون رشتہ تنہا مین کینچا وکان امر اللہ

مقدور گاہ اور چونکہ ایام دعوت حضرت الیاس معلوم نہیں اور جو کہ اوقات حیات انکی نے بسبب محجوب ہونے نظر انسان سے انتہا
نپائی لاجرم کچھ نہ لکھا گیا واللہ اعلم **فصل چوتھی** احوال حضرت یسع بن خلوت علیہ السلام میں — درضمن اسکہ پیغمبر اسرائیلی وصی
حضرت الیاس ہیں بغایت عظیم القدر نبی اسرائیل میں مہابت تمام رکھتے تھے اور کلام اللہ بھی انکی نبوت پر گواہ اور انبیاء جلیل القدر
کے ناطق ہے چنانچہ سورۂ **ص** میں فرمایا ہے **آیہ** وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ط علمای یہود
کہتے ہیں کہ بدایت حال اونکا اسطرح پر ہے کہ بفلاحت اور زراعت مشغول ومصروف رہتے تھے کہ اکیدن حضرت الیاس کو وحی آئی کہ
خلافت اپنی انکو تفویض کریں حضرت الیاس نے بنا بر تعمیل فرمان ربانی اوس کشت زار پر کہ حضرت یسع قلبہ رانی کرتے تھے انکے
پاس گئے اور اپنی چادر انپر ڈالدی فی الحال اثر عظیم التعین ظاہر ہوا اور انہوں نے آپ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں اپنے والدین
کو وداع کر آؤں اور تمہاری خدمت میں حاضر رہوں حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا بیشک کیا کیا کہ تم اسطرح کہتے ہو اور مجھسے تمنے
کیا دیکھا کہ ایسا چاہتے ہو جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا آپ نے کیا لیکن میرے دلمیں شوق خدمت حضور زیادہ ہوا ہے اور ایک
نور انوار الٰہی سے میرے فضای سینے میں چمکا ہے اور پھر انہوں نے تمام آلات اور اوزار حرث توڑے اور نرگاؤ ان قلبہ رانی
کو فی سبیل اللہ قربانی فرما کر سبکو تصدق کیا اور حضرت الیاس کے ساتھ ہو لیے جسطرف کہ وہ جاتے تھے یہ بھی ہمراہ رہتے تھے اور
انکے روبرو توریت پڑھتے اور قواعد شریعت موسوی پر غیبت حضرت الیاس میں بنی اسرائیل پر حکم کرتے تھے اور باجرای مراسم
اوسکے مشغول رہتے تھے اور بصیام نہار اور قیام لیل اقبال فرماتے تھے اور انکے خوارق عادت بہت ہوئے ہیں از انجملہ ایک یہ
کہ اہل اریحا نے شوریت پانی سے شکایت کی انہوں نے تھوڑا سا نمک لیکر اوس پانی میں ڈالا اور کہا کُنْ حُلْوًا بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی
ہو شیریں بحکم اللہ کے سو فی الحال وہ پانی مثل شہد شیریں ہو گیا اور دوسرے یہ کہ ایک بیوہ عورت نے قلت مال سے گلہ کیا
اور حال اپنے خاوند کے قرض کا اور یہ کہ تاقرضخواہوں کا اولاد کو گرو میں عرض کیا حضرت نے کہا اب تیرے گھر میں کیا ہے اوس عورت
نے کہا بجز ایک چلو روغن کچھ میرے پاس نہیں ہے حضرت یسع نے کہا کہ اوس روغن کو ایک باسن میں ڈال اور پیوستہ اوس ظرف میں
سے اور آوند میں اور اوسمیں سے اور باسن میں نقل کرتی رہو وہ ضعیفہ بموجب فرمودہ عمل کرتی تھی اور روغن اون باسنوں میں
فاضل رہتا تا آنکہ اہل دیہ نے تمام باسن اپنے اوس ظروف سے بھر لیے اور قیمت ادا کی اس سبب سے قرض اوسکا ادا ہو گیا اور
وسعت تمام اوس فقیرہ کو معاش میں حاصل ہوئی اور تیسری یہ کہ ایکبار آپ ایک شخص کے گھر میں گئے اور اوس شخص کی بی بی
عاقرہ تھی بالتماس صاحب خانہ حضرت نے دعا کی اور باریتعالی نے ایک فرزند نجیب ارزانی فرمایا اور جب وہ فرزند بعد از چند مدت

مرگیا حضرت سے اوسکے احیا کی واسطے استدعا کی اور پہرانہون نے دعا کی جان بخش جان آفرین نے اوس مردہ کو زندہ کیا اور ایک مدت مدید اور اوسنے حیات پائی اور چوتھے یہ کہ ایک دفعہ انکے شاگردون نے کچھ طعام ترتیب کیا ایک نے اونمین سے بطریق سہو قدرے حنظل یعنے اندرائن اوسمین ڈال دیے فی الحال اوس طعام مین سے حضرت کو کانمین صدا پہونچی کہ جو کوئی اس کہانے مین سے کہاوے گا مرجاویگا جب حضرت اس صورت سے واقف ہوئے قدرے آٹا پانی اوسمین دیا اور دعا کی اور تناول کیا کچھ مضرت اوس کہانے سے نہوئی اور پانچوین یہ کہ ملوک بنی اسرائیل کو مدام قصد عادیون سے خبر دیتے تھے اور تدبیرات اوسکے جنگ سکھاتے تھے تا بفراغ تمام بحرب دشمن قیام کرین اتفاقی اس حال مین ایک بادشاہ نے اور سلاطین مین سے کہ بنی اسرائیل سے عداوت رکھتے تھے اپنی خواص سے کہا معلوم نہین کہ اس طائفہ کو قصد عزیمت سے کون خبر کرتا ہے اور امر ہمارے انکے درمیان مین شائع کرتا ہے خواص نے کہا اخبار امور آتیہ اور اظہار قضایای مخفیہ کا یسع پیغمبر ہے وہ بادشاہ خفا ہوا اور ایک لشکر گران لیکر بجنگ بنی اسرائیل آیا اور دفعۃً حضرت کو پکڑ لیا مگر حضرت نے دعا کی کہ دیدہای اعادی حلیہ نور سے عاری ہوگئی اور آپ نے چنگال دشمنان دین سے خلاصی پائی چھٹی یہ کہ ایک جماعت عمانون کی انکے گہر مین آئی حضرت یسع نے اپنے غلام سے کہا ما حضر حاضر کر خادم نے کہا صحان سو نفر سے زیادہ ہین اور گردہ نان بیس سے زیادہ نہین فرمایا کہ سب انہین سے سیر ہوجاوینگے اور یہ روٹیان بحال خود رہین گی غلام نے وہ کلچے حاضر کیے ہرچند کہ انہون نے تناول کیا وہ طعام کم نہوا۔ ساتوین یہ کہ بادشاہ دمشق کو علت برص تھی عیاذاً باللہ منہا اور اوس ملک نے ایک پیک حکام بنی اسرائیل پاس بہیجا تاکوئی طبیب حاذق ارسال کرین انہون نے بحضرت یسع حوالہ کیا جب انکی خدمت مین حاضر ہوئے اور احوال کہا حضرت نے فرمایا بادشاہ کو چاہیے کہ جوی آب مین اوترے تا علت زائل ہووے وہ رسول مایوس و ملول ہوکر پہر گیا اور کیفیت حال معروض کی جو لوگ عقیل و فہیم تھے اونہون نے کہا تجربہ حسن یسع منجملہ لوازم احتیاط ہے بادشاہ نے پانی مین اوترکر تمام اعضا دہوئے اور جب باہر نکلا تو مرض بالکل زائل پایا پس بادشاہ نے خوش و خورم ہوکر بیوسات قیمتی اور ہدیہای زر حضرت کی خدمت مین بہیجے اور حضرت نبوی نے کچھ اوسمین سے قبول نکیا لیکن خادم کو طمع پیدا ہوئی عقب قاصد جاکر دو بدرے زر کیلیے اوسیوقت حضرت یسع کو نور باطن سے خبر ہوئی خادم پر لعنت کی کہ وہ خادم بعلت بادشاہ دمشق مبتلا ہوا آٹھوین یہ کہ آفت غلہ اور قحط عظیم دیار شام مین واقع ہوا اطراف و جوانب سے لشکر غنیم بنابر محاصرہ بنی اسرائیل مشغول ہوا اثنای اس حال مین حضرت نے قوم کو بشارت دی کہ کل غلہ ایسا ارزان ہوگا کہ آدمی تعجب کرینگے حاجب بادشاہ نے

سنکر استہزا کیا اور کہا اگر حق سبحانہ تعالیٰ آسمان کو سوراخدار کرے اور اسمیں سے غلہ برسے جب بھی ارزانی غلہ محال ہے حضرت
یسع نے کہا تراٰہ وَلَا تَرَاٰہُ کُلُّ مِنْہُ یعنے تو دیکھے گا اوسکو اور نہ کہا دیگا اوسمیں سے بہرحال نو مہینے دن صبح کو دشمنوں کی کالین
قلعہ سلاح اور صہیل اسپان یعنے کٹکٹہراہٹ ہتھیاروں کی اور آواز ہنہناہٹ گھوڑوں کی غیب سے پہنچی اور یہ بھاگے
اور بنی اسرائیل ننگنای محاصرہ سے نجات پاکر باہر گئے اور اطمعہ اور امتعہ اعدا التصرف میں لائے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ
پہر کسینے التفات طرف مطعومات کے نکیا اور باتفاق برسر جاب کے جسنے استہزا کیا تھا جمع ہوئے اور اوسکو بجوارای تمام ہلاک کیا
نوٹ یہ کہ ہنگام وفات اپنی بادشاہ عصر کو خبر کی کہ تین مرتبہ لشکر مصر بظفر یاوریگا مطابق بشارت صورت واقعہ ظہور میں آئی
اور بعض تاریخ میں مرقوم ہے کہ سو برس کے اور معجز ہوئے ہیں کہ ذکر اونکا موجب تطویل ہے اور چونکہ گاہے بنی اسرائیل مخالفت
انکی بجا لاتے تھے اور کبھی حمایت کرتے تھے خاطر عاطر انکی اس جہت سے مثل حق تھی آخر الامر حضرت باری مناجات کی اور برفاقت
رفیق اعلی اور مصاحبت معشر انبیا مستعلی کی بعد تعیین ولایت ذی الکفل کو طلب کیا اور اپنا خلیفہ اور جانشین گردانا اور مرتبہ
نازنین انکی بہ علمیین پہونچا فصل پانچویں احوال ذی الکفل پیغمبر علیہ السلام کے بیان میں مختلف ہوئے میان علماء کہ ذی الکفل
کونسے پیغمبر تھے ایک طائفہ کہتا ہے کہ ذی قتیل ہیں اور بعضے کہتے ہیں وہ بشر ایوب صابر ہیں کہ اصلی نام اونکا بشر تھا اور قول اصح
کہ وہ وہی حضرت یسع ہیں اور ذی قتیل اولاد بشر بن ایوب کہ ذی الکفل لقب ہوئی ہیں ہمنے پہلے ہوا کہ ہے ہیں
انکی رسالت پر کلام حضرت مالک علام ناطق ہے چنانچہ سورہ انبیا میں بعد ذکر انبیا و پیغمبر ذکر انکی ہی توصیف فرمائی اِنَّ
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ وَاَدْخَلْنٰہُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّہُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ یعنے اور اسمعیل اور ادریس
اور ذو الکفل کو ہدایت کی اور ہر ایک تھا صبر کرنے والوں سے اور داخل کیا ہمنے انکو رحمت اپنی کے تحقیق وہ صالحون سے
کتاب اسود المعین میں مرقوم ہے کہ یہ اس لقب کرامت سے مخصوص ہوئے کہ وصایای یسع میں اخلوت کو در باب ترغیب امت
بنی اسرائیل اور ارشاد اور ہدایت انکے اور عدالت تورمیت اور حکام اوسکے کفیل کیا تھا ۱۲ مؤلف طائفہ کہتا ہے کہ تحقیق اس لقب
کا یہ سبب ہے کہ ذی الکفل ایک بادشاہ کی ملوک شام سے مقرب اور اوسکے نزدیک قرب اور منزلت بہت رکھتے تھے اور اوس بادشاہ
کو بنی اسرائیل کیساتھ نہایت عداوت تھی اکثر انکے دیار کی تسخیر کا قصد کرتا اور جو اوسکی فوج کے ہاتھ آتا تھا اوسکو قتل کرتا تھا ایکدفعہ فوج
جرار اوسنے بجرب بنی اسرائیل بھیجی اور انہوں نے بعد مقابلہ اور مقاتلہ کے سو نفر علماء و صلحا اور فضلای یہود اسیر کر کے بادشاہ کی خدمت
میں ارسال کیے اور اوسنے چاہا کہ تبدیون کو سیاست کرے حضرت ذی الکفل نے اس امر سے اطلاع پاکر جلدی سے بادشاہ کی خدمت میں

اور انکی عقوبت کو تاخیر مین ڈالا اور کہا اب یہ بیگناہ ہین اور زمان سیاست گذر گیا اس جماعت کو مجھے سونپ دیجیے اس امر کا متکفل ہون کہ سبکو موقف سیاست مین حاضر کردون گا بادشاہ نے سبکو انکے حوالے کیا اور حضرت ذی الکفل نے بنی اسرائیل کو گھر لیجاکر ہتکڑیان اور بیڑیان نکال ڈالین اور بہ تعظیم و تکریم پیش آنے بعد از اطعام طعام اور کلمہ و کلام التفات انجام آدھی رات کو سب اسیرونکو چھوڑ دیا جب اوس طائفہ نے قید دشمن سے نجات پائی اور ذی الکفل بھی خطاب اور عتاب بادشاہ سے محفوظ رہے اوسدن سے یہودیون مین اس لقب کی سابقہ مخصوص ہوئے اور اجداس صورت کی بمدارج نبوت سرفراز اور بمعالی حسنات ممتاز ہوئے - صدر الدین صفہانی منتخب المعارف مین لکھتا ہے کہ حضرت باری تعالی نے ذوالکفل کو ایک بادشاہ ملوک عمالقہ سے بھیجا کہ اوسکو کنعان کے تابقبول ایمان دعوت کرین بادشاہ نے کہا مجکو معلوم ہے کہ تمنے خطاہای عظیم صادر ہوئے ہین اور جرات اور جسارت گناہ پر بہت اقدام کیا ہے اب جو تم دلالت کرتے ہو مجکو ایمان لیانے کو اوسمین حجت چاہیے کہ بعد از وفات میرے ساتھ رہے تا نعیم جنان میرے واسطے واجب ہو یہ سنکر الاہین کیا جانون کہ میرا ایمان مقبول ہے یا نہین حضرت ذی الکفل نے اس امر کو قبول کیا اور رقعہ کفالت لکھکر اوسکو دیا اور بادشاہ نے اوس رقعہ کو لیکر ترک سلطنت کیا اور بطاعت الہی مشغول ہوا تا آنکہ اسکی اجل موعود پہونچی اور اوس خط کو اوسکے ساتھ دفن کیا حق سبحانہ تعالی نے کفالت ذی الکفل قبول فرماکر اوسکو بصد جنان اور حور و ولدان پہونچایا - کہتے ہین اوس جماعت نے کہ ہنگام دفن اوس خط کو دیکھا تھا گواہی دی اور بہ نبوت ذی الکفل اقرار کیا اور سب کے سب مسلمان ہوئے حضرت ذی الکفل نے پھر دوبارہ سب قوم کو بہ نزول جنان اور مصاحبت حور و غلمان کفالت کی اور لقب انپیا متداول و رونگا جاری رہا جب ایام رحلت انکے قریب آئے بصحبت ملائکہ عظام اور ارواح کرام مین صدر فراوس اعلے مین خرامان ہوئے اور بعض بلاد شام مین دفن کیے گئے ابیات جہان را بیگانہ مندر سم و راہ ✻ نمیدارد آرزم کس نگاہ

بپایان رساند چنین ہزارہا ✻ بنیاد بپایان ہنوز این شتاب

فصل چہارم احوال اشموئیل پیغمبر علیہ السلام اور حال عالی امام اور غالوت اور جالوت کا - شرح قصہ اشموئیل پیغمبر یہ ہے کہ جب ایام نبوت عالی امام علیہ التحیۃ والسلام مین ضعف اور فتور بامور بنی اسرائیل لاحق و عارض اور تفرق اور تشتت انمین ظاہر اور پیدا ہوا اور اعادی اور خصوم نے غالب ہوکر قلع اوسکے قمع پر قدرت مصروف کی اور تفرق اور پراگندگی یہود واجب جانکہ غارت اور تسبی اور تاراج و قتل لازم جانا اور عالقہ معاربہ نے ظفر پاکر تابوت سکینہ کو مع چار سو چالیس پیغمبرزادون کے جو بادشاہ زادون کے اپنے دیار مین لیگئے اور بقیۃ السیف پر خراج اور جزیہ مقرر کیا اوس جماعت نے بحضرت رب العزت مناجات کی اور ایک پیغمبر مرسل طلب کیا تا بعاونت اور ہدایت اوسکے بدفع اذیت خصمان

اور رفع مرسم عدوان مشغول ہوویں اور ساتہ اعادی ملت کے بحرب وجہاد پیش آکر تمہ انکی اپنے سے دفع کریں اوس نہال
مین خاندان نبوت سے کوئی نہ رہا تہا الا عالی المقام اور ایک عورت عفیفہ کہ اوسکو ہنہ کہتے تہے اور خاوند اوسکا سمیع بہ ہالقان
سبط الاوسی تہا چونکہ اوقات زیارت اور طواف بیت المقدس نزدیک تہا دونون نے باتفاق یکدگر قدس مین جاکر دعا کی
اور وہان درباب عطای فرزند رشید کہ لائق رتبہ نبوت ہو مبالغہ اور الحاح بہت سا کیا اور اوسوقت عالی المقام کرسی امامت
پر تضرع اور زاری انکی سنتا تہا اجابت ملتمس انکی مین از راہ امداد دعا کی اور حضرت کبریای سبحانی نے مستجاب فرمائی الحاصل بعد
اپنی منکوحہ کے گہر گیا اور اوسی شب مین حسنہ اسمٰعیلؑ کے ساتہ حاملہ ہوئی اور بعد یہ فرزند پیدا ہوا اور مدت رضاع بسر ہوئی اوسکو
خدمت عالی امام مین لاکر بملازمت بیت المقدس اور حفظ توریت اور متابعت عبادت بنی اسرائیل رکہا اور انہون نے غلام
عالی امام ہوکر بشرائط خدمتگاری عبادت اور ریاضت اور قرأت توریت مشغول کیا تا انیکہ مبعوث ہوئے ٭ حکایت کرتے
ہین کہ ایک شب درمیان خواب و بیداری انکو ندا آئی اور انہون نے گمان کیا کہ عالی امام طلب کرتا ہے جلد اوٹہکر اوسکے
پاس گئے جب انہون نے کہا مینے نہین بلایا پہر تین تا اگلے تین مرتبہ اسمٰعیلؑ کو ندا پہونچی اور یہ عالی امام کے پاس آئے امام نے
انہون سے کہا اگر اب تجکو ندا آوے تو مین تجہکو جواب دینا اور جو کچہ تجہسے کہے آکر کہنا ہرگاہ چوتہی دفعہ ندا نے لبیک یا معاذ
کہکر جواب مین مبادرت کی اور عقب ندا یہ مضمون ابیات مثنوی سنا مثنوی ٭ ندا آمد ز حق سوی اسمٰعیلؑ ٭ کہ ای
بندۂ خاص بے بدیل ٭ یقین دان کہ دارین مین بے بدلست ٭ بگفت چون تو دگیر خدا چہ گفت ٭ ترا دادم از فضل خود سروری
جہان حق ناموس پیغمبری ٭ بعلم خود ت رہنما داشتم ٭ ولایت بعترت برافراشتم ٭ ہم اکنون ہر دو سوی عالی امام
بگو پیش زمن این سخنہا تمام ٭ کہ حق گومیت کی غلط کردہ رہے ٭ بیا نکت آری بکار خدای ٭ ترا لکہ پیغمبری ابتدا
بدیگر کسان برتری دادہ اند ٭ کہ تا امر و فرمان بجا آوری ٭ مضمون آن زرہا گذری ٭ پیمبر شوی رہ حق دراحکام مین
نباشی باحداث بدعت قرین ٭ کنون ہر دو خواہ فرزند خویش ٭ جہان ہر نا موس پیوند خویش ٭ رہ رہبت آخر چہ پوشیدہ
بتغییر حکم از چہ کوشیدہ ٭ چو کردار شان جملہ بشناختی ٭ بدیشان زہر چہ در ساختی ٭ کہ تا مفسد و باطل آمد عزیز ٭
بخواری شد ندال حق تیز ٭ نہان شد چو عنقا سلاح و سدا ٭ عیان گشت در شایع سفاہ و فساد ٭ برفت از جہان شیوہ راستی ٭ پدیدار شد
کژی و کاستی ٭ نبود است عہدت بمن آنچنان ٭ کز میان خلافت کنی در جہان ٭ چو امر مرا مہمل انگاشتی ٭
فرزودی نقصان روا داشتی ٭ کرانہ گرفتی ز فرمان من ٭ و دیری فزودی بعصیان من ٭ یکبارہ بگذاشت این چنین

ششم انتقامی ز تو بعد ازین + که هر کس که او شنود حکم آن + شود گوشش از هیبت آن گران + بذات قدیم معلای خویش + بافعال داوصاف واسمای خویش + بهر سری که واضح شد از قدرتم + بنوعے که ظاهر شد از حکمتم + بعزوجلال که هستش بقا + بملکی که ایمن بود از فنا + که این سلطنت باز گیرم ز تو + همان جان بزاری برآرم ز تو + گناهی که اولاد تو کرده اند + وزان نام عصیان برآورده اند + بخشایم آن کرده از هیچ راه + نه توبه پذیرم از ایشان نه آه + ز تقصیر کردار شان نگذرم + بزاری و قربان شان نگروم + از ایشان برایشان سر آرم جهان + که خلق عبرت بود جاودان +

بعد ازین خطاب منقطع ہوا اور شموئیل نے عالی امام پاس جاکر مضمون رسالت جیسا کہ سنا تھا مشہر و عیان کیا عالی امام نے رضا بقضا کرکے کہا ہُوَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ مَنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَہُوَ اَعْدَلُ الْعَادِلِیْنَ ۵ اور اوسی سال ہین کہ سال چہلم سن شموئیل سے تھا عالی امام زمع پنجم فرزند داور راعنا سے دار فنا سے بدار البقا رحلت کی اور حکومت اور نبوت بنی اسرائیل کے شموئیل نے قرار پکڑا اور جب وہ سن پختہ تدبیر اور سیاست تک پہنچا اوسوقت سے حکومت اور امور اپنے فرزندون یوایل اور ابیا کو تفویض کیا اور آپ کنارہ ہوکر بفراغت مشغول عبادت ہوا اور جب وہ فرزند بحد بلوغ پہنچے اور حکومت کرنے لگے تو بنی اسرائیل کے بزرگون نے شموئیل کے پاس آکے اور حاکم موافق طلب کیا کہ ہمارے قضیے فیصل کرے اور معاون ہووے پنانچہ خدا یتعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّہُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ہَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف سرداران بنی اسرائیل کے بعد موسیٰ کے جب کہا اونہون نے واسطے نبی اپنے کے مقرر کر واسطے ہمارے بادشاہ لڑین ہم بیچ راہ اللہ کے کہا اوس نبی نے شاید نزدیک ہو تم اگر لکھا جاوے اوپر تمہارے لڑنا یہ کہ نہ لڑو تم کہا اونہون نے اور کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ لڑین گے بیچ راہ اللہ کے اور تحقیق نکالے گئے ہم گھرون اپنے سے اور اولاد اپنی سے شموئیل نے بعد از لوازم محبت اور اخذ عہود و مواثیق دعا کی اور ماسوا اللہ کا حضرت کبریا میں سبحانی مین مسئلت کیا اور پس از یقین اجابت اپنی امت کو خبر دی ﴿ وَقَالَ لَہُمْ نَبِیُّہُمْ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا یعنے اور کہا واسطے اونکے نبی اونکے نے تحقیق اللہ نے مقرر کیا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ - کہ نہ وہ خاندان نبوت سے ہوگا اور نہ وہ دودمان سلطنت سے اور اوسکو لوگ شاوک کہتے ہونگے کیونکہ واسطے اوسکے نہ تھا مین سبط نبوت مخصوص باولاد لاوی تھا اور سلطنت بہ فرزندان یہودا اور طالوت کو اوسکو شاوک بھی کہتے تھے سبط بنین یامین سے تھا قَالُوْٓا اَنّٰی یَکُوْنُ لَہُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْہُ وَلَمْ یُؤْتَ

سبعۃ من المال ۔ فقال ان اللہ اصطفاہ علیکم وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم واللہ یؤتی ملکہ من یشاء واللہ واسع علیم ۔ یعنے کہا انھوں نے کیونکر ہوگی بادشاہی اوسکے اوپر ہمارے اور ہم ہیں حقدار اوسکی بادشاہی کے اوسکے اور نہیں دیا گیا وہ کشایش مال سے کہا تحقیق اللہ نے پسند کیا اوسکو اوپر تمہارے اور زیادہ دی اوسکو کشادگی بیچ علم کے اور بدن کے اور اللہ دیتا ہے ملک اپنا جسکو چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا اور جاننے والا ہے اور کہا ہے اوسکے نبی نے انکی ان کی نشانی یہ ہے کہ آوے تمہارے پاس صندوق بیچ اوسکے تسکین ہے پروردگار تمہارے سے اور باقی ہے اوس چیز سے کہ چھوڑ گئی قوم موسیٰ کی اور قوم ہارون کی اٹھاویں اوسکو فرشتے تحقیق بیچ اوسکے البتہ نشانی ہیں واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے ۔ اور جب کہ لے چلا طالوت لشکروں کو کہا تحقیق اللہ آزمانے والا ہے تمکو ساتھ نہر کے پس جو کوئی پیوے اوس سے پانی تو نہیں ہے وہ مجھ سے اور جو کوئی نہ چکھے اوسکو پس تحقیق وہ مجھ سے ہے مگر جو کوئی بھر لے چلو اپنے ہاتھ سے پس پیا انھوں نے اوس سے مگر تھوڑے سے انھوں میں سے ۔ پس جب پار ہوا وہ اوسکے ساتھ اوس نے جو ایمان لائے ساتھ اوسکے کہا انھوں نے نہیں طاقت ہے ہمکو آج کے دن ساتھ جالوت اور لشکروں اوسکے کے ۔ اور ہیکل القدس کے گرد پیٹھے ہوئے اوسکو رات انتظام حکومت اور سلطنت اوسکی کی اور ہیکل القدس کے گرد پیٹھے ہوئے اوسکو رات انتظام حکومت اور سلطنت اوسکی کی اور تھے جبال و قتال دشمنان کر رہے تھے کہ ناگاہ شاؤل کا بھی اوس مجمع میں آیا اور اوسی وقت روح خدا اوس پر نازل ہوئی اور اوسکے ہاتھ میں ایک دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائی کے سینگوں میں مضبوط رہتا تھا جس میں آیا سموئیل نبی نے اوسکو طلب کیا اور ایک عصا اوسکے ہاتھ میں لیکر اوسکے قدیر رکھا جب وہ اوسکے قد کے برابر نکلا تو اوسکو دیا اور اوسکے سر پر تیل مقدس ڈالکر اوسکو بوسہ دیا اور اوسکو بادشاہی بنی اسرائیل تفویض اور مبارکباد دی اوس زمانہ میں تابع بختی اور اقتدار سے بہرہ ور تھی اور بوسیلہ اوسکے امتحان لیاقت سلطنت کے اعدا کو قوت سے مانتے تھے اور روح قدس کے جو تھیں آتا تھا اوسکے سر پر اوسکے ساتھ بہر حال مجموع قوم اور تمامی اسباب تحبیت سلطنت بجا لاسکے اور دوسرے دن ثابت ہوگئی کہ لیاقت اور صفت اوسکی حالت ناکردہ ہی ظاہر ہوا اور سب نے متفق ہو کر حکومت بنی اسرائیل کو شاؤل کے تفویض کیا اور اوس وقت کی دستور العمل اوسکے ساتھ اہل اسلام نے مان تسلط عالی الہام اور نبوت اشموئیل میں دست تعدی بنی اسرائیل پر دراز کیا تھا اور تسلط تمام پایا تھا ۔ اور اکلیاس نے کہ اوسکو زبان عربی میں جالوت کہتے ہیں چند مرتبہ اوپر چڑھکر غارت تاخت کیا تھا اور بعد قتل وزن اربعمائۃ اسبعین خروار اور جزیہ مقرر کیا لاجرم بنی اسرائیل نے زمان سلطنت طالوت میں بنا بر دفع شر اور جہاد اور غزا سے کفار عمالقہ کو نصب العین

ضمیر کمکر درپے انتقام ہوئے اور اسّی ہزار آدمی جنگ جوئی اور پرخاش خوئی پر کمر طالوت بنا بر شوق لقای جالوت روانہ ہوئے جب جالوت نے توجہ لشکر سے خبر پائی جلد ویسے سہاب جنگ مہیا کر کر انکے مقابلہ مین آیا اور چونکہ شموئیل نے طالوت سے کہا تہا کہ اس جماعت مین سے اندک فوج تیرے ساتہ موافقت کریگی اور باقی مخالفت اور قصہ بیابان اور غلبہ عطش اور ابتلائے تجرع آب بیان کیا تہا ا ﴿ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ یعنے پس جب جدا ہوا طالوت ساتہ لشکر کے کہا تحقیق اللہ آزمانے والا ہے تمکو ساتہ نہر کے پس جو کوئی پیے اوسمین سے نہین مجہسے اور جو کوئی نہ چکہے گا اوسکو پس تحقیق وہ مجہسے ہے اور جو کوئی بہر پیے ایک چلو ساتہ ہاتہ اپنے کے پس پیا انہون نے اوسمین سے مگر تہوڑون نے اونمین سے نہ پیا جب شکر طالوت اوس پانی پر پہونچا ایک گھونٹ سے زیادہ نہ پیا کہ جو کوئی قدر کفاف سے زیادہ پیے گا یا بر ذخیرہ اپنے ساتہ رکہے گا معرض عتاب بار یتعالی مین پڑیگا اور ضبط قہر الٰہی ہوگا اور قطعاً پیاس اوسکی نمکین نہ ہوگی اور فیض ایسی فتح عظیم سے بہرہ رہے گا سب اہل قوم ان نصائح پر لبیک اطاعت کہکر روانہ ہوئے جب بیابان سے باہر آئے اور ما بین فلسطین اور اورن کے اوس ندی پر کہ موعود نبوی تہی پہونچے شدت عطش سے پانی مین اور ترجیح اکثر اہل لشکر شدت عطش سے ضبط نکر سکے جسنے ایک گھونٹ پانی پیا سیراب ہوا اور جسنے زیادہ نوش کیا بجہت ذخیرہ تصرف مین لایا ویسا ہی پیاسا رہا اور طالوت اپنے چار ہزار مطیعون کے ساتہ متوجہ جالوت ہوا اور جیتے تین ہزار نفر نے کہ عصیان کیا اور مخالف ہوئے تہی وہین کہڑے رہے اور جالوت لاکہہ آدمی تیغ زن اپنے ساتہ لیکر مقابلہ مین آیا جب دونون لشکر متقارب ہوئے اصحاب طالوت نے فریاد ا ﴿ لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ یعنے نہین طاقت ہمکو آجکے دن ساتہ جالوت کے اور لشکر دن اوسکے کو سمجہا کر اکثر نے تخلف کیا کہتے ہین کہ سب وہ چار ہزار تین سو تیرہ آدمیون سے زیادہ نہتے بعدد اصحاب بدر تہورہ گئے اور باقی پہر گئے اور اوس گروہ نے بامید مضمون ا ﴿ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ یعنے بہت ہوا ہے کہ جماعت تہوڑی غالب آئی ہے جماعت بہت پر ساتہ حکم اللہ کے ۔ قاصد جہاد جالوت ہوئے اور طالوت ساتہ اون دلیران صف نبرد کے کہ شجاعت اور جلادت مین سرآمد روزگار تہے از روے نیاز بحضرت کارساز بندہ نواز دست بدعا ہوا اور کہا ا ﴿ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ یعنے اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے نکلوا اور مدد کر ہمکو اوپر قوم کافرون کے ۔ اور جب جالوت نے

قلت سپاہ طالوت مشاہدہ کی اوسکو عار آئی کہ تین سو تیرہ آدمیون سے کیا صف آرائی کرون لاجرم بذات خود آہنگ جنگ کیا اور ایک سہپ ابلق پر سوار ہوکر اور سلاح جنگ آراستہ کرکے میدان مین آیا اور طالوت کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا اور کہا اب طالوت آپ باہر نہ آوے اور کسیکو میرے روبرو بھیجے تا اوسکے ساتھ بخت آزمائی کرون طالوت نے ایک شخص سے ندا دلوائی کہ جو کوئی مبارزت جالوت مین میدان کارزار مین قدم رکھے اور قتل کرے اپنی بیٹی اوسکو دون اور اوسکا دست حکومت اپنے ملک پر رکھون ہرچند اوس منادی نے ندا کی مگر کسینے بیم صولت اور شوکت جالوت سے جواب ندیا کسواسطے کہ یہ ایک کافر زبردست تہا بہ نہایت جسامت اور جلادت اور جرات اور مہارت مین بےنظیر اور عدیل اپنا نہین رکھتا تہا آخرالامر حضرت داؤد بغل مین سے نکل کر بمقاومت جالوت مثل شیر ژیان میدان مین برآمد ہوئے اور اوس سے مقابلہ کیا چنانچہ انکے قصے کی تفصیل آگے لکہی جاتی ہے **باب پندرہوان** قصہ داؤد بن ایشا علیہ السلام مین اور اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین اور جانا انکا مقابلہ جالوت مین — انوار التنزیل مین اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد نویشت سی ہوا ابن یعقوب پیغمبر کو ہم پہنچتے ہین اور ایشا باپ انکی ایک قول سے تیرہ فرزند رکہتے تہے سب مین چہوٹے حضرت داؤد تہے اور از روے جثہ بہی نسبت اور بہائیون کے دبلے پتلے تہے اور یہ ہوجب اشارہ پدر فلاخن یعنے گوپن اور توبرہ سنگ اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکہتے تہے اور شبانی کیا کرتے تہے — کہتے ہین کہ ایکدن اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا سنگ فلاخن جس چیز پر پہونچتا ہے گرا دیتا ہے انہون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایزد تبارک و تعالی تجکو حاکم قلمرون کا کریگا — پہر انہون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مینے دیکہا کہ فلانے جنگل مین ایک شیر میرا رام ہوا اور اوسپر مینے سوار ہوکر اوسکے کان پکڑ لیے اور اوسنے میری مطاوعت اور تابعداری کی انکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذوالمنن ایک امر عظیم مرتبہ کو تیرا مسخر کریگا — پہر ایکدن اپنے باپ سے آنکہ کہا کہ جب پہاڑونکی سیر مین تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میری موافقت سے تسبیح کہتے ہین ایشا نے کہا تجکو بشارت ہو کہ بخشندہ نے بے منت خیر اور کرامت تجھی ارزانی فرمائیگا ارباب تاریخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا حضرت شموئیل کو وحی پہونچی کہ قاتل ایشا کی فرزندونمین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہے اوسکے سر پر تو رکہے گا وہ جوش کہاکر مانند تاج اوس نیک بخت کے سر پر کہڑا ہوجاویگا اور فلان جوشن اوسکے قامت پر پورا آوے گا نہ دراز ہوگا اور نہ کوتاہ حضرت شموئیل نے گھر جاکر ایشا کی فرزندونکو طلب کیا اور انہون نے بارہ فرزندونکو شموئیل کے پاس بہیجدیا لکہا ہے کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت اور خوبصورت

اور قوی ہیکل اور زبردست تھا اور ایک انسان سے عجائبات دنیا اور طول قامت اور مقامات خلقت سب بہائیوں میں
امتیاز رکھتا تھا شموئیل سے سنا تھا کہ تمام بہادرات عرب کے میں جوان ہوگا جو امتحان ہوئے اور استعمال روغن و بخشش کیا مگر
کچھ علامت داؤد کا نہ ہوا اور سوت تھا سب سے آخر میں داؤد کا نام لیا ہوا ایک شخص تھا داؤد اس سے اچھی و اجمال و ذاتی لائق اختیار انتخاب
عالم کا تھا اللہ کے پیغمبر نے تحقیق تو نہیں کیا کہ اسے تو سوکھا اور پست و اجمال سے اور تحقیق میں اختیار کرتا ہوں اور پہچانتا ہوں
قلوب سے حضرت شموئیل سے مناجات کی کہ اپنا کے فرزند کی ہیبت جلیل سے تماشا شخص ہوا اور نہیں پایا جس
کو اس کا فرزند ایک اور سوکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت شموئیل سے اپنا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کر جو ابا یا کہ ہیں
فرزند اور نہیں ہے جو کہ حضرت عالم الغیب نے اشارہ فرمایا ہے کہ تیرا فرزند زندہ ہے اپنا سے کہا کہ ایک پیسر کو بھیج کر
کہ بلا بھیجا اور کہ وہ گوسفند چرا رہا ہے اور مخالفت جسم اور بدن ظاہر میں سے اور سکھ جیسا ہم میں نہیں لایا اب وہ فلانی جگہ فلانی مقام
کو سفید میں چرا رہا ہے شموئیل سے سنا تو فوراً جب اور بدن میں پہونچے دیکھا کہ وہاں سے پانی جاری تھا اور حضرت
داؤد کو دیکھا کہ وہ نہایت درد کو سفید میں اور نہایت پانی سے گدا رہا ہے شموئیل سے نہایت خوش ہوا کہ مقصد حاصل ہوا
اپنے پاس بلا کر بلایا اور قسم دی اس کے سر پر کھا اور اپنے سر پر رکھا اور موجود دوستوں پر ڈالی چنانچہ روغن بار سے
ٹپکا کر تمام کی اور اس سعادتمند کے سر پر کھڑا ہوا اور وہ جو شش قامت جوانوں پر درست آیا اور پھر شموئیل نے حضرت
سے پوچھا کہ ان دونوں کو کیوں کر اور تیرے مشابہ کیا ہے کہا ہاں ایک دن میں ایک پہر سے سنا کہ وہ کہا ای داؤد میں تجھ پر
جوں کہ فلانے دشمن کو اسے تجھ سے مارا ہے تجھکو اور تمام کے کہ تیرے کام آوینگا میں اور سکو اور اٹھا کر تو تیرے میں رکھ دیا پھر دوسرے
پہر نے ندا دی کہ میں تجھ پر ہوں کہ اور دونوں نے فلانے دشمن سے تجھ کو قتل کیا تھا اور اسطرح اور پہر سے ندا سنی کہ میں تجھ
داؤد کو ہوں کہ جالوت کو تیرے مارا ہے اور پہر اون سے تو پہلے پہروں نے آواز دی کہ ہم تجھکو قتل جالوت پر معاونت کریں گے
اور سنگ انیر سے کہا کہ جب تو جالوت کے لڑنے کو جاوے تجھکو ہمیں میں رکھکر اوسکی طرف پھینکنا کہ معاونت باد اوسکو گرا دے
اور جب پھینکے اون تینوں پتھروں کو تو ہوا میں رکھا تو سب ملکر ایک پتھر ہو گیا شموئیل نے یہ سنکر کہا ای داؤد مبارک ہو
تجھکو کہ نبوت بنی اسرائیل اور سلطنت تیرے نصیب میں ہے چاہیے کہ گمان اس حدیث میں سعی بلیغ بکار لاتا نہ نہار کوئی امر
پر آگاہ نہو اور ایک جماعت نے اس حکایت کو اور طرح سے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اس اسلوب سے کہ ابتدا سنہ ۱۰ بارہ فرزند و سنہ
لشکر جالوت میں تھے اور حضرت داؤد انکے کھانے پینے کی چیزیں لیجایا کرتے تھے کہ ناگاہ ایک پتھر سے سنکے کانوں میں آواز آئی کہ

اسی داؤدؑ ہین ہجر اسحاقؑ ہون کہ اپنے فلان دشمن کو مدت سے میری دشمنی سے ہلاک کیا ہے جالوت کو بھی ہین ہین قتل کرونگا حضرت داؤدؑ نے اوسکو اوٹھا کر اپنے توبڑے مین رکھ لیا چند قدم چلے تھے کہ اور ایک پتھر سے آواز سنی کہ ای داؤدؑ مجکو اوٹھالے کہ ہین ہجر یعقوبؑ ہون کہ فلان فلان اعدا کو مجھسے مارا اونہون نے اوسکو بھی اوٹھا کر توبڑے مین ڈال لیا بعد لحظہ کے اور پتھر نے صدا دی کہ ای داؤدؑ مجکو اوٹھالے کہ ہین ہجر ابراہیمؑ ہون کہ اوسنے اپنے دشمنون کو مجھسے قتل کیا ہے حضرت داؤدؑ نے اوسکو بھی اوٹھا کر توبڑے مین رکھ لیا جب لشکر مین پہونچے تو منادی ندا کر رہا تھا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ جو کوئی مبارزت جالوت پر مبادرت کرے اور اوسکو قتل مین لاوے اپنی بیٹی اوسکو دون اور اپنے ملک مین سہیم اور شریک کردون ہرگاہ یہ ندا حضرت داؤدؑ کے کانمین پہونچی اپنے بھائیون سے کہا کہ تم کسواسطے مقابلہ جالوت مین نہین جاتے اور اوسکو قتل نہین کرتے تا داماد اور شریک بادشاہ کی ہو جاؤ اونکے بھائیون نے کہا محض جنون اور بیوقوفی سے یہ کلام کرتا ہے کیا تو نہین جانتا کہ اوسکے مقابلہ اور مقاتلہ کی طاقت کوئی نہین رکھتا حضرت داؤدؑ نے کہا مین معرکہ جالوت مین جاکر اوسکو قتل کرتا ہون اونھون نے کہا خاموش کہ تو حلیہ خرد سے عاری ہے اور عاطل حضرت داؤدؑ بعد رخصت مذکورہ بھائیون کے ذاکر نیولیکے پاس گئے اور کہا تو جاکر بادشاہ سے عرض کر کہ وہ شخص کہ قدم مبارزت جالوت مین رکھوا ور مارے روز گار اوسکا نکالے مین ہون منادی نے طالوت بادشاہ سے جاکر عرض کیا کہ کوئی مقابلہ جالوت کا قبول نہین کرتا الا ایک لڑکا ہے بنی اسرائیل مین سے کہ وہ اقبال کرتا ہے بادشاہ نے اونکو بلوایا اور حال استفسار کیا حضرت داؤدؑ نے کہا ای بادشاہ اگر تو اپنے وعدہ پر وفا کرے تو مین ابھی جالوت کو مع لشکر تیرے مقہور کرون طالوت نے اس حدیث سے تعجب ہوکر کہا تو باین حقارت جثہ اور ضعف قوی جالوت کی برابری کیونکر کریگا کہ وہ شخص شدید البطش قوی ہیکل ہے تو نے کچھ طعن اور ضرب مین اپنے نفس کی آزمایش کی ہے حضرت داؤدؑ نے جواب دیا کہ ہنگام رعایت اغنام جب کوئی شیر یا پلنگ میری گوسپندون کا قصد کرتا ہے تو مین پنجہ زور آزمای دشمن فرسای اپنے سے اوسکی گردن مروڑ کر بے دست و سر طریق تیغ و خنجر اوسکے اعضا پارہ پارہ کر ڈالتا ہون القصہ جب طالوت نے حضرت داؤدؑ کو حرب دشمن مین سبک پایا اسپ اور جوشن اپنا اونکو دیکر بجنگ جالوت بھیجا کہتے ہین کہ یہ وہی جوشن تھا کہ شموئیل نے طالوت کو تفویض کیا تھا کہ جسکی قامت پر یہ درست آویگا اوسکے ہاتھ سے جالوت مارا جاویگا چنانچہ وہ جوشن حضرت داؤدؑ علیہ السلام کے بدن ہمایون مین درست آیا طالوت اس صورت سے خوش ہوا جب وہ بلند مرتبہ گھوڑے پر سوار ہو کر چند قدم آگے چلے پھر مراجعت کر کر گھوڑے پر سے اوترے اور اپنے جوشن بادشاہ پاس بھیجدیا طالوت اور اوسکے ہمراہیون نے کہا کہ یہ لڑکا شاید جالوت کو

متوحش ہو کر اوسکے مقابلہ کرنے سے پشیمان ہوا ہے حضرت کو اپنے پاس بلایا اور سبب رد ہیپ و سلاح پوچھا حضرت نبوی نے فرمایا کہ تجکو یا اسپ و سلاح لڑنے کی عادت نہین ہے اگر اجازت ہو تو برسم معتاد میدان کارزار مین جاؤن بادشاہ نے کہا تمکو اختیار ہے حضرت داؤد علیہ السلام مع فلاخن اور توبرہ اور عصا جالوت کے مقابلہ کو گئے اور اوسنے پوچھا کہ تو کیون آیا ہے جواب دیا کہ مین آیا ہون کہ تیرے ساتھ محاربہ کرون اور تجکو قتل کرون جالوت نے برسبیل استہزا و تمسخر کہا کہ کب ہتھیار سے لڑے گا کہا عصا سے وہ بولا کہ جتنے طاقت اور قوت تجھہ مین ہے اس عصا کو مجھپر مار حضرت داؤد نے اپنے فلاخن کیطرف اشارہ کیا اور بعد از قیل و قال اور جواب و سوال حضرت داؤد نے دست مبارک توبرے مین ڈالکر وہ تینون پتھر کہ بہندھ ہو کر ایک پتھر ہو گئے تھے اوسمین سے نکالا اور فلاخن مین رکھکر جالوت کیطرف پھینکا اور زبان بحمد ملک منان کھولی اوسوقت فرشتون اور وحوش و طیور اور شجر اور حجر نے انکے ساتھ تکبیر کہی چنانچہ ولولہ اور غلغلہ زمین و آسمان مین بلند ہوا اور آوازہاے ہائیبت اعدا کی کانون مین پہونچی اور خوف و ہراس نے دشمنون کے دل پر غلبہ کیا اور ایک باد تند چلنی شروع ہوئی اور خود جالوت کی ایک روایت سے ایکسو بیس رطل تھا سر مبارک پر سے اوڑ گیا اور وہ پتھر ہوا مین جاکر تین ٹکڑے ہو گیا ایک قطعہ اوسکی پیشانی مین لگ کر دماغ مین گھسکر کُدی کی راہ نکل گیا کہ وہ مردود گھوڑے پر سے گر پڑا اور دو ٹکڑے میمنہ اور میسرہ کیطرف گرے تو مخالفان دین بھاگے اور بنی اسرائیل نے لشکر اعدا کو تیغ بیدریغ قتل کرنا شروع کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے بحیفہ جالوت پہونچکر اوسکا سر تن سے جدا کیا اور طالوت کے آگے لاکر زمین پر ڈالدیا کہ خدا یتعالی فرماتا ہے فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ پس شکست دی اونکو ساتھ حکم اللہ کے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو - اور اہل توحید نے فرحان اور شادان ظفر اور منصور اوا وجہ کی باجملہ بعد از چند روز حضرت داؤد نے جالوت سے کہا کہ اب اپنے وعدہ کو وفا کیا چاہیے چونکہ بادشاہ اپنے کہنے سے پشیمان تھا یہ کلام اوسکو ناگوار معلوم ہوا اور مع ذالک حضرت داؤد سے کہا کہ مین اپنے وعدہ پر قائم ہون لیکن میری بیٹی کا اس زمانی کی لڑکیون کے مخالف ہے اب کچھ اور تجکو کرنا چاہیے حضرت داؤد نے پوچھا وہ کیا ہے جواب دیا تین سو نفر اعدا کی زبانین کاٹ کر حاضر کرنا اپنی بیٹی تجکو دون اور طالوت نے ایسا گمان کیا کہ داؤد حصول مطلب سے عاجز رہے گا بلکہ شاید اثنای طلب مین مارا جاویگا جب حضرت داؤد نے یہ کلام سنا بنیت جہاد وطن سے باہر گئے اور لشکر جرار کو نہر میت دیکر ایک جماعت کو گرفتار کیا اور اونمین سے تین سو نفر کی زبانین کاٹ کر طالوت کو پہونچائین مگر وہ بدستور مقدمہ داؤد مین متوقف رہا تا آنکہ مشایخ بنی اسرائیل نے حضرت شموئیل کے سامنے طالوت کو بہت سی

سلامت کی بادشاہ نے طوعاً اور کرہاً ایک مخدرات حجلۂ عصمت سے سلک ازدواج حضرت داؤدؑ مین کھینچی اور یہ ذکر اسنہ خاص و عام پر جاری ہوا مجموع بنی اسرائیل مقام اطاعت اور تبعیت حضرت داؤدؑ مین گرویدہ ہوئے اور انکی دوستی نے ضمائر اقاصی اور ادانی مین استقرار پکڑا اس سبب سے نائرۂ حسد نے کانون سینۂ طالوت مین التہاب پایا اور جبتک حضرت شموئیل زندہ رہے اوسکو مجال دم زدن نہوئی اور بعد از وفات آنحضرت بخوف انتقال ملک اپنے ایک فرزند سے کہا کہ داؤدؑ کو مار ڈال کسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ دولت و حکومت ہمارے خاندان سے بدودمان داؤدؑ انتقال کرے پسر طالوت نے ہر چند کہا کہ باوجود حقوق داؤدؑ اس صورت کو کیونکر تجویز کرون اسکا منع موثر نہوگا اور باپ کو اوسیطرح مقام عداوت اور خشونت مین پایا مجبور و لاچار اپنی بہن کو آگاہ کیا کہ بادشاہ قصد داؤدؑ مین بیحد ہے چاہیے کہ اوسکو آگاہ کرے تا وہ اپنی محافظت ملحوظ رکھے اور پھر طالوت نے درباب قتل داؤدؑ اپنے وزیرون سے مشورت کی انمون نے کہا دفع اسکا اوسوقت میسر ہوگا کہ تیری بیٹی اس امر مین مساعدت کریگی طالوت اپنی بیٹی کے گھر مین آیا اور اوس سے کہا کہ تیرے باپ کا ایک مطلب ہے کہ انکشاف حال اوسکا تیری یاوری اور معاونت پر موقوف ہے دختر نے پوچھا وہ کیا امر ہے تمام اہتمام سعی اور اہتمام تیری تحصیل مقصد مین مبذول کرون کہا قتل داؤدؑ مشتہر تیرا کیا ہے دختر نے جواب دیا ای پدر ایسا نمو کہ داؤدؑ اس امر سے واقف ہووے اور کم عداوت باندہ کر تجکو اور مجکو ہلاک کرے طالوت نے کہا تو اپنے خاوند کو مجھسے عزیز زیادہ رکھتی ہے کہ اوسکے دفع مین میرے ساتھ موافقت نہین کرتی دختر نیک اختر نے کہا کہ یہ تدبیر ہلاک داؤدؑ مین سعی ہوسکتی ہے اور یہ میرا کام ہے کہ ہنگام فرصت بادشاہ کو خبر کردون طالوت نے سنکر اس کلام سے خورم و خوشدل بقصر سلطنت مراجعت کی اور اس عفیفہ نے اپنے شوہر کو قصد پدر سے مطلع کیا کہ تا شب بادشاہ سے جسقدر واجب جانے اور بعد از اندک فرصت باستصواب داؤدؑ ایک رات انکی قدح کے برابر ایک مشک پر شراب پر حضرت داؤدؑ کے گہرے ڈالکر ایک تخت پر رکھدی کہ گویا حضرت داؤدؑ سوتے ہین اور پھر بادشاہ سے جاکر کہا کہ آج مینے داؤدؑ کو بہت شراب پلادی ہے اب وہ بیہوش اپنے سریر پر سوتا ہے اور کہتی ہین کہ انکی شریعت مین شرب شراب جائز تھا القصہ جب طالوت اس صورت پر مطلع ہوا فرصت غنیمت جانکر باشمشیر مثل قطرۂ آب حضرت داؤدؑ کے سر ہاؤ انکو ایسی ایک ضرب ماری کہ مشک کو مع کثیرون کے دو ٹکڑے کر دیا اور چند قطرۂ شراب اوڑکر اسکے منہ پر پڑے کہا خدا اوسکو رحمت کرے کہ شراب پینے مین اعتدال مرعی نرکھتا تھا اور کیفیت ندامت طالوت مین اس حرکت سے اور عدم ندامت اور عاقبت کار اسکے مین روایات متعدد و مختلف ہین انمین سے بعضی مرد روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے تا موجب تطویل نہووے بعضے رواۃ کہتے ہین کہ طالوت نے گمان کیا کہ داؤدؑ میرے ہاتھ سے

ما یا گیا اور سیموقت پشیمان ہوا اور قصد کیا کہ شمشیر اپنے سینے مین مارے سکی بیٹی سنے مانع ہو کر پوچھا کہ اس حرکت کا کیا سبب ہے
طالوت نے کہا کہ داؤد کے مارنے سے مین پشیمان ہوا اسلواسطے کہ جانتا ہون بنی اسرائیل اوسکے انتقام مین مجکو ہلاک کرینگے
اور جبار منتقم مجھپر غضب فرماویگا لاچار اپنے ہاتھ سے آپکو مارڈالون تا میرے گناہ کا کفارہ ہووے دختر نے جب گریہ و اضطرار
پدر مشاہدہ کیا کہا خاطر پریشان نہو کہ داؤد زندہ ہے طالوت متعجب ہوا اور اوسکی بیٹی نے حضرت داؤد کو آواز دی اور
یہ کہ ایک کونے مین چھپ رہے تھی کل آؤ اور طالوت سے کہا مین جانتا ہون کہ تونے باغوای شیطان یہ حرکت کی ہے
سیسے تجکو عفو کیا اگر خدائے عزوجل اس فعل کی جزا تجکو پہونچاوے مجکو اوسمین اختیار نہین ہے اور نہوگا اور ثقات سے
مروی ہے کہ جب طالوت نے یقین کیا کہ حضرت داؤد قتل ہوئے وہان سے اپنے قصر مین جاکر فارغ البال بیٹھا اور دو
شب اس قصے کی حضرت داؤد نے طالوت کے سرہانے آنکر ایک تیر اپنے ترکش مین سے ایک سرہانے اور ایک پائینتی اور ایک بائین
اور ایک بائین گاڑکر جلد جیسے چلے گئے جب صبح ہوئی اور طالوت خواب سے بیدار ہوا اون تیرونکو پہچانا اور جانا کہ حضرت داؤد
زندہ ہین آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا حق تعالی داؤد کو آمرزیدہ کرے کہ وہ کریم تر اور بزرگتر ہے جسسے ہی کسواسطے کہ
سیسے بگمان اس امر کے کہ اوسپر ظفر یاب ہون بے جہت اوسکے قتل کا قصد کیا اور اوسنے بعد صدور ایسی حرکت کے تنہا مجکو غافل
پایا اور میرے اوپر غالب آیا پھر بھی کچھ آسیب مجکو نہ پہونچایا القصہ حضرت داؤد بعد ازین پوشیدہ اور پنہان شہر اور
بیابانون مین پھرتے تھے اور انکی بی بی نے آوازۂ موت اپنے شوہر کو آویزہ گوش عالم کیا تھا۔ منقول ہے کہ ایکدن
طالوت نے حضرت داؤد کو صحرا مین دیکھا اور گھوڑا انکے پیچھے دوڑایا حضرت داؤد کہ خنگ تیز رو فلک چما پر سوار تھے اور ہنگام
رفتار انکی گرد کو بھی صبا بھی نہ پہونچتا تھا بھاگ کر اوس جبار کی نظر سے غائب ہوگئے اور ایک غار مین جا کر چھپ رہے اوسوقت
بفرمان الہی ایک مکڑی نے آنکر جالا تنا اور طالوت کہ بعد لمحے کے وہان پہونچا مکڑی کے جالیکو دیکھکر محروم و مایوس پھر گیا اور
پس از مراجعت جو اسیسو نکو حکم دیا کہ حضرت کی تلاش مین رہین اور بوسطۂ صدور ان افعال ناپسندیدہ کے علما اور احبار
یہود نے زبان طعن و ملامت طالوت پر کھولی اور اسکو حضرت کے تعرض سے منع کیا اس سبب سے طالوت نہایت غضبناک
ہوا اور اسنے بقتل اشراف مملکت کہ علما تھے فرمان دیا تو جہال کہ پیوستہ بعداوت اہل دانش مفاخرت و مباہات کرتے تھے
جہان کسی عالم کو پاتے بسر پنجۂ قہر ہلاک کرتے تا بحدیکہ ایک عورت کو اسکے پاس لیگئے کہ علم سے بہرہ رکھتی تھی اور اسم اعظم
حق سبحانہ تعالی اوسکو تعلیم فرمایا تھا طالوت نے وہ ضعیفہ ایک چوبدار کو تفویض کی کہ قتل کرے مگر اوسنے بنظر اوسکی عفت اور جلالت

ہلاک کرنا مناسب نجانا اوسکو اپنے گھر مین چھپایا۔ کہا جب ایک مدت اس حال پر گذری طالوت کو صاحب فراست تہا مشاہدہ
بعض آثار قہر الٰہی سے اپنے کیے پر پشیمان ہوا اور تائب ہو کر ہر شب گورستان صحرا مین جاکر بانفغان و زاری قیام کرتا اور کہتا تہا
دیکہیے تو یہ اس بندۂ عاصی کی قبول ہوگی یا نہین۔ ایک رات آواز سنی کہ ای طالوت جو کچہ تجہے کرنا تہا کیا کہ دمار روزگار علما اور
احبار بنی اسرائیل سے تو نے نکالا اب تو آیا ہے کہ ہمکو ایذا پہونچاوے مردون کو بہی نہین چہوڑتا کہ ایک لحظہ آسایش و آرام لیوین
یہ کیا حال ہے کہ زندے اور مردے تیری ایذا سے اذیت پاتے ہین۔ طالوت کو اس کلام سنے سے حزن واندوہ اور زیادہ ہوا اور جی
اسکا سخت متغیر ہوا جب یہ حال خراب اسکا مرہنگ مذکور نے دیکہا اسپر علم آیا کہا مَالِکُ اَیُّہَا الْمَلِکُ یعنے کیا ہوا تجکو ای بادشاہ طالوت
نے کہا اپنے افعال ذمیمہ سے نہایت ندامت مین ہون اور نہین جانتا کہ توبہ میری بعز اجابت مقرون ہوگی یا نہین اگر تو جانتا ہے
کہ کوئی عالم میری اقلیم مین زندہ ہے مجہکو بتلائی کرتا حقیقت حال اوس سے استفسار کرون مرہنگ نے جواب دیا کہ تیرا حال اوس بادشاہ
کی مثال ہے کہ اثنای سفر ایک قریہ مین پہونچا اور وہان مقام کیا اتفاقاً مرغ نے بیوقت بانگ دی بادشاہ خشمناک ہوا اور حکم دیا
کہ جتنے مرغ اس گاؤنمین ہون سر اونکا جدا کرو۔ الوملازمان شاہی بفرمودۂ بادشاہ عمل مین لائے پہر ہنگام خواب کہا مصاحب کو جب
خروس بولے مجکو بیدار کرنا کہ اوسوقت مین یہان سے کوچ کرون گا ایک خواص نے عرض کیا کہ ای بادشاہ یہ امر محال ہے کیونکر
کہ آپنے غصہ مین ایک مرغ کو بہی زندہ نہین چہوڑا ہے تا بوقت اوسکی بانگ کے تجکو بیدار کرین۔ طالوت کو اس کلام سے اور
زیادہ اضطراب ہوا۔ مرہنگ نے بعد از اخذ میثاق اوس سے کہا کہ من بعد اشغال ان حرکات نا ملایم پرا تی اختیار کرنا اور بحیات عورت کہ
سابق اوسکے قتل کے ساتہ مامور ہوا تہا اعتراف کیا طالوت نے اوس مجبور سے ملاقات کی اور قبول توبہ اور عدم قبول سے استفسار
کیا بوڑہیا نے کہا مین اس امر کو نہین جانتی لیکن شموئیل کی قبر پر جاتی ہون کہ وہان اس مشکل کا حل ممکن ہے پہر طالوت اور پیرزن
اور مرہنگ اونکی مرقد مبارک پر حاضر ہوئے اور اوس عورت نے بعد از مناجات اور رفع حاجات اہم عظیم شفیع لاکر کہا یا صَاحِبَ الْقَبْرِ
اَخْرِجْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنے ای صاحب قبر بفعل سانہ حکم اللہ تعالی کے۔ حضرت شموئیل قبر سے نکلے اور خاک سر پر سے جہاڑنے لگے
اور ان تینون آدمیونکو دیکہا متعجب ہو کر پوچہا کہ کیا قیامت قائم ہوئی ہے انہون نے کہا نہین طالوت کو ایک قضیہ درپیش آیا ہے
اور ایک مشکل پڑی ہے چاہتا ہے کہ تجسے معلوم کرے کہ توبہ اسکی قبول ہوگی یا نہین حضرت شموئیل نے کہا ای طالوت میرے بعد
تجسے کیا صادر ہوا کہا یا نبی اللہ کوئی فعل ناپسندیدہ باقی نہین رہا کہ میںنے اوسپر اقدام نہین کیا اور جو کچہ کیا تہا مشروحاً بیان کیا
حضرت شموئیل نے پوچہا کہ تیرے کوئی فرزند ہین کہا دو فرزند دلیر اور مردانہ رکہتا ہون کہا توبہ تیری اس امر پر منحصر ہے کہ ترک مملکت کرکے

سر اسباب جانداری سے درگذرے اور مع اپنے فرزندون کے بجہاد و غزا مصروف ہوے کہ تیری سب اولاد تیرے سامنے ماری جاوے
اور تو شربت ناگوار انکی مصیبت کا پیوے اور بعد ازین آنا اپکا کہ تو بھی بدرجۂ شہادت پہونچے اور جو کچھ کہ مینے کہا ہے اگر تو اوسکو
بجا لاے شاید کہ حضرت باری سبحانہ تجکو بخشے اور تجپر رحمت کرے۔ حضرت شموئیل یہ بات کہکر قبر مین چلے گئے اور طالوت نے
اپنے گھر کو مراجعت کی اور اس امر کے غم سے کہ فرزند میرے ساتھ موافقت کرین یا نکرین اندوہ اسکو دوچند ہوا اور بستر ضعف
ناتوانی پر گرا ایکدن اپنے بیٹون سے پوچھا کہ اگر تمہارے باپکو دوست مین لیجاوین کونسی تم مین سے ایسا ہے کہ آپکو اوسپر فدا کرے
سبھون نے کہا ہماری جانین تجپر نثار ہین مقصود بیان اس امر سے کیا یہ طالوت نے اپنی حدیث انابت اور حضرت شموئیل
کی اشارت سے کچھ بیان کیا فرزندون نے کہا اَنْتَ کَمَا قُتِلَ یعنے بدرستیکہ تو کیا ہوا جسکو مقتول ہے کہا ہان سب نے کہا ہم تیرے بعد
اپنی حیات نہین چاہتے ہین جو فرمایئے بطیب نفس بجا لائین طالوت نے متابعت اولاد سے خوش و خورم ہو کر حکم دیا کہ ابواب خزائن
کھولدین اور تمہیہ اسباب حرب و جنگ کرین اور دلیران میدان وغا اور جہزیان معرکہ بھیجا لوکر کہین بعد ترتیب لشکر بنا بر مقابلہ
و مقاتلہ کفار کے روانہ ہوا اور بعد ملاقات فریقین اول اسکے ایک ایک فرزند نے میدان کارزار مین جاکر شربت شہادت پیا
کیا اور آخر سب کے طالوت نے آپکو قلب لشکر پر ڈال کر اپنا صحابہ کیا کہ شہید ہوا اور بعد از طالوت سلطنت بنی اسرائیل
حضرت داؤد پر مقرر ہوئی اونے اور اعلے ذکر مطاوعت اور متابعت انکی پر باندھی **فصل دوسری** رسالت اور
خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین اور ذکر بعضے معجزون کا اور مبتلا ہونا انکا ساتھ ایک ذلت کی اور سخ ہونا انکی قوم کا بصورت
بندرون کے۔ صاحب مواہب علیہ نے سورۂ نسا مین در ذیل آیۂ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا یعنے دی ہمنے داؤد
کو زبور اور سورۂ ص مین تحت آیۂ قولہ تعالی وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَہٗ
یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً کُلٌّ لَّہٗ اَوَّابٌ وَشَدَدْنَا مُلْکَہٗ وَاٰتَیْنٰہُ الْحِکْمَۃَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ
یعنے اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوۃ کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا بیشک تحقیق مسخر کیا ہمنے پہاڑون کو ساتھ
اوسکے کہ تسبیح کہتے تھے سورج ڈوبے اور سورج نکلے اور جانور اکٹھے کیے ہوے ہر ایک واسطے اوسکی جواب دینے والے تھے
اور زبردست کی ہمنے سلطنت اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور فیصل کرنے والی بات۔ لکھا ہے کہ بعد تقضاے ایام
حضرت شموئیل اور طالوت خلعت نبوت اور قباے سلطنت قامت حضرت داؤد پر راست آئی اور حشمت و مکنت اس مرتبہ کو پہونچی
کہ بروایت اول چار ہزار آدمی حراست اور حفاظت انکی کرتے تھے اور حضرت داؤد جامع تھے درمیان رسالت اور ایالت قال اللہ تعالی

یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ یعنی ای داؤد تحقیق ہمنے تجکو کیا ہے نائب بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیگی تجکو راہ خدا کی سے۔ جب یہ امر خلافت پر مستقل ہوے حضرت باری عزشانہ نے بہ نزول زبور کہ مشتمل تھی مواعظ حکم الٰہی پر اور خالی اوامر و نواہی سے انکو مخصوص فرمایا اور حسن صوت اس مرتبہ انکو بخشا کہ جو کوئی حضرت کی آواز سنتا شیفتہ اور بے قرار ہوتا تا کہتے ہین کہ حق سبحانہ سے تمتر طرح کی آواز سنی جاتی تھی۔ وہب بن منبہ کہتا ہے کہ جب بقرأت زبور مشغول ہوتے تھے درندے وحشی و طیور اور بہائم اور سباع انکو گرد جمع ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو مضرت نہ پہونچاتا تھا اور عین المعانی مین مذکور ہے کہ خوش آوازی حضرت داؤد کی اس مرتبہ تھی کہ جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے تھے تو تمام جانور چرندو پرند اور پرند اپنے گرد و نشیب نکل کر آواز دلنواز سنتے تھے اور جانوران پرند نغمہ جان فزا سے مضطرب ہوکر انکو ہوا میں سے سایہ کرکے پر ڈالدیتے تھے اور معالم التنزیل مین سورۂ بقر مین ذیل آیۃ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجٰت و اٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت و ایدنٰہ بروح القدس کے تحت مین ہے کہ اللہ نے داؤد کو ملک و نبوت عطا فرمایا تھا اور دی اوسکو اللہ نے بادشاہی اور حکمت اور سکھایا اوسکو جو کچھ چاہا۔ لکھا ہے کہ از جملہ بخشش حضرت داؤد کے آب روان بھی ٹھہر جاتا تھا اور یہ معجزہ تھا کہ جب چاہتے تھے پہاڑ حضرت کے ہمراہ روان ہوتا تھا اور جب تسبیح کہتے تھے تو پہاڑ بھی حضرت کے ساتھ تسبیح کہتے تھے اور جانوران پرند حضرت کے سر پر صف باندھ کر خوش الحانی پر اپنا دل پژمردہ کرتے تھے اور بہت آدمی سننے والے بیہوش ہوجاتے تھے اور بعضے بیجان ہوجاتے۔ صواعق محرقہ مین سورۂ سبا مین وارد کیا ہے کہ صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل انسانی کے خلاف ہے لیکن قدرت حق سبحانہ سے بدیع اور بعید نہین ہے۔ چنانچہ تسبیح کنکرون کی دست مبارک حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شواہد قدرت اوسکی سے ہے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مثل قطرات باران اوسمین سے پانی ٹپک رہا ہے ایک ساعت توقف اور تامل سے اوسکو دیکھا کہ آیا اسکا سبب کیا ہے وہ پتھر گویا ہوا اور کہا کہ ای ولی خدا کتنے برس ہوے کہ اللہ تعالی نے مجکو پیدا کیا اوسکی سیاست کی خوف سے اشک حسرت بہا رہا ہون اوس ولی نے مناجات کی کہ خداوندا اس پتھر کو امین کر دعا اونکی باجابت مقرون ہوئی پھر اوس پتھر کو دیکھا کہ زیادہ قطرات اوسمین سے ٹپکنے لگے ولی خدا نے فرمایا کہ ای پتھر اب کیون روتا ہے جواب دیا کہ پہلے خوف و خشیت سے روتا تھا اور اب شادی امن و سلامت سے ہجکو اس درگاہ بے نیاز مین سوا اسے گریہ و زاری کے کچھ کام نہین ہے اور مشکوۃ اور مصابیح مین قاضی عیاض نے وارد کیا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا ہے کہ زبور کی قرأت حضرت داؤد پر اتنی آسان تھی کہ جب دواب کو زین کرنیکے واسطے کہتے اور زبور شروع کرتے ہنوز زین دواب پر درست نہونے پاتا تھا کہ زبور کو تمام و کمال پڑھ لیتے تھے کہتے ہین کہ ہرگاہ جن وانس حضرت کی مطیع ہو استماع آواز داؤد سے محظوظ اور بہرہ مند ہونگے نارہ حسد کا نون ضمیر ابلیس پر تندویر ہین التہاب پاکر اضطراب مین آیا سب شیاطین کو جمع کیا اور پوچھا کہ تو جہات قلوب خلائق داؤد سے کس حیلہ سے پھیرین اور کس تدبیر سے اسکے ساتھ آدمی اختلاط کم کرین خناسون نے جواب دیا کہ اس فن مین تو ہمسے دانا تر ہے شیطان نے کہا اختراع صوت مین کوشش کرنی چاہیے کہ آواز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو کسواسطے کہ گرویدگی مخلوقات اس سے فقط خوش آوازی سے ہی اگر کوئی صوت خوب گو کے گلے سے نکلے کانمین لوگون کے پہونچے گی تو اوس کے شیفتہ ہوجاوین گے چنانچہ سبکی رائے نے اس امر پر اصرار پایا اور ابلیس تلبیس بترتیب بربط اور مزامیر اور باجے اور سارے آلات لہو مشغول ہوا اور اسکے متابعون نے ان آلات کی بنائی اور بجانے پر اقدام کیا سننے والے جادۂ مستقیمہ سے وادی ضلالت اور غوایت مین پڑے تفسیر معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ سبا مین لکھا ہے کہ ایکدن حضرت داؤد کی زیارت کیواسطے ایک فرشتہ آیا اور کہا ای پیغمبر اور خلیفۂ خدا اوسنے داؤد نے کہا یون ہے کہ تیرا قوت تیرے کسب سے حاصل ہو حضرت نے خدا تعالی سے پیشہ کی درخواست کی حکم ہوا کہ زرہ گری کیا اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنے اور نرم کیا ہم نے واسطے اوسکے لوہا یہ کہ بنا لے زرہ پوری اور اندازہ رکھ ایکدو مسمار کے پرونے مین اور عمل کرو اچھے تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون پس نرم کیا خدا تعالی نے حضرت داؤد پر لوہے کو بلا آگ اور بے آلہ کے کہ آہن حضرت داؤد کے ہاتھ مین موم ہوجاتا تھا اور جو کچھ چاہتے تھے اوس لوہے کا بنا لیتے تھے اور معالم اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ہر روز ایک زرہ تمام و کمال بنا لیتے تھے اور وہ چھ ہزار درہم کو بیچتی تھی چار ہزار درہم تصدق اور دو ہزار خرچ عیال کرتے تھے اور لباب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد نے جب وفات پائی تو ہزار زرہ تیار حضرت کے گھر مین موجود تھین — روایت ہے کہ جو مدت معیشت اپکا صرف قیمت زرہ پر منحصر تھا بسبب ضرورت ایکدفعہ انکی اہل نے اوسکے بنانے مین تعجیل کی آپ نے سہلا فرمایا کہ اگر آج نہ بنیگا تو کیا ہوگا کل تک طیار ہوکر بک جاویگی اور تمہارا انجاح حاجت ہوویگا بسبب اتفاق جب دوسرے دن آپ زرہ بنا بازار مین لیگئے کسینے اوسے نخریدا اور شام کو یہ اوسی گھر مین لے آئے انہون نے تقاضای زر قیمت کیا آپ نے پھیر ہی فرمایا کہ کل بکجاویگی اور تمہارا کام بند نہین ہے کا بسبب اتفاق چند روز تک اسی طور پر ہر روز اوسکو بیچا کرتے تھے اور کسی کے نہ لینے سے ناکام

پھر آتے تھے اور اونکی اہل ہر روز ہ زیادہ تر تنگ کرتی تھی غرضکہ ایکدن عاجز ہو کر بجناب باریتعالی دعا کی ارشاد ہوا کہ تمنے تکیہ اوسکے بلنی پر کیا اور سکا ثمرہ دیکھا انشاء اللہ تعالی کیون نہ کہا تھا اب دیکھو طرف آسمان کے کہ ہمنے محجاب اوٹھا لیا ہے جب اونہون نے اوپر دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ سب اونکے ذرہین بیچی ہوئی کنگرہ ہاے عرش تلے مین آویزان ہین اور اوسوقت ندا ہوئی کہ ہمسے لینے دینے والا ہین تمنے مخلوقات کو گمان کیا تھا حضرت نے استغفار کیا فی الحال ایک فریادرآیا اور بقیمت گرانی مول لے گیا اور معالم مین تحت ایہ اعملوا ال داؤد شکرا و قلیل من عبادی الشکور ؑ یعنے عمل کرو ای آل داؤد واسطے شکر کے اور تھوڑے ہین بندون میرے شکر کرنے والے۔ لکھا ہے کہ حضرت داؤد نے تمام اوقات روز و شب کو تقسیم کیا تھا انواع عبادات پر اور انکی تاکید سے سب اہل و اتباع مصروف طاعات رہتے تھے کوئی ساعت ایسی نہوتی تھی کہ ایک اہل خانہ سے نماز گذارا ہوا نہ ادا کرتا تھا اور آپ آدھی رات طاعت اور عبادت کی ساتھ گذارتے تھے اور ایکدن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور مواہب علیہ مین سورہ ص مین لکھا ہوا جانا چاہیے کہ بیچ قصہ نکاح حضرت داؤد کے ساتھ اگھر والی اوریا نام تھا مین بہت اختلاف ہین بعضے اسطرح بیان کرتے ہین کہ شرع اور عقل اوسکو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے مگر جو کہ بصحت قریب معلوم ہوتا ہے اسطرح پر ہے کہ اوریا نے ایک عورت سے خواستگاری کی تھی اول اپنے ازدواج کی اور بسبب رضامندی طرف ثانی کے قریب تھا کہ نکاح ہووے اوس عورت کے مان باپ کو اوریا کے ساتھ ناگہان کسی سبب تنازع ہوا اونہون نے مناکحت نکی حضرت داؤد نے اوسکے ساتھ عقد باندہا اور اس سے پہلے حضرت داؤد کی ایک کم سو بیبیان تھین پوری سو ہوگئین اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ عتاب الہی حضرت داؤد پر اس سبب سے تھا کہ بعد خطبہ اوریا کے یعنے منگنی اوس سے حضرت داؤد نے منگنی کی اور مدارک مین ہے کہ تین سو سریہ یعنی لونڈیان حرمین بھی تھین اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ناقلان اخبار سلف بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل حضرت داؤد کی مجلس مین ذکر کر رہے تھے کہ کوئی دن کسی بنی آدم پر ایسا نہین گذرتا کہ کوئی زلت اوس سے صادر نہین ہوتی۔ حضرت داؤد نے اپنے دلمین کہا کہ مین دنکو محراب مین رہون اور کسب معاوت عبادت مین جہد اور سعی بلیغ کرون تا کوئی امر ناشائستہ مجھسے صادر نہووے اس جہت سے ارادہ ازلی اس امر سے متعلق ہوا کہ کوئی سہو انسے وقوع مین آوے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ سبب ابتلای حضرت یہ تھا کہ انہون نے ایکدن مناجات کی یارب مجھے منزلہ سماوی مین پڑہا ہے کہ مجھسے پہلے پیغمبرونکو بعطایای ارجمند اپنی تو نے مخصوص کیا ہے اور بنظر عاطفت ملحوظ رکھا ہے مین بھی چاہتا کہ کسی فعل نیک عمل مین لانے سے وہ مستحق تیری عنایت کی ہوے تھے تبکہ ہدایت کرتا مین ہی اسکے ساتھ اقتدا کرتا

اور مواہب سنیہ تیری سے محظوظ ہوں خطاب آیا کہ انبیاء سابق کو بانواع بلیات مبتلا کیا انہوں نے اوس حال میں بعروۃ الوثقای صبر تمسک کیا تو سزاوار اصناف الطاف میرے ہوئے تو حضرت داؤد نے کہا تجھپر بھی کوئی بلا نازل فرماتا میں بھی بسبب مصابرت تیرے اکرام کا استحقاق پیدا کرون وحی آئی کہ اے داؤد بلا کو عافیت پر تو نے اختیار کیا ایک حادثہ تیری جانب توجہ کریگا بعضے کہتے ہیں کہ یوم معہود روز دوشنبہ ستروین ماہ رجب تھی اوسدن حضرت داؤد محراب صومعہ میں زبور کے پڑھنے میں مصروف تھے کہ ناگاہ ایک طائر بصورت کبوتر کہ بدن اوسکا سونے کا اور پر اوسکے دیباچہ سے مکلل بدر اور چونچ یاقوت احمر کی اور آنکھیں زمرد کی اور پاؤن فیروزہ کے تھے روزن صومعہ میں سے آکر حضرت کے روبرو بیٹھ گیا انہوں نے اوسکی حسن و لطافت پر متعجب ہو کر اپنے دل میں کہا کہ اس جانور کو پکڑ کر بچے کو دیا چاہیے کہ وہ خوش و خورم ہو جاوے گا جب انہوں نے اوسکے پکڑنے کو ہاتھ بڑہایا وہ کبوتر پھدک کر دور جا بیٹھا اور حضرت نے وعدہ صادق الوفائی الٰہی سے غافل ہو کر زبور چھوڑ کر اوٹھے اور اوس کبوتر کیطرف متوجہ ہوئے وہ طائر اوسی روزن میں سے نکل کر اوڑ گیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بڑی پریشانی کہ باطراف و جوانب دیکھنے لگے تا معلوم کریں کہ وہ جانور کہان گیا اس اثنا میں دیکھا کہ بجانب بوستان اوریا اوڑ رہا ہے کوٹھی کے منڈیر پر جا کر اوس باغبین نگاہ کی بے اختیار چشم مبارک ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ کنارۂ حوض پر نہا رہی تھی اور اوس عفیفہ نے جب صورت مرد بیگانہ کی دیکھی اپنے بدنکو بالون سے چھپا لیا حضرت نبوی صومعہ میں آئے اور انکی خاطر نے اوس عورت کیطرف میل کی دوخواصونکو حکم کیا کہ اوس جمیلہ کا حال استفسار کرین بعد از تفحص عرض ہوئی کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ یا منگیتر ہے اوریا اون دلنشین رکاب نواب خواہرزادہ حضرت داؤد میں بجانب بلقا محاصرہ قلعہ میں مشغول تھا بعد ازین حضرت داؤد نے نواب کو کہلا بھیجا کہ اوریا کو تابوت سکینہ دیکر قلعہ کے دروازے پر بھیجو تا اعدای دین شکست کھاوین اور قلعہ کو فتح کرے اور اوس زمانہ میں حال یہ تھا کہ جو کوئی تابوت سکینہ لیکر لڑائی میں جاتا تھا اتنا لڑتا تھا کہ فتحیاب ہوتا تھا یا مارا جاتا تھا مگر پھرتا اور بھاگتا نہ تھا القصہ جب نواب نے مضمون فرمان حضرت اوریا کو پہونچایا وہ کہ جملہ مبارزون سے تھا اتنا لڑا کہ وہ حصہ حصین میں مفتوح ہوا اور نواب نے فتحنامہ الاوغان حضرت داؤد کو بھیجا انہوں نے پھر پیغام کیا کہ اوریا کو بدستور معہود بمحاصرہ اور قلعہ کی بھیجے اور نواب نے بنا بر فرمان واجب اسکو اور قلعہ پر نامزد کیا اوسنے دوسرا قلعہ بھی فتح کیا آخر الامر ایک محاربہ مین شہید ہوا اور بعض روایات مین آیا ہے کہ یہ پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا۔ اہل تحقیق اور تفسیر کہتے ہین کہ بھیجنا نواب کا اوریا کو بجنگ و قتال جملہ مفتریات سے ہے کسواسطے کہ ضمیر پاک انبیا کی اسطرح کے حیلون اور قصدون سے مبرا اور منزہ ہین بلکہ سبب ذات حضرت داؤد کو یہ تھا کہ انکی

خاطر مین گذرا کہ اگر اوریا کہین مارا جاوے تو اوسکی بی بی کو اپنے حبالہ نکاح مین لاوین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ اوریا کو حضرت نے طلب کیا اور اوس سے کہا کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے اوسنے قبول نکیا اور بعد از مدت اپنی غیرت سے ایک مقام پر مقابلہ اور مقاتلہ مین شہادت پائی جب وہ قتل ہوا تو حضرت نبوی نے بعد از انقضاے ایام عدت اوس عفیفہ کو پیغام بھیجا اوسنے کہا اس شرط سے راضی ہوتی ہون کہ اگر مجھسے فرزند پیدا ہو تو اوسکو اپنا ولیعہد اور خلیفہ کرو حضرت داؤدؑ نے اس امر کو قبول کیا اور اوسکو اپنے نکاح مین لائے اور اوس سے حضرت سلیمانؑ پیدا ہوئے اور جب ایک مدت اس واقعہ پر گذری حق سبحانہ تعالے نے چاہا کہ تنبیہ فرماوے کہ جب انبیا سے ایسا فعل وقوع مین آوے کہ ایک شخص کی منگنیتر سے نبی اپنی منگنی کرے یا کسی عورت شوہردار کے خاوند کو قتل کروا کر اوسکی بی بی کو اپنے نکاح مین لاوے اور اوسنے کیا بعید ہوگا۔ حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کو فرمان پہونچا کہ دونون بصورت مدعی اور مدعا علیہ ہو کر حضرت داؤدؑ کے پاس آئے اور ہر ایک کی جماعت فرشتونکی ہمراہ تھی اور تفسیر کشاف مین ابن عباس سے نقل ہے اور معالم اور مواہب مین سورۂ ص مین لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے دنکو تقسیم کیا تھا ایکدن عبادت کرتے تھے اور ایکدن حکم فرماتے تھے اور ایکدن وعظ کہتے تھے اور ایکدن خاص اپنے مہمات مین مشغول رہتے تھے اور جسدن کہ بالاخانہ پر عبادت کے واسطے آتے تھے کئی ہزار انسان اوسکے گرد گھرے ہو جاتی تھی اور آدمیونکو اوپر جانے سے منع کرتے تھے اتفاقاً ایکدن دو فرشتے بصورت انسان حضرت داؤدؑ کے گھر مین آنکر عبادت خانے کے اوپر گئے قولہ تعالے وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ اِذْ دَخَلُوا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ یعنے کیا آئی ہے تیرے پاس خبر جھگڑنیوالون کی جسوقت کہ دیوار پر چڑھ کر اوترے عبادت خانے مین جسوقت کہ داخل ہوئے اوپر داؤدؑ کے پس ڈرا اوسنے کہ یہ بزرگ کیونکر چلے آئے اِذْ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ کہا انہون نے مت ڈر ہم ہین دو جھگڑنے والے زیادتی کی ہے بعضے ہمارے نے اوپر بعضے کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور مت زیادتی کر اور راہ دکھا ہمکو طرف سیدھی راہ کے حضرت داؤدؑ نے کہا بیان کرو ایک نے اونمین سے دوسرے کو اشارہ کیا اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ یعنے تحقیق یہ میرا بھائی ہے اوسکے ہدین اور ہم ہیں میرے اور اسکے پاس ایک کم سو دنبیان ہین اور میرے پاس ایک دنبی ہے مجھسے کہتا ہے کہ وہ ایک دنبی بھی مجکو دیدے تا سو پوری ہو جاوین اور میرے اوپر غلبہ کیا ہے کہ مجکو جھوڑتا نہین قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ یعنے کہا حضرت داؤد نے اگر اسطرح ہے البتہ تحقیق ظلم کرتا ہے تجھپر ساتھ لینے دنبی تیرکی
اوپر اسقدر دنبیون اپنی کے اور تحقیق اکثر لوگ آپسمین دوست ایکدوسرے پر زیادتی کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے
ہین اور عمل نیک کرتے ہین اور کم ہین اونمین سے ہی جو احتیاط کرین اسکی جب حضرت داؤد حکم سے فارغ ہوئے ایک نے
دوسرے کیطرف دیکھا اور ہنسے اور کہا ﴿۱﴾ قَضَى الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ یعنی حکم کیا اس مرد نے اپنے نفس پر اور نے الحال انکے
روبرو سے غائب ہوگئے ﴿۲﴾ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ اور جانا داؤد نے کہ آزمایا
ہمنے اوسکو پس بخشش مانگی رب اپنے سے اور گر پڑا عاجزی کرتا ہوا اور رجوع کیا بحق۔ حضرت داؤد نے جانا یہ فرشتے تھے
کہ مجکو میری ذلت پر متنبہ کرکر نامزد ہوگئے جب حضرت کو تنبیہ ہوئی بخطای خود اقرار کیا اور باستغفار مشغول ہوئے۔
کہتے ہین چالیس شبانہ روز مسجد یسے نہ اوٹھایا مگر بنا بر نماز تا تجدید وضو اور اتنا روئے کہ آب چشم سے گرد جاے سجدہ کے
گھانس اوگی اور اثنائے گریہ وزاری مین ندا ہوئی کہ یا داؤد فقال لبیک یا سیدی و مولائی خطاب آیا کہ تیری زلت
ہمنے عفو کی اور خطا تیری سے درگذرے ﴿۳﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ پس بخشا ہمنے
واسطے اوسکے یہ اور تحقیق واسطے اوسکے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور اچھی جگہ پھر جانیکی۔ ارباب تواریخ کہتے ہین
دو العمدہ مجلیہم جبکہ گریہ وزاری حضرت داؤد علیہ السلام کی حد سے گذری حضرت جبرئیل نے آنکر بشارت مغفرت پہونچائی
اور حضرت داؤد نے مسجد یسے اوٹھایا اور کہا آجی ہر چند میرا گناہ تو نے بخشا اور قلم عفو میرے جریدہ جریمہ پر کھینچی لیکن محشر
مین اوریا سے کیا کرون گا کہ اوسپر ظلم کیا ہے اور اوسکو تدبیر ہلاک بنا کر اوسکی بی بی کو قید نکاح مین لایا اور تو حاکم عادل
ہے کل قیامت کو جو تیرے روبرو میرے ساتھ خصومت کرے تو میرا حال کیا ہوگا۔ وہب بن منبہ کہتا ہے کہ جب حضرت
داؤد علیہ السلام نے یہ صورت واقعہ معروض بارگاہ حضرت صمدیت کی خطاب آیا کہ اوریا کی قبر پر جا اور اوس سے التماس کر
کہ مین اوسکو تیری خاطر سے زندہ کردیتا ہون۔ حضرت داؤد بموجب فرمان قبر پر گئے اور ندا کی یا اوریا اوریا جواب
دیکر کہا کون ہے کہ مجکو خواب سے بیدار کیا اور لذت میری مین خلل ڈالا حضرت نبوی نے کہا مین ہون داؤد
کہا یا نبی اللہ یہان کیونکر تشریف لائے فرمایا جو کچھ مجھسے تیری نسبت صادر ہوا ہے اوس سے درگذر اوریا نے کہا وہ
کیا ہے جواب دیا کہ مینے تجھے لڑائی مین بھیجا اور تو اوس مین مارا گیا کہا مینے آپکو اس امر مین بجل کیا کسواسطے کہ اس ملعون
کے بدلے مینے فردوس جنان مین قرار پکڑا حضرت داؤد علیہ السلام خوش و خورم ہوکر مرقد اوریا پر سے پھرے

خطاب الٰہی نازل ہوا کہ اے داؤدؑ میں حاکم عادل ہوں فقط استفتای مجمل کافی نہیں ہے تفصیل احوال اوسکے روبرو
بیان کرنی چاہیے حضرت داؤدؑ پھر اوسکی قبر پر آئے اور آواز دی اور پوچھا کہ کون ہے کہ بار بار مجھکو خواب راحت سے بیچین
کرتا ہے حضرت نے کہا میں ہوں داؤدؑ کہا یا نبی اللہ اب کیوں آئے ہو کہا میں بسوسطے آیا ہوں تاکہ تو معذرت کرے کہا بھلے
کر چکا حضرت داؤدؑ نے کہا سینے تجکو لڑائی میں بسوسطے بھیجا تھا کہ تو شہید ہووے اور میں تیری بی بی پر تصرف کروں اور
جواب نہ دیا اور حضرت سے تین مرتبہ طلب تجاوز اور اغماض کیا آواز اوسکی نہ سنی جب مایوس ہوئے پھر قبر پر آئے اور
اور کہا واسے داؤدؑ پر اور سلیمانؑ کہ ترازو ہی عادل نصب ہوگیا دای اوپر داؤدؑ کے اور سلیمانؑ کہ داد مظلوم ظالم سے لیجاتی ہے
اوپر داؤدؑ کے اور سلیمانؑ کہ گناہگار بندوں کے ساتھ دوستی طرف نیکی کے ہاتھ بڑھاتے ہیں اس تضرع اور بکا میں ندا پہنچی کہ اے داؤدؑ بیشک
تجکو بخشا حضرت داؤدؑ نے کہا یا رب تو غافر الذنب ہے اور یہ لفظ نہیں کہ تا خطاب فرمایا ہے داؤدؑ فرمای قیامت کو کہ اور یا
تیرے ساتھ مخاصمت کرے گا اتنی فضیحت اور تشہیر اوسکی کیوں کرے گا کہا اے داؤدؑ تو نے اوسکی بی بی کو دیکھا تھا اور فریفتہ ہوا تھا اور
نسیان پر کہا ہے گا حضرت داؤدؑ نے کہا اب بیٹھے جاتا کہ حضرت عزرائیل آوے تیری پیر سے شامل حال ہووے اور بسیطرح کا
دغدغہ اور یاکیطرف سے خاطر مبارک میں نہ بار جاوے تفاقت کرتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ بعد اس قضیہ کے تیس برس زندہ رہے
اور دو وہم خاطر خطیر حضرت کی اندوہناک اور غمناک رہے اور تفسیر شیخ میں لکھا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ
کی توبہ قبول کی ہر خاطی اور گناہگار کے واسطے نفس سے زیادہ دعا اور استغفار کیا کرتے تھے اور خاطیون اور گناہگارون
اور دلفگارون میں بیٹھا کرتے تھے اور اس منگنی سے پہلے ایک دن بصیام اور آدھی رات بقیام گذارتے تھے بعد ازیں صائم الدہر
اور قائم اللیل ہوئے ہر روز روزہ رکھنے لگے اور تمام رات بعبادت بسر کرنے لگے اور انبیا سے روبرو حیا آسمانکی طرف
نہ اوٹھایا تا آنکہ وفات پائی اور مروی ہے کہ اگر تمام عالم کے آنسو جمع کریں حضرت داؤدؑ کے آنسوؤں سے زیادہ نہ ہوویں
اور اگر حضرت داؤدؑ علیہ السلام اور تمام اہل زمین کے مرثیے جمع کریں حضرت آدمؑ کے آنسوؤں کے جب بہشت سے نکالا زیادہ
نہ ہوویں اور روایت کیا ہے کہ بعد ذلت داؤدؑ علیہ السلام کے قرات زبور نہ کی اب بدان کا گھر ہوتا تھا اور نہ بہائم اور وحوش
و طیور اوسکی قرات سنتے تھے جب اوسکی توبہ سے قسمان قبول کیا اور گھر پھر بنی شروع ہوئیں کہا الٰہی مآخذ ایسے خطا کا نہ کیا
یہ فرمایا خطیہ نامرضیہ کہ تجھسے سرزد ہوئی اوسکے تیرے حال سے تغیر پایا کہا الٰہی اوسکو تو نے بخشا نہیں اور مجکو تو فیق نہیں
فرمایا بخش دیا اور آمرزیدہ کیا لیکن جو حالت اوتر سے بعد تیرے اور تیرے درمیان میں قائم ہوگئی

اوسکو ہرگز نہین پانے کا۔ معالم التنزیل اور کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے حضرت داؤدؑ کو سلسلہ عطا فرمایا کہ ایک سرا اوسکا آسمان سے ملا ہوا تھا اور دوسرا صومعہ داؤد علیہ السلام سے قوۃ مین مثل آہن تھا اور رنگ آتشین رکھتا تھا اور تمام حلقہ گرد اوسکے مرصع بجواہر تھے جو جبرئیل کہ اوسکو ہاتہ لگاتا تھا اچھا ہو جاتا تھا اور دوسرا اوسکو نہ پکڑ سکتا تھا اور جب کوئی عادۃ ظاہر ہوتا تو اوس سلسلہ کو جنبش اور حرکت ہوتی تھی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد بھی ایک مدت تک وہ زنجیر طولانی اپنے مقام پر قائم رہی تا آنکہ ایک بادشاہ نے یا کسی شخص نے ایک بیش قیمت موتی ایک شخص کو امانتاً حوالہ کیا تھا ایک مدت کے بعد جب اوسنے طلب کیا اوس شخص نے انکار کیا دونون نے اوس سلسلہ کیطرف رجوع کی جس شخص کے پاس موتی تھا اول کچھ عذر اور حیلہ درمیان لایا اور بعد ایک لکڑی اندر سے خالی لیکر اور وہ موتی اوسمین رکھکر اوس شخص کے ساتہ ہو لیا جب دونون سلسلہ کے پاس پہونچے صاحب حق نے کہا میری امانت مجھے دے اوسنے انکار کیا اور کہا اگر تو سچا ہے تو اس سلسلہ کو پکڑ لے اوسنے ہاتہ بڑہا کر اوس سلسلہ کو پکڑ لیا پہر اوس منکر کو کہا تو بھی ہاتہ دراز کر اور اوسکو پکڑ اوسنے صاحب موتی سے کہا کہ اس میری لکڑی کو تھام کر مین بھی اسکو پکڑ لون پہر وہ لکڑی دیکر سلسلہ پاس کہڑا ہوا اور کہا الٰہی تو آگاہ ہے اور دانا اور بینا ہے کہ بیشک اوسکی امانت کہ میرے اوپر تھی ادا کرتا تہا اوسکو سونپ دی ہے اگر اس امر مین سچا ہون تو میرا ہاتہ اس سلسلہ کو پہونچ جاوے اور ہاتہ بڑہا کر اوسکو پکڑ لیا جتنے آدمی کہ حاضر اور موجود تھے سب نے تعجب کیا اور اثر سلسلہ مین تنگ لائے اللہ تعالی نے اوسکو وہان سے اوٹہا لیا اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ تشدید اور تسدید ملک داؤد مین آیہ دانی ہدایہ ﴿ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴾ یعنے اور زبردست کی اوسکی سلطنت اور دبدبہ اوسکو حکمت اور فیصل کرنے والی بات مشعر اس امر پر ہے کہ حشمت حضرت کی اس مرتبہ کو پہونچی کہ رات کو محراب مین بعبادت الٰہی مشغول ہوتے تھے ہزار نفر محافظت کرتے تھے اور مہابت انکی اسقدر غالب تھی کہ کیا مقدور کہ کوئی ایک دو سے برخلاف عقل و شرع کلام کرے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ بنی اسرائیل مین تشدد و ملک یہ تھا کہ ایک شخص ایک اشرف کو ہتی مین سے حضرت داؤدؑ کے پاس لایا اور اوسپر دعوی کیا کہ اوسنے میرا بیل چھین لیا ہے اور مدعا علیہ نے انکار کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے مدعی سے گواہ طلب کیے اور وہ مظلوم اقامت بینہ سے عاجز ہوا حضرت نبوت پناہ نے فرمایا کہ اب تم جاؤ مین اس مقدمہ مین تامل کرونگا اوسی شب مین حضرت نے خواب مین دیکھا کہ گویندہ نے کہا مدعی سچ کہتا ہے اور مدعا علیہ واجب القتل ہے اوسکو مارڈال جب حضرت بیدار ہوئے سوچے کہ محض ایک خواب سے ایک شخص کو کیونکر مارڈالون اور بعد ازین کہ تین رات متواتر خواب مین اسیطرح دیکھا مدعا علیہ کو طلب کیا اور کہا کہ مین تجکو مارڈالتا ہون اوس شخص نے مضطرب ہو کر

کہا کہ کس شرع مین جائز ہے کہ کسی مسلمان کو بے ثبوت گناہ قتل کرین حضرت داؤدؑ نے جواب دیا کہ حضرت جبار منتقم حقیقی کی طرف سے اسیطرح سے مامور ہوا ہون ہرگاہ اوس شخص نے جانا کہ جناب نبوی مین میرے قتل پر بالیقین مستعد ہین کہا یا نبی اللہ مین بواسطہ غصب گاؤ کے مواخذہ و معاقب نہین ہون بلکہ زمان سابق مین پدر صاحب گاؤ کو ناحق بیچنے قتل کیا تھا جب حضرت خلافت پناہی نے روح اوس شخص رفیع القدار کو بمرکز اصلی روانہ کیا ہیبت عظیم نے ضمائر خلائق مین قرار پکڑا اسیکو ظاہر اور باطن مین مجال مخالفت اور عناد و نزاعی اور مراد حکمت سے آیہ مذکورہ مین نبوت ہے اور در باب فصل الخطاب اقوال متعدد ہین چنانچہ تین وجہ پر اونمین سے اکتفا کیا جاتا ہے اول یہ کہ مقصود اس لفظ سے بیان کلام اجرا سے احکام ہے دوسرے یہ کہ غرض علم و حکمت ہے اور بصارت باحکام قضا۔ تیسرے یہ کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ فصل الخطاب سے مراد اقامت بینہ ہے مدعی پر اور توجہ یمین منکر پر بسوگند کہ فصل قضایا انمین دو طریق مین سے ایک پر مبنی ہے واللہ اعلم بالصواب اور تفسیر مدارک اور نیشاپوری اور تفسیر کبیر مین بیچ معنی آیہ ﴿ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ ﴾ اور البتہ تحقیق جانا تمنے اون لوگونکو کہ عبادت کی عادت کی تھی انہون نے تم مین سے بیچ دن ہفتے کے۔ نقل کی ہے کہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ مین یہودیونکی عبادت کیواسطے جمعہ کا دن مقرر تھا اونہون نے ہفتے کا دن اختیار کیا پس تعظیم اوسدن کی اپر لازم تھی کہ اوسدن مچھلی کا شکار نکرتے تھے اور دنیا کے کامون مین مصروف اور مشغول نہوتے تھے بشومی اس امر کے کہ انہون نے خلاف فرمان خداوند کریم ہفتہ اختیار کیا تھا خدا نے انکو بلا کے ساتھ مبتلا کیا اور ہفتے کے دن کہ اوسدن مچھلی کا شکار منع تھا بہت مچھلیان آیا کرتی تھین اور پانی مین منہ نکال کر ظاہر ہوتی تھین اور اور دنون مین کسیکو کوئی مچھلی نہ دکھائی دیتی تھی۔ انہون نے جب یہ حالت دیکھی حسرت سے مثل ماہی بے آب لوٹنے کیے اور شکار کرنا مشکل اور صبر کرنا دشوار ہوا آخر الامر انہون نے حوض بنائے اور دریا مین سے اونمین پانی کاٹ کر ڈالا اور ہفتے کے دن کہ مچھلیان ظاہر ہوتی تھین اون حوضون مین ہانک لاتے اور انکے آگے جال ڈالکر چھوڑتے تھے اور مچھلیان وہان آتی تھین اور ہفتے کے دن پکڑتے تھے جب بہت نوبت انہون نے اسطرح کیا اور اثر عذاب ظاہر ہوا لیہ ہوکر اوسدن کی تعظیم سے درگذرے حضرت داؤدؑ نے انکے واسطے دعای بد کی اور یہ تین گروہ تھے ایک گروہ یہ فعل کرتا تھا اور ایک قوم انکو اس سے منع کرتی تھی اور ایک جماعت نہ شکار کرتی تھی اور نہ منع کرتی تھی جو لوگ کہ شکار کرنے والون کو منع کرتے تھے جبکہ انکی پند و نصیحت انکو موثر نہوئی اور یہ نا امید ہوئے انکو چھوڑ کر اپنے گھرون مین دیوارین کھینچ لیین اور اپنے محلہ کا دروازہ علیحدہ کرلیا انکی آواز سننے بند کی اور اپنے فرزندون اور توابعون کو انکی ملاقات سے منع کردیا اور یہ کہا یہ لوگ ایک دن اپنے محلے سے

باہر آئے اور کوئی فاسقون کے مجمع سے باہر نہ آیا انہون نے اونکو بندر ہوتے دیکھا کہ بندر کی شکل ہوگئے ہین اور اپنے لوگون کو
گرد گریہ کنان پھرتے ہین اور انکے گیسوون سے اپنے منہ ملتے ہین انہون نے کہا آیا ہم تمکو اس فعل شنیع سے منع نکرتے تھے اور یہ
سنتے اور سر ہلاتے اور ایکدوسرے کو تکتا تھا بعد تین دن کے ایک ہوا پیدا ہوئی اونسے سب کو اوڑا کر دریا مین پھینکا کہ ہلاک کردیا
اور تفسیر مدارک مین مذکور ہے کہ جوان جوان بندرون کی شکل ہوگئے تھے اور بڈھے سورون کی صورت اور تین دن زندہ رہے
کی اور بعد مرگئے اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ انمین سے باقی رہے اور اونسے توالد اور تناسل ظہور مین آیا اور وہ گروہ کہ تجاہل
پکڑتے تھے اور منع کرتے تھے انمین اختلاف ہے کہ یہ بھی مسخ ہوکر ہلاک ہوئے یا نجات پائی فوائد السلوک مین لکھا ہے کہ بنا
کمیا مشکل کام ہے اور شہریار ہی کیا بارگران ہے کہ حضرت داؤد کا کمال اور رتبہ نبوت اور مرتبہ رسالت ایسے امر کے ساتھ
فصل تیسری ذکر شلوم بن داؤد علیہ السلام مین راویان اخبار پارسیان روایت کرتے ہین کہ جس آوان مین حضرت
داؤد علیہ السلام بگرید و انابت مشغول تھے اور بعد تجدید نماز کے تھے اور ملک اور احوال رعیت دگرگون ہوتے لگا ایک
جماعت نے منجملہ بنی اسرائیل سے شلوم بن داؤد کو کہ دختر طالوت سے پیدا ہوے تھے اس امر پر فریفتہ کیا کہ آپکا باپ بسبب
اور اجرائے احکام سلطنت سے عاجز ہوگیا اور اکثر اولاد خاندان نبوت اور حق بضبط ولایت آپ ہین مملکت کو اپنے تصرف
مین لایا چاہیے کہ ہم غلام معاملہ معاونت اور فرمان برداری آپکی مین قاصر اور فائز نہونگے اور اگر پدر بزرگوار آپکا اس باب مین
متاب فرماوے تو کہنا کہ مین بابر اسکے کہ اعداے دولت طمع تازہ اور ملک کی نگہبانی بہم خطیر اختیار کرتا ہون اور آنماس
مین دمدمہ اور اندیشہ پڑا کہ بکلام ان مفسدون کے ہم دستان ہوکر اسی اساس سلطنت کو بہم کرنا اپنی مداخلت سے چاہا
حضرت داؤد اس امر سے مطلع ہوے اور انکا قصد فاسد بکمرہ جانا مع اپنے خواہرزادہ کہ نام اوسکا ثواب تھا اور جرات اور
دلاوری مین عدیل نرکھتا تھا اور وہ میرے وزیر روشن رای کی کہ اصابت تدبیر مین مشار الیہ زمان اور مقبول علیہ دوران
تھا بنی اسرائیل مین سے نکل گئے جب شلوم حضرت پدر بزرگوار سے خبردار ہوا انکے روکنے مین سعی شروع کی حضرت داؤد نے
وزیر باتدبیر کو شلوم کے پاس بھیجا اور وصیت کی کہ اس صورت کو مخفی رکھنا چاہیے کہ تجکو بسفارت بھیجا ہے اور وہان بکمال
عقل و دانش شرائط نصیحت بجالاتا شلوم مقام شقاق سے بسر حد وفاق آوے وزیر پر خرد نے شلوم پاس آکر بلطیف مقال
اور اقامت دلیل معقول اسکو مخالفت سے باز رکھا اور حضرت نبوت نے بقدر شرافت و کرامت مرحمت کی اوسوقت اوس
فرزند عاق نے نیابت خلیفہ باستحقاق سے فخر کیا حضرت نے ثواب کو فرمان دیا کہ تاجرہ العین کو باستمالت بھیرے اور یہ بھی

تو اب سو کہدیا تھا کہ اوسکی جا کو کچھ آسیب نہ پہونچانا اور اگر میرے خلاف مرضی تجھسے صادر ہوگا تو یقین جان کہ تجکو اوسکے مقتضا
مین قتل کرونگا تو اب نے شکوم کا تعاقب کیا اور اوسکو گھیر لیا لیکن وصیت حضرت فراموش کی اور اوس کی قتل پر دست تطاول
دراز کیا اور جسپر ہان سے پھر کر صورت واقعہ عرض کی حضرت نے خفا ہو کر تو اب کو بلا بھیجا اوس کردار ناصواب کے بقصاص تہدید کی گرفت
مصلحت سلطنت اسکے مارنے مین تاخیر اور توقف روا رکھا کسواسطے کہ تو اب ایک سردار زبردست فیروزجنگ تھا اور اپنی مرضی
موت مین حضرت سلیمان کو خفیہ وصیت کی کہ بعد میرے اسکے قتل مین تعلل روا رکھنا منقول ہے کہ حضرت داود کے زمانہ مین
کثرت بنی اسرائیل بسبب مرتبہ کو پہونچی تھی کہ حضرت نے اپنی زیادتی عدد تعجب کیا اس اثنا مین وحی نازل ہوئی کہ اے داود ہنگام قصد
ابراہیم بذبح فرزند اوسکے ہمنے بعدد عدد کیا تھا کہ اوسکی نسبت کو زیادہ کرون بعد ایفاے اوس وعدہ کے بسبب مشاہدہ داود
خلاف رضا میرا ارادہ اس امر پر متعلق ہوا کہ انکو بہ بلیات مبتلا کرون تا جماعت کثیر ہو سے اب تین حادثون مین سے ایک اختیار کر لے
اور حوادث ثلثہ ایک قحط ہے دوسرے استیلاے دشمن تیسرے نزول طاعون حضرت داود علیہ السلام نے باستصواب قوم فرمان دیا
اوسپر صورت واقعہ سے مطلع کیا اور انکو ممیز گردانا کہ جو نسا حادثہ چاہو اختیار کرو یہود نے کہا پیغمبر بادشاہ ہمارے تم موجود ہو جو حضرت
کو منظور ہو ہم راضی ہین حضرت داود نے فرمایا کہ بلاے قحط مستلزم فنا ہے جت اور قطع ارحام ہو اوسپر استیلاے اعدا شامت عظیم رکھتی ہے
جسکو ادراک حیث ہوگی اوسکی تاب نلاویگا اور علاوہ یہ کہ کوئی وضیع و شریف باقی نہین رہیگا درین صلاح یہ ہے کہ خیر تمہاری
اسمین ہے کہ اپنی گھرونمین بعلت طاعون مرجاؤ اور اپنی امور بحضرت اوند عالم تفویض کرو کہ وہ ارحم الرحمین ہے یہود نے حضرت
داود کی نصیحت قبول کی حضرت نے کہا پس اب کفن پہن کر اپنے عورتون اور اولاد کے ایک مقام پر جمع ہو جاؤ
سب بیطور پر منہ باہم ہوئے اور ظہور اثر وبا سے طاعونی ہوا اور بہت آدمی ہلاک ہونے لگے اوسوقت
حضرت داود علیہ السلام اور احبار بنی اسرائیل کو لیکر بیت المقدس پر آئے اور سر سجدے مین رکھکر
بہ تخشع اور تضرع اشتغال کیا تا انکہ دعاے حضرت اور احبار آخر اوس روز مین باجابت مقرون
ہوی اور حضرت نے سر سجدے سے اوٹھا کر علما کو بشارت دی کہ بلاے طاعون کہ مردونکا شمار کسب
طلوع آفتاب سے تا ہنگام غروب ایک لاکھ ستر ہزار نفر نے قالب تہی کیا تھا فسبحان خالق کہ صفحہ ہستی کیا
بر خاک عجز میفگند عقل انبیا جب اکثر قوم نے غضب الہی سے خلاصی پائی حضرت داود نے اسنے کہا کہ شکر حضرت
خداوند عالم احسانہ تمہارے ذمہ ہمت پر لازم اور واجب ہے اور کوئی شکر زیادہ اسسے نہین ہو کہ ایک جماعت اس مقام پر ایک مین جمع ہو بنی اسرائیل نے

مگر مطاوعت باندہی اور حضرت داؤد نے مناجات کی اجازت ایزدی بھی حاصل ہوئی آنحضرت اور قوم بنا سین مسجد اقصی بجد و جہد تمام مشغول ہوئے۔ روایت کرتے ہین کہ وہ زمین طائفہ بنی اسرائیل مین مشترک تھی سب بطیب نفس اپنے حقوق سے درگذرے مگر ایک فقیر نے کہ اوس باب مین انکار کیا اور قوم نے بخشونت پیش آکر اوس سے کہا کہ اگر تو اپنے حصے کو بیچتا ہے تو قیمت دیتے ہین ورنہ بخلاف رضا تیرے مسجد مین داخل کرینگے اوس شخص نے حضرت داؤد پاس جاکر شکایت کی حضرت نبوی نے فرمایا کہ ہم رضامندی تیری سے قطعہ زمین تیرا خریدتے ہین اب اپنا حصہ تو کتنے کو بیچتا ہے کہا بسطرح رای نبوت پناہ مقتضی ہو حضرت داؤد نے کہا اگر تو چاہے تو تیری زمین کو گوسفندون اور شتر سے بھردون اور اگر اس سے زیادہ چاہے اوسکا سرانجام کردون اوس شخص نے کہا بقدر کے برابر میری زمین کے گرد دیوار اوٹھا کر اوس احاطہ کو اشرفیون سے بھردو تو مین راضی ہوتا ہون حضرت داؤد نے بنی اسرائیل سے دریی ادای قیمت اوس زمین کے ہوئے اوس فقیر نے کہا یا نبی اللہ علم الغیب والشہادۃ کہ تمہارے ضمائر پر مطلع ہے جانتا ہے کہ مغفرت جریمہ اپنے جرائم کو دوست تر رکھتا ہون تمام گنجہائے دنیا سے مقصود میرا اس کلام سے تجربہ قوم تھا نہ اخذ متاع دنیا اب بخیر و سعادت بنائے مسجد مین مشغول ہو کہ مین بہائے اس پارچہ زمین سے بخوشی درگذرا پھر حضرت داؤد مع احبار اور اشراف قوم استحکام بنیاد مسجد اقصی مین مشغول ہوئے جب اوسکی دیوار نے بقدر قامت انسان ارتفاع پایا خطاب رب الارباب پہونچا کہ تم مشکور اور شکر تمہارا مقبول ہوا اب اس عمارت سے دست بردار ہو کہ یہ معبد عالیشان باہتمام ایک اولاد بلند مکان تمہارے سرانجام پاویگا تا ذکر مناقب اور ماثر اوسکی خلائق مین تا روز گار باقی رہے بنا برین آپ اوسکی تعمیر سے دست کش ہوئے اور اوس عمارت کو ناتمام چھوڑ دیا اور بعد فوت حضرت داؤد حضرت سلیمان نے بامر ملک المنان تعمیر مسجد اقصی باتمام پہونچائی کہ مفصلا کیفیت اور چہرہ اوسکا اونکے قصے مین نگارش ہوگا انشاء اللہ تعالے

فصل چوتھی ولادت باسعادت حضرت سلیمان مین۔ اور منتقل ہونا خلافت کا طرف انکی داؤد علیہ السلام سے اور ذکر وفات حضرت داؤد علیہ السلام اصحاب سیر اور اخبار کہتے ہین کہ ولادت حضرت سلیمان بنت حنا نا مخلفہ اوریا سے بعد قبول توبہ حضرت داؤد واقع ہوئی اور آوان لڑکپن اور مہد ارشونما مین ناصیہ ہمایون سے امارات اقبال لائح اور علامات جلال ظاہر تھین اور صورت خوب اور سیرت مرغوب رکھتے تھے اور جوفراست اور ہوشمندی انکی جبین مبین سے واضح تھی تو باوجود صغارت عمر حضرت داؤد مقدمات کلیہ مین انسے مشورت کرتے تھے اور اوسی ہنگام مین جبنیک عجیب انسی صادر ہوئی تھین کہ حضرت داؤد کو یقین ہوا تھا کہ عنقریب معارج مراتب نبوت اور سلطنت پر ارتفاع پاویگا چنانچہ

ضمن ایراد حکایات مین کمال فطانت انکا واضح ہوتا ہے اول یہ کہ حضرت داؤد نے ایک شخص کو قرار دیا کہ باحکام قضا مشغول ہو کر مہمات برپا اور مقدمات متنازعہ فیہا فیصل کرتا رہے۔ اس اثنا مین ایک عورت زیبا صورت کہ حسن و ملاحت مین بے ہمتا تھی بواسطہ دعوی مال اپنے کسی شخص پر اوس قاضی کے پاس آئی اور وہ اوسکے جمال پر فریفتہ ہوا جب عورت نے انگریز مراجعت کی قاضی نے اپنا معتمد اوس جمیلہ پاس بھیجا اور خواستگاری کی عفیفہ نے اوس پیغام کو رد کیا اور کہلا بھیجا کہ مجکو کام دنیا سے خواہش نہین ہے قاضی بے دیانت نے بزنا دعوت کی عفیفہ نے درجواب کہلا بھیجا کہ مین فعل شنیع سے کوسون دور ہون اور جب وہ مستورہ قاضی القضاۃ سے ناامید ہوئی صاحب شرط پاس استغاثہ کیا اور صاحب شرط اوسکے ہمراہ بدستور مذکور قیل وقال اور طلب اور امتناع واقع ہوا۔ پھر اوسنے بصاحب سوق التجا کی امیر بازار نے بھی طمع فاسد مین لاکر جواب دیا پس ہرگاہ سب مخادیم سے مایوس ہوئی التجا بجانب حضرت داؤد لیگئی اوسکو بھی مثل یاران سابق پایا جب تحریک کسی حلقہ سے فتح الباب نہوا اپنے حق سے درگذر کر کنج عافیت مین بیٹھی تضارا ایکدن قاضی اور وہ تینون شخص ایک مجلس مین جمع ہو کر کچھ آپسمین باتین کر رہے تھے کہ اوس جمیلہ کا ذکر درمیان آیا اور خوشنودی اور آسکے استغنا سے ہمدستان ہو کر اس امر پر اتفاق کیا کہ کچھ حیلہ کرنا چاہیئے کہ اوسکی ہلاکت کو مستلزم ہووے تا ہم اوسکے دغدغۂ وصال اور سودائے اتصال سے فارغ ہوون آخر الامر اتفاق اس امر پر ہوا کہ گواہی دروغ دیوین تا اوسکے کہ اسکے پاس ایک کتا ہے اور اوسکے ساتھ مباشرت کرتی ہے اوای شہادت مین متفق الکلمہ ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئے اور اس حدیث مکروہ کو بمبالغہ تمام معروض رائے عالی کیا حضرت داؤد نے بمقتضای تحکم و تحقیق بالقضا یعنی ہم حکم کرتے ہین ساتھ ظاہر کے جسطرح حضرت موسیٰ کی شریعت مین مقرر تھا رجم مجرم کا حکم فرمایا اوسوقت حضرت سلیمان نے بکمسنی بسبب تعین نکرنے گواہی اون لوگون کے محکمہ سے باہر آئے اور ایک جماعت ہم سن لڑکون اور اون لوگون سے کہ انکی ملازمت مین راہی تھے موافقت کی اور بعد خروج مجلس پر ایک مقام پر بیٹھے اور آدمی بھیجا تا وہ جماعت کہ آوا محذورہ کے رجم پر مامور ہوئی تھی تنفیذ حکم مین توقف کریں پھر اون لڑکونمیں سے ایک کو لیکر بمنزلہ اوس عورت کے بنا کر ایک گوشہ مین بٹھایا اور چار لڑکونکو فرمایا کہ اوسکے حال کو ظاہر کرین جیسے کہ اون چار دروغ گویون نے محکمہ داؤد مین اوسکے گواہی دی تھی بعد ادای شہادت اون چار لڑکونکو جدا جدا کیا پھر ایک کو اونمیں سے بلایا اور پوچھا کہ اوس نے کا رنگ کیا ہے جواب دیا کہ سیاہ ہے اوسکو علیحدہ ایک گوشہ مین بٹھایا اور اوس سے بھی وہی سوال کیا اوسنے کہا سرخ ہے

اور اسیطرح تیسرے اور چوتھے کو جدا جدا بلاکر استفسار کیا انہون نے اور رنگ بتائے جب اقوال اطفال لون کلب
مین مختلف پائے فرمایا کہ اے خاسقو فاجرو تم چاہتے ہو کہ مجکو فریب دو تا حکم کرون کہ صالحہ اور سلمہ کو سنگسار کرین
پھر اون لڑکون سے کہا کہ ان جھوٹے گواہونکو مارڈالو اوسیوقت ایک ملازمان داؤدؑ نے صورت واقعہ حضرت سے
جاکر عرض کیا کہ حضرت سلیمان نے اسطرح پر کیا حضرت داؤد نے باستحضار گواہان فرمان دیا اور اونکو علحدہ علحدہ
کرکر ایک ایک سے جدا جدا بدون وقوف دیگر طلب یعنی رنگ سگ کیا جب اقوال شہود باہمدگر مخالف ہوئے حکم بجب
الاجماع نے مترتب نفاذ دیا یا کہ جزا سے کردار ناپسندیدہ مقترفہ کو تقدیم پہونچاوین دوسرے یہ کہ دو عورتین کہ ایک ایک
پسر ایک ایک لڑکا تماکپڑے دھونے کے واسطے ندی پر صحرا مین جاکر اور اپنے فرزندونکو ایک درخت کے سایہ مین چھوڑ
اور آپ شست وشو مین مصروف ہوئین انکی غفلت سے ایک لڑکے کو بھیڑیا لیگیا اون دونو ضعیفہ نے طفل باقی ماندہ
مین منازعت شروع کی ایک نے کہا یہ میرا کلیجہ ہے دوسرے نے کہا یہ میری آنکھ کی پتلی ہے آخرالامر جھگڑتی ہوئین
حضرت داؤدؑ کے پاس گئین حضرت نے بمقتضاے اسکے کہ ایک متصرف تھی اور دوسری کہ مدعی تھی اور گواہ نہ رکھتے تھے
حکم کیا کہ طفل بدوالید یعنے جسکے ہاتھ مین ہے تعلق رکھتا ہے اور وہی اوسکی مالک ہے جب دونو محکمہ سے باہر آئین
اور حضرت سلیمان نے انکو دیکھا پوچھا کہ پیغمبر خدا نے تمارا مقدمہ کسطرح سے فیصل کیا ایک نے اونمین سے حقیقت واقعی
بیان کی اور دوسری نے شکایت نا انصافی ظاہر کی آپ نے کہا اگر تم کہو مین ازروے عدالت انفصال اس قضیہ کا کرون
انہونے کہا اس سے کیا بہتر اوسوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چھری طلب کی اور لڑکے کو اوس عورت سے
لیلیا اون عورتون نے پوچھا کہ اس کو دیکر کروگے جواب دیا کہ اسکے دو ٹکڑے کرکر ہر ایک کو آدھا آدھا دیدونگا ایک
عورت اون دونونمین سے کاٹنے پر راضی ہوئی اور دوسری رونے لگی اور کہا یہ طفل اسیکو دے دیجیے مین اس
فعل پر راضی نہین اور دعوی سے درگذری حضرت سلیمان نے اوس عورت کو کہ جو رونے لگی اور کاٹنے پر راضی نہوئی
لڑکا حوالہ کیا اور کہا کہ اگر اسکا نہوتا تو یہ بھی راضی ہوتی جسپر حدیث حضرت داؤد علیہ السلام سے لوگون نے انکی آپنے کیا ستاد و دانش فرزند رشید
پر بہت تعجب کیا تیسرے یہ کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان سیر کرتے پھرتے تھے کہ انکا گذر ایک قوم پر ہوا اوس جماعت مین ایک کو دیکھا کہ اوسکا دایان ہاتھ
کٹا ہوا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے اوس قوم سے اوس لڑکے کا پوچھا جواب یہ کہ اسکی سوا اور کچھ اسکا نام نہین ہے حضرت سلیمان نے عرض کیا یا نبی اللہ مین حال
اسکا دریافت کرون حضرت داؤد علیہ السلام نے اجازت دی جب بیرون جماعت کی حضرت سلیمان نے باحضار قوم حکم دیا اور بعد از تفریق یکدیگر از تفتیش بسیار کہا کہ یہ لڑکا نابینا ہے

اس نام کے ساتھ موسوم ہوا جب حضرت سلیمان ؑ نے تفحص مین مبالغہ کیا تو بعضے اومنمین سے اس بات پر مقر ہوئے کہ
جس زمانی مین کہ باپ اس لڑکے کا ضرب سے زخمی ہو کر قریب بمرگ ہوا اور اوسکی بی بی حاملہ تھی اوسنے وصیت کی کہ اگر تیرے
حکم سے بیٹا پیدا ہووے تو اوسکا ابن الام نام رکھنا اور اگر بیٹی ہووے تو بنت الام کہنا حضرت داؤد علیہ السلام کو حضرت
سلیمان ؑ نے کیفیت واقعہ سے مطلع کیا حضرت خود متوجہ احقاق ہوئے اور ظاہر ہوا کہ بطمع مال اون لوگون نے اوسکو حبس کیا
اور اوسکا مال و متاع لے لیا تھا آپ نے جو مال کہ انہون نے ترکہ مقتول سے غصب کیا تھا اور باعث اوسکے مارے کا بھی تھا
خوبیون سمیت لیکر وارث کو دیا اور اون بیباک اور ناپاکون کو بقصاص پہونچایا جیسے احکام سلیمانی مین ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام
نے اوسپر عمل کیا ایک حکم تھا کہ در باب یوحنا اور ایلیا انسے صادر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ کہ دو شخص ہمسائگی ایک دوسرے مین
بسر کرتے تھے ایک کا یوحنا نام تھا اور دوسرے کا ایلیا ناگاہ ایک رات لوگ سفر ان یوحنا ایلیا کی کھیتی اگر خراب کر گئین
قال اللہ تعالی وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَکُنَّا لِحُکْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ یعنے
اور داؤد اور سلیمان کو ہدایت دی جسوقت احکم کرتے تھے دونون [illegible] جسوقت کہ چر گئین بیچ اوسکے بیڑین ایک قوم کی
اور تھے ہم واسطے حکم اونکے کے شاہد [illegible] یعنی چرنا بیچ رات کے کھیت کو ہے [illegible]
جب صبح ہوئی ایلیا یوحنا کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس [illegible] کہ اسکی بیڑیون نے میری کھیتی کو چر لیا
کھیت کو اپنی بیڑین بے راعی چھوڑ دی [illegible] حضرت داؤد علیہ السلام نے حکم دیا کہ بصراد
نظر از اسکی کھیتی اور غنائم کی قیمت تشخیص کرین جب قیمت معین ہو چکی تو [illegible] داؤد نے صاحب راعت یوحنا کو متصرف کیا
اور اغنام اوسکی عوض نقصان مین ایلیا کو دین اور شفاعت مین مملکت سلیمانی سے [illegible] حضرت سلیمان نے اوسسے پوچھا کہ تمہارا تقاضا کیسا ہے
فیصل ہوا انہون نے صورت حال بیان کی حضرت سلیمان نے کہا بہتر ہے تمنے حکم پسندیدہ فرمایا ہے لیکن اگر مجکو تم مین حکم کرنا
تو مین ایسا حکم کرتا کہ تم دونون راضی ہوتے یعنی کیسے حضرت داؤد سے جا کر عرض کیا حضرت نے فرزند ارجمند کو طلب فرمایا اور
صورت واقعہ استفسار کی حضرت سلیمان نے بنا بر آداب جواب سے انکار کیا اور بعد الحاح و مبالغہ کہا کہ اغنام صاحب حرث کو
دیا چاہیے تا کہ بچون سے منتفع ہووے اور کھیتی بصاحب اغنام تسلیم کرنی چاہیے تا جیسے پہلی تھی کر دیوے پھر ایلیا اپنی کھیتی لے
اور یوحنا اپنی اغنام پر متصرف ہووے حضرت داؤد علیہ السلام اس حکم سے بہت خوش ہوئے اور کہا اللہ یرحمک اللہ عقلک یا بنی فوالذی
نفسی بیدہ یعنے رحم کرے اللہ عقل تیری ہے چھوٹے فرزند میرے اور زیادہ ہے تجکو فہم — اور دونون مدعی اور مدعا علیہ نے

راضی اور شاکر مراجعت کی اور بات صواب حضرت سلیمان اور استرضای حضرت داؤد پر عمل کیا اور معالم اور مدارک مین لکھا ہے
کہ حضرت سلیمان اوسوقت تیرہ برس کے تھے اور انوار التنزیل مین ہے کہ گیارہ برس کے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اوس زمانہ مین حکم
اسیطرح پر تھا جسطرح حضرت داؤد سے مذکور ہوا اتخاذ یعقوبی نے حضرت سلیمان کو الہام فرمایا کہ حکم سابق بحکم لاحق منسوخ
چنانچہ تفسیر کواشی مین بھی لکھا ہے باوجود یکہ جواب دونون کا از روے اجتہاد کے تھا لیکن حضرت سلیمان کا اجتہاد باصواب تھا
کہ مدارک اور انوار التنزیل اور معالم مین بھی دونون قول بیان کیے ہین اور تفسیر مواہب علیہ مین درذیل ایۃ وورث
سلیمان داؤد ہے کہ حضرت داؤد کے انتیس بیٹے تھے ہر ایک ملک کا دعوی کرتا تھا حق تعالی نے ایک نامہ مہری آسمان سے
بھیجا کہ اوسمین چند مسئلے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی تیری اولاد مین سے ان مسائل کے جواب دیوے بعد تیرے وارث ملک ہووے
حضرت داؤد نے اپنے سب فرزندون کو جمع کیا اور تمام علما اور اشراف کو حاضر کیا اور وہ مسائل سب فرزندون سے پوچھے یعنی فرمایا
کہ موجود نزدیک ترین چیزہا کونسی چیز ہے اور دور ترین شیا کیا ہے اور وہ کونسی چیز ہے کہ اوسکے ساتھ انس اور الفت یا وہ ہے
اور وہ کیا ہے کہ جس سے وحشت بے اندازہ ہے اور کونسی دو چیزین قائم ہین اور کونسی دو مختلف ہین اور کونسی دو دشمن ہین
اور وہ کونسا امر ہے کہ عاقبت اوسکی محمود ہے اور کونسا ہے کہ عاقبت اوسکی مستور ہے حضرت داؤد کی اولاد جواب سے
عاجز آئی حضرت سلیمان نے کہا اگر اجازت ہو مین جواب دون حضرت داؤد نے اجازت دی حضرت سلیمان نے کہا نزدیک تر
چیز ہا آدمی آخرت ہے اور دور ترین شیا جو گذرتی ہے دنیا ہے بمقتضای ما اقرب ما ات وما ابعد ما فات یعنی کیا نزدیک ہے
وہ چیز کہ آنے والی ہے اور کیا دور تر ہے وہ چیز کہ جاتی ہے اور وہ چیز کہ جسکے ساتھ انس اور الفت یا وہ ہے
بدن انسان ہے یا روح اور وہ چیز کہ جس سے وحشت فزون تر ہے بدن ہے کہ خالی ہووے روح سے اور دو قائم
زمین و آسمان ہین اور دو مختلف رات اور دن ہین اور دو دشمن موت و حیات ہین اور امر کہ آخر اوسکا محمود ہے
تیری اور شتابی ہے در وقت مصیبت اور وہ کام کہ آخر اوسکا مستور ہے حلم یعنے بردباری ہے در وقت غضب
چونکہ حضرت سلیمان کے جواب نامہ نامی کے موافق جتنے اکابر بنی اسرائیل نے حضرت سلیمان کے فضل اور کمال پر اقرار کیا اور حضرت
داؤد علیہ السلام نے تمام ملک حضرت سلیمان کے حوالہ کیا اور دوسرے دن حضرت داؤد نے وفات پائی اور حضرت سلیمان
تخت پر بیٹھے اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت داؤد کی عمر آخر ہوئی تو حضرت جبرئیل ایک صندوق حضرت داؤد کے
سامنے لائے اور کہا جو کوئی تیرے فرزندون مین سے بتا دیوے کہ اس صندوق مین کیا ہے اوسکو اپنا خلیفہ کر حضرت داؤد علیہ السلام نے

بنی اسرائیل اور فرزندونکو جمع کیا اور کہا کہ اس صندوق مین کیا ہے کہینے کچھ جواب ندیا حضرت سلیمان نے کہا اگر اجازت ہو
تو مین بتا دون حضرت نے کہا کہو حضرت سلیمان نے بالہام ربانی بیان کیا کہ اس صندوق مین ایک انگشتری ہے اور ایک
تازیانہ ہے اور ایک نامہ جب اوس صندوق کا قفل کہولا جو چیزین حضرت سلیمان نے بتائی تین نکلین اوسوقت حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے کہا یہ انگوٹھی بہشت سے لائی ہین جو کوئی اسکو اپنے ہاتھ مین پہنے جو کچھ اوسکو چاہیے بقدرت الہی حاصل ہووے اور
یہ تازیانہ دوزخ سے لائی ہین جو کوئی اس صاحب تازیانہ کا مطیع اور فرمان بردار نہووے اوسکو یہ تازیانہ خود بخود بے آنکہ صاحب اوسکا
حرکت کرے عذاب کرنے لگے اور اس نامہ مین پانچ مسئلہ ہین اپنے فرزندون سے جواب پوچھنا چاہیے پس فرزندون نے کہینے سوائے
حضرت سلیمان کے جواب ندیا۔ حضرت [illegible] اپنا داہنا پہلو کیا اور وہ انگشتری حضرت سلیمان کے ہاتھ مین دی
اور تخت پر بٹھایا اور وہ تازیانہ انکے سامنے رکہا پھر چاہا کہ صومعہ مین جاکر عبادت کرون جب قدم صومعہ کے دروازے پر رکہا
ملک الموت پہونچا اور کہا تمہاری روح قبض کرنے کو آیا ہون [illegible] مہلت دی کہ دو رکعت نماز ادا کرون کہا حکم
نہین ہے پس آستانہ صومعہ پر حضرت داؤد علیہ السلام کی جان نکل [illegible] اور حضرت سلیمان تجہیز و تکفین مین مشغول
وہب بن منبہ کہتا ہے کہ اوسدن نہایت گرمی اور شدت سے حرارت [illegible] ہوا تو [illegible] نے شدت حرارت
ہوا سے شکایت کی حضرت سلیمان نے طیور کو فرمایا کہ [illegible] پر سایہ کرین [illegible] سایہ تو ہوا لیکن [illegible] گئی جب ظہر [illegible] پہونچے [illegible] اور طرف پر کشادہ کیے [illegible] ہر سے خلائق پر چلنے لگی [illegible] حضرت داؤد کو مشابہت کی وعدد عوام بغیر [illegible] معارف ایکسو بیس ہین اور ایک روایت سے [illegible] تھی اور قبر شریف کہ بیت المقدس مین ہے باب سولہوان قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لقمان اور
ذکر شمہ احوال کہ بعد حضرت سلیمان کے اعدا نے بنی اسرائیل کی طرف توجہ کی اور خرابی بیت المقدس اور آنا بخت نصر کا باشہر
روایات ہے بیت المقدس اور ذکر حضرت عزیر علیہ السلام مین اور اس باب مین سات فصل ہین فصل پہلی ذکر سلطنت
اور رسالت اور بعضے معجزون حضرت سلیمان علیہ السلام مین قال اللہ تعالی [illegible] قال یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر [illegible]

جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور وارث یعنے اور قائم مقام ہوا سلیمان داؤد کا
اور کہا اے لوگو سکھایا گیا ہون مین بولی جانورون کی اور دیے گئے ہین ہم ہر چیز سے تحقیق یہ البتہ وہ ہے بزرگی ظاہر
اور اکٹھا کیے واسطے سلیمان کے لشکر اوسکے جنون سے اور آدمیون سے اور جانورون سے پس وہ مثل بمثل کھڑے
کیے جاتے ہین - روایت کرتے ہین کہ جب حضرت سلیمان تخت سلطنت پر بیٹھے اور وہ انگوٹھی پہنی فی الفور تمام جانور
صحرائی اور کوہی آگے آنکر کھڑے ہوے اور آدمی اور پریان اور دیو مسخر ہوے اور تمام روے زمین اور جو کچھ اسپر ہے
مطیع اور تابعدار بنے اور ہوا بھی انکی تحت فرمان ہوئی اور جس زمین پر کہ پہونچتے تھے زمین آواز دیتی تھی کہ یہان مجھ مین
خزانہ پوشیدہ ہے اور قبول کرا اور جس دریا پر گذرتے تھے دریا آواز دیتا تھا کہ میرے پاس موتی اور جواہر ہے نکال
پس دیوون کو حکم کرتے تھے کہ خزانہ زیر زمین سے اور موتی اور جواہر قعر دریا سے نکالتے غرض کہ بادشاہی تمام عالم کی حضرت
سلیمان پر مسلم ہوئی تھی - مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے حضرت سلیمان کو سب جانورون کی زبان سکھائی تھی
جو جانور کہ گفتار کرتا تھا حضرت سمجھتے تھے ایک دن ایک بلبل کو دیکھا شاخ درخت پر بیٹھی ہوے کہ سر اور دم ہلاتا ہے اور
آواز کرتا ہے آپ نے اصحاب کو کہا جانتے ہو کہ یہ جانور کیا کہتا ہے سب نے کہا خدا تعالی اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے کہا
کہ یہ کہتا ہے کہ آج مینے آدھا خرما کھایا ہے اندیشہ ہا ہے کہ بس اور ذخیرہ سے ہلاک ہون خاک اوپر دنیا کے کہتے ہین کہ سنا اوسکا
از روے خوشحالی اور فارغ البالی کے تھا اور مدارک اور مواہب علیہ مین سورہ عنکبوت مین در ذیل آیہ وَكَأَيِّنْ مِنْ
دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا یعنے اور کتنے چلنے والے ہین زمین مین کہ نہین اوٹھاتے پہرتے رزق اپنا - لکھا ہے کہ کوئی حیوان
ذخیرہ قوت نہین کرتا مگر آدمی اور چوہا اور چیونٹیان - اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ عقق بھی ذخیرہ کرتا ہے
مول جاتا ہے اور کشاف مین لکھا ہے کوئی شخص سلف کے لوگون مین سے نقل کرتا ہے کہ مینے ایک بلبل کو دیکھا کہ
اپنی خوراک اپنے پرون کے نیچے پوشیدہ کرتا تھا القصہ بہت جانور ہین وحوش اور طیور اور سباع اور ہوام اور حیوانات
آبی کہ ذخیرہ نہین کرتے ہین اور حامل رزق نہین ہوتے اور مواہب علیہ مین لکھا ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ
هَلُوعًا یعنے بدرستیکہ انسان پیدا ہوا ہے ہلوع یعنے حریص مال فانی پر اور بخیل ادا حقوق ربانی سے -
لباب مین مقاتل سے نقل ہے کہ ہلوع ایک جانور چوپایہ ہے نیچے کوہ قاف کے کہ ہر روز سات جنگلون کی گھاس چرتا ہے
یعنے تمام خس و خاشاک سات جنگلون کا کھا جاتا ہے اور سات دریاؤن کا پانی پیتا ہے اور گرمی اور جاڑے مین

صبر نہین کرتا اور ہر شب اوسکو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کل کیا کہاونگا پس حق تعالی نے بیصبری اور اندیشہ کرو زمین آدمی کو اس جانور کے ساتھ تشبیہ دی ہے **اور** تفسیر مدارک التنزیل اور تفسیر مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہے کہ **فاختہ** نے آواز کی حضرت سلیمان نے کہا کہ یہ کہتی ہے لِیْتَ الْخَلْقَ لَمْ یُخْلَقُوْا یعنے کاشکے یہ خلائق پیدا نہوتی - اور انہین کتابون مین یہ منقول ہے کہ **ورشان** کہتا ہے لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ یعنے پیدا ہو اواسطے مرنیکے اور بناکرو واسطے خراب کرنیکے **اور طاؤس** کہتا ہے کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنے جو کچھ کہ کریگا تو جزا اوسکی پاویگا تو **اور سنگ خوارہ** کہتا ہے مَنْ سَکَتَ سَلِمَ یعنے جو کوئی چپ رہے سلامت رہے **اور کرکس** کہتا ہے یا بْنَ اٰدَمَ عَیْشُکَ مَا شِئْتَ اٰخِرُکَ الْمَوْتُ یعنے ای بیٹے آدم کے زندگانی کر جتنا کہ چاہے تو آخر تجکو موت ہے **اور عقاب** کہتا ہے فِی الْبُعْدِ مِنَ النَّاسِ اُنْسٌ یعنے بیچ دور ہونے لوگون سے راحت ہے **اور مینڈک** کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْقُدُّوْسِ یعنے پاک ہے رب میرا قدوس - اور معالم مین لکھا ہے کہ مینڈکی مادہ کہتی ہے سُبْحَانَ الْمَذْکُوْرِ بِکُلِّ لِسَانٍ یعنے پاک ہے ذکر کیا جاتا ہے ساتھ ہر زبان کے **اور ہدہد** کہتا ہے مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ یعنے جو شخص کہ رحم نکرے گا اوسپر رحم نکیا جاویگا - اور بروایت مدارک ہدہد کہتا ہے یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یَا مُذْنِبُوْنَ یعنے طلب مغفرت کرتا ہون مین ہے گنہگارو - اور معالم مین اس قول مصرو کے ساتھ نسبت کیا ہے اور قطاف یعنے **فرانسک** کہتا ہے تَمُوْتُوْا اَوْ تَمُوْتُوْا یعنے کہ وتم نیکی پاؤگے تم اوسکو **اور قمری** کہتی ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنے پاک ہے رب میرا کہ بلند اور برتر ہے **اور طوطی** کہتی ہے کُلُّ حَیٍّ سَیَمُوْتُ وَکُلُّ جَدِیْدٍ بَالٍ یعنے ہر زندہ مرنے والا ہے اور ہر نیا پرانا ہونے والا ہے **اور بیغا** کہتا ہے وَیْلٌ لِمَنِ الدُّنْیَا ہِمَّتُہٗ یعنے وای اوس شخص کو کہ مطلب اوسکا دنیا ہووے - اور بسبب ظاہر طبعی اور بیغا ایک جانور ہے **اور کبوتر** کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی مَلَاءَ سَمَاءَہٗ وَاَرْضَہٗ یعنے پاک ہے رب میرا کہ بلند اور برتر ہے پر کیے آسمان اپنے اور زمین اپنی **اور باز** کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ بِحَمْدِہٖ یعنے پاک ہے رب میرا کہ بزرگ ہے اور پاک ہے وہ ساتھ ستایش اپنی کے **اور حدای** کہتا ہے کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ یعنے ہر شے فنا ہونے والی ہے مگر خدا تعالی کہ پایندہ اور باقی رہے گا **اور ہزار داستان** کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ خَالِقِ الدَّائِمِ یعنے پاک ہے اللہ کہ پیدا کرنے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہے **اور کوا** لعنت اور دعای بد کرتا ہے اوپر ظالمون کے - اور تفسیر وسیط مین باسناد صحیح عبداللہ بن عمر سے نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغ فریاد کرنے مین کیا کہتا ہے فرمایا یہ کہتا ہے اَذْکُرُوا اللّٰہَ یَا اَیُّہَا الْغَافِلُوْنَ یعنے یاد کرو خدا کو اے غافلو - اور وسیط مین ابن عباس سے نقل کرتا ہے چکاوک کہتا ہے بارحمدایا

لعنت کرا و پر دشمن محمد اور او پر دشمن آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ساری کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قُوَّتَ یَوْمٍ بِیَوْمٍ یا رَزَّاقُ یعنے ای بار خدایا روز بروز تجسے قوت چاہتا ہون اے رزق دینے والے اور تیسرا کہتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یعنے رحمن او پر عرش کے قرار پکڑا اوسنے القصہ جانداز بانون جانورون کا حضرت سلیمانؑ کا معجزہ تہا روایت کرتے ہین کہ ہوا کو بہی خدا یتعالی نے حضرت سلیمانؑ کے حکم مین کر دیا تہا اور جو دیو کہ کام کرنیوالے تہے اونکو حکم کرتے تہے اور اونسے کام لیتے تہے اور جو کہ متمرد اور سرکش تہے اونکو قید کر دیا تہا کہ آدمیونکو ضرر نہ پہنچا سکین اور صواعق علیہ مین سورہ سبا مین ایہ وَاَسَلْنَا لَہٗ عَیْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْھُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رَّاسِیٰتٍ یعنے اور جاری کیا ہمنے واسطے اوسکے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور جنون مین سے ایک لوگ تہے کہ خدمت کرتے تہے آگے اوسکے ساتہ حکم رب اوسکے کے اور جو کوئی کجی کرے اونمین سے حکم ہمارے سے چکہا دینگے ہم اوسکو عذاب دوزخی سے بنا کے واسطے اوسکے جو کچہ چاہتا تہا قلعون سے اور تہمارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دہری رہنے والی - لکہا ہے کہ یمن مین صفا کے نزدیک گلے ہوئے تانبے کا چشمہ کان سے حضرت سلیمانؑ کے واسطے ظاہر ہوا تہا اور ہر مہینے مین تین دن بقدرت حضرت باری جاری رہتا تہا جو کچہ اوس سے چاہتے تہے بنا لیتے تہے اور ہر تہے مین ایک فرشتہ آتشی تازیانہ ہاتہ مین لیے ہوئے دیوون پر موکل تہا کہ جو کوئی فرمان حضرت سلیمان سے سرتابی کرتا تہا وہ فرشتہ اوسے سزا دیتا تہا اور حضرت سلیمانؑ کے واسطے دیوون نے بنائین اور منزلین اور بڑے بڑے قلعہ اور عمارتین بلند اور محکم بنائین تہین اور فرشتون کی اور نبیونکی صورتین کہ عبادت کرتے ہوے کہ زمانہ سابق مین ہو چکے تہے بنائی تہین تا آدمی اونکو دیکہکر جسطرح سے کہ انہون نے عبادت کی تہی یہ بہی پرستش الٰہی کرین اور اوس زمانی مین واسطے تقلید کے صورتین بنانی مباح تہین - تفسیر عین المعانی مین لکہا ہے کہ پیکر لوہے کی آدمیون کی شکل بناتے تہے اور جب دشمنون کے ساتہ لڑتے تہے اللہ تعالے اونکے قالبونمین روح پہونک دیتا تہا تا وقت جنگ قوی اور مستحکم رہین - تفسیر مدارک اور معالم التنزیل مین سورہ نمل مین لکہا ہے کہ ہزار گہر شیشہ کے بنائے تہے کہ تین سو عورتین نکاحیان اور سات سو حرمین حضرت سلیمان علیہ السلام کی اون مکانون مین رہتی تہین اور مفسرون نے نقل کیا ہے کہ ہر شب حضرت سلیمانؑ سبکے گہرون مین جاتے تہے اور تمام بیبیون اور حرمون کے ساتہ سوتے تہے یہ اعجاز انکا ظاہر تہا اور صواعق علیہ مین

سورۂ ص مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان سات کفار دمشق اور نصیبین کے لڑے اور ہزار گھوڑے اُنسے لیے اور بعضے کہتے ہین حضرت داؤد علیہ السلام نے عمالقہ کے ساتھ لڑکر ہزار گھوڑے لیے تھے اور میراث مین حضرت سلیمان کو پہونچے تھے اور معالم مین رازی کہتا ہے کہ بعضون نے نقل کی ہے کہ وہ گھوڑے دریائی تھے پر دار کہ دیو دریا مین سے حضرت سلیمان کے واسطے اوٹھا لائے تھے اور معالم التنزیل مین ابراہیم تیمی سے مروی ہے کہ وہ بیس گھوڑے تھے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ بیس ہزار تھے بہرتقدیر آخر روز حضرت سلیمان نے چاہا کہ انکا تماشا کرین بعد نماز عصر انکے نظارہ مین مصروف ہوئے کہ اخیر دن مین ایک ورد پڑہا کرتے تھے وہ فوت ہو گیا اور مدارک مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ سبب اوس تماشے کے عصر کی نماز قضا ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا اور وہ نماز انپر فرض تھی حضرت سلیمان نے باذن خدا تعالی فرشتون کو کہ آفتاب پر موکل تھے کہا کہ آفتاب کو میرے واسطے پھیر دو فرشتون نے پھیر دیا کہ حضرت سلیمان نے نماز عصر ورد کے ادا کی اور گھوڑون کو قربانی کر دیا کہ اوس زمانے مین گھوڑے حلال تھے اور بے شبہ انکو راہ خدا مین قربانی کرتے تھے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے ﴿ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴾ اور دیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا جسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر اوسکے تیسرے پہر گھوڑے ایک پاؤن اوٹھانے والے بہت خاص پس کہا سلیمان نے تحقیق مینے دوست رکھا محبت مال کو یاد پروردگار اپنی کی سے یہانتک کہ جب چھپا سورج پردے مین پھیرلاؤ اونکو اوپر میرے پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤن پر اور گردنون پر اور معالم مین لکھا ہے کہ بعد قربانی کے سو گھوڑے باقی رہے کہ اب جو آدمیون کے پاس گھوڑے ہین اونمین کی نسل مین سے ہین اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ اون گھوڑون کے پر نکل آئے ہوا کہ حضرت سلیمان کے حکم مین کر دیا اور تفسیر کشاف اور مدارک التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہے کہ لشکر گاہ حضرت سلیمان کی سو فرسخ سے سو فرسخ تھا اونمین سے پچیس فرسخ مین آدمیون کا لشکر اور پچیس فرسخ مین جنون کا لشکر اور پچیس فرسخ مین جانوران وحوش اور درندے اور پرند اور اس کثرت سے ضبط اور ربط اس مرتبہ پر تھا کہ کوئی لشکریون مین سے اپنے مقام مقرر سے آگے پیچھے اور اجل پھل نہین ہو سکتا تھا اور حضرت سلیمان کے واسطے ایک بچھونا ابریشم کا بنا ہوا ایک فرسخ سے ایک فرسخ تک بچھا رہتا تھا اور تخت سلیمان

بیچمین اوس بساط کے نصب کرتے تھے اور ایسا تخت کسی بادشاہ کا نتھا اور وہ تخت چاندی اور سونے کا تھا اور پنجو اوس تخت کے دو شیر بنائے تھے اور اوپر تخت کے دو گرگس جب حضرت سلیمانؑ چاہتے تھے کہ تخت پر آوین وہ دونون شیر اپنے بازو بلند کر کر حضرت سلیمانؑ کے آگے بمنزل زینے کے رکھ دیتے تھے کہ اون پر پاؤن رکھ کر اوپر چڑھ جاتے تھے اور جب اوس تخت پر بیٹھتے تھے وہ گرگس اپنے پرون کا سایہ حضرت سلیمانؑ پر کرتے تھے اور باب پانچوین ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان کے واسطے ایک میدان مین فرش چاندی کا کیا کہ عرض اور طول اوسکا ایک فرسنگ تھا اور ایک سونے کا تخت اوس میدان مین رکھا اور داہنی طرف اوسکے چھہ ہزار کرسیان سونے کی اور بائین طرف اوسکے چھہ ہزار کرسیان چاندی کی اور برابر اوسکے چھہ ہزار محرابین بنائی تھین جب حضرت سلیمان علیہ السلام اوس تخت پر بیٹھتے تھے تو پیغمبرزادے کرسیہای زرین پر بیٹھتے تھے اور علما چاندی کی کرسیون پر اور عبادو بنی اسرائیل اون محرابون مین نماز مین کھڑے ہوتے تھے اور تفسیر مواہب علیہ مین ایک جاے پر لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کے تخت کی داہنی طرف دو لاکھ کرسیان ہوتی تھین کہ علما اور اکابر آدمیون کے اوپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان کہ اون پر اشراف جن ہوتے تھے اور داہنی طرف حضرت سلیمانؑ کے پانچ کم چالیس منبر رکھتے تھے کہ آدمیون کے احبار اون پر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے کہ اون پر جنون کے احبار قرار پاتے تھے اور احبار کلام کرتے تھے اور جن اور انس کرسیون پر بیٹھے ہوے سنتے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے اور معالم مین لکھا ہے کہ وہ بساط سونے اور ریشم سے بنا ہوا تھا اور اوسکے درمیان مین ایک سونے کا منبر رکھتے تھے کہ اوس پر حضرت سلیمان بیٹھتے تھے اور گرد اوسکے تین ہزار کرسیان سونے اور چاندی کی ہوتی تھین اور تفسیر ابوالیث مین لکھا ہے کہ گرد تخت کے تین لاکھ تین سو کرسیان چاندی اور سونے کی رکھتے تھے کہ انبیا کرسیہای زرین پر بیٹھتے تھے اور علما کرسیہای نقرہ پر اور گرد اونکے اور آدمی اور گرد آدمیون کے جن اور جانور سر کے اوپر سے پرلا کر سایہ کرتے تھے کہ تابش آفتاب کی کسی پر نہ پڑتی تھی اور بعض مفسر اسطرح نقل کرتے ہین کہ دیوون نے بفرمان حضرت سلیمان علیہ السلام ایک میدان مین ایک کوشک یعنے محل بنایا تھا چار فرسنگ سے چار فرسنگ مین اور درمیان مین ایک تخت رکھا تھا ایک فرسنگ سے ایک فرسنگ مین ہاتی دانت کا مرصع بہ لعل و فیروزہ اور مروارید اور چارون کونون اوس میدان مین چار درخت عظیم الشان نصب کیے تھے کہ ٹہنیان اون درختون کی موتنگے کی تھین اور شاخین اونکی یاقوت سرخ سے اور پتے اونکے زمرد سبز کے اور ہر درخت پر ایک طاؤس اور

ایک کرسی سونے کے بنائے تھے اور درمیان مین سے وہ درخت خالی تھے اور مشک اور زعفران اور عنبر اونمین بھرا ہوا تھا اور گرداگرد چارون طرف سندس کے تختے باندھے تھے اور جوشہائے انگور لعل اور یاقوت سے بنا کر اون درختون پر لٹکا دیے تھے اور نزدیک ہر پایہ تخت کے دست بہت ہزار کرسیان رکھین کہ اونپر علمای بنی اسرائیل بیٹھتے تھے اور بدست چپ ہزار کرسیان چاندی کی کہ اونپر بزرگان پریان اور پس پشت عالمون کے علمان کھڑے رہتے تھے اور پس پشت بزرگان پریون کے دیو اور ہر دو جانب تخت کے دو شیر بنائے تھے اور درمیان تخت کے ایک یاقوت کا عمود نصب کیا تھا اور اوس عمود پر ایک کبوتر زرین بنایا تھا غرض کہ دیوون نے یہ تخت بشکل طلسم بنایا تھا جب حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر پاؤن دھرتے تو یہ تخت حرکت مین آتا اور گردش کرتا اور طاؤس اور کرگس اپنے پر کھولتے اور انکے پیٹ مین سے مشک اور عنبر جھڑتا اور کبوتر عمود پر سے اوڑتا اور تورات حضرت سلیمان علیہ السلام کی ران پر ہوتی تھی اور حضرت سلیمان بر سر تخت تورات پڑھتے اور درمیان آدمیون کے حکومت کرتے اور کرگس تخت کے اوپر سے اوڑتے اور تاج حضرت سلیمان کے سر پر رکھتے اور تمام جانور گرد و گرداگرد اور ذلیل خوار آگے ہوا مین اپنے پر سے پر جوڑ کر بالای تخت سایہ افگن ہوتے اور سوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا کہ میرے واسطے ایک بساط یعنے ایک بچھونا تیار کرو چنانچہ دیوون نے ایک بساط زربفت بنایا ایک فرسنگ سے ایک فرسنگ مین مربع برابر ہر چہار طرف حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو فرماتے کہ وہ اوس بساط کو مع حاضرین اوٹھاتی اور ایک مہینے کی راہ پر ایکدن مین لیجاتی اور پھرے آتی چنانچہ جو مخلوق اوسپر ہوتی اونکو مطلق خبر نہوتی قال اللہ تعالٰی وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ یعنے اور واسطے سلیمان کے مسخر کیا ہوا کو صبح کی سیر اوسکی ایک مہینہ تھا اور شام کی سیر اوسکی ایک مہینہ - یعنے لیجاتی تھی ہوا حضرت سلیمان کو صبح کو ایک شہر مین اور شام کو ایک شہر مین اور اوس بساط پر ہزار محراب مین رہت بنائی تھین کہ عابد وہان نماز گذارتے تھے اور ہوا اوس بساط کو کہ اوسپر تخت رکھتے تھے اوٹھا کر ایک مہینے کے رستے پر اول روز اور ایک مہینے کی راہ پر آخر روز لیجاتی تھی کہ صبح کو کسی شہرون مین اور شام کو کسی شہرون مین - اور کوئی کسی چیز کے ساتھ اپنی زبان کو مطلق گویا نکرتا تھا مگر ہوا کہ جس سخن کو اوسکے کان مین ڈالتے تھے اور مواہب علیہ مین در ذیل آیۂ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَۃً تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بَارَکْنَا فِیْھَا یعنے اور واسطے سلیمان کے ہوا عاصف کو مسخر کیا جاری ہوتی تھی ساتھ حکم اوسکے کی طرف اوس زمین کے کہ برکت دی ہمنے بیچ اوسکے - لکھا ہے کہ نخشب تھا

لایا ہے کہ شام مین تدمر نام ایک شہر تہا کہ دیوون نے حضرت سلیمانؑ کے واسطے بنایا تہا صبح کو وہان سے باہر آتے اور پہر مغرب کے وقت ہوا اونکو وہین لیجاتی اور مدارک اور مختار القصص مین لکہا ہے کہ صبح تدمر سے باہر تتے اور اصطخر فارس مین قیلولہ کرتے اور شام کو کابل مین جاتے اور دوسرے دن کابل سے بابل مین آتے اور پہر دن چڑہے اصطخر مین ہوتے اور شام کو پہر تدمر مین آتے تے اور روایت کرتے ہین کہ طعام چاشت شہر ری مین کہاتے تے اور طعام شام سمرقند مین اور معالم مین لکہا ہے کہ حضرت سلیمان کا ایک مرکب تہا مکدی کا کہ ہزار رکن رکہتا تہا اور ہر رکن مین ہزار خانے تے کہ سواری کرتے تے اور پیر جن و انس حضرت سلیمانؑ کے ساتہ اور ہر رکن کے نیچے ہزار شیطان کہ اوسکو بلند کرتے اور ہوا اوسکو روان کرتی تہی ایکدن صبح کو عراق سے چلے شہر مرو مین قیلولہ کیا اور شہر بلخ مین نماز عصر ادا کی بعد اوسکے بلاد ترک مین پہونچے تا آنکہ سرزمین چین مین اوترے پہر صبح کو ساحل بحر پر روان ہوئے اور زمین قندہار پر گذر ہوا وہان سے براہ مکران اور کرمان فارس کیطرف متوجہ ہوئے وہان اوترکر چند روز رہے پہر اول روز وہان سے چلے اور قیلولہ شہر سکر مین کیا آخر روز شام مین پہونچکر تدمر مین کہ مستقر تہا مقام کیا۔ تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ مین سورہ سبا مین تفسیر آیۂ وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ کے یعنے اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دہری رہنے والی۔ مین لکہا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کے واسطے کانسے چوبین وغیرہ بڑے بڑے مانند حوض بنائے تے کہ ایک کانسے مین ہزار آدمی کہانا کہاتے تے اور بڑی بڑی دیگین بنائی تہین کہ اونمین منون کہانا پکتا تہا اور چند اونمین ابتک ولایت یمن یا شام مین پتہر کی ترشی ہوئی موجود ہین۔ قصص مین لکہا ہے کہ دس باورچی ایک دیگ مین کہانا پکاتے تے اور دیوون کو حکم ہوتا تہا کہ اون کاسون مین نکال کر لوگون کو کہلاتے تے اور طریق پخت طعام یہ تہا کہ برفرماتے تے کہ اون دیگون کو پانی سے بہر دیتا تہا اور کئی ہزار اونٹ اور کئی ہزار گوسفند اون دیگون مین پکاتے تے اور باد سموم کو کہتے تے کہ کئی ہزار خروار نان ہوا مین مہیا کرتی تہی اور ذخیرۃ الملوک کے پانچوین باب مین لکہا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچیخانے کے واسطے پتہر کی دیگین تراشی تہین کہ ہر دیگ مین دس اونٹ اوتر جاتے تے اور ہر روز ہزار دیگین باورچیخانے مین پکتی تہین اور خلق خدا کو کہلائی جاتی تہین۔ روایت کرتے ہین کہ اسّی خروار نمک کی حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچیخانے مین خرچ ہوتی تہین لیکن حضرت سلیمانؑ اس کہانے مین سے کچہ نکہاتے تے اور روزہ رکہتے تے اور زنبیل بنتے تے اور جب رات ہوتی تہی تو اوس زنبیل کو بیچتے تے اور اوسکی

قیمت سے دو روٹیان جو کی خریدتے اور کنبل اوڑھکر گورستان کی طرف روانہ ہوتے تھے جو کوئی مسکین پاتے اوسکو تاج اون جو کی روٹیون سے افطار کرتے تھے اور یہ سب بسبب خوف حساب یوم الحساب تھا اور روایت کرتے ہین کہ ہر روز لاکھ مرغ انکے باورچیخانے مین ذبح کرتے تھے اور حضرت جبرئیل نے انکو زنبیل باقی سکھائی تھی ہر روز اون پرون مین سے ایک زنبیل بنتے تھے اور اوسکو بیچکر جو لیتے اور اون جو کا ہاتھ سے پیستے اور آپ دو روٹیان پکاتے اور بیت المقدس مین جاکر ہر شب روزہ افطار کرتے اور اون دو روٹیون مین سے ایک روٹی فقیرون کو کھلاتے اور ایک آپ کھاتے اور اوٹھتے وقت ہاتھ اوٹھاتے اور کہتے تھے کہ درویش ہونمین اور درویشون کے ساتھ بیٹھتا ہون نمین اے میرے رب مجھکو بخش اور مجھپر رحمت فرما کونکہ اس نعمت کا کہ فقیرون کے ساتھ فقیر ہون اور بادشاہون کے ساتھ بادشاہ اور پیغمبرون کے ساتھ پیغمبر کہونگر کرسکون گا۔ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب مملکت نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر قرار پکڑا اوعاکی کہ خداوندا مجھکو ازروے ایک معافی کرون تمام جاندارون کی کہ عالم مین ہین آدمی اور پری اور جن اور وحوش اور طیور اور دیو وملخ اور جو کہ تونے پیدا کیے ہین بروے زمین اور درمیان دریا۔ ندا آئی اے سلیمان تو نے وہ چیز مانگی ہے کہ الا مخلوقات کا مین ہون تو ایک وقت ہی انکو نہ دے سکے گا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا خداوندا تجکو تو نے بہت نعمت عطا فرمائی ہے تمام نعمت تیری ہے انکو دونگا درگاہ رب العزت سے انکو اجازت ہوئی اور یہ ندا آئی کہ تمام مخلوقات حضرت سلیمان علیہ السلام کی معافی کی ہا مین چنانچہ حضرت سلیمان نے معافی کی واسطے ایک جگہ صحرا مین اختیار کی کہ وہ جا سب آنے کی راہ تھی اور دیوون کو حکم کیا کہ اس جنگل مین جاروب کشی کرین اور فرش بچھاوین اور مشرق سے مغرب تک کھانے کی چیزین اوس مقام پر حاضر موجود کرین پھر دیوون کو فرمایا کہ سات لاکھ دیگین سنگ خارا کی بنائین کہ وسعت مین ہر ایک ستر گز بلند اور ستر گز چکلی تھی پھر فرمایا کہ کھانا اوس صحرا مین پکاوین اور دیوون کو حکم کیا کہ آدمیون کو اور دیوانون کو اوس جنگل مین لیجاوین اور ہوا کو کہا کہ بساط کو اوٹھا کر معلق اوس جگہ قائم کرے تا سب کی دعوت کھانے کا نظارہ کیا جاوے جب یہ سب امور ظہور مین آئے تو ناگاہ ایک مچھلی نے دریا سے سر نکالا اور کہا اے سلیمان علیہ السلام مجکو ندا آئی ہے کہ آج انکے ہان مہمان ہے اب مین بھوکی ہون اور اتنا صبر نہین کرسکتی ہون کہ تمام مخلوقات جمع ہووے حکم دے کہ مجکو کھانا دیدین حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا یہ کھانا تمہارے ہی واسطے ہے اگر تو صبر نہین کرسکتی جتنا تجھسے کھایا جاوے کھالے اوس مچھلی نے دریا سے باہر آکر وہ کھانا کھانا شروع کیا تا آنکہ جتنا کھانا اوس صحرا سے ہشت ماہہ راہ مین تھا سب کھا گئی پھر فریاد کی

کہ ای سلیمان علیہ السلام مجکو اور کھانا دے ابھی میرا پیٹ نہین بھرا حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب یہ حال مشاہدہ کیا
حیران ہوئے اور کہا ای مچھلی سینے کھانا تمام مخلوقات کے واسطے پکوایا تھا تو سب کا ایک لقمہ کر گئی اور اب اور مانگتی ہے
مچھلی نے کہا مجکو ہر روز ایسے ایسے تین لقمے ملتے ہین جب سیر ہوتی ہون اس سب تیرے کھانے کا میرا ایک لقمہ تو ہوا اور تھا
اور ہووین تو میرا پیٹ بھرے اور قوت امروزہ میرا پورا ہووے آج جو تیری مہمان ہوئی ہو کی رہی ولیکن کمال تعجب ہے
کہ اگر تیرے پاس اتنا سر انجام نہ تھا تو آپ نے مہمان کیون بلایا۔ حضرت سلیمان مچھلی کی یہ بات سنکر بیہوش ہو گئے جب
ہوش مین آئے مسجد مین گئے اور زاری کی اور کہا ای رب سینے تو ہی کہ روزی دینے والا میرا اور تمام مخلوقات کا تو ہی ہے
اور تو توانا اور تو نگری بخش ہے اور مین فقیر اور مسکین ہون سکتے ہین کہ اوس نے سب ہوکے ہے اور لکھا ہے کہ یہ وہ
مچھلی تھی کہ زمین جسکی پشت پر ہے اوس روز خدا یتعالی نے زمین کو ہوا پر قائم رکھا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک مچھلی تھی
دریا کی مچھلیون مین سے کہ ایسی ایسی بہت ہین اور اکثر علما اس امر پر ہین کہ خدا یتعالی نے کہ اوس کھانے کو ایک جانور کا
لقمہ کر دیا تا اپنی قدرت اور حضرت سلیمان کا عجز و ضعف ظاہر کرے اور ایک روایت اسطرح پر ہے کہ ایکدن حضرت
سلیمان اوس بچھونے پر کہ دیوون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا جلوس کر رہے تھے اور ہزارو زیر انکی خدمت
مین کہ سیمائی زمین پر بچھے تھے کہ بزرگترین انکا آصف تھا اور پریان اور شیطان انکے گرد کھڑے ہوئے تھے کہ ہوا
برسم عادت بساط کو اوٹھا کر اتنا بلند لیگئی کہ فرشتون کی تسبیح بسمع مبارک حضرت سلیمانؑ کے پہونچی کہ کہتے تھے خداوندا
یہ حکمت اور سلطنت کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تونے عطا کی ہے عالم مین کسیکو نہین دی ندا آئی کہ ای فرشتو یہ تمام
کہ تم دیکھتے ہو سلیمانؑ کو دی ہے اور اوسمین ایک ذرہ کبر اور فخر نہین ہے اگر اوسمین ایک ذرہ تکبر ہوتا تسم ہے
مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ جتنا اوسکو ہوا پر بٹھاتا ہون اوتنا ہی زمین مین دھنساتا۔ حضرت سلیمانؑ نے جب یہ سنا
مسجد مے مین رکھا اور کہا ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ یعنے ای رب میرے توفیق دے مجکو یہ کہ شکر کرون نعمت تیری کا جو
نعمت رکھی ہے تونے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کی اور یہ کہ عمل کرون نیک جو پسند کرے تو اوسکو اور داخل
مجکو بیچ رحمت اپنی کے بیچ بندون اپنے صالحون کے جب وقت نماز آیا تو حضرت سلیمانؑ نے ہوا کو کہا کہ وہ بساط زمین پر
لائی وہان مکان جیوٹیون کا تھا قال اللہ تعالی ﴿حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ﴾ یعنے یہانتک کہ جسوقت آئے وہ

وادی نمل پر یعنے چیونٹیوں کے جنگل مین کہ جانب جنوب طائف کے ہے اور یہ عالم مین لکھا ہے کہ وہ جنگل تہا کہ اوسمین
جن رہتے تے اور وہ چیونٹیان اونکی سواریان تہین کہ اونپر سوار ہوتے تے — جب ہوا نے وہان بساط اوتارا اور
چیونٹیان سوراخون مین سے باہر نکلین قائلۂ نملۃ کہا ایک چیونٹی نے کہ اونکا مہتر تہا عرجا نام لنگڑا کہ دو پر رکہتا تہا۔
تفسیر ثعلبی مین لکھا ہے کہ وہ چیونٹا مرغ کے برابر تہا — اور زاد المسیر مین ہے کہ بیل کے برابر اور حقائق مین ہے
کہ بھیڑ کے — بہرتقدیر جب حضرت سلیمان کے بساط کو دیکھا کہ ہوا مین سے سیر سے صحرا مین اوتر تا ہے کہا ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ
ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ﴾ یعنے اے چیونٹیون داخل ہو گہرون اپنے مین نہین کچلے
تمکو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اوسکا اور وہ نہین جانتے ہون — یعنے یہ سب اپنے حال مین مشغول ہین اور کسی کا
خبر نہین رکہتے ایسا نہو کہ تمکو مجروح کر دین — مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ یہ کلام تین کوس سے حضرت سلیمان علیہ السلام
کے کان مین چونٹیا الفصیح حضرت سلیمان نے یہ بات عرجا سے سنی کمال تعجب ہوا کہ یہ چونٹی عجمی ہے کہ یہ عربی ہے مناہیہ
ہے ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا﴾ پس ہنسا سلیمان ہنسنا اوسکا اوسکی بات سے — اور اوسکو اپنے پاس بلایا اور اپنی
ہتیلی پر اوسکو بٹہایا اور کہا اے چونٹی اپنے لشکر سے کہدے کہ داخل ہون اپنے گہرون مین کہ سلیمان اوسکے لشکر سے ہلاک نہ ہو جائے کہا تمکو
لیذا چونٹی صفتے کہ اپنے کلام مین کہ عذر چاہا اور کہا میں نے اوسکو عذر چاہتے اوسکے قصد پر جان لیا کہ کیون نہ کہدین — حضرت سلیمان نے
پوچہا کہ تمکو اپنے لشکر پر بہت شفقت ہے کہا البتہ انکے غم کے ساتہ غمگین ہوتی ہون اور انکی شادی سے ساتہ شاد ہوتی ہون اور
واجبی پر انکی غمخوارگی کرتا ہون — اور اگر انمین سے کوئی مرجاتا ہے تو اوسکو اپنے وطن مین لیجاتا ہون حضرت سلیمان
علیہ السلام نے پوچہا تم کتنی چیونٹیان ہین کہا چالیس ہزار ملک کتنا ہون کہ زیر حکم ہر ملک کے چالیس ہزار
چیونٹیان ہین پہر حضرت سلیمان نے کہا اے چیونٹی بادشاہی میری بہتر ہے یا تیری کہا میری کیا کیونکر کہا یا رسول اللہ ہوا تمہارے
بساط کو اوٹہاتے ہوئے ہے اور بساط تخت کو اوٹہاتے ہوئے تو تخت تمکو اور تم مجکو پس بادشاہی میری بہتر ہے حضرت سلیمان
علیہ السلام ہنسے اور کہا یہ دانش و نقل تمہین کہان سے آئی کہا خدا تعالی نے علم و فہم تمین کو نہین دیا جو مجکو بہی عطا کیا ہے
اگر حکم ہو تو چند مسئلے تمسے پوچہون حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا پوچہو کہا خدا تعالی سے ایسا ملک مانگو کہ
کسی پاس نہو ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ﴾ کہا اے رب میرے بخش مجکو اور دے مجکو ملک کہ نہین لائق ہو واسطے کسی کے پیچہے میرے تحقیق تو ہے بخشنے والا۔

ای سلیمان علیہ السلام اس دعا سے حسد کی بو آتی ہے اور پیغمبروں کو حسد نہین چاہیے کیا ہوتا اگر خدا یتعالی بعد تمہارے اور کسیکو بھی ایسی بادشاہی دیتا جیسی کہ تمکو دی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کلام کے سننے سے آثار ملال ظاہر ہوے چیونٹے نے کہا سن راست تلخ معلوم ہوتا ہے۔ پھر چیونٹے نے کہا اور حق تعالی سے تمنے کیا چاہا کہا میںنے چاہی کہ تمام ملک اوسکے نگین سے دیکھتا ہون اور ضبط ملک اوسکے ساتھ کرتا ہون کہا اسکے معنے جانتے ہو کہا نہین کہا اسکے یہ معنے ہین کہ خدا تعالی تمکو دکھاتا ہے کہ دنیا قاف سے تا قاف کہ تمکو دی ہے ایک پارہ سنگ کی قیمت سے کمتر ہے تا سب جانین کہ دنیا کی کچھ قیمت نہین بیت من این نگین سلیمان بہیچ نستانم ✤ کہ گاہ گاہ بر دوست اہرمن باشد اور تم اس ملکت پر ناز کرتے ہو ملکت حقیقت مین مملکت بہشت ہے۔ پھر چیونٹے نے کہا کہ تمنے اور کیا چاہا کہا میںنے دوسری بہت یہ کی کہ ہوا میرے حکم مین ہو کہا خدا یتعالی نے کہ ہوا کو تمہارے فرمان مین کر دیا اسکی حقیقت جانتی ہو کہا نہین کہا تمکو دکھلاتا ہون کہ جب تم مرو گے ملکت دنیا بھی تمہاری برباد ہو گی حضرت سلیمان علیہ السلام روئے اور کہا تو سچ کہتا ہے۔ پھر کہا اے سلیمان اپنے نام کے معنے جانتے ہو کہا نہین کہا سلیمان کے معنے یہ ہین کہ دل دنیا سے نہ باندہ کہ اجل در پے ہے حضرت سلیمان نے کہا اب کچھ حکمتین مجھے بتا اور نصیحت کر کہا چونکہ خدا یتعالی نے تمکو بادشاہی کرامت فرمائی ہے کہ رعیت پر شفقت کرو اور انکے حال پر گاہ بیگاہ آگاہی پاؤ اور داد مظلوم ظالم سے لو کہ مین باوجود اس ضعیفی کے ہر روز اپنی رعیت کی کرویتا ہون اگر کسیکو کسی سے کچھ رنجش یا تنگی پہونچتی ہے تو اوسکا تدارک فی الفور کرتا ہون حضرت سلیمان علیہ السلام حیران اور متعجب رہ گئے اور قصد کیا کہ وہان سے چلے جاوین چیونٹے نے کہا آپ نے مہمانی نہین کہائی میانسے جانا ابھی روا نہین ہے جو کچھ کہ خدا یتعالی نے مجکو روزی دی ہے آج تمہاری مہمانی کرونگا حضرت سلیمان نے قبول کیا چیونٹا گیا اور ایک مگسی کا باون جناہ مہمانی بخدمت حضرت سلیمان لایا اور عرض کیا بیت پای ملخ پیش سلیمان بردن عیب ہمت ولیکن ہنر ست از مورے ✤ حضرت سلیمان نے تبسم کیا اور کہا اے چیونٹے ایک مگسی کے باون سے میری اور میرے لشکر کی مہمانی کرتا ہے کہا اے سلیمان اوسکو تھوڑا انجان برکات حق تعالے دیکھ قصے مین آیا ہے کہ خدا یتعالی نے اوس پاے ملخ کو اتنا پرورد کیا اور وہ اتنا بڑا ہو گیا کہ تمام لشکر حضرت سلیمان نے کہایا اور اوتنا ہی حضرت سلیمان نے سنا سنے موجود تھا جب حضرت سلیمان نے یہ حال مشاہدہ کیا سجدے مین گئے اور روئے اور کہا خداوندا عظمت اور بزرگی تجکو ہی سزاوار ہے کہ اگر تو چاہے تھوڑے کو بہت بنا دے اور اگر چاہے بہت کو تھوڑا کر دے اور تنہا بدارک

اور مواہب مین لکھا ہے کہ اس سفر مین اتفاقاً حضرت سلیمان صفا کے نزدیک ایک جنگل بے آب مین پہونچے اور وقت نماز ہوا حضرت سلیمان نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی نہ تھا اور رہنمائی پانیکی لشکر مین ہدہد کے نامزد تھی کہ یہ پانی کو زمین کے نیچے اسطرح دیکھتا تھا کہ آدمی پانی کو شیشہ مین دیکھتے ہین اور دیوون کو خبر کرتا تھا کہ یہ زمین کھود کر پانی نکالتے تھے اور منتخب حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ تابع ہدہد کے بارہ ہزار راہ بتانے والے تھے اور انکے سو ہزار تابعدار اور سب کے رہنمونی کیا کرتے القصہ اوسکو طلب کیا نہ پایا اور کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر تھے کہ ناگاہ ایک روزن سایہ پرندون مین ظاہر ہوا اور آفتاب انپر اوس روزن مین سے چمکا گاہ کی ﴿ایک﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ اور خبر لی پرند جانور وہکی اور دیکھا کہ ہدہد کی جاے خالی ہے پس کہا کیا سبب ہے کہ خیل جانوران پرندین ہدہد نہین دکھائی دیتا اس مجمع سے غائب ہے ہر آئینہ اوسکو عذاب کرونگا عذاب سخت کہ اوسکے پر باز و اوکمیہ کر دھوپ مین یا جس جگہہ کہ چیونٹیان ہونگی ڈالدونگا یا اوسکی اور اوسکی مادہ کے درمیان جدائی کا حکم کرونگا یا اوسکو غیر جنس اور ضد کے ساتھ رکھونگا یا اوسکو اور وںکی عبرت اور تجربہ کے واسطے مار ڈالونگا جب تک کہ کوئی حجت عیان اور دلیل روشن نہین بیان کریگا کہ کیون غائب تھا اور معالم مین بطرح لکھا ہے کہ سبب عتاب حضرت سلیمان علیہ السلام ہدہد پر یہ تھا کہ جب بناے بیت المقدس سے فراغت حاصل ہوئی عزم بالجزم زمین حرم کی طرف توجہ کی اور بعد پہونچنے کے چند روز وہان اقامت کی اور مدت اقامت مین ہر روز پانچ ہزار اونٹ اور پانچ ہزار گائین اور بیس ہزار بکریان قربانی کیا کرتے تھے اور اون لوگون سے کہ اشراف قوم سے حاضر تھے کہا یہ مکان خروج نبی عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور اونکے تمام اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ بیان کیے اور کہا خوشنودی اون لوگون کو ہو جیوکہ ہوس نبی کو پاوین اور اوسکے ساتھ ایمان لاوین لوگون نے کہا یا نبی اللہ ہمارے اور اونکے خروج کے درمیان کتنی مدت ہے کہا ہزار برس اور مکہ معظمہ مین اقامت کی تا آنکہ نسک اور عبادت سے فارغ ہوئے اور ایک دن صبح کو مکہ سے نکل کر وقت زوال صفا مین کہ ایک مہینے کی راہ تھی پہونچے اوس زمین کی خوبی دیکھکر چاہا کہ اوترین اور نماز ادا کرین ہدہد نے جب دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اوترنے مین مشغول ہین فرصت غنیمت جانکر پرواز کرنی شروع کی تا آنکہ بجانب آسمان بلند ہوا کہ طول اور عرض دنیا کو نظارہ اور مشاہدہ کرے پھر داہنی طرف اور بائین طرف نظر کی جانب راست بلقیس کا باغ

نظر پڑا اور دہر کو دوڑا جب اوس باغ مین پہونچا تو ایک اپنے ہم جنس کو دیکھا اوسنے ہدہد سلیمان سے پوچھا کہ تو کہان کا ہے
اور کہان سے تیرا آنا ہوا کہا شام سے حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کے ساتہ کہ ہمارا صاحب ہے اوسنے پوچھا وہ کون ہے
کہا نبی رب العالمین اور بادشاہ انس و جن اور شیاطین اور طیور اور وحوش اور ریاح اور تمام روے زمین کے
پہر ہدہد سلیمانی نے ہدہد یمانی سے کہا تو کہان کا ہے کہا اسی شہر کا ہون کہا بادشاہ اس شہر کا کون ہے کہا ایک عورت ہے
بلقیس نام کہ باستعداد تمام سلطنت کرتی ہے اور اگرچہ تمہارا صاحب بادشاہ عظیم الشان ہے لیکن یہ بہی اوس سے
کم نہین ہے کیونکہ وہ ملکہ تمام ملک یمن کی ہے اور زیر دست اوسکے ہزار فائد ہین کہ زیر دست ہر فائد کے لاکہ
لاکہ مقاتل ہین اگر میرے ساتہ چلے تو اوسکے ملک کو دیکہے سکے کہا مین خوف کرتا ہون اس امر سے کہ وقت نماز آجاوے
اور حضرت سلیمانؑ کو پانی چاہیے ہو اور مجکو طلب کرین اور مین نہون تو مجھپر خفا ہوین اور عذاب فرماوین کہا تو تحفہ
اس ملکہ کے پاس سے لیجاوے گا تو خفا نہین ہونگے پس ہدہد سلیمانؑ اوسکے ساتہ روانہ ہوا اور بلقیس اور اوسکے
ملک کو دیکہکر بوقت نماز عصر حضرت سلیمانؑ کے پاس مراجعت کی۔ القصہ جب سلیمان علیہ السلام نے ایک مقام پر
کہ وہان پانی نہ تہا نزول کیا انس و جن اور شیاطین سے پانی طلب کیا چونکہ یہ پانی کی جگہہ نہ جانتے تہے پیدا نکر سکے
ہدہد کو ڈہونڈہا جب اوسکو نپایا کر کس کو طلب کیا اور اوس سے ہدہد کو پوچہا کہ وہ کارگزار پرندگان تہا اوسنے کہا
بادشاہ کی عمر دراز ہو مین نہین جانتا کہ وہ کہان ہے اور مینے اوسکو کہین نہین بہیجا حضرت سلیمان علیہ السلام ہدہد پر
خفا ہوئے اور اوسکے باب مین زبان مبارک سے جو کچہ گزرا بیان کیا اور پہر عقاب کو کہ سید الطیر ہے بلایا اور اوسکو
آگے ہدہد کا ذکر کر کہتا کید تمام کہا کہ جہان ہو وہین وقت میرے پاس سے آہر گزر اوسکو نچہوڑنا اور ترجمہ حیوۃ الحیوان
مین لکہا ہے کہ عقاب کمال سریع الطیران ہے صباح اگر عراق مین ہے تو شب کو مین مین پہر شتاب عقاب گیا
اور اتنا آسمان پر بلند ہوا کہ دنیا اوسکی نظر مین مثل کاسہ معلوم ہونے لگی اور پہر دہنے اور بائین نظر کی دیکہا کہ
ہدہد یمن کی طرف سے چلا آتا ہے عقاب نے آواز کی اور موڑ کر آیکو اوسپر ڈالا ہدہد نے جب اوسکو دیکہا ڈرا اور
اوسکی خاطر مین گذرا کہ عقاب میرے واسطے از روے عقاب آتا ہے اوسکو قسم دی اور کہا تجکو قسم ہے اوس خدا کی
کہ جسنے تجکو قوت بخشی ہے اور میرے اوپر قادر کیا ہے کہ رحم کر اور مجکو آزار نہ دے عقاب نے اوسکو چہوڑ دیا
اور کہا واے اوپر تیرے کیونکہ اللہ نے قسم کہائی ہے کہ تجکو عذاب مین گرفتار کرے یا ذبح کرے پہر دونون متوجہ

درگاہ حضرت سلیمان ہوئے جب لشکر مین پہونچے اگر کس اور تمام جانورون نے بھی ہدہد کو ڈرایا اور خبر غضب اور قسم حضرت
سلیمانؑ کی اوسکو پہونچائی ہدہد نے کہا آیا حضرت نے کوئی تمہید بھی زبان مبارک سے ارشاد کی ہے اور قسم مین کسیطرح سے استثنا
بھی فرمایا ہے کہا ہان یہ کہا ہے کہ اگر کوئی حجت روشن اور دلیل مبرہن حاضر کرے گا تو البتہ بخشدگا ہوگا ہدہد نے کہا تو خیر مجکو
کچھ خوف نہین کہ رہائی پاونگا تا آنکہ حضرت سلیمانؑ کے نزدیک آئے اور اوسوقت حضرت تخت پر بیٹھے ہوئے تھے عقاب نے
آگے آنکر کہا یا نبی اللہ ہدہد کو لایا ہون اور یہ آگے برہا اور از روے تواضع اپنے سر کو اوٹھایا اور دونون بازو لٹکا دیے اور دم کو
زمین پر کھینچنے لگا حضرت سلیمانؑ نے بغضب تمام اوس سے پوچھا کہ تو کہان تھا البتہ اسی تیرہ بخت تجکو عذاب سخت کرونگا ہدہد نے کہا
یا نبی اللہ بخش اور عفو بخشش نکر کہ مین عذر خواہ آیا ہون اور تیری درگاہ مین روسیاہ ہون اور جس سبب پر کہ تو نے یہ تاج کلاہ کا کہا
اسکو زیر پای ہر خاکسار راہ نذال اور یاد کر اوسوقت کو کہ خالق العباد کے آگے کھڑا ہوگا جب یہ سخن حضرت سلیمانؑ کے کانمین پہونچا
لرزان ہوئے اور سر عذاب اوسکے سے درگذرے پھر فرمایا تجکو میری خدمت سے کس چیز نے باز رکھا **قال اللہ تعالیٰ**
فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَقِيْنٍ ۝ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا
عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ یعنے پس کہا کہ احاطہ کیا اوس چیز کو کہ نہ احاطہ کیا تونے ساتھ اوسکے اور لایا ہون
تمہارے پاس سبا سے خبر تحقیق یعنے پایا ایک عورت کو کہ بادشاہی کرتی ہے اونکی اور دی گئی ہے ہر چیز سے اور واسطے
اوسکے ہے تخت بڑا پایا مینے اوسکو اور قوم اوسکی کو کہ سجدہ کرتے ہین سورج کو سوے خدا کے اور زینت دی واسطے اونکے
شیطان نے عملون اونکے کو پس بند کیا ہے اونکو راہ سے پس وہ نہین راہ پاتے یہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ کے
جو کہ نکالتا ہے چھپی چیزون کو بیچ آسمانون کے اور زمین کے اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اللہ نہین
کوئی معبود مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا **تفصیل** اسکی یہ کہ ہدہد نے کہا مشاہدہ کیا مینے اوس چیز کو اور نہین پہونچا
وہان کہ حضرت نے اوسکو مشاہدہ نہین کیا اور وہان نہین پہونچے اور لایا ہون شہر سبا سے خبر فرحت اثر کہ ایک
شہر ہے ولایت یمن مین — اور وہ خبر یہ ہے کہ جب مجھے ایک ہدہد سے ملاقات ہوئی کہ وہ اوسی ولایت کا تھا
اوسنے مجھسے اوس شہر کی عظمت اور اوس دیار کی خوبی بیان کی کہ اوسکے دیکھنے کی مجکو کمال ہوس لاحق حال ہوئی

کہ مین گیا اوسکے ساتھ اور دیکھا حضرت سلیمان نے پوچھا کہ بادشاہ وہان کا کون ہے اور دین اوسکا کیا ہے اور رعیت اوسکی کون ہے ہدہد نے کہا ایک عورت ہے بلقیس نام کہ بادشاہی کرتی ہے اور اہل سبا اوسکی رعیت ہین اور جو کچھ لوازمہ سلطنت بادشاہون کے پاس ہوتا ہے سب اوسکو اللہ تعالی نے عنایت فرمایا ہے اور ایک تخت ہے اوسکے پاس کہ کسی پاس نہوگا اور نہ ہوا ہے۔ معالم مین لکھا ہے کہ بقول ابن عباس وہ تخت بزرگ تیس گز سے تیس گز تھا اور بلندی بھی اوسکی تیس گز کی تھی اور بقول بعضے طول اوسکا اسی گز کا تھا اور عرض چالیس گز اور ارتفاع تیس اور بقول مقاتل اسی گز سے اسی گز دے طول اور عرض اور ارتفاع اور بالکل سونے اور چاندی کا مکلل بجواہر اور پائے اوسکے یاقوت سرخ اور زرد اور موتی اور زمرد کے تھے اور اوسکے سات درجے بنائے تھے اور کہا وہ عورت اور اوسکی رعیت آفتاب پرست ہے اور آفتاب کو سجدہ کرتی ہے اور شیطان نے انکے واسطے یہ صورتین بنائی اور آراستہ کی ہین کہ باز رکھے انکو راہ راست سے تا سجدہ نکرین خاص اوس خدا کو کہ اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کرتا ہے قطرہ ہای باران کو آسمان سے اور نباتات کو زمین سے اور معبود سزاوار پرستش سوای اوسکے نہین ہے کہ وہ آفریدگار عرش عظیم ہے وہ عرش کہ محیط ہے کرسی سے اور کرسی احاطہ کی ہوئی ہے تمام آسمانون اور زمینونکو اوس عورت کے عرش کی عظمت یعنے تخت بلقیس کی کچھ نہین اس عرش معلی کے آگے کہ یہ کورنل اوس سے غافل اور بفریب شیطان مائل اور خورشید حقیقی سے جاہل۔ اور مدارک مین لکھا ہے کہ یہ مجوس تھے اور بسبب کسی مصلحت کے باوجود قلت مسافت اللہ تعالی نے انکو حضرت سلیمان علیہ السلام سے مخفی کر دیا تھا چنانچہ مکان حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام سے مخفی رکھا تھا۔ فصل دوسری نامہ لیجانا ہدہد کا بلقیس کے پاس اور اطاعت اور فرمان برداری کرنی اوسکی ارشاد حضرت سلیمان سے۔ مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہے کہ بلقیس ایک بادشاہ کی بیٹی تھی کہ چالیس پشت نے اسکی یمن مین بادشاہی کی تھی۔ حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ اول ملوک مین تبعان بن ہود علیہ السلام اصفاد شام سے تھا اوسکی نسل سے بعد بہت بادشاہون کے سبا مین ہدہد بن تراحیل بن حارث رائش مالک ملک مین ہوا اوسکے پیچھے بلقیس نامی بیٹی اوسکے اور ایک قول ضعیف سے عمیرہ تخت نشین ہوئی اہل سلطنت نے چاہا کہ ایک شاہزادہ اوسی قوم کو سلطان کرین اوسنے یہ حال سنکر اوس شخص کو بہانہ نکاح سے اپنے پاس بلایا اور اتنی شراب پلائی کہ بیہوش ہوگیا اوسوقت اوسے مار ڈالا اوس خبر کے معلوم کرنے سے کارکنان خلافت برسر حساب آئے اور سب مملکت پر مسلط ہوئے اور جو کہ اسکے باپ نے اتفاقاً بادشاہ کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی اور اوسنے اپنی بیٹی اوسکے بیاہ کو

اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئی تھی تو خویشان مادری اسکے کہ جن سے ہر امر میں اسکی معاونت اور مددگاری کرتے تھے اور اوسکے لیے ایک بزرگ تخت بنایا تھا اور یہ اپنی قوم کے ساتھ آفتاب پرستی کرتی تھی۔ جب ہدہد نے اسکی خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی ﴿ قال ستنظر اصدقت ام کنت من الکذبین اذھب بکتابی ھذا فالقہ الیھم ثم تول عنھم فانظر ماذا یرجعون ﴾ یعنے کہا سلیمان نے اب دیکھیں گے ہم کہ سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹوں سے لیجا کتاب میری یہ پس ڈالدے اوسکو طرف اونکے پھر پھر آ اونکے پاس سے پس دیکھ کیا جواب دیتے ہیں۔ پس حضرت سلیمان نے نامہ لکھا اور اوسپر مہر کر کے ہدہد کو دیا اور کہا کہ اس نامہ کو بلقیس کے پاس لیجا ہدہد اوس نامہ کو اپنی چونچ میں لیکر اوڑا جسوقت کہ بلقیس تخت پر جلوس کر رہی تھی اور ارکان دولت اور اعیان مملکت حاضر تھے ہدہد نے برابر تخت کے پرواز کر کے اور روبرو اوسکے آنکر کہ سب حاضرین مشاہدہ اور معاینہ کر رہے تھے وہ نامہ تخت پر ڈالدیا اور مشہور یہ ہے کہ اوسوقت بلقیس اپنے خلوتخانے میں تخت پر اپنے تکیہ سے لگی ہوئی بیٹھی تھی اور سب دروازے بند کروا دیئے تھے کہ ہدہد نے دروازے جھید میں سے گھسکر نامہ اوسکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل پڑی اور اوس نامہ کو اوٹھا کر پڑھا حکم کیا کہ ارکان دولت اور اعیان مملکت حاضر ہوں بحجر و حکم سب حاضر ہوئے۔ معالم میں لکھا ہے کہ یہ بارہ ہزار قائد تھے ہر قائد کے ساتھ ہزار مقاتل اور ابن عباس سے مروی ہے کہ بلقیس کے لاکھ خیل تھے کہ ہر خیل کے ساتھ لاکھ قبیل اور قبیل اوس بادشاہ کو کہتے ہیں کہ ملک اعظم سے کمتر ہووے اور بقول قتادہ اہل مشورت بلقیس کے تین سو تیرہ نفر تھے کہ ہر مرد انمیں سے دس ہزار پر حکم رکھتا تھا پس بلقیس نامہ ہاتھ میں لیے ہوئے باہر آئی ﴿ قالت یا ایھا الملا انی القی الی کتب کریم ﴾ کہا اے سردار تحقیق ہے ڈالی گئی طرف میری کتاب بزرگ۔ اور اون گروہ اراکین سے کہا کہ میرے اوپر ایک خط بزرگ آیا ہے کہتے ہیں کہ نامے کو بزرگ اس اعتبار سے کہا کہ بھیجنے والا اوسکا پیغمبر بزرگ تھا یا اس سبب سے کہ حامل یعنے لانے والا جانور تھا کہ یہ امر غریب معلوم ہوا یا اس جہت سے کہ اوسپر مہر تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ بزرگ اسلیے کہا کہ اوسمیں ملک کی طمع نہ تھی بلکہ دعوت بطرف الملک الملک تھی یا یہ کہ مضمون نامہ نام خدا تعالی تھا کہ وہ نامہ بزرگترین تمام ناموں کا تھا ارکان دولت نے پوچھا کہ یہ نامہ کسکا ہے کہا انہ من سلیمان تحقیق وہ سلیمان کی طرف سے ہے کہ بادشاہ روے زمین ہے اور مضمون اوسکا یہ ہے ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم الا تعلوا علی و اتونی مسلمین ﴾ یعنے شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر

اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر۔ جب قوم مضمون نامہ پر مطلع ہوئی دیکھا اور سوچی کہ باوجود اختصار الفاظ معانی بسیار دلالت ہے حال اونکا دگرگون ہوا اور پریشان اور سراسیمہ ہوئے ﴿ایہ﴾ قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ یعنے کہا اسی سردار و جواب دو مجکو بیچ کام میرے نہین فیصل کرتی کسی کام کو یہانتک کہ حاضر ہو تم۔ پس بلقیس نے کہا کہ اے گروہ بزرگان چونکہ قریب صلاح و قرین صواب و استحسان ہو مجھسے بیان کرو کہ مین بجز مشورہ تمہارے کوئی کام نہین عمل مین لاتی ﴿ایہ﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ۝ یعنے کہا انہون نے ہم صاحب قوۃ ہین اور صاحب جنگ سخت ہین اور حکم طرف تیرے ہے پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہے۔ اوس گروہ نے بلقیس سے کہا ہم لوگ اہل کارزار ہین اور مردانگی اور شجاعت رکھتے ہین اور تو مختار ہے اور صلاح تیری رائے کے موافق ہے ہم تیرے تابعدار ہین۔ تفسیر مدارک التنزیل مین ہدہد علیہ السلام مین سورۂ نمل مین بتفصیل لکھا ہے کہ جب بلقیس نے دریافت کیا کہ جدال اور قتال پر مائل ہین یا نہین ﴿ایہ﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ یعنے کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہین کسی شہر مین خراب کرتے ہین اوسکو اور کرتے ہین عزت والے اوسکے کو ذلیل اور اسیطرح یہ بھی کرینگے۔ پس میرے نزدیک مصلحت جنگ اور جدل کی قرین صلاح نہین ہے کسواسطے کہ درصورت حرب اگر وہ غالب آوینگے تو اموال اور اسباب ہمارا تلف ہوجاویگا اور بادشاہ شہر کو اگر بقہر و غلبہ لینگے اور سب عزیزون کو خراب اور خوار کرینگے ﴿ایہ﴾ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ یعنے اور تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اونکے تحفہ پس دیکھتی ہون ساتھ کس چیز کے پھرتے ہین بھیجے ہوئے۔ اب مین بھیجتی ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہدیہ کہ مقدمہ صلح کا ہے اور دیکھتی ہون اگر وہ میرا ہدیہ قبول کرتا ہے تو بادشاہ ہے والا پیغمبر ہے۔ معالم مین لکھا ہے کہ سو غلام امرد اور سو لونڈیان کم عمر سبکو ایک ہی طرح کا لباس پہناکر کہ عورت مرد سے ممتاز نہوے اور بقول وہب وغیرہ کشاف مین لکھا ہے کہ پانچسو غلام اور پانچ سو لونڈیان تھین اور مدارک مین لکھا ہے کہ لونڈیون کو لباس غلامون کا یعنے قبائین بدن مین اور پگڑیان سر پر اور کمر بند کمر سے بچ کر اور غلامون کو کنیزانہ لباس اور زیور زنانہ سے کہ ہاتھون مین چوڑیان اور گلے مین ہنسلی توڑے اور کانون مین گوشوارہ مرصع بانواع جواہر آراستہ کرکے بھیجے اور غلامون سے کہدیا کہ اگر سلیمان تم سے کلام کرے تو تم بھی مثل عورتون کے نرمی اور نازکی سے اوس سے کلام کرنا۔ اور لونڈیون کو سکھادیا تم سختی اور تیزی سے ہمکلام ہونا

اور مردانہ گفتگو اور بے باکانہ باتین کرنا کہ کسی طرح سے تمہارا عورت ہونا معلوم نہو وے اور ہزار اینٹین سونے اور چاندی کی
اور ایک تاج سونے کا مکلل بیاقوت و الماس اور مروارید اور کتنا ہی مشک خالص اور عنبر اصیل اور ایک ٹوبے مین
موتی بغیر بید ہو اور ایک مہرہ کج بید ہا کہ اوسمین تاگا پرونا کمال مشکل تہا سندر نام ایک شخص مرد دانا مو صاحب فراست
کہ قابل سفارت تہا اوسکے حوالہ کرکر اور ایک جماعت اوسکی ساتہ بیجنے پر مقرر فرمایا کہ اوسمندر نہایت احتیاط کرنا اگر بخشم و غضب
تیری طرف دیکہے تو ڈرنا نہین اور جانا کہ وہ بادشاہ ہے اور اگر تازہ روئی اور خوشخوئی تیرے ساتہ کلام کرے تو جان لینا
کہ وہ پیغمبر ہے بادب تمام گفتگو کرنا اور ایک نبی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ نیزون اور غلامون مین تمیز کرے گا اور بغیر بید سیکہے
موتیون کو بیدہ کرا اور بغیر بید ہوے مہرہ مین تاگا پرو دیگا چنانچہ سندر مع جماعت دیگر تمام ہدایا اور تحائف لیکر روانہ ہوا
اور ہدہد اوسکے پہونچنے سے پہلے حضرت سلیمان کے پاس آکر تمام حقیقت حال عرض کی اور ایک قول سے حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے آکر حضرت سلیمانؑ کو سب حال سے آگاہ کیا انہون نے دیوون کو حکم کیا کہ سونے اور چاندی کی اینٹین بنا کر
ایک میدان مین سات کوس تک فرش کرین اور تہوڑی سی زمین اوسمین سے خالی چہوڑ دین اور دونون طرف اوس میدان کے
دیوارین کہنچین اور اون پر چاندی اور سونے کی کنگرے بنائین اور جنون کی اولاد کو جو وہان موجود تہی اونکو حکم کیا کہ تم اوسکے
داہنے بائین اوس میدان کے کہڑے ہین اور سندر کے پہونچنے کی راہ جنگلی اور دریائی چوپایون سے اوس میدان کے طرفین
جوانب مین بند ہوا دے اور آپ تخت پر بیٹہے اور کرسیان گرد اگرد تخت کے کہوائین اور ہر ایک آدمی اور پریون اور دیوون
اور درندون اور جانورون اور وحوش و ہوام سے جا بجا حضرت سلیمانؑ کے آگے صف بصف آراستہ اور جانوران پرند
ہوا مین صف بصف اور تطار بقطار مودب کہڑے ہوے جب سندر اوس میدان کے کنارے پر پہونچا اور اوس فرش اور
آرایش کو مشاہدہ کیا کہ چوپایہ جانوران وحشتناکی نظر پر لہدا دہ گوہر کہڑے ہین اپنی چند اینٹون پر کہ بطریق ہدیہ اور
تحفہ لیکر آیا تہا شرمندہ ہوا اور جب اوس مقام پر کہ اینٹون سے خالی تہا پہونچے نہایت خوفناک ہوے کہ ہمکو
ہمکو تہمت لگاوین کہ یہ اینٹین جو ہمارے پاس ہین یہان سے چرائی ہین اس لحاظ سے اونکو وہین ڈال دیا اَفَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ یعنے پس جب آیا
وہ بہیجا ہوا سلیمانؑ کے پاس کہا سلیمانؑ نے کیا مدد دیتے ہو مجکو ساتہ مال کے پس جو کچہ کہ دیا ہے مجکو اللہ تعالیٰ
بہتر ہے اوس چیز سے کہ دیا ہے تمکو بلکہ تم ہو ساتہ تحفے اپنے کے خوش ہوتے ہو۔ پہر حضرت سلیمانؑ نے سندر کو

ویلکہ ہنسے اور بتازہ روئی سے کلام ہوئے اور فرمایا دُہتہ لاکر اوسمین اُن بید ہے موتی اور جھرکیج سفتہ ہے پھر ایک کرکے پہنچوا دینے دیلک کو کہا کہ اوسنے بغیر بید ہے موتیون مین سوراخ کردیے اور ایک کیڑے کو حکم کیا کہ وہ موندہ مین تاگا لیکر اوس جھروکیج سفتہ مین گذر گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پھر پانی طلب کیا اور غلام اور لونڈیون سے کہا کہ گرد غبار اپنے موندہ پر سے دھوئین مردون سنے فی الحال ہاتھ مین پانی لیکر موندہ دھونا شروع کیا اور عورتون نے ایک ہاتھ مین پانی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اسیطرح سے ہر لونڈی اور غلام مین فرق امتیاز فرمایا — اور جو کچھ تحائف لائے تھے سبکو رد کیا اور اوسمین سے کچھ نہ لیا اور کہا خدا تعالی نے کہ مجکو ملک اور نبوت اور علم عطا فرمایا ہے تمہارے متاع دنیا سے بہتر ہے تم اپنے ہدیہ پر ناحق خوش ہوتے ہو اور اتراتے ہو اُ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ یعنے پھر جا اپنے ملک کی طرف اونکے پس البتہ آوینگے ہم اونپر ساتھ لشکرون کے نہ مقابلہ ہوسکے گا اونکو ساتھ اون لشکرون کے اور البتہ نکالدینگے ہم اونکو شہر سے ذلیل کرکر اور وہ ہوا ہونگے — پس مندر پھر گیا اور تمام احوال جاکر بیان کیا بلقیس سے کہ وہ پیغمبر ہے اور اوسکے ساتھ مقابلہ اور ہمسری کرنے کی طاقت نہین ہے معالم اور مدارک مین لکھا ہے کہ اول اوسنے اپنا تخت سات حجرون مین مقفل مضبوط بند کیا اور محافظ اور نگہبان اونپر متعین کیے پھر مع لشکر متوجہ پایہ سریر خلافت مصیر سلیمان علیہ السلام کی ہوئی جب دیو اس حال پر مطلع ہوئے اونکو اندیشہ پیدا ہوا کہ ایسا نہو جب حضرت سلیمان کے حسن اور جمال اور عقل اور کمال بلقیس کو مشاہدہ کرین اوسکے اختلاط اور صحبت پر مائل ہون اور وہ اونکو امر اجن پر مطلع کرے یا اون سے فرزند پیدا ہووے کہ اوسکو جن اوسمین فضل اور بزرگی ہووے اور صاحب ملک ہوجاوے اور ہم اوسکی اطاعت سے تنگ آوین مقرون مصلحت یون ہے کہ اسوقت بنا بر نقصان جمال و کمال بلقیس کی عیب جوئی کرین کہ تا اوسکی رغبت اونکے دلمین پیدا ہووے اور اوسکی طرف متوجہ نہووین اور اوسکو قبول نکرین چنانچہ بعضے اشراف نے جنود سلیمان سے تخت کے پاس آنکر عرض کیا کہ بلقیس کمال بے عقل ہے اور کلام اوسکا نہایت نامعقول اور راہ صواب سے دور اور پاؤن اوسکے مثل سم خر ہین اور انگلیان پاؤن کی نہین ہین اور پنڈلیون پر بال بہت ہین حضرت کی ضمیر مبارک مین خلجان اوسکے امتحان کرنے مین پیدا ہوا چاہا کہ پہلے اوسکی عقل کی آزمایش کرین جب ایک فرسخ کی راہ درمیان بلقیس اور حضرت سلیمان کے فاصلہ رہا اُ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ یعنے کہا سلیمان نے اے سردارو کونسا تم مین سے لاتا ہے میرے پاس تخت اوسکا پہلے اس سے کہ آوے میرے پاس مسلمان ہوکر

کسواسطے کہ اگر وہ مسلمان ہوکر میرے پاس آئے تو اوس سے تخت لینا مناسب نہوگا مگر برضامندی اوسکے اور غرض حضرت کی یہ تھی کہ جب وہ تخت آوے اوسکی صورت کو تغییر و تبدیل کرین اور اوس سے پوچھین کہ یہ تخت تیرا ہے یا نہین اور اوسکے جواب سے اوسکی فراست پرگاہ ہووین ﴿ایہ﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ یعنے کہا ایک دیو نے جنون مین سے مین لے آونگا تمہارے پاس اوسکو پیشتر اس سے کہ اٹھو تم مجلس اپنی سے اور تحقیق مین اوپر اوسکے البتہ زور آور ہون باامانت - معالم مین لکھا ہے کہ درمیان حضرت سلیمانؑ اور اوسکے تخت کے دو مہینے کی راہ تھی کسواسطے کہ باین جلدی ہرگاہ وہ یہان آجاوے گا اور اوسکی صورت بھی کچھ متغیر ہوگی اگر عقیلہ نہوگی تو مقرر اوسکو نہ پہچانیگی غرض کہ اس ہنگام مین ایک دیو پلید اور بدصورت تھا اوسنے کہا مین لاتا ہون اوسکا تخت کہ مجلس حکومت سے حضرت اوٹھنے نہین پائینگے اور حضرت سلیمانؑ دوپہر تک اجلاس محکمے مین کرتے تھے اور کہا مین اوسکے اوٹھانے کی طاقت رکھتا ہون اور اوسکے جواہر مین سے کچھ چرانے کا بھی نہین امانت لاکر حاضر کرونگا حضرت نے کہا مین اس سے بھی جلدی چاہتا ہون ﴿ایہ﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۝ یعنے کہا اوس شخص نے جو نزدیک اوسکے تھا علم کتاب سے مین لے آونگا تمہارے پاس اوسکو پہلے اس سے کہ پھرآوے طرف تمہاری نظر تمہاری - اختلاف ہے اس کلام مین کہ قائل اوسکا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ وہ حضرت خضرؑ تھے یا فرشتہ تھا کہ دفتر تقادیر اوسکے ہاتھ مین ہے کہ اوسوقت اوسکو خدا تعالےٰ نے بھیجا تھا یا جبرئیل علیہ السلام تھے یا آپ حضرت سلیمانؑ تھے یا کوئی شخص مستجاب الدعوات یا فرشتہ کہ مددگار حضرت سلیمانؑ کا تھا اور جمہور ائمہ تاریخ کہتے ہین کہ قائل اس عبارت کا آصف برخیا تھا اور وہ اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت مجیب الدعوات اس اسم کے ساتھ ندا کرتا دعا اوسکی مقبول اور مستجاب ہوتی اوسنے کہا مین لاتا ہون اوسکا تخت اتنی دیر مین کہ آپ آنکھ نہ جھپکاوگے یا کسی طرف آپ نگاہ کرین اور اودہر سے آنکھ نہ پھیرنے پاوین حضرت سلیمانؑ نے اوسکو اجازت دی اور وہ تخت اپنی جگہ پر سے زمین مین دھنسا اور طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کے سامنے کی زمین شق ہوئی اور وہ برآمد ہوا - اور وسیط مین لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اوس تخت کو وہان سے وہین نابید کردیا اور انکے روبرو موجود کردیا ﴿ایہ﴾ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ یعنے جب اوس تخت کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے روبرو دیکھا

کہا یہ کرامت و فضل پروردگار میرے ہے کہ آزماوے مجکو کہ مین ایسے امور مین شکر گذار ہون یا ناسپاسی کرتا ہون جو ناسپاسی کرتا ہے
حضرت باری کی کرتا ہے پس وہ سپاسداری کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا
بے پروا ہے کرم کرنے والا اور معالم مین تفسیر ابی ﴿قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ﴾
کہا کہ بدل کرلو واسطے اوسکے تخت اوسکا کہ دیکھین ہم آیا راہ پاتی ہے یا ہوتی ہے اون لوگون سے کہ نہین راہ پاتے
مین لکھا ہے پھر حضرت سلیمان نے کہا کہ اوس تخت کو تغیر دیدین اسطرح سے کہ اوپر کا نیچے اور آگے کا پیچھے کردین یا یہ
کہ جواہر کو تبدیل کردین کہ سبز کو بجاے سرخ اور سفید کو زرد کی جگہہ اور یہ امر اس مصلحت کے واسطے کہ آیا بعد سوال بلقیس
پہچانتی ہے اپنے تخت کو یا نہین ابی ﴿فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ﴾ پس جب بلقیس حضرت سلیمان کے
پاس آئی اور تخت اوسکا حضرت کے آگے رکھا ہوا تھا اوس سے پوچھا آیا تیرا تخت ایسا ہے کہا گویا کہ یہ تخت وہی ہے یہ نکہا
کہ بالیقین یہ وہی ہے کسواسطے احتمال رکھتا تھا کہ اور تخت بھی مثل اوسکے ہو اور یہ اوسکی کمال عقلمندی تھی پھر کہا میرا علم اور پہ
کمال قدرت الٰہی اور رحمت نبوۃ سلیمان پر اس معجزہ سے زیادہ ہے اور ہوئین ہم اوسکے حکم کی تابعدار ابی ﴿وَأُوتِينَا الْعِلْمَ
مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ﴾ اور دیے گئے تھے علم ہمکو پہلے
اور ہوئے تھے ہم مسلمان اور بند کیا اوسکو اوس چیز نے کہ تھا عبادت کرتے سوا خدا کے تحقیق وہ تھی قوم کافرون سے
حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرومندی بلقیس سے آگاہ ہوکر بہ نہایت ناموس اوسکو اپنی بہن کے پاس اتارا اور بعد چار مہینے
کہ خواہر حضرت سلیمان نے خصائل حمیدہ اور شمائل گزیدہ اوس ملکہ سبا کے معروض براور کیے حضرت نے بالجزم ارادہ کیا
کہ اوس ورۃ التاج شاہی کو سلک ازدواج مین کھینچین خواتین سلیمان نے اس خبر سے پریشان ہوکر اور حسد لیجاکر عرض کیا
کہ اوسکی پنڈلیون پر بال بہت ہین تا خاطر شریف نبوی اوس سے نفرت کرے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے
بلقیس کے باورن کی آزمائش کی تھی کہ ایک محل بنوایا تھا کہ اوسکی زمین پر شیشہ ہاے سفید کا صاف فرش کروایا تھا
اور اوسکے نیچے پانی جاری رکھا تھا اور اوسمین مچھلیان طرح طرح کی تھین اور مدارک مین لکھا ہے کہ تمام حیوانات دریائی
بھی اوسمین طرح طرح کے تھے چنانچہ اوس محل کا صحن پانی سے بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اوس مین حضرت سلیمان کا تخت
برپا تھا اور وہین بلقیس کو طلب کیا جب یہ اوس قصر کے دروازے پر پہونچی ابی ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا
رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا﴾ کہا گیا واسطے اوسکے داخل ہو محل مین پس دیکھا اوسکو گمان کیا اوسکو

پانی کہرا اور کھول دیا پنڈلیوں پانی سے اور دامن جامہ کو دونون پنڈلیون پر سے اوٹھا لیا اور اس پانی مین پاؤن رکھے
حضرت سلیمان نے مشاہدہ کیا کہ اوسکے پاؤن لنگڑین اور ساق جیسے مانند ستون آدمیون کے ہین لیکن بال اوس
اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا ﴿ قال انہ صرح ممرد من قوارير ﴾ سلیمان نے تحقیق یہ محل ہے منڈھا ہوا شیشہ
ای بلقیس زنہار اپنا جامہ پاؤن پر سے نہ اوٹھانا کہ یہ پانی معلوم ہوتا ہے میدان ہے سادہ ہموار نگینہ سفید سے
﴿ قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین ﴾ کہا بلقیس نے ای پروردگار میرے
تحقیق ظلم کیا مینے جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے پروردگار عالمون کے - قبل ازین ہو مین نے
آفتاب پرستی کی ہے نفس پر ستم کیا اب تیرے حکم کی تابعدار ہوئی کہ تاج شرف تیری بندگی مین ہے اور حضرت سلیمان کی
بات سے مسلمان ہوئی - مدارک مین لکھا ہے کہ بعضے محقق کہتے ہین کہ اصلا احتمال تجویز اس امر کا بہ نسبت حضرت سلیمان کے
نہین کیا جاتا کہ اوس عورت اجنبیہ کی پنڈلیان دیکھنے کی تجویز کی ہو بلکہ یہ سب بنا بر اظہار امر نبوت اور معجزون کے تھا
اور معالم اور کشاف مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ بلقیس کے ساتھ نکاح کرین
لیکن اوسکے پاؤن اور پنڈلیون سے کراہت رکھتے تھے دیوون نے نورہ اور حمام دست کیا کہ وہ بال اوس سے
زائل اور دور ہو دیوون نے پہلے اس سے نورہ اور حمام دنیا مین پیدا نہوا تھا بہرحال آپ اوسکو اپنے عقد مین لائے اور مہمات
دوست اور عزیز رکھتے تھے اور اوسکا ملک بھی اوسکے پاس چھوڑ دیا اور ہر مہینے مین ایک بار اوسکے پاس جاتے تھے
اور تین روز وہان رہا کرتے تھے اور فرزند بھی اوس سے پیدا ہوا اور بعض تواریخ مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
نے بلقیس کیواسطے زرخالص سے ایک تخت بنوایا اور چار شیر تماثیل کارہاب طلسمات سے کہ آگ اون شیرون کے منہ سے
شعلہ مارتی تھی اور ہر شیر کی پشت پر دو گرگس تعبیہ کیے تھے کہ آنکھین اونکی شعلہ یاقوت سے تھین اور دانت اونکے
مروارید آبدار سے - اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام اوس تخت پر بلقیس پاس جاتے تھے وہ گرگس بطریق عقاب
اور بقدر ہایتاج گلاب ان پر چھڑکتے تھے اور دو کنگرہ سر پر دو مرغ تھے کہ جب حضرت چاہتے کہ مجکو یا بلقیس کو
کوئی نہ دیکھے وہ جانور پیرا ہون تخت اسطرح بال و پر پھیلاتے تھے کہ کوئی انکو نہ دیکھ سکتا تھا اور ہر ایک طرف اوس تخت
کے چار طاؤس نصب کیے تھے کہ اونکے منہ مین سے بوی عنبر وغیرہ آتی تھی کہتے ہین کہ جس کرسی پر کہ آصف بیٹھتا
اوسمین ایک شیر موضوع تھا کہ جو کوئی اوسکے روبرو جھوٹی گواہی دیتا اوسپر وہ شیر حملہ کرتا اور بعضے کہتے ہین

کہ اوسکے ساتھ آپ نے نکاح نہیں کیا تھا بلکہ اوسکا نکاح ہمدان کے بادشاہ کے ساتھ کر دیا تھا اور اوسکا بیان اسطرح پر ہے کہ جب بلقیس مسلمان ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو فرمایا کہ کسی مرد کو اپنی قوم میں سے اختیار کرلے کہ تیرا اوسکے ساتھ نکاح کر دوں بلقیس نے کہا یا نبی اللہ میرے برابر مردوں میں سے کون ہے کہ اوسکے ساتھ نکاح کردوں حالانکہ میری قوم میں سے ایک بادشاہ عظیم الشان میری خواستگاری کرتا تھا میں نے نہیں مانا حضرت سلیمان نے کہا ہاں اسیطرح ہے لیکن اسلام میں اسکے لاچاری اور مجبوری ہے اور اب تجکو نہیں چاہیے کہ حلال خدا کو حرام کرے بلقیس نے کہا اگر تم جانتے ہو کہ یہ امر ناگزیر ہے تو مجکو ذی تبع کہ ہمدان کا بادشاہ ہے اوسکو دیدو پس حضرت سلیمان نے اسیطرح کیا اور ملک میں اوسکو دیکر وہاں بھیجدیا

فصل تیسری بیچ فتنہ سلیمان کے اور گم ہونے نگین کے اور پانا اوسکا مچھلی کے پیٹ میں سے اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت سلیمان کا۔ معالم التنزیل میں سورہ ص میں ورزدیل ﴿وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ﴾ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالدیا ہمنے اوپر کرسی اوسکی کے ایک بدن پھر رجوع کیا بحق۔ کہا ہے کہ در باب فتنہ حضرت سلیمان اور جسد ملقی میں بہت اختلاف اقوال ہے ولیکن وہ جو قریب یقین اور لائق بیان باحسن وجوہ کے ہیں مختصار ایہ ہے کہ ایک طائفہ کہ جسد ملقی عبارت بدن پسر سلیمان علیہ السلام سے ہو کیونکہ اوسکے حضرت سلیمان فتنہ میں پڑے۔ چنانچہ ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تین سو زنگو اور ساٹھ سو حرم رکھتے تھے ایک مرتبہ آپ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمیع اہل حرم سے شرط طواف بجا لاؤں تا ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہو کہ راہ خدا میں جہاد کرے اور بسبب اتفاق اس بات کو مقرون بمشیۃ انشاء اللہ تعالیٰ کیا اور بعد بہاشت ایک عورت کہ اونمیں سے بار ور ہوئی اور اوسکے ایام حمل منقضی ہوئے ایک لڑکا نصف انسان طوالی اوس سے پیدا ہوا یعنے ایک آنکھ اور ایک کان اور ایک ہاتھ اور ایک پاؤں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوسکی کہ نفس محمد کا بیچ ہاتھ اوسکے کی ہے کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ دیکھتی اوسکو وہ چیز کہ تمنا کی تھی اونہوں نے در حالت سر سپان یعنے رو آفتاب اور پیدا ہوتی ایسی اولاد کہ جہاد کرتی بیچ راہ خدا کے القصہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس حال پر مطلع ہوئے پریشانی اور اندوہ تمام نے انکی ضمیر منیر پر غلبہ پایا کہتے ہیں کہ آنحضرت اور آصف اور مادر فرزند مطلع اوسکے ایک دن باہم بیٹھے اور حضرت اس امر میں اظہار حزن اور اندوہ کرتے آصف نے کہا کہ آؤ ہر شخص ہم میں سے کہ جو کچھ دل میں رکھتا ہے اور کوئی سوائے عالم الغیب والشہادہ اوسکو

مطلع نہین ہے ظاہر کرے اور اس لڑکے کی شفا چاہے کہ قادر ہے چون ہمارا ملتمس ارزانی فرماوے سبکو یہ بات مستحسن معلوم ہوئی حضرت سلیمانؑ نے کہا بارخدایا تو جانتا ہے کہ باوجود اس تمام مملکت اور حشمت کے کہ مین رکھتا ہون دو شخص کہ میرے پاس آتے ہین اور ایک سیب بر سم تحفہ لاتا ہے اور دوسرا خالی ہاتھ ہوتا ہے نظر محبت میری صاحب سیب پر زیادہ پڑتی ہے بہ نسبت تہیدست پھر رو بقبلہ ہو کر دعا کی اور کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ مین اس قول مین صادق ہون اپنی تمنا اس کودل سے دریغ نرکھ اور جب مراسم دعا سے فراغت پائی حضرت واہب العطایا نے آنکھ اور کان دوسرا اوس لڑکے کو ارزانی کیا پھر آصف نے کہا یارب تجکو معلوم ہے کہ چند نوبت پہلے حضرت سلیمانؑ سے استدعا کی کہ مجکو شغل وزارت سے معاف رکھیے اس التماس مین میرا دل میری زبان کے موافق نتھا اگر یہ بات مین نے سچ کہی ہے تو بنظر مرحمت اس طفل سے دریغ نرکھ ہرگاہ کہ آصف نے دعا اوالی فوراً حق تعالیٰ نے دوسرا ہاتھ اوس فرزند کو عطا فرمایا پھر اور پسر نے مناجات کی اور کہا یارب تو جانتا ہے کہ باوجود اسکے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مجھ پر ہمکنت اور ابت شوہر میرا ہے جس مرد کو مین اچھا دیکھتی ہون مجکو آرزو ہوتی ہے کہ وہ میرا شوہر ہووے - اگر مین اس حدیث مین صادق ہون میرے فرزند کو عافیت کرا اوسیوقت باریتعالیٰ نے دوسرا پاؤن اوس مولود کو بخشا اور وہ صحیح الارکان ہوگیا اور جب یہ سلیم الاعضا ہو احضرت سلیمان علیہ السلام کے دلمین محبت قوی اسکی پیدا ہوئی لہذا خاطر خطیر حضرت مین گذرا کہ کسی شخص شفیق معتمد اوس میوہ باغ جنان کو بنابر تربیت تفویض فرماوین بعضے کہتے ہین کہ اس ارادہ پر انکے جن مطلع ہوئے ایک نے اونمین سے التماس کیا کہ اس فرزند دلبند کو میرے تفویض کیجیے تا بتعہد مراتب تربیت اسکے قیام کرون اور حضرت نبوی نے بموجب التماس اوس قرۃ العین کو اوسکے تسلیم کیا اور یہ امر مقبول بارگاہ احدیت ہوا لاجرم ملک الموت مامور ہوا کہ روح اوس نور سدیہ کی قبض کرے اور بدن اوسکا کرمی سلیمانؑ پر ڈالدے فذالک قولہ تعالےٰ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۔ منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بعد از فوت پسر بنیاد تعزیت رکھی اس اثنا مین حکیم علے الاطلاق نے دو فرشتون کو بصورت انسان انکے پاس بھیجا ایک نے اون دونون سے دوسرے پر دعوا کیا کہ مرا راہ مینے کچھ بویا تھا جب کہ وہ سبزہ خرم ہوا اس شخص نے اوس پر گذر کر میری زراعت روندڈالی اور مسمار کر دیا کہ میرا انتفاع جاتا رہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدعا علیہ سے پوچھا کہ تو نے یہ حرکت کیون کی اوسنے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ایکدن مین سیر کو گیا تھا کہ ناگاہ ایک مزرعہ پر پہونچا درمیان راہ

ہر مفید بچیہ دراست نظر کی کسیطرف راہ سلوک پائی کہ اور ہرست گذہ کر بمقصد فائز ہون بنا بر ضرورت اوس زراعت پر گذر اور بے اختیار کھیتی اوسکی پامال ہوئی حضرت سلیمانؑ نے مدعی کی طرف دیکھکر کہا کہ تونے کیون ایسی جگہہ بویا تھا کہ جہان رستہ جاری ہو اور چلنے والون کو دشواری درحقیقت تقصیر تیری ہے مدعا علیہ کا مدعی نے جواب دیا کہ دنیا طریق موت ہے اپکو بھی راہ موت پر فرزند نہ بونا تھا اس حزن واندوہ مین گرفتار نہوتے حضرت نے اوسکے قول کی تصدیق کی اور جانا کہ یہ تنبیہ اور تسلیم جانب خدا یتعالی سے ہے اوسیوقت مجلس تعزیت سے اوٹھکر غم اور اندیشہ فرزند خاطر اطہر سے باہر کیا۔ وہب بن منبہ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فتنہ سلیمانؑ مین عبارت انتزاع ملک سے ہے اور مراد جسد دیو سے ہے کہ چالیس روز تک سریر حضرت نبوی پر بہ مشیت الہی بیٹھا اور کیفیت اس واقعہ کی اسطرح ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے سنا کہ ایک جزیرے مین جزائر سے ایک بادشاہ ہے بت پرست صیدان نام جو کہ ہنگی اوقات والا جاہ اور فرمانروای دین پر مصروف تھی ہوا کو حکم کیا کہ وہ بساط حضرت اوٹھا کر اوس جزیرے مین لیگئی اور ملکہ بت پرست حضرت کے دست مبارک سے سنوار گیا اوسکی ایک بیٹی تھی کہ جمال فائق اور حسن لائق رکھتی تھی حضرت کے تصرف مین آئی اور محبت اوسکی مل قدس منزل مین پیدا ہوئی شیطان نے اپنے دلمین کہا یہ وقت فرصت غنیمت ہے کچھ ایسا کیا چاہیے کہ فتنہ جہان مین ظاہر ہو ورنے لاجرم بصورت دایہ ایک دائیون اوس دختر سے بن کر دروازہ قصر پر آیا اور باریابی کی استدعا کی اوس پریوش نے بعد حصول اجازت از پیشگاہ نبوی اوسکو اپنے پاس بلایا شیطان اسکے روبرو آکر اوسکے زوال ملک پر نوحہ اور زاری کی اور اوس لڑکی سے کہا کہ تو کیونکر سلیمانؑ کے ساتھ راضی اور موافق ہے کہ اوس نے تیرے باپ کو مار ڈالا اور تجکو اسیر کیا اور تیری مملکت کو زیروزبر کر دیا وہ لڑکی رونے لگی شیطان نے کہا کہ مفارقت پدر مین تیری کیونکر گذرتی ہے جواب دیا ہیہات روزم بدرد دل گذرد وشب بسوز بجرہ دور از سعادت تو عجب زندگانی است ہ اوسنے کہا اس باب مین یون حیلہ کر کہ جب سلیمانؑ تیرے پاس آوے رونے سے باز نرہنا اور اوسکی کلام نکر یا جب وہ تجھسے پوچھے کہ تو کیون روتی ہے اوسوقت اپنا فرط اشتیاق پدر ظاہر کرنا اور اوس سے کہنا دیو بدن سے میرے باپ جیسی ایک صورت تجھسے ترشو اور دنا صبح اور شام اوسکو دیکھکر اپنے خاطر حزین کو تسکین دیونگی دختر نادان نے بر طبق تعلیم شیطان عمل کیا اور حضرت سلیمانؑ نے حسب التماس اوسکے دیو دن سے ایک پتھر بصورت پدر دختر ترشوا کر اوسکو دیدیا اوس لڑکی نے کہ قبل از مصاحبت حضرت نبوی شیوہ بت پرستی شعار

شعار موروثی تھا اس صورت کو موہبت عظیم جانکر آپ مع اپنی لونڈیون باندیون کے بعبادت اور پرستش صنم
مشغول ہوئی اور حضرت سلیمانؑ کو مدت تک اس امر کی اصلا خبر نہوئی بعد چالیس دن کے وقوع اس قضیہ سے کہ خبر پہنچی
اوس صورت کی کہ دیر و زن مین مشہور ہوئی ایک جماعت نے مخبران صادق سے کیفیت واقعی آصف سے آنکر
عرض کی اور اس باب مین نہایت اضطراب کی آصف نے کہا تم ذرا آسکین پکڑو کہ اس خبر کو باحسن وجہ بساط حضرت
پہونچاتا ہون اور اوسی لحظہ حضرت سلیمانؑ سے ملاقات کی اور کہا یا نبی اللہ بندہ اپنے نے مجکو آپکے ایام حیات چاہتا ہون کہ مجمع خاص و عام مین فضائل اور مآثر انبیا علیہم السلام بیان کرون تا موجب ازدیاد عقیدہ
خلائق ہووے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بموجب معروضہ آصف بن برخیا اوسیوقت باحضار طوائف جن و انس
فرمان دیا اور بعد انعقاد مجلس آصف نے اوس محفل مین فضیلت شرف ہر پیغمبر گذشتہ کا بزبان فصیح اور بیان صحیح
کہنا شروع کیا جب سخن حضرت سلیمانؑ تک پہونچا انکے مناقب بیان فرماوے پیش از فوت پدر عالی قدر کہا خاموش
ہوگیا اور معجزات عالم نبوت انکے کچھ بیان نکیے آپکو یہ امر کمال ناگوار ہوا اور اس سے نہایت اندوہناک ہوئے
جب سبب آدمی پراگندہ ہونے آصف سے پوچھا کیا سبب ہے کہ فضائل مناقب عمر میں ظاہر کیے اور چوغہ ایمانی نے
بعد از وفات والد بزرگوار مجکو ارزانی فرمائے ذکر نکیے آصف نے جواب دیا مانع و قتا اوس تھا کہ چالیس دن سے
اوسکے گھر مین بت پرستی ہوتی ہے کیا کہون حضرت سلیمانؑ نے کہا میرے گھر مین کہان اور صورت و واقعہ عرض کی حضرت
سلیمانؑ نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر مجلس مین سے اوٹھے اور محل مین جاکر بت کو توڑا اور دختر معبدان پر
بت خفا ہوئے اور پہر لباس پاک کر سوت کاتتے ہوئے مقربان معصومہ پاکیزہ سے ترتیب پایا اور خلوتخانہ مین
خاک بچھوا کر بیٹھے اور بگریہ و استغفار مشغول ہوئے اور ہنگام شب کہ بنا بر تقاضاے حاجت بعد مین سے نکلے اپنی
انگوٹھی ایک لونڈی کو جو اوری حرم مین سے کہ جاروب نام تھی بپرستاری بعود سپرد کی اوسوقت صخرہ نام ایک شیطنت
بصورت حضرت سلیمانؑ بنکر انگوٹھی اوس جاریہ سے لیگیا اور اوسکو اپنی انگلی مین پہن لیا اور سریر سلیمانی پر
جا بیٹھا سب جن و انس نے خاصیت انگشتری سے کہ مطاوعت اور متابعت اوسکی بانہی جب حضرت قضاے
حاجت سے فارغ ہوکر بیت الخلا سے باہر نکلے تو انگوٹھی جاروب سے طلب کی اوسنے کہا صاحب خاتم کو اپنے حوالہ
تو کون ہے کہ مجھسے مانگتا ہے کہ مین تجکو نہین پہچانتی اور اوسنے یہ سوا سطے کہا کہ اندک تغیر صورت آنحضرت مین

بھی ہو گیا تھا اور یہ کہ اس قیل و قال اور طلب خاتم مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخت کی طرف نظر پڑی ایک شخص
اوسپر بیٹھا دیکھا کہ مشابہ اپنی صورت کے تھا اوسوقت جانا کہ بواسطہ کردار ناصواب اون بیباکون کے کہ گھر مین انہونے
معاملت غیر خالق اقدام کیا ہے قادر مختار نے زمام تسلط و اختیار قبضۂ اقتدار میرے سے نکال لی ہے پھر آپ عصب
خاتم سے درگذرے اور راہی ہوئے۔ روایت کرتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایام انتزاع ملک مین گھر گھر
پھر کر سوال کرتے تھے اور جب آدمی انسے پوچھتے تھے کہ تو کون ہے اور یہ نام اپنا بتاتے تھے تو خلق انکو بسفاہت
نسبت دیکر انکے منہ پر خاک ڈالتی تھے اور کہتی تھے کہ تو دیوانہ ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ سلیمانؑ وہ ہے
کہ بجایت حشمت اور کامت تخت سلطنت پر بیٹھا ہے اور ایک طائفہ کا پیشوا ہے کہ یہ شخص دیو تھا اوسنے آکر متشکل
بصورت حضرت کیا تھا اور حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن حضرت نبوی ہوکے پیاسے ایک
جنی اسماعیل کے دروازے پر آئے اور کنڈی کھٹکھٹائی ایک عورت نے اوس گھر مین سے نکل کر پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہے
حضرت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو میری ضیافت کرے کہا مین ہوگا ہون ضعیفہ نے کہا تو مرد مسافر ہے اور میرا
شوہر گھر مین نہین ہے اور بیگانہ کی ملاقات نہین کر سکتی مگر اتنا انتظار کر کہ وہ آجاوے اور اوسکے آنیتک اس باغمین
کہ ہمارے گھر کے متصل ہے جاکر دہان پانی بھی ہے اور میوہ بھی جسقدر کہ تو لیگا تو بخوبی شرط مہمان نوازی بجالاویگا
حضرت سلیمان اوس باغمین گئے اور قدرے پانی پیا اور کچھ میوہ تناول فرماکر سو گئے اوسوقت ایک مار سیاہ نکلا
اور بالاہم رہا تھا حضرت سلیمان کو پہچانا اور جب دیکھا کہ سلیمان حضرت کو تکلیف دیتی ہین اوس باغمین سے ایک
شاخ ریحان منہ مین لیکر پانی کرنے لگا اس اثنا مین صاحب بستان اپنے گھر مین آیا اوس عورت نے آئی مہمان سے
مطلع کیا اوسنے شخص نے باغمین آکر دیکھا کہ ایک دو لقمہ سوتا ہے اور ایک سانپ اوسکی خدمت مین مشغول ہے
مشاہدہ اس حال سے متحیر ہوا اور پانی [illegible] کیا اور دیکھا اعجب اوسکو کہا یا غرضکہ جب مالک باغ حضرت کے
نزدیک پہونچا وہ سانپ اوسوقت چلا گیا اور اوسنے شخص نے آکر جگا کر دلداری کی اور کہا جسنے قریب منزلت تمہاری
بسبب خدمتگذاری سانپ کے جو [illegible] آپ کا معتقد ہوا ہون اب یہ منزل خاص تمہارا ہو تمنا سے
یہان آسایش رہے مگر مین ایک [illegible] چاہتا ہون کہ تمہارے ملک ازدواج مین کمینیون یہ التماس
میرا قبول کرو اور یہ باغ بال بندہ خانہ مین روز و شب گذارو حضرت سلیمان نے اوسکا سوال قبول کیا

اور اوس دختر کو قید نکاح مین لائے اور تین شبانہ روز وہان رہے چوتھے دن صاحب خانہ سے کہا کہ مدت مہمانی تمام ہوئی اب مجکو یہ گوارا نہین کہ تم بنا بر تحصیل سونت میرے یہان زحمت مین رہو یہ بات کہکر گھر سے باہر نکلے اور کنار دریا جاکر صیادون کے ساتھ لے اور صید ماہی مین اونکی ہمراہی مین رہے تا وقتیکہ اوس محنت اور بلیت سے نجات پائی اور کیفیت اس واقعہ کی اس طرح پر ہے کہ جب صخرہ جنی میر بر سلیمانی پر متہما بہ تکلف بنی آدم کے ساتھ اختلاط کرتا تھا

بیت کند ہم جنس باہم جنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز

اور اکثر اوقات مصاحبت اسکی بسبب میل طبیعی اپنے ابنائے جنس سے رہتی تھی اور معہذا اس چالیس دن زمان حکومت مین غلبہ شرع اور عقل اکثر حکم اوس سے صادر ہوتے تھے تو خلائق نے امثال ان حرکات نالائق سے بدگمان ہو کر صورت حال بعرض آصف پونہچائی اور سنے ہی یہی کہا کہ ظن غالب یہی ہے کہ یہ شخص حضرت نہین ہین اور جب تک یہ معنی متحقق ہو اسنے ازواج اور سراپردہ حضرت نبوی پاس جاکر تفتیش حال کی بعد از استفسار انہون نے کہا کہ چند روز سے حضرت سلیمان علیہ السلام ہمارے پاس نہین آئے آصف نے خلق کو آگاہ کیا کہ یہ خبیث سلیمان نہین ہے بلکہ ایک دیو ہے کہ اوسکی جاے پر قرار پکڑا ہے اور صخرہ مارد نے اوتنے جلوس مین کہ تخت عظمت پر بیٹھا تھا التماس سارے شیاطین بحر اور زیر نجات لکھہ کر اور بنجاتم سلیمانی مہر کرکے زیر پاے سریر اسکے پنہان کر دیے اور بعد از وفات حضرت نبوی شیاطین نے وہ مہر نجات نکالکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ منسوب کیے اور بنی آدم مین شایع اور ذایع ہوے فذالک قولہ تعالی وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ اور پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ پڑھتے ہین شیطان اوپر وقت سلیمان کے اور نہین کفر کیا تھا سلیمان نے ولیکن شیطانون نے کفر کیا تھا سکھلاتے تھے لوگون کو جادو اور تفسیر عزیزی مین تفسیر اس آیہ کریمہ کی اسطرح پر لکھا ہے کہ جو حضرت سلیمان کے جن و انس و طیور وغیرہ تحت حکم تھے اور مجموعا حافظ خدمت بارگاہ اسکے رہتے تھے تو اختلاط آدمیون کا جنون کے ساتھ بے پردہ اور سوقت بیتکلفی باہم نشست و برخاست بیخوف و اہمال کرتے تو اکثر شیاطین الجن بنا بر اظہار تفاخر اپنے روبرو انسانات کے اعمال عجیبہ اور امور غریبہ ظاہر کرتے تھے اور آدمی سریع التاثیر بسبب تعظیم اسامی جان اور شیاطین کے شرک صریح پر متامل ہوتے سنتے آدمیون کے بیٹھے اور عجائب غیر متوقعہ وقوع مین آتے کسواسطے کہ بسبب اصرار شیاطین الجن کسیکا پاؤن بندھوتا اور کسیکی گردن توڑتی

اور کسیکے پیٹ مین درد پیدا ہوتا اور جب وہ افسون آموختہ اونکا پڑہتے تو فی الفور آرام ہو جاتا اور ایسے امور کہ بمنزلہ خرق عادت جنون سے صادر ہوتے اکثر عقلا بہت معتقد اور فریفتہ ہوتے تھے اور تعظیم اون بتون اور پیشوایون شیاطین کی انکے دلون مین راسخ ہوتی اور علاوہ ازین بعضی ارواحین خبیثہ نے الحقیقت ایسی ہوتی ہین کہ بالطبع قالہ و پرستش اپنی دوست رکھتی ہین اور چاہتے ہین کہ مردم ہماری طرف رجوع کرین اور پوجہ ہمارا و نکو شیطان بھی ہین پہچانتے ہین بنابر ارتکاب شرک اونکے نام بھی افسونونمین داخل کرکر آدمیونکو تعلیم کرتے اور سجدہ کرنا اور قربانی اور ارواحون کے واسطے عمل مین لانا شرائط اعمال گردانتے تھے اور انسانات بجہت ظہور آثار عجیب کفر و ضلالت مین گرفتار ہوتے غرضکہ رفتہ رفتہ ان افعال ذمیمہ اور اعمال خبیثہ کا ارتکاب عوام سے گذر کر تا بخواص پہونچا اور عموماً بنی آدم مین رواج پایا تا آنکہ حضرت سلیمان کو مفصل خبر اس اضلال و گمراہی کی پہونچی حضرت نے آصف بن برخیا وزیر اعظم کو حکم کیا کہ شیاطین افسون خوان کو حاضر کرے اور جو کچھ اونکے پاس اس قسم کے اعمال شنیع سے ہو لکھوا کر زیر کرسی میرے دفن کردے اور من بعد تقید کرے کہ شیاطین و انسان یکجا بود و باش نکیا کرین اور آپسمین تعلیم اور تعلم مسلوک نرکھین چنانچہ اس ضبط و ربط حضرت سے تا زمان حیات آپکے انسداد اس رخنہ فساد کا رہا - ولیکن بعد از وفات حضرت سلیمان اور آصف کے روبرو آدمیون کے پھر شیاطین نے کہنا شروع کیا کہ حضرت اس قدرت شوکت اور مملکت صرف بزور علم سحر کہ اوس سے تسخیر جن و انس اور طیور و وحوش حاصل ہوتی تھی وہ سب کتب اعمال جادوگری اونکی زیر کرسی مدفون ہین اب یہ مناسب ہے کہ اوس جگہ کو کھود کر اون مکتوبات کو نکال لو اور بموجب نوشتہ اوسکے عمل مین لاؤ تا مانند اونکے تم بھی مسخر کرنے خلائق اور اظہار عجائب اور غرائب پر قادر ہو بہرحال انکے اغوا سے لوگون نے وہ کتابین نکالین اور افسون جو اوسمین لکھے تھے بادا سے شرائط پڑہے اور اونسے برامد مقاصد جو برحسب خواہش ہوئے تو انکے عقیدہ مین فساد پڑا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ تعلیم و تعلم علوم دینی اور تلاوت توریت بالکل متروک ہوئی اور سب اکتساب علم و سحر و افسونگری مین مصروف ہوئے مگر جب شیاطین کو یقین ہوا کہ یہ بخوبی گمراہ ہوئے اور کتب آلہیہ سے سب نے اعراض کیا انہون نے اطاعت افسونون سے پہلوتہی کرنا شروع کیا اسواسطے ظہور آثار مین کمی پیدا ہونے لگی حتی کہ وہ فوائد دنیوی بالکل جاتے رہے اور فساد عقیدہ باقی رہا اسواسطے دین یہود مین بہت فتور رہے - بہرکیف جب عیسیٰ مملکت اور اشراف بنی اسرائیل کو قبضہ صخرہ مارد مین تردد پیدا ہوا تو بنابر انکشاف اس امر مہم کے اوسکے روبرو توریت پڑہی

شروع کی وہ ملعون طاقت سنے اس کلام ملک العلام کی نہ لایا اوسیوقت تخت پر سے غائب ہوگیا اور خاتم سلیمانی دریا مین ڈالدی اور ایک مچھلی بامر الٰہی اوسکو نگل گئی اور وہ مچھلی اوس صیاد کے دام مین گرفتار ہوئی کہ حضرت سلیمان اوسکی معاونت کرتے تھے اور صیاد نے اوس مچھلی کو عوض اجرت مین انکو دیدیا حضرت نبوی نے ہنگام شب اپنے گھر مراجعت کی اور اوس مچھلی کو اپنی بی بی کو دیا کہ بریان کر دیوے جب اوس عورت نے اوس ماہی کے پیٹ کو چیرا ایک انگوٹھی اوسکی نظر پڑی کہ اوسکے چمکارے سے سارا گھر روشن ہوگیا اور وہ انگوٹھی اپنی اونگلی مین اپنی بی بی سے لیکر حضرت سلیمان نے پہن لی اوسیوقت طوائف جن وانس اور وحوش وطیور درگاہ سلطنت پناہ پر جمع ہوئے اور باوجود اسکے کہ ایسی خاتم ایسے دیو کے چنگل مین پڑی اتنی محظوظ اور بہرہ مند نہوئی ۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ جب حضرت سلیمان نے سر بر چشمت پر قرار پکڑا دیوونکو حکم دیا کہ صخرۂ مارد کو پیدا کرکر حاضر کرین ہرگاہ اوسکو موجود پایا موقف جلال سے فرمان واجب الامتثال صادر ہوا کہ اوسکو مع اوسکے متابعون کے مقید اور مغلول کرکر دریا مین ڈالدو قال عزوجل اٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ یعنے اور اور طرح کے جکڑے ہوئے پھر تحریر ہے وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ شَیَاطِیْنُ اَلَّا یَفْعَلُہُمْ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ فِی الْبَحْرِ یَجِیْئُوْنَکُمْ وَیُعَلِّمُوْنَکُمْ سُنَنًا وَلَیْسَتْ مِنْہَا فَلَا تَقْبَلُوْا مِنْہُمْ شَیْئًا یعنے مروی ہے خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ سے بدرستی کہ تحقیق فرمایا قریب ہے کہ خارج ہوین آخر زمانے مین شیاطین کہ قید کیا اونکو سلیمان بن داؤد نے بیچ دریا کے یہ شیطین آوینگے تمہارے پاس اور سکھاوینگے تمکو سنن دین تمہارے کے پس چاہیے کہ نہ قبول کرو تم اونسے کچھ ۔ فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ اسکے کہ حدیث فتنۂ سلیمان نے طول کھینچا لیکن بخن ناگفتہ اور ناشنفتہ اس باب مین بہتر ہے کہ یہ حدیث ہے اور اسکے تحمل نہین ہوسکتا ہے حدیث دلبر فتان و عاشق مفتون + اور تفسیر مدارک التنزیل اور زاہدی مین لکھا ہے کہ جب حضرت سلیمان کی عمر شریف تیس برس کی ہوئی تو اوسکے دربار جاتے رہنے انگشتری اور ہونے عبادت ہندہ کے بیچ گھر حضرت سلیمان کے باطل اور کاذب ہوئے ہین اور حدیث کہ فقیر اور محتاج پانسو برس پہلے امیر دولتمندون سے بہشت مین آوینگے اور ایک روایت ہے چالیس برس پہلے چنانچہ کہتے ہین کہ حضرت سلیمان پانسو برس یا چالیس برس بعد سب انبیا اور رسولون کے جنت مین آوینگے اسواسطے کہ دنیا مین غنی تھے اور خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلامت مرحوم اپنی کے سب پیغمبرون اور امتون سے پہلے بہشت مین

تشریف لاوینگے کسواسطے کہ دنیا مین فقیری اختیار کی تھی اور دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ اور صاحب کشاف اور مدارک نے بیچ تفسیر سورہ سبا کے لکھا ہے کہ جو بنای مسجد بیت المقدس حضرت داؤدؑ نے بموجب وحی الٰہی بعد بلند ہونے دیوارون کی بقدر قد آدم چھوڑ دی تھی آپ حضرت سلیمانؑ باتمام اوس مسجد اور بناے ایک شہر کے حوالی بابل مین راغب ہوئے اور ہر ایک کو طوائف جن وانس سے بامر الٰہی مقرر کیا اور بدست اوستادان چابکدست سنگ رخام سے ایک شہر کی بنیاد کرائی مشتمل بارہ سو برج اور ہر سو کو باہتمام ایک سو بڑے بنا کر دایا۔ کہتے ہین کہ ہر روز لاکھ سنگ تراش اوس شہر مین کام کرتا تھا اور تیس ہزار آدمی پہاڑون سے پتھر تراشتے تھے اور ستر ہزار ہاتھی اور اوشتر پر وہ پتھر لاد کر شہر مین لاتے تھے پھر تھوڑی مدت مین کہ وہ شہر بن چکا نام اوسکا بیت المقدس رکھا اور دیو و دیو کو حکم کیا کہ انھون نے معدنون سے جا کر لعل و یاقوت اور فیروزہ اور زبرجد اور چاندی اور سونا وغیرہ لانا شروع کیا اور بعضون کو بنا بر تحصیل دُر و مروارید کے دریاؤ نمین بھیجا اور ایک فوج کو بنا بر لانے سنگ کے مامور کیا جب آلات و اسباب مہیا ہوئے سنگتراشون نے الواح اور تختے بنائے اور کاریگرون نے سنگ سفید اور زرد اور سبز باہمدگر ترتیب دیئے کہ اوس مسجد کی دیوارین مرتفع کین اور ستون اوسکے احجار شفاف اور صاف کے نصب کیے غرضکہ چھت اور در و دیوار مسجد کو بانواع گوہرہاے قیمتی مرصع کیا کہ لمعان جواہر زواہر سے وہ معبد شب تاریک مین روز روشن رکھتا تھا۔ حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ مسجد اقصے جانب شرقی بیت المقدس واقع ہے اور طول اوس مسجد کا سات سو چوراسی گز کا ہے اور عرض اوسکا چار سو پچپن گز اور چھ سو چوراسی ستون رکھتی ہے اور ہر شب چار ہزار قندیل اوس مین روشن اور ہزار ہزار گز بوریے روم ہر سال اوسکے فرش مین صرف ہوتے تھے اور سات سو فراش اوس مسجد کی خدمت مین مصروف رہتے اور پچاس خم زرین پانی سے بھرے ہوے وہان رہتے اور چار سو مغنی مغنیہ اوس مسجد مین ایک مقطعہ پانچ گز مربع ہے اور اوسمین ایک قبہ عظیم ہے مثمن یعنے ہشت پہل کہ اوسکو قبۃ الصخرہ کہتے ہین اور اوسمین ایک پتھر ہے کہ اثر قدم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اوسکے ایک کونے مین ظاہر ہے کہ آنحضرت شب معراج وہان سے معراج کو تشریف لیگئے ہین اور ایک طرف اوس سنگ کا ہوا معلق پای رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ قریب زمین سے بلند ہوا تھا کہ آنحضرت ذرا فرمایا بعضے کہتے ہین کہ اوسپر خدا کو یاد کرتے تھے یہ سب وہان تھا بیت المقدس مسجد اقصی اول مسجد ہے کہ عالم دنیا مین بنی جیسے کعبہ اول خانہ ہے کہ روے زمین پر

عمارت پائی — ابن عباس رض سے مروی ہے کہ تمام مسجد اقصی مین ایک بالشت زمین نہین کہ اوسپر کسی پیغمبر نے نماز نہ پڑہی ہو یا یہ کہ فرشتے نے مقام نکیا ہو محراب داؤد علیہ السلام بیرون شہر ہے اور مقام خلیل علیہ السلام تیرہ میل پر واقع ہے اور کہتے ہین کہ دو فرسخ پر بیت المقدس سے ایک گاؤن ہے کہ اوسکو ناصرۃ الخیال کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت عیسے علیہ السلام وہان ہوئی ہے اس جہت سے ترسیا یونکو نصرانی کہتے ہین اور مجھے کہتے ہین کہ ولادت حضرت عیسے بیت اللحم مین کہ بیت المقدس سے چھ میل ہے واقع ہوئی اور وہین سے حضرت آسمان پر تشریف فرما ہوئے مزارات بابرکات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور سارہ خاتون وہین ہین مروی ہے کہ مسجد اقصی قبلہ بنی آدم تا زمان حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام رہا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ مین عین نماز مین حکم تبدیل قبلہ نازل ہوا چنانچہ آنحضرت بطرف بیت اللہ متوجہ ہوئے تفصیل اسکی آنحضرت کے قصے مین لکھی جاویگی بہرکیف اسی لحاظ سے خلیفہ اول نے عہد اسلام مین مسجد اقصی کو سمت کعبہ پر درست کیا اور سنہ ۹۱ ہجری مین فرنگیون نے اوس شہر پر غلبہ پاکر اول اسلام کی محرابون کو خراب کیا اور پچانوے برس تک اپنے تصرف مین رکھا سنہ پانسو پچاسی ہجری مین آل ایوب اوسکو حوزۂ اسلام مین لائے اور شعار مسلمانی آشکار کیا اور لکھا ہے کہ بیت المقدس مہبط وحی الہی اور محل توطن بنی اسرائیل رہا — اور کہتے ہین کہ بیت المقدس شہر مصر سے سترہ روز کی راہ ہے اور راون منزلون مین پانی نہین ہے مگر ایک کنوان آٹھوین منزل مین اور ایک کنوان نزدیک بیت المقدس کے کہ ہین سے یہ مقام سترگ پانچ کوس رہتا ہے — بالجملہ اوس شہر کو عربی مین ایلیا کہتے ہین اور عجائب المخلوقات مین لکھا ہے کہ آخر زمانہ مین تمام عالم خراب ہوجاویگا مگر مدینہ منورہ اور بیت المقدس اور قیامت مین آدمیون کا حشر اوسی موضع مین کرینگے اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ درمیان چوتھے سال جلوسی کے اپنے مہینے مین سنہ ۳۹ مؤمنون مین تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے شروع کی اور سات برس تک چنائی ہوا کی مگر گیارہوین برس جلوس کے درمیان آخر سنہ چھیالیس موسوی کے اوسکی تعمیر سے فراغت پاچکے تھے — یہ گھر جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا تھا اوسکا ارتفاع تیس گز طول سو گز عرض بیس گز تھا اور باہر اوسکے فصیل سو گز مربع طیار کی تھی پھر حضرت سلیمان نے بیت المقدس مین دار السلطنت بنائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دار السلطنت کی بنا نی مین بہت کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ برس مین وہ بھی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے تیار ہوچکی انتہی کلامہ — اور بالای صخرہ ایک گنبد بہت بلند بنایا

اور اوسکے قبہ کو سرخ گنبد کے اندر وہ کیا کہ بارہ کوس تک اوسکی شعاع مین لوگ چلتے پھرتے تھے اور بعد از فراغ عمارت حضرت سلیمان نے جشن عظیم ترتیب دیکر اشراف بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا کہ یہ گھر اوسکا ہے جو کہ خالصاً مخلصاً بنا بر عبادت اوسکی تعالی و تقدس تیار ہوا چاہیے کہ ایک ساعت علمای ربانی اور عالمان نعیم الجنانی سے خالی نہ ہوے اور بیت المقدس اور مسجد قبلی مدینہ اسیطور پر قرار رہا تا زمان بخت نصر پھر اوسنے خراب کیا اور سب جواہر اور لآلی سقف اور دیوار خانہ خدا کے اوکہیکر اپنی دار الملک مین لیگیا چنانچہ مفصلاً حال خرابی کا اور پھر جس جسنے کہ تعمیر کیا آیندہ لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالی - القصہ ہنوز ایک بڑا کام باقی رہگیا تھا کہ اجل حضرت سلیمان کی نزدیک پہونچی اور حق تعالی نے انکو آگاہ فرمایا - اہل اخبار کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کی ایک محراب تھی کہ اوسمین عبادت باری تعالی کیا کرتے تھے اور ہر روز اوس صومعہ مین ایک درخت بیلمثل غیب سے نمودار ہوتا تھا تا آنکہ ایکدن ایکدرخت بدستور معہود معبد مین پیدا ہوا اوس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا خروب فرمایا تیری کیا خاصیت ہے جواب دیا کہ خرابی ملک و سلطنت پس کہا سلیمان نے پہچانا مینے آوسوقت خالق موت و حیات نے وحی بھیجی کہ وفات نزدیک پہونچی ہے چاہیے کہ باستعداد سفر آخرت مشغول ہو - حضرت سلیمان علیہ السلام نے شرائط وصیت پر قیام کیا جو قابل لکھنے کے تھا لکھا اور پھر حق جل و علا سے عرض کیا کہ خداوندا ابھی کچھ عمارت اس معبد بزرگ کی باقی ہے یہ چاہتا ہون کہ بالفعل میری موت جن و انس اور شیاطین پر پوشیدہ رہے تا جو کہ انکے سپرد ہین باتمام پہونچائین بعد ازین جامۂ سفر نگریزین کر اوس معبد مین کہ انکے واسطے جنون نے شیشہ کا بنایا تھا آئے اور اوس عصا پر کہ ہنگام درماندگی قیام و تکیہ کرتے تھے اوسکا فرمایا اور قابض ارواح نے روح مطہر انکی قبض کی منقول ہے کہ اکثر حضرت سلیمان اوس صومعہ مین آتے اور سبت دنون تک عبادت مین مصروف رہتے اوس آوان مین گماشتگان حضرت مہمات مملکت اجرا کرتے اور شیاطین بسبب ہیبت ہنگام طاعت حضرت کیطرف نہ دیکھ سکتے تھے - نوبت آخر کہ معبد مین آئے اور دو بیت حیات متقاضی اجل کو تفویض کیا اور سوٹے عصا پر کھڑے رہے اور جو کوئی دیکھتا یہی گمان کرتا کہ بنا بر ادای فریضہ کے ایستادہ ہین ولیکن جب توقف حضرت فی درجۂ اعتدال سے تجاوز کیا جنونکی خاطر مین جو سوسہ پڑا کہ اتنی توقف مدت دراز کا عبادت مین کیا باعث ہے بنا بر تفحص احوال ایک جن عفاریت مین سے روزن صومعہ سے آنکہ دوسرے سوراخ سے نکل گیا اور بر خلاف سابق بسبب نہ سنی آواز قرارت کے سب شیاطین سے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فوت ہوئے اور تا آنکہ اس امر پر یقین حاصل ہووے ایک عرضہ لیجیے محبوب خوارہ کہ آب و گل اوسکی غذا ہے اور ہمیشہ مین اوسکو دیمک کھاتی ہین اوس سوراخ مین چھوڑ دیا تا جس عصا پر کہ حضرت تکیہ کیے ہوئے ہین وہ اوسے کہا کر سوراخ دار کرے اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ خود بخود بدون اشارت شیاطین اوس عصا کو دیمک نے کھانا شروع کیا اور پس از یکسال وہ عصا ٹوٹا اور جسد مبارک گر پڑا اور شیاطین نے اس حال پر اطلاع

خبر وفات آپکی اطراف عالم مین مشتہر کی اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اکیدن اپنی عبادت گاہ مین کھڑے ہوے تھے کہ ناگاہ ملک الموت آیا حضرت سلیمان نے پوچھا کہ میرے دیکھنے کو آیا ہے یا روح قبض کرنیکو کہا قبض روح کو حضرت نے کہا اتنی فرصت دے کہ گھر جاکر اپنی اہل کو وداع کرون عرض کیا کہ فرمان نہین ہے کہا اتنی فرصت دے کہ کسیکو اپنا خلیفہ کرون کہا حکم نہین پھر کہا اجازت دے کہ مین بیٹھ جاؤن کہا یہ بھی فرمان نہین پوچھا پھر کسطرح سے فرمان ہے کہا اسیطرح جس حال پر کہ تم سو وقت تم ہو سینہ عصا پر رکھکر تکیہ کیے آپنے رو بقبلہ عصا پر تکیہ کیا اور ملک الموت نے بہیات کذائی جان قبض کی ولیکن ایک برس تک اسی حال پر مردہ کھڑے رہے اور حضرت کے نائب بدستور کام کیا کیے اور یہ سب آتے تھے اور دیکھتے تھے کہ محراب مین کھڑے ہوے ہین کہتے تھے کہ بڑی لمبی عبادت کے واسطے کھڑے ہوے ہین لیکن کسیکی طاقت اور مجال نہ تھی کہ حضرت کے قریب آتا بعد ایک سال کہ زمین پر گرے اون سبکو حضرت کی موت معلوم ہوئی جن اور دیو اور سیوقت جنگل اور پہاڑ مین بھاگ گئے اور بفرمان الٰہی ایک ہوا آئی اور حضرت سلیمان کا تخت لیگئی۔ معالم اور انوار التنزیل مین سورۂ نمل مین لکھا ہے کہ عمر حضرت سلیمان کی ترپن برس کی تھی۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین کتاب الاحیا سے نقل کی ہے کہ اسی برس کی عمر تھی۔ اور تربت بیت المقدس مین ہے اور کہتے ہین کہ حکمت اخفای موت حضرت سلیمان علیہ السلام ہین یہ تھی کہ بنی آدم بنا برادعاے شیاطین گمان کرتے تھے کہ یہ امر مخفیہ اور قضایای غیبیہ پر اطلاع رکھتے ہین جب حضرت سلیمان نے بسرای آخرت انتقال فرمایا یہ واقعہ عظیم ایک مدت تک پوشیدہ رہا خلق کو یقین ہوا کہ وہ جسقدر اپنے دعوی مین کاذب تھا **قال جل ذکرہ** فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ پس جب گر پڑا جانا جنون نے یہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہین رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنیوالے کے۔ **فصل چوتھی** ذکر حضرت لقمان علیہ السلام روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ باوجود یکہ اکثر مفسرین و تواریخ سے مستفاد ہوتا ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے لیکن جو ہمیشہ ملازمت حضرت داود علیہ السلام مین رہتے اور آثار غریبہ اونسے صدور پاتے تھے اور معہذا باریتعالی نے انکو مخیر کیا تھا درمیان نبوت اور حکمت کے ائمہ اخبار نے درمیان احوال انبیا علیہم السلام کے ایراد کیے ہین منظور اس تھا کہ باریتعالی و تقدس نے انکو اختیار دیا تھا بیچ قبول کرنے حکمت و نبوت کے اور بسبب رضا انکے بخشی انکو حکمت اور ذکر کیا انکو بطور انبیا علیہم السلام قرآن مجید مین **قال اللہ تعالی** وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ یعنے البتہ تحقیق دی ہم نے لقمان کو حکمت اور جا بجا دیگر فرمایا **یؤتی الحکمۃ** مَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا اگر حکمت بعضی جسکو وہ چاہے عطا کرتا ہے لیکن ثابت ہے بتواتر تاریخ حکما مین لکھا ہے کہ لقمان ایک مرد سیاہ فام تھا دیار نوبہ کا کہ داخل ولایت حبشہ ہے

تعلوک بعضے از اعراب بیشین کہ زمین شام میں قریب کتے تھے اور اوسنمیں شہر و نمین تعلیم علوم اور تہذیب اخلاق حاصل کی اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ بندہ حبشی تھا غلیظ لب فراخ قدم کہ مدتی ایام میں معروف تھا بعد از عمد بعید و زمان طویل اوس شخص کی کہ آوان شبابی تھا
رفیق اتفاق ہوگیا کہ جماعت کثیر مجلس لقمان میں جمع ہوکر استماع مسائل حکمی سے بہرہ مند ہوتے تھے اوس رفیق نے اوسسے پوچھا کہ تو وہی ہے
کہ میرے ساتھ گوسفند چرانے میں شرکت رکھتا تھا کہا ہان اوسنے پوچھا کون سی فضیلت سے مرتبہ تیرا ایسا بلند ہوا جواب دیا کہ صدق حدیث
اور ادائے امانت سے اور احتراز اوس شخص سے کہ میرے کام میں نہ آوے اور لایعنی گفتگو سے کہ مجکو فائدہ نہووے اور بقول دیگر ایک شخص نے
بنی اسرائیل سے لقمان کو سات مثقال طلا کا خریدا تھا واسطے خواجہ کے ہیزم کشی کرتا تھا ایک روز خواجہ لقمان سایہ ایک درخت انجیر
اور پہر کنارے رود کے نزدیک میلتا تھا اس اقرار پر کہ جو کوئی مغلوب ہووے آب رود تمامہ چہارے یا نصف مال اپنا تسلیم حریف غالب کرے لقمان
خواجہ لقمان مغلوب ہوا اور خصم نے اوسکو اوپر عبور آب رود کے الزام کیا اور خواجہ بسبب عدم قدرت کے اوس سے عذر زار ہوا کہ
تسلیم نصف مال کے راضی ہوا لیکن مہلت طلب کی کہ اگر جواب باصواب یا اور کوئی عذر مسموع تمکو نہووے تو نصف مال تو اوضع کرے خواجہ اپنے
گھر میں آیا اور اوس شب کو بدترین حال سے روز کیا صبح کو لقمان بدستور معمود باہیمہ بیچ گھر کے لیاکے واسطے سلام خواجہ کے گیا اوسکو
غمگین اور اندیشہ ناک پایا پوچھا کہ سبب اندوہ کا کیا ہے خواجہ نے منہ پھیرا اور بجواب التفات نکیا لقمان نے مکرر کہا کہ اعراض کی کیا
وجہ ہے ارشاد کیجیے کوئی مہم ایسی ہووے کہ علاج اوسکا میرے ہاتھ پر ہو خواجہ نے صورت واقعی بیان کی لقمان نے فرمایا کہ سہل ہے تین
تمہارے ساتھ بکنارہ رود چلکر خصم کو مغلوب کرونگا جب حریف واسطے تقاضای مال کے آیا لقمان نے کہا میں تیرے ساتھ موضع معہود پر چلتا ہون
چنانچہ تینون شخص جانب رود روان ہوئے جب وہان پہونچے لقمان نے خصم سے پوچھا کہ تو اگر خواجہ میرے کو تکلیف دیتا ہے کہ وہ آب
کے کل وقت نہر بازیکے جاری تہا پی لے تو اوسکو حاضر کرا دیگا اگر کہتا ہے کہ وہ آب کہ بالفعل درمیان رود کے روان ہے پینا چاہیے
اس بات کو نگاہ کرنا بموجب فرمودہ کے عمل کرے اور اگر مقصود پینا اوس آب کا کہ بالاتر اس موضع سے ہو تو اوسکو مخیر نظر کرنا اس آب میں
مغلوب نہووے تو خواجہ اوسکے پینے پر اقدام کرے اور یہ بات مقرر ہے کہ خواجہ نے جتنے شرط نہین کی ہے کہ جو آب کہ اول دنیا سے آخر دنیا
تک آئیگا سب پی لیگا خصم غالب اس کلمات سے متحیر نہ کہ مغلوب ہوا اور اسقدر جہل کی کہ بالف الحیل خواجہ کو رہا کیا خصم سے
خلاص کیا خواجہ نے بشکرانہ اس خدمت کے لقمان کو آزاد کیا اول جو چیز کہ حکمت اوسکی سے لوگون میں شہرت پیدا ہوئی یہ نکتہ تھا
اور ایک گروہ بیان کرتا ہے کہ سبب آزادی لقمان یہ تہا کہ خواجہ نے اوسکو کہا کہ ایک گوسفند ذبح کر اور بہترین اعضا اوسکے میرے پاس لا
لقمان بموجب حکم عمل کرکے دل و زبان گوسفند پر لیکر خواجہ پاس لیگیا بعد چند روز کے پھر اوسکو ذبح گوسفند مامور کیا اور بدترین

اعضا اوسکے طالب کیونکہ لقمان نے بدستور اول دل وزبان جہاندیدہ نظر خواجہ کے گذرانا خواجہ نے کیفیت اس امر مہم کی استفسار کی
لقمان نے جواب دیا کہ ہر گاہ زبان اقوال ناشائستہ اور دل اوصاف ناباستہ سے پاک اور بری ہو اور ایکدوسرے کی مخالفت نہو
تو فرومند اوسکو بہترین اعضا گنتے ہین وہ دونون بدترین اعضا ہین اور بعضون نے کہا ہے سبب آزادی از انکا یہ تھا کہ خواجہ نے
انکو کہا کہ فلانی زمین ہین کنجد بو دے لقمان نے جو بونے تو خواجہ وقت ادراک محصول اسکے بر سر زرع گیا دیکھا کہ مزرعہ بیحاصل ہے
کہا کہ کیون ایسا کیا تو نے کہا ہان تو نے کہا تھا کہ کنجد بو مینے جواس سبب سے بوئی کہ تصور کیا مینے کہ کنجد حاصل ہو دے خواجہ نے
کہا مینے اس تصور باطل کا کیا ہے انون نے کہا کہ جو تمکو دیکھا ہے کہ یا وجود افعال ناقصہ اور اعمال سیئہ کے رہید رکھتے ہو
باری جل ذکرہ اوپر تمہارے رحمت کرے اور روضہ رضوان مین تمکو جگہ دے اندیشہ کیا ہے کہ اگر افعال ناپسندیدہ سے مستحق
اور بموجب حدیث کے ہین تو تمکو نہ دے کہ کنجد بو سے کہ خواجہ کو اس حدیث سے انتباہ حاصل ہوا اور رقم حریت کی اوپر صفحہ حال
او لکھکے کھینچی اور اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ بیچ اسنے کے دانہ اور درمیان افواہ کے سا لیا ہے کہ حضرت قادر مختار نے لقمان کو
درمیان نبوت اور حکمت کے مخیر کیا تھا اونہون نے حکمت اختیار کی تھی بعضے اہل اخبار کہتے ہین کہ انکو میان دعوت بنی نبا
موسی علیہ السلام کے اور حکمت کے مخیر کیا اور انہون نے شق ثانی اختیار کی اور وہ زمرہ فضلا اونکی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہین
اور اونکو ایک انبیاء مرسل سے گنتے ہین کہتے ہین لقمان پیشہ نجارت داؤد علیہ السلام کے جاتے تھے اور جو اہر مسائل
حکمت معدن نبوت سے اقتباس کرتے ایکدن دیکھا کہ آہن مرہ کہ غرض اوس سے حصول زرہ تھی بے حرارت آتش کے مانند
موم کے نرم کرتے تھے اور حلقہ زرہ کے بناتے تھے لقمان نے کہ کبھی یہ صورت نہ دیکھی تھی اوس امر سے متعجب ہوئے ایکدن کیفیت
حال احتیاطاً استفسار انکی جب حضرت داؤد علیہ السلام جوشن تمام کرکے اوٹھے اور ہین کر بزبان مبارک فرمایا نیکو زرہ ہے
اور محکم حصین واسطے روز جنگ کے ہے انون نے سے مذلت سوال کے حقیقت حال معلوم کی اپنے دل مین کہا نعمت خیر حکمت
و تکمیل فاعلہ یعنی خوشی بہتر ہن حکمت کی ہے اور کہ لوگ ساتھ اوسکے قیام کرتے ہین روایت کی ہے کہ ایک روز طائفہ
ملائکہ در وقت قیلولہ لقمان آئے اور سلام کیا انون نے آواز انکی سنی صورت نہ دیکھی جواب سلام کا دیکر
پوچھا تم کون لوگ ہو انون نے کہا ہم فرشتے پروردگار تیرے کے ہین اور آئے ہین ہم کہ تجکو روے زمین پر خلیفہ
کرین تم تا برپا ہونے قیامت میان خلائق حکم کرے انون نے جواب دیا اگر اسی امر خطیر کے مرا مجھکو فرمایا ہے کہ اس
خلافت پر قیام کرون بغیر اطاعت و انقیاد چارہ نہین اور اگر مجھکو مخیر کیا ہے تو مین عافیت اختیار کرتا ہون

فرشتون نے پوچھا کہ منصب خلافت کسواسطے مکرر وہ طبع تیرے کا ہے جواب دیا کہ منہج ریاست طریق صعب الملک ہو اور مقام صدوت جہالک اگر حاکم بحق حکم نکرے مخذول ہے اور اگر جانب راستی کے رعایت کہو بیچ دنیا کی مغبون ہے اور جو کوئی دنیا میں ذلیل و حقیر گم نام ہے بیچ راحت کے اور قیامت مین محفوظ رہے گا آفت سے اور جو کہ اس جہان کو اوس جہان پر اختیار کرے خسران دنیا و آخرت اوسکے نصیب ہوگا کسواسطے کہ نعمت اس جہانکی بزودی زائل ہوگی اور وبال اوسکی گردن پر رہکر آخرت مین معاقب ہوتا ہے ملائکہ حسن مقال اور لطف تقریر اونکی سے متعجب ہوئے اور یہ صورت بعنوان لائق معروض بارگاہ کبریائی کی چنانچہ مستحسن اور مقبول درگاہ صمدیت ہوئی لقمان امر خطیر ریاست اور آسیب فتنہ حکومت سے معاف ہوئے اور جو شب آئی ابواب حکمت ضمیر منیر انکے پر مفتوح ہوگئے اور ینابیع علم لدنی بیچ گلستان خاطر انکے جاری ہوئے صبح کو کہ جامۂ خواب سے اوٹھے حکیم ترین زمان اپنے کہے تھے اور بعد ازانکہ لقمان نے حکومت سے استعفا کیا خلافت بحضرت داؤد علیہ السلام حوالہ ہوئے جناب حکمت مآب بزیارت حضرت نبوی کے بہت آتے تھے اور گاہ گاہ حضرت انکو خطاب کرتے کہ طوبےٰ لک یا لقمان اوتیت الحکمۃ و صرفت عنک البلیۃ یعنے خوشی ہو جسو واسطے تیرے ای لقمان کہ دیا گیا تو حکمت اور پھیری گئی تجھسے بلاء اہل تاریخ معتبر نے لکھا ہے کہ عطا اور احسان خواجہ سے کہ انکو آزاد کیا تھا اتنا مال انکے ہاتھ آیا کہ اوس سے تجارت کرتے اور بے کفیل اور رہن کے لوگون کو قرض دیتے تھے اور انھون نے ایک کو اپنے بیٹون مین سے واسطے جمع کرنے دیون کے مقرر کیا تھا منقول ہے کہ ایکبار بیٹی کو واسطے اسی کام کے ایک ولایت کو بھیجا اور وصیت کی کہ راہ مین ایک درخت بیگا کہ نیچے اوسکے ایک چشمہ ہے وہان ٹھہرنا اور اوس چشمہ سے پانی نہ پینا اور نیز اثنائے طی مسافت عبور تیرا ایک شہر پر ہوگا کہ رئیس اوسکا دختر اپنی کو تیری زوجیت مین دے گا نہ نہانا اوسکی تزویج پر راضی ہونا اور فلانی ولایت کہ رئیس اوسکا مدیون ہمارا ہے اور ایک قصر لب دریا کہتا ہے بسبب التماس اوسکے بیچ منزل اوسکے قیام نکرنا اور رات کو وہان نہ رہنا بعد ان وصایا کے فرمایا کہ اگر اس سفر مین کوئی شخص بزرگ تر تجھسے مصاحب تیرا ہو اور کسی امر پر استشارت کرے مخالفت اوسکی جائز نہ کنایہ کہکر اوسکو رخصت کیا اور کہا اصحبک اللہ السلامۃ یعنے صبح کرے اللہ تجکو بسلامت چنانچہ یہ اور ہر کو روانہ ہوا بعد قطع اندک مسافت کے ایک پیر روشن ضمیر آیا اور التماس مرافقت کی اسنے قبول کیا دونون روان ہوئے اور وقت نماز پیشین کے نزدیک ایک درخت کے پہونچے بہتر و خرم نیچے اوسکے ایک چشمہ اوس پیر مرد نے کہا کہ یہان اوترنا خلق ہوا مین یہان سے کوچ کرینگے پسر لقمان نے جواب دیا

کہ میرے باپ نے نزول اس موضع سے مخالفت کی ہے پیر نے کہا کہ یہ وصیت بھی کی ہے کہ سخن بزرگ تر کو اپنے سے
بسمع رضا اصغا کرنا کہا البتہ یہ بھی فرمایا ہے پیر بلحاظ تعمیل ارشاد پدر بہ حسب مرضی پیر مرد اوس جگہہ نزول کیا اور
لحظہ خواب مین گیا پیر اوسکی حراست کرتا تھا کہ ناگاہ ایک سانپ درخت سے اوترا اور متوجہ سونے والے کا ہوا پیر نے
بضرب عصا مار کو مارا اور جب جوان بیدار ہوا اوس سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ لقمان نے یہان کے نزول سے کیون
منع کیا تھا جوان نے کہا مین نہین جانتا تم بتا دو پیر نے کہا اسواسطے کہ جو اس جگہہ اوترتا تھا پہلے آسایش مشغول ہوتا تھا
یہ سانپ کہ کشتہ دیکھتا ہے تو اوسکو ہلاک کرتا تھا اب لطف ایزدی سے شر اوسکے کو کفایت کی مینے پسر مار جدا کر کے
کپڑے مین لپیٹ کر کیسہ مین رکھا اور روان ہوئے اور بیچ ایک شہر کے پہونچکر خانہ رئیس مین گئے اوسنے بعد اقامت
لوازم ضیافت کے دختر اپنی کو بزر و زیور آراستہ کر کے آگے پسر لقمان کے جلوہ دیا تا قید نکاح مین لاوے پسر لقمان نے
ابا و انکار کیا پیر نے پوچھا کہ کیون اسکو عقد مین لاکر اموال پر متصرف نہین ہوتا کہا میرے باپ نے اس تزویج سے منع کیا ہے
پیر نے کہا مسلم ہے لیکن یہ بھی تو وصیت کی ہے کہ کلان تر اپنے کی رضا سے مخالفت کرنا جوان نے کہا البتہ پیر نے کہا مین
ایسا صواب جانتا ہون کہ اس مناکحت پر رضا دے تو چنانچہ پسر لقمان نے عقد کیا پیر نے مہر ار جوان کو دیا اور کہا چاہیے کہ
قبل از مباشرت اسکو آگہ کر کہ اوس عورت کو دیکھے کہ اپنے دامن کو اوسپر محیط کرے اسطرح کہ دو دا و سکا اسافل بدن
اوسکے کو پہونچے اوسنے بموجب اسکے عمل کیا جو دو بموضع مخصوص دختر کے پہونچا وہ ایک فریاد ہولناک کر کے بیہوش
ہو گئی اور کیڑے بڑے بڑے مرے ہوئے اندام نہانی اوسکے سے بتاثیر سحر نکل پڑے اوس عورت نے بعد دیر کے افاقت
پائی اور شب ہنکنا راوسکے گذاری صباح پیر نے جوان سے احوال شب اقتضا کیا اوسنے صورت واقعہ بیان کی پیر نے
کہا باپ تیرے کی تجکو اس تزویج سے اسی سبب تھی کہ جو کوئی اس دختر کو عقد مین لاکر مجامعت کرتا تھا یہ کرم مخصوص
اوسکے کو کاٹتے اور ہلاک کرتے تھے بعد از چند روز کہ جوان نے وہان اقامت کر کے رخصت ہو کر مع اوس
اوس طرف کہ باپ نے نامزد کیا تھا روانہ ہوا اور ساحل بحر پر بیچ قصبہ رئیس مدیون کے پہونچے اوسنے پسر لقمان
احترام کر کے کہا کہ یہان فروکش ہو کر آجکی رات رنج راہ سے آسایش کیجیے کل حق قدمہا ادا کرونگا جوان نے
وصیت پدر کے اوسنے انکار کیا بعد بدستور سابق باشارہ پیر فروکش ہوا رئیس نے خوب ضیافت کر کے
وجہ قرض حاضر لایا اور کہا شبکو اس گھر مین خواب کیجیے صباح کو یہان [illegible]

تا کہ کسی کو نہ معلوم ہو اور استعمال اسکے سے جو کوئی سنکو دیکھتا تھا او سکو ایک مکان مین کرتا تھا
اب دریا تھا لبلب پر سلواتا تھا اور جب وہ مہمان اوس سریر پر مست خواب ہوتا تھا ظلمت لیل مین وہ تیرہ
ساتھ ایک معتمد کے آنکر اوس بیچارہ کو دریا مین ڈال دیتا تھا - پسر لقمان نے دہان توقف کیا اور میزبان نے
بدستور سریر منگا کر اوس مکان مین رکھا اور واسطے پسر اپنے کے بھی ایک سریر حاضر کیا جو پسر لقمان اور پسر میزبان
دونون خواب مین سگئے پیر بیدار دل نے جوان کو خواب سے بیدار کر کر سریر اوسکے کو اوس جگہ سے اوٹھا کر
بجای پسر رئیس مدیون کے لیگیا اور باتفاق سریر پسر رئیس کو اوٹھا کر بجای پسر لقمان کے رکھا اوس بیدرد نے
شب تیرہ مین ساتھ ایک خواص اپنے کے آنکر سریر پسر اپنے کو بجمال سریر مہمان کے بعادت معہود دریا مین ڈالا
اور شاد کام گھر مین مراجعت کی بامداد کہ پسر لقمان واسطے اخذ مال کے بدر قصر رئیس کے گیا وہ متحیر اور مبہوت ہوا
اور خجل اور شرمسار اور اندوہناک ہو کر وجہ قرض تسلیم کی سنے سالار و غالبا سالار دفتر رئیس اول اور مال
بسیار کے خدمت پدر مین مراجعت کی - مروی ہے کہ جو برسم اہل قناعت حضرت لقمان ریاضت کش
اور عبادت مین سخت کوش اور لاغر اندام اور سیہ فام تھے ایک مرتبہ بسبب اتفاق ایک دولتمند کا غلام
کہ ہمشکل انکے گم ہوا تھا اوسنے اپنا بندہ زرخرید انکو سمجھ کر اثنای راہ مین گرفتار کیا اور انھون نے بسبب عادت
مصابرت اوسکی اطاعت قبول کی اور مدت ایک سال کامل بموجب حکم اوسکے کار عمارت مین مصروف رہے
بعد اسکے کہ غلام اوسکا بہوشیار دولتمند نہایت نادم و پشیمان اپنے اشتباہ اور انکی گرفتاری سے
ہوا انھون نے اوسکو طرفہ جواب معقول دیا کہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے اوسے منظوم کیا ہے

حکایت شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود + نہ تن پرور و نازک اندام بود + یکی بندۂ خویش پنداشتش +
زبون دید در کار گل داشتش + جفا برد و با جور قہرش بساخت + بسالی سرائے زہرش بباخت +
چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز + ز لقمانش آمد نہیبے فراز + بپالیش در افتاد و پوزش نمود +
سجندید لقمان کہ پوزش چہ سود + بسائے ز جورش جگر خون کنم + بیکساعت از دل بدر چون کنم +
وے ہم بخشایم اے نیکمرد + کہ سود تو مارا زیانے نکرد + تو آباد کردے شبستان خویش +
مرا حکمت و معرفت گشت بیش + غلامی است در خیلم اے نیکبخت + کہ فرمانبش وقتہا کار سخت +

دکھ رہ نیازمند سخت دل ✤ چو یاد آیدم سختی کار کل ✤ ہر آنکس کہ جور بزرگان نبرد ✤ نسوزد دلش بر ضعیفان خورد

بادشاہ کہتے ہین کہ یہ آخر ایام حیات مین خلق سے کنارہ پکڑ کر درمیان رباط بیت المقدس کے بسر کرتے چنانچہ پسر اپنے کو بطریق نصائح یہ کلمات فرمائے پیوستہ صبر و یقین اور مجاہدہ نفس کو شعار اور وثار اپنا کر ہر وقت کو از ارتکاب محرمات نکہ بے تو اور دنیا مین زاہد ہو دے تو اور مصائب کو خوار رکھے تو کوئی تیرے نزدیک تیرے محبوب تر وصول نعیم آخرت سے نہو گی دنیا سے ساتھ اندک کے راضی ہو اور بہ رزق مقرر قناعت کر اور چشم اوپر روزی دہ سروان کے مت ڈال تو رنجیدہ کر نفس اپنے سے سلامت رہے اور طعام سے گرسنہ اور حکمت سے سیر ہو اور لوگون سے سخت اور درشت مت کہو اور بہت متفکر رہو اور خاموشی کو شعار اپنا کر تو شیر زبان سے امین ہو دے تو اور لوگون سے اوس چیز مین کہ تیری ذات مین موجود نہو اور اوس سے تعریف تیری کرین اوسکے کہنے سے مغرور مت ہو کہ ساتھ کہنے جاہل کے ہرگز ہرگز تو عیکری موقی نہین ہوتی ساتھ زبردستون کے منازعت نکر اور زیردستون کو حقیر نجان ساتھ سفہا کے سکوت سے رہ اور معاونت طلب کر اور بیچ تضیع حال اور ان اور اصلاح حال اپنے کے مت کوشش کر مال تیرا وہ ہے کہ ذخیرہ آخرت کرے تو نہ یہ کہ میراث واسطے دوسروان کے چھوڑے تو ۔ اے پسر زبان بد اور شر انگیز سے بجد امتناعی بچا ہ یکبار زبان نیک سے بھی پرحذر رہ کہ منازعت انکی ہر طرف شر ہوتی ہے اور جو چاہے تو کہ کسی سے نقد اخوت منعقد کرے اور اوسکو دوست اپنا بنا دے تو کہ شدت بر رفا اور شر بر خیر مین تیرے کام آوے اوسکو خشم مین لا اگر حالت غضب مین اوسکو منصف پاوے طرف دوستی اور بر اور ری اوسکی کے میل کرو الا پرحذر رہو اور سوء ظن کو اپنے اوپر غالب نکر کہ یہ تو ہم تجکو کسی دوست کے ساتھ بفصل نجھوڑے گا اور کشادہ ابرو رہنا اور تبسم اور ابتدائے سلام اور سگبر وحی معاملات مین اور ترک غضب کو واسطے محبت اور رابطے مودت کا جان حسن تدبیر با کفاف بہتر ہے بسیاری اسراف سے ۔ تاریخ حکمای فلاسفین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ لوگ حضر فقر حضرت داؤد علیہ السلام مین گفتگو کرتے تھے اور لقمان خاموش تھے حضرت داؤد نے کہا ای لقمان جسطرح لوگ گفتگو کرتے ہین تو کیون خیر بیچ کہتا ہے لقمان نے کہا کچھ خوبی بیچ کلام کے نہین ہے مگر ذکر خدا اور کوئی چیز بیچ خاموشی کے نہین ہے مگر فکر روز جزا ۔ اور ظاہر ہے کہ یہ لوگ اگر ذکر خدا کرتے ہوتے تو مین انکی ہمراہی کرتا کلام دنیاوی سے غیر از نقصان کچھ مفاد نہین اسلیے سکوت بہتر متفکر خوف اور

رستخیز مین رہنا ہون - اور کہا کہ صاحب دین کو چاہیے کہ باہستگی و آرام سے شکر کرے اور متواضع اور قانع اور بقضاے الٰہی خشنود ہو دے محبت دنیا کی دلسے دور اور خواہشون نفسانی کو ترک کرے اون چیزون سے کہ زود فانی ہو دین نفس کو دور رکھے جو کام کہ پشیمانی انجام ہو تکرے مرنے سے ڈرے اور ڈراوے رحمت خلق طلب کرے تعب اور مشقت اپنے اوپر رکھے حضرت داؤدؑ نے اوسکو تحسین کی اور حال اوسکے سے تعجب کیا بعد انکے یہ پوچھا ہے تھے حضرت نے کہا کہ عقل تمہاری اب کسقدر باقی ہے کہا اس قدر کہ آپ کو اون چیزون سے کہ کام آخرت مین نہ آوین نگاہ رکھون مین اور اوس چیز پر کہ مجکو کفایت کرے قناعت کرون مین سکتے ہین کہ حق تعالیٰ نے مال انکو بہت دیا تھا اور یہ بھی ہاتھ داد و دہش کا کھولکر خیرات بہت کرتے تھے جو کوئی انسے قرض لیتا تھا بدون گرو اور بے ضامن اور بے سود دیتے تھے اور دیتے وقت بھی کہتے کہ یہ امانت حق تعالیٰ کی ہے لو اور وقت موعود پر ادا کردو اور آخر عمر مین سب راہ خدا مین دیکر عبادت اور گوشہ گیری اور تنہائی مین مشغول رہے تا برحمت الٰہی واصل ہوئے اور بیچ شہر رملہ کے مصافات فلسطین کے مدفون ہوئے راقم سطور کہتا ہے کہ جو خالق مطلق نے نعمت حسن بیان اور دولت خوش بیانی سے حضرت لقمان کو بہت بہرہ ور کیا تھا تو اوسکے تذکر مین اکثر پسند و موعظت مین مصروف رہتے اور از روے حکمت بیشتر انکے کلام نصیحت مشتمل ہوتے تھے اوسے ہر دم ہر گروہ ان تیہ ضلالت روبراہ لاتے تھے اور اس باب مین ایسی تقریر دلپذیر انکی تھی کہ باری تعالیٰ و تقدس نے انکی روش نصیحت پسند کی اور حکایتا اوسکو قرآن مجید مین فرمایا اور اس سورہ کو موسوم باسم انکے کردیا **اول** پہلی نصیحت کو ارشاد کیا اور وہ یہ ہے

آیت وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کہ اوسکو نصیحت کرتا تھا اور وہ نصیحت کرتا تھا اوسکو اے پیارے بیٹے میرے مت شریک ٹھہرا اللہ کے تحقیق شرک البتہ ظلم بڑا ہے اور حکم کیا ہم نے انسانکو بیچ ماں باپ اوسکے کے اوٹھاتی ہے اوسکو ماں اوسکی سستی پر سستی کے اور دودھ چھٹنا اوسکا بیچ دو برس کے یہ کہ شکر کر تو واسطے میرے اور واسطے ماں باپ اپنے کے طرف میری پھرنا ہے اور اگر بندت کرین تجھے اوپر اسکے کہ شریک لاوے میرے

اوس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اوسکے علم اپس مت کہا مان اون دونون کا اور صحبت رکھ اونسے بیچ دنیا کے
اچھی طرح اور پیروی کر راہ اوس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف میرے پھر طرف میرے ہے پھر آنا تمہارا پس خبر دونگا
تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے۔ جانا چاہیے کہ جو لقمان نے اپنے بیٹے سے ان باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض
معلوم ہوتی اللہ تعالی نے ان باپ کا حق فرمایا تمرک سے پیچھے اور نصیحتون سے پہلے کہ بعد اللہ کے حق کے ان باپکا
حق ہے باپ نے اللہ کا حق بنایا اللہ نے باپ کا اور رسول کا حق اور مرشد کا حق اللہ ہی کے حق میں ہے کہ اوسکے نائب
ہین پھر وہ مصرع ہو وعظ کو بیان فرمایا اور وہ یہ ہے ﴿ یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ
فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ
فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴾ یعنے اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ بھی چیز اگر ہووے برابر ایک دانہ رائی کے پس ہووے بیچ پتھر
کے یا بیچ آسمانون کے یا بیچ زمین کے لے آتا ہے اوسکو اللہ تحقیق اللہ باریک دیکھنے والا ہے خبردار اے چھوٹے
میرے قائم کر نماز کو اور حکم کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ پہونچے تجکو تحقیق یہ ہے
کامون سے ہے اور مت موڑ گالون اپنون کو واسطے لوگون کے اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر تحقیق اللہ نہین
دوست رکھتا ہر تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور میانہ رو بیچ راہ کے بیچ چال اپنی کے اور نرم کر آواز اپنی کو
تحقیق بہت ناپسندیدہ آواز آواز گدہے کی ہے **بالجملہ** کلام اللہ مین تو انہین نصائح کا ذکر ہے ولیکن بعضے مفسرون
نے جو مواعظ انکے فراہم کیے وہ صد پند سود مند ہین کہ انہون نے اپنے فرزند دلبند کو کیے اور فرمایا کہ جو کوئی انکو
عمل مین لاوے کام دین و دنیا کا بناوے واسطے عموم فوائد کے سب بترتیب لکھے جاتے ہین اے میرے فرزند ارجمند خدا
عزوجل کو پہچان بیٹے خدا جل شانہ کو اسطرح جاننا چاہیے کہ عالم بجمیع صفات اپنی کے حادث اور نو پیدا ہے اور پیدا کرنیوالا
اوسکا اللہ تعالی ہے کہ بے چون اور بے چگون اور بے شبہ اور بے نمون ہے نہ جسم نہ جوہر نہ عارض نہ عرض نہ محدود
نہ محدود نہ اوسکا مثل نہ نظیر نہ شبیہ جمیع صفات نقصان و زوال سے منزہ اور سارے صفات کمالات سے موصوف ہے
رازق العباد خالق کل ہے لیس کمثلہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ۳ جو کچھ بندے اور نہیں ہے

پہلے آپ اوسپر عمل کرے یعنی جب تک آپ نہ عمل کرے نصیحت دوسرے کو اثر نہیں کرتی اور نصیحت کرنے والا بے عمل ہو جب
اس مضمون کے خود در نصیحت دیگر یرا نصیحت مورد طعن ہوتا ہے **بیت** چو بدنا پسند آید ت خود کن ✤ پس انگہ بہ مسلمانی
گو بدکن ✤ ۳ سخن سنجیدہ اندازہ قدر اپنی کے کہ یعنے جو سخن زیادہ اندازہ قدر و مرتبہ سے ہو بے اعتبار اور نازیبا ہوتا ہے
۴ - قدر لوگون کی جان اسلیے کہ ہر کسیکی قدر اور مرتبہ کو جاننا اور اوسکے موافق پیش آنا موجب تالیف قلوب خاص عام
اور ذریعہ حاصل کرنے عزت اور نام کا ہے ۵ - حق ہر کسیکا پہچان یعنے حق شناسی سبب رضامندی خلق اور خوشنودی
خالق کا اور واسطہ حصول دولت نیکنامی کا ہے ۶ - اپنے راز کو نگاہ رکھ یعنے بفحوای **فرد** جواہر گنجینہ داران سپار
وے راز را خموشتن پاس دار ✤ اپنا راز کسی سے مت کہہ موافق اس مضمون کے **بیت** سخن تا نگوئی بر دوست ہست ✤
چو گفتہ شود یابد او بر تو دست ✤ اخفا اور استتار اوسکا حیطہ اختیار سے باہر ہوگا ۷ - یار کو وقت سختی کے آزما یعنے
ہنگام نعمت اور کامرانی کے ہر کوئی دوست جانی ہو جاتا ہے اور دوستی پایۂ اعتبار سے خارج ہے **قطعہ** دوست
مشمار آنکہ در نعمت زند ✤ لاف یاری و برادر خواندگی ✤ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ✤ در پریشان حالی و
درماندگی ۸ - دوست کو بیچ فائدہ اور نقصان کے امتحان کر یعنے اوس میں کہ اوسکی سود و زیان سے متعلق ہو آزمایش کر
کہ اوسکو اپنے نفع اور نقصان پر نظر ہے یا مراعات دوستی کی ملحوظ ہے ۹ - احمق اور نادان لوگون کی صحبت سے اجتناب کر
اسواسطے کہ انکی صحبت سے قطع نظر عائد ہونے خفت اور بدنامی کے اپنی طرف غیر از ضرر اور نقصان کے متصور نہیں ۱۰ -
دوستی زیرک کی اور دانا کی اختیار کر اسلیے کہ دانا کی دوستی اور صحبت موجب ہر طرح کے فوائد کا ہے ہر چند عقل و فراست
امور جبلی سے ہے لیکن بدون ادراک صحبت ارباب عقول کاملہ اور اصحاب قلوب صافی کے کہ مجالی بواطن اوکی جلاے
دانش و ادراک سے مجلا ہون مرات قوی عقلیہ کا عکس پذیر تمثال تقویت اور فروغ نہیں ہوتا **بیت** صحبت صالحان
جوہر اکثیر خاصیت ✤ بے صدف قطرہ محال ہست کہ گوہر گردد ✤ ۱۱ - نیک کام مین سعی اور جہد کر یعنے اگر نیک کام مین
صرف جہد نہ ہوگی بسبب محرومی کا ہوگا اور محرومی امور نیک سے واسطہ بے سعادتی کا ہے ۱۲ - عورتون پر اعتماد نکر
یعنے عورتین ناقص العقل والدین ہوتی ہین اور جسمین نقصان عقل اور دین کا ہو اوسپر اعتماد کرنا مقتضای عقل نہیں ہے
کہ انجام کار موجب حسرت اور اندوہ کا ہوتا ہے ۱۳ - تدبیر نیک صلاح دینے والے اور دانشمند سے کر اسواسطے
کہ دانشمند [illegible] صلاح نیک کے ندے گا اور بے دانش بسبب قصور عقل کے دلیل سبیل غیر مصلحت کا ہوگا -

۱۴ - جو بات کہے سات دلیل کے کہہ یعنے سخن بے دلیل پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتا اور اوس سے ذلت اور ندامت حاصل ہوتی ہے **بیت** نگفتہ نداند کسی با تو کار ٭ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار ۱۵ - جوانی کو غنیمت گن یعنے اسمین جو ہوسکے امور خیر سے کرے **فرد** فراغ دلت ہست و نیروی تن ٭ چو میدان فراخ ہست گوئے بزن - ۱۶ بیچ وقت جوانی کے کار دو جہانی درست کر ظاہر ہے کہ ہر کام دنیا کا اسوقت سے بہتر کبھی نہین ہوسکتا اسواسطے کہ زمانہ طفولیت کا بسبب بے تمیزی اور مدہوشی بادہ لہو و لعب کے اور وقت پیری اور شیخوخیت کا بنا بر طریان کاہلی اور ضعف قوای نفسانی اور حیوانی کے باعث حرمان اکتساب امور دینیہ اور دنیویہ کا ہوتا ہے ۱۷ - یاروں اور دوستون کو عزیز رکھ - یعنے یاروں اور دوستون کو عزیز رکھنا ہر امر مین موجب اعتضاد و استظہار کا اور زوال خوف و ہراس مخالفون خصوصت شعار کا ہوگا ۱۸ اساتہ دوست اور دشمن کے کشادہ پیشانی سے پیش آ اسواسطے کہ لطف و مدارا دوست کو باعث دشمنی سے باز رہنے کا ہے **ابیات** مزن تا توانی برابر دگرہ ٭ کہ دشمن اگرچہ زبون دوست بہ ٭ بلطفی کہ دیدست پیل دمان ٭ نیارد ہمین حملہ بر پیلبان ٭ ۱۹ - مادر اور پدر کو غنیمت جان یعنے انکی اطاعت اور خدمت کر کہ حق تعالی نے قرآن مجید مین انکی اطاعت کو فرمایا ہے **آیہ** فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ یعنے پس نکہو اونکو ہون اور نہ جھڑک اونکو اور کہو اسواسطے اونکے بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندہے عاجزی کر کے بنا فسے - اور مان باپ کا درجہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بہت بڑا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی عبادت کے ساتہ کہ سب چیز پر مقدم ہے انکے ساتہ احسان کرنے کا حکم فرمایا **آیہ** وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور حکم کیا پروردگار تیرے نے کہ نہ پوجو اوسکے سوا یعنے سوائے خدا کے اور ساتہ ماں باپ کے بھلائی کرو - اور بھلائی کرنی یہ ہے کہ ہر طرح اونکی خدمت اطاعت کرنی اور اپنی رضا پر اونکی رضامندی کو مقدم رکھنا سوائے اوسکے جو خلاف حکم خدا کے کہین اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ماں باپ کے دلکو رنجیدہ کرے اور تکلیف دے کیسی ہی عبادت کرے قبول نہوگی اور نہ وہ جنت مین داخل ہوگا ۲۰ - اوستاد کو بہتر پدر گن یعنے باپ سے پیدا ہوا اور اوسنے پرورش کی اوسپر ایک حق فرزندی ہی ہے اور اوستاد پر کسیقدر حق ہین اور اوسکی تربیت سے خدا اور رسول کو پہچانا اور نیک و بد پہچانا اور وہ واسطہ ہوا اوس چیز کا جس سے دین اور آئین معلوم ہوا اسواسطے اوسکا حق زیادہ

۲۱ - خرچ باندازہ دخل کے کرینے خرچ زیادہ دخل سے بیشک موجب خواری اور نگونساری کا ہے اور انجام اوسکا بغیر ذلت ورسوائی نہوگا — پود ملت نیست خرچ آہستہ ترکن ✤ کہ میگویند ملاحان سرود ✤ اگر بار انکبیں ہستان نہارد ✤ پسانے دجلہ گردد خشک رود ✤ ۲۲ - سب کام مین طریقہ میانہ روی کا اختیار کرینے ہر امر مین افراط وتفریط ہے اور افراط کی غایت اور تفریط کی نہایت نہین پس توسط اولی ہے خیر الامور اوسطہا ولیکن توسط موافق مراتب اشخاص کے ہوتا ہے بہت چیزین ایسی ہین کہ نسبت بعض اشخاص کے افراط اور نسبت بعض دوسرے کے درجہ تفریط مین ہوتی ہین پس توسط بلحاظ احوال وظروف ہر جنس اور ہر قوم اور ہر حرفہ کے متفاوت ہوا ۲۳ خلاوت اور جوانمردی کا پیشہ کرنا اسواسطے کہ یہ عمدہ صفات محمودہ سے ہے جیسے سعدی شیرازی نے کہا ابیات

مردمی نیست مرد کرم بار دار ✤ مروت بلندی ہیزم وکوہسار ✤ سخاوت نہین ہست سرمایہ زیر ✤ بدیدہ کہ صل خالی ہا ✤ فروع ✤ ببخشندگی کوشش کاب روان ✤ لب تشنہ تفتہ کند آسمان ✤ ۲۴ - خدمت مہمان کی بجا لانی ادا کرنا یعنے جو اوسکے رتبہ اور منزلت کے لائق ہو وہ خدمت بجالانا ۲۵ جس گھر مین جاوے آنکھون اور زبان کو بند کرنا یعنے آنکھون کو ہر طرف نگاہ کرنے سے اور زبان کو ایسی بات کہنے سے جو ناگوار خاطر صاحب خانہ کے ہو نگاہ رکھنا اسواسطے کہ یہ خلاف آداب تہذیب کے ہے ۲۶ - کپڑون اور بدن کو پاک رکھنا اسواسطے کہ طہارت ظاہری موجب حصول طہارت باطنی کا ہوگی ۲۷ - جماعت سے موافق ہونا یعنے جس امر پر کہ ایک جماعت متفق ہو تو خلاف پرست ہوا اسواسطے کہ درصورت خلاف کے اگر مخالف اپنی دانست کے ظہور مین آیا مورد طعن سب کا ہوگا — اور اونکے اتفاق کی صورت مین اگر خلاف بھی ہوگا تو مطعون نہوگا ۲۸ - فرزند کو علم وادب سکھانا اگر ممکن ہو تیر اندازی اور سواری اسپ بھی سکھانا اسکا فائدہ ظاہر ہے ۲۹ - غسل اور وضو جوتے پہننے اور ابتدا اور انتہا پاؤن سے کرنا اور اوتارتے وقت پہلے بائین سے اوتارنا اسواسطے کہ شروع کرنا ہر کام نیک کا داہنی جانب سے مستحب ہے جیسے کھانا پینا لینا دینا کپڑا پہننا داہنے ہاتھ سے اور داخل ہونا امکنہ متبرکہ مین جیسے مساجد اور معابد اور مقابر اور خطا مین اول داہنا پاؤن رکھنا چاہیے اور اوتارنا کپڑون کا اور دور کرنا نجاسات کا بائین ہاتھ سے اور نکالنا موزہ اور نعلین کا اور خروج مکانات متبرکہ سے بائین پاؤن سے چاہیے سبب یہ ہے کہ داہنے کو فضیلت ہے بائین سے پس شروع فعل نیک داہنے سے افضل ہے اور ترک فعل بائین سے اولے ہے ۳۰ - ہر کسی سے معاملہ اوسکے اندازی کے موافق

یعنے جو اوسکی قدر و منزلت کے مناسب ہو ۴۱ - رات کو جو بات کہے آہستہ کہے - اسواسطے کہ شاید اوکو کوئی سنتا ہو
اور مرد بات سے راز کی بات ہے جسکا اخفا واجب ہو ۴۲ - اونکو جو کہے ہر طرف نگاہ کر - یہ اس لیے کہ دوست
یا دشمن نہ سنے ۴۳ - کم کھانے اور کم سونے اور کم باتین کرنے کی عادت ڈال اسواسطے کہ زیادہ کھانا سبب سستی
اور کاہلی کا ہوتا ہے اور عبادت سے باز رکھتا ہے اور زیادہ سونا موجب نحوست اور بدبختی کا ہے کہ اکثر امور منفعت سے
محروم رہتا ہے **ابیات** بکم کردن از عادت خویش خورد ✤ توان نویشتن را ملک خوی کرد ✤ خورد و خواب تنہا
طریق دد است ✤ برین بودن آئین نا بخرد است ✤ اور زیادہ باتین کرنا باعث پریشانی دماغ اور ضعف عقل کا
ہوتا ہے اور بہت کلام کرنے مین اکثر غیبت اور دروغ اور لغو زبان سے صادر ہوتا ہے یہ موجب بزہ کاری کا ہے
قمر و زبان درکش اے مرد بسیار دان ✤ کہ فردا قلم غیبت بر بہ زبان ✤ ۴۴ - جو چیز اپنے واسطے نہ پسند کرے
دوسرے کے واسطے مت پسند کر ظاہر ہے کہ آپ اپنے تئین کسی چیز کا سبب کسی عیب اور نقصان اوسکے کے ہوگا پھر وہ
عیب دوسرے کے واسطے تجویز کرنا کمال نادانی بلکہ موجب اوسکی ناخوشی اور عداوت کا ہے ۴۵ - سب کامون کو
سادہ دانائی اور تدبیر سے کر اسواسطے کہ بے دانشی اور بے تدبیری موجب ہر طرح کی خرابی کا ہوتا ہے اور اس سے کوئی
کام اسلوب پذیر نہین ہوتا اور دانائی اور تدبیر سے امور مشکلہ بسہولت سرانجام پاتے ہین **فرد** بتدبیر برستم در آیند بند
کہ اسفندیار بشست بخت ارجمند ✤ ۴۶ - جن سے کچھ ہو تو کسی چیز کے دعوی اور ستائش کی مت کر یعنے کوئی چیز بدون
سے کچھ نہین آتی اوسکے دعوی مین سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ حاصل نہوگا ۴۷ - عورت اور لڑکے سے
راز مت کہہ اسواسطے کہ ان دونون سے بسبب نقصان عقل کے اخفای راز ناممکن ہے ۴۸ - اور ہر چیز لوگون کے
دل سے مت نکال یعنے اونسے توقع فائدہ کا مت رکھ اسواسطے کہ کسی سے توقع فائدہ کی رکھنا صفت دنائت ہے قطع نظر اس سے
حصول فوائد بشخص سے کبھی نہین ہوسکتا بصورت ظہور خلاف توقع اپنی کے سخت کاوش جان حاصل ہوگی ۴۹
بد اصلون سے توقع منفعت کی مت رکھ اسواسطے کہ جسکی اصل بد ہے اوس سے توقع نیکی کا امکان نہین رکھتا **بیت**
ز ابلیس ہرگز نیابی بجو ✤ نہ از بد گہر نیکوئی در وجود ✤ ۵۰ - بے اندیشہ ہیچ کسی کام کے مت پڑیے بغیر غوض اور
فکر کے ہیچ آغاز اور انجام اور نیک و بد اوسکے کے کوئی کام شروع مت کر کہ یہ دلیل نادانی کی ہے ۵۱ - جو چیز
نہین کی ہے اوسکو کیا ہوا نہ کہہ - یعنے بد ہوا ہوسکے تو اوسکے ہونے کے حال نہین معلوم ہوتا کہ ہوسکی یا نہین

اوسکو جاننا کہ کرون کا بڑی بے عقلی ہے اور انجام کو ذلت اور پشیمانی ۴۲ - جو کام آج کرنا ہے اوسکو کل پر مت چھوڑ یعنے تاخیر مین بیشتر ایسے موانع پیش آتے ہین کہ وہ کام نہین ہوتا اور مصلحت فوت ہوجاتی ہے اور آخر کو غیر از حسرت و اندوہ کے حاصل نہین ہوتا مصرع کہ آفتہاست در تاخیر و طالب را زیان دارد ۴۳ - جو اپنے سے بڑا ہو اوس سے خوش طبعی مت کر اسواسطے کہ یہ خلاف آئین ادب اور شائستگی کے ہے اور آپکو متہم کرنا ہے ساتہ انصاف بصفات ذمیمہ نا اہلی کے ۴۴ - مردم بزرگ سے سخن دراز مت کہ یعنے مردم بلند قدر عالی رتبے سے سخن دراز ترک ادب ہے اور باعث ملال اور بیزاری اونکی کا ہوتا ہے ۴۵ - عوام الناس کو گستاخ مت کر یعنے اونی لوگون سے وہ معاملہ مت کر کہ گستاخ ہو کہ حد ادب اور لحاظ سے گذر جاوین اور بے ادبی اور بے لحاظی سے پیش آوین کہ موجب خفت اور اہانت اپنی کا ہے ۴۶ - حاجتمند کو نا امید مت کر یعنے یہ بات سبب ناسپاسی اور ناخوشی خدا یتعالی کا ہے کہ باوجود قدرت امضای حوائج مستمندون کے اونکو نا امید کرے فرد ہر آورد ون کار کا امید وار ۔ بہ از قید بندی تنگستن ہزار ۴۷ - جنگ گذشتہ کو یاد مت کر یعنے اسمین پیر زخم خصومت سابقہ تازہ ہوتا ہے اور نفس لوتن اس ذریعے سے مجال سرکشی کی پاکر بیچ نشیب عناد اور حضیض اندیشہ یاد اس کے ڈالتا ہے ۴۸ - لوگون کی خیر کو اپنی ضرر کے ساتہ مت ملا یعنے اگر ارادہ کسی خیر کا کرے لوگونکی خیر کو اپنی طرف سے کھکیا یا اونکی درخواست سے اپنی ضرر مین شامل نکر مثلاً اگر ارادہ تعمیر پایہ پیم چاہ یا مسجد یا اور کوئی امر خیر کا کرے اپنے سے جو ہوسکے کرے اور لوگون کی خیر اوسمین نہ ملا دے اسواسطے کہ اوسکو اور لوگونکی شرکت سے کسیطرح کا فائدہ متصور نہین ہے اور برائی بدگمانی لوگونکی اور منظنہ خیانت کا اسکی ذمہ منت ہے ۴۹ - اپنا مال کسی دوست اور دشمن کو مت دکھا اسواسطے کہ مال کو ہر کوئی دوست رکھتا ہے اور ہر کوئی اوسکا دشمن ہے اور طمع مالی باعث دوست کے بہی دشمن ہوجانے کا ہوجاتی ہے بیت نگہدار و آن شوخ در کیسہ دُر ۔ کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بُر ۵۰ - یگانگت کا حق یگانون سے قطع مت کر اسواسطے کہ موجب ناخوشی خدا کا اور بدنامی خلق کا ہے ۵۱ - نیک لوگون کو غیبت سے مت یاد کر اسواسطے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیونکر غیبت اشد ہے زنا سے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب توبہ کرے بخشا ہے اوسکو اللہ تعالی اور غیبت کرنے والا نہین بخشا جاتا ہے جبتک نہ بخشے اوسکو جسکی غیبت کی ہے

پس ظاہر ہے کہ جب غیبت احد من الناس کی اس درجہ کی بری ہے تو تیک لوگونکی غیبت بدتر ہوئی ۵۲ گذشتہ
آپکو مت دیکھہ یعنے آپکو بنظر عجب اور تکبہ اور بزرگی کے مت دیکھہ - اسواسطے کہ تکبر سبب دخول نار کا ہوگا بموجب
حدیث نبویہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَہْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ کیا نہ خبر دونمین تمکو
اہل نار سے ہر جھگڑالو سخت زبان مغرور اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل نہوگا دوزخ مین
یعنے ہمیشہ نرہے گا اوسمین جسکے دل مین ایک مرسوزن برابر بھی تکبر ہوگا یعنے بزرگی ۵۳ - جماعت کہ کھڑی ہووے
تو بھی موافقت کرسکو نکی یعنے جماعت نمازیون کی اگر کھڑی ہووے تو بھی سانہ بیجا اگرچہ نماز اوسوقت کی پڑہ چکا ہو
سواسے نماز عصر کے اور فائدہ شمول جماعت کا یہ ہے کہ اگر نماز پڑہی ہوئی مین کچہ خلل ہوا ہو اور وہ فاسد ہوگئی ہو
تو یہ نماز ہوجاویگی اور اگر وہ صحیح ہوئی ہے تو اسکا ثواب نفل کا ہوگا ۵۴ - اونکامیان مت چیکا اسواسطے کہ یہ ایک
حرکت لغو ہے اور ارباب تہذیب اسکو معیوب جانتے ہین اور موافق قانون طبیعہ کے بھی اس حرکت سے انفعال
مفصل ہوتا ہے اور ریاح اوسمین آنکو انجام کو موجب حدوث اوجاع کا ہوگا ۵۵ - لوگون کے سامنے دانتون مین
خلال مت کر اسواسطے کہ یہ سبب کراہیت دیکھنے والون کا ہے اور وہ امر جسکو لوگ مکروہ جانین اوسکا سامنے
کرنا معیوب ہے ۵۶ - آب دہن اور بینی کو بآواز بلند مت ڈال [illegible] ۵۷ - وقت جمائی کے
ہاتہ منہ پر رکھہ اسواسطے کہ جمائی شیطان سے ہوجاتی ہے کہ وقت جمائی ہاتہ منہ پر رکھہ اور بقدر [illegible] ۵۸ کا علی
اپنی لوگون پر مستولی ہوتا ہے یعنے انکو ڈالتا ہے اسواسطے کہ یہ بھی ایک حرکت نا شائستگی اور [illegible] کو ناگوار معلوم ہوتی ہے
اور جو امر ناگوار طبیعت اوز کا ہو وہ عمل [illegible] ۵۹ - [illegible]
مجلس کے ہے ایک تو یہ حرکت مخالف آئین مراعات آداب مجالس کے ہے دوسرے [illegible] آلایش اور بدبو
منخرین سے نکلے دیکھنے والون کو مکروہ معلوم ہوتی ہے فائدہ ۴ دانشمند کو رعایت آداب نشست و برخاست
اور گفت و شنود کی مناسب ہر جگہہ اور ہر مکان کے لازم ہے خصوص مجالس عامہ مین زیادہ تر صرف جہد کرے
اور احتیاط بلیغ ملحوظ رکھے کہ کوئی حرکت لغو اور بیجا صادر نہووے اسواسطے کہ حواس کو تو حرکت لغو دیکھکر منقبض
ناگوار خاطر ہی ہوتی ہے اور متکلم اوسکے کو مذموم اور مخبل و شعور سے محروم جانتے ہین اور عوام اوسکو
جھنڈے پر چڑہاتے ہین اور رسوا و بدنام کرتے ہین ۶۰ - سخن ہزل آمیزیت کہ ظاہر ہے کہ ہزل سے

سخن بے اعتبار اور ہزل کرنے والا بے قدر و بے وقار ہو جاتا ہے ۶۱ - لوگوں کے آگے لوگوں کے تین خجل مت کر یعنے اونکے عیوب کو فاش نکر یا اونکا استہزا مت کر کہ لوگوں کے سامنے اونکو موجب خجلت کا ہو وے

فرد وکمن عیب خلق اے خردمند فاش ۔ بعیب خود از خلق مشغول باش ۶۲ - چشم و ابرو سے کسیکی غمازی نکر اسواسطے کہ غیبت اور غمازی خواہ زبان سے ہو صریحًا یا بفعل و حرکت اور اشارہ اور کنایہ اور لکھنے سے ہو کہ معلوم ہو جائے اوس سے مقصد یہ بھی غیبت اور غمازی ہے - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ آئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک عورت جب وہ چلی گئی میں نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اوسکے کوتاہ قد ہونے کا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو نے غیبت کی اوسکی اور نمازی بھی مثل غیبت کے بڑا گناہ ہے - حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے کہ میں نے سنا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے داخل نہیں ہوتا بہشت میں چغل خور ۶۳ - کبھی ہوئی بات کو پہنچانا کہ یعنے کبھی ہوئی بات کیسی ہی ہو جیسے بھی ہو کبھی ہاوے قدر نہیں رکھتی جیسے کہا ہے منصرع کہ طعام چو کہنہ شود خوردنی نیست ۶۴ - اوس بات سے کہ سنے والا نکو ہنسی آوے اجتناب کر یعنے طریق اہل صفات سخریہ اور مسخرگی کا ہے اور منافی آداب ارباب تماثل تہذیب کے ۶۵ - اور نہی اور راہی اہل کی تعریف کیسکے آگے نکر اسواسطے کہ نزدیک عقلا کے جہت معیوب ہونے اور دلیل ہے اور خفت عقل گوینده کے

ابیات اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور ۔ ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر ۔ اگر مشک خالص نداری بگوے ۔ کہ عطار خود فاش گردد ببوے ۔ بسو گند گفتن کہ زر نیست بس ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ کیست ۶۶ - عورتونکی آنکو از استہزا مت کر - اسواسطے کہ زینت اور آرایش مثل عورتونکی کرنی ممنوع اور معیوب ہے ۶۷ - فرزندوں کی مرد بدمت ہو یعنے جو وہ کہیں وہی کرنا موجب ہتری اونکی کا ہے ۶۸ - زبان کو نگاہ رکھہ - یعنے اثنائے کلام میں زبان کو ایسی بات سے کہ موجب گنہگار ہونے کا ہو جیسے غیبت اور چغل خوری اور گالی اور جھوٹ یا جو سخن کہ بامت ناگواری خاطر کسی اعلے اور ادنے کا ہو میں سے ہوے نگاہ رکھہ ۶۹ - بات کرنے میں ہاتھ مت ہلا - اسواسطے کہ یہ ایک نوعیت کے بات ہے بات زبان سے نہ ہاتھ سے جنبش دینا سر اور ہاتھ اور چشم و ابرو کا خلاف قانون متانت اور سنجیدگی ہے ۷۰ - حرمت سب جھوٹ کی نگاہ رکھہ اسواسطے کہ سبکی و مذمت اکیسے سے اوسی حرمت زیادہ ہوگی ات - جہات کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ تو نگاہ رکھہ اسیقے کہ موجب ناخوشی اونکی کا ہوگا اور اونکا

ایسے امر کا جسمین رنجش خاطر لوگون کی متصور ہو خلاف آئین حسن اخلاق کے ہے **فائدہ** ایک آداب تہذیب سے یہ بات ہے کہ کسی امر مین مخالفت طبائع اہل مجلس کی روا نرکھے اور رعایت مرضی رئیس مجلس کی زیادہ تر لازم جانے اور اگر خود سالار مجلس ہو موافق حال ہر کسیکے ہر بات مین رعایت ملحوظ رکھے اور ایسا حرف زبان سے نہ نکالے اور ایسے فعل پر مبادرت نکرے کہ کسی شخص پر شریف و رزیل مجلس نشینون سے گران ہووے ۲ ۷ - مردے کو بدی سے یاد مت کر کہ فائدہ نہین رکھتا - یعنے مردے کے تئین بدی سے یاد کرنا بہت بد ہے اسواسطے کہ زندگی بدی ہر چند بد ہے لیکن بدی کرنے والا شاید یہ خیال کرے کہ اس سے لوگون کے سامنے اوسکی ذلت ہوگی یا وہ سنکر اوسکو رنج ہوگا تو مجکو خوشی ہوگی مردے کی بدی سے تو یہ بھی حاصل نہین ۳ ۷ - جبتک ہوسکے لڑائی اور خصومت نکر اسواسطے کہ خلاف مصلحت اندیشی عقل سلیم کے ہے کہ ارتکاب موجبات خصومت اور عناد سے کسیکو اپنا دشمن بنائے ۴ ۷ - اپنا زور مت آزما - یعنے اس سے کچھ حاصل نہین اور اغلب قباحت حائد حال ہوتی ہے ۵ ۷ کسیکی برائی مت کر اسواسطے کہ یہ بہت بری بات ہے ۶ ۷ - آزمودہ کار کو سادہ صلاح کی گمان کر اسواسطے کہ آزمودہ کار جو کہے گا وہ عین مصلحت ہوگی اور اوسکے خلاف مین خطا ہے **علیت** زتدبیر پیر کہن برمگرد ۷ ۷ کہ کار آزمودہ بود سادہ خورد ۸ ۷ - اپنا کھانا دو مردون کے دستر خوان پر مت کھا اسکا فائدہ ظاہر ہے ۸ ۷ - کامون مین جلدی مت کر اسواسطے کہ جلدی موجب خرابی کا ہوتا ہے اور آخر کو پشیمانی ۹ ۷ - دنیا کے واسطے آپکو رنج مین مت ڈال یعنے دنیا کی اوسکے واسطے زیادہ اندازہ سے رنج و مصیبت مین پڑنا قریب بعقل سے دور ہے **فائدہ** حصول دنیا کا باوجود احتمال رنج و صعاب کے بھی یقینی نہین ہے اور بالفرض اگر یہ بھی ہو تو زندگانی چند روزہ قابل اہتمام نہین پھر اسکے کیا فائدہ مگر بذل جہد مجہول قدر ضرورت کے کہ جس سے پاے بند زندان کدۂ احتیاج کو گزیر نہین لوازم عقل سے ہے ۸۰ - جو آپکو پہچانے اوسکو پہچان - یعنے جو اپنی قدر و منزلت کرے اوسکی قدر و منزلت کر ۸۱ - حالت غضب مین بات سمجھ کر کہہ - یعنے حالت خشم مین عنان بارگی حفظ و احتیاط کی ہاتھ سے نہ دے کہ مبادا صدور اس بات کا کہ پیچھے موجب ندامت کا ہو وقوع مین آوے ۸۲ آستین سے آب بینی پاک نکر اسواسطے کہ یہ ایک علامت بے تمیزی کی ہے ۸۳ - وقت نکلنے آفتاب کے مت سو یعنے وقت بیداری اوسکے تسبیح اور تہلیل اور ذکر احمد اور نماز کا ہے اوسوقت سونا دلیل بدبختی کی ہے ۸۴ - لوگون کے سامنے مت کھا یہ موجب حدیث کے ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] دیکھنے والے کی نظر لگ جاتی ہے [illegible]
بزرگوں کا ادب اور لحاظ ہر [illegible]
سخن لوگوں کے مت [illegible] اور کوئی بات کرتا ہو خواہ خود آپ [illegible]
خاطر لوگوں کا ہے ۸۷ - سے زانو [illegible] بیٹھنا آداب مجلس کے خلاف ہے ۸۸ - چپ و راست کو نہ دیکھنا مقتضائے [illegible]
اور چپ و راست کو نہ دیکھنا مقتضائے صفت شرم گنہا اور حیا ہے اور یہ عمدہ صفات آدمیت ہے ۸۹ - اگر ہو سکے
ستور برہنہ پر مت سوار ہو اسواسطے کہ اسمیں اندیشہ گر پڑنے کا ہے اور جس امر میں اندیشہ مضرت کا ہو اوسکو کرنا
محض بے دانشی ہے ۹۰ - مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کر اسواسطے کہ اوسکے دل کو ملال حاصل ہوگا
اور خیال کرے گا کہ مبادا اسکی بات سے مجھپر بھی غصہ کرے ۹۱ - مہمان کو کام مت فرما اسواسطے کہ اوسکی ہر طرح
عزت اور مدارات کرنی چاہیے کہ وہ راضی ہو اور اس سے کام لینا کہ موجب دولت اوسکی کا ہے آئین محمانداری
بعید ہے ۹۲ - ساتھ دیوانے اور مست کے بات مت کر اسواسطے کہ معلوم نہیں کہ کیا کہہ بیٹھے کہ سبب ذلت اور
رنج کا ہو ۹۳ - ساتھ فاسقوں اور اوباشوں کے بزم محلون کے مت بیٹھ اسواسطے کہ ایسے لوگوں سے ایسی مجلس
بیٹھکر غیر از شر و اور مفاسد کے ظہور میں نہیں آتا پس اگر اونکا شریک کرنا صفات حمیدہ شرافت اور انسانیت سے
دور ہے ۹۴ - واسطے ہر فائدہ اور نقصان کے آبرو اپنی مت کھو یعنے فائدہ اور نقصان تقدیر سے ہے اور
نہیں بلکہ اس امید و بیم سے گوہر آبرو کو کہ بھا نہیں رکھتا ہے آب کرنا خاک بسر باد چنداں کا ہونا ہے ۹۵
فضول اور متکبر مت ہو یعنے فضولی اور استکبار ذریعہ حصول نکبت اور خواری کا ہے اور اختیار کرنے والا اوسکا
منکوب مذلت اور بے اعتباری کا ہوتا ہے ۹۶ - خصومت لوگوں کی اپنے اوپر مت پکڑ یعنے وہ امر جو باعث
لوگوں کے دشمن ہونے کا ہو کر کہ سب سے بدتر ہے ۹۷ - جنگ اور فتنہ سے کنارہ کر اسواسطے کہ اوسکے
شمول میں اندیشہ اپنی آفت میں مبتلا ہونے کا ہے [illegible] نعلین و پرندہ سنگ [illegible] یکے درمیان آمد و شکست [illegible] یعنی کا

اور دوم ... کہ ... فائدہ ظاہر ہے ۹۴ - مراعات کرا سقدر کہ اپنے کو خوار نکرے و تحقیر نہ ... کسی سے جہل ... نکرے ... تا آنکہ آپ مصلح ہو جاوے ۱۰۰ - متواضع اور فروتن رہے تواضع ... سبب بلندی ... عزت کا ہے اور تکبر اور غرور باعث ذلت کا **ابیات** تواضع سر رفعت افراز ... تکبر سنگ ... ذلت ... تواضع شیوہ بیش مردم عزیز + کہ مغز نیشکر را نگیری بچیز + بزرگے کہ خود ... شمرد + بدیار ... بزرگی ببرد + **نرندگانی کرسانہ خدا یتعالی کے بصدق** - ساتھ نفس کے بقہر - ساتھ خلق ... انصاف - ساتھ ... کے بخدمت - ساتھ خورد و دن کے بشفقت - ساتھ درویشوں کے بسخاوت - ساتھ دوستوں اور ... کے بنصیحت - ساتھ دشمنوں کے بحلم - ساتھ جاہلوں کے بخاموشی - ساتھ عالموں کے ... اس طریق سے بسر کرا پر مال کسی کے کھو مت کر اگر پیش آوے منع مت کر لیکن جو پیش آوے جمع مت کرا اور کھانے کے وقت ... نصیحت ... ہیں تین کلمے اوس سے چنے ہیں دو کو یاد رکھ اور ایک کو فراموش کر خدا یتعالی اور موت کو یاد رکھ اور ... کی کو فراموش کرا اور فرمایا کہ خاموشی سات خاصیت رکھتی ہے **اول** زینت ہے بے پیرایہ دوم ہیبت ہے بے سلطنت **سیوم** عبادت ہے بے محنت **چہارم** حصار ہے بے دیوار **پنجم** بے نیازی ہے بے عزیزی بے جاہ **ششم** فراغت ہے کرام کاتبین سے **ہفتم** عیب پوشی ہے **بیت** ترا خاموشی ای خداوند ... پوش + و ... نا اہل را پردہ پوش + اور یہ مضمون اسکے موافق ہے **ابیات** بطبعم ہیچ مضمون ... نمی آید + خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمی آید + سینہا را خاموشی گنجینۂ گوہر کند + یاد دارم از صدف ... ستہ را + **فائدہ** پوشیدہ نرہے کہ خلاصہ محصول پند و نصائح کا یہ ہے کہ تہذیب حاصل ہو اور تہذیب عبارت ہے شایستگی اعمال و افعال سے اور فعل و عمل شایستہ وہ ہے کہ موجب اجر آخرت کا ہو والا محض بے کار ہی ... کہ اگر فائدہ دنیا کا ہو بقاے دنیا مثل بقاے حباب روے آب کے ناپایدار ہے یہاں کا فائدہ یہیں رہے گا پھر کیا ... ہوگا - کتب اکابر سلف میں مرقوم ہے کہ ہر فعل و عمل اچھا وہ ہے کہ سبب ہو ذکر اللہ کا اور عظمت اور استقلال ... امر و نواہی اوسکی کا اور یاد دلانے آخرت کا اور نفع رسانی خلق کا اور دفع مضرت اونکی کا اور باز رہنے کا مفاسد ... رذیلت سے مثل بغض و حسد و ریا و کبر و طمع و حب دنیا و غفلت از عقبے اور غیبت از کذب اور سخن چینی اور ... اور فحش سے اور باعث ... کی صفات جمیلہ کا ہو مانند صبر و توکل و رضا و تسلیم و ذکر و فکر و قناعت کے جو عمل

اور فعل کہ شامل ہو ان امور کو اور کوئی منع شرعی اوسمین نہو اور نیت خالص بھی ہو کہ انما الاعمال بالنیات اس باب مین نفس تطوع ہے وہ موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے پس ہر عاقل کو لازم ہے کہ ہر کام مین منفعت آخرت کی ملحوظ رکھے اور منافع دنیا پر نظر مقصود نہ رکھے اگر فوائد دنیا بھی ساتھ نگاہداشت سرشتہ پاس احکام شرعیہ کے ہون تو بہت بہتر ہی اور امور دنیا مین دو چیز کو کسی مہم مشکل اور سہل مین کبھی ہاتھ سے نہ دے ایک تدبیر دوسرے استقلال کو اور بغرور و اعتماد زندگانی چند روزہ کی دنیا کے واسطے کسی سے عداوت اور دشمنی نکرے اور کسکی عیب جوئی نکرے اور کسیکو بد نکہے خاصتہ عیب ایک شخص خاص کا ذکر نکرے کسی پر حسد نکرے دروغ نکہے بیہودہ بات کسیکو نہ بھونچاوے بخل و جبن سے اپنے کو بچاوے جو رضاے الٰہی ہو اوسپر راضی رہے — اپنے کو بزرگ اور بڑا نہ سمجھے فخر و نخوت کو دلمین راہ نہ دے اگر ہو سکے لوگون کی اصلاح مین سعی کرے و شخصون مین تفریق و فساد نڈالے اکل حلال اور صدق مقال اور استقامت احوال پر احکام شرع مین جد بلیغ کرے کہ راس و نفس جمیع طاعات عبادات ہے خویش و بیگانہ کے حق مین کلمہ خیر سے باز نہ رہے ہیچ امر معروف اور نہی منکر یعنے نیک کام پر لوگون کو امر کرنے اور بد کار سے منع کرنے مین کوشش کرے اگر خصو سکے دل سے برا جانے اور آپ مرتکب اوسکا خصوصے یہ امور موجب حصول سعادت دنیا و آخرت کے اور غایت مقصود سب پند و نصائح کی ہین اور مولف حدیقۃ الماقالیم نے لکھا ہے وہ نصائح کہ حضرت لقمان نے بیٹے کو واسطے تنبیہ اوپر اخلاق مردم بے حیا و بد بخت اور مردم سعادتمند کہے تھے یہ ہین کہ کہا ای پسر نفیے اوس چیز سے کہ حق تعالی نے تجکو معلوم کروائی ہے البتہ دانا جاہل نہین ہے اور کہا کہ ای پسر تحقیق کہ فحش گو بیہودہ بے حیا و بد بخت ہے — آدم بد طینت سے دوری قبول کر کہ آدمی نفاق پیشہ اگر سخن کہے زبان اوسکو رسوا کرے اور اگر سکوت کرے خاموشی اوسکو فضیحت کرتی ہے — اگر عمل کرتا ہے بد کرتا ہے اگر نیکی کرتا ہے ضائع کرتا ہے — اگر استغنا کرے تکبر کرتا ہے — اگر مفلس ہووے مایوس ہوتا ہے — اگر کوئی اوسپر قدرت پاوے خوار و حقیر ہوتا ہے — اگر خوشحال ہووے بافراط ہوتا ہے اگر غمگین ہووے اسیر ہوتا ہے — اگر کسی پر قدرت پاوے بے انصافی کرتا ہے — اگر سوال کرے ابرام و مبالغہ کرتا ہے — اگر سئول ہووے بخل کرتا ہے — اگر خندہ کرے مثل آواز خر کے کرتا ہے — اگر مکافات کرے جور روا رکھتا ہے — اگر زجر کرے عنف و تعدی کرتا ہے — اگر کوئی ساتھ اوسکے زجر کرے خشم و غضب کرتا ہے — اگر عطا کرے منت رکھتا ہے — اگر کوئی ساتھ اوسکے عطا کرے

شکر نہیں کرتا ہے - اگر کوئی اوس سے راز کہے فاش کرتا ہے - اگر کسی سے اپنا راز کہے تہمت افشاے راز کرتا ہے
اگر کوئی اوسکو امانت دیوے خیانت کرتا ہے - اگر رتبہ اوسکا تجھ سے کمتر ہو تجھکو عیب کرے - اگر بالاتر ہو غلبہ کرتا ہے
اگر مصاحبت تیری کرے رنج میں ڈالتا ہے - اگر اوس سے کنارہ کرے تو تجھکو نہیں چھوڑتا ہے - زر جو لوگوں کے ہی
استہزا سخت نہیں پاتا ہے - تعلیم اوسکو فائدہ نہیں دیتا ہے - اور اہل اوسکی اوس سے خوش نہیں ہوتی -
اونسے بدی کو دور نہیں کرتا ہے - اگر بزرگ کرتے ہے سکو نیچ دیتا ہے - اگر خدمت کرتا ہے بزرگوں کو ناراض
رکھتا ہے - راہ بندگی کی نہیں پاتا ہے - اگر اوسکا دین اطاعت نہیں کرتا جو کرتا ہے دو سے معاشرت کرے
خوبی نہیں دیکھتا ہے - جو کوئی اوس سے گوشہ کرے سالم نہیں رہتا ہے - اگر کوئی سخن کہے نہیں سمجھتا ہے - فرق
مین میانہ روی نہیں کرتا ہے - بلا تنگدستی مین ہنر نہیں کرتا ہے - مسئلہ مین تامل و توقف نہیں کرتا ہے جو کچھ
کہ معروف اور نیک ہے فعل مین نہیں لاتا ہے - تنگ گیرا ہی عنانی نہیں کرتا ہے - و خانہ داری ترک نہیں کرتا ہے -
قبول نصیحت نہیں کرتا ہے - حکمت سے موافقت نہیں کرتا - علم اوسکو عیب نہیں کرتا ہے - اگر کوئی موافق علما کی راہ کے
نہ جاتا ہے کہ نیکو راہ ہے اگرچہ ہلکا ہووے غیر اپنی کو نہ جانتا ہے - اور غیر اپنی کو خبر گمان کرتا ہے - اپنی تقریر کو غیر
و جہل اپنی کو علم گمان کرتا ہے - جو نفس اوسکا پسند کرے اختیار کرتا ہے اور جو خوش نہ آوے ترک کرتا ہے - اوسے کو
سادات اوسکے ستودہ کرتا ہے - اگر مخالفت بہ حق کرتا ہے غیب کرتا ہے - اگر محتاج بحث ہووے تو اوسکے میل نہیں کرتا ہے
اگر حق سے سوال کریں منع کرتا ہے - اگر حاضر ہووے اہل حق سے یاری نہیں کرتا - اگر فتنے غائب ہووے ابطال
حق مین کوشش کرتا ہے - اگر باطل حجالت کرے اوسے تعظیم اگر ناحق نہ رکھے اگر باطل نزدیک دوستون کے اپنے خوشی
اور نیز فخر کرتا ہے اور سخن حق کو ظاہر ہووے فسردہ کرتا ہے اور مخالف لگے کہتا ہے - لقمان سے پوچھا کہ کون ہے
لوگون سے وانا تر کہا وہ کہ علم لوگون کے سیکھے علم اپنے کو زیادہ کرے اور کہا عاجز سخن مین ہنر عقل سے دیتا ہوں پس نظر کر
اوسکو کہتا ہے اور کہا جس مجلس مین کہ جاوے تو بالاتر بیٹھے سنت نہیں اور کہا حسن نیت عبادت سے ہے
اور حسن استماع علم سے اور خوشخوئی کرم سے اور حسن جواب دانش سے اور کہا اگر کسیکو واسطے کسی حاجت کے
بھیجے تو حکیم کو بھیجے اور اگر حکیم کو بھیجے تو آپ جاوے اور کہا سنگ کو جگہ اپنی سے نقل کرنا آسان زیادہ ہے اس سے
کہ کسیکو کچھ سمجھانا اور کہا دور رہو مرد ان بد سے تا سالم رہین دل تمہارے اور راحت پاوین بدن تمہارے اور

نیک ہو دین نفس تمہارے اور رکھا صبر دو قسم ہے ایک صبر ہے اوس چیز پر کہ مکروہ رکھتا ہے تو اوسکو مثل
نقصان مال و ضیاع و عقار و فوت اطفال اور مثل اوسکے دوم صبر اوس سے کہ دوست رکھتا تو
اوسکو تحصیل مین اضطراب کرتا ہے چاہیے کہ صابر ہووے تو اوسکی تحصیل مین اور رکھا شکر گذاری کر اوس شخص کو کہ
تجکو انعام دیوے اور انعام دے اوسکو کہ شکر گذاری تیری کرے تحقیق بقا نہین اوس نعمت کو کہ کفران کری
اور زوال نہین ہے اوس نعمت کو کہ شکر کرے تو اور رکھا شریف جسوقت کہ پرہیزگار ہووے متواضع ہوتا ہے
اور خسیس جو پرہیزگار ہووے متکبر ہوتا ہے اور رکھا مراد کلید لجاجت کی ہے اور لجاجت کلید آگاہی کی اور رکھا
علم بہتر گنج سے ہے گنج تجکو نگاہ رکھنا نچاہیے اور علم تجکو نگاہ رکھنا چاہیے اور بیچ تضیع مال اپنے کے اور اصلاح
مال اونکے مت کوشش کر کہ مال تیرا وہ ہے کہ ذخیرہ آخرت کا کرے تو اور وہ کہ میراث واسطے دوسرون کے
چھوڑے تو ملک دوسرون کی ہے اور رکھا احمق ہرچند صاحب جمال ہووے ساتھ اوسکے صحبت نرکھہ کہ شمشیر ہرچند
خوب رخسار ہے زشت کردار ہے اور رکھا تین شخص کو تین وقت پہچانا چاہیے حلیم کو نزدیک غضب کے شجاع کو
نزدیک خون کے برادر کو نزدیک حاجت کے اور رکھا نیکی کو کہ ساتھ لوگون کے کرے تو اور بدی کہ لوگ ساتھ تیرے
کرین فراموش چاہیے کرنا اور رکھا خوشخوئی یعنے خوے خوش و خوب خویش بیگانگان ہے اور بدخوئی یعنے
خوے بدبیگانہ خویشان ہے۔ سعدی شیرازی نے فرمایا ہے **بیت** بندہ حلقہ بگوش ار نوازی برود ✣
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش ✣ اور رکھا آخر سخن عاقل بہتر متکلم جاہل سے **فصل پانچوین** بیچ ذکر
حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت دانیال علیہم السلام کے کہ ضمن خرابی بیت المقدس بسبب توجہ اعدا
بنی اسرائیل پر مرقوم ہے۔ واضح ہو کہ ہرچند نام ان تینون پیغمبر بزرگوار کا صراحتاً کلام حضرت ملک العلام مین
مذکور نہین مگر بالاتفاق جمہور مفسرین اسپر ہین کہ سورہ بنی اسرائیل مین بیچ ذیل آیہ وافی ہدایہ کے ذکر انہین
تینون کا فرمایا ہے اور مراد عبادسے یہی بندہاے خاص ہین **قال اللہ تبارک و تعالی** وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا
لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

یَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا یعنے اور حکم کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب کے البتہ فساد کروگے بیچ زمین کے دوبارہ اور البتہ غالب آؤگے تم غالب آنا بڑا پس جب آوے گا وعدہ پہلا اون دونون مین کا اوٹھاوینگے ہم اوپر تمھارے بندے ولے ہمارے لڑائی والے سخت پس پیٹھ گئے بیچ گھرون کے اور ہے وعدہ پورا کیا گیا پھیر پھیر دیا ہمنے واسطے تمھارے غلبہ اوپر اونکے اور مدد دی ہمنے تمکو ساتھ مالون کے اور بیٹون کے اور کیا ہمنے تمکو بہ لوگو نمین اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے واسطے جانون اپنی کے اور اگر برائی کروگے پس واسطے اوسکے ہی پس جب آوے گا وعدہ دوسرا تو کہ برا کردین منہ تمھارے کو اور تو کہ داخل ہو مسجد مین جیسا داخل ہوئے پہلے بار اور تو کہ ہلاک کرین اوس چیز کو کہ غالب آئی تھی ویران کرنے کو شتاب ہے کہ رب تمھارا یہ کہ رحم کرے تمکو اور اگر پھر آؤگے پھر آوینگے ہم اور کیا ہمنے دوزخ کو واسطے کافرون کے گھیرنے کی جگہ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے انکا بیٹا رجعم بنی اسرائیل پر مسلط اور حاکم ہوا اور حال اوسکی خلافت کا ایسا تھا جیسا کہ امت محمدی علیہ السلام مین خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت اور بزرگی مین ہے اور ملوک اسباط کی مثال اسی کی جیسے کہ اور لوگ اطراف دنواح کے عہد خلفا مین تھے ولیکن باوجود اسباط کے زیر حکم اور تابع اسکے دو فرق جو نسل حضرت داؤد علیہ السلام تھے یعنے اولاد یہوداہ اور بن یامین ہوئے اور دس فریق باقی پراونھین مین سے اور دس بادشاہ ہوئے کہ اونکو ملوک الاسباط کہتے ہین اور یہ دسون بادشاہ اطراف فلسطین وغیرہ مین منتشر ہوئے مگر رجعم بیت المقدس ہی مین رہا اور پانچ برس تک سنہ جلوس سے اون دونون فرقون پر حکمرانی کی مگر سال ششم مین سیشناق نام فرعون مصر نے لشکر کشی کی اور رجعم صف آرا ہو کر اوس سے لڑا اور اس قتال و جدال مین بہت مال و منال اور عمارات قدیمہ اکثر بلا بسبب تاخت و تاراج تباہ و برباد ہوئی مگر رجعم بدستور اپنی مملکت پر قائم رہا اور سنہ نور رجعم نے ایلیہ بضم یا اور تشدید لام وہاے زدہ کہ چھارنسخ مصر پر واقع ہے تعمیر کیا اور یہ کثیر العیال کہ اٹھائیس ۲۸ بیٹے پیدا ہوئے سولے لڑکیون کے اور سترہ برس کل بادشاہت کی اور اکتالیس ۴۱ برس کی عمر پاکر سنہ ۹۲ موسوی مین راہی ملک بقا ہوا اور بعد اسکے اسکا بیٹا مسند نشین ہوا اور اسیطرح مرۃً بعد اخری چند بادشاہ اسکی نسل سے حاکم بنی اسرائیل اور تخت نشین بیت المقدس ہوئے اور آخر الامر جب مملکت سلیمانی نے ایک انکی اولاد مین

کہ موسوم بہ صدقیا یا صدیقہ تھے اور اوسکے پاؤں میں کچھ خلل و قصور تھا انتقال کیا تو باوشاہان اطراف مجوانب نے
بنا بر ضعف سلطنت اسکے جمع مملکت کی اول جسنے کہ اوسے شکست کشتی کی ایک جزیرے کا بادشاہ تھا لیکن نام اور بنا بر اسکے کہ وہ
زہرہ کو پوجتا تھا ندر کی کہ اگر بیت المقدس پر غلبہ پاؤنگا تو اپنے بیٹے کو زہرہ کی واسطے قربان کرونگا اور ایک روایت
سے بخت نصر اس ملک کا کاتب تھا جب لشکر جرار ظاہر بیت المقدس پر نزول کیا حضرت ارمیاء نبی
ایک ہوا بھیجی کہ اوسنے اوسکی سپاہ کو ہلاک کر دیا اور لشکر اور بخت نصر نے اوس بلا سے نجات پاکر بطرف وطن
مالوف بحال خراب اور تباہ مراجعت کی اور فرزند باوشاہ نے بسبب استماع کلام پدر در رباب نذر و قربانی باتقاضا
بخت نصر فرصت جانکر باب کو قتل کیا اور اوسنے کسی حیلے سے بادشاہ زادہ کو گزند قوم و لشکر سے بچا کر مملکت میں
بخوبی تمام تصرف کیا اور بعد اس قضیہ کے بادشاہ موصل اور آذربائیجان نے کہ ایک دو مرتبہ سے بیجز تھا بقصد
بیت المقدس لشکر کشی کی اور جبکہ اوس نواحی میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو باہم کر جنگ و جدل درمیان آئی تا
دونوں مع اکثر اہل لشکر مقتول ہوئے اور بقیۃ السیف نے راہ فرار اختیار کی غرضکہ بادشاہ حقیقی نے شعیہ یان
بجاری اور دشمنان دینی کو جلد آمد و شد و سعتوں اور یاروں کے بسرعت تمام پہنچایا اور بنی اسرائیل اموال
و اسباب انکے حوزہ تصرف میں لانے بعد ازیں بسبب وسعت عصیان پذیر ہو کر بقتل انبیا اقدام کیا اوسوقت بخت نصر
بادشاہ بابل نے بیت المقدس میں جاکر اوس بلدہ طیبہ کو تسخیر اور جبراً لیا اور اوس دیار میں خرابی عظیم اوسسے
وقوع میں آئی اور جب سنجاریب نے اپنی مملکت میں مراجعت کی بنی اسرائیل نے جمع ہو کر پھر بنیاد فسق و فساد کی
لاجرم منتقم حقیقی نے حضرت ارمیاء کو بتاج نبوت سرفراز کر کے بنا بر ہدایت اور ارشاد اوسکے مامور فرمایا اور اوس بیمروت
اس پیغمبر خدا کو بعد از ستم اور ضرب شدید اور محبوس کیا اور حضرت جبار منتقم نے بخت نصر کو کہ بروایت محمد بن جریر
طبری سلک اولاد کود رزسپہ سالار کیخسرو میں انتظام رکھتا تھا بنی اسرائیل پر غلبہ دیا تا آنکہ تیغ بے دریغ امین
چلی اور بیت المقدس کو باتش قہر جلا کر و زر اے یہود کو قید کر کے بابل میں لے گیا یہ روایت قول تنبیہی اور ایک
جماعت اور مفسرونکا ہے اور حسب مقام پر جو اور اقوال اور روایتیں ہیں بیان کیجاوینگی انشاء اللہ تعالے جمکا
صدیقہ رضے اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو روایت کی ہے مضمون اوسکا یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل
عصیان اور طغیان سے گذرا اور انھوں نے بقتل انبیا مبادرت کی خدا تعالی نے بخت نصر کو انکی طرف متوجہ فرمایا

اور اوسنے بعد محاصرہ بیت المقدس کو فتح کیا اور ستر ہزار آدمیون کو بعلت خون ذکریا مارڈالا اور اسباب آرایش اور زیور بیت المقدس ستر ہزار خروار اور بعضے کہتے ہین لاکھ خروار بھر کر زمین بابل مین لیگیا۔ حذیفہ کہتے ہین کہ کھا مینے یارسول اللہ عظمت اور آراستگی بیت المقدس اسقدر ہوگذری ہے فرمایا ہان حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوس شہر کو چاندی اور سونے اور یاقوت وغیرہ سے بنایا تھا کہ شیاطین بفرمان اونکے اس جنس کی چیز زمین سے جو چاہیے ہوتا اوسیوقت لیکے حاضر کرتے تھے اور بخت نصر رومی سات بنی اسرائیل کو لیگیا اور یہ سو برس تک اوسکے تحت حکم رہے۔ بعد ازین بادشاہ کورش نام ہوا اور اوسنے پھر بنی اسرائیل کو وہان بھیجا اور تمام سامان آرایش اوسکا انکے ساتھ کردیا کہ پھر وہ شہر معمور اور آباد ہوا اور سو برس تک یہود اطاعت فرمان بجالائے بعد اسکے دوبارہ انھون نے پھر بنیاد عصیان برپا کی حق عزاسمہ نے بادشاہ روم کو انپر مسلط کیا کہ وہ سب حلیہ بیت المقدس روم مین لیگیا مسرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب حضرت مہدی آخر الزمان پیدا ہونگے تو حلیہ بیت المقدس کو ایک ہزار اسی کشتیون مین رکھکر بموضع اصلی ارسال فرماوینگے واللہ اعلم بالصواب **اور روایت** محمد بن اسحاق مغازی مین اس سطح پر ہے کہ خدا تعالی نے موسی بن عمران کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل دو نوبت زمین مین فساد کرینگے اور بہت سے بعد پھیر عہود معاصی کے مرتکب ہونگے اوس ہنگام مین شیت الہی اسطرح پر جاری ہوئی تھی کہ ہر بادشاہ کے زمانی مین پیغمبر مبعوث ہوتا تھا کہ اوسکو تعلیم اور ارشاد کرتا تھا اور مصالح اور مفاسد ملک اوسکو کہتا تھا اور جب مملکت داری صدیقہ کو کہ شہر یار صالح عادل نامک تھے پھونچی حضرت شعیا ابن موسی مبعوث ہوئے اور انھون نے بظہور حضرت عیسی علیہ السلام اور جناب محمد صلوات اللہ علیہما بشارت دی چنانچہ اونسے منقول ہے کہ کھا و بشری اور ی مسلم یاتیک راکب الحمار یاتیک بعد راکب البعیر یعنے کھا خوش ہو تمین کہ یا دتمین مسلم آوے تجکو راکب الحمار یعنے حضرت عیسے بن مریم پھر آوے تجکو بعد راکب البعیر یعنے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بالجملہ جبکہ زمان صدیقہ مین بلغیانی اور نافرمانی بنی اسرائیل کی حد سے زیادہ ہوئی اور ہر چند کہ پیغمبر اور بادشاہ نے اوس جماعت کو نصیحت کی مفید نہ پڑی اور اثنائے اس احوال مین سنجاریب بادشاہ بابل نے چھ سو مرد محارب کے ساتھ متوجہ بیت المقدس ہوکر بعد از قطع منازل ظاہر اوس شہر پر نزول کیا اوسوقت کہ صدیقہ بزحمت پاے مبتلا تھے ہرگاہ حضرت شعیا نے صورت واقعہ صدیقہ سے ظاہر کی دیانت اس خبر سے خون نے انپر غلبہ کیا پوچھا یا نبی اللہ اس باب مین کوئی خبر آسمانی

آنکو پہونچی ہے حضرت نے جواب دیا کہ نہین اور متعاقب اسکے وحی الٰہی انپر نازل ہوئی کہ صدیقہ سے کہو کہ شرائط وصیت بجالاکر اپنے اہلبیت سے بنا بر ضبط مملکت خلیفہ مقرر کرے اوسنے یہ بات سنکر بے توقف بامور بہ قیام کیا اور پھر بصلوٰۃ و دعا اور تضرع و بکا مشغول ہوکر حضرت رب الارباب سے نجات بنی اسرائیل چنگال اعدا سے مسئلت کی چنانچہ مسئول اوسکا بغر اجابت مقرون ہوا حضرت شعیا کو وحی آئی کہ اس سے کہو کہ دعا تیری مینے مستجاب کی اور تجکو دشمن پر نصرت اور فتح یابی دی اور پندرہ برس تیری عمر پر زیادہ کیے اور باستعمال فلان دوا مرض پاسے شفا تجکو ارزانی فرمائی حضرت نے یہ اخبار مسرت افزا صدیقہ کو پہونچائین اسنے سجدۂ شکر ادا کیا اور بشکر نعمت الٰہی مشغول ہوئے اور موضع درد پر وہ دوا استعمال کی کہ اوس علت سے نجات پائی اور جب اہل قوم صبح کو خواب سے اوٹھے بتفحص شکر مصروف ہوئے سبکو بے جنگ و جدل مردہ پایا الا سنجاریب اور پانچ نفر اور اوسکے متابعون سے محمد بن اسحاق کہتا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ صدیقہ نے سنجاریب سے محاربہ کیا اور ہزیمت دی اور اوسکو مع پانچ امیرون کو ایک اونمیں سے بخت نصر تھا اسیر کیا اور علے اختلاف القولین صدیقہ نے حکم دیا کہ بادشاہ بابل کو مع اون پانچ نفر کے مغلول اور مسلسل کرکے ہر روز شہر کے گرد پھراوین اور ہر ایک کو دو درمیان جو کی ہر روز دیا کرین جب ستر دن اس تضییع پر گذرے ملک بابل نے صدیقہ کو پیغام بھیجا کہ میرے نزدیک مرنا اس زندگانی سے بہتر ہے اوسنے بعد سنے اس خبر کے چاہا کہ اوسکے قتل کے واسطے حکم دیوے لیکن اس اثنا مین خطاب ربانی حضرت شعیا کو پہونچا کہ اوس سے کہو کہ سنجاریب کو قتل نکرے بلکہ باحسان و انعام اوس سے پیش آوے اور ملک بابل مین بھیجدیوے تاوہ اور نکو سخط اور غضب سے مطلع کرے چنانچہ صدیقہ نے فرمان خداوندی بجالاکر سنجاریب کو معزز و محترم رخصت کیا اور وہ اپنے دارالملک مین پہونچکر سات برس کے بعد بیمار ہوا اور بخت نصر کو اپنا ولیعہد کیا اور پھر چند روز کے بعد مرگیا۔ القصہ جب پندرہ سال موعود منقضی ہوئے صدیقہ جہان فانی کو چھوڑکر بعالم بقا خرامان ہوئے اور اوسکے مرنیکے بعد بنی اسرائیل باہد گر مخالف ہوکر لڑے اور ہوج اور مرج المنین واقع ہوا ہر چند حضرت شعیا قوم کو نصیحت کی کارگر نہوئی آخر الامر یہانتک نوبت پہونچی کہ انکے قتل کا قصد کیا اور انھون نے اون ظالمون کے ہاتہ سے تنگ ہوکر ہجرت اختیار کی اثنائے راہ مین دیکھا کہ ایک درخت پھٹا اور ندا کی کہ یا نبی اللہ میری طرف آؤ حضرت شعیا اوس درخت کی طرف جاکر اوسکے جوف مین پنہان ہوئے اور شیطان ملعون نے آکر گوشۂ جامہ کو

پکڑ لیا کہ وہ باہر رہگیا اور قوم عاصی نے جو تعاقب کیا تھا وہان پہونچکر بدلالت شیطان انکو مع درخت دو نیم کیا
اور مشہور یہ ہے کہ پیغمبر بمقطوع حضرت زکریا ہین چنانچہ عنقریب مشروحًا لکھا جاوے گا انشاء اللہ تعالی **فصل چھبیس**
آنا بخت نصر کا باشہر روایات شہر بیت المقدس مین — روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ائمہ اخبار نے اختلاف کیا ہے
اس امر مین کہ فساد بنی اسرائیل دوسری مرتبہ مین کیا چیز تھا بعضے کہتے ہین تکذیب ارمیا تھی اور ایک جماعت
لکھتے ہین کہ قتل یحیے بن زکریا تھا اور ہم دونون قول کو بتوفیق الٰہی بیان کرتے ہین — قول اول یہ ہے کہ
بنی اسرائیل مین ایک بزرگ تھے مؤید بتائید ربانی کہ اونکو دانیال اکبر کہتے ہین وہ ایکدن اثناے توریت پڑہنے مین
ایک آیت پر پہونچے کہ دلالت کرتی تھی اس امر پر کہ ایک شخص عنقریب بیت المقدس کو خراب کرے گا حضرت
دانیال نے محزون ہوکر مناجات کی کہ یارب کون ہوگا کہ بیت المقدس کا خراب کرے اور بنی اسرائیل پریشان
و پراگندہ ہونگے انکو خواب مین اعلام ہوا کہ خراب کرنے والا بیت المقدس کا ایک یتیم ہے دیار بابل مین بنجب نصر
نام حضرت دانیال جب بیدار ہوئے اپنا مال فراہم کیا اور عزیمت بابل کی اور بعد طے مراحل وہان پہونچے سنجاب ہوے
کہ امر سلطنت اور حکومت وہان کا اس سے متعلق تھا حضرت دانیال کو بلاکر پوچھا کہ سبب تمہارے آنے کا اس مملکت مین
کیا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنا مال یتیم اور محتاجون اس شہر پر تقسیم اور تفریق کرون بادشاہ نے اجازت ازانجا
فرمائی حضرت دانیال نے مدت مدید احوال یتامی اور مساکین تفحص کیا بخت نصر سے کسیطرح خبر اور نشان نپایا اتفاقًا
ایکدن انکا غلام کسی کام کو جاتا تھا اثناے راہ مین ایک لڑکے کو دیکھا کہ مریض اور بیمار خاک پر لوٹ رہا ہے غلام نے
اوسکا حال استفسار کیا اوسنے جواب دیا کہ مین ایک پسر یتیم ہون کہ قبل ازین بنا بر معاش اپنے اور اپنی ماں کے
لکڑیان چنکر بیچتا تھا اب اس حال سے پڑا ہون کہ تو دیکھتا ہے غلام نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے کہا بخت نصر غلام
جلد پہنچکر اپنے خواجہ کو مطلع کیا اور بموجب غلام بخت نصر کے پاس گئے حضرت دانیال نے اپنے خادم سے کہا
کہ اسکو نہلا دہلاکر گھر مین لیجا اور اسکی ماں کو بھی بعزت و حرمت لے آغلام کہے کے بموجب عمل مین لایا اور حضرت دانیال
متعہد اور تربیت انکی مصروف ہوے جب بخت نصر نے صحت پائی ایکدن حضرت دانیال نے اس سے کہا
کہ مکافات میرے احسان کے کہ بقدر طاقت تیرے اب مین تجھسے وقوع مین آئی کیا ہے اسنے کہا آپکے احسان کے
مکافات پر کیونکر قیام کرون کہ کسی چیز پر قادر نہین ہون حضرت دانیال نے کہا مین ایسا گمان کرتا ہون کہ تجھ قریب

برتبہ سلطنت پہونچے گا اور بنی اسرائیل پر بادشاہی کرے گا اب میرا یہ مطلب ہے کہ میرے اور میری اہلبیت کے
واسطے امان نامہ لکھدے بخت نصر نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ خوش طبعی کرتے ہین حضرت دانیال نے کہا لا
اور اس باب مین مبالغہ کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تو میرا ملتمس بجا لاوے تو مین ہزار درم تجکو دونگا بخت نصر اوسیطرح
انکی باتون کو ہزل پر محمول کرکر انکار کیے گیا آخر الامر انیال مان کے کہنے سے امان نامہ لکھا اور وہ زر خطیر اپنے قبضے مین
کیا۔ روایت کرتے ہین کہ بخت نصر قبل ازین لڑکون کے ساتھ جنگل مین جاکر لکڑیان چنا کرتا تھا اور وہ لڑکے اسکو سردار
اپنے اوپر قرار دیکر اسکی متابعت کرتے تھے جب ہزار درم اسنے یوسیا اپنے قدیم یارون کے واسطے گھوڑے خریدے اور اوس
جماعت نوجوان کے ساتھ بادشاہ کے دربار مین آنا جانا شروع کیا۔ اور چونکہ دراصل یہ خاندان اشراف سے تھا اور علم
کتابت اور ظرافت طبیعت رکھتا تھا لیکن محنت روزگار نے اسکو بیخواو ذلیل کر رکھا تھا اب جو سبب بزرمال ہیبت
ظاہری اسکی درست ہوئی تو جمال و کمال نے رونق پکڑی سنجاریب بادشاہ بابل نے کہ اسکی پیشانی سے علامات اقبال
مشاہدہ کین روز بروز اسکی قدر و منزلت زیادہ کی تا آنکہ بمرتبہ امارت پہونچایا **بیت** مرا بتجربہ معلوم گشت آخر حال
کہ قدر مرد بعلم است و قدر علم بمال ✤ بھر حال یہ بخت و اقبال جسبطرف توجہ کرتا تھا فتح و ظفر اسکے استقبال کو آتی تھی
ہرگاہ سنجاریب بیت المقدس مین اسکو ہمراہ لیگیا اور بسبب اتفاق دونون گرفتار ہوئے اور جنگام مراجعت خدمت
شاہ بابل مین آکر جسبطرح سے کہ اوپر مذکور ہوا سرگرداں جھڑا ملازمت بادشاہ مین بسر کرنے لگا حتے کہ ولیعہد ہوا اور
جب بادشاہ نے وفات پائی تو اوسکی جگہ قرار پکڑا اور اثنائے اس حال مین حکومت بنی اسرائیل ناشیہ
بن راموص پر اور نبوت حضرت ارمیا پر مقرر ہوئی تھی اور یہود نے اس ہنگام مین فسق و فساد اور جور و عناد
آشکارا کیا اور ہر چند حضرت ارمیا نے قوم کو موعظت اور نصیحت کی فائدہ نہ دیا اور بخت نصر افواہ اور شہرت سے
عصیانی اور طغیانی بنی اسرائیل کی سنکر بترتیب آلات حرب اور تجہیز ادوات طعن و ضرب مشغول ہوا تا بجانب
بیت المقدس توجہ کرے اس اثنا مین حضرت ارمیا صخرہ بیت المقدس پر آئے اور اپنا پیراہن چاک کیا اور خاک اپنے
سر پر ڈال کر قوم سے کہا کہ خدا یتعالی فرماتا ہے کہ نافرمانی سے باز رہو والا ایک جماعت آتش پرست تمپر مسلط
کرونگا کہ خوف از عقاب اور امید بثواب مجھسے نہین رکھتے ہونگے اور تمکو تیغ جدید یغ قلع اور قمع اور بیت المقدس کو
خراب اور منہدم کرین گے یہود نے کہا تو خداوند عالمیان پر افترا کرتا ہے کیونکہ ہرگز معبود اپنی مسجد کو خراب نہین کرتا

اور حاکم عادل اپنے دوستون پہ دشمنون کو مسلط نہین کرتا غرض کہ مطلق کسیکو التفات پندو نصایح پر نہوا بلکہ حضرت ارمیا کو مقید اور محبوس کیا چنانچہ اوسی ہنگام مین بخت نصر نے با لشکر بیشمار ظاہر بیت المقدس پر نزول کر کہ بنی اسرائیل کو محصور کیا جو مدت محاصرہ نے طول کھینچا اہل شہر نے لاچار ہو کر مفاتیح دروب اوسکو تفویض کین اور بخت نصر نے قتل عام کا حکم دیا مگر بڈھون اور بیمارون کو بجان امان دی اور حضرت دانیال اکبر کو طلب کیا معلوم ہوا کہ انھون نے بعالم بقا رحلت کی اور دانیال بن خرقیل کہ حکمت اور فطنت مین خلف دانیال اکبر تھے مع اہلبیت وہ امان نامہ کہ انکے باپ کو اوسنے لکھدیا تھا لیکر اوسکے پاس گئے اور بخت نصر نے وہ دیکھکر اپنے وعدہ پر وفا کیا اور انکو اپنی سطوت سے امین اور مطمئن محفوظ رکھا لیکن عمارت بیت المقدس کو بنیاد سے اوکھاڑا اور جلا دیا پھر توریت کے جلانے پر جرأت اور جسارت کی اور اثر غضب وظلم اسکا تمامی بلاد شام مین منتشر اور پراگندہ ہوا آخر کار ستر ہزار نفر فرزندان ملوک اور احفاد یہود کو اسیر و مقید کر کر مع مال فراوان کہ محاسب وہم اوسکے ادراک تعداد سے عاجز تھا اپنے دار الملک مین لیگیا اور حسب قتل و غارت سے فراغت پائی کہتے ہین کہ اوسکو آگاہ کیا کہ ایک پیغمبر نے پیغمبران بنی اسرائیل سے سب اس حادثہ کی تیرے آنے سے پہلے خبر دی تھی اور اوس روز اوسکو کشتون پر سے پکڑ کر فلانی جگہ قید کیا ہے۔ بخت نصر نے باحضار ارمیا فرمان دیا انسے پوچھا کہ تمنے اس امر کو کہان سے جانا تھا کہا حضرت عالم الغیب نے مجکو بہ نصیحت اور اندرز اس قوم کے بھیجا تھا اور جمیع قضایا سے خبر دی تھی بخت نصر نے کہا وہ کیا بری قوم تھی کہ اپنے پیغمبر کی تکذیب کر کر اوسکو مقید کیا اب اگر میرے ساتھ تم رہو تو سوا اے اکرام و احسان مشاہدہ نکروگے اور اگر تمکو خواہش ہے کہ اپنے بلاد مین امین ہو کر سکونت کرو بے خوف وخطر رہین رہو حضرت ارمیا نے جواب دیا کہ مین ہمیشہ سے امان خدای تعالے مین ہون اگر بنی اسرائیل میری تابعداری کرتے امان خدا مین ہوتے اور تجھسے اور تیرے غیر سے کچھ اون کو ضرر نہ پہونچتا۔ القصہ بخت نصر نے حضرت ارمیا کو رخصت انصراف دیکر آپ بجانب بابل عزیمت کی اور دانیال بن خرقیل کو مع اہلبیت دانیال اکبر اپنے ساتھ لیکر اعزاز و اکرام انکا کما ینبغی بجا لاتھا اور بعضے کہتے ہین کہ عزیر بن سرخیا جملہ اہلبیت دانیال اکبر سے تھے اور یہ جزو کا یہ عقیدہ ہے کہ زمرہ اسیرون مین سے آخر الامر سریر نبوت پر فائض ہوئے واللہ اعلم بالصواب۔ اور جو کہ حضرت ارمیا بخت نصر سے مخالف ہو کر دوام خرابی بیت المقدس پر رویا کرتے تھے اور ہمیشہ دعا مین بھی انکے ساتھ موافقت کیا کرتی تھین

لکھا ہے کہ اسی سبب سے انکا نام ہوا روایت ہے کہ بقیہ السیف بنی اسرائیل نے حضرت ارمیا کو حال سے
اطلاع دیا تب وہ بیاسے ناکامی سے نکل کر انکے پاس جمع ہوئے اور کھا قرین صلاح اسطرح پر ہے کہ جانب مصر چلیے اور
وہان ظل حمایت حاکم عادل مین بفراغت بسر کیجیے چنانچہ انکے ساتھ آپنے موافقت کی — ایک طائفہ ناقلان اخبار
لکھتا ہے کہ بخت نصر مخمور ولایت شام مین تھا کہ بقایاے بنی اسرائیل مع حضرت ارمیا بولایت مصر گئے اور یہ خبر اسکو
پہونچی اسنے بادشاہ مصر کو نامہ ارسال کیا اس مضمون کا کہ کچھ میرے بندونمین سے بھاگ کر اس ولایت مین آئے ہین
انکو یہان بھیجدیا چاہیے اور اگر اس باب مین اہمال و تغافل عمل مین آویگا تو وہی حال مصر کا ہوگا جو بیت المقدس کا
ہوا بادشاہ مصر نے جواب دیا کہ یہ جملہ احرار و اشراف سے ہین اور ہماری پناہ مین آئے ہین آئین مروت مین جائز
نہین کہ ایسے لوگون کو بھیجدون اور اثناے ان حالات مین حضرت ارمیا نے قوم کو از روے شفقت کہا کہ جرائم
اور اوثام سے توبہ اور استغفار کرو والا بخت نصر اس دیار مین آکر اپنے سخط و سطوت سے تمکو تہیب پہونچاویگا
جیسا کہ بنی اسرائیل سابق کو پہونچا انھون نے کہا یہ کیا بات ہے بخت نصر قوت مقاومت ہرگز اس بادشاہ سے
نہین رکھتا ہے اور اوسیطرح معاصی پر اصرار کیا اور حضرت ارمیا قوم کو کنارہ نیل پر لیگئے اور چار پتھر قریب
یکدگر ایک جگہ پوشیدہ کیے اور کہا جب بخت نصر اس مملکت پر مستولی ہوگا تو اپنا تخت اس مقام پر رکھے گا چنانچہ
چارون پاے اوسکے تخت کے ان چارون پتھرون پر ہونگے — القصہ جب بخت نصر نے حاکم مصر کا جواب سنا
مع فوج جرار اوس دیار پر متوجہ ہوا اور بعد جنگ اپنر غالب آیا اور بنی اسرائیل کو گرفتار کیا اور حضرت ارمیا کو بھی
اوسمین پایا اور انپر خفا ہوکر کہا مینے تجھپر احسان اور تجکو اس قوم مین سے مستثنی نہین کیا انھون نے کہا درستا ہے
کہا پھر تونے دشمنون کے ساتھ موافقت کیون کی جواب دیا کہ انکو از روے نصیحت مینے کہا کہ تو اس دیار پر غلبہ
پاویگا اور بنابر علامت صدق اس کلام کے چار پتھر اس مقام پر دفن کر دیے ہین اور بنی اسرائیل کو خبر کر دی ہے
کہ تیرے تخت کے کونے ان چارون پتھرون پر منطبق ہونگے بخت نصر نے اس حدیث سے متعجب ہوا اور بعد
از تفحص جب صدق سخن انکا اسپر روشن ہوا حضرت کو اختیار دیا کہ جہان چاہین چلے جاوین اور جب بخت نصر
ممالک مصر و شام سے پھر کر بابل مین آیا بروا متنان اسنے درباره دانیال بن حزقیل اور اہلبیت دانیال اکبکر
زیادہ کیا چنانچہ مجوس نے دانیال پر حسد لیجا کر کہا کہ اوس شخص کو تربیت کرتا ہے کہ دین مین تیرا مخالف ہے اور یہ کہا

نہین کہاتا ہے اسنے حضرت دانیال کو ایک دعوت مین بلاکر معلوم کیا کہ مجوس اور روساے قوم اس قول مین صادق ہین آخر الامر اس بات سے خفا ہوکر حضرت دانیال کو قید کیا حضرت مجوس تھے کہ بخت نصر نے ایک خواب ہولناک دیکھا اور اپنے کاہنون اور معبرون کو بلاکر کہا کہ مینے رات کو خواب کو دیکھا ہے ہولناک تمکو اوسکی تعبیر دینی چاہیے انھون نے کہا کہ بادشاہ بیان فرماوے تاہم تعبیر عرض کرین اوسنے کہا کہ غایت فزع سے خواب کو بھول گیا ہون اونھون نے کہا جو خواب کہ سنا نجاوے اوسکی تعبیر کیونکر دیوین بخت نصر نے اس کلام سے خشمناک ہوکر کہا کہ تون سے تمکو اسواسطے تربیت کیا تھا کہ ایسی ایسی مشکلین عقدۂ ابہام و اہمال مین زہین اب تین روز کی مینے تمکو مہلت دی اگر میرے خواب کی تعبیر بیان کی تو بہتر والا سبکو مار ڈالونگا اور اس خبر نے شہر مین اشتہار پایا تاآنکہ بسمع ہمایون دانیال بھی پہونچی انھون نے زندان بان سے کہا کہ بادشاہ سے کہو کہ تیرے خواب کی تعبیر دانیال جانتا ہے اوسنے کہا اس بات سے درگذر کرو ایسا نہو کہ تجھکو اوس سے کچہ آسیب پہونچی حضرت نے مبالغہ سے کہا کہ اس کلام تو اوس تک پہونچاوے دُر نمین زندان بان نے صورت واقعہ معروض رائے بادشاہ کی اوسنے فی الفور حضرت دانیال کو طلب کیا اور کیفیت خواب اور تعبیر دریافت کی حضرت دانیال نے کہا تو نے دیکھا ہے کہ ایک صنم عظیم زمین پر کھڑا تھا کہ سر اوس کا سونے کا اور گردن چاندی کی اور کمر تانبے کی اور پنڈلیان اوسکی لوہے کی اور پاؤن کے پنجے کیکر یون کے اور اوسوقت تو اوسکی طرف دیکھ رہا تھا کہ ایک پتھر آسمان پر سے اوسپر گرا اور اوسکو ایسا چور اکر دیا کہ تجھکو گمان ہوا کہ تمام جن و انس جمع ہوکر اجزاے اوس بت کو جدا نکر سکین گے اس اثنا مین ایک ہوا چلی کہ اوسنے ذرہ ذرہ اوس بت کا اوڑا کر جمع کیا اور وہ پتھر اتنا بڑا ہوا کہ تمام زمین اوس سے بھر گئی اور بغیر آسمان اور اوس پتھر کے کچہ نظر نہ آیا بخت نصر نے کہا صورت واقعہ ہیچ ہے بے زیادہ اور نقصان اب اسکی تعبیر بیان کر حضرت دانیال نے تقریر کی کہ صنم نمونۂ زمان ملک ہوا اور سر زرین اوسکا ملک ہے مستحسن تیرا اور گردن اوسکی تیرے فرزند کیطرف اشارہ ہے اور وسط اوسکا کنایہ اورون کی ملک ہی ہے اور پتھر کیطرف حکومت تیری فرس ہی کہ بنیان قصر دولت انکا اوسط حالین زیادہ استحکام پاویگا اور خزف یعنی ٹھیکریان یعنی اس امور پر ہین کہ امر حکومت اور سلطنت آخر ایام مین ضعیف ہووی اور وہ جسنے آسمان پر سے اوتکر اوس بت کو توڑ ڈالا عبارت ایک پیغمبر ہوے کہ آخر زمانہ مین مبعوث ہونگا اور بادشاہون کو مقہور کرے اور دینون کو منسوخ فرماویگا اور شریعت اوسکی تا قیام قیامت ہے بخت نصر نے کہا اے دانیال تجھکو مین یہ نہین جانتا کہ حق نعمت اوسکا تجھسے مجھپر زیادہ ہووی بسبب تعبیر اس خواب کے کہ تو نے بیان کی مین چاہتا ہون کہ تیری مکافا

تقدیم پہونچاؤن ایک امر ان تین چیزونمین اختیار کرے اگر تیرا مطلب یہ ہے کہ اپنی شہر کو مراجعت کرون تجکو رخصت کردون کہ تو جا اور جو بقعہ کہ خرابی اوسمین عائد حال ہو عمارت سے بحال کر اور اگر تو چاہے کہ تیرے اور تیرے اصحابون کی وسطے نامہ و منشور لکھدون تاجس جگہہ کہ میرے قلمرو مین اوقات بسر کرے تجکو عزیز اور محترم رکھین اور اگر تجکو میل ہو کہ میرے پاس رہے تیری باب مین حتے المقدور نکوئی کرونگا حضرت دانیال نے جواب دیا کہ ارادہ حق جل و علی ہمارے دیار کی خرابی پر مطلق ہوا ہے کہ کوئی عمارت اوسکی عہدہ برا نہین ہوسکیگا اور مین تیرے نامہ کی امان کو ساتھ احتیاج نہین رکھتا ہون کسواسطے کہ جس مقام مین رہونگا امان پروردگار میرے شامل حال رہیگی اور جو کچھ میرے اور میرے اصحاب کے روزگار کے موافق ہے یہ ہے کہ تیرے دارالامارت مین متوطن رہون ہمگان حضرت دانیال نے مصاحبت بخت نصر اختیار کی بادشاہ نے اولاً اولاد نامدار اور امرای رفیع المقدار اور اعیان دولت اور اشراف ولایت اپنون کو جمع کیا اور کہا دانیال ایک مرد حکیم ہے اور صاحب رای اور خردمند کہ حق تعالی نے بواسطہ انفاس نفیسہ اوسکی مجکو رنج خواب ہیبت ناک سے نجات دی مین تدبیر امور مملکت اور نظم احوال لشکر و رعیت برای صائب اور فکر ثاقب اسکے تفویض کرتا ہون اگر کسی امر مین میرا حکم اور اوسکا اشارہ صادر ہووے چاہیے کہ میرا فرمان کان نہ لگین جانکر اوسکے صوابدید کو مرجع رکھو اور حضرت دانیال معالج عزت و حشمت اور رکنت و عظمت پر ارتقا کیا دوبارہ پھر ضمائر روسای بابل نے نار حسد سے اشتعال پایا مجموع خواص اور ترتیب یافتگان دولت نے بخت نصر سے عرض کیا کہ بیشتر ہنا برسکے کہ کوئی نزدیک تیرے ہمسے زیادہ عزیز نرہا اور دشمنونکو یار انہوا کہ مہابت اور سیاست ہمارے پاؤن اپنی حد سے باہر رکھین اور اب بواسطہ دخل اس بندہ امیر ایلی کی امور کلیہ اور جزئیہ مین اوسبب ہمارے انزوا کی زوایای خمول اور گمنامی مین خلل فاحش نے مہمات ملک مین راہ پائی اب بادشاہان اطراف نے تیری سلطنت اور ہماری غرض مال مین طمع کی ہے اور یہ سب بنا بر ضعف رای اور نقصان عقل اور سوء تدبیر تیرے ہے اسنے جواب دیا کہ جسطرح سے تم کہتے ہو ذرہ بھی فتور نے میری رای اور تدبیر مین راہ نہین پائی ہے مینے دانیال کو مرد حکیم ہشیار دل پایا ہے کہ اوسنے مجکو محنت و غم نجات بخشی اور تمکو باین عقل و فطانت اوس کار مین عاجز اور زبون دیکھا اسواسطے مینے بجہت صلاح و ضبیع و شریف تمام حل و عقد امور اور عنان مصالح جمہور اوسکی کف کفایت مین کی پھر عظمای قوم نے اوسکو وسوسہ مین ڈالکر کہا کہ یہ اسرائیلی گمان کرتا ہے کہ میرا ایک آلہ ہے کہ امور مخفیہ اور قضایای نہانی پر مطلع کرتا ہے بخت نصر نے جواب دیا کہ درست اوسکا زعم ہے غلط نہین کہا تو ہمکو اجازت دی کہ تیرے واسطے ہم بھی ایک آلہ بناوین کہ اوسکی آلہ سے اعظم ہووے کہ سب اشیا سے خبر دیوی اور رسول نخ مہمات مین معاونت کریگی اسنے کہا اگر اس عہد سے تم باہر آسکو مین مانع نہین ہون اون احمقون نے رخصت لیکر کاریگرونکو

جمع کیا انھون نے ایک بت لمبا چوڑا سا معمہ نیات سے ترتیب دیا اور تاج زرین مرصع بجواہر آبدار اوسکے سر پر رکھا اور ایک
مقام پر بہت سی آگ جلا کر خلق کو اوس بت کے سجدہ کی بواسطے تکلیف دی اور جس نے اوسکا سجدہ کرنے کا انکار کیا اوسے
اوس آتش شعلہ افروز مین ڈال دیا چنانچہ جمعے کثیر بنی اسرائیل مین سے اس واقعہ مین ہلاک ہوئے اور اسکیدن تمام
سال مین عید کا مقرر کیا کہ بذبائح اور قربانی مبادرت کرتے تھے اور اوس روز عید مین دانیال بن خرقیل کو ایک
قول سے مع تین نفر اہلبیت دانیال اکبر کے بزرخصت بخت نصر آگ مین ڈالدیا اوسنے بام قصر پر سے اوس آگ کی طرف نظر کی
دیکھا کہ پانچ شخص وہان متوحش بیٹھے ہوئے ہین کہ ایک اونمین سے مانند ایک جانور کے دو بال رکھتا تھا کہ وہ انکو اوسی وقت
مشاہدہ اس صورت غریب سے عجب زاسپر غلبہ پایا اور اوسنے آواز دی کہ آگ مین سے نکل آؤ رفقای اربعہ بسلامت نکل کر
بخت نصر پاس چلے آئے اوسنے پوچھا کہ وہ کہ درمیان آتش تمکو اپنے پرورش نیکیا جعل رہا تھا کون تھا حضرت دانیال نے کہا وہ
فرشتہ تھا مامور جانب پروردگار ہمارے تا مضرت آتش اپنے بندون سے باز رکھے اوسنے معاتب ہوکر کہا کہ تمکو تمنی سوا تعالے
کسواسطے مطلع نکیا تا قوم کو اس حرکت ناشائستہ سے کہ نسبت تمھاری انس صادر ہوئی منع کرتا مین انھون نے کہا بواسطے اسکے
کہ تیری قوم کو قدرت حق سبحانہ تعالی معلوم ہووے اور جانین کہ آفریدگار عالم انپر دوستونکی کیونکہ جراست کرتا ہی بخت نصر کو تنبیہ
حاصل ہوئی اور انکا اکرام اور احترام زیادہ کیا **منقول ہے** کہ بعد بخت نصر نے ایک خواب بابل مین دیکھا جب بیدار ہوا
اپنی قوم کے عظما کو کہ دعوی کہانت اور تعبیر کرتے تھے طلب کیا اور کہا مینے ایک خواب پریشان دیکھا ہی اور دیکھنا چاہتا ہون کہ
اوسکی تعبیر سے خبر کرو انھون نے کہا تو ساحرون کو اوستاد ونسے مصاحبت رکھتا ہی اور اونکو منکا خواب اپنے پاس بلاتا ہے
تا بوقت تعطیل حواس تجکو خوابھای شوریدہ دکھائی دیوین اور فزع اور نزع مین ڈالین اور اونکی تعبیر کرسکے ہو بخت نصر نے
فوراً خشم ناک ہوکر اس مقال کا یہ ہی کہ قبل از مجالست دانیال ایسے واقعات نہین دیکھتا تھا بخت نصر نے پوچھا
کہ میری باتکی جواب مین سوای اس کلام کے کچھ اور نہین جانتے ہو کہا نہین اسواسطے کہ اونکو مجلس مین سے نکالدیا - اور حضرت دانیال کو طلب کیا
اور اپنا خواب اور اوسکے نسیان کا حال کہا اور تعبیر پوچھی حضرت دانیال نے مہلت طلب کی اور خلوت مین جاکر دو رکعت نماز گذاری
اور بعلم صواب سے علم بکیفیت خواب اور تعبیر رسائی کیا چنانچہ حضرت ہی نے انام فرمایا انام چگونگی منام سے انکو آگاہ فرمایا انھون نے
دربار مین آنکر کہا کہ حضرت آفریدگار نے کشف اسرار یون فرمایا کہ تشرف اعلام ارزانی کیا ہی کہ خواب مین تو نے دیکھا ہی کہ **ایک درخت**
عظیم سر بر آسمان کشیدہ ہی اور طیور اوسپر جمع ہین اور اوسکے سایہ مین وحوش مساع فراہم ہین اور تو اوسکی طرف دیکھتا ہے

اور حسن اوس درخت سے اور جمعیت طیور و سباع سے تعجب کرتا ہو کہ اتنا ہی اس حال مین ایک فرشتہ آتا ہوا دکھائی دیا اور
چاہا کہ اوس درخت کو قطع کرے کہ ناگاہ ایک اور فرشتے نے ندا کی کہ پروردگار عالم فرماتا ہی کہ اس درخت کو جڑ سے نہ قطع کرو بلکہ کچھ کاٹ ڈالو
اور کچھ چھوڑ دو ہی اور تو نے مشاہدہ کیا کہ اوس فرشتے نے اوس درخت کی شاخین کاٹ کر وحوش و طیور کو متفرق کیا اور جڑ اوسکی زمین مین
اور تغییر تمام اوسکی نضارت اور تراوت مین عائد ہوئی بخت نصر نے کہا واقعہ تمنی سچ بیان کیا اب کہو کہ تعبیر اسکی کیا ہے حضرت نے
کہا کہ درخت تو ہے اور طیور اہل و فرزند اور حشم اور لشکر اور وحوش و سباع کہ اوس درخت کی سایہ مین قرار پذیر ہین تیری رعیت
ہین کہ تیری ظل رعایت مین بسر کرتی ہین اور تو مغضوب الٰہی ہوا ہی بواسطہ اسکے کہ ارکان دولت اپنی کو بت کرنے مین اجازت
وحی ہی ایزد تعالی نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ تجکو ہلاک کرے اور بعضو کو تیری نسل مین سے چند روز کو چھوڑ دی اوسنے کہا حضرت خداوند تعالی
میرے سانہ کیا کریگا حضرت نے جواب دیا کہ جبتک تجکو معرفت بکمال قدرت الٰہی حاصل ہووے بامر قادر بیچون سات برس مصور
جمیع مخلوقات بنا بر عبرت بر سبیل ہدایت رہیگا اور بعد گذرنے اس مدت کے پھیر بہیئت انسانی اور صورت اول معاودت کریگا
بخت نصر نے کہا توبہ اور تصدق اسباب مین مفید ہی یا نہین حضرت دانیال نے جواب دیا کہ اب تبدیل تقدیر مبرم ممکن نہین قضاے
ازلی جسطرح پر جاری ہوتی ہے وہی ہوتا ہی اوسنے بعد سنے اس حدیث کی منصب سلطنت اپنی فرزند کو تفویض کیا اور آپ گوشہ گزین
ہوکر زاویہ حرمان مین بگریہ و فغان مشغول ہوا اور جب ایک ہفتہ اس قضیہ پر گذرا اوس مکان کی کوٹھے پر آیا تا ہوا خوری کرے
کہ ناگاہ بقدرت الٰہی پر نکال کر اور چونچ پیدا کر کر بصورت عقاب مسخ ہوا اور سب طیور کو مقہور اور مطیع اپنا کیا اور یہ خبر تمام دنیا
مین شایع ہوئی کہ ایک جانور ایسا پیدا ہوا ہی اور پھر بصورت اور طائرونکی متشکل ہوکر اپنا ہی جنس پر غلبہ کرتا تھا کہ سات برس تک ہر
بشکل دگر متشکل ہوا کیا اور پوشیدہ نہ رہی ہر چند یہ قضیہ عقل سے دور ہی لیکن کمال قدرت الٰہی سے بعید نہین کسواسطے کہ اکثر انبیا سابقین
مسموع ہوئی ہین مگر فرزند نہین ہی اور کسی بشکل اول عود نہین کیا یہان شاید کسی مصلحت کی بمرضی حضرت مصور حقیقی اسیطرح پر ہوئی ہو
اور اوس ایام مین حضرت دانیال بنیابت پسر بخت نصر بر رعایت رعیت و لشکر مشغول ہوا کر اکثر اوامر و نواہی پسندیدہ سے باز رکھتے تھے اور وعدہ کیا کرتے
تھے کہ عنقریب بخت نصر یہان پھر آکر پر تو التفات تمپر ڈالیگا۔ وہب بن منبہ کہتا ہی کہ آخر الامر بہیات بشر اپنی گھر مین آیا اور قادر بیچون نے اوسکو صورت
اصلی ارزانی فرمائی اور اوسنے غسل کیا اور منزل خاص مین سے شمشیر کشیدہ باہر آکر صفہ بار مین قرار پکڑا اور ارکان مملکت اور اعیان دولت اور رعایا اور حشم
اور خدم کو جمع کیا اور کہا مین اس سے پہلے جاد کو پوجتا تھا کہ کچھ نفع اور ضرر اوس سے متصور نہ تھا اور اب بقدرت الٰہی واثق ہوکر بجز ذات الٰہی احدی الکمال امان
لایا ہون مجکو کوئی اس قوم مین میری مشابہت کرے جو میرے دوستو نمین سعد و ہو سے دوالا تمیشر تیز کرا و سیر حکم کرونگا اور ایک شبانہ روز کی مہلت دی تا سر صدق

مع اپنی اتباع اور اشیاع اپنی موصی اور موعد سیری پاس آوین سیخن کہکر خلوتخانہ مین چلا گیا اور اوسی شب مین نقد حیات بقابض ارواح تفویض کی
اور قصہ بخت نصر تواریخ مشہورہ مین اس تفصیل اور عبارت سے مسطور و مرقوم متعارفان خاصہ و عجیب الخطاب از قطویل ہی اندیشہ نکیا اور وہب بن
مروی ہی کہ جب پسر بخت نصر بعد وفات پدر امر سلطنت مین استقلال پایا از روے تمرد و استکبار ظرف اوانی بیت المقدس مین کہ شیاطین بقہرمان حفظ
سلیمان بنا کیے تھے گوشت خوک اور شراب کہانا پینا شروع کیا - ہر چند حضرت دانیال نے اوسکو اس فعل نامحمود سے منع کیا باز نرہا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ اوسنے
دانیال کو اپنی مجلس سے موقوف کیا اسکی ماں نے اوس سے کہا کہ تیرا باپ تجھسے عاقل تر یا وہ تھا اور دانیال کو مقتدا جانکر سب مہمات مین صلاح اور مشورہ لیتا تھا بہتر
اور مناسب یہ ہی کہ سوانح امور مین اوسکی سے مشورہ کرتا ہوا اور بحسب قضاے آوہ مین اوسکی تجاوز نرواز کرے اوسنے اوسکی شیم طالع نے کہا کہ ان باتون سے
درگذر کہ مین کیکوروی زمین پر اوس سے دشمن تر نہین جانتا ہون - القصہ دو تین نوبت عید کے دن اعیان ملک کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک پنجہ بہ ہویدا
ظاہر ہوا اور اوس کف دست پر تین کلمہ مکتوب تھے اور اوسیوقت غائب ہوگیا اور کسیکو حاضرین مجلس مین سے نجانا کہ وہ کیا لکھا تھا اس سبب سے ایک
وہم عظیم اور اندیشہ قوی نے خاطر بادشاہ اور رعایاے مملکت مین راہ پائی اور بخت نصر کے بی بی نے اوس سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہی کہ اس غم المسی سے رہائی پاوے تو دانیال
کو بلا کر شرائط عذر خواہی بجا لا اور اوس شکل کو اوس سے دور مین پیش کر دیکھہ کہ وہ کیا فرماتا ہی پسر نے زبان نامستحسن جانکر باعتذار حضرت دانیال
اشتغال کیا اور اوس امر مہم سے مستفسر ہوا حضرت دانیال نے کہا کہ اوس کف دست پر تین کلمہ مرقوم تھے کہ وزن خفیف ہے و وعد فا بخر بہ و جمع تفرق
پسر بخت نصر نے پوچھا کہ معنی ان کلمات کے کیا ہین حضرت دانیال نے کہا کہ یہ مرقوم ہے کہ اللہ تعالے نے اعمال تیرے وزن کیے اور اوسکی نزدیک سبک نکلے اور تیری عدد
ملک کیا اور اوسکی ایفا پر وعدہ فرمایا اور اسباب و حشمت تیرے کو جمع کیا اور متفرق فرماوینگا - یعنی پھر سوال کیا کہ یہ تفرقہ کب ظہور کریگا حضرت دانیال نے
جواب دیا کہ تین دن کی بعد تو مارا جاویگا اور یہ ملک دوسرے پر انتقال کریگا - یعنی بعد سنے اس خبر کے اپنی ایک خواص کو کہ اوسپر اعتماد تمام رکھتا تھا طلب کیا اور
اوسکو حکم دیا کہ در دولت پر حاضر ہو اور جسکو اوس دروازے پر بیٹھا دیکھے بلا تامل تین ضرب سے مار ڈالے جب وہ حضرت دانیال کے پاس سے نکلا اور عازم خواب سے
بیدار ہوا کہ تشویش زنی اوسپر شروع کی ہر چند اوسنے فریاد کی کہ مین ہون ولیعہد تیرا بادشاہ غیر نہین جواب دیا کہ تو جھوٹ کہتا ہی اور نزدیک تھا کہ اوسکو بہ تہ شمشیر عدم بلکہ بقہر جہنم واصل کیا اور بعد از فوت اوسکی عروس ملک کو اور نے آغوش مین لیکر در باب بقاے نبی اسرائیل اور حبس تمید یون عقلا سے
مشورہ کیا انمون نے کہا کہ بسبب یہ ہی کہ ہمارے بادشاہ ہونیکو یہونچا بواسطہ تعرض مستخفاف اس طائفہ کے تھا اب مصلحت یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو رخصت فرما کہ
اپنے وطن کو مراجعت کرین بادشاہ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حضرت دانیال مع اسباب زیور کہ بخت نصر بیت المقدس سے دار الملک مین لایا تھا سے
دیار کو لیجاوین لیکن کتب متفاریعین بطریق مرقوم ہی کہ جب ابو موسی اشعری زمان خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ مین مدینہ سے
مستولی ہوا ہنگام تفتیح ابواب خزائن ایک خانہ مقفل پر ہویدا حکم دیا کہ اس کو کھولین اہل سوس نے کہا اس مکان مین از قسم متاع دنیا کچھ نہین ہے

ابو موسی نے کہا پھر اسمین کیا چیز ہے کہ مقفل ہو جواب دیا کہ اسمین وہ چیز ہو کہ تمہاری کام کی نہین ہو اسنے مبالغہ کیا تا آنکہ اوسکو کھولا اور اوسمین ایک بڑا سا پتھر مفقود دیکھا پھر ہیات ایک حوض اوسمین ایک شخص طویل و عریض مرا ہوا چوکٹ پر پڑا تھا اور اوسکی ناک ایک بالشت کی دیکھنے والو کو دکھائی دیتی تھی ابو موسی نے اہل سوس سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہا یہ دانیال حکیم ہو پھر سوال کیا کہ اس مملکت مین یہ کیونکر آیا تھا جواب دیا کہ ایک مرتبہ اس شہر مین قحط عظیم پڑا تھا تب بادشاہ نے حاکم بابل سے التماس کیا کہ دانیال کو یہان بھیجدے یحیی تا برکت مقدم اور دعا اسکی اس مملکت کے اہالی اور موالی محنت قحط سے خلاص ہو دین چنانچہ ملک بابل نے انکو یہان بھیجدیا اور اونکی دعا سے بارش باران نازل اور وسعت عیش و رزانی طعام حاصل ہوئی سو اسطرح ہمارے شہر یار نے دانیال کو رخصت انصراف ندی اور باعزاز و اکرام یہان رکھا اور جب وفات پائی تو ہمنے کذا فی اس مقام مین رکھدیا جب کوئی بلا نازل ہوتی ہو تو ہم اس مکان مین آکر بدعا اور زاری مشغول ہوتے ہین تا حضرت مجیب الدعوات انکی برکت سے وہ بلا ہمسے دفع کرتا ہو۔ ابو موسی نے کیفیت واقعہ کو معروض رای فاروق اعظم کی کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی نے اوسکو حکم کیا کہ نعش حضرت دانیال کو وہان سے نکالکر اور کفن جدید پہناکر بطریق سنت مدفون کرین لہذا ابو موسی نے جو حسب فرمان تکفین اور تدفین انکی عمل مین لایا **فصل سابعہ** ذکر حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام مین تفسیر مدارک مین مذکور ہو کہ عزیر اسم عجمی ہے اور بقول طبری ارمیا اور بعبارت ایک پیغمبر سے ہو اور عزیر عربی ہے اور ارمیا عبری اور بعض مورخین کا یہ اعتقاد ہو کہ عزیر اور ارمیا اور عزیر کے والد بزرگوار کا نام شرحیا تھا اور ارمیا کی بابکا اسم حلقیا اور بعضے ناقلان اخبار کہتے ہین کہ حضرت عزیر اولاد انبیا بنی اسرائیل مین سے ہین اور اونکو صغر سن مین بخت نصر قید کر کے بابل مین لیگیا جب انکی چالیس برسکی عمر ہوئی اور قید بخت نصر سے نجات پائی حق سبحانہ تعالی نے انکو بشرف نبوت مشرف فرمایا اور اوس زمانہ مین علم بکتاب توریت انسے زیادہ اور کوئی نتھا ایکدن اوان جوانی مین اکلب الحمار بنا بر ایک معمے کے جاتے تھے کہ انکا ایک ویران گاؤن پر گذار ہوا اوس گاؤن کو ایک باغ مین انجیر اور انار اور عنب اور انجیر اور شیرۂ انگور کہ انکی پاس تھا بھی سے نکالکر پہنے رو برو رکھا اور حمار کو استوار بانده کر سیر ویرانہ کو پیادہ پا آگئے کو روانہ ہوئے اور اون شکیب فراز مین جمجمون اور دیوارون انتادہ پر پہونچے اور وہان استخوان بوسیدہ دیکھین اور کہا خدا یتعالی انکو کیونکر زندہ کریگا بعد اسکے ماریگا **کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی** اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ یعنے یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گاؤن کے کہ گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنی کہا کیونکر زندہ کریگا اوسکو اللہ پیچھے موت اوسکی کے پس مار ڈالا اوسکو یعنے عزیر کو اللہ نے سو برس تک پھر جلایا اوسکو اہل تاریخ معتبر سے منقول ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام جب کہ اعدا اور دشمنون سے بھاگ کر پوشیدہ اور پنہان اطراف جہا مین پھرتے تھے کہ انکا گذر ایک گاؤن پر قرای شام سے ہوا اور وہان ایک بہاڑ بغایت بلند نظر پڑا اور دیکھا کہ ایک جماعت انبوہ نصارا سے

اوس پہاڑ کی طرف چلی جاتی تھے حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا مقام ہے اور تم کہان جاتی ہو۔ اونھون نے کہا اس پہاڑ پر ایک دیر ہے اور وہان ایک راہب ہے کہ ہر سال ایکبار باہر آتا ہے اور ہمکو حلال اور حرام شریعت موسوی سے آگاہ کرتا ہے اور حل مشکل ہماری اوس سے ہوتی ہے حضرت بھی انکے ساتھ اوس پہاڑ پر گئے جب دیر کے دروازہ پر پہونچے ایک پیر کہن سال باہر آیا اور ایک مقام بلند پر بیٹھا بحر اسکے کہ چشم راہب حضرت پر پڑی دیکھا کہ ایک نور فرق ہمایون سے تا آسمان مرتفع ہے راہب نے اس صورت سے تعجب ہوکر آپ سے پوچھا کہ تم آشنا ہو یا بیگانہ فرمایا کہ تم مین سے نہین ہون کہا کہ شاید ملت مرحومہ مین سے ہو کہا ہان پھر پوچھا کہ اونکے عالمون سے ہو یا جاہلون سے جواب دیا کہ جاہلون مین سے نہین ہون راہب نے کہا اول مین تم سے سوال کرون یا تم مجھسے کہہ پوچھو گے حضرت نے کہا تمکو اختیار ہے راہب نے کہا پہلے مین سوال کرتا ہون فرمایا جو کچہ چاہے پوچھہ۔ راہب نے کہا سب کہتے ہین کہ بہشت مین ایکدرخت ہے کہ نام اوسکا طوبیٰ ہے اور ہم کہتے ہین کہ جڑ اوسکی حضرت عیسےٰ کے گھر مین ہے اور تم کہتے ہو منزل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین ہے اور علے کل التقدیرین بہشت مین کوئی بقعہ اور غرفہ ایسا نہین کہ اوس درخت کی شاخ اوسمین نہواب کہو کہ مثال اوسکی دنیا مین کیا ہے۔ حضرت نے جوابدیا کہ مثال اوسکی میان آفتاب ہے کہ جب وسط آسمان پر پہونچتا ہے تو کوئی مقام باقی نہین رہتا کہ اوسکی تجلی روشنی پذیر نہو۔ راہب نے کہا تمنے خوب تمثیل تام دی اور ہر جانب سے آواز تحسین بلند ہوئی۔ پھر پیر دیر نے پوچھا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان مین اتفاق ہے کہ اہل جنت بہشت مین طعام اور شراب کہاوینگے اور پیوینگے اور مشروبات اور مطعومات وہان کم نہین ہوتے اگر تم جانتے ہو تو کہو اسکی مثال دنیا مین کونسی ہے۔ حضرت نے فرمایا مانند اوسکے بیان کتاب خدا عزوجل ہے کہ ہر چند اہل تفسیر اور تاویل اوسکی آیات کی نکات بیان کرتے ہین اور دقائق اور حقائق اوسکے مین نکتہ سنج ہوتی ہین انتہا کو نہین پہونچتا اوسیطرح اپنی حیثیت پر رہتا ہے راہب نے آفرین وتحسین کی اور کہا سبکا اعتقاد ہے کہ اہل بہشت طعام اور شراب کہاتے پیتے ہین اور اونکو بول وبراز نہین ہوتا اسکی مثال دنیا مین کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ مثال اوسکی دنیا مین جنین ہے کہ شکم مادر مین طعام اور شراب جو اوسکی ماں کہاتی پیتی ہے اوسکو بھی پہونچتا ہے اور بول وغایط اوس سے پیدا نہین ہوتا ہے۔ راہب نے اوسکو بھی قبول کیا اور انکا مداح ہوا۔ پھر کہا کہ اب مجکو خبر دو کہ بہشت کی کنجی سونے کی ہے یا چاندی کی۔ حضرت نے کہا نہ چاندی کی اور نہ سونے کی بلکہ کنجی بہشت مومن کی زبان ہے کہ منہ مین پھیرے اور کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پیر راہب نے کہا کہ اتفاق سب کا اہل بہشت کہ نہرہاے بہشتی مین شیر وشہد وغیرہ سیال چیزین بہتی ہین اور پانی جو درقت تمام ایک درجہ مین محفوظ نہین ہوتا ہے تمثیل دنیا مین کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ [illegible]

اور نہایت حضرت کا تنگ ستہ ہوا اور سامعین سے عزیر کو تعریف انکا بآسمان پہونچا - راہب نے کہا اب اور سوال کرتا ہون اوسکا
جواب دیا چاہیے تا آپ کے علم و فضل پر اعتقاد کامل ہو وے حضرت نے فرمایا اگر جواب باصواب پاویگا تو ہمارے دین مین آویگا
کہا البتہ اور اس امر پر عہد کیا اوسوقت راہب نے کہا مجکو خبر دوان دو بہائیون سے کہ ایک شب مین شکم مادر سے پیدا ہوئے
اور ایک روز بجوار رحمت الٰہی پہونچے اور عجب یہ ہے کہ مدت حیات ایک کی اون دو قرنون مین دو برس کی تھی اور دوسرے کی
سو برس - حضرت نے جواب دیا کہ وہ دونون بہائی عزیز اور عزیرتے پسران شیرحیا کہ ایک شکم مین سے ایک وقت توام
پیدا ہوئے اور پچاس برس تک باہمدگر بسر کی عزیر اکدن کسی کام کو جاتے تھے اور تھوڑے سے انجیر اور انگور اور عصیر اور شیر بکے
ہمراہ تھا کہ ایک قریہ پر اسے تمام مین سے گذر ہوا کہ خدا یتعالی نے اہل اوس قریہ کو پہلے اس سے ویران کیا تھا عزیر نے خرابی
اوس گاؤن کی دیکھی اور بسبب اتفاق انکے ضمیر مین یہ خطرہ اوسوقت گذرا کہ یہ ویرانہ پھر کیونکر آباد ہوگا اور اسی خیال مین
انکو نیند آگئی باریتعالی نے انکی روح قبض کی اور انکے جسد کو آدمیون کی نگاہ سے پوشیدہ رکھا اور گوشت انکا
سباع و وحوش پر حرام کیا اور وہ طعام و شراب اوسی طرح تازہ رہا کہ کسیطرح سے تغیر و تبدل نہوا اور مرکب بھی انکا ہلاک
ہوگیا اور بعد از وفات عزیر کئی برس کے حق تعالی نے باستمام ایک بادشاہ کے اوس قریہ کو پھر آباد ان کیا اور بعد سو برس کے
انکو پھر زندہ کیا اور فرشتہ آیا اور انسے سوال کیا کم لبثت کتنا رہا تو قال لبثت یوما جواب دیا کہ رہا مین ایکدن یا
تھوڑے سے دن - مروی ہے کہ وقت خواب انکی قریب صبح تھا اور حیات دوبارہ بھی اوسیوقت ہوئی کہ ہنوز ضیائے
مہر منیر سے آفاق عالم روشنی پذیر نہوا تھا کہ جسکو ہندی زبان مین دھوندلکا کہتے ہین پس اسی نظر سے آپ نے ترویج جواب
مناسب جانی یعنے اول اونھون نے گمان کیا کہ آفتاب نے غروب کیا ہے اسواسطے کہا کہ ایک روز توقف کیا مینے
اور جب ملاحظہ کیا کہ خورشید جہانتاب افق پر سے طلوع ہے تو خیال کیا کہ تھوڑی دیر درنگ کی مینے قال بل لبثت
مائۃ عام اوس فرشتے نے کہا بلکہ رہا تو سو برس فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی
حمارک یعنے پس دیکھ طرف کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کے نہین سڑا اور دیکھ طرف گدہے اپنے کے جب عزیر نے
مرکب کی بوسیدہ ہڈیون پر نظر کی دیکھا کہ اوسکی استخوان باہم متصل ہوگئین اور اعصاب اور عروق اور گوشت
رسیدا گنا شروع ہوا اور پھر نادر مختار نے پوست اوسکو پہنایا قال اللہ تعالی وانظر الی العظام
کیف ننشزہا ثم نکسوہا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر یعنے فرمایا اللہ تعالی نے

اور دیکھہ طرف ہڈیون کے کہ کیونکر جڑ جاتے ہین اونکو پہر بناتے ہین اونکو گوشت پس جب ظاہر ہوا اوسکے کہا
جانتا ہون مین تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پہر عزیر اوس مرکب پر بیٹھکر اپنے گہر آئے اور اپنے بھائی عزیر کے ساتھ
پچاس برس اور زندگانی کی اور دونون بھائی ایک روز مین ایک سنے بعد دو سو برس کے زندگانی کی اور دوسرے نے
سو برس کی عمر مین وفات پائی - جب حضرت نے یہ قصہ بانتہا پہونچایا راہب نے کہا جو کچھہ تمنے کہا سچ کہا مین گواہی دیتا ہون
کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اور اوسکا رسول ہے اور حاضرین مجلس بھی بموافقت راہب ایمان لائے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب حضرت نبوی یعنے عزیر نے حیات تازہ پائی اپنے گہر کو روانہ ہوئے اور دمن مین
کسیکو نہ پہچانا اور ہر گاہ اپنے گہر مین پہونچے اوسکو اپنی پہلی صورت پر نہ دیکھا اور ایک اندہی بڑہیا گہر کے دروازہ پر بیٹھی پائی
حضرت نے اوس سے پوچہا کہ یہ گہر عزیر کا ہے کہا ہان تو کون ہے کہ اوسکا نام لیتا ہے مینے تمنے برسون سے اپنے خواجہ کا ذکر
کسی سے نہین سنا ہے جواب دیا کہ مین عزیر ہون اوس پیرزن نے کہا سبحان اللہ سو برس ہوئے کہ عزیر گم ہے اور اوسکا کسیکو
نشان نہین دیا اب وہ اتنی مدت ممتد کے بعد کہان سے آیا آپ نے علامتین اپنے صدق گفتار کی کہین اور اوسنے جب حضرت کو
اپنے دعوی مین راسخ پایا کہا مین اوسکی ایک لونڈی ہون اور وہ ایک مرد مستجاب الدعوات تہا اگر تو سچ کہتا ہے تو دعا کر کہ میری آنکہین
روشن ہو جاوین حضرت عزیر علیہ السلام نے دعا کی اور اپنے ہاتہ اوسکی آنکہون پر ملے اور خدا ے عزوجل نے اوس عمیا کو بینا کیا اور
حضرت عزیر علیہ السلام کو دیکہکر کہا گواہی دیتی ہون مین کہ تو عزیر ہے کیونکہ کچہ تفاوت ہنگام غیبت تو اور اوسوقت تک حضرت کے
بشریے محسوس اور مرئی نہین ہوتا تہا - اور بقول حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام جیسا کہ مذکور ہوا عزیرؑ پچاس برس کے تمے
کہ پہلی مرتبہ وفات پائی اور چالیس برس اور تیس برس بہی کہتے ہین اور علے اختلاف الاقاویل باوجود دیکہ حیات جدید سے
کوئی اثر آثار بڑہاپے سو بشرہ ہاے مین معلوم ہوتا تہا مگر کہ ایک سو دس برس کی اوسکی عمر تہی اور اور فرزند بہی
پیران سال تہے جا بجا یہ مذکور ہوا ہے مجلس بنی اسرائیل مین جاکر اولاد عزیرؑ کو کہ اوس محفل مین تہے اس واقعہ کی خبر دی اور اونہون نے
اسکو جہٹلایا جا بجا یہ کہا کہ فلان کنیز بابینا تمہاری ہون کہ اوسکی دعا سے حضرت قدیر نے قوت باصرہ جسکو ارزانی فرمائی وہ فرزند بڑی قسم کی
محفل مین سے اوٹہکر حضرت عزیر کی خدمت مین آئے پسر عزیر نے اوس سے کہا کہ سچ کہہ دو تو کون ہے کہ ہمارے باپکو دونون شانونکی درمیانمین ایک تل مانند ہلال کے تہا حضرت
عزیرؑ نے اپنی پشت برہنہ کرکے اوسکو دکہائی اور پسر نے وہ علامت دیکہکر اوس قوم سے کہا کہ اوس وقت مین ہمکو اوسکی تصدیق کی کچہہ راہ نہ تہی اور اوسکو مین عمیا صادق نہین جانتا تہا
کہا کہ کوئی توریت کو بعد زہاب اوس صفحہ سے جو عزیر نے لکہا تہا اب جو بخت نصر کی غارت سے توریت ضائع ہو گئی ہے اگر تو اوس کی حرف بحرف صادق ہے تو اوسکو

ہمارے سامنے تلاوت کرا اور ہم کہین حضرت عزیر نے توریت پڑہنی شروع کی اور اس جماعت نے بموجب انکے پڑہنے
کی لکہی اور جب کتاب توریت کہ بعضی علمائے بنی اسرائیل نے اوسکو دشمنون سے پوشیدہ کیا تہا تلاش کر کرا سے
اور دونون کا مقابلہ کیا ایک حرف کا اونمین تفاوت نہ نکلا تو جب اہل قوم بہت انکے معتقد ہوئے اور انہون نے کہا ابن اللہ
کہنی لگے قَالَ عُزَیْرٌ مِّنْ قَالَ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ
یُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ یعنے اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور کہا
نصاریٰ نے مسیح بیٹا اللہ کا ہی یہ ہی بات اونکے ساتہ ہوہون اونکے کے مشابہ ہوتی ہین بات سے اون لوگونکی
جو کافر ہوئے پہلے اس سے مارے اونکو اللہ کہان لیجائی جاتے ہین کہتی ہین کہ اول جسنے قضا و قدر سے کلام کیا
حضرت عزیر تہے چنانچہ اپنی پروردگار سے سوال کیا کہ یارب تعجب ہین ہون اس امر سے کہ اہل شرک کو بندون مومن
اور اپنے انبیاء کے فرزندون پر تونے مسلط کیا کہ اونہونے قتل اور اسیر اور تیری مسجد کو خراب اور تیری کتاب کو
پارہ پارہ کیا خطاب آیا کہ ای عزیر وہ لوگ کہ تجکو پہچانتے تہے جب اونہون نے عصیان قبول کیا لاجرم اوس جماعت
ظلام کو اوپر مینے متعین کیا تا انتقام نافرمانی لیوے۔ عزیر نے کہا یارب اگر تو چاہتا تو یہ نافرمانی نکرتے وحی آئی کہ اے عزیر
قصہ قدر جملہ اسرار مکتوبہ میرے ہی اور دائی اوس شخص پر کہ میرے راز سے سوال کرے حضرت عزیر اس
سوال سے ایکمدت تک خاموش رہے مگر انکے دلسے یہ خطرہ نمودا آخر انہون نے پہر اس سوال پر جرأت کی وحی الٰہی
نازل ہوئی کہ ای عزیر بنی اسرائیل نے میری محرمات کو حلال جانا اور میرے پیغمبرونکو مار ڈالا اسواسطے مینے اون
لوگونکو اوپر مسلط کیا کہ طمع ثواب اور خوف اور عقاب میرے نرکہتے تہے اور یہ صورت ابلغ ہی عقوبت مین کہ
اپنی دوستون کو اوپر متعین کرنا حضرت عزیر نے کہا یارب تو حاکم ہی اور عادل کیا حکمت تہی کہ عامہ کو بجرم خاصہ
مبتلا کیا اور مصیبت کو بخطائے غیر مصیب عقوبت فرمائی خطاب آیا کہ فلان بیابان مین جا تا یہہ راز تجہپر بکشوف
ہووے جب حضرت عزیر اوس بیابان مین گئے ایک فرشتہ نے اسکے پاس ظاہر ہوکر پوچہا کہ تجہے ہو سکتا ہی کہ گذرے
ہوئے دنکو پہر لاوے کہا نہین پہر کہا کہ تجکو مقدور ہی کہ ایک پیمانہ کو پر نور کردے کہا نہین کہا تجہے ہو سکتا ہے
کہ ایک مثقال ہوا اپنی ہاتہہ مین بند کرے جواب دیا کہ یہہ بہی محال ہے اوس فرشتہ نے کہا جیسے کہ تو اس امرون سے
عاجز ہے اس سے بہی عاجز ہی کہ اسرار الٰہی پر مطلع ہووے پس جب حضرت عزیر نے درباب انکشاف حال

قضا وقدر تکرار پائی حق سبحانہ تعالی کی طرف سے مامور ہوئے کہ اب فلان مقام پر جا حضرت عزیر اوس جانب کو متوجہ
ہوئے کہ حرارت ہوا نے انمین تاثیر کی اور ایک اضطراب انکو پیدا ہوا اس اثنا مین انکی آنکھہ اوس صحرا مین
ایک درخت پر پڑی اوس درخت کی طرف انہون نے میل کی اور اوسکے قریب ایک چشمۂ آب خوشگوار دیکھا آپ نے
اوس چشمہ مین جاکر غسل کیا اور اوس درخت کے سایہ مین سوگئے اوس مقام پر چیونٹیونکے سوراخ تھے ایک چیونٹی نے
انکو ایسا کاٹا کہ یہ چونک اوٹھے اور خفا ہوکہ چیونٹیونکے گھر مین آگ لگادی کہ سب چیونٹیان جل گئین متعاقب اس حال
کے غیب سے ایک ندا انمنے کی کہ ای عزیر تو نے ان چیونٹیون کو کسواسطے ہلاک کیا جواب دیا کہ ایک نے انمین سے مجھکو کاٹا تھا
حکیم علی الاطلاق نے فرمایا کہ تجھکو ایک نے کاٹا تھا تو نے سبکو کیون جلایا حضرت عزیر ساکت ہوئے اور نہ سمجھے
کہ مقصود اس خطاب عتاب آمیز سے کیا ہی اور بابت اور استغفار مشغول ہوئے منقول ہے کہ بعد ان
وقوع این صورت وحی آئی کہ ای عزیر تو نے میرے ساتھہ مناجات کی کہ تو حاکم عادل ہے اور ظالم نہین کرتا کسواسطے
بی گناہونکو بجرم گناہگارون کے عقوبت کرے ای عزیر جان کہ اگر ایک قوم کو ہلاک کرون اور اوس عقوبت
مین صالحونکو رفاقت طالحون کی کرون اس باب مین مجھپر اعتراض وارد نہین ہوتا کسواسطے کہ صلحا کو اپنی فیض
رحیمی سے اختصاص دون اور جب انکو مشغول جمعیت اور عالم لقت بی نہایت اپنی کے کرون اس صورت مین
عدل ہوگا نہ ظلم کسواسطے کہ اوس عقوبت کے عوض وہ نعمت اونکو عطا کرون کہ تلافی کرے مافات کی غرضکہ بعد
ازین حضرت عزیر کو ہر چند اور اشکالات در باب قدر لاحق ہوتے تھے مگر ہیبت اور سطوت بادشاہ قہار سے
زبان پر نہ لا سکتے تھے کیونکہ سابقا یہ خطاب انکے کانمین پہنچا تھا کہ اگر پیغمبر تو قضا وقدر سے سوال کریگا تو تیرا نام
دیوان انبیا مین سے محو کردونگا اور ایک طائفہ اہل تاریخ مین سے کہتا ہے کہ وہ پیغمبر کہ اوسکو حضرت خداوند
جل ذکرہ نے بکیفیت مذکورہ مارا اور سو برس کے بعد جلایا حضرت ارمیا تھے نہ عزیر واللہ اعلم بحقائق الامور

باب ستر ہوان قصہ حضرت یونس علیہ السلام مین اور اس باب مین دو فصل مین **فصل پہلی** نسب اور رسالت اور
دعوت انکی مین مصنف قصص الانبیا نے لکھا ہی کہ نسب انکا حضرت ہود علیہ السلام کو پہنچتا ہی اور باعتقاد
بعض علما مین بن یعقوب علیہ السلام کو اور بعضے مورخون نے لکھا ہے کہ حضرت کی والدہ کا نام متی تھا اور انکو
شہرت اپنی مان کے نام کے ساتھہ تھی اسواسطے کہ انکے والد بزرگوار بعد ولادت مر گئے تھے اور والدہ ہی نے

بالاتنا۔ اور تاریخ ابن شحنہ مین مرقوم ہے کہ سوائے انکے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اور کوئی انبیاء علیہم السلام مین منسوب باسم مادر خود نہین ہوا اور باری تعالی نے انکو ملقب بذی النون اور صاحب الحوت فرمایا ہی قال عز من قال وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ اور مچھلی والا جب گیا خفا ہوکر پس صبر کرو واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کے بہرحال یہ مشاہیر انبیا مین سے ہین چنانچہ مفسرین معتقد تعمم مفہوم کلمہ اولوالعزم نے اونکو اس گروہ باشکوہ سے معدود اور محسوب کیا اور آیۂ وافی ہدایہ آیت فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ کو دلیل پکڑا ہی۔ صاحب روضۃ الصفا نے نقل کیا ہی کہ جمہور مورخین کا اسپر اتفاق ہی کہ پس از وفات حضرت سلیمان علیہ السلام مدتہا سلطنت انکی اولاد مین رہی اور آخر حب نفاق انمین پیدا ہوا ملوک اطراف کو طمع تصرف مملکت سلیمانی دامن گیر ہوئی چنانچہ تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ عہد سلطنت حزقیا نامی بادشاہ بنی اسرائیل مین کہ حضرت شعیا علیہ السلام اوسوقت پیغمبر صاحب الامر تھے اور رعیا انکا مطیع و منقاد تھا بنی اسرائیل اس زمانہ مین ملک فلسطین و اردن مین رہتے تھے بادشاہ ملک نینوا موصل کہ مابین عراق و شام واقع ہی فرقہ بنی اسرائیل پر شکر کش ہوا اور ان بلاد کو محصور کیا اور آخر ظفر یاب ہوکر بعد تاخت و تاراج اموال کے اکثر آدمیون اس شہر کو اسیر کرکے ہمراہ اپنے لیگیا اور حزقیا نے یہ ماجرا بحضور حضرت شعیا عرض کیا آپنے بیرہائی بنا یونکی کیجاوے کسواسطے کہ جب ملک اسیر خلاص ہونیکے انتقام ممکن نہین بنظر اسکے کہ جب فوج کشی ہم کرینگے وہ یرغمال کو مار ڈالینگی حضرت نے فرمایا کہ تمہارے ملک مین پانچ پیغمبر ہین ایک کو اونمین سے برای اتمام وہدایت اونکے بھیجو بادشاہ نے گذارش کی کہ تقرر ایک کے نام کا بھی حضرت کردین تا مین اوسکو تکلیف اس امر کی دون آپ نے کہا کہ میرے نزدیک یونس بن متی علیہ السلام کہ مرد محنت کش اور ریاضت کیش اور امانت دار اور راست گفتار ہی اور قرب و منزلت عظیم حضوری خداوندی مین رکھتا ہی لائق اس کام کے ہی اور معہذا اکثرت عبادت و طاعت مین ممتاز ہی اگر وہ لوگ اوسکا کہنا نہین گے تو معجزات قوی اور کرامات غیبی سے انکو راہ راست پر لاویگا بادشاہ نے بعد برخاست مجلس حضرت یونس علیہ السلام کو خلوت مین بلایا اور اس امر کے قبول مین مبالغہ کیا حضرت نے کہا اس باب مین ایا حضرت شعیا کا اگر بحسب فرمان ربانی ہے تو لاچار ہون والا میری تضییع اوقات ہوگی اور عبادات مین خلل پڑیگا بادشاہ نے کہا کہ تعین نام تمہارا بموجب امر ایزدی نہین ہے ولیکن حضرت شعیا نے اسیطرح فرمایا ہے آپکو بہرصورت وہان جانا ہوگا لہذا بمجبوری یہ بطرف نینوا بکمال ناگواری مع قبایل روانہ ہوئے اور صاحب روضۃ الصفا نے تواریخ معتبرہ سے نقل کی ہی کہ بادشاہ نے اہل دانش سے تجویز زمان

کسی پیغمبر مین موافق اشارہ حضرت شعیا کے مشورہ کیا اور مطابق رای اصحاب نبوی فی بنا بر تشخیص اسم قرعہ ڈالا اور اوسمین نام حضرت یونس کا نکلا اس سبب انکا باعث روانگی ہوا بہر تقدیر جب حضرت نینوا مین پہنچے اول وہان کے بادشاہ پاس جاکر کہا خدا تعالی نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی کہ بنی اسرائیل کو قید سے نجات دی اور ہرگز فرقہ بنی اسرائیل کا بدخواہ نہوا سنے کہا اگر اس کلام مین راست گو ہی تو کسواسطے خدا یتعالی نے ہمکو ایسی قدرت دی تہی کہ تمہاری ملک پر لشکر کشی کی اور تمہارے زن و فرزند کو اسیر کرلائے اوسوقت خدا کو کیا قدرت حمایت بنی اسرائیل نہ تہی کہ اب تجکو بھیجا ہے خلاصہ یہہ کہ تین روز متواتر حضرت یونس علیہ السلام نے دربار بادشاہ مین آمد و رفت کی اور اوسنے ہرگز انکا کہنا نہ سنا آخر الامر پیغمبر مین آئے اور جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا یہہ لوگ میرا قول قبول نہین کرتے اور قید یون کو نہین چہوڑتے وحی آئی کہ اونکو ہمارے عذاب سے ڈرا پہر اگر تیرے کہنے پر ایمان نہ لاوین گے تو اوپر عذاب ہمارا نازل ہوگا حضرت یونس علیہ السلام کوچہ و بازار مین کہتے پہرے کہ خیر شرط ہی جلد اپنی بادشاہ سے کہو کہ اگر میرے سخن پر ایمان نلاویگا تو عذاب الٰہی آویگا اونہون نے کہا کہ نزول عذاب کی کچہہ میعاد مقرر کر حضرت یونس نے کہا چالیس روز تک ہمارے تمہارے درمیان قرار ہے چالیس دنمین اگر تم ایمان لائے تو فبہا والا ہلاک ہو جاؤگے رفتہ رفتہ یہہ سخن مشہور ہوا اور بادشاہ اور اوسکے ارکانون نے سنکر استہزا و تمسخر کرنا شروع کیا اور کہا یہہ فقیر مجنون ہی اسکو خبط ہوگیا ہے حضرت یونس علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ بار خدایا مینے انسے چالیس دنکا وعدہ کیا ہے یہہ قول راست کر ورنہ مین خفیف ہونگا اور مجکو مارڈالینگے کسواسطے اون لوگونکی یہی عادت تہی کہ جو کوئی اسطرح کا جھوٹ کہتا تہا اوسکو مارڈالتے تب حق تعالی نے فرمایا کہ تمنے جلدی کیون کی کہ چالیس روز کا وعدہ درمیان لائے اب صبر کرنا چاہیے کہ آخر ایمان انکا مقدر ہی راہ راست پر آجاوینگے حضرت یونس اس سخن سے بہت تنگدل ہوئے جب ایک مہینہ انکے وعدہ پر سے گذرا اوس شہر سے معہ قبایل نکلے اور دس بارہ کوس مسافت براقامت کی تا دیکہین کہ کیا ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی دعا مین مشغول تہے کہ بار خدایا اس وعدہ کو سچا کر الامین خفیف ہونگا جب بیسوان روز ہوا اور صبح کو اوٹہے دیکہا کہ آثار عذاب شروع ہین کہ ہوا دہوئیدار ہوگئی اور آگ پرستی ہی اور اثر اوس دود و آتش کا کوٹہون تک اونکی متصل پہنچا بادشاہ اور اراکین مضطرب ہوکر نکلے اور کہا اوس فقیر خدا پرست کو تلاش کرو کہ کہان گیا اور اوسکو جلد لاؤ تا اوسکے ہاتہہ پر توبہ اور قید یونکو اوسی تفویض کرین ناچار سب سر و پا برہنہ صحرا مین آئے اور بچونکو ماؤن سے اونکی جدا کیا اور گائین بکریون سے بچونکو بہی توڑا لیا اور سب گریہ و بکا

سر بر خاک سجدہ مین گئے اور فریاد و فغان اور گریہ وزاری کرنے لگے اور عرض کیا کہ باری تعالی سچے کہنے سے توبہ کی اور سخن یونس علیہ السلام پر کہ تو نے بھیجا تھا ایمان لائے اور عزم مصمم کیا کہ قیدیان بنی اسرائیل کو اوسے سونپ دین گے حق تعالی نے عصر کے وقت عذاب اپنے سے اوٹھا لیا اور ہوا صاف ہوگئی اور یہ قصہ روز عاشورہ دسوین محرم کو ہوا تھا بادشاہ اور سب ارکان خوش وخورم داخل شہر ہوئے اور کہا کہ اب سوسون اور ہرکارون کو اطراف وجوانب مین دوڑانا چاہیے تا حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لاوین بلکہ بادشاہ نے اپنی زبان سے کہا جو کوئی حضرت یونس ع کی مجکو خبر لادی مین اوسکو ایکروز اپنی تخت سلطنت پر بٹھاؤن تا جو کچھ وہ چاہے ایکروز مین مال اور کارخانجات میرا لیلیوے آدمی اس طمع سے ہر طرف دوڑے لیکن اول اس سے حضرت یونس ع کو بھی دانا قین کے زبانی خبر پہنچی تھی کہ تمہاری قوم پر سہ غذاب برطرف ہوا اور وہ تمہارے تلاش مین پھرتے ہین یہ سنتے ہی برطرف ہونے غذاب سے کمال دلتنگ ہوے اور جانا کہ مین انکے نزدیک دروغگو ہوا اور اگر اب اونکے روبرو جاؤن تو کس مونہ سے جاؤن کہ میرا وعدہ سچے نہوا اور اگر حضرت شعیا اور نبی اسرائیل پاس جاؤن تو بھی خفیف ہونگا کہ مجھ سے کچھ کام بن نہ آیا بی آنکہ انتظار وحی کرین بسبب کمال تنگ دلی کے دونون طرف کا جانا موقوف کیا اور غایت خفگی سے بجانب ملک روم توجہ کی اور مورد عتاب الہی ہوے اور انکا معاملہ دگرگون ہوا **فصل دوسری** سرگردانی غربت اور نگل جانا مچھلی کا حضرت یونس ع کو اور پھر اوگل ونیا اور معاودت شہر باعزاز واکرام اور ذکر وفات مین کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یونس باندوہ وملال روانہ ملک روم ہوے پہلے رفیق اور نوکر انسے جدا ہوگئی اور سوائے ایک بی بی اور دو بچون کے انکے ہمراہ کوئی نرہا ایک فرزند کو انھون نے اپنی کاندہی پر لیا اور ایک کو اپنی بی بی کے کاندہے پر سوار کیا اسیطرح سے منزل بمنزل چلے گئے تا انکہ ایکدن اثنائے راہ مین ایک درخت کے نیچے بنا بر استراحت وآرام کمر کے ہوے اور آپ بمقتضائے قضائے حاجت بشری صحرا کو گئے اوسوقت ایک بادشاہ زادہ کی سواری کہ سیر وشکار کو سوار ہوا تھا اوس درخت کے متصل پہنچی اوسنے دیکھا کہ ایک عورت جوان نہایت حسین اور نہایت جمیلہ دو بچے لیئے ہوے بیٹھی ہے اپنی خادمونکو حکم دیا کہ اس عورت کو ہمارے پاس لے آؤ اوسنے ہرچند کہ فریاد وفغان کی کہ مین ایک شخص کے منکوحہ ہون کہ وہ مرد صالح اور پیغمبر ہے اوس شاہ زادہ نے مستی شراب اور غرور شباب مین مطلق نہ سنا اور اوسکو جبرا ہمراہ لیگیا حضرت یونس علیہ السلام کہ قضائے حاجت سے فارغ ہوکر آئے حال ان بچون سے پوچھا کہ کہان گئی کہا یہ حقیقت

گذری حضرت نے جانا کہ جناب الٰہی سے معاملہ عتاب شروع ہوا یچہ نکو نوبت بنوبت کا نہی پر لیکر طی مسافت کرتے تھے تا انکہ ایک ندی پر پہنچی ایک لڑکے کو کنارہ پر کھڑا کیا اور دوسرہ یکو لیکر چلا کہ اوس سے عبور کرین جب وسط آب مین پہنچی دیکھا کہ اوس لڑکے کو ہیر یا مونہہ مین پکڑے چلا یہ مضطرب ہو کر وہان سے پہرے کہ اوسکو ہیر یے سے چھڑاوین دوسرا بچہ کہ انکے کاندہی پر تہا سیل آب مین گر پڑا اور یا فی بزد ملتفانی بہا کر لے گیا ہر چند انہون نے تگ و دو کی نہ اس لڑکے سے سراغ پایا نہ اوس سے نا چار مایوس ہو کر تن تنہا بعجز و ندامی کے لب دریائے رود پر پہنچی دیکھا کہ ایک جہاز مستعد روانگی ہے اور تاجر اموال و اسباب بار کر کے لنگر اوٹھانے پر آمادہ ہین اونہون سے فکر کیا کہ مین مرد درویش ہون اگر بے کرایہ مجکو سوار کرین تو مین جہاز پر بیٹھ جاؤن ناخدا اور تاجرون نے کہا بسر و چشم تمہارے قدوم برکت لزوم کے طفیل ہماری کشتی صحیح اور سلامت ساحل مراد پر پہنچیگی کہ تم مرد صالح اور ابدال معلوم ہوتے ہو القصہ انکو سوار کیا اور روانہ ہوئے جب دریا درمیان مین پہنچی ناگاہ ایک باد تند پیدا ہوئی اور موجہا کے تخت پیدا ہوئین اور کشتی چلنے سے بند ہوئی ہر چند کہ ملاح اور آلات روانگی کشتی پر منصب کیے کار کر نہ پڑے ملاحون اور تاجرون نے باہمد گر مشورہ کیا کہ اس کشتی کے بند ہونیکا کیا باعث ہی کہ کبھی اپنی عمر مین ایسی حالت مشاہدہ مین نہین آئی ناخدا نے کہا ہمنے بارہا تجربہ کیا ہے کہ اگر کوئی غلام اپنے خاوند سے بے حکم بہاگ کر کشتی مین بیٹھا ہی تو اس قسم کا واقعہ عاید حال ہوتا ہے کشتی مین آواز دو کہ جو کوئی اپنے خاوند سے بہاگا ہوظاہر کرے کہ ہلاکت تمام اہل کشتی کی گران تر ہے ہلاک ایک جان سے اوسکو باندہ کر دریا مین ڈالنا چاہیے ہے جب منادی نے آواز دی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دلمین کہا کہ مین ہی ہون بندہ بہاگا ہوا اپنی خاوند کہ بدون حکم اللہ کے چلا جاتا ہون یہ تصور کر کے کشتی کے لوگون سے کہا کہ مجھے ہاتھ پاؤن باندہ کر دریا مین ڈالدو تا کہ لوگ کشتی کے غرق ہونے سے نجات پاوین ناخدا نے اور سوداگرون نے یہ بات کہی کہ سبحان اللہ ہرگز یہ گمان فاسد نسبت تمہارے ہم نہین کرتی ہین تم از راہ بندگی اپنی کے فرماتے ہو ہم اس حرکت سے کب راضی ہین ہاں تدبیر کرتے ہین جو غلام گریز پا ہو ظاہر ہو جاوے یعنی ہم قرعہ ڈالتے ہین دیکھین کہ کس کا نام اوسمین نکلتا ہے یہہ کہکر انہون نے قرعہ ڈالا اوس مین حضرت یونس ہی کا نام نکلا سبھون نے کہا کہ اس قرعہ نے خطا کی ہے یہہ مرد بزرگ ہرگز اس بات کے لائق نہین ہے کہ اوسکی طرف کچھہ بدگمان کرین چنانچہ دوبارہ قرعہ ڈالا پھر انہی کا نام قرعہ مین نکلا اور سہ بارہ مین بھی آپ کا ہی اسم برآمد ہوا اوسوقت سب حیران ہوئے اور آپسمین کہا اس امر کو کیا کہا جاوے کیا جانے کہ انمین

کیا مرضی الٰہی ہے اور کیا حکمت پوشیدہ ہی ناچار ہوکر جبراً اور کرہاً انکو دریا مین ڈالدیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کیسکو
انکے ڈالنے کی عبارت نہوی حضرت آپ ہی دریا مین کود پڑے اور کشتی روان ہوی **قال اللہ تعالے** وَاِنَّ یُوْنُسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝ اور تحقیق یونس البتہ پیغمبرونمین سے تھا
جبوقت بہاگ گیا طرف کشتی بھری ہوی کے پس قرعہ ڈالا پس ہوگیا ڈبکیلیگیون سے ۔ اتفاقاً اوسوقت ایک
مچھلی بڑی لقمہ کی انتظار مین بیٹھی تھی جبوقت حضرت یونس دریا مین گرے **ایہ** فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝
پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ ملامت مین پڑا ہوا تھا ۔ لیکن حکم خدا اوس مچھلی کو پونچا کہ خبردار اوس شخص
کو نہ غذا تیری پیٹ مین نہین بھیجا ہے بلکہ تیرے پیٹ کو اسکا قیدخانہ مقرر کیا ہے اگر ایک بال کو بھی اوس
شخص کے کچھ ضرر پہونچیگا تو تجھسے سمجھا جاویگا وہ مچھلی اوسکو اپنی پیٹ مین لیکر سیر کرتی پھرتی تھی اور اوسے دریاے
روم سے گذر کر ایک مکان پر کہ نام اوسکا بطایح تھا سیر کرتی ہوئی پہونچی اور وہانسے ایک تالاب مین پڑی
تب اوس مچھلی کو حکم پہونچا کہ اوس تالاب کے کنارے پر اسکو قید سے نکال اوس مچھلی نے بعد چار
ساعت یا ایکدن یا تین دن یا سات دن یا چالیس دن یا چھ مہینے یا سات برس کے باختلاف اقوال
اوسکو اوس کنارہ پر ڈالدیا لکھا ہے وہ مچھلی سات دریاؤن مین پھری تھی اور حق تعالے نے اوس مچھلی
کے گوشت اور پوست کو مثل آبگینہ نازک کردیا تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام عجائب اور غرائب ہر دریا کے
مشاہدہ کرتے تھے اور معالم مین تفسیر سورہ انبیا مین لکھا ہے کہ وہ مچھلی چھ ہزار برس کی راہ پر پھری اور
بعضے کہتے ہین کہ ساتوین زمین تک پہونچی تھی اور سبب اوسکی نجات کا یہ تھا کہ حضرت یونس جب مچھلی کے پیٹ مین
نیند ہوے تھے سانس انکا بند ہونے لگا انہون نے چاہا کہ اس دم آخر مین کوخدا کی یاد مین گذارنا چاہیے اوسوقت
یہ تسبیح شروع کی **ایہ** لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنے نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے اس سے
کہ کسی چیز مین عاجز ہو سکے تو بیشک مین ہون ستم کرنیوالون سے ۔ اپنی نفس پر کہ جلدی سے نکل آیا مین اپنی قوم مین
سے حق تعالے نے اوسکے اس اقرار کو اور استغفار کو پسند کیا اور رحمت مانی جیسا کہ خدا تعالے فرماتا ہے **ایہ** وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ
مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ
نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور مچھلی والا جبکہ گیا غصہ ہوکر پس گمان کیا یہ کہ نہین قادر ہم اوپر اوسکے پس پکارا تاریکی مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو

پاک ہے تو تحقیق مین تہا مین ستم کرنیوالون سے پس قبول کیا ہمنے واسطے اوسکے اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے
اور اسیطرح نجات دیتے ہین ہم مومنونکو **حدیث** شریف مین آیا ہے کہ کوئی درماندہ اور مبتلاے بلا اس تسبیح کو نہین
پڑہتا مگر یونس تعالی اوسکو اوس غم سے کہ رکہتا ہو نجات بخشتا ہے اور شایخ معتبر سے منقول ہے کہ واسطے ہر غم اور اندوہ
کے پڑہتا اس آیت کا تریاق مجرب ہے **اور** طریق اسکے پڑہنے کا دو طور پر ہے اول یہ کہ ایک لاکہ اوپچیس ہزار
بہیات اجتماعی ایک مجلس یا تین جلسہ مین پڑہی جاوے **اور** دوسرے یہ ہے کہ شخص تن تنہا اس آیت شریفہ
کو تین سو بار بعد نماز عشا کے خانۂ تاریک مین بیٹہکر بشرائط طہارت اور استقبال قبلہ پڑہے اور ایک پیالہ مین
پانی بہر کر اپنے پاس رکہ لے اور لحہ لحہ اوس مین سے پانی ہاتہ مین لیکر اپنے مونہہ اور بدن پر ملے تین روز یا سات
دن یا چالیس یوم تک اسیطرح عمل کرے اور سواے اسکے خود کلام الہی ناطق ہے اور جلالت اثر اس تسبیح مبارک
کے کہ سورۂ نون والقلم مین ہمارے رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے **اور** فاصبر لحکم ربک ولا
تکن کصاحب الحوت اذ نادی وہو مکظوم لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وہو مذموم فاجتباہ ربہ فجعلہ من
الصالحین کہ پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہو مانند مچہلی والے کے جسوقت کہ پکارا اور
وہ غم سے بہرا تہا اگر نہوتا یہ کہ پالیا اوسکو نعمت پروردگار اوسکی نے البتہ ڈالا جاتا بیچ زمین چٹیل کی زمین مین
اور وہ ہوتا ملامت کیا گیا پس برگزیدہ کیا اوسکو رب اوسکے نے پس کیا اوسکو صالحون سے **اور** بپوشیدہ نہ رہے
کہ اس آیہ دافی ہدایہ سے پایا جاتا ہے کہ اگر نعمت ربی تدارک انکا نکرتی تو پھینکے جاتے میدان لق و دق مین اور اگر یہ تسبیح
نکرتے تو قیام قیامت تک اسیر زندان شکم ہی رہتے اور حال یہ ہے کہ اثر تسبیح اتنا ہی تہا کہ انکو نجات بطن حوت سے
ہوئی اور نعمت و کرامت کہ بعد اسکے نازل ہوئی صرف عنایت پروردگار غفار رہی کہ آگے مفصل مذکور ہوگی ولیکن اس آیت سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکو چٹیل جنگل مین پہینکا نہین گیا اور حقیقت مین یہ وقوع مین آیا ہے **اور** دو سوالات و اضافات سے ثابت ہے
ایک فنبذناہ بالعراء وہو سقیم وانبتنا علیہ شجرۃ من یقطین پس ڈالدیا ہمنے اوسکو زمین مین کہ انس و انی نہ رہے
اور وہ بیمار تہا اور اگایا ہمنے اوپر اوسکے ایکدرخت بیل والا یعنے کدو کا، چنانچہ مفسرین معتبرین نے رفع تناقض
اور تطبیق آیات مین لکہا ہے کہ مراد اس شرط و جزا سے یہ ہے کہ جنگل مین تو پہینکے گئے ولیکن اگر رحمت
ازلی شامل حال اسوقت مین نہوتی تو یہ جسطرح ضعیف و زار بے گوشت و پوست شکم ماہی مین گئے تو ویسے ہی پڑے رہتے

اور روئیدگی درخت کدو اور پیدایش مادۂ آہو کی کہ بنظر سبب حیات انکی ہوئی کیون ظہور مین آئی مفصل اس مجمل کا
اس طور پر ہے کہ جو کہ بدن انکا بسبب بہنے پیٹ مین مچھلی کے بہت نرم ہو گیا تھا اتنی طاقت نرکتی تھی کہ کوئی مکھی یا مچھر
اپنے بیٹھے حق تعالی نے اوسیوقت ایک درخت کدو کا وہان پیدا کیا کہ بیل اوس درخت کی تمام انکے بدن پر لپٹ گئی
اور بجاے پوشش انکے ہو گئی رزوامد مین انکا ہی کہ کدو کے موذن کی تاثیر ہے کہ مکھی اوسکے گرد نہین پھٹکتی خیر تھا
سو حضرت یونس علیہ السلام کو اوس درخت کدو کے ساتھ پوشیدہ کیا تا کہ حرارت آفتاب اور مکھیون سے محفوظ
رہین اور طاقت انکو اتنی نہ تھی کہ وہان سے اوٹھکر کہین جاوین اور اپنی خوراک کی تلاش کرین ایک جنگل کی ہرنی کو اللہ تعالے
نے حکم بھیجا کہ اپنی چھاتی کو انکی دہنہ مین دیکر دودھ پلایا کرے انکے پیٹ بھرے اور رات دن دونون وقت اسیطرح آیا کرے
وہ ہرنی بحکم خدا تعالے دونون وقت انکی پاس حاضر ہوتی تھی اور اپنا دودھ پلایا کرتی تھی جسکے خورندہ چالیس دن انکا اپنے گذرا اور انکے
بدن مین طاقت بھی آگئی اور یہ حرکت کرنے لگے اور بسبب پینے دودھ کے انکا صنعف جاتا رہا اوس ہرنی کو حکم ہوا
کہ اب تو انکے پاس نہ آیا کر جب وہ انکے پاس نہ آئی انھون نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ بار خدایا آج وہ ہرنی نہین
آئی وہان سے حکم ہوا کہ تو نے اسقدر بغیر عادت کو اپنی اوپر پسند کیا اور جسنے بغیر عادت عمدا پالا ہی تھی کہ ایک قلم
اپنی پروردگان نعمت کو بیخود و نابود کرون۔ اور ایک روایت مین اسیطرح پر ہے کہ ایکدن یہ صبور رہے تھے وہ درخت
بحکم الٰہی خشک ہو گیا اور آفتاب اپنی چمکا تابش آفتاب سے بیقرار ہوے اور درخت کدو کو خشک پایا نہایت غمناک
ہوے وحی آئی کہ تو درخت کدو پر تو اتنا غمناک ہوا اسنے ہزار بندون کے ہلاک ہونیکے واسطے بد عا کرنیکی حضرت
یونس علیہ السلام نینوا پر استقبار مشغول ہوے اور عرض کیا کہ اب جو حکم ارشاد ہو سو نقول ہے کہ بعد از صحت
حضرت کے حکم ہوا کہ پر جا بہ تو تم مراجعت کرو اوہان رہو قال اللہ تعالی وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ
فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ یعنی بھیجا ہم نے اوسکو طرف لاکھ آدمی کے یا زیادہ کے پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہم نے
اونکو ایک وقت تک پس حضرت یونس علیہ السلام موجب حکم الٰہی روانہ ہوے اور راہ مین ایک شہر آیا اوس شہر مین
انھون نے ایک کسان کو دیکھا کہ اوسنے ایک آہو پکڑا کر ذبح کیا ہے اور اوسکے کھانے کا ارادہ مین ہے حکم ہوا
کہ اوس کسان کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ ایک مضطر ہے بھوکا ہے لیکن بات نہین کر سکتا تو اوسے اس مارے ہوے
وہ جواب دیوے تب آپکو عرض کرو تب آپ اوسکو حکم دینگے اور اوس کسان سے کہا دیگا تب وہ بہت سا جنجلایا ہوا

کہا تو بڑا دیوانہ ہی کہ مجکو اسطرح کہتا ہی میںنے اسقدر محنت ان باسنون کے بنانی اور پکانے مین کی ہے تیرے کہنی سے
کیونکر مین انکو توڑ ڈالون مجکو کیا چاہیے اسنے کیا کیا فائدہ منظور ہی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا خداوندا
اس کمہار نے مجکو یہہ جواب دیا ہے ارشاد ہوا کہ تو دیکھہ خاک ہماری اور پانی ہمارا کمہار نے فقط اپنی ہاتھہ سے بنایا اور
یہہ بھی ہمارے سبب سے کہ ہمنے اوسکو مقدور بنانے کا دیا وہ اپنی آویکو اسقدر دوست رکھتا ہی کہ اوسکا توڑنا اوسکو
ناگوار ہوا اور تو چاہتا تھا کہ ایک لاکھہ آدمی اپنی پیدا کیے ہوئونکو یک قلم ہلاک کردون مین۔ پھر یہہ وہان سے آگے روانہ ہوئے
راہ مین انہون نے ایک باغ دیکھا کہ خوب سرسبز اور طیار ہی اسی قسم سے اوس باغکے مالک کو بموجب حکم الٰہی اوسکے
خراب کرنیکے کہا اوس سے بھی جواب تلخ سنا پھر ایک اور شہر مین پہنچے وہان ایک حویلی بہت ستھری اور تحفہ انکو تقدیر سے
کسی بڑے آدمی نے اوسکو بنایا تھا اسی قسم کا پیغام بموجب الہام ایزدی اوس حویلی کے مالک کو پہنچایا اور وہانسے
بھی جواب ناصواب سنا جبکہ بہت عتاب الٰہی ہوچکا انہون نے بہت سی زاری اور عاجزی جناب الٰہی مین کی اور
استغفار اپنی گناہون کا چاہا حق تعالیٰ نے انپر رحمت فرمائی اور انکا مرتبہ بلند کیا پھر ہر طرف سے انکو آثار رحمت
اور مہربانی کے نمودار ہوئے آخر سید اوس ندی پر جہان انکے لڑکے جاتے رہے تھے پہنچے انہون نے دیکھا کہ لوگ
وہان کے کھڑے ہین اور دو لڑکے اونکے ساتھہ ہین پوچھا کہ یہہ لڑکے کسکے ہین گانوکے لوگون نے کہا کہ ایک
مرد بزرگ اس راہ سے جاتا تھا ایک اوسکے لڑکے کو ندی بہا کر لیگئی تھی ہمارے گانوکے لوگون نے کہ وہ ڈوبتے
اوسکو نکالا تھا۔ اور دوسرا لڑکا اوسکا بھیڑیے کے منہہ سے چھڑایا ہم گانوکے لوگون نے انکی خدمت
بہت کی اور انکا علاج کیا اور انکی پرورش کرتے ہین کہ کسیطرح انکے باپ کے پاس پہنچا دین اس گفتگو ہی مین تھے
کہ اون لڑکون نے حضرت کو پہچانا اور کہا کہ باپ ہمارا یہی ہے چنانچہ گانوالون نے ان دونون لڑکون کو انکے
حوالہ کیا اور ندی سے انکو پار اوتار دیا۔ جب یہہ اوس درخت کے پاس پہنچے دیکھا کہ کچھہ سیاہی لوگ برسم چوکی کے
اوس درخت کے نیچے بیٹھے ہین پوچھا کہ تم یہان کیونکر بیٹھے ہو اونہون نے کہا ایک درویش شاہزادہ ہمارا اسطرف سے
جاتا تھا ایک درویش کی جورو کو کہ دو بچے لیے ہوئے یہان بیٹھی تھی تنہا اوسکو بزور اوٹھا کر اپنے ساتھہ لیگیا تھا
اوسیدن سے وہ بیٹھ کے درد مین مبتلا ہو رہا ہے بادشاہ نے یہہ ماجرا اسنکا نیچے اس درخت کے چوکی تنہا فی
ہے کہ اگر وہ درویش کہین سے پیدا ہو تو اوسکو ہمارے پاس لے آو کہ اوس فقیر سے اس لڑکی کی تقصیر

معاف کرادین اور اوسکی جورو کو اوسکے سپرد کرین کہ ہر گز سیکا نام آج تک اوسکو نہین لگا ہی انہون نے کہا وہ دو
مین ہی ہون مجکو وہان لے چلو وہ لوگ انکو بادشاہ کے پاس لیگئے اور انکی دعا سے اوس لڑکے نے شفا پائی اور
تندرست ہوا اوس بادشاہ نے اپنی بیٹے کی تقصیر معاف کروائی اور بہت سی انسے مغدرت کی اور انکی بی بی کو انکے
حوالہ کیا اور نذرین اور مال انکو بہت سا دیا۔ جب یہ وہان سے روانہ ہوئے اور قریب نینوا اور موصل کے پہنچے
تو صحرا مین ایک چرواہی سے ملے اور اوس سے پوچھا کہ تو کون ہی اوسنے کہا مین یونس بن متی کی قوم مین سے
ہون حضرت نبوی نے فرمایا کہ یونس سے کچھ خبر کہتا ہے کہ اوسنے اپنی قوم سے کیا کیا جواب دیا یونس بہترین
مردم تہا جب قوم نے اوسکی تکذیب کی اونکو بعذاب آلہی وعدہ کیا اور غایب ہوگیا اور جسطرح سے کہا تہا
عذاب قوم پر نازل ہوا اور قوم نے بعد از یاس اوسکے پانی سے معاصی سے تایب ہوکر بجذاے عزوجل
گرویدہ ہوے حضرت ارحم الراحمین نے جرایم جرائم اپنے عباد کے بر لال مغفرت وہوکر بلاے آتش سے
نجات بخشی پہر حضرت یونس علیہ السلام نے اوس چرواہی سے تہوڑا سا دودہ طلب کیا شبان نے کہا میرے
پاس نہین ہے اور بذات پاک خداوند عالم قسم کہاتی کہ جب سے یونس علیہ السلام ہم مین سے چلا گیا ہے
منہہ نہین برسا اور کہانس نہین اوگی یہہ گوسفندین خار و خاشاک ہی چرتی چگتی ہین حضرت یونس علیہ السلام
کہا کب سے یہہ حال تمہارے درمیان مین پیدا ہوا ہے کہا اوسوقت سے کہ بلا ہمپر سے دفع ہوئی اوسوقت
حضرت یونس ع نے ایک گوسفند طلب کی اور دست مبارک اوسکی پستان پر پہیرا فورا دودہ اوترنا شروع
ہوا چرواہی نے کہا اگر یونس زندہ ہی تو تم ہی ہو کہا جا اور قوم کو میرے آنیسے خبردار کر چرواہی نے کہا بادشاہ
نے مقرر کر رکہا ہی کہ جو کوئی خبر آپ کی لاوے ایکروز اپنی بادشاہت اوسکو دیکر کمر خدمت گاری آنحضرت بندہی
اب مین اگر بے محبت یہہ خبر اوسکو پہنچاؤن لوگ کہین کہ چوپان نے ملک کی طمع کی ہے اور مجکو مار ڈالین حضرت
یونس ع نے کہا یہہ گوسفند کہ اوسکو مینے دوہا ہی اور یہہ پتھر کہ جسپر بیٹہا ہون تیرے صدق قول پر بہنگام حاجت
گواہی دیگا اوسوقت شبان نے شہر مین آکر حکایت ملاقات اور مقالات حضرت تمامہ اہل نینوا سے کہے اور
خلقت اسکے گرد جمع ہوئی اور جہٹلانا شروع کیا اور چاہا کہ اسکو مار ڈالین اسنے کہا یا ایہا الناس میرے ساتہہ
صحرا مین چلو کہ مین اپنے صدق قول پر دلیل روشن رکہتا ہون اور خلایق کو وہان لیگیا جہان حضرت یونس

علیہ السلام کو دیکھا تھا اور گو سپند اور سگ سی ادائی شہادت طلب کی گو سپند نے گویا ہو کر گواہی دی کہ یونس ع نے میرا دودھ دوہ کر پیا اور پتھر نے صدق قول شبان کی شہادت دی کہ وہ مجھ پر بیٹھا تھا اور خلق مشاہدہ اس صورت سے متعجب و مسرور رہو کر بطلب حضرت مشغول ہوئی اور اونکو ایک درخت کے نیچے دیکھا کہ نماز گذار ہے ہین جب نظر آدمیونکی حضرت یونس ع پر پڑی گریہ و فغان کر کر پانو پر گرے اور انکو باعزاز و اکرام شہر مین لائے اور مین قدم فرخندہ آثار حضرت سے جمعیت اور فاہیت اوس شہر مین پیدا ہوئی اور حضرت نے قوم کو آئین دین متین اور مسایل شریعت سکھائے اور حضرت عزت سے دستوری چاہی کہ بسیاحت مشغول ہووین اور بعد از حصول رخصت عزیمت سیر کی بادشاہ نے بھی شبانکو ملک تسلیم کیا اور حضرت کے ہمراہ روانہ ہوا کعب الاحبار کہتا ہی کہ حضرت یونس نے اواخر ایام حیات مین اہل دنیا کے ساتھ اختلاط کم کر دیا تھا اور عبادت اور رہبان کے ہم جلیس رہتے تھے تا آنکہ اس سرائے فانی سے بعالم جاودانی رحلت کی اور تربت انکی کوفہ مین ہے مگر ازروی روایت صحیح مدفن انکا شہر نینوا مین و از جملہ مزارات متبرک انکا مزار پر انوار ہے باب اٹھارہوان احوال حضرت زکریا و یحیی علیہما السلام مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت زکریا و یحیی علیہ السلام مین معالم التنزیل مین تفسیر وکفلہا زکریا مین لکھا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یعقوب ع یا سلیمان بن داود کی اولاد مین سے تھے اور صاحب قران اور پیغمبر جلیل الشان اور سردار احبار بیت المقدس تھے اور والد بزرگوار انکی موسوم بہ اذان یا ذان کہ سلک اولاد انبیائی عظام مین انتظام رکھتے تھے اور حق سبحانہ تعالی نے انکو بنی اسرائیل پر بھیجا تھا کہ یہ ساتھ شریعت توریت کے کام کرتے تھے اور مدارک مین لکھا ہے کہ زکریا بزبان عبرانی مین بمعنی دایم الذکر اور دایم التسبیح ہے قال اللہ تعالی کتیعص ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا اذ نادی ربہ نداء خفیا ۔ قال رب انی وہن العظم منی واشتعل الراس شیبا یاد کرتی ہے رحمت پروردگار تیرے کی بندے اپنے زکریا کو جبوقت کہ پکارا پروردگار اپنے کو آہستہ کہا ای پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی ہین ہڈیان میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا نقل ہے کہ ایکدن حضرت زکریا ع نے محراب بیت المقدس مین مناجات کی کہ ای میرے پروردگار سست ہو گئی ہین ہڈیان میری کہ ستون خانہ بدن ہین ضعف اور بڑھاپے سے اور سفید ہو گئے ہین بال میرے حضرت نے اسواسطے تخصیص کی کہ ہڈیان سخت اور محکم ترین اعضا ہین جبکہ یہ

سست ہوگئی ہونگی تو سب اور بدن بطریق اولی سست ہوگیا ہوگا۔ اور انوار التنزیل مین سورہ مریم مین لکھا ہے
کہ حضرت زکریا ۱۲ اوسوقت مین ساٹھ یا پچہتر برس کے تہے۔ اور تفسیر معالم اور بحر المواج مین سورہ آل عمران مین
لکہا ہے کہ حضرت زکریا ۱۲ اوسوقت مین ایک سو بتیس ۱۳۲ برس کے تہے۔ اور تفسیر جلالین مین بہی اسیطرحسے ہے
اور بعضی کہتے ہین کہ ایک کم سو برس کے تہے چنانچہ مدارک مین بہی یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بانوے برس کے تہے
اور بی بی انکی اسّی برس کی اور بعضی کہتے ہین کہ حضرت زکریا قوی جثہ معلوم ہوتے تہے اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے
کہ حضرت زکریا اس حال مین تہے آیت وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ط وَاِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَائِي وَ
كَانَتِ امْرَاَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور نہ تہا مین
بیچ پکارنے تیرے کے ای رب میری بی نصیب اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے پیچہے میرے اور ہی
عورت میری بانجہ پس بخش تو واسطے میرے اپنے پاس سے ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کی
اور کردی اوسکو ای رب پسندیدہ اور یہ بہی عرض کیا کہ خداوند اجب یعنی دعا کی ہے تو نے اجابت فرمائی ہے
اور مین ساتہہ اسکے خوگر ہوگیا ہون اور اپنی بنی اعمام یعنی چچا کے بیٹون سے ڈرتا ہون کہ میرے پیچہے دین مین
سستی کرین اور امت مین اچہی طرحسے خلافت نکرین اور میری اسّی برس کی عمر ہے ابتک نعمت اولاد سے محروم
ہون چاہتا ہون کہ اب مجکو ایک فرزند عطا ہووے کہ متولی امور دین ہو کر علم و حکمت مجہسے میراث مین لیوی
اور اوسکو ایسا شایستہ اور پسندیدہ کر کہ تو اوسکے قول و فعل سے راضی ہوگا قال اللہ تعالی وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى
رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ یعنی اور ہدایت دی ہمنے زکریا کو جسوقت کہ پکارا اوسنے پروردگار
اپنی کو ای پروردگار میرے مت چہوڑ مجکو اکیلا اور تو بہتر وارثونکا ہے پس قبول کیا ہمنے واسطے اوسکے اور
دیا ہمنے اوسکو یحیی اور درست کر دیا ہمنے واسطے اوسکے بی بی اوسکی کو تحقیق وہ تہی جلدی کرتی بیچ بہلائیون کے
اور پکارتی تہی ہمکو رغبت سے اور ڈر سے اور تہی واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالی ✦ القصہ حضرت نے
اس دعا کے بعد سر سجدہ مین رکہا اور تضرع اور زاری کی کہ خدا تعالی نے انکی دعا قبول کی اور وحی اس
طرح پر نازل ہوئی آیت یَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ ای زکریا تحقیق ہم

خوش خبری دیتے ہین تجکو ساتھ ایک لڑکیکے کہ نام اوسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنی واسطے اوسکے پہلے اس سے ہمنام اور
معنی یحیی کے یہہ ہین کہ نام پدر اوس سے زندہ ہو یا باپ کے دین نے اوسکے ساتھ زندگی پائی ہو یا سوائے
اسکے باشتق حیا سے ہی اور صفت اوسکی یہہ ہے کہ ہمتر ہو ساتھ علم اور حلم اور پرہیزگاری کے اور بازرہے ہو
اور لعب اور زیان کاری سے اور پیغمبر ہووے مواہب علیہ مین سورۂ مریم مین لکھا ہے جب حضرت زکریا نے
یہہ بشارت پائی **آیت** قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ۝
کہا ای رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور ہی عورت میری بانجھ اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑہاپی سے
بے حد کو ۝ کیا اب مجکو جوان کریگا یا اس بڑہاپی ہی مین اپنی قدرت کا علم بلند فرماویگا **آیت** قَالَ کَذٰلِکَ
قَالَ رَبُّکَ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا ۝ کہا اسیطرح کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے
آسان ہی اور تحقیق پیدا کیا مینے تجکو پہلے اس سے اور نہا تو کچھ [illegible]
کے بعد ظہور مین آویگا **آیت** قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً ۝ یعنی کہا خداوندا مقرر [illegible] میرے کوئی علامت کہ اوسکے
ساتھ قرب وقوع اس واقعہ کا معلوم ہووے **آیت** قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝
یعنی خطاب آیا کہ نشانی اسکے یہہ ہی کہ تین رات دن تو پوری دینی کلام کرنے پر باوجود تندرستی اور صحت کے
قادر نہو گا **آیت** فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓی اِلَیْہِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ۝ پس نکلا اوپر قوم اپنی کے محراب سے
پس اشارت کی طرف اونکے کہ تسبیح کرو صبح کو اور شام کو ۝ روایت کرتے ہین کہ اوسیوقت زبان حضرت زکریا کی
مونہہ مین اتنی بڑہی اور بند ک ہوگئی کہ بلا تیکو مجال نرہی جب تین روز گذرے تو بحال خود ہوی اور بعد از گذرنے
مدت حمل کے حضرت یحیی پیدا ہوئے اور اکثر کپڑے سے ٹاٹ کا لباس ہین کر احبار کے ساتھ عبادت مین بطریق
ریاضت موافقت کیا کرتے تھے اور ٹاٹ اسواسطے پہنتے تھے کہ نرمی کپڑے سے انکے بدن کو راحت نہ حاصل ہووے
کہ حظوظ اور لذت نفس سی ہے ایکدن حضرت یحیی نے اپنی والدہ کی درخواست سے جامہ پشمین پہن لیا کہ
اسکے بدن مین ٹاٹ سے سوراخ سوراخ سے ہوگئی تھے وحی آئی کہ ای یحیی دنیا کو ہمپر تو نے اختیار کیا
حضرت یحیی روئے اور پھر ٹاٹ پہن لیا اور نہایت زہد مین کوشش کرنے لگے اور باوجود صغارت سن کے احکام
ربانی تعلیم احکام دینی بقوت تمام کرتے اور فرمان برادری والدین مین بہت مصروف رہتے تھے چنانچہ خدا تعالی نے

سورہ مریم مین فرمایا ہے **اے** یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ واتیناہ الحکم صبیا وحنانا من لدنا وزکوۃ وکان تقیا وبرا بوالدیہ ولم یکن جبارا عصیا وسلام علیہ یوم ولد ویموت ویوم یبعث حیا یعنے ای یحییٰ پکڑ کتاب کو ساتھہ قوۃ کے اور دیا ہمنے اوسکو حکم لڑکپن ہی اور دی مہربانی اپنی طرف سے اور پاکیزگی اور تہا پرہیزگار اور خوش سلوک ساتھہ ماں باپ اپنے کے اور نہا سرکش نافرمان اور سلام ہی اوپر اوسکے جسدن پیدا ہوا اور جسدن موا اور جسدن اوٹھیگا زندہ ہوکر اور روایت مین آیا ہے کہ ایکدن محلہ کے لڑکون نے انکو تین برس کی عمر مین کہا ای یحییٰ آؤ تا کھیلین اور بازی کرین حضرت یحییٰ نے کہا ما لِلَعِبِ خُلِقْنَا یعنے واسطے بازی کے نہین پیدا کیے گئے **اور** حضرت یحییٰ خوف حق تعالیٰ سے ہمیشہ رویا کرتے تھے **تفسیر** بحر الملوج مین لکھا ہے کہ اتنا روئے تھے کہ پوست اور گوشت انکی رخسارونکا آنسو ونکے بھیجنے کی شدت سے گھس گیا تھا بلکہ گل گیا تھا اور دانت اور پاٹھ سوہند دکھائی دینے لگا تھا انکی ماں چھپا نیکے واسطے انکی رخسار پر ہندہ کا ٹکڑا کمد تی تھین اور وہ سیل اشک سی نہ ٹھہرتا تھا اور گر گر پڑتا القصہ جب بنی اسرائیل حضرت زکریا کی خدمت مین آتی اگر حضرت یحییٰ نہوتا تو حضرت وعظ کہتی تھے اور ڈر تے کہ ایسا نہو کہ یحییٰ آجاوین کہ وہ ہمیشہ ترس خدای تعالیٰ سے روتا ہے مبادا کوئی کلام خوفناک سنی کہ موجب زیادتی غم اور درد والم اوسکے کا ہووے اور اوس سے بھی حال اوسکا زار تر ہو جاوے ایکدن بنی اسرائیل جمع تھے اور حضرت یحییٰ ایک کونے مین بیٹھے ہوے تھے حضرت زکریا کو گمان ہوا کہ وہ یہان نہین ہے دوزخ کے شدائد اور عقوبت بیان کرنے لگے جب حضرت یحییٰ نے اس کلام کو سنا جنگل کی طرف بھاگے اور پہاڑ پر جا کر رونے لگے انکی ماں انکو ڈھونڈتی پھرتی تھین اور انکو کسی جاے نہ دیکھتی تھین ایک دن ایک چرواہے نے کہا اور نشان دیا کہ وہ پہاڑ پر پھرتا ہے اور رات کو فلانے غار مین جا کر چھپ رہتا ہے وہ اوس غار کے پاس جا کر بیٹھ رہین رات کے وقت کہ حضرت یحییٰ ہوئے جب اپنی ماںکو دیکھا چاہا کہ بھاگین اونھون نے اپنی چھاتیان ننگی کر کر انکو دکھائین اور انسے درخواست کی کہ ایک ساعت رونے سے باز رہو کہا اے ماں مین کیونکر نہ روؤن کہ ایسی دوزخ ہمارے رہگذر مین واقع ہوگی اور سبکو اوسپر راہ چلنی پڑیگی آخر وہ باتین سنکر انکو گھر مین لائین پس حضرت یحییٰ صومعہ مین جا کر عبادت مین مشغول ہوئے اور اوسوقت تین حضرت یحییٰ سات برس کے تھے **اور** بعضے احوال عالم حیات حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ مین ذکر کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ **فصل دوسری** ذکر شہادت حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام و زیارت کفار

ناہنجار۔ القصہ ایک مدت کے بعد بنی اسرائیل نے فساد شروع کیا ہر چند حضرت زکریا انکو پند و نصیحت کرتے لیکن کچھ اثر نہ ہوتا تھا آنکہ ایک دن انکو تنہا پاکر انکے مارنیکا قصد کیا حضرت زکریا وہان سے بھاگے اور یہ بدبخت انکی پیچھے روانہ ہوے حضرت ایکدرخت کے پاس پہونچے درخت گویا ہوا کہ اے زکریا مجھ مین آجا اور تکافتہ ہو حضرت اوسمین در آئے اور یہ مردود جب اوس درخت کی پاس پہونچے اور حضرت کو نہ پایا متحیر ہوے شیطان ملعون نے کہا زکریا اس درخت مین ہے اور یہ اوسکے ازار کا تاگا باہر رکھیا ہے ارہ لاؤ اور درخت کو سر سے پیر تک دوٹکرے کردو قوم ارہ لائے اور اوس درخت کو سر سے چیرنا شروع کیا جب ارہ سر مبارک زکریا پر پہونچا ایک آہ کھینچی وحی آئی کہ اے زکریا اگر پھر دوبارہ آہ کریگا تو تیرا نام دیوان پیغمبرون سے محو کردونگا پہنچا تو نے کہ پناہ تمام عالم مین ہون اس درخت سے تو نے کسواے پناہ نہ پائی اب اس بلا مین صبر کر حضرت زکریا نے دم نہ مارا آنکہ جان پاک تن مبارک سے جدا ہوئی۔ اور بستان نقیہ مین لکھا ہے کہ بقول کعب الاحبار عمر حضرت زکریا کی تین سو برس کی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی عمر مین کسی عورت کو نہ چاہا اور کبھی عصمت اس مرتبہ پر پہونچا یا کہ ہرگز کوئی معصیت الہی سرزد نہوئی بلکہ کبھی خاطر مین بھی نہ لائے اور دل زندہ ایسے تھے کہ کبھی غفلت سے غافل نہوتے تھے نقل ہے کہ ملک نام زمان بادشاہ بنی اسرائیل تھا کہ شہر اردل سے اوسکی بیٹی نہایت حسینہ اور جمیلہ اور نامخدا اوسملک نے بسبب اپنی کبر سن کے توہم کیا اس بات کا کہ مبادا بادشاہ کسی عورت جوان بیگانہ سے تزویج کرے اور میرا درجہ و منزلت مین تفاوت پڑے اسنے احتیاط یہ چاہا کہ اوس لڑکیکو اپنی شوہر کی جورو کردے اور اس امر کو حضرت یحییٰ سے پوچھا آپ نے کہا یہ جائز نہین ہے وہ عورت اپنے خفا ہوئی اور بادشاہ کے پاس جاکر تمام حقیقت بیان کی جو کہ اوسکی مخالفت مرضی تھا اور انکو نارواکہنے سے اوسنے انہا احسان سمجھا حکم کیا کہ حضرت یحییٰ کے گلے مین رسی ڈالکر کشان کشان محکمہ سیاست مین لاؤ جب بحال سخی حضرت یحییٰ کو بادشاہ کے پاس لیچلے حضرت جبرئیل علیہ السلام پہونچے اور کہا اے یحییٰ اگر تو چاہے تو ہوا آئی زمین کو اٹھالیجاوے اور انکو ہلاک کردے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیل آیا میرے مقدر مین ہے کہ بیگناہ مارا جاؤن گا کہا ہان حضرت یحییٰ نے کہا بمقتضاے خدا بیگناہ راضی ہون۔ القصہ انہون نے سر مبارک حضرت یحییٰ علیہ السلام کو تن سے جدا کیا حضرت سر بریدہ کہتے تھے کہ جو روکی بھی کوجورو کرنا نچاہیے ولیکن اسپر بھی اوس کم بخت نے اوس لڑکیکو اپنی شوہر کو دیا اور ایک کام کے واسطے گھر کے کوٹھے پر آئی

اوسی وقت ایک ہوا چلی اور اوسکو لیکر ایک جنگل مین ڈالدیا وہان ایک شیر پیدا ہوا اوسنے اوسکو لیکر پارہ پارہ کرڈالا اور وہ بادشاہ لعین اور اوسکی قوم بھی ہلاک ہوگئی اور صاحب معالم اور بعضے مورخون نے روایت کی ہے کہ بیت المقدس کا بادشاہ حضرت یحیی علیہ السلام کو گرامی رکھتا تہا۔ اتفاقاً اوس بادشاہ کو اپنی جورو کی بیٹی کے ساتھ اپنی بھائی کی بیٹی کے ساتھ میل تمام اور خواہش بالاکلام پیدا ہوئی چاہا کہ اپنی جورو اوس لڑکی کو کرے حضرت یحیی نے اوسکو منع کیا اوس دختر بداختر نے بادشاہ کو اپنی اوپر فریفتہ کرکے اتنا ورغلایا کہ اوسنے حضرت یحیی کو مارڈالا حضرت یحیی سر بریدہ آواز دیتی تہے کہ یہ عورت اوپر تیرے حلال نہین ہے اوس ملعون نے پہر بہی اوس عورت کو اپنی جورو بنایا۔ پہر خون سر مبارک حضرت یحیی کا ہمیشہ جوش مین آیا کیا اور یہہ تمام جہان مین داستان ہوئی علماء نے کہا جب تک کہ اسکے کشندونکا خون نگریگا اسکا خون قرار نہین پکڑیگا جب یہ خبر زمانہ کے بادشاہ کو پہنچی بیت المقدس پر مع لشکر آیا اور بنی اسرائیل مین سے ستر ہزار آدمیونکو مارکر اونکا خون [illegible] تب بہی خون جوش مین آیا کیا جب اوسکے کشندونکو کہ وہ بادشاہ اور اوسکی جورو تہی مارا اور اونکا خون اوسپر کرایا تب حضرت یحیی کے خون نے قرار پکڑا۔ بستان فقیہ مین لکہا ہی کہ عمر حضرت یحیی کی بیست برس کی تہی اور تربت انکی جامع دمشق مین ہے

باب انیسوان احوال حضرت عیسی علیہ السلام بن مریم بنت عمران بن ماثان مین اور اسی باب مین ذکر حنظلہ الصادق اور قصہ اصحاب کہف اور ذکر پرسیصا اور ذکر جریج راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جریج پیغمبر اور ذکر شمعون غایدار اور احوال سلطنت اسکندر رومی اور اس باب مین بارہ فصل ہین **فصل پہلی** مناقب حضرت مریم اور ولادت حضرت عیسی علیہ السلام ہین۔ تفسیر انوار التنزیل مین بیچ تفسیر قولہ تعالی ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العلمین ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم یہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو اوپر عالمون کے اولاد مین بعضے اونکے بعضون سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ لکہا ہے کہ حضرت مریم سترہ یا اٹہارہ پشت سے ساتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پہنچتی ہین اور اور تفسیرون سے نقل ہے کہ حضرت مریم کے مان ایک عورت زاہدہ بنی اسرائیل مین سے حنہ نام حضرت زکریا کے زمانہ مین تہین اور خاوند اونکا عمران بن ماثان تہا اور ایک بیٹی اشباع نام حضرت مریم سے بڑی حضرت زکریا کے گہر مین تہی اور یہہ عمران اوس عمران والد بزرگوار حضرت موسی علیہ السلام

کے سوائے ہے اور درمیان ان دونون عمرانون کے ایک ہزار نو سو برس کا فاصلہ تھا ایکدن حنہ حالت بڑھاپے مین زیر سایہ
درخت بیٹھی تھی کہ نظر اسکی آشیانہ ایک جانور پر جو پڑی اور دیکھا کہ اوس جانور نے پوست بیضہ منقار سے توڑا اور
بچہ اوس سے پیدا ہوا اوسکو شاید اس حال سے اولاد سے تولد فرزند کی ہوئی چنانچہ انہون نے درگاہ خالق کائنات
اور بارگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اور اسکی اجابت استعجاب ہوئی اور اوسیوقت حیض منقطع سابقہ پہ جاری ہوا
اور ہرگاہ حالت ظہور مین بیدا اپنی ذاتہ کے ساتھ جمع ہمیشہ اوسکو حمل رہا اور ہنگام ظہور آثار اوسکے انہون نے
جناب باری مین نذر کی کہ ہرگاہ جیسے اولاد ہوگی تو اوسکو مخصوص خدمت بیت المقدس کے واسطے مقرر کرونگی اور کمیر
اوس سے کار دینوی لونون کی کرا قال اللہ تعالی اذ قالت امرأت عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا
فتقبل منی انک انت السمیع العلیم ۱۲ موصوفت کہا بی بی عمران کی نے ای پروردگار میرے تحقیق مینے نذر کیا واسطے
تیرے جو کچھ بچہ پیٹ میرے کے ہے آزاد کیا ہوا پس قبول کر تجھے تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا + اور سبب اسکا
یہ لکھا ہے کہ اوس زمانہ مین مسجد بیت المقدس کی خدمت بزرگ جانتے تھے اور فرزندونکو اس کار کے واسطے
نذر کرتے تھے اور انکی شریعت مین فرزندون پہ والدین کی اطاعت ایسی نذرون مین فرض تھی - اور بحر المواج
مین لکھا ہے کہ وہ فرزند بعد بالغ ہونیکے بیچ بجالانے اس امر کے مخیر رہتا تھا اگر چاہتا تا خدمت بیت المقدس پہ ثابت
رہتا تھا یا اوس امر خیر سے باز رہکر اپنی اختیار سے عمل دنیا کے ساتھ کرتا رہتا تھا - بعد نذر حنہ سے انکے شوہر عمران نے
کہا کہ وای اوپر تیری یہہ تو نے کیا کیا شاید تیرے شکم سے بیٹی پیدا ہووے اور خدمت مسجد کو مناسب نہووے
اوسوقت زبان حنہ پر بے اختیار جاری ہوا کہ قبول کر خدا مجھے جو کچھ کہ نذر کیا مینے اور اوسکو توفیق دے کہ تیری خدمت
مین کوشش کرے قولہ تعالی فلما وضعتہا قالت رب انی وضعتہا انثی واللہ اعلم بما وضعت ولیس الذکر کالانثی وانی سمیتہا مریم
وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا ۱۲ یعنی پس جنا اوسکو کہا
اے پروردگار میرے تحقیق مینے جنا اوسکو لڑکی اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ جنا اور نہین مرد مانند اوس عورت کے
اور مینے نام رکھا اوس کا مریم اور تحقیق مینے پناہ دی اوسکو ساتھ تیرے اور اولاد اوسکی کو شیطان راندے ہوئے
پس قبول کیا اوسکو رب اوسکے نے ساتھ قبول اچھی کے اور اوگانا کیا اوسکو اوگانا اچھا - القصہ جب حنہ جنی اور
حضرت مریم پیدا ہوئین تو نام انکا مریم رکھا اور مریم لغت عبرانی مین عابدہ کو کہتے ہین یا معنی امۃ اللہ کی ہیں یعنی کنیز خدا

روایت کرتے ہین کہ اوس زمانہ مین چار ہزار مرد خدمت بیت المقدس پر مقرر تھے اور جو دو سبکشی اور خاکروبی اور تعداد و مرمت اور محافظت مین اوسکی اہتمام کرتے تھے کہ سیدنے کسیکا نام بھی بخانا اور نام حضرت مریم اس باب مین مشہور آفاق ہوا اور تا قیام قیامت رہیگا غرضکہ انکی مان بعد از ولادت انکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر مسجد بیت المقدس مین لائی اور وہان حضرت زکریا ۲ اور تمامی علماء بنی اسرائیل جمع ہوئے تھے حضرت مریم کی مان نے کہا لو اس نذر کی ہوئی کہ خدا تعالی کی نذر ہی ان سب نے قبول پر رغبت کی کسواسطے کہ یہ نسل بزرگان بنی اسرائیل سی تھی حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا کہ مین اسکی کفالت کے واسطے سزاوار ترہون کہ اسکی خالہ میرے گھر مین ہے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ انکی بہن حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر مین تھین بہ کیف اور خدام راضی نہوتے تھے اسپر اور اس امر مین اختلاف تھا تا آنکہ قرعہ کیا اسطرح سے کہ اپنی قلمین کہ جسنے توریت لکھتی تھے ندی مین پانیکی ڈالدین اور یہ شرط کی کہ جسکا قلم پانی پر تیرآئے وہ انکی تربیت کرے اور یہ ستائیس آدمی تھی بروایت معالم التنزیل و مدارک یا اونتیس ۲۹ آدمی بروایت معالم التنزیل اتفاقا حضرت زکریا کا قلم بر روے آب تیرا اور اونکی قلمین ڈوب گئین چنانچہ یہہ اونکو اپنی گھر مین لیگئی اور دودہ پلانیکے واسطے ایک دایہ مامور کی اور ہر گاہ حد اکثر کند گئی تو انکو مسجد مین لاکر ایک اونچی سی کٹڑی مین کہ اوسپر بدون سیڑہی کے کوئی نچڑہ سکتا تھا رکھا۔ اور جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم کے احوال کی تجسس کرکے انکے پاس سے جاتی تھے تو کٹڑی کے دروازہ کو اور ایک روایت سے سات دروازون کٹڑی کو قفل سے محکم کر دیتے تھے اور کبھی اپنی پاس رکھتی تھے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ جسوقت حضرت مریم کو حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد کیا تھا اوسیوقت مسجد کی کٹڑی مین رکھا تھا اور انھون نے کسیکی چھاتی مونہہ مین نہین لی اور نہ کسیکا دودہ پیا۔ بلکہ اللہ تعالی انکی روزی غیب سے بھیجتا تھا تفسیر جلالین اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ حضرت مریم اکیدن کی غذا سی ایک سال کی نشو و نما پکڑتی تھین اور یہ تقدیر جب حضرت زکریا علیہ السلام غرفہ مین جاتے تھے غیر موسم کا میوہ یعنی تابستانی زمستان مین اور زمستانی تابستان مین انکے پاس پاتی تھے قولہ تعالی وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا یعنے اور سونپ دیا اوسکو زکریا کو جب جاتا اوپر اوسکے زکریا محراب مین پاتا نزدیک اوسکے رزق ۱۰ جب حضرت زکریا علیہ السلام نے چند نوبت یہہ صورت مشاہدہ کی آیت قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا کہا اے مریم تیرے پاس یہہ غیر رت کا میوہ کہانسی آتا ہے آیت قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی انہون نے کہا یہ رزق کہ تم دیکھتے ہو خدا پہنچاتا ہی کہ وہ رزاق مطلق روزی دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہے بے حساب۔ کہتی ہین کہ جب حضرت زکریا نے غیر وقت میوہ تازہ دیکھا باوجود کلان سالی کے ازروی طمع وہین اپنی زبان بدعا کو یا کی آیت ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء یعنی اوس جگہہ پکارا زکریا نے پروردگار اپنی کو کہا اے پروردگار میرے ڈالدے واسطے میرے نزدیک اپنی سے اولاد پاکیزہ تحقیق تو سننے والا ہی دعا کا۔ اور خدا تعالی نے حضرت یحیی کو عطا فرمایا چنانچہ اسکے قصہ مین بیان ہوا۔ القصہ جب حضرت مریم نو برس کی ہوئین بانواع عبادات تمام اوس مسجد کے عالمون پر غالب آئین اور مدام اوسی مسجد مین رہا کین۔ تفسیر تیسیر اور انوار التنزیل اور بحر الموا جمین بیچ سورۂ آل عمران کے لکہا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے حضرت مریم کو نجاست حیض ونفاس سے پاک فرمایا تا قولہ تعالی واذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین اور جبوقت کہا فرشتون نے ای مریم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور برگزیدہ کیا تجکو اوپر عورتون عالمون کے ای مریم فرمان برداری کر واسطے پروردگار اپنی کے اور سجدہ کیا کر ساتہہ رکوع کرنیوالونکے آیت ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک وما کنت لدیہم اذ یلقون اقلامہم ایہم یکفل مریم وما کنت لدیہم اذ یختصمون یعنی یہہ خبر غیب کی سے ہی وحی کرتے ہین ہم اوسکو طرف تیرے اور نہ تہا تو پاس اونکے جبکہ ڈالتے تہے قلمون اپنی کو کون اونمین سے پالی مریم کو اور نہ تہا تو پاس اونکے جب جہگڑتے تہے اور تفسیر مواہب علیہ مین بیچ سورہ مریم کے لکہا ہے کہ درحالت عذر حضرت مریم اپنی خالہ کی گہر جاتین اور بعد پاک ہونیکے پھر مسجد مین چلی آتی تہین اور انوار التنزیل مین مسطور ہے کہ جب حضرت مریم دس یا گیارہ برس کی ہوئین تو اپنی خالہ کے گہر آئین اور معالم مین لکہا ہے کہ جب برس کی یا تیرہ برس کی عمر مین حضرت حیض سے غسل کی محتاج ہوئین ایک جائے پردہ کے نیچے جانب شرقی بیت المقدس مین یا اپنی ہمشیرہ اشیاع کے گہر مین موسم جاڑی مین غسل کیا اور وہ مکان آفتاب روبہ تہا کما قال اللہ تعالی واذکر فی الکتب مریم اذ انتبذت من اہلہا مکانا شرقیا فاتخذت من دونہم حجابا فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا یعنی اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جدا ہوئی اپنے لوگون سے مکان شرقی مین پس پکڑا اوسی اوسنے پردہ پس بہیجا ہم نے طرف اوسکے روح اپنی کو پس صورت پکڑلی

واسطے اوسکے آدمی تندرست کی کمنی لگی مین پناہ پکڑتی ہون ساتھہ رحمان کے تجھسے اگر ڈرہی تو پرہیزگار ہ اور معالم التنزیل مین مذکور ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اس جہت سے نصاری نے مشرق کو اپنا قبلہ مقرر کیا ہے القصہ جب حضرت مریم کو بعد نہانے اور کپڑے پہنے کے حضرت جبرئیل علیہ السلام بصورت ایکمرد سادہ عذار نیکو دیدار کہانی ذی خاطر مین مردبیگانہ کا دعدغہ پیدا ہوا اور بیہودہ ڈرین اور کہا پناہ مانگتی ہون تیرے شر سے ساتھہ خدا کے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جب انکو مضطرب مشاہدہ کیا آیت قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ یعنے کہنے لگے سوائے اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا ہون پروردگار تیرا تاکہ بخشون جاؤن تجھکو لڑکا پاکیزہ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہین ہاتھہ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور نہین مین بدکار کہا اسیطرح کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے آسان ہے اور تاکہ کرین ہم نشانی واسطے لوگون کے اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا ہ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کے قریب آنکر دور سے آستین یا گریبان یا دہان مین پھونکا کہ اوسکا اثر حضرت مریم کے شکم مین پہنچا اور حضرت مریم اوسی دم حاملہ ہوئین تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ حضرت زکریا بدستور عادت حضرت مریم کے پاس آتے تھے ایکمرتبہ بسبب ہٹ جانے چادر کے اثر حمل بریگی شکم سے انکی مشاہدہ کیا یہہ بدرجہ غایت بدنامی و تہمت سے خوفناک ہوئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ مریم حاملہ ہے یہہ کیا بلا ہوئی اوسنے کہا یہہ مریم وہ مریم نہوے جو ہمنے سنا تھا کہ عیسی علیہ السلام جس سے بغیر باپ کے پیدا ہوگا یہہ تین چھوہارے اور اوسکو میرے پاس لے آؤ جب حضرت مریم انکے گھر مین آئین تو حضرت زکریا کی بی بی کو یہی حضرت یحیی کا حمل تھا انسے کہا جو فرزند کہ میرے پیٹ مین ہی اوسنے تیرے فرزند کو کہ تیرے پیٹ مین ہی سجدہ کیا اور تواضع بجا لایا تو سب عورتون مین بہتر ہی اور حمل تیرا بہترین حملون کا ہے پھر حضرت زکریا کی بی بی نے معاملہ اپنی حمل کو کہ انکے حمل کے ساتھہ ہوا تھا ظاہر کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اول جس کسی نے کہ حمل مریم سے اطلاع پائی یوسف بجار انکی خالہ کا بیٹا تھا کہ مسجد بیت المقدس مین عبادت کیا کرتا تھا اور کبھی کبھی حضرت مریم کی خدمت مین حاضر ہوکر پردہ کے باہر سے انکے ساتھہ کلام کرتا تھا جب یوسف نے حال مریم سے اطلاع پائی نہایت حزین واندوہناک ہوا ایک دن انسے کہا کہ مجھکو تیرے زہد و تقوی مین اشتباہ واقع ہوا ہے چاہتا ہون کہ تجھسے معلوم کرون حضرت مریم نے اجازت دی یوسف نے پوچھا کوئی

زراعت سے تخم اور تخم سے زراعت ہوتی ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ اگر تو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اول زراعت پیدا کی بے تخم ہوئے اور اگر کہی کہ پہلے بذر پیدا کیا تو وہ بدون زرع کے موجود ہوا تو کہی کہ دونوں ساتھ کی پیدا کیں ہیں تو کوئی ایکدوسرے سے حاصل نہیں ہوا پھر یوسف نے پوچھا کہ کوئی درخت نے بی آب نشوونما پائی ہے حضرت مریم نے کہا کہ اول خدا تعالیٰ نے درخت کو پیدا کیا ہے اور پھر پانی کو اوسکے حیات کا سبب گردانا ہے۔ المختصر کہ تفسیر مرتبہ یوسف نجار فی الصغیر لکھی کی اور کہا کوئی فرزند بے وجود پدر وجود میں آیا ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ بے مادر و پدر بھی کہ آدم و حوا نہ تھے کہنے لگے اور نہ مان یوسف نے تصدیق مریم کے قول کی کی اور کہا سوال بہ الطریق حکمت کے تا میں اپنی کلام سے استفسار کیا اب میں یہ التماس رکھتا ہوں کہ مجکو اپنی حمل کی حقیقت سے آگاہ کر حضرت مریم نے جواب دیا کہ مجکو اسطرح سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے آیت اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ یعنے ای مریم تحقیق اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تجھکو ایک کلمہ سے اوسکا نام اوسکا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا آبرو والا ہوگا دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیک کیے گیوں سے ۱۲ اور بعضے تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت مریم حاملہ ہوئیں شہر سے باہر ایک پہاڑ میں کہ جانب شرقی شہر ایلیا کے چھ کوس دور ہے چلی گئیں اور رعالم میں لکھا ہے کہ نو مہینہ یا آٹھ مہینہ کے بعد وضع حمل کیا اور کوئی اتنوالا بچہ زندہ نہیں رہا مگر حضرت عیسیٰ یا چھ مہینہ میں ایک ساعت میں خلقت ہوئی اور ایک ساعت میں صورت اور ایک ساعت میں وضع حمل یا یہ کہ حمل اور وضع ایک ساعت میں ہوا بہرحال جب وضع حمل نزدیک پہنچا حضرت مریم کو ندا آئی کہ اس شہر سے باہر جا کہ اگر تیری قوم تجھکو اس کیفیت سے دیکھی گی تو تیرے فرزند کو مار ڈالیگی حضرت مریم نے قصد جانے کا کیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو رہبری کی اور یوسف بخار کے ساتھ بیت المقدس کے باہر آئیں اور روانہ ہوئیں دو فرسخ راہ طے کی تھی کہ ایک قریہ میں قراء شام میں سے پہنچیں کہ اوسکو بیت اللحم کہتے ہیں اور بنا بر استیلائے درد ولادت مرکب پر سے اتر پڑیں اور اوسکو ایک درخت خرمائے خشک دکھائی دیا اپنی پشت مبارک اوس درخت بابس سے لگا کر کہنا شروع کیا کہ کاشکے مجکو اس واقعہ سے پہلے موت نہ آئی کہ کوئی مجکو نجانتا اب تمام احبار بیت المقدس مجھی پہچانتے ہیں کہ میں انکے امام کی بیٹی ہوں اور حضرت زکریا علیہ السلام نے مجکو تربیت کیا ہے اور اب تک میری بکارت زایل نہیں ہوئی اور کسیکو میرے خاوند نہیں کیا اب فرزند بے [illegible] اس امر کی خجالت سے میں حیران ہوں کہ کیا کروں اس اثنا میں باریتعالیٰ نے فرشتوں کو معہ ما یحتاج الی اس امر [illegible]

کہ وہ کرو حضرت مریم کے بیٹے ایک فرزند مثل ماقبا بان اسنے پیدا ہوا اور وہ درخت خرما سبز ہو گیا اور ایکبار کی بار ور ہو گیا یا وہ خرما
موسم سرما تھا اور اوسکے نیچے ایک چشمہ آب روان ہوا اور سبزہ نے ظہور پکڑا پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے یا حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے آواز دی کہ ای مریم اندوہگین مت ہو اور مرگ کی تمنا مت کر اور بھلا اس درخت خرما کو تا کر بن خرمائی
تر و تازہ اور کھا تو بے اندازہ اور پی تو لیل و نہار آب خوشگوار اور طہارت کر۔ مدارک مین لکھا ہی کہ جب سے وطب
کھانی زچہ کو سنت ہوئی اور کہتے ہین کہ کوئی چیز بہتر رطب سے زچہ کو اور بہتر غسل سے مریض کو نہین ہی پھر حق تعالی نے
فرشتو نکو بھیجا کہ انہون نے حضرت عیسی کو نہلایا اور حریر پشتی مین لپیٹ کر حضرت مریم کی گود مین دیا اور کہا اگر کوئی تجھسے
پوچھے کہ یہ فرزند کیسا ہی تو کہنا کہ مینے برای خدا روزہ نذر کیا ہے کہ آج کسی آدمی سے کلام نکرون اور حق تعالی کے ساتھ مناجات
مین مشغول ہون اور اوس زمانہ مین انکا روزہ ترک کلام و طعام ہوتا تھا اور اس قدر واسطے اخبار کے روا تھا باشارہ اس سے
خبر دی چنانچہ بالتفصیل خدا تعالی فرماتا ہے قال اللہ تعالی فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا
فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ
النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ
اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا یعنے جبکہ حضرت مریم اپنے مکان سے نکلین اور اپنی قوم مین پہنچین پس لے آیا اوسکو درد زہ طرف تنہ درخت خرما کے
کہا ای کاشکے مین مر گئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بسری پس پکارا اوسکو نیچے اوسکے سے یہ کہ مت غم کھا تحقیق کر دیا
ہے پروردگار تیرے نیچے تیرے چشمہ اور ہلا طرف اپنی تنہ درخت کھجور کے کو ڈالیگا اوپر تیرے کھجور تر و تازہ پس کھا
اور پی اور ٹھنڈا رکھ آنکھ پس اگر دیکھے تو آدمیون مین سے کسیکو پس کہہ تحقیق مینے نذر کیا ہے واسطے بار یتعالی کے روزہ پس
ہرگز نہ بولونگی آجکے دن کسی آدمی سے تفصیل دوسری حضرت عیسی کی رسالت اور ذکر بعضے معجزون مین سے اسب
علیہ مین ہے سورہ مریم کے لکھا ہے کہ جب اہل مسجد سنا وسدن انکو محراب مین نیا یا انکے ڈھونڈنے مین مصروف ہوئے
ہر جگہ تلاش کرتے تھے اور ہر کسی سے پوچھتے تھے کسی نشان دیا کہ فلان جگہ دیکھا ہی یہ وہان گئے قولہ تعالی فَاَتَتْ
بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا فَاَشَارَتْ
اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ
وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ

اُموت ویوم اُبعث حیًا یعنی پس آئی سانتہ اوسکے قوم اپنی پاس گود مین لیے ہوے اوسکو کہنی لگے ای مریم تحقیق لائی تو ایک
چیز عجیب ای بہن ہارون کی نہ تہا باپ تیرا آدمی برا ئی کا اور نہ تہی مان تیری بدکار پس اشارت کی طرف اوسکے کہا اونہون نے
کیونکر کلام کرین ہم اوس شخص سے کہ ہے بچہ گود کے لڑکا کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون دی ہی مجکو کتاب اور کیا ہے مجکو نبی
اور کیا ہے مجکو برکت والا جہان ہو نہین اور حکم کیا ہے مجکو ساتہہ نماز کے اور زکوۃ کے جبتک رہو نہین جیتا اور نیکوکار ساتہہ
مان اپنی کے اور نہین کیا مجکو سرکش بدبخت اور سلامتی ہے اوپر میرے جس دن پیدا ہوا مین اور جس دن مرونگا مین اور جس دن اوٹہایا جاؤنگا
زندہ ہوکر۔ الغرض جب حضرت مریم نے انکو دیکہا حضرت عیسیٰ کو گود مین کہ انکی طرف متوجہ ہوئین بہروسے کے انکی نظر حضرت
مریم پر پڑی کہا ای مریم تو عجب چیز لائی اور کہا ای خواہر ہارون۔ کہتے ہین حضرت مریم کا ایک بہائی تہا ہارون نام یا ایک
مرد ہارون صالح تہا نبی اسرائیل مین سے کہ مثل اوسکے صلاح اور زہد مین کوئی نہ تہا۔ معالم مین لکہا ہے کہ اس نام کی لوگ
قوم نبی اسرائیل مین بہت تہے چنانچہ اوسکی وفات کے دن چالیس ہزار ہارون سوائے اور آدمیون کے شریک فاتحہ
اوسکی ہوئی تہے۔ یا ہارون ایک فاسق تہا کہ غریب المثل اہل فسق کا ہوتا تہا پس کہا انہون نے ای مثل ہارون ہاتہ
اور حضور مین یا یہ کہ مانند اوسکے فسق و فجور مین تیرا باپ عمران نہ تہا بلکہ تہا امام مسجد اقصیٰ اور اشراف احبار سے
اور نہ تہی مان تیری حد زنا کا بلکہ تہی صالحہ پس مان باپ سے کونسی چیز ہے جسکا تو نے حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ
کی طرف اشارت کی کہ اس سے کلام کرو اور جواب سنو انہون نے کہا ہم اس سے کیونکر کلام کرین کہ یہ لڑکا طفل
گہوارہ سے اور فہم خطاب اور قدرت جواب نہین رکہتا سنے کہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کلام انکا سنا یا انہون
نے دیکہا کہ ہونہار مین تہی بہوڑ دی اور بزبان فصیح اور بیان بلیغ جواب دیا کہ مین بندہ خدا ہون دی مجکو ایک
کتاب یعنی انجیل اور حکم کیا ہے مجکو انجیل مجکو عطا کریگا امام تعلبی نے لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تعلیم
کی ہے مجکو انجیل ماں کے پیٹ مین اور کیا مجکو پیغمبر کہتی ہین اوس حال مین حضرت عیسیٰ پیغمبر تہے اور کلام کرنا انکا
معجزہ تہا۔ اور مدارک مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوس ہنگام مین ایک دن یا چالیس دن کے تہے اور کہا
گروانا اللہ تعالیٰ نے مجکو بابرکت اور بانفع جس جا کہ ہون اور حکم کیا مجکو ساتہہ برپا کرنے نماز کے اور دینی زکوۃ
کے جبتک زندہ رہونگا اور کیا مجکو نیکوکار بنایا ہے [illegible] اور کیا مجکو [illegible] کہ خلق سے ساتہہ تکبر کرون
اور ارکو ایذا دون جب اونہون نے [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشاہدہ کیا ظہور قدرت حق سبحانہ

ہین حیران رہے تفسیر کبیر الموا ہب مین ہے سورۂ آل عمران کے مذکور ہے کہ بعد ابن حضرت عیسی علیہ السلام سے کلام کیا آنکہ اور برکون کی عمر کو کہ بولتو ہین پہنچے اور بعد تین برس کے وحی بنا بر تبلیغ شرائع اور احکام دین نازل ہوئی کہ معنی آیت ویکلم الناس فی المہد یعنے اور باتین کریگا لوگون سے بچہ جھولے کے پنا اسی سے عبارت ہے اور روایت ہے کہ اول انبیائی بنی اسرائیل مین سے حضرت یوسف ابن یعقوب تھے اور آخر حضرت عیسی بن مریم اور یعنے روایت کرتے ہین کہ یہود حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ اتنے تھے اور حضرت ہیچ گہوارہ مین تورات پڑہا کرتے تھے اور بیستی تھے اور انکے ساتھ کلام کرتے تھے اور بکرا اللہ مین بچ سورۂ مذکورہ کے بحق آیت ویعلمہ الکتب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل یعنے اور سکھاویگا اوسکو لکہنا اور حکمت اور توریت اور انجیل اور یہ بھی لکہا ہے کہ حضرت عیسی کے زمانہ مین کوئی انسے خوبتر خوش نویس نہ تہا اور کسیکو کوئی اسکے لکہنے سے بہتر نہ جانتا تہا اور روایت کیا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام کو معلم کے پاس لائے معلم نے کہا کہو بسم حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا بسم اللہ معلم نے کہا الرحمن حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا الرحمن الرحیم جو کچہ کہ وہ معلم تعلیم کرتا تہا حضرت عیسی ایک لفظ جو اوسکو آگے ہوتا تہا بدون تعلیم زیادہ کہتے تھے جب اوسنے کہا کہو ابجد حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا معنے ابجد کے کیا ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا الف علامت احدیت اوسکی کا ہے اور با اوسکی بزرگی اور بہا یہ دلالت کرتی ہے اور جیم اوسکے جلال سے کنایت ہی اور دال اوسکی دوام پر دال ہی معلم نے کہا جو شخص کہ مجہسے عالم تر ہو اوسکو کیونکر تعلیم کرون اور کیا سکہاؤن حضرت عیسی علیہ السلام کی مان نے کہا اگر تعلیم نہین کرتا اسکو تو کہین بیٹہا اور اپنی مجلس سے باہر نجانے دی حضرت عیسی جب لڑکون مین بیٹہے جو کچہ کہ یہ کہا کرتے اور جو چیز کہ انکے مان باپ انکے واسطے رکہہ چہوڑتے تہے حضرت بتلا دیتی مدارک مین لکہا ہے کہ اول جو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ ایمان لایا حضرت یحیی تھے قولہ تعالی فلما احس عیسی منہم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ امنا باللہ واشہد باننا مسلمون ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشہدین ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین یعنے پس جب دیکہا عیسی علیہ السلام نے اوسنے کفر کہا کون ہین مدد دینی والے طرف اللہ کے کہا حواریون نے کہ ہم ہین مدد دینی والے اللہ کے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور تو گواہ رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین اسی پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اوس چیز کی کہ اوتاری تو نے اور پیروی کی ہمنے رسول کی پس لکہ ہمکو ساتھ شاہدون کے اور مکر کیا اونہون نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر مکر کرنیوالا ہے مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام صحیفہ کو پہنچے یعنے ان الہی بنی اسرائیل کو دعوت کرنی

شروع کی اور یہ ایمان نلاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ایک لڑکے کہنی سے حضرت موسیٰ کے دین کو نہیں چھوڑینگے بعضے جبڑا انکی
قتل پر مستعد اور آمادہ ہوئے اور سخنہای ناشائستہ حضرت کی نسبت کہیں اور بقدم مردا و انکار پیش آئی لیکن جو ایمین
ایمان لائے اور کہا ہم ہین انصار اللہ بعض مورخین کہتی ہین کہ یہ دھوبی تھے کہ دریاے نیل کے کنارے پر کپڑے دھوتے ہوتے
تھے حضرت عیسی علیہ السلام کہ شام سے مصر کو جاتے تھے انپر گذرے اور کہا کپڑونکو سفید اور پاکیزہ کرتے ہو اگر میری بات
قبول کرو تو مین تمہارے دلونکو ظلمات کفر اور ضلالت سے بھو تو جیسا ایمان پاک اور روشن کردون کہ اپنی لوح
نفوس کو جرائم اور خطا سے دھونا بہتر ہی کپڑون کے سفید کرنیسے کیونکہ الاہیا کہتا ہے کہ تخریر یعنی تبیض ہے کہ یہ بنا پر اسکے
کہ کپڑونکو دھوکر سفید کرتے تھے موسوم ہوا یہین ہوئی اور ایمان لاکر حضرت کے ساتھ ہو لیے اور ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہوتے
کہ یہ دھوبی تھے تفصیل اسکی یہ ہے کہ لوقا ہی ہین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بارہ برس کی عمر تھی جو وہ
اپنے والدین کے ساتھ عید فسح کے لیے یروشلم گئے تھے اور جب عید تمام ہوئی تو یوسف اور مریم تو یروشلم سے روانہ ہوئے
اور عیسی وہین رہ گئے یوسف اور مریم نے سمجھا کہ وہ قافلہ مین ہونگے ایک دن کی راہ چلے تب ڈھونڈنے لگے جب نہ پایا
تو یروشلم کو پھرے وہان تین دن تک ڈھونڈتے رہے آخر مسجد مین پایا حضرت نے کہا تم نے مجھے کیون ڈھونڈا کیا نہ جانتے تھے
کہ مجھے اپنے باپ کے گھر مین ہونا ضرور ہے اور یہ باتین جو حضرت نے کہین انکی سمجھ مین نہ آئین پھر حضرت ناصرت مین آئے
اور فرمانبردار رہے اور حکمت اور قد اور آدمیون کی رحمت مین ترقی کرتے گئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی سے
بپتسمہ لینے کو آئے اور جب بپتسمہ لیکر پانی سے نکلے تو آسمان کھل گیا اور خدا کا روح کبوتر کی مانند اترا اور انپر آیا
اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے مین خوش ہون اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ
میرے پیچھے ایک شخص آتا ہے جو مجھ سے قوی ہے اور مین اسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لایق نہین اور یہ بھی لکھا ہے کہ
حضرت یحیی نے کہا کہ مین تو پانی سے بپتسمہ دیتا ہون پر تمہارے بیچ مین ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہین جانتے وہ
میرے پیچھے آتا ہے جسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لایق مین نہین اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے حضرت عیسی
کو دیکھکر کہا کہ دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کا گناہ اٹھا لیجاتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ مین
نے آسمان کو کھلا اور روح کو کبوتر کی مانند اترتے دیکھا اور وہ اسپر ٹھہرا اور مین نہ جانتا تھا پر جس نے مجھے پانی سے
بپتسمہ دینے کو بھیجا اسی نے مجھ سے کہا تھا کہ جس پر تو روح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی روح القدس سے بپتسمہ دیتا ہے
اور مین نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے اپنے دو شاگردونکو
حضرت عیسی کے پیچھے بھیجا اور انہون نے حضرت کے پیچھے ہو لیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے اپنے شاگردونکو
حضرت عیسی کے پاس بھیجا کہ پوچھین کہ تو وہی ہے جو آنیوالا تھا یا ہم دوسرے کی راہ تکین اور یہ بھی لکھا ہے کہ
حضرت یحیی نے کہا کہ مین اسکے لایق نہین کہ جھک کر اسکی جوتی کا تسمہ کھولون اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے
کہا کہ مین اسکے لایق نہین کہ اسکی جوتی اٹھاؤن اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ مین اسکے لایق نہین
کہ اسکی جوتی اٹھاؤن اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ مین اسکے لایق نہین کہ اسکی جوتی اٹھاؤن
اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ مین اسکے لایق نہین کہ اسکی جوتی اٹھاؤن اور یہ بھی لکھا ہے کہ
حضرت یحیی نے کہا کہ مین اسکے لایق نہین کہ اسکی جوتی اٹھاؤن اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ

بعد ازان اقرار بہ نبوت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سبحانہ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ یعنی اور جسوقت کہ کہا عیسی بیٹے مریم کے نے ای بنی اسرائیل تحقیق مین رسول خدا کا ہون طرف تمہارے مانند والا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہی توریت سے اور خوش خبری دینی والا ساتھ اوس پیغمبر کے کہ آویگا پیچھے میرے نام اوسکا احمد ہی پس جب آیا اونکے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلون ظاہر کے کہا اونہون نے یہ جادو ہی ظاہر مفسرین نے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دنیا مین محمد رکھا گیا اور فرشتون مین احمد اور لکھا ہے کہ پشم کا طاقیہ سر پہ اور جامہ پشمین در بر اور ایک عصا در دست پیوستہ سیاحت کیا کرتے تھے اور جہان کہ رات ہو جاتی تھی وہین رہ پڑتے تھے ظلمت لیل سائبان اور زمین بستر اور پتھر تکیہ لگا ہوتے تھے اور غذا حضرت کی بناس پتی ہوتی تھی اور ہرگز بوجہ ان اور فقدان کسی چیز دنیا کی بشاشت ومان اور اندوہناک نہوتی تھی اور آبادی مین نان جوین کہا تے تھے اور پیادہ پا سیر کرتے تھے اور عورتون کے ساتھ مطلق اختلاط نفرماتے تھے اور ساتھ سونگھنی خوشبویون کے مائل نہوتی تھے اور در پئے تحصیل قوت چاشت وشام نرہتی تھے اور جبکہ بہتا دل نان جوین مشغول ہوتے تو زمین پر رکھدہ کرنوش کرتے تھے منجملہ طریق دنیا داروں کے مآکل ومشارب وغیرہ مین رعایات تکلفات ہرگز منظور نظر حضرت کے نہوتی تھی اور اندک چیز پر جو ضروریات مین سے ہوتی اوسی پر قناعت کرتے اور فرماتے کہ ہذا لمن یموت کثیر یعنے واسطے اوس شخص کے کہ مرجاویگا بہت ہی کہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام زہد اور ترک دنیا مین درجہ اعلی رکھتی تھے کہ انکے پاس سوائے ایک شانہ اور کوزے کے کچھ نہ تھا اور ایک اور شخص کو دیکھا کہ اوک سے پانی پیتا ہی آپ نے کوزہ بھی پھینک دیا اور ایک اور شخص کو دیکھا کہ اپنی ہاتھ سے ڈاڑھی سنوار رہا ہی انھون نے شانہ بھی پھینک دیا اور تنزیہ اپنی واسطے کرنیکا یا نقل ہی کہ حضرت ایک جماعت مومنین کے ساتھ صحرا مین چلے جاتے تھے ایک لومڑی اثنای راہ مین انکے روبرو آئی حضرت نے پوچھا ای روباہ تو کہان سے آتی ہی کہا اپنی گھر سے حضرت نے فرمایا لومڑی کا بچہ تیرا کہان ہی کہا گھر مین ہی حضرت نے فرمایا مومنین سے کہا یارو اگر اجازت ہو تو ہم حضرت کے واسطے خانہ آدمیان بناوین حضرت نے فرمایا مین گھر کیا کرونگا کہ اگر میری عمر دراز ہو دس تو وہ خراب ہو ہی ویگا اور اگر وہ کوتاہ ہو دسے تو کوئی [illegible] ویگا اسی سبب سے اوس باب مین مبالغہ سے عرض کیا حضرت انکے ساتھ کنارہ دریا پر گئے اور کہا اگر ہو سکے

تو اس موج مثل ظلم بر کہر بنا وُ اونمون نے عرض کیا کوئی بنا موج سے قائم نہین رہتی بلکہ موجود نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا بنسبت دنیا
بآخرت اسیطرح پر ہی کہ دنیا ایک دریا ہے اسکی موجین آفتی ہین اور آدمیونکو فریفتہ کرتی ہین اسلیے کہر بنانا نہین چاہیے پھر ایک مرتبہ حواریون
نے حضرت سے التماس کیا کہ اگر حکم ہووے تو ہم کوئی مرکب حضرت کے واسطے پیدا کرین تا مشقت پیادہ روسے حضرت
خلاصی پاوین کہا اوسکی قیمت دینی مین عاجز ہون اونمون نے عرض کیا ہے قیمت حاضر کرین گے چنانچہ وہ حضرت کے لیے
ایک مرکب خرید کر لائے اور آپ ایکدن اوسپر سوار ہوئے جب شام ہوئی تو خاطر شریف مین آب و دانہ اور علف مرکب کا
خیال پیدا ہوا اوسکو اوسیوقت لانیوالونکو واپس کیا اور کہا مین بیزار ہون ایسی چیز سے کہ میرا دل اپنی طرف مشغول کرے
اور ایکدم یاد الٰہی سے باز رکھی اور روایت کرتے ہین کہ ایکدن تین شخصون کے ساتھ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ
دو خشت زرین اثنای راہ مین حضرت کی رفیقونکو نظر پڑین اونمون نے اوسکے تصرف پر میل کیا اور حضرت تو بھی نے اپنے
یارون سے مخالف ہو کر فرمایا کہ یہ دو اینٹین تمہاری ہلاکت کا موجب ہونگی میتر ہو کہ اپنے طمع تکرو اور اگر تمکو محبت ہے
تو تم یہین ٹھہرجاو مین ایک ضرورت رکھتا ہون تمہارے ہمراہ نہین سکتا یہ کہکر حضرت انکو چھوڑ کر آگے روانہ ہوئے جب انکی
نظر سے غائب ہوئے ایک اونمین سے کہا تا لانیکے واسطے گیا اور اون دو شخصون نے باہم قرار دیا کہ جب رفیق سوم بازار سے
آوے تو اوسکو باتفاق مار ڈالا چاہیے تاہم دونمین اینٹون کی قیمت مساوی ہووے اور کسی اینٹ کو تو ڑنا نہ پڑے
اور یہ بھی اوس کہا تا لانیوالیکی خاطر مین بسبب افراط طمع کے یہ مخطور رہا کہ اگر یہ دونو مرجاوین کسی حیلے سے تو بہتر ہے خشت
زرین میرے ہاتھ آوین اور تقسیم کرنی نہ پڑین چنانچہ اس ارادہ پر جازم ہو کر اوسنے طعام مین زہر ملایا تا اس کہا نیکے
کھاتے ہی وہ دونو مرجاوین - القصہ بعد از انکہ اوس شخص نے بازار سے مراجعت کی اون دونون نے متفق ہو کر اوسکو
مار ڈالا پھر اونمین کہا نیکو بھوک نے زہر مار کیا بمجرد تناول طعام مسموم بسبب قوت سمیت راہی عالم آخرت ہوئے اور حضرت عیسی
علیہ السلام نے بعد از انفراغ مقصد اتفاقا اوس راہ سے معاودت کی اور اون اسیران تقدیر کو وہان مردہ پایا تو کہا
ہٰذَا اَصْبَحَ الدُّنْیَا بِاَہْلِہَا یعنے اسیطرح پیش آتی ہے دنیا ساتھ ارباب اپنے کے پھر حضرت نے دعا سے آنکر فرمان رب جلیل نبی اسرائیل
کو دعوت کی اور کہا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَہَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا
بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ یعنی یہ کہ تحقیق آیا ہون مین تمہارے پاس ساتھ ایک نشانیکی پروردگار تمہارے کی طرف سے یہ کہ بنا تا ہون مین

واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے بناتا ہوں پھر اسکے بیچ دونگا پس ہوجاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے اور چنگا
کرتا ہوں بیمار پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردہ کو ساتھ حکم اللہ کے اور خبر دیتا ہوں ساتھ اوس چیز کے
کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو پیچھے گھروں اپنے کے تحقیق ہے اوسکے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم
ایمان والے **تفصیل** اس مجمل کی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنی پروردگار کے پاس سے معجزے لایا ہوں آپکے پاس
کہ مٹی کا جانور بناؤں اور اوس میں اپنا دم پھونکوں تو ہو جاوے وہ جانور زندہ ہوکر پرواز کرتا پھرے کہتے ہیں بنی اسرائیل نے بیمار تھے
تصویر شب پرک یعنی چمگادڑ اختیار کی حضرت عیسیٰ نے کہ پکڑا ہے اور اوسکو اپنی ہاتھ میں لیکر اوس پر پھونک ماری تو وہ جانور
اڑنے لگا ہوا میں بالا کر زمین اور زمیا سمان کے درمیان پھرنے لگتے ہیں کہ جب نظر خلق سے غائب ہو جاتی تھی تو گر پڑتی تھی
زمین پر اور کہا یہ کہ میں زندہ کرتا ہوں مردوں کو باذن اللہ یعنی بلاتا ہوں مردوں کو کہ جی اٹھیں باذن خدا اوس علت سے اچھا کرتا
ہوں میں بیماروں کو کہ کوئی ہوتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کہ اوس کا اوس ہزار مریض جمع ہوتے تھے اور اوسکی
سب خلقت سے اچھی ہو جاتی تھی اور جو کوئی مبتلا ہوتا کسی علت سے کہتے حضرت آپ اوس کے پاس جاکر علاج معالجہ کرتے
تھے اور یہ اثر دعا اور اسم اعظم سے تھا مگر یہ بات کسی سے کہ یہ جو چاہیں سو کریں کچھ نہ تھی کہ وہ اوسکے اختیار میں تھا اور نہ کسی
کا تدارک اوسکے ذمہ تھا مگر کہ ارادہ اور مصلحت ہو جسکی داخل سفینہ میں کہ خون نہ نکلی وہ کیونکر اچھا ہوتا
کسواسطے کہ عرب قواعد طب اور قانون حکما وہ علاج پتہ نہیں ہوتا اور کسی دوا اور صنعت سے تحت نہیں
قبول کرتا مگر یہ اچھا ہو پس جالینوس حکیم نہ شاہدہ اس حال کے حضرت کے پاس آیا بینا چشم کو باذن خدا اوس
موضع پر اپنی ہاتھ سے مسح کرتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا اسنے چشم خود دیکھا اور خواست سے جانا کہ یہ اچھا ہوتا
ہے میں اور یہ انکا معجزہ ہے ولیکن ایمان نہ لایا اور یہ وطن کو چلا گیا لکھا ہے کہ پھر بنی اسرائیل نے زندہ کرنا مردوں کا حضرت عیسیٰ علیہ
حضرت نے کہا مردوں کو بھی زندہ کرتا ہوں بفرمان خدا تعالیٰ اور بعضے کہتے ہیں چار مردوں کو زندہ کیا چنانچہ ایک مردہ
سے سام بن نوح علیہ السلام کو بھی کہ تھا بیس ہزار برس کے اوسکے مرنے سے ہوئے تھے زندہ کیا **تفسیر جلالین** میں
لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہ سام کو زندہ کیا تھا خدا تعالیٰ نے اوسی ساعت اوسی پہاڑ ڈالا اور وہ
اور جو زندہ ہوئے تھے جیتے رہے اور اسکے ہاں اولاد بھی ہوئی کافروں نے کہا یہ عمل تو بمعالجہ اور افسون ممکن ہے
جو کچھ ہم کہا تی اور پرکے واسطے کہ چھوڑتے ہیں اوسپر آگاہ ہووے تو حجت اور برہان روشن ہو حضرت عیسیٰ

علیہ السلام جو کہ حقیقت حال ہوتی تھی وہ بھی بیان کر دیتے تھے اور یہ کافر پہر بھی ایمان نلاتے تھے۔ ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین ایک بادشاہ تھا ولایت نصیبین مین بغایت متکبر اور جبار کہ حضرت نبوی اوسکے دعوت کی واسطے
مامور ہوئے جب حوالی بلدہ مین پہنچے حواریین مین سے مخاطب ہوکر کہا تم مین کون ہے کہ اس شہر مین جاکر ندا کرے کہ عیسیٰ علیہ السلام
کہ بندہ اور رسول خدا ہے اور کلمہ اوسکا ہی تمہاری طرف متوجہ ہوا ہے اونمین ایک شخص نے یعقوب نام کہا یا روح اللہ مین
جاتا ہون حضرت مسیح نے فرمایا ہاں اول جو شخص کہ مجھے ندا کریگا تو ہوگا بعد ازین ایک نے موحدون مین سے کہ اوسکو
توماں کہتے تھے مرافقت یعقوب کے واسطے التماس کیا حضرت عیسیٰؑ نے اوسکو بھی رخصت دی اور کہا ای توماں تقدیرات
مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو عنقریب کسی بلا مین گرفتار ہوے پر شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو میں بھی انکے
جاؤن بشرطیکہ اگر بنگام اضطرار حضرت کو اپنی فریاد رسی کے واسطے طلب کرون تو نظر التفات دریغ نفرماوین۔ الغرض کہ یہ بھی
مرخص ہوا اور تینو شخص باہم روان ہوے شمعون نے شہر کے باہر توقف کیا اور کہا تم دونو جاؤ اور جسطرح حضرت نے
فرمایا ہے بجا لاؤ اگر کوئی مکلمہ وہان پہنچیگا تو مین اوس باب مین کوئی تدبیر کرونگا اور انکے نصیبین مین پہنچنے سے پہلے
حدیث مسیح اور مریم کو اعداء دین نے یا قبیح وجہ اوس شہر مین شہرت دی تھی یعقوب اور توماں نے شہر مین آکر آواز دی
کہ الآن عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ وعبدہ ورسولہ وقد جاءکم یعنی اب عیسیٰ روح اللہ ہی اور کلمہ اوسکا ہی اور بندہ اوسکا
اور رسول اوسکا ہے اور تحقیق آیا ہے تمہارے پاس ۔ ایک خلقت اس آواز کے سنتے ہی انکے پاس جمع ہوئی اور
پوچھا کہ قائل اس کلام کا تم دونو مین سے کونسا ہے یعقوب نے اپنی گفتار سے تبرا کیا اور منکر ہوا اور توماں نے کہا
کہ یہ قول مجھسے صادر ہوا ہے آدمیون نے اوسکو کاذب سمجھکر کر درباره عیسیٰ و مریم سخنان ناپسندیدہ کہے
اور پکڑکر بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے کہا اس قول سے توبہ جاؤ والا مین تجکو مرواڈالونگا اسنے اس امر سے انکار کیا
بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکے ہاتھ پانو کاٹ کر اور اوسکے آنکھونمین نیل کی سلائیان پھیر کر مزبلہ مین ڈالدو شمعون یہ قصہ سنکر
شہر مین آیا اور بعد از حصول ملازمت بادشاہ عرض کیا کہ امیدوار تفضل و کرم شہریاری سے اسطرح پر ہون کہ ساتھ
پوچھنے چند امر کے اس مبتلا سے رخصت پاؤن بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے مزبلہ پر جاکر توماں سے پوچھا
کہ تیرا کلام کیا ہے کہا مین کہتا ہون کہ عیسیٰ روح اللہ اور بندہ اور رسول اوسکا ہی شمعون نے استفسار کیا کہ علامت
صدق اس کلام کی کیا ہے جو ابدیا کہ وہ مادرزاد اندہی اور کوڑھی اور سب طرح کے مریض کو علاج کرتا ہی شمعون نے کہا

کرا طیا اس فعل مین اوسکے ساتھہ شریک مین کوئی اور ایسا رکھتا ہی کیا جو کچھہ کہ آدمی اپنی کہ نہین کہا سکتے ہین اور پہر کے واسطے
رکھہ چھوڑتے ہین بتا دیتا ہے شمعون نے کہا یہہ کام تمون کے افعال مین سے ہے کہ کوئی اور مصدق اپنی دعوی پر رکھتا ہو کیا باذن
خداوند تعالی مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے بادشاہ سے جا کر کہا یہہ مسکین مبتلا ایک اسم عظیم کا نام لیتا ہے کہ عیسیٰ سے
صادر ہوتا ہے اور یہہ کام جز قادر مختار یا اوسکے رسول سے صادر نہین ہو سکتا ہے اور فعل رسول بھی اس باب مین
اذن دینے رب الارباب پر منحصر ہے اور کسی ساحر اور کذاب کو حق قدیم اس باب مین اذن اور اختیار عطا نہین کرتا ہے
اگر عیسی رسول خدا کا نہو گا تو مردہ زندہ ہرگز نہین کر سکیگا اب مصلحت یون ہی کہ عیسیٰ کو ہم طلب کرتے ہین اور
اوسکو اس امر مین کہ یہہ شخص اوسکے ساتھہ نسبت کرتا ہی آزماتے ہین اگر عیسیٰ ان باتون مین بقدم انکا پیش آتا ہے
اوسکے فرستادہ کو ساتھہ جس عذاب کے کہ متصور ہو گا تعذیب کرنا اور اگر عیسی مردہ کو زندہ کرے یہہ صورت کہ بذاتہ کامل
بعید معلوم ہوتی ہے ہم اوسکے ساتھہ ایمان لاوین گے کیا سبب کہ احیا موتی دلیل قاطع اور حجت ساطع ہی صدق نبوت
اور رسالت اوسکی پر بادشاہ کو حدیث شمعون پسند آئی اور باختصار روح القدس حکم دیا اوسی وقت حضرت عیسیٰ جلوہ افروز
ہوئے اور مجلس نے بقدوم میمنت لزوم مسیحی طراوت تازہ اور رونق بے اندازہ قبول کی بادشاہ نے شمعون کو
امر کیا تا حضرت عیسی علیہ السلام سے بقیل وقال اور جواب وسوال مشغول ہووے شمعون نے حضرت مسیح سے
بادشاہ کے روبرو کہا کہ یہہ تیرا فرستادہ کہ ہمارے بادشاہ کے غضب مین گرفتار ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا ہی
فرمایا سچ کہتا ہے پہر شمعون نے کہا یہہ گمان کرتا ہے کہ تو مادر زاد اندہی اور کوڑہی کا علاج کرتا ہی اور تمام بیمارونکو شفا
بخشتا ہے جواب پایا کہ اوسکا گمان مطابق واقع ہے پہر شمعون نے کہا اسیطرح پر قرار پایا ہے کہ جو کچھہ کہ تو مان تیرے
ساتھہ نسبت کرتا ہے اگر تجھسے نہو سکے تو تجھکو اور تیرے اصحابونکو ہم قتل کرڈالین قال عیسیٰ نعم فقال شمعون فابدا بی حینئذ
یعنے کہا عیسیٰ نے فتطور پس کہا شمعون نے پس تو ابتدا کر ساتھہ یار اپنی کے حضرت مسیح نے دست دپائی بریدہ تو مان
کو مفاصل پر رکھکر اپنا ہاتھہ اوسپر کھینچا بقدرت ایزدی بحال اول ہو گیا پہر دست اپنا اوسکی آنکھون پر ملا آنکھین
روشن ہو گئین شمعون نے بادشاہ سے کہا ای خسرو یہہ ایک آیت ہی آیات نبوت اوسکی سے اور پہر شمعون نے
حضرت عیسی علیہ السلام سے التماس کیا کہ تو ہمکو خبر دی کہ حضار مجلس نے شب کو کیا کیا کہا ہے اور کیا کیا
کہہ چھوڑا ہے حضرت مسیح نے ایک ایک سے خطاب کرنا شروع کیا کہ تو نے کل فلان چیز کہائی تھی اور

فلان چیز کی ہے دوبارہ شمعون نے حضرت نبوی سے کہا کہ فرستادہ گمان کرتا ہے کہ تو مٹی کے جانور بناتا ہوا اوسمین پھونکتا ہے اور وہ فضای ہوا مین طیران کرتے ہین بادشاہ چاہتا ہے کہ اس عجیب اور غریب کو مشاہدہ کرے حضرت نے کہا کہ کونسے جانور کی صورت مطلوب ہے کہا خفاش یعنی چمگاڈر کہ عجائب بلیور سے ہے فصوّرہ و نفخ فیہ فطار یعنے پس صورت بنائی حضرت نے اوسکی اور پھونکا بیچ اوسکے پس اوڑنے لگی وہ سمان خارجی سے منقول ہے کہ بعد ازین کہ بچھو اور مریض بضعیفین نے شفا پائی حضرت روح اللہ سے التماس کیا کہ مردہ زندہ کرین حضرت نے کہا جو مردہ کہ مقرر ہووے باذن حیّ لا یموت اوسکو زندہ کرون کہا سام بن نوح کہ ہمارا اور تمہارا باپ ہی اگر ہمین انفاس متبرکہ حضرت کے زندہ ہوجاوے تو کیا دور اور بعید ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے قبول کیا اور قوم کو مع بادشاہ کے قبر سام پر لیگئے اور وہان جاکر دو رکعت نماز پڑہین اور بہت بدعا بلند کی بعد از فراغ دعا سام کو ندا کی کہ یا سام قم باذن اللہ زمین بفرمان خالق ارض و سما حرکت مین آکر شق ہوئی اور ایک شخص ابیض الراس و اللحیہ قبر مین سے نکلا اور کہا لبیک یا روح اللہ پھر قوم سے خطاب کیا کہ ایہا الناس یہہ عیسی ابن مریم صدیقہ مبارکہ اور روح اللہ ہے اور کلمہ اوسکا ہی کہ اوسکی طرف القا کیا ہے چاہیے کہ اسکی نبوت پر تصدیق کرکر اسکی متابعت کرو اور حضرت عیسی علیہ السلام نے سام سے پوچھا کہ تمہارے زمانہ مین معمول تھا کہ آدمیون کے بال سفید ہووین یہہ کیا حال ہے کہ تمہارا سر اور ڈاڑہی سفید ہے جواب دیا کہ جب تیری آواز سنی گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی ہوں روز رستخیز سے میرے بال سفید ہوگئے پھر حضرت عیسی نے سوال کیا کہ تجکو مرے کتنی برس گذری ہین کہا چار ہزار سال حضرت نبوی نے کہا کہو تو دعا کرون کہ خدا تعالی تمکو عمر عطا کرے کہ چند مدت پھر زندہ رہو سام نے کہا چونکہ آخر الامر شربت ناگوار مرگ پھر چکھنا پڑیگا زندگانی فانی مین نہین چاہتا اور اب تک تلخی جان کنی میری حلق مین موجود ہے اب یہی میری درخواست ہے کہ حق سبحانہ تعالی سے مسئلت کرے تاکہ اپنی جوار رحمت کے ساتھہ واصل کرے حضرت عیسی علیہ السلام دست بدعا ہوئے اور سام نے بحال اول معاودت کی اور اجزای خاک نے باہم اتصال پایا سلمان فارسی کہتا ہی جب یہہ معجزہ مشاہدہ کیا بادشاہ نصیبین مع جنود اور توابع حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور ایک عجائب واقعات اور معجزات حضرت عیسی علیہ السلام سے ظہور پائدہ ہے آیت قال الحواریون یا عیسی ابن مریم ہل یستطیع ربک

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ یعنی اسوقت کہا تھا یہ حواریون نے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کرسکتا ہی پروردگار تیرا اسیکہ اوتارے
اوپر ہمارے خوان آسمان سے ۔ تفسیر خواجہ علیہ الرحمن مین لکھا ہے کہ ابن عباس سے نقل کی ہے اور معالم اور انوار التنزیل
مین ہی مذکور ہے کہ جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم مین سے ایمان لائے تھے اونمون نے کہا ای عیسیٰ علیہ السلام
ہوسکتا ہے کہ خدا یتعالے نازل کرے ہمپر ایک خوان آسمان سے کہ اوسمین کچھ طعام ہووے تا اوسکے مشاہدہ سے
علم غیبانی پر قدرت ربانی ہمکو حاصل ہووے آیت قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی کہا ڈرو اللہ سے اگر ہوتم
ایمان والے ۔ اور واسطے عطا اس انعام کے تیس روز تک روزے رکھو چنانچہ اونمون نے بموجب فرمانیکے تیس دن تک
روزے رکھی پھر عیسیٰ نے لباس پشمینہ پہن کر دعا کی آیت قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ
فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنے کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے یا اللہ پروردگار ہمارے اوتار اوپر
ہمارے خوان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کیلئے اور آخر ہمارے کیلئے اور نشانی تیری طرف سے اور رزق دی ہمکو اور
تو بہتر رزق دینے والا ہے کہا اللہ نے تحقیق مین اوتارنیوالا ہون اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کرے پیچھے اسکے تم مین
سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو عذاب کہ نہ عذاب کرونگا وہ کسیکو عالمون سے ۔ القصہ حق سبحانہ تعالی نے
ایک سفرہ سرخ درمیان دو ٹکڑون ابر کے اپنے اوتارا اور آدمی دیکھتے تھے کہ وہ زمین پر اوترا اسکے درمیان گرا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام رونے لگے اور کہا خداوندا مجھکو شاکر گردان اور اس خوان کو رحمت کر اور عقوبت نکر پس نماز پڑھی
اور رویا کیی اور بسم اللہ خیر الرازقین کہکر خوان پوش اس سفرہ پر سے اوٹھایا تو ایک خوان ظاہر ہوا کہ اوسپر
ایک مچھلی بھنی ہوئی تھی کہ پوست اور خار نرکھتی تھی اور روغن اوس سے ٹپکتا تھا اور نزدیک سر اوسکی نمک
اور نزدیک دم سرکہ رکھا ہوا اور گرداگرد انواع طرح کے ساگ پات اور پانچ گردہ روٹیون کے رکھی ہوے
کہ ایک پر روغن زیتون اور ایک پر شہد اور ایک پر کرہی اور ایک پر پنیر اور ایک پر خشک کوشت تھا اور پانچ انار ہی
روایت مین آئی ہین ایک نے انمین سے کہا یا روح اللہ یہ طعام دنیا مین سے ہی یا طعام آخرت مین سے ہی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے کہا نہ یہ طعام دنیا ہی نہ یہ طعام آخرت بلکہ یہ ایک طعام ہی کہ حق تعالی نے اپنی قدرت سے
پیدا کیا ہے کہا یہ وہ ہی کہ جو کچھ تمنی طلب کیا تھا اور شکر کرو تا نعمت زیادہ ہووے پھر اونمون نے کہا یا روح اللہ

اگر اس معجزہ میں ایک اور معجزہ تمکو دکھا دے تو موجب زیادتی یقین کا ہوگا حضرت نے اوس ماہی بریان سے کہا
کہ زندہ ہو اے ماہی بفرمان الٰہی فی الحال وہ مچھلی زندہ ہوگئی اور حرکت میں آئی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
کہا بحال اول ہو جا ای مچھلی وہ پھر ویسی ہی ہوگئی اونہوں نے مارے ڈر کے اوسمعون سے کہا کہ یا حضرت عیسیٰ نے
فقیروں اور بیماروں اور دل فگاروں کو انمیں سے طلب کیا اور اونکو کہا کہ یہ تمہارے واسطے عطا ہی اور
ہمیوں کے واسطے بلا ہی پس ایک ہزار تین سو آدمیوں نے بر طبق روایت مواہب علیہ یا ہزار یا تیرہ سو یا پانچ ہزار
موافق روایت تفسیر بحر المواج یا پانچ لاکھ نے مطابق روایت تفسیر زاہدی اوس کھانے میں سے کھایا جو چیز کہ اوس
خوان پر تھی کم نہوئی جس فقیر نے اوسمعون سے کہا یا وہ تو نگر ہوا اور جس بیمار نے تناول کیا اوسنے شفا پائی اور جس
دلفگار نے نوش کیا مسرور اور خوش ہوا پھر وہ خوان آسمان پر چلا گیا تفسیر زاہدی اور عدارک اور انوار التنزیل
میں لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہیں وہ ایک روز نازل ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ سات دن تک آیا کیا اور بعضوں کے
نزدیک چالیس دن تک اور زاہدی اور بحر المواج اور انوار التنزیل میں لکھا ہے کہ فقیر اور غنی اور صغیر اور
کبیر اوسمعون سے کہا کرتے تھے اور ایک دن آتا تھا اور ایکدن نہیں پھر وحی آئی کہ ای عیسیٰ علیہ السلام یہ کھانا فقیر و تونگر سب کھلا
تونگروں کو نہ دے اس حکم سے تونگر مضطرب ہو کر اسمعون شک لائے اور سحر پر حمل کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انکے واسطے
دعائے بد کی کہ یا رب اس گروہ پر عذاب نازل کر کہ کسی قوم پر نہ بھیجا ہو پس تراسی آدمی بقول صاحب انوار التنزیل یا
تین سو تیس اور ایک روایت سی تین سو تینتیس بقول صاحب بحر المواج و معالم التنزیل یا پانچ ہزار آدمی بقول صاحب
تفسیر زاہدی مسخ ہو کر بصورت خوک ہوگئی خلقت نے جب انکو اس صورت سے دیکھا عذاب خدا سے ڈرے
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام روئے اور یہ بھی رونے لگے اور وہ جماعت
کہ مسخ ہوئی تھی حضرت عیسیٰ کی طرف دیکھتے تھے اور روتے تھے اگرچہ گویائی کی طاقت نہ رکھتے تھے لیکن بزبان
حال زاری کرتے اور اشارۃً اپنے گناہ پر مقر تھے اور گلی کوچوں میں نجاست کھاتے پھرتے تھے اور بعد تین دن کے
سب مر گئے۔ ارشاد میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ آپسمیں خالہ زاد بھائی تھے۔ ایکدن حضرت یحییٰ علیہ السلام
نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ تم ہمیشہ ایسے تازہ رو اور خندان رہتے ہو گویا عذاب خدا سے امن ہوگئی ہو حضرت
عیسیٰ نے انسے کہا کہ تم ہمیشہ ایسے غمناک رہتے ہو گویا رحمت خدا تعالیٰ سے ناامید ہوگئی ہو اور ہر ایک اپنی قول کی دلیل

کہتا تہا چنانچہ حضرت یحیی آیات قہاری بیان کرتے اور حضرت عیسی صفات غفاری اور ستاری در جواب کہتے تہے جو کہ
فی الحقیقت شان قہر حضرت جبار ربی پایان ہے اور اسیطرح رحمت و رحمت اوسکی فراوان ہے ایک دوسرکو بدلیل
الزامی ساکت و لاجواب نہین کرسکتا تہا جب انکا مناظرہ ان صفات متضادہ مین بڑہا باری تعالی نے فرشتو کو
بہیجا تا اصلاح کرین اونہون نے آکر دونو کے کلام سنے حیران ہوئے اور جناب الہی مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ
خداوندا دونو سچے ہین اور فی الواقع تیری رحمت و عتاب دونو بے حساب ہین ہم کیا اونکو سمجہائین اور کیونکر اونہین
سے کسیکو قائل کرین ارشاد ہوا کہ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنے پیشی لیگئی رحمت میری اوپر غضب میرے یہ بات عیسی کی
درست ہی کہ میرے نزدیک وہ شخص پسندیدہ تر ہی کہ میری بندونمین تازہ روئی سی رہوے اور بعضون نے روایت
کی ہے کہ خطاب آیا یا عیسی تنہائی مین ہماری ساتہہ اسطرح رہو کہ جس طرح یحیی رہتا ہے اور اے یحیی میرے بندون
کے ساتہہ اسطرح رہو جیسی عیسی۔ القصہ حضرت بدستور پندو مواعظ خلائق مین مصروف رہی اور جو کہ سالخہ مسخ اہل
وضلال ظہور مین آچکا تہا تو حضرت نا فرمانی امت سے بہت خائف تہے خصوصاً یہود کو کہ جمیع امور مین انسے غیر
از مخالفت آپکی عمل مین نہ آتا تہا حضرت بدرجہ غایت توجہ انکی ہدایت مین کرتے تہے اور وہ انکے معجزات کو
جادو کہتی اور تکذیب نبوت حضرت کی کیا کرتے اور ہر طرح کے رنج آپکو پہونچاتے اور یہ چاہتی تہے کہ یہ امور دینی مین
خاموش رہین اور اونکے آئین و کیش کی مذمت نکرین اور حضرت عیسی سے بسبب عموم شفقت یہ نہو سکتا تہا لہذا
یہودیون نے لاچار ہوکر حضرت کو بیت المقدس سے نکالدیا اور چار و ناچار آپ نے ہجرت گوارا کی اور مع حضرت
مریم کے ایک قریہ مین مضافات شام سے پہنچی اور ایک کریم کے گہر مین کرام اوس نواحی سے نزول کیا اور اوس
شخص نے انکے باب مین احسان و اکرام مبذول رکہکر التماس کیا کہ اوسکی منزل مین مقیم ہوون اتفاقاً صاحب خانہ
ایکدن خرین واندوہناک گہر مین آیا اور حضرت مریم نے معلوم کیا کہ اسکے حزن کا شاید یہہ سبب ہی کہ بادشاہ اوس
ناحیہ کا ظالم جبار ہے کہ ہر شب ایک کی گہر مین رعایا سے آتا ہے اور شراب پیتا ہے اور نوبت بصاحب بیت پہنچی ہے
اور اوسکو اتنا مقدور نہین ہے کہ بادشاہ کے مع حشم و خدم ضیافت کرے اونہون نے مشوش ہوکر حضرت
عیسی سے کہا کہ دعا کرین تا یہہ مشکل اوس کریم پر آسان ہووے حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ یہ صورت
مستلزم فتنہ عظیم ہے حضرت مریم نے کہا کہ اس شخص کے حقوق ہمپر بہت بین فتنہ سے اندیشہ نکرنا چاہیے

حضرت مسیحؑ نے ناچار انکا کہنا قبول کیا اور فرمایا کہ بوقت ضیافت دیگون اونمون کو پر آب کیا چاہیے اور جناب نبوی نے حضرت آفریدگار سے درخواست کی کہ دیگین پر از طعام لذیذ و خم بشراب ناب اور دستار خوان متحون باقسام نعمای تحفہ ہو جاوے چنانچہ بسبب استجابت الکی دعا کے ایسا ہی ہوا اور بادشاہ نے مع اہل لشکر تناول کیا اور بہت محظوظ ہوا اور ہر گاہ قدح شراب پیا نہایت سرور اوسکو حاصل ہوا کہ اسطے کہ مدت العمر ایسا بادۂ لطیف و خوشگوار نہ پیا تھا لاجرم میزبان سے پوچھا کہ یہ شراب کہانکی ہے اوسنے عرض کیا کہ فلان قریہ سے لایا ہون بادشاہ نے کہا یہ شراب وہانکی معلوم نہین ہوتی سچ کہو یہ کہان سے لایا ہے میزبان نے اور مقام کا نام لیا بادشاہ خفا ہوا اوس بیچارہ نے بنا بر خوف جان تقریر کی کہ ایک جوان ہے بے پدر میرے جوار مین کہ جو کچھ حضرت آفریدگار سے مسئلت کرتا ہی بشرف اجابت مقرون ہوتی ہے اور یہ طعام و شراب اوسکی دعا کی برکت سے از غیب ظاہر ہوا ہے بادشاہ نے اوسیوقت حضرت عیسیٰؑ کو طلب کیا اور درخواست کی تا دعا کرین کہ میرا فرزند جو ولی عہد تھا اندو نمین مرگیا ہے زندہ ہو جاوے حضرت عیسی علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر بادشاہ زادہ زندہ ہو دیگا تو تیرے ملک مین ضرر عظیم واقع ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اوسکے دیکھنے کے بعد کسی آسیب سے مجکو اندیشہ نہین حضرت نے کہا میری دعا موقوف اور مشروط اس امر پر ہی کہ ملک زادہ سلک احیا مین انتظام پاوے اور مین اس شہر مین سے جاؤن تو کوئی مجکو مانع نہ آوے بادشاہ نے قبول کیا اور حضرت نبوی نے دعا کی اور اوسنے حیات دوبارہ پائی اور متعاقب ظہور اس معجزہ کے حضرت اوس سرزمین مین سے اور جانب متوجہ ہوئے لکھا ہے کہ جب بادشاہ کا بیٹا زندہ ہوا عامۂ خلائق نے کہا کہ ہم اس ستمگار کے ظلم سے عاجز آگئے تھے یہ توقع تھی کہ جب مرجاویگا تو نجات پاوین گے اور کچھ شک نہین کہ بعد اوسکے پدر اوسکے رسوم مذمومہ کو اختیار کریگا اب یہ مناسب ہے کہ باپ بیٹے دونکو قتل کرین تا انکے جور اور تعدی سے خلاصی پاوین الغرض اس امر پر متفق ہوکر تیغ خلاف خلاف تی نکال کر دونو نکو قتل کیا اور بعد ازانکہ حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام اوس قریہ سے باہر آئی تھے ایک جہود انکے ہمراہ ہوا تھا اوسکے پاس دو روٹیان تھین اور اونکے پاس ایک روٹی حضرت نے جہود کو کہا کہ یہ ایہ مطلب ہے کہ جو زاد راہ کہ تیرے اور میرے پاس ہی بہ اور تو شریک ہووین اوسنے قبول کیا جب دیکھا کہ حضرت کے پاس ایک روٹی ہے سو انھین ہے قبول اس امر سے پشیمان ہوا اسلئے کہ حضرت سے پوشیدہ ایک روٹی اور سمین سے کام مین لایا علی الصباح کہ حضرت نے اوس سے کہا کہ اپنا طعام حاضر کر اوسنے ایک قرص نان حاضر کیا حضرت نے کہا دوسری روٹی کیا ہوئی جواب دیا کہ میرے پاس ہی ایک روٹی تھی کہ یہ حاضر کی حضرت مسیحؑ نے

خاموش ہو کر پھر کر سافت طے کی پھر ایک مقام پر پہنچے کہ وہان ایک شخص گوسفند چرا رہا تھا حضرت نے کہا یا صاحب الغنم ایک گوسفند سے میری ضیافت کر راعی نے کہا اپنے رفیق سے کہو کہ ایک گوسفند انمین سے لیکر ذبح کرے حضرت نے یہود کو امر کیا کہ ایک غنم ذبح کر کر بریان کرے اور فرمایا کہ اوسکو کھا لینا چاہیے کہ اوسکی ہڈیان نہ توڑنا القصہ ہر گاہ اوسکو بھونکر کھا چکے اور سیر ہوئے حضرت نے اوس استخوان ناشکستہ کو کہال مین جمع کیا اور اپنا عصا اوسپر مارا اور کہا قم باذن اللہ اوسی وقت وہ زندہ ہو گئی حضرت نے راعی سے کہا پکڑ لے اپنی بکری راعی نے متعجب ہو کر پوچھا کہ تو کون ہی کہا عیسی بن مریم پیرو الہی نے کہا وہ ساحر کہ اوسکے وصف ہمنے سنے ہین تو ہی ہے اور ہذیان بک کر بھاگ گیا اور بعد از ظہور اس معجزہ کے حضرت نے اوسی جہود سے پھر پوچھا کہ تیرے پاس دو روٹیان تھین ایک تو نے کیا کی اوسنے قسم کھائی کہ ایک سے زیادہ میرے پاس نہ تھی حضرت پھر خاموش ہوئے اور وہانسے روانہ ہوئے اور اثنائے سیر مین انکا گذر ایک شخص پر ہوا کہ اوسکے پاس چند گائین تھین حضرت نے صاحب گاؤ سے ایک گوسالہ لیا اور اوسکو بھی بھون کر تناول کیا پھر روح اللہ نے بدستور سابق اوسکو زندہ کیا اور صاحب گاؤ کو تسلیم فرمایا اور جہود سے نان مفقود کو پوچھا اور وہی جواب سنا پھر باتفاق روانہ ہوئے تا آنکہ ایک شہر مین پہنچے اور وہ رفیق طریق انسے جدا ہوا اور جو کہ اوس شہر کا بادشاہ بیمار تھا اور اطبا معالجہ سے عاجز آ گئے تھے اور یہ سبات کیے جاتے تھے جہود اس خبر پر مطلع ہوا اور ایک عصا مثل عصای عیسیؑ پیدا کیا اور اوسکو لیکر بادشاہ کے محل کی دروازہ پر گیا تا حضرت روح اللہ کی تقلید کرے اور بادشاہ کے خواصون سے کہا کہ مین بیمار کو شفا بخشتا ہون اور مردہ کو زندہ کرتا ہون یہ اوسکو بادشاہ کے سر ہانے لیگئے جہود نے کئی مرتبہ بادشاہ کے پانو پر عصا مارا کہ وہ مر گیا اور پھر جتنا کہ اوسپر عصا مارا اور کہا قم باذن اللہ کچھ نہ ہوا جب عجز جہود ظاہر ہوا خواصون نے کہا کہ تو نے ہمارے بادشاہ کو مارا ہی اوسکو پکڑ کر ایک دار پر سرنگون لٹکا دیا حضرت مسیح کیفیت اس قصہ سے واقف ہوئے اور وہانپہنچے دیکھا کہ جہود کے گلی مین رسی ڈالی ہے اور چاہتے ہین دار پر کھینچین حضرت نے بادشاہ کے خواصون سے کہا کہ اگر تمہارا مطلب حیات بادشاہ ہے تو میرے بار کو جہود کو دانہون نے جواب دیا کہ ہماری غرض یہی ہے لیکن بعد حیات پانے بادشاہ کے تیرے رفیق کو رہا کرین گے آپ نے اس امر کو حضرت عزت سے مسئلت کیا اور بادشاہ نے حیات جدید پائی اور حضرت جہود کو اوس بلا سے چھوڑا کر باہم روان ہوئے اور جہود نے جب دار سے امان پائی کہا یا عیسیؑ تو نے حق عظیم میرے ذمہ پر ثابت کیا کہ مجھکو قتل ہونے سے بچایا واللہ کہ ہرگز تیرے خدمت بابرکت سے مفارقت نہین کرونگا حضرت مسیح نے کہا تجکو

قسم دیتا ہوں اوس خدا کی کہ جسنے کو سفند اور گوسالہ کو بعد اسکے کہ بیچے بریان کیا تھا اور دونو کا گوشت کھا لیا تھا زندہ کیا
اور سوگند اوس خدا کی کہ جسنے بادشاہ کو زندہ کیا بعد مرنیکے اور حیات بخشی تجھکو کہ دار پر لٹکا ہوا تھا اول حال کہ تو میرے پاس
ہوا تھا تیرے پاس کی روئیدان تین جہود نے سوگند یاد کی کہ زیادہ ایک روٹی سے میرے پاس نہ تھی حضرت نے مہر سکوت
وہان مبارک پر رکھکر باہم طے منازل و مراحل کی تا بحسب اتفاق ایک جا پہنچے کہ جانور نے اوسکو کھوا تھا اور سمین
ایک خزانہ تھا اور اوسوقت تک کوئی اوسپر مطلع نہوا تھا جہود نے حضرت سے کہا کہ اس مال کو چھوڑ کر کہان جاوینگے
حضرت نے فرمایا اس امر مین کلام نکر کہ اس خزانہ پر ایک جماعت ہلاک ہوگی جہود چونکہ مجال مخالفت نرکھتا تھا ملتزم
حضرت روح اللہ مین روان ہوا اور بعد از مسافت اسکے چار نفر اوس خزانہ پر پہنچے اونمین سے دو آدمی بنا بر لانے طعام
و شراب اور تہیۂ اسباب نقل خزانہ شہر مین گئے اور وہ دو شخص کہ وہان رہے تھے باہم قرار دیا کہ جب یاران رفتہ پھر آوین
تو پھر انکو ایسی جگہ بھیجیے کہ دوبارہ دنیا مین نہ آوین تا اونکے حصہ پر بھی ہم ہی تصرف کرین اور اون دونو بدگہر نے
اسی خیال سے زہر قاتل کھانے مین ملا کر مراجعت کی اور بمجرد پہنچنے کے بزخم خنجر رفقا ہلاک ہوئے اور دونو قاتلون نے
طعام زہر آلود کھا کر جان بقابض ارواح سپرد کی خلاصہ یہ کہ اس تدبیر صائب سے چارون آدمیون نے بصحرای عدم
خیمہ کیا اور روزگار بزبان حال جہود سے مخاطب ہو کر مضمون اس مقال کو ادا کرتا تھا کہ بیت رفتند رفیقان و
رسید ند بمنزل و خواب غروری تو ہنوز اے دل غافل ۔ القصہ جب حضرت عیسیٰ نے بالہام غیبی صورت واقعہ سے
خبر پائی جہود کو کہا اوٹھتا اوس خزانہ پر چلین اور وہ حریص اسباب تصرف و نقل اموال مہیا کر کر حضرت روح اللہ
کے ہمراہ روان ہوا اور وہان پہنچکر چارون رفیقونکو مردہ پایا پھر حضرت عیسیٰ نے اوس گنج کو تین حصہ کیا ایک
اوس جہود کو بخش دیا اور ایک حصہ اپنے نام کار کیا اور تیسرا نامزد یاماندہ کیا جہود نے کہا یا روح اللہ تقسیم کرنیکا
طریقہ عدالت کو ملحوظ اور مرعی رکھنا چاہیے اور مال دو قسم کیا چاہیے تا نصف تمہارا ہو اور نصف ہمارا حضرت عیسیٰ نے
کہا یہ جو تین حصہ کیے ہین ایک میرا ہے اور دوسرا تیسرا اور تیسرا صاحبان گم شدہ کا جہود نے کہا اگر صاحب
رفیقہ مفقود کو بتا دون تو اوسکا حصہ مجھکو عنایت کیجیگا حضرت نے فرمایا ان جہود نے کہا وہ مین ہون حضرت
روح اللہ نے فرمایا کہ تمام مال اوٹھا لے کہ تیرے نصیب مین ہے [illegible]
تمام مال لاد کر جب تھوڑی سی مسافت طے کی زمین [illegible]

اور ان امور سے کہ حضرت عیسیٰ سے صادر ہوئے ہیں ایک یہ ہے کہ ایک دن حضرت نوحی مع اپنی اصحابوں کے ایک کشتی پر
وار ہوئے کہ کشتی پر پہنچی ہی اور وہ وقت رخصت جوع نے پار دریا پر غلبہ پایا تا اجرم التماس کیا کہ یا روح اللہ اگر اجازت ملے
تو قدرے اس زرع میں سے ہم کھائیں میں لاوین وحی نازل ہوئی کہ اس امر میں حضرت دیا چاہیے حضرت نے حکم دیا کہ بہتر
انتہا ہے اس امر میں کہ یہ کھیتی صاحب زرع نے فرہ مارا کہ اس مزرعہ کو کیا تمنے اپنی باپ دادا سے
میراث میں پایا کہ اس طرح سے بغیر اجازت میں لاتے ہو سچ جاؤ کہ بلکہ کھیتی سے کہ تمنے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اوسکے مالک اتنی کہ وہ جاکر دیکھی تا جیسے وہ لوگ کہ زمانوں سابقہ میں مالک اور حضرت اوس زمین کے نہ تھے ہوئے
اور یہ خوشہ کے پاس آکر دیکھا ایک عورت کہ ہوئی سب زیادہ کرتے تھے کہ ہماری مال کو تم کیا کاون سے کہ ہوئے
اوس شخص سے کہ ہمراہ تھے ہو کر پوچھا کہ صاحب اس معجزہ کا کون ہے اونہوں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم ہی پس وہ شخص حضرت
صدا خوانی کرنے لگا اور کہا یا روح اللہ میں نے تجھ کو نہیں پہچانا تھا کہ تیرے تجھ کو جانا اور اپنی زیارت تیری یاد دن پر حمال کی
حضرت نے کہا حقیقت ہے تیری ہے تیری ہے کہ ہمارے ساتھ تھے ہیں ہے یا حضرت اس زمین پر ظالم اور متصرف ہوئی
ہے اور یہ حسرت ہو گئی ہے اور حصہ نہیں کاون کہ ہو اپنے دار دہو اوہ تجھ ہی دار ہو گا منقول ہی کہ ایک دن
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی سر مبارک کے نیچے رکھ لیا تا کہ شیطان لعین سر پر آیا اور کہا اے عیسیٰ تو گمان کرتا
کہ کسی چیز سے دنیا میں تعلق نہیں رکھتا میں دل آگاہ ہے تجھ دنیا میں سے ہی حضرت عیسیٰ اوٹھے اور اوس پتھر کو شیطان کی طرف
پھینک دیا اور کہا کہ ہٹ اگ کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہ یعنی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تیرے ہی مع دنیا کے اور ضرور تحقیق دنیا
اور صاحب اوسکے تو دشمن ہے میرا اور دشمن ہے ہر صاحب عقل سلام ہمیشہ آنحضرت پر جو نیچے کیوں نہ ہو ہر جگہ تک تعلق پذیر دار آخرت ہے
حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ سے کہا یا روح اللہ تو پانی پر چلتا ہے اور ہم
اس سے عاجز ہیں کہا سبب سے حضرت نے فرمایا یقین کے ساتھ کہا بسبب اس کے کہ میں یقین کرتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ
اوسکے اوس نے کہا ہم بھی اہل یقین سے ہیں حضرت نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو جاؤ اور ایک کوچہ پانی میں دیکھو تو
گیا اور اوس نے پانی کو دیکھا اور کہا کہ ہر چند کہ میں نے پانی کو دیکھا ہے یقین سے نہیں ہوا اور حسن بصری سے
یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریا کے کنارے پر وضو کیا اور نماز پڑھی اور [illegible]
آسمان پر شریف لیگئے اور ایک بھائی [illegible] کی عمر میں ہوئی اور [illegible]

بنی لکھا ہے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ اہل جنت تین قسم کے ہونگے ایک وہ جو بیس برس کی عمر میں بوڑھے ہوئے اور بعضی میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب بیس برس کی عمر میں آسمان پر اوٹھائے گئے اور بارہ برس کے سن میں شہر ناصرہ میں کہ اعمال اور دن سے ہی انجیل انپر نازل ہوئی اس وجہ سے انکی امت کو نصارا کہتے ہیں واللہ اعلم **فصل تیسری** جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اور نازل ہونا انکا دنیا میں اور ذکر مقتل بنی اسرائیل اور دعوا بنی کا بدعوت خلق اطراف بعضے ثقات کہتے ہیں کہ زمان بعثت مسیح میں ایک ظالم ستمگار گردنکش اور خلا جبار فرعون وش سے بنی اسرائیل پر غلبہ پایا تھا اور حضرت عیسیٰ مامور ہوئے کہ اوسکو بلاویں اور توحید دعوت کریں جب اوس طاغی ظالمی کی مجلس میں تشریف لائے اور شروع وعظ و نصیحت اور دعوت و عید تقدیم پہنچائے اوس بے باک و ناپاک نے کلمہ حق سے انکار کیا اور حضرت نبوی کے قتل پر ہمت باندھی آپ نے ایک روز بیت المقدس میں ایک خبر یہ اگر کہا اے قوم جانتے ہو کہ روز شنبہ بنا بر یہود یعنی قوم موسے علیہ السلام کی روز عبادت اور ترک اشغال امور دنیوی مقرر تھا اور توریت اوسکی کتاب تھی اب وہ شریعت منسوخ ہوئی ساتھ انجیل کے کہ خدا تعالیٰ نے مجکو عطا کی اور اوسکا کاروبار میں مصروف رہو اور بنا بر قبول اوسکے یعنے اتوار اختیار کرو کافران بنی اسرائیل کو یہ کلام دشوار معلوم ہوا اور کہا جو پیغمبر بنی اسرائیل پر تھا کہ ہماری موسیٰ کی شریعت کو کیسے منسوخ نہیں کیا یہ کہکر وہ کسے پیغمبر کی کتاب کو جو منسوخ کرتا ہے ہم اسکو ہلاک کرینگے ہر چند مومنوں نے کہا اے قوم دیکھو حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کے قتل کرنے سے پھر کیا عذاب آیا اور مسیح کے مارنیکا قصد کیا اور اوسکے ساتھ ایمان لاکر نہیں معذب ہوئے ولیکن جتنا کہا فائدہ نہیں ہوا بلکہ اونکے ارادہ آپکے قتل پر زیادہ راسخ ہوا جب یہ حالت حضرت عیسیٰ نے کمال اخفا و غرابت اختیار کیا حق تعالیٰ نے انپر وحی بھیجی کہ **اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ** یعنے اے عیسیٰ حق میں پہنچانے والا ہوں تجکو اور اوٹھانیوالا ہوں تجکو طرف اپنی اور پاک کرنیوالا ہوں تجکو اون لوگوں سے کہ کافر ہوئے ہیں اور کرنیوالا ہوں اون لوگوں کو کہ پیروی کرینگے تیری اوپر اون لوگوں کے کہ کافر ہونگے تا قیامت کے تفسیر جلالین میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نے جانا کہ یہود انکے قتل کرنے کا قصد کرتے ہیں تو بعضے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں کون ہے کہ میری صورت بنکر قتل ہو اور جنت میں میرا ساتھ دے ایک شخص نے کہا میں حاضر ہوں پھر حضرت عیسیٰ اوسکو اپنی طرف دروازے کے قریب لے گئے اور بعضے اصحاب اندر تھے اتنے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان کی طرف اوٹھا لیا

پس اس صورت مین جملہ را فعک عطف تفسیری ہوگا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ اوٹھانیوالا تجکو ہون یعنے اس جہان سے اور تفسیر مدارک مین متوفیک کے چند طرح پر لکھے ہین ایک معنی متوفی توفیہ سے بمعنی استکمال یعنے کامل کرنیوالا مدت عمر تیرکا ہون اور معنی اسکے یہ ہین کہ مین نگاہ رکھنے والا ہون تجکو اس سے کہ قتل کرین تجکو کفار اور مارنیوالا ہون تجکو ساتھ موت تیری کے نہ یہ کہ کفار تجکو قتل کرین دوسرے یہ کہ اوٹھانیوالا ہون تجکو زمین سے اپنی طرف تیسرے یہ کہ مارنیوالا ہون تجکو تیرے وقت مین بعد نازل ہونے آسمان سے اور اوٹھانیوالا ہون تجکو اب کیونکر اور جمع کے واسطے ہی اسمین ترتیب لازم نہین ہے چوتھے یہ کہ وفات دینی والا نیند سے نفس کا ہون سوتے مین اور اوٹھانیوالا ہون تجکو جبکہ تو سوتا ہوتا کہ نہ لاحق ہو تجکو خوف اور بیدار ہو کے تو اوس حال مین کہ آسمان پر ہووے تو بامن و مقرب الہٰی چنانچہ یہی مضامین اس عبارت مین تفسیر مدارک مین بھی ہین انی متوفیک یعنی ایفا کرنیوالا اجل تیرکا اور معنی اسکے یہ کہ تحقیق مین محافظ تیرا ہون اس سے کہ قتل کرین تجکو کفار اور مارین تجکو سول دیکر اور نہ قتل کرین تجکو اپنی باتون سے ورافعک الی اور اوٹھانیوالا ہون تجکو طرف اپنی یعنے طرف آسمان اپنی کے اور جائے قرار فرشتون اپنی کے۔ ومطہرک من الذین کفروا اور پاک کرنیوالا ہون تجکو اون لوگون سے کہ کافر ہین برائی ہمسایہ اونکے سے اور خبث صحبت اونکی سے اور کہتے ہین متوفیک ای قابضک من الارض یعنے لینے والا ہون تجکو زمین سے یا مارنیوالا ہون تجکو بعد نازل ہونیکے آسمان پر سے اور اوٹھانیوالا ہون تجکو اب کسواسطے کہ واو نہین واجب کرتی ہے ترتیب کو حضرت مسیح ع نے حواریین سے کہ اسامی انکی ایک قول سے یہ ہین کہ لکھی جاتے ہین انجیل ۲ شمعون ۳ تواوا ۴ یوحنا ۵ مرقوس ۶ فطرس ۷ نحس ۸ یعقوب ۹ اندراس ۱۰ فلبس ۱۱ بیعرس ۱۲ اسکرس فرمایا کہ قبض راعی اور تفرق رعیت نزدیک ہوا اوس جماعت نے جانا کہ مقصود اس سے کیا ہے اور فراق حضرت پر گریان ہوئے حضرت روح اللہ نے فرمایا ہر چند کہ اب میرے مفارقت پر جزع اور اضطراب کرتے ہو لیکن آخر مقتضا سے کریم عمل نکروگے اور خدا کو تجھ دوست نکر سکوگے انہون نے جواب دیا کہ جبتک ہماری جان ہمارے تن مین ہے دشمن تجھپر دست اندازی نکر سکین گے حضرت روح اللہ نے شمعون کی طرف خطاب کرکے کہا کہ باوجود اس امر کے کہ سردار اور پیشوا اس طائفہ کا تو ہی ایک رات مین تین مرتبہ

مجھسے بیزار ہوگا چنانچہ بعد از انقضاے زمان موعود یہود امامی ایک شخص تھا آپ کے یارون مین کہ بعضے اوسکو از جملہ حوارین بلکہ سید و الکا جانتے ہین ہادی و دلیل یہود کا ہوکر جس نماز مین کہ حضرت عیسی علیہ السلام منزدی ہوئے تھے لے آیا اور اونھون نے وہان پہنچکر بجاے اکلیل سر مبارک پر خار رکھے اور حضرت یہوی کو مع اصحابون کی انواع طرح کی تکلیف اور رنج پہنچائے اور کہا اگر تو پیغمبر خدا ہے اوس سے درخواست کر کہ تجکو چنگ محنت سے خلاص کرے اور شمعون سے کہا کہ اگر تجکو عیسی پہ تبرا کرنا منظور نہین تو اپنی قتل پر مستعد اور آمادہ رہو اوسنے بھی بترس جان بچانے کی کے عمل کیا ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آیہ کریمہ انی متوفیک و رافعک حضرت عیسی علیہ السلام پہ نازل ہوئی حضرت نے اپنی اصحابونکو خبر کی حوارین سے نجبہ وصیت التماس کیا حضرت روح اللہ نے اوس باب مین کلمہ چند القا فرمائی انھون نے پوچھا یا نبی اللہ زمانہ آیندہ مین کوئی پیغمبر تجھسے افضل ظاہر ہوگا کہا ہان نبی امی عربی تجھسے افضل ہوگا پوچھا کیون سے دیار سے مبعوث ہوگا کہا مکہ سے تمامہ سے سوال کیا کس قبیلہ سے جواب دیا کہ ایک قریش سے اور صفات اور خصوصیات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کین اور کہا اوسکی امت کے علما بنی اسرائیل کے نبیون کے مانند ہونگے اب میری وصیت ہے کہ اپنی اولاد کو بطنا بعد بطن وصیت کرتی رہنا کہ میرا سلام اوسکو پہنچا دین اور جملہ وصایاے حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک یہ تھا کہ آپ نے فرمایا خداے تعالی نے مجکو حکم کیا ہے کہ شمعون کو اپنا خلیفہ کروان چنانچہ حوارین نے اوسکی خلافت قبول کی پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ میرے بعد فرشتے تا سن اوسکو طرف برلوز تمھارے پاس پہنچا دین گے اور وہ انوار باطنون کو راہ پاکر مین سے ہر ایک کو عالم بلغت زبان ایک قوم کرین گے کہ اونکی دعوت پر امور ہونگے اور بعد از اتمام وصیت مذکور شمعون نے ایک کتاب ایمان شریعت اوسکی سے کہ مرتب ہوگیا تھا اوسپر ظفر پائی اور جمہور مورخین اس امر پر ہین کہ ہنگام رفع حضرت مریم و مدعیات مین تھین اور کیفیت رفع حضرت عیسی مین اختلاف ہی ایک طائفہ کہتا ہے کہ جب حضرت عیسی کو بانواع حیل گرفتار کیا تمام شب نگہبان رہے علی الصباح ملک بنی اسرائیل نے کہ بغیر از تمرد اور عصیان کوئی صفت نرکھتا تھا حکم کیا کہ حضرت کو سولی دینے کے واسطے ایک دار الصلب کی اور خلق کثیر از موسویان اور یہودیان گرد دار کے جمع ہوے اور سوفت آفتاب تکشت ہوا اور اسقدر تاریکی اور ظلمت نے غلبہ پایا کہ دکھائی دینے سے رہگیا حق سبحانہ تعالی نے فرشتونکو بھیجا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو تیسرے چھٹے اکر آسمان پر لیجائین اور یہود اکو سزاے حضرت

جب آفتاب منجلی اور عالم روشن ہوا بودا بصورت عیسی یہودیونکو نظر آیا ان نابکارون نے کہا کہ یہ ساحر جاتا تھا کہ بروجاد و ہمارے چنگل مین سے رہائی پاوے نہ پاسکا اب اسکو جلدی سے مار ڈالا چاہیے تاکوئی اور شعبدہ نظر نہ کرے اور بودا سولی دینے کا قصد کیا اور ہر چند کہ اسنے فریاد کی کہ مین یہودا ہون کہ تمکو مینے ہی عیسی کو بتایا ہی اور اوسکو پکڑوا دیا مجھکو مت لیجئے اور مجکو اوسکی جگہہ قید کر لیجئے ہمین قوم نے باور نکیا اور اوسکو سولی پر کھینچ دیا قال اللہ تعالی وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ یعنی اور بسبب کہنے اونکے کہ ہمنے مار ڈالا عیسی بیٹے مریم کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہین مارا اوسکو اونھون نے اور نہین سولی دی اونھون نے اوسکو ولیکن شبیہ ڈالگیا واسطے اونکے ۱۲ اور ایک جماعت نے روایت یون کی ہی کہ جب یہود نے حضرت عیسی علیہ السلام پر نظر پائی حضرت کو اوسی غار مین مضبوط کیا اور اوس شب مین قطعا بر نازل ہوکر جسد اور غار کی چھت پہٹی اور بر حضرت کو اوٹھا کر آسمان لیگیا اور جب آفتاب نکلا یہود نے ایک شخص کو اوس غار مین اوتارا کہ حضرت کو وہان سے باہر نکالے اوس شخص نے غار مین جاکر حضرت کو نپایا اور بصورت حضرت مصور ہوکر باہر آیا اور قوم سے کہا تھا مینے عیسی علیہ السلام کو وہان ڈھونڈھا پایا انھون نے کہا عیسی تو ہی ہے ولیکن چاہتا ہی کہ یہ تیرنگ کر تمھاری ماننے سے اپنی جان بچاوے اوسنے ہر چند قسمین کہائین کہ مین وہی شخص ہون کہ جو جب کہتے تھا تمھارے سے کے ابھی غار مین گیا تھا اونھون نے نہ مانا اور اسی وقت اوسکو سولی دیدی اور جب تک منتظر رہے اور اوسکا باہر نہ آیا سب غار مین گئے تھا زیادہ تلاش کیا اور نہ پایا پھر باہر نکل کر کہا اگر یہ مصلوب عیسی تھا ہمارا پایا ہوا اور اگر یہ ہمارا پایا ہوا تھا عیسی کہان گیا قال سبحانہ تعالی وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا یعنے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا اونھون نے بیچ اسکے البتہ بیچ شک کے ہین اوس سے نہین واسطے اونکے ساتھہ اوسکے کچھہ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اوسکو بیقین بلکہ اوٹھا لیا اوسکو اللہ نے طرف اپنی اور ہی اللہ غالب حکمت والا ۱۰ اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ یہودیون نے حضرت عیسی کو مع اثنا عشر نفر آدمیون کے ایک جگہہ قید کیا تھا حضرت عیسی نے اپنی یارون سے کہا کون تم مین سے ہی کہ بخوشی میری صورت قبول کرے تا بپاداش اسکے خدا سے عزوجل اوسکو بہشت مین جاے دیوے حوارین مین سے ایک شخص نے کہا یہ بات مجھی قبول ہے بمجرد اوسکے کہنے کے فی الحال بصورت مسیح مصور ہوگیا اور حضرت آسمان پر چلے گئے جب صبح ہوئی یہودیون نے

اون اشارہ مجسون کو نکالا پوچھا کہ تم مع عیسی اونیس نفر تھے ایک تم مین سے کیا ہوا اونمون نے کہا اونمون ان
ہم مین عیسی تھا کہ آسمان پر چلا گیا یہودیون نے یہ کلام باور نکیا حواریون مین سے سرجس نام کہ ایک حواری تھا اوسکو
بصورت حضرت روح اللہ دیکھا اور ایک کو اونمین سے کم یا بیشک مین پڑے آخر الامر گمان اس امر کے کہ سرجس عیسی
ہی اوسکو سولی پر چڑہایا اور ساعت صبی مین لکھا ہی تین ساعت دن باقی تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام مرفوع ہوے
اور بعد از چند روز کے آسمان پر سے نزول کیا اور حواریون کو بمہمات نامزد فرمایا اور پھر آسمان پر چلے گئے حق تعالی نے
حضرت کو مارڈالا اور بعد گزرنے تین ساعت کے پھر انکو حیات بخشی اور صورت حضرت کی مشابہ صورت ملائکہ
کردی اور اکثر ثقات روایت کرتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام بیت المعمور مین مقیم ہین کہ ایزد سبحانہ تعالے
نے طبع بشری انسے سلب کرلی ہے اور حضرت فرشتون کے ساتھ تا آخر الزمان بعبادت قیام پذیر رہینگے
جب حضرت امام مہدی آخر زمانہ مین پیدا ہونگے اور دجال خروج کریگا حضرت عیسی علیہ السلام بھی بامر خداوند عالمیان
آسمان پر سے مکہ مین نزول کرینگے مسجد الحرام مین کہ جسوقت صفوف مردم تیار نماز صبح راست ہوچکی ہونگی اور
حضرت منتظر العصر کے ساتھ فریضہ بامداد ادا کرینگے اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ شخص عیسی بن مریم ہے کہ آسمان
سے اترا ہے اور خلائق حضرت کی طرف متوجہ ہوکر انکے نزول سے مسرور اور خوشوقت ہونگے اور حضرت
امام مہدی انسے التماس کرینگے تا امت محمدی کی امامت کرین حضرت عیسی علیہ السلام کہینگے کہ تم امامت کرو
کہ مین آجکے دن تمہاری شریعت کے تابع ہون لہذا یہ امامت فرماوینگے اور تمام مسلمان مع حضرت عیسی علیہ السلام
باقتدا نماز گزارینگے اور کہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایام نزول از عالم علوی چالیس برس اور زمانہ
کرینگے اور بہتر ہزار میل فرماوینگے اور فرزندانسے پیدا ہونگے اور بامداد ملت احمدی محاربہ کرینگے
اور مجموع امم مختلفہ کو کہ دین مین بیگانہ ہونگے قتل کرینگے اور دجال مثل نمک کہ ناخته ہوجاویگا اور مقدمہ دجال
ستر ہزار یہود ہونگے اور حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو چوتھی سے ماریگے اور جو مسلمان کہ حضرت امام مہدی
کے ساتھ ہونگے وہ یہود کو قتل کرینگے اور بعضی کہ انمین سے چھپ جاوینگے جس مکانمین کہ ہونگے اوسمین
سے ندا آویگی کہ اے روح اللہ یہان یہودی ہین اور انکو مار کر حضرت جہنم واصل کرینگے چنانچہ بعد از نزول
عیسی علیہ السلام اور ظہور و جود باجود مہدی الزمان کوئی کافر روی زمین پر نہین رہنے کا اور سب ایمان لاوینگے

اور اس اس مرتبہ ہوگا کہ شیر اور شتر اور پلنگ یا بقر اور گرگ باکو سفند ایک جگہ چرین گے اور لڑکے اور بچے
سانپ اور بچھوون کے ساتھ کھیلین گے اور حضرت عیسی بشریعت حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام عمل کرین گے
اور جب بعالم بقا خرامان ہونگے سب مسلمان مع امام مہدی حضرت کی نماز جنازہ پڑہین گے اور بحجرہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مین کہ مدفن حضرت پناہی مدفون ہونگے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی
خلیفۃ علی امتی یدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویبقی اربعین سنۃ ثم یتزوج ویموت ثم یموت وکیف تہلک
امۃ انا فی اولہا وعیسی فی اخرہا والمہدی فی اہل بیتی فی وسطہا او یتوفی تفتک بالتمر وتہلک وانت نائم حتی
لا یلتک خوف ولا تستیقظ وانت فی السماء امن مقرب انتہی یعنے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نازل
ہوگا عیسی خلیفہ ہو کر اوپر امت میرے کے اور کسر کریگا صلیبون کو اور قتل کریگا خنزیر کو اور رہیگا کئی برس تک
اور نکاح کریگا اور اولاد پیدا ہوگی پھر وفات پائیگا اور کیونکر ہلاک ہوگی امت کہ مین اول اوسکے ہون اور عیسی آخر اوسکے
اور مہدی کہ اہل بیت مین سے ہے درمیان اوسکے یا تک کہ متوفی ہوگا نفس تیرا خرما خرما تمر کھاکے اور اوٹہا جاویگا تو خبر نہ
کہ تو سوتا ہوگا یا انکہ نہ لاحق ہوگا تجکو خوف اور بیدار ہوگا تو درحالیکہ آسمان پر ہوگا امن پانیوالا مقرب پس ان تو جیہات
اور آیات قرآنی سے اور حدیث نبوی سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسی زندہ مرفوع ہوئی ہین صلی اللہ علی نبینا و
علیہ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین الی یوم الدین القصہ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر
گئے یہودیون نے حضرت کے اصحاب کو پکڑ کر شکنجہ یا تعذیب مین کھینچا اور بادشاہ روم نے کہ اہل شام بھی اوسکی اطاعت
فرمان کرتے تھے صورت واقعہ سے خبر پاکے قاصد کو بھیجا تا حواریون کو جنگ محنت سے چھڑا کر اوس سرزمین
لیجاوین اور سلطان روم کہ ادعای شریعت عیسی سے مطلع ہوا دین مسیحی مین آیا اور ایک لشکر عظیم روانہ کیا کہ
اوسنے بیشمار کثرت کشتار اور تہم غضب بنی اسرائیل کو قتل کیا اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ جب حواریین نے جنگ
محنت سے خلاصی پائی شمعون الصفا نے کہ بواسطہ صلابت دین کے اوسکو شمعون الصخرہ بھی کہتے تھے بنا بر اشارت
حضرت عیسی ہر شخص کو حواریون مین سے بدعوت ایک قوم کے نامزد کیا چنانچہ ایک کو روم مین بھیجا اور
ایک کو بلاد مغرب مین اور کسیکو حجاز کی طرف اور کسیکو بارض بربر اور اسیطرح سے باطراف دیگر اور فرستادہ ظروف
پر الغرض سب طرح سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تھی لائے ہر ایک حواریین مین سے عالم ملغبت قوم ہوا کہ بنا بر

دعوت اسکے ہوا اتفاقاً وہ یہ بات کہتا ہے کہ شمعون نے یحییٰ اور یوحنا ان کو انطاکیہ میں بھیجا وہاں کا بادشاہ کبر اور جبر میں
ہمسر انیاز کتا تھا نزدیک وہ ان شمعون نے اسکے کہ اگر تم خاطر جمع رکھو تمہارے حال سے میں غافل نہیں ہونیکا جب تمہیں
احتیاج پڑیگی تمہاری مدد کو پہنچونگا ہرکارہ یحییٰ اور یوحنا انطاکیہ میں پہنچکر بارگاہ سلطانی پر آئے بار یاب نہوئے
آخر الامر انتظار فرصت کھینچکر شکارگاہ میں بادشاہ سے ملاقات کی اور شرائط موعظت اور نصیحت بجالائے اور اداے
رسالت کیا چونکہ سخن حق تلخ معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے غایت غضبناکی سے حکم دیا کہ سو سو کوڑے مار کر قید خانہ میں ایجاؤ
چنانچہ حاضرین رکاب بادشاہ انکو زندہ ان میں لیگئے شمعون بوحی الٰہی کیفیت حادثہ سے مطلع ہوکر بجانب انطاکیہ روانہ ہوئے
قال اللہ تعالیٰ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ یعنے جب بھیجے ہمنے طرف اوسکے
دو پیغمبر پس جھٹلایا اونہوں نے اون دونوں کو پس قوت دی ہمنے ساتھ تیسرے کے پس کہا انہوں نے تحقیق ہم
طرف تمہاری بھیجے گئے ہیں ہاشمعون نے وہاں جاکر بادشاہ کے ایک خواص سے ربط اور اتحاد پیدا کیا اور فتحاری
صحبت میں سخنان خوش اور کلمات دلکش کرنی شروع کیے اور بادشاہ کے دربار میں بکلام اخلاق اور محاسن اوصاف
شمعون ذکر ہونے لگا اس حال میں ایک شب کو شمعون نے چاہا کہ قیصانہ میں جاکر یحییٰ اور یوحنا سے ملاقات کرے
مگر بواسطہ کثرت محافظان اور مستعدی دربانان یارون کے دیکھنے سے باس کلی حاصل ہوئی لیکن جرات فتح اوسنے
ایک فرشتے کو حکم دیا کہ اوسنے دربانان کا دروازہ کھولدیا اور محافظان اوپر نیند کا غلبہ کیا اور شمعون نے
میں درآنے اور یاران کے پاس جاکر لیئے عتاب کرنا شروع کی کہ بغیر کرنی حمامت میں مستلزم ندامت اور شامت ہوتی
ہے تمہارا حال اوس حدیث عقیم کا سا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو کبر سنی میں ایک فرزند عطا کیا تھا بعد اوسکے
اوس ضعیفہ نے سوچا کہ لنشو دغا اس بشیر خوار کا صرف دودھ سے دیر میں ہوگا بہتر یہ ہے کہ کچھ غذا اور قسم طعام اوسکو بجاے
تا بجلد فربہ و توانا ہوجاوے اس خیال سے بچہ کو پیش از وقت ان کو شت کھلانا شروع کیا اور آخر وہ بمرض اسہال سے
گذر گیا اب میں اسواسطے آیا ہوں کہ تمہارے چھڑانے میں کوئی تدبیر کروں بشرطیکہ صبر کرو اور میری راے پر رہو اونہوں نے
تقدیم اسکے فرمان کی بخوشی خاطر قبول کی بعد آپ نے انھوں سے اس راز پر مبالغہ کیا اور کہا بروقت رہائی ہرگاہ تمکو
دیکھونگا نہ وار کلام کرونگا اور راہ بھی محض آپکو بتاتا الغرض پس از کلمہ کلام یہ وہاں سے چلے آئے اور دروازہ خانہ حسب
بدستور بند ہوگیا اور اونہوں نے بحسن تدبیر ملازمان شاہی سے سازش کی اور رفتہ رفتہ تا بمقربان بارگاہ خسروی رسائی

حاصل کرکے بوسیلہ اونکے بہرہ مند حضوری بادشاہ ہوئے چنانچہ بسبب حسن تقریر اور کمال فطانت اور اصابت رائے کے
مقربان مخصوصہ شاہی بنے ایکدن بوقت مناسب شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اندنوعین مینے سنا ہی کہ جلیلی نامین دو شخص
بے فصور مقید ہین کہ وہ دعوے کرتے ہین اسبات کا خدائے عزوجل نے مجکو پیغمبر رسالت بھیجا ہے اور حضور عین شاید خاطر
ہو چکی ہین مگر یہ معلوم نہین ہوا کہ کیا عرض کیا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ مجکو ہنگام کلام کرنے اون دو شخصون کے
ایسا غصہ آیا کہ اونکا کہنا نہین سمجھا اگر تجکو خواہش ہے تو اونکو طلب کرون تا مدعا اور مطلوب اون دونو کا قرار سے
تو استفسار کرے شمعون نے کہا کہ مجکو ساتھہ دیکھنے اور سننے اونکی باتون کے چندان رغبت نہین ہے لیکن بنا پر
میلان خاطر اشرف اون دونون سے معارضہ اور مناظرہ کرنا چاہتا ہون اور اونکے دعوی رسالت ایزدی کی تردید منظور ہے
بادشاہ نے حکم دیا کہ یحیی اور توماں کو قید خانہ سے حاضر کرین فی الفور ملازمان بارگاہ اون دونو کو انجمن شاہی مین حاضر لائے
شمعون نے اونسے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہے کہا اوسنے کہ جسب اشیا پر قادر اور توانا ہے شمعون نے کہا قدرت اور عظمت اوسکی
مجکو معلوم کرو اسکتے ہو کہ اوسکا اس سے رفیع تر اور رجیع اوس کا اس سے بلند تر ہے کہ زبان انسان ضعیف البیان
تقریر اور تفسیر اوسکی کرسکے لیکن اوسکے اوصاف کا ان دو کلمون پر اختصار کرتے ہین کہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ
یعنے کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہی شمعون نے کہا اگر تم اپنے دعوی پر کوئی دلیل اور حجت قایم کرو تو مین
بادشاہ سے تمہاری شفاعت کرون تا سبب التوفیق تمہ سے کہ تباہ کرنے والا پھر قید خانہ مین بھیجکر انواع عذاب سے تمکو معذب کیا چاہے
یحیی اور توماں نے جواب دیا کہ جو التماس کہ مستلزم ظہور عظمت پروردگار عالمیان ہو ممنوع ہے شمعون نے کہا کہ مینے
ایک لڑکا دیکھا ہے کہ وہ خانہ پیدائش نہین رکھتا اگر تمہاری دعا سے انکھین اوسکی بینا ہو جاوے اور وہ بینا ہو جاوے مین اس
باب مین تمہاری شفاعت کرون اونھون نے قبول کیا اور اوس لڑکے کو لائے یحیی اور توماں نے بجہت اظہار اور شمعون نے
باطنی دعا کی اور بعد از فراغ از تضرع و خواہش اون دو سعادتمند نے تھوڑا سا پانی منہ مین کرکے دونون لڑکے کے
جانے اوس طفل کے دو خط سیاہ مدور کنپٹیون کے اون دونون کے انگوٹھون کے برابر کھلے اور وہ دونون آنکھین بینا ہو گئین اور وہ
دیدہ روشن اوسکے ہو گئی بادشاہ نے متعجب ہوکر شمعون سے کہا گویا یہ دونون شخص ساحر ہین شمعون نے کہا ایسے افعال سے
ساحر قدرت نہین رکھتے مین اب اپنے اور تمہارے مطلب کرتا ہون اگر وہ بھی ظہور کریگا تو بیشک معلوم ہو جاویگا کہ کیسی
اور توماں راست کہا اور سچ ہین پھر اسنے کہا اگر تم دعا کرو اور وہ مفت روزہ زندہ ہو جاوے تو ہم تمہارے ایمان

ہیں تصدیق کریں اور بجا لاویں ان دونوں نے یہ جواب سنکر اول کہا کہ تم ہمارے مثل آدمی ہو اور خدا نے کچھ چیز نازل نہیں کی ہے تم صرف جھوٹ بولتے ہو اور کچھ نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم البتہ تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہم پر صرف پہنچا دینا ہے کھول کر اور تو ان نے کہا کہ ہم تم کو بدشگون سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کرینگے اور تم کو ہماری طرف سے البتہ ایک دکھ کی مار پہنچے گی انہوں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی تمہارے ہی ساتھ ہے کیا اگر تم کو نصیحت کی جاوے یہ بدشگونی ہے بلکہ تم لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہو اور اس شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم کے لوگو تم ان رسولوں کی پیروی کرو پیروی کرو ان لوگوں کی جو تم سے کچھ مانگتے نہیں اور وہ راہ پر ہیں اور میرے پاس کیا عذر ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے کیا میں اس کے سوا اور معبود ٹھہراؤں اگر خدا رحمان مجھ کو کچھ تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش کچھ کام نہ آوے گی اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں گے اگر میں ایسا کروں تو میں صریح گمراہی میں ہوں گا میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں پس تم میری بات سنو اس سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو اس نے کہا کاش میری قوم کے لوگ جانتے کہ میرے پروردگار نے مجھ کو بخش دیا اور مجھ کو عزت والوں میں کر دیا اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم اتارنے والے تھے وہ ایک چیخ تھی پس یکایک وہ بجھ کر رہ گئے افسوس ہے بندوں پر کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا مگر وہ اس کی ہنسی اڑاتے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا کہ وہ پھر ان کی طرف نہیں آئیں گے اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جاویں گے اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس سے دانہ نکالا پس وہ اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کئے تاکہ وہ اس کے میوے کھاویں اور ان کے ہاتھوں نے یہ چیزیں نہیں بنائیں پس کیا وہ شکر نہیں کرتے پاک ہے وہ ذات جس نے تمام چیزوں کے جوڑے پیدا کئے زمین کی اگی ہوئی چیزوں سے اور خود ان کے نفسوں سے اور ان چیزوں سے جن کو وہ نہیں جانتے اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے کہ ہم اس پر سے دن کو کھینچ لیتے ہیں پس یکایک وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے یہ زبردست علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ پھر کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے نہ سورج کو پہنچتا ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے اور سب کے سب ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور ان کے لئے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ تو ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری مہربانی سے اور ایک وقت تک فائدہ دینے کے لئے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ڈرو جو تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جاوے تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو روزی تم کو دی ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کو کھلاویں جن کو اگر خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا تم تو صریح گمراہی میں ہو اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو انتظار تو بس ایک چیخ کا ہے جو ان کو پکڑ لے گی جب کہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے پس نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے اور صور پھونکا جاوے گا پس یکایک وہ قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف دوڑنے لگیں گے کہیں گے ہائے ہماری کمبختی کس نے ہم کو ہمارے سونے کی جگہ سے اٹھایا یہ وہی ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا وہ ایک چیخ ہوگی پس یکایک وہ سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جاویں گے پس آج کسی شخص پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تم کو صرف تمہارے کئے کا بدلہ دیا جاوے گا بیشک بہشتی لوگ آج کے دن اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ان کے لئے میوے ہوں گے اور ان کے لئے جو کچھ وہ مانگیں گے سلام ہوگا مہربان پروردگار کی طرف سے اور اے گنہگارو آج تم الگ ہو جاؤ اے آدم کی اولاد کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے کیا تم سمجھتے نہ تھے یہ وہی جہنم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا آج اس میں داخل ہو جاؤ اس کفر کے بدلے جو تم کرتے تھے آج ہم ان کے منہ پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں پھر وہ راستہ کی طرف دوڑیں پس کہاں سے وہ دیکھ سکیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ان کی جگہ پر مسخ کر دیں پھر نہ تو وہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں اس کو پیدائش میں الٹا کر دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے لائق ہے یہ تو صرف نصیحت اور صاف پڑھی جانے والی کتاب ہے تاکہ وہ ہر زندہ کو ڈرائے اور کافروں پر حجت ہو جاوے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے چوپائے پیدا کئے پس وہ ان کے مالک ہیں اور ہم نے ان کو ان کے تابع کر دیا پس بعض ان میں سے ان کی سواری ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور دودھ ہیں پس کیا وہ شکر نہیں کرتے اور انہوں نے خدا کے سوا اور معبود ٹھہرا لئے ہیں تاکہ ان کی مدد کی جاوے وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ ان کے لشکر ہیں جو حاضر کئے جاویں گے پس ان کی باتیں تجھ کو غمگین نہ کریں ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں کیا آدمی نہیں دیکھتا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک کھلا جھگڑنے والا ہو گیا اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا کہ ان ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہو جاویں کون زندہ کرے گا کہہ دے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی بار پیدا کیا ہے اور وہ ہر پیدائش کو جانتا ہے جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پس یکایک تم اس سے سلگاتے ہو کیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے وہ اس پر قادر نہیں کہ ان کے مثل اور پیدا کر دے کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے اس کا کام یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے

مادر الاد و حضرت باری عز اسمہ نے اوسکو نیز اوسکے ہمراہیون کو بچا لیا ہے کہ بروقت ہلاک حبیب نے قوم کو اپنی نجات سے آگاہ کیا یہ مقولہ اوسیکا ہے جو خدا تعالی قرآن مجید مین اوسکا بیان فرمایا ہے انہ قال یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین یعنی کہا حبیب نے ای کاش کے قوم میری جانے ساتھ اوس چیز کے کہ بخشا مجکو رب میرے نے اور کیا مجکو کرم کیونکر سے ۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ وہ شخص کہ جسنے عالم مین اپنی قوم کو نصیحت کی اور بعد اوسکے حسن عاقبت اوسکو نصیب ہوئی یہی تھا مروی ہی کہ بعد ازمار ڈالے جانے حبیب کے شمعون الصفا کو وحی پہونچی کہ اب سب اہل شہر کے چاہیے کہ شہر سے باہر چلے جاوین کہ مین ان شہر کو تمکو ہلاک کرونگا لہذا حضرت شمعون نے مسلمانون کے سات کو اوسکی ہیبت کی جہ جمع ہوئی تو حضرت جبرئیل نے شہر کی دروازے مین سے ایک ایک دروازہ پر آکر ایک نعرہ مارا کہ جمیع اشرار بیدار البوار روانہ ہوے قال عز شانہ وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جندین السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون اور نہین اوتارا ہمنے اوسکے پیچھے اوسکی قوم پر سے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین تھے ہم اتارنے والے نہین تھا عذاب اونکا مگر ایک آواز تند پس اوسوقت وہ بجھی ہوئے تھے مفصل چہ تھی ذکر حضرت الصادق علیہ السلام اور ذکر شمعون کہ امت حضرت عیسی علیہ السلام کے تھے اور ان اخبار انبیا علیہم السلام سے حبیب السیر اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بعد از رفع حضرت روح اللہ کے بلد کے حاضر ہوا مین کہ ایک شہر ہے ملک شام مین اور مین اوس مقام سے کہ زمان فترت مین یعنی بعد از رفع مسیح اور قبل از بعثت خاتم الانبیا علیہ من الصلوۃ اتمہا اوتا ہا فرمائی اور امر احکام حضرت ربانی جاری کی پاکیزہ نہین روزگار آدمیون اوس دیار مین موسوم بحضرت الصادق اوسکی دعوت کی ہدایت کی واسطے مبعوث ہوئے بعضے اونمین بکلیہ ایمان نصیب ہوئے اور بعضے عصیان اور ضلالت پر اڑے رہے اور آخر الامر مشرکون اوس قوم نے حضرت صادق کو قتل کیا اور مومنین کہ اصحاب حضرت تھے بمقابلہ اور مقاتلہ کفار بیت مشغول ہوئے ولیکن غلبہ کفار ہی رہے الا بعد انکے زمانی حضرت صادق حضرت حقیقی نے ایک بادشاہ کہ ملوک بابل مین سے مستولی فرمایا تا بانتقام حضرت صادق اشرار نابکار کو تہ تیغ آبدار کرے چنانچہ وہ بادشاہ ایک لشکر گران لیکر بنواحی حاضر ہوا اور کفار بھی بتعبیہ اسباب قتال و جدال آمادہ کر کر مقابلہ مین آئے اور جانبین سے کشش اور کوشش بہت سی عمل مین آئی آخر الامر وہ قوم بھی صاحب بابل سے ہزیمت پاکر ناچار وطن مالوف سے دست بردار ہوکر

اور طرف کو پہلے تمام سے راہ میں جانب مالک الحمام ملا یعنی سے اپنے ہم راہیوں کے پاس پہنچا اور کہا آیت لا تر کضوا
واجعوا الی ما اترفتم فیہ ومساکنکم لعلکم تسئلون طرسی سے نہ دوڑو اور پھرو طرف اوس چیز کے کہ آرام دیا گیا تھا اوسکے
اور گھروں اپنی سے تو کہ تم سوال کیے جاؤ اور اوسوقت سے اپنے اقوال سے شیشہ باد کر کہا آیت یا ویلنا انا کنا ظالمین
فما زالت تلک دعوٰھم حتی جعلناھم حصیدا خامدین یعنی اسے ہماری خرابی بیشک ہم تھے ظالم پس ہمیشہ یہی پکارنا اونکا
یہانتک کہ کر دیا ہمنے اونکو جڑ سے کٹے ہوئے بجھی ہوئے اور عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ امت حضرت عیسیٰ
بعد اسکے مرفوع ہونے حضرت کے شہر فیروزہ نام انکا سی برس تک ماندہ شریعت پر راسخ دین اور ثابت قدم تھے بعد ازاں
یونس یہودی نے انکو راہ راست پر سے وادی کفر ضلالت میں ڈالا اور کیفیت اس واقعہ کی اسطرح پر ہی کہ یونس
یہودی نے کہ آپ کو سمعان شمعون شیطان لعین نے انتظام دیا تھا لباس زہد اور رہبانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی امت میں اگرچہ مدت تک ایک نصاریٰ کے گرجہ میں معتکف ہوا اور کیکوس سے نام مبارک اپنا نہ کہایا اور ایسا زہد
اور تقوی اپنا اوسپر جتایا کہ وہ نصاریٰ کثرت عبادت سے اوسکی پیرو تابع اور دوستونکی اسکا معتقد ہوا جب اوسکی جاہ
کہ اس جماعت کو میری نسبت اعتقاد تام ہو چکا بعد انقضاء مدت کے اوسنے نصاریٰ کو پیغام بھیجا کہ تمہیں عالم تمکو اپنے علماء میں سے
کہ وثوق تمام اونکے قول پر رکھتے ہو میرے پاس بھیجدو کہ ہر ایک سے جداگانہ ایک سر اسرار الٰہی سے کہدوں نصاریٰ نے
نسطورا اور مار یعقوب اور ملکا کو یونس کے پاس بھیجا اور اوس ہر شخص نے اونمیں سے اول ایک کے ساتھ خلوت کی
اور کہا میں فرستادہ مسیح ہوں قوم کے پاس تا بیدار سا ہو پہنچا پیغام اوسکے کہ بادل سبکدوش ہو دین پر اوس سے
کہا تو جانتا ہے کہ عیسیٰ مردہ کو زندہ کرتا تھا اور جنیں اور شیطان اوس سے ظاہر ہوتا تھا اوس عالم نے جواب دیا کہ ہاں
پھر یونس نے پوچھا کہ یہ افعال بغیر خدا تعالیٰ کے کسی سے صادر ہوتے ہیں کہا نہیں یونس نے کہا بس اب یقین جان
کہ عیسیٰ پروردگار عالم ہے کہ آسمان پر سے اوترا اور قضایا سے الٰہی کو سرانجام کر کے پھر آسمان پر چلا گیا پھر اوسنے
دوسرے عالم سے خلوت کی اور کہا کہ تجھپر روشن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایسی فعل اور ایسی عمل صادر
ہوتے تھے کہ بغیر از آفریدگار کوئی اور نہیں قادر نہیں ہے اوسنے تصدیق کی یونس سے کہا تو جانتا ہے کہ حضرت عزت جل
شانہ حرکت سے منزہ ہے کہا ہاں یونس نے کہا اب چاہیے کہ تو اعتقاد کرے کہ عیسیٰ پسر خدا ہے کہ اوسکو زمین پر بھیجا تا
اور پھر اپنی پاس بلا لیا اور پھر تیسرے دانشمند سے خلوت کی اور اسیطرح کی باتیں القا کر کہا عیسیٰ خدا سے زمین ہے

جب لوگون نے اوسکے قتل کرنیکا قصد کیا مخفی ہوگیا اور عنقریب قوم مین ظہور کریگا اور یہ کہا حضرت عیسیٰ نے مجکو یہ خبر پہنچائی ہے
تمہارے پاس بھیجا ہے اور بعد اظہار اسطرحکی ہدایات کے صومعہ مین جاکر دروازہ بند کرلیا اور اوسی شب مین اپنا گلا کاٹ کر جہنم واصل ہوا
جب صبح ہوئی تو نصاری نے علماے ثلثہ سے تفتیش حال کی کہ یونس نے تمسے کیا کہا ہر ایک نے سخن مخالف دوسرے کے بیان کیا
قوم نے کہا ہم اسبات کو جب صحیح اور درست جانینگے کہ آپ ہمیوا سطہ یونس کی زبان سے اپنی گانونسی سنینگی اور صومعہ
انکر صومعہ کے دروازہ کو کھولا اور یونس کو مرا ہوا پایا پس نصاری کے تین فرقہ ہوکر ہر فرقہ نے ایک عقیدہ عقاید کو سے
اختیار کیا قال اللہ تعالیٰ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ یعنے پس اختلاف کیا فرخون نے درمیان اپنے یا معالم التنزیل
مین مرقوم ہی کہ بعد از اختلال یونس شقاوت مآل نصاری کئی فرقہ ہوگئی مار یعقوبیہ ومرملکانیہ اور نسطوریہ
اور مرقوشیہ کہا مار یعقوبیہ نے عیسیٰ وہی اللہ ہی اور اسیطرح سے ملکانیہ نے کلام کیا اور کہا نسطوریہ نے عیسیٰ وہی بیٹا
اللہ کا ہے اور کہا مرقوشیہ نے عیسیٰ تیسرا ہے تین مین کا اور بعضے کہتے ہین کہ عقیدہ ملکانیہ یہ ہے کہ عیسیٰ خدا ہے
اور مار یعقوبیہ یہ کہ عیسیٰ پیغمبر ہی اور مذہب نسطوریہ یہ کہ تیسرا ہے تین مین کا تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
اور یہ مشہور ترہی یہ جو بیان ہوا اور باب فرقون نصاری کے روایت مورخون کی ہے کہ متکلمین کے اقوال سے مخالفت
رکھتی ہی اور مقولہ ارباب کلام پر اگر اطلاع چاہیئے تو ملل ونحل محمد شہرستانی اور اور کتب کلامیہ کو مطالعہ کرے شہرستانی سے
یہ کہ ترجمہ تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ بلفظہ نقل کیا جاتا ہے وہ یہ کہ نقل ہے کتاب ملل والنحل سے شہرستانی
کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصاری کے کئی مذہب ہین ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ جسکا جسم پر مثل چمکنے
نور کے جسم شفاف پر اور ایک فرقہ یہ کہتا ہی کہ جسطرح موم مین چھاپا لگتا ہے اسطرحسے وہ کلمہ جسم کے ساتھ منقش ہوگیا
اور ایک مذہب یہ ہے کہ الوہیت انسانیت سے ملگئی ہوگئی تھی اور ایک فرقہ اسطرح پر بیان کرتا ہی کہ کلمہ
جسم مسیح ہے اسطرح پیوستہ ہوگیا تھا جیسا پانی دودھ مین ملجاتا ہی پر تقدیر سب نصاری اس بات پر متفق ہین
کہ حضرت مسیح کو یہودیون نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتی ہین کہ مسیح بعد مرنیکے اور سولی پانے کے پھر زندہ ہوا
اوسکا جسم پھر شمعون الصفا نے دیکھا اور حضرت عیسیٰ شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چھوڑکر آسمان
پر چڑھ گئی شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصاری مین بہتر فرقہ ہین سب سی بڑے تین یعنی ملکانیہ اور نسطوریہ اور یعقوبیہ
ملکانیہ اون نصاری کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ روم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت اوس بادشاہ کی اوسکے

ہمراہ نصاریٰ ہو گئی تھے یہ فرقہ صاف تثلیث کا اقرار کرتا ہے انہیں کی خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے وہ یہ
کفر کرتے ہیں وہ لوگ جو قایل اس بات کے ہیں کہ خدا ایک ہی تین میں کا یکہ بالکل نہ کہتا ہوں کہ مسیح انسان کلی ہے
اور وہ قدیم ازلی ہے اور حضرت مریم فی ایک خدا ازلی جنا اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور آگہیت
دونو پر یہی لوگ لفظ باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتے ہیں اور وہ کا باعث یہ ہے کہ اول اناجیل میں اکثر جگہ لکھا ہوا پایا
اور ایک دلیل اور کی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب سولی دی چکے اور قتل کر چکے تو وہ ان سے آپ فرمایا تھا کہ میں اپنے اور
تمہارے باپ پاس جاتا ہوں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مسیح مخلوق کی بعد اس کے آدم کے سب بنی آدم کے لیے ان نمونہ اور عالمان بخشنے
اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی میں کہ انہیں قریب تین سو برس کے ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر اعتقاد لا کر قبول کیا اور ان لوگوں کا یہ قول ہے کہ ہم ایمان لاتے ہیں ہم خدا سے واحد اپنے
جو مالک ہے ہر شی کا اور صانع ہر مخلوقات کا مرئی اور غیر مرئی کا اور ایمان لاتے ہیں اس کے بیٹے یسوع مسیح اکلوتے بیٹے
خدا کے پر جس نے پیدا کیا تمام خلق کو اور وہ خود مصنوع نہ تھا خدا ہی سچا پیدا ہوا سچے خدا سے اپنی باپ کی جو ہر سے
جس کے ہاتھ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شی جو واسطے ہماری اور واسطے نجات ہماری کے آسمان سے اور قرض لیا
اور قایل ہیں اس بات کی کہ حضرت عیسیٰ مجسم ہوئے روح القدس اور پیدا ہوئے مریم سے اور سولی بھی ہوئی
اور دفن بھی کیے گئے پھر تیسرے روز جی اوٹھے اور آسمان کو چڑھ گئے اور اپنی باپ کی داہنے طرف بیٹھے اور پھر آنیوالے ہیں لائق منصفی
دوسری بار واسطے انفصال قضیا مردوں اور زندوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم روح قدس واحد پر ایسی روح جو اوس کی
باپ سے نکلتی ہے اور ایمان لاتے ہیں ہم اس بات پر کہ بپتسمہ ساکرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شفاعت پر موجب ہی گناہوں
کے معاف ہو جانیکا اور ایمان لاتے ہیں ہم اس بات پر کہ بدن ہمارے اوٹھیں گے اور ایمان لاتے ہیں ہم
ایمان لاتے ہیں ہم اوس جماعت قدسیہ پر جو حضرت عیسیٰ کی ہم جلیس تھی یہ جو کچھ ذکر کیا اس مذہب اور طور
پر اول ہی اول اتفاق ہوا تھا اور شریعت بھی اونہوں نے بنائی ہے جسکو الجماعت کہتے ہیں اور فرقہ دوسرا یعنے
نسطوریہ یہ وہ لوگ ہیں جو نسطورس کے زمانہ میں تھے یہ لوگ نزدیک نصاریٰ کے ایسے ہیں جیسے معتزلہ ہمارے
نزدیک یہ فرقہ اول فرقہ سے تجسد مسیح میں مختلف ہیں انکا مذہب امتزاج کا نہیں بلکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ کلمہ جب
مسیح پر ایسا چمکا کہ شمس آئینہ یا بلور میں چمکتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہیں ہوا

بلکہ حسب انسانیت پر قتل ہوا الکانیہ اوسکو نہین مانتے اور تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین جو یعقوب الیہ دعائی کے ہم عصر تھے
یہ ایک راہب تھا مصطنطنیہ مین انکا یہہ مذہب ہے کہ کلمہ یہی گوشت اور خون ہوکر خداوند عیسیٰ مسیح کی شکل پیدا ہوگیا تھا
ابن خورم کہتا ہی کہ فرقہ یعقوبیہ کے لوگ یہہ کہتے ہین کہ مسیح خدا ہے قتل بھی کیا گیا اور مصلوب بھی ہوا اور تین روز تک مردون مین
پڑا رہا انکا یہہ مقولہ بھی اون تین روز تک دنیا بدون خدا کے جو بکار پڑا رہا اون لوگون کی بی خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین
خبر دی ہے اوس آیت کا ترجمہ یہہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے انتہی ما اورد نا ھھنا نقلا
عن کلام الشہرستانی وہذا الحد مرکاف لمن ادنی لبیب مترجم کہتا ہے یہہ سب دروغ کہتے ہین اور راہ کذب طی کرتے ہین
حق یون ہے کہ حضرت عیسیٰ بندہ اور آفریدہ اور پیغمبر خدا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ نسا مین فرماتا ہے آیت
یا اہل الکتب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح
منہ فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلثۃ انتہوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السمٰوات و
ما فی الارض وکفی باللہ وکیلا لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ ولا الملئکۃ المقربون ومن یستنکف عن عبادتہ
ویستکبر فسیحشرہم الیہ جمیعا ترجمہ اے اہل کتاب کے مت زیادہ گوئی کرو مسیح دین اپنی کے اور مت کہو اوپر اللہ کے
مگر سچ سوائی اسکے نہین کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے پیغمبر اللہ کا ہے اور حکم ہے اوسکا ڈالدیا اوسکو طرف مریم کی اور روح
ہے اوسکی طرف سے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکی کے اور مت کہو خدا تین ہین باز رہو بہتر ہوگا
واسطے تمہارے سوائے اسکے نہین کہ اللہ معبود اکیلا ہی پاک ہے وہ اوس سے کہ ہو واسطے اوسکے اولاد
واسطے اوسکے ہے جو کچھ سچ آسمانون کے اور جو کچھ سچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کارساز ہرگز نہ انکار کریگا مسیح
اس سے کہ ہو بندہ واسطے اللہ کے اور نہ فرشتے مقرب اور جو کوئی انکار کرے بندگی اوسکی سے اور تکبر کریگا پس
آلٹ کریگا اونکو طرف اوسکے سب کو اور سورہ مائدہ مین فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح
ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا وللہ ملک
السمٰوات والارض وما بینہما یخلق ما یشاء واللہ علی کل شیء قدیر وقالت الیہود والنصاریٰ نحن ابنٰؤا اللہ
واحبآؤہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وللہ ملک السمٰوات
والارض وما بینہما والیہ المصیر ترجمہ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا کہہ

کہ پس کون اختیار رکھتا ہے اسکے کام مین کچھ اگر چاہے کہ ہلاک کردے مسیح بیٹی مریم کی کو اور مان اوسکیکو اور اون لوگونکو کہ ہیچ زمین کے
پین سارے سما اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہی پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہے اور اللہ
اوپر ہر چیز کے قادر ہی اور کہا یہود نے اور نصارا نے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور پیارے ہین اوسکے کہہ پس کیون عذاب کرتا ہی گناہونکو تمہارے بلکہ تم آدمی ہو اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی بخشتا ہے جسکو چاہتا اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہے اور واسطے
اللہ کے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہی اور طرف اوسیکے ہی پہر جانا اور پیر فرماتا ہے
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ
عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا
يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ
قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ
دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ یعنی البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے
مسیح بیٹی مریم کا اور کہا مسیح نے اے بنی یعقوب کے عبادت کرو اللہ کی پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے
جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور جگہہ اوسکی آگ ہی اور نہین واسطے
ظالمون کے کوئی مددگار البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ تیسرا ہی تین مین کا اور نہین کوئی معبود مگر
معبود ایک اور اگر نہ باز رہین گے اوس چیز سے کہ کہتے ہین البتہ لگیگا اون لوگونکو کہ کافر ہوئے اونمین سے عذاب
دردہ دینے والا کیا پس نہ توبہ کرتے طرف اللہ کے اور نہ بخشش مانگتے اوس سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نہین مسیح
بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے پیغمبر اور مان اوسکی صدیق تھی یعنی اولیا دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ
کیونکر بیان کرتے ہین ہم واسطے اوسکے نشانیان پہر دیکھ کدہر سے پھیرے جاتے ہین کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوای خدا کے
اوس چیز کو کہ نہین اختیار رکھتی واسطے تمہارے ضرر اور نہ نفع اور اللہ وہ ہے سننے والا جاننے والا کہہ اے اہل
کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو خواہشون اوس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوئے

پہلے اس سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور بہک گئی راہ سیدہی سے لعنت کیے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے پس ان آیات بینات سے صاف واضح ہے کہ قول یعقوب جو کہتا تھا اللہ یہی تھا جو صورت مسیح مین آیا تھا اور قول نسطور جو قایل تھا کہ مسیح اللہ کا بیٹا تھا بقدر مدت تک کہ جا ہا ظاہر کیا پھر اوسکو اپنی پاس بلا لیا یعنی معاذ اللہ نور الٰہی تین حصہ ہو گیا ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح اور باقی اقوال کہ مذکور ہوے صریح کفر ہین من ہذہ الاقوال ونقول کما قال اللہ تعالیٰ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ ایک ہی اللہ بے احتیاج ہے نہین جنا اوسنے اور نہ جنایا گیا اور نہین ہے واسطے اوسکے برابری کرنیوالا کوئی **فصل پانچوین** قصہ اصحاب کہف مین نغمہ سنجان گلستان غرایب اخبار اور دستان سرایان عجایب آثار نے در باب عدد واسامی اصحاب کہف اور سبب ایمان اور نام بلدہ انکی مین اختلاف کیا ہے زمرہ مومنین کا یہ عقیدہ ہی کہ اصحاب کہف قبل از بعثت روح اللہ غار مین جا کر سوئے اور بعد از رفع حضرت بآسمان جاگے اور خبردار ہوے اور ایک فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مجموعہ حالات انکے بعد از صعود کرنے حضرت مسیح کے آسمان پر ظہور مین آئے راویان اخبار کہتے ہین کہ اصحاب کہف ساکنان شہر افسوس مضافات دیار مدایان متعلقات یونان ہی سے تھے اور سبب قبول ایمان انکا بعضون نے اسطرح بیان کیا ہی کہ جب بسبب جالینوس طبیب کہ اوس بلدہ مین اقامت پذیر تھا ہیضہ پڑا کہ انبوہ اور کثرت ہی کو علیل مسیح علاج کرتا ہی کما یہ افعال طبیعیان حاذق سے بھی صادر ہوتے ہین اور جب سنا کہ وہ مردہ کو بھی زندہ کرتا ہے کہا یہ عمل غیر قدرت بشر سے باہر ہی اگر عیسیٰ احیائی موتی کرتا ہی تو اوسکو دعوی نبوت مین صادق جانتا چاہیے اور بعد از تواتر اس خبر کے معہ ایک جماعت شاگردون اور دوستون اپنی کے ازراہ دریا متوجہ خدمت بابرکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوا اور کشتی مین بزحمت مرض شکم مبتلا ہو کر بحالت نزع پہونچا اسکے شاگردون نے اس سے کہا کہ سبحان اللہ جمیع مریض بیمن انفاس متبرکہ تمہارے کی صحت پاتی ہین یہ کیا بعید ہی کہ اپنی علاج مین تم عاجز ہو جالینوس نے کہا انی اعالج بالاعلمہ یعنی تحقیق علاج کرتا ہون ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہو نہین اوسکو پھر کہا ایک کوزہ پانے سے بھر کہ میرے پاس لاؤ جب اوسکے شاگرد آبکوزہ پانی کا بھرا ہوا لائے ایک دارو کہ بنا برا اسہال اپنی شکم کے بنائی تھی تھوڑیسی اوس بسبوچہ مین ڈالی اور بعد ایک ساعت کے اوس ظرف پر آب کو دیکھا کہ تمام پانی اوسکا جم گیا ہی اور کسیطرح سے بہتا نہین ہی اپنی شاگردون سے کہا کہ تبدیر انعقاد آب یہ ہی

یہہ کہکر وہی دوا می حابس قوی اسہال سہ چند اوس مقدار کی کہ آنجورہ مین ڈالی تہی اور بسبب سرعت اثر اوسکے پانی منجمد ہوگیا تہا کہا لی بعد اسکے اسکو اجابت متواتر ہوئی اور شدت اسہال سے قریب المرگ ہوا اور کہا کہ مرض موت کا کچہہ علاج نہین

بیت باقضا برنمی توان آمد ٭ با قدر برنمی توان آویخت ٭ غرض کہ اوسوقت جالینوس نے یہہ وصیت کی کہ بعد از تکفین وتدفین میرے تم سب رفیق حضرت مسیح کی پاس جاکر اوسکی نبوت کے ساتہہ اعتراف کرنا القصہ اہل کشتی جب سفینہ پر سے اوترے جالینوس کو دفن کیا اور ملازمت حضرت روح اللہ مین پہنچکر بدولت اسلام و توحید مشرف ہوئے اور پہر اپنی اپنی ولایت کو مراجعت کی اور خلایق اوس دیار کو وصیت جالینوس سے مطلع کیا مردم اوس دیار نے اپنی حیات گذشتہ پر افسوس کیا کہ وائے اوپر ہمارے کہ ہمنی اتنی مدت ضلالت مین صرف کی خلاصہ یہہ کہ سب ہی ایمان لائے اور یہہ روایت قول محمد بن محمود سہروردی کے مخالف ہی کیونکہ اوسنے تاریخ حکما مین لکہا ہی کہ جالینوس حکیم نے قبل از دو سو برس بعثت حضرت عیسیٰ کے شربت مرگ چکہا تہا اور نیز منافی اوس روایت کے کہ جو پہلے قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین گذری العلم عند اللہ تعالیٰ حقیقۃ الحال اور روایات سے اسطرح منقول ہی کہ اصحاب کہف اور تمام اہل افسوس جب ایمان لائے تہے کہ ایک حواریین مین سے بفرمودۂ شمعون الصفا اوس دیار مین پہونچا تہا اور اتنای دعوت حواریین مین خلایق آفاق کو ایک بادشاہ جبار دقیانوس نام جلادروم یا زمین بابل مین مستولی ہوکر آدمیونکو بآیش بت پرستی ترغیب کرتا تہا اور جو کوئی کہ انکا انکار کرتا تہا سیاست فرماتا تہا جب اسنی بلدہ افسوس پر کہ اصحاب کہف رہتے تہے غلبہ پایا اور خلق کو اپنی متابعت پر دعوت کی بعضون نے تابعداری اختیار کی اور بعضون نے نکی اور اور اہل توحید لاچار اور مجبور ہوکر ہر طرف نکل گئی یا کہین کہین کوشہ مین چہپ رہی اور اشرار زنابکار اخیار اور ابرار کو ترغیب ایذا سے اختفا سے نشان دہی کرتے تہے اور دقیانوس نے ناموس بقطع اعضا اونکے حکم دیا تہا سات شخص اولاد عظمای اوس ولایت سے اپنی گہر و نہین بیٹہے ہوئے دروازے بند کر کر بعبادت پروردگار عالمیان مشغول رہتی اور حضرت مجیب الدعوات سے تضرع اور تخشع بجہۃ دفع شر دقیانوس مسئلت کیا کرتے تہے روز عید کہ دقیانوس بنا بر معبود باطل اپنی کے تبدیج اور قربانی اشتغال کرتا تہا ایک مرتبہ اوسنے حکم کیا تہا کہ جو کوئی اوسدن تبدیج مین حاضر نہوگا اور میرے بت کو سجدہ نکریگا اوسکو تکڑے تکڑے کرواڈالونگا اور حال اون سات خدا رسیدہ سے مطلع ہوکر اونکے استحضار کی واسطے یہی حکم دیا جب ارباب خلوت حسب الحکم اوس انجمن مین حاضر ہوئے دقیانوس نے اونسے پوچہا کہ تمہارے تمرد کا سبب کیا ہی

کہ میرے حکم واجب الاتباع سے انحراف اور ادائے قربانی سے اجتناب اور سجدۂ صنم سے احتراز کرتے ہو مکسلینا
کہ انمین رتبہ سروری رکھتا تھا پیش آیا اور کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو ایک ایسی مصنوع نا شخص کی پرستش پر دعوت
کرتا ہی کہ نہ سنتا ہی اور نہ دیکھتا ہی اور نہ اوس سی نفع متصور ہے اور ضرر ایسے جماد کو ہم کیونکر معبود حقیقی جانین
اور کسطرح سے اپنی پیشانی اوسکی روبرو زمین پر رکھین تو اس خیال سے درگذر کہ ہمسے ہرگز یہ فعل صادر نہین ہوگا
دقیانوس نے کہا جو تم میرے معبود کو سجدہ نہین کرتے تو تمہارا مسجود کون ہے آیت فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا یعنی پس کہا اونھون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی ہرگز نہ
پکارین گے ہم سوا اوسکے کسی معبود کو تحقیق اوس جبار نے یہ بات سنے عنان مالک ہاتھ سی چھوڑ کر
اونکے قتل پر اشارہ کیا مکسلینا نے کہ آثار خوف و فزع لشکر یارون سے مشاہدہ کیا کہا اے بادشاہ ہمکو
اپنے محافظون کو تفویض کردے اور آجکی رات مہلت عطا کر کل ہم تیرے کہنے کو قبول کرین گے تو ہمپر رحم کرنا والا جیتا
مدعا ہے ہمارے ساتھ عمل مین لانا دقیانوس کو اونکا یہ کلام مقبول ہوا اور اہل توحید کو محبوس کیا اور انھون نے فرصت
پاکر اوسی شب مین فرار کیا جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا حبیب خدا محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی اللہ نے مجھپر فرمایا آیت اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ
اٰيٰتِنَا عَجَبًا یعنے کیا گمان کیا ہی تو نے یہ کہ رہنے والی غار کے اور اوس کتبہ کے تھے نشانیون ہماری سے تعجب
کرنے کی زمین روم مین ایک شہر تھا جسکا نام افسوس مشہور تھا اوسی بنایا تھا ایک نہایت بادشاہ نے اتفاقا وہ بادشاہ
مرگیا اور سلطنت وہان کی خراب ہوگئی جب یہ خبر مملکت فارس مین پہونچی تو وہان کا بادشاہ دقیانوس نام کہ ظالم اظلم تھا
لشکر لیکر شہر افسوس پر چڑھا اور بعد جنگ اوسکو فتح کیا اور اوس شہر مین ایک قلعہ مستحکم بنایا راوی لکھتا ہی کہ اوس
قلعہ کا طول اور عرض تین تین کوس تھا اور نہایت صاف اور گرد سے پتھرون سے بنایا گیا تھا جسمین چار ہزار ستون
طلائی زرناب کے تھے اوپر چھت بھی سونیکی تھی اور زنجیرین تمین کوفت کی ہوئی چاندی کی اور ہر رات چراغ روشن
کیے جاتے تھے خوشبو تیل سے اور مکان مین دو سو روشندان مشرق کی طرف اور دو سو مغرب کی طرف رکھے تھے
کہ شبانہ روز ہر وقت شعاع و ضیاع آفتاب و ماہتاب سے اوسمین روشنی رہتی تھی اور ایک تخت مرصع بنایا تھا کہ
طول اوسکا اسی گز کا اور عرض اوس کا چالیس گز کا تھا اور دہنے طرف اوس تخت کی اسی گز سیان سونیکی

اور بائین طرف بھی ایک ایک رکنی تھین کہ اونپر امرا اور ارکان سلطنت بیٹھتے تھے اور ایک روایت یہہ ہی کہ ایک طرف کرسیون پر بادشا
اور شہرون کے اور ایکطرف امرا اور ارکین بیٹھتے تھے یعنے انتی بادشاہ اسکے تابع اور خدمت مین رہتی تھے اور خود بادشاہ ا
تخت پر بیٹھتا تھا اور ایک تاج مکلف کندن کا جڑاؤ جواہر لگا تھا اور اوسکے سات رکن تھے اور ہر رکن پر سطح موتی چمکتے تھے
جیسے اندھیری رات مین روشنی چراغون کی ہوتی ہے اور اوس بادشاہ نے پچاس لڑکے سردارون کے آراستہ کیے تھے
اور اونمین سونیکی لوچیان پہنائی تھین اور اونکے ہاتھونمین عصا سونیکا دیی تھے اور چھ لڑکے اولاد علما مین سے بعقل
اور تعلیم کے اپنی وزیر کیی تھے کہ تین اونمین کے داہنے طرف اور تین بائین طرف کہڑے رہتے تھے وہ جو داہنی طرف کہڑے
رہتی تھے اونمین ایک کا نام تملیخا دوسرے کا مکسلینیا اور تیسرے کا شاطونس اور جو بائین طرف رہتی تھے ایک کا نا
مرطونس دوسرا کشوطونس تیسرا سادینوس اور ایک روایت سے یہہ چہ نام یون ہین یعنے داہنی طرف والے تملیخا مکسلینیا مشلینا
اور بائین طرف والے مرطونس کشوطونس سادینوس اور یہہ بادشاہ سب سے تونمین اپنے مشورہ کرتا تھا اور
بغیر اونکے کوئی کام نکرتا تھا اور جس وقت یہہ بادشاہ اجلاس کرتا اور دربار لگتا تو یہہ دستور مقرر تھا کہ اونمین سے ایک شخص کے ہا
ایک پیالہ سونیکا بھرا ہوا مشک سے اور دوسرے کے ہاتھ مین بھرا ہوا گلاب سے اور تیسرے کے ہاتھ مین ایک جانور نیو
سدھایا ہوا ہوتا تھا جسکو وہ جانور چھوڑ دیا جاتا تھا تو وہ پہلے غوطہ لگاتا تھا گلاب کے پیالہ مین پھر اوڑتا تھا اور غوطہ لگاتا تھا مشک
پیالہ مین اور اسیطرح اوڑتا ہوا بادشاہ کے سر پر جا کر قطرات لطیف مشک اور گلاب کی اوسکے پرون سے چھڑکتا اور باہر
پڑتے اور بعض تفاسیر مین لکھا ہی کہ رنگ اوس جانور کا سفید تھا اور بازو اوسکے سرخ اور یہہ بھی لکھا ہی کہ جب بادشا
اشارہ کرتا تھا تب وہ جانور اڑ خود اوڑ کر غوطہ لگاتا تھا اور پھر تاج پر بیٹھ کر پھر جہاڑتا تھا اور یون ہاتھ پر ایک لڑکیکے
بیٹھا رہتا تھا الغرض تین سو ۳۰۰ برس اس طور پر گذرے اور اس عرصہ کثیر مین کبھی کسیطرح کا رنج اور غم اوس بادشاہ کو
نہ پیش آیا اور کسیطرح کی بیماری اوسے مدت مین کبھی نہوئی حتی کہ کبھو سر تک تکدکھا اتھا کو ایسا سرکش ہوگیا اور غرو
اوسکے سر مین بھرا کہ دعوا خدائی کا خود کرنے لگا اور لوگونکو دعوت کی کہ مجھی خدا کہین اور جو شخص کہ اس بات کو قبول کر
تھا اوسی خلعت وزر اور بہت اسباب نیا دی دیتا تھا جا بجا بہت لوگون نے قبول کیا غرض سب لوگ پوجتے تھے اور ہر سال
ایک روز عید کا مقرر تھا اتفاقا ایک روز عید کو بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا اور وہی تاج مرصع سر پر رکھا ہوا تھا کہ ناگاہ
ایک سردار اوسکے ارکان سلطنت کا یہہ خبر وحشت اثر لایا کہ لشکر فارس تیرے ملک پر غالب آیا بادشاہ یہہ سنتے ہی

نہایت محزون اور غمگین ہوا یہانتک کہ تہ تہ اکر تخت کے نیچے گر پڑا اور تاج سر سے الگ جا رہا جب یہ حرکت اون تین فرزندون نے
سے جو اپنی طرف کئے تھے اوس ایک نے دیکھی کہ یلیخا جسکا نام تھا سبب اسکے کہ وہ بہت عالم اور عاقل تھا سوچا
اور فکر کیا کہ معاذ اللہ اگر فی الحقیقت دقیانوس خدا ہی تو یہ خبر سنکر کیون غمگین ہوا اور یہ خیال کرنے لگا کہ یہ کہنا ہی ہے
اور پیتا ہی ہے اور سونا ہی ہے جو کہ ہم سب لوگ کرتے ہین اگر یہ سچ خدا ہوتا تو چاہئی تھا کہ یہ صفاتین اوسمین نہوتین
کیونکہ خدا تعالی کی یہ صفتین نہین ہین اور ذات پاک اوسکی ان سب باتون سے منزہ اور مبرا ہی غرض یلیخا یہ باتین
سوچکر دلمین متحیر اور متفکر تھا کہ دربار برخاست ہوا ہر ایک شخص اپنی اپنی گھر گیا اور معمول تھا کہ یہ چھون جوان وزیران
سلطنت ہر شب ایک ایک کے گھر مین جمع ہوتے تھے اور کھاتے پیتے تھے اتفاقا اوسدن نوبت فراہم ہونے
سب کی یلیخا کے مکان کی تھی چنانچہ شام کو اوسکے گھر مین سب جمع ہوئے اور بدستور کھانے پینے لگے تو پانچون نے کہا
یلیخا نے کچھ نکھایا پیا جب اونھون نے سبب اوسکا پوچھا تو اوسنے ظاہر کیا کہ ای بھائیو کچھ نپوچھو میرے دلمین
ہزارون کھانے پینے اور چین آرام سے زیادہ مزے بہر رہے ہین پانچون نے پوچھا کہ ای بھائی بیان تو کرو
کہ وہ کیا ہین اوسنے کہا کہ طلوع کیا میری فکر نے طرف آسمان کے میںنے خیال کیا کہ یہ اتنا بڑا خیمہ آسمان بغیر ستون
و چوب اور بدون زنجیر و طناب کیونکر یہ پا ہی اور چاند سورج ایسے روشن جو اپنا نظیر نہین رکھتی آپ سے آپ
کسطرح تھے اوپر آسمان کو اتنی ستارون سے خود بخود زینت کیونکر حاصل ہوئی بیشک ان سب کا کوئی بنانیوالا
ضرور ہی اور میںنے غور کیا زمین مین کہ یہ فرش کسنے بچھایا ہی پانی پر اور کسنے اسکو مستحکم کر دیا ہے اور بانہ ہی پہاڑون
سے کہ ہل نہین سکتی یہ خیال کیا میںنے کہ کسنی بچہ کو مان کے پیٹ مین ڈالا اور باہر نکالا اور کسنے غذا دی پیٹ مین
اور پرورش کیا پھر جانا میںنے کہ ان سب باتونکا کوئی کاری گر ہی اور وہ بڑا تدبیر والا ہے سوائے دقیانوس کے
کیونکہ اس سے یہ باتین بن نہین آتین بلکہ اسمین خود سب احتیاجین پائی جاتی ہین جو کہ ہم مخلوق مین ہین تو بالضرور
یہ بھی ایک مخلوق مین سے ہی اور خالق ارض و سماوات اور صانع تمام مخلوقات ذات پاک پروردگار ہی بالجملہ منجملہ
ان آیات کرامت نشون کا بالہام ربانی اسکے آئینہ ضمیر مین انعکاس پذیر ہوا **قولہ تعالی** وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا
لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝ اور آسمانکو بنایا ہمنے اوسکو ساتھ قوت کے تحقیق ہم اوسکو البتہ کشادہ کرنیوالے ہین اور زمین کو بچھایا ہمنے

اوسکو پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین ہم اور ہر چیز کو پیدا کیا ہی تو نے تو کرم تصیحت پکڑو پس بیا کا طرف اللہ کے تحقیق مین
واسطے تمہارے اوس سے ڈرانیوالا ہون ظاہر * اور جب یہہ کلام تمیک انجام یلیخا کا اون پانچون یارون نے سنا تو دوڑتے
اوسکے پانو پر گر پڑے اور قدم چومنے لگے اور کہنے لگے کہ بھائی فی الحقیقت تو سچ کہتا ہے جو جو کچھ تیرے دلمین آیا ہے
بیشک ہمارا دل بھی یہی قبول کرتا ہی اب جو تو حکم کرے وہی ہم بجا لاوین ظاہر اللہ تعالی نے اونکے دلون مین مطلب
ان آیات بینات کے القا فرمائے **ایت** خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَہَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ
وَبَثَّ فِیْہَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْہَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ ہٰذَا خَلْقُ اللّٰہِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ
مِنْ دُوْنِہٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ یعنی پیدا کیا آسمانونکو بغیر ستون کے دیکھتی ہو تم اوسکو اور ڈالے بیچ زمین کے
پہاڑ ایسا نہو کہ ہلجاوے ساتھہ تمہارے اور پھیلائے بیچ اوسکے ہر طرح کے جانور اور اوتارا رہنے آسمان سے پانی پس
اوگائی ہمنے بیچ اوسکے ہر قسم نفیس سے یہہ ہی پیدائش خدا کی پس دکھلاؤ مجکو کیا پیدا کیا ہی اون لوگون نے جو کہ سوائے
ہین بلکہ ظالم ہیچ گمراہی ظاہر کے ہین غرض کہ یہہ سنکر یلیخا نے کہا ای بھائیو مین کوئی رستہ واسطے اپنے اور تمہارے بہتر نہین دیکھتا
سوائے اسکے کہ یہان سے بھاگ جاوین طرف بادشاہ عرش وسموات کے سوا واسطے کہ ان الفرار من عادت اہل الاختیار
یعنی تحقیق بھاگنا عادت اہل اختیار سے ہی کہ اوس ظالم سے نجات پاوین انہون نے کہا مصرع صلاح ما ہمہ آنست
کان صلاح شماست * جب ہر تو قصد کرے ہم تیرے ساتھہ ہین یلیخا یہہ بات سنتے ہی کھڑا ہوا اور اوسکا ایک باغ تھا
کھجورونکا سیدھا اونکو ساتھہ لیے ہوئے باغبین پہنچا کیا اور تین درم کو کھجورین بیچین یا تین ہزار درم کو سارا باغ بیچا اور
درم جامہ کے کونے مین باندہ لیے اور چھون گھوڑون پر سوار ہوکر سر بھیرا نکلے جب شہر سے تین کوس کی مسافت پہ
پہنچی تو یہہ یلیخا نے کہا اے بھائیو اب ملک دنیا گیا اور دولت حشمت چھوڑی یاد کرو خدا کو اور پکارو اوسے اوتر پڑو
گھوڑون سے اور چلو اپنی پانو سے اللہ کہ خالق ارض وسموات ہی تمہارے واسطے نجات بخشے اور سب کام آسان
کرے سب گھوڑون پر سے اوتر پڑے اور پانو پانو چلنے لگے اور گھوڑونکو ہانک دیا چونکہ یہہ چھون ناز پروردہ
اور عیش وآرام کے خوگر تھے کبھو یہہ پیادہ پا کاہیکو چلے تھے مصرع چلتی چلتی انکے پاؤن بیچ پھولے پڑ گئے یہان تک
کہ پھولی خلش خار سے وگار ہوکر لہولہان ہوگئے مصرع پانوئین آبلہ ہے پانو مین خار بھی ہے * بڑی محنت اور مشقت سے
جون تون کرکے ایک کوس پر پہنچے وہان انکو پیاس کا غلبہ ہوا ناگاہ ایک چرواہا انمین دکھائی دیا اوس سے کہا کہ اگر تیرے

پاس تھوڑا پانی یا دودھ ہو تو ہمکو پلاؤ اوسنے کہا کہ بہت اچھا پلاتا ہون لیکن مین تمہارے چہرون سے روشنی شہزادون کی سی دیکھتا ہون اور نہین گمان کرتا سوا اسکے کہ تم بھاگے ہوئے ہو معلوم نہین کہ تمپر کیا مصیبت پڑی ہی پہلے تم اپنا حال سچ بیان کرو تا میرا انجان خاطر جاتا رہے ملیخا نے جواب دیا کہ اے شخص کیا پوچھتا ہی حال ہمارا اور کیون مبالغہ کرتا ہی راست گفتاری مین ہم ایسے دین مین داخل ہوئے ہین کہ ہمین جھوٹ بولنا اوسمین جائز اور حلال نہین اور اگر ہم جھوٹ بولین تو کوئی نجات دینی والا نہین پھر تمام قصہ بیان کیا چرواہا تمام حال سنکر اونکی قدمون پر گرا اور کہا جو تمہارے دلمین آیا ہے بیشک میرا دل بھی یہی قبول کرتا ہے لیکن تم اتنا یہان ٹھہرو کہ مین بکریان اور دنبیان اونکے مالکون کے پاس پہنچاؤن غرض وہ چرواہا گیا اور پہنچا کر اور لئے پاؤن جلدی جلدی دوڑا ہوا پھر آیا لیکن اوسکا ایک کتا تھا کہ وہ بھی ساتھ ساتھ چلا آیا راوی لکھتا ہے کہ حبیب خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ رنگ اوس کتے کا الحق تھا اور نام اوسکا قطمیر چونکہ اون چہنون جوانون نے دیکھا کہ ایک کتا بھی چرواہے کے ساتھ آتا ہی تو آپس مین کہا کہ ایسا نہو کہ یہ کتا ہمین فضیحت کروائے یعنے خیال کیا کہ یہ اگر ساتھ ہوگا تو رات کو جہان کہین ہم رہینگے یہ دشت بیوفت بھونکیگا اور اسکے بھونکنی سے لوگ جان جاوینگے کہ یہان آدمی ہین اگر کوئی وطن کا آدمی آئیگا اور ہمکو دیکھیگا تو بیشک پکڑوا جاوینگے یہ خیال کرکے یہ چہون جوان کتے کو پتھر مارنے لگے کہ کسیطرح اولٹا پھر جاوے جب کتے نے یہ حال دیکھا تو دوڑ کر اونکی پاؤن پر لوٹنے لگا جیسے کوئی عجز اور زاری کرتا ہے اور انجام کو بحکم خدائے تعالی گویا ہوا اور نہایت صاف زبان سے کہنے لگا کہ اے قوم تم کیون مجھے پھیرتے ہو مین تمہارا ہمید ہمین ظاہر کرنیوالا اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تعالی وحدہ لاشریک ہے اور میرے سبب سے کوئی تمہارا دشمن تمہارے راز پر نہین آگاہ ہوگا پس مین بھی امید رکھتا ہون کہ تمہارے طفیل سے مجھے بھی خدا تعالی سے قربت اور نزدیکی نصیب ہو جو یہ ان جوانون نے یہ باتین اسکی سنین بیساختہ پتھر ہاتھون سے ڈالدئے اور اوسے گودی مین ہر ایک لیتا تھا اور کندھے پر چڑھاتا تھا اور اوسے لئے ہوئے چلتے تھے اور چرواہا آگے آگے چلا جاتا تھا آخر کو چرواہا ایک پہاڑ پر اونہین لیکر چڑھا اور ایک غار کی پاس گیا اور اوس پہاڑ کا نام بخلوس تھا اور غار کا نام وصید اور اوس غار کی آگے چشمہ جاری تھا اور درخت میوہ دار موجود چونکہ یہ بہت ہوا کی پاس تھی

اون درختون کا میوہ دانہ سیر ہو کر کھایا اور اوس چشمہ سے پانی خوب پیا اور اس غار مین جاکر آرام لیا اور دروازہ پر غار کے کتا ہی
ہاتھ پھیلا کر مہو بیٹھا کتے ہین حق تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ان سبکی روحونکو قبض کرے لیکن یہہ روایت قبض ارواح کی
ضعیف ہی صحیح یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے قہر سے غرق غالب کی اور واسطے ہر ایک کی دو دو فرشتے تعین کیے کہ وہ کروٹین بدلتے
داہنی سے بائین طرف اور بائین سے داہنی طرف اور ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ فرشتے برس مین ایک دفعہ انکو کروٹ
بدلتے تھے تاکہ زمین اونکی بدنون کو نکھا جاوے یعنے بدن اونکے یوسیدہ نہون اور کل بچاوین اور یہہ بھی روایت ہی کہ سال مین
دو مرتبہ بدل جاتی اور یہہ بات بھی زیادہ ہی بلکہ جاللان آفتاب کو حق تعالی نے حکم کیا کہ وقت طلوع سے غروب تک شعاع
اپنی انپر سے **قولہ تعالی** وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا
وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ
مِنْهُمْ رُعْبًا یعنے اور دیکھو تو آفتاب کو جب طلوع کرتا ہی چھک جاتا ہو غار اونکے سے داہنی طرف اور جب غروب کرتا ہے
کترا جاتا ہے اونسے بائین طرف اور وہ بیچ میدان کشادہ کے ہین اوسے یہہ نشانیون اللہ کی سے ہی جسکو ہدایت کرے اللہ
پس وہ راہ پانیوالا ہی اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز پاوگے تو واسطے اوسکے دوست راہ بتانیوالا اور گمان کرے
تو اونکو جاگتے اور وہ ہین سوتے اور کروٹین لواتے ہین ہم اونکو داہنی طرف اور بائین طرف اور کتا اونکا پسارا رہا ہے
دونو ہاتھ اپنے بیچ دہنی غار کی اگر جھانکے تو اوپر اونکے البتہ پیٹھ پھیرے اونسے بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے اونسے
رعب کر کہ کہتے ہین وہ سوتے ہین اور آنکھین اونکی کھلی ہین اس سے کہی جاتی ہین کہ جاگتے ہین اور حق تعالی نے اوس مکان
مین دہشت رکھی ہے تا لوگ تماشا نہ پکڑین کہ وہ بے آرام ہون اور وہ جو ساتھ ایک کتا ہے لگ گیا تھا وہ بھی زندہ گیا
اگرچہ کتا برا ہی لیکن اچھون کے ساتھ مین برائی جاتی رہتی ہے چنانچہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے کہا ہے
ثر دسگ اصحاب کہف روزی چند پے نیکان گرفت مردم شد * القصہ اوس زمانہ مین ماہ محرم کی دسوین کو عید ہوتی
تھی جسوقت دقیانوس عید کرکے پھرا تو اون جوانون وزیرونکو نیا یا لوگون سے حال اونکا پوچھا کسنے کہدیا کہ اونھون نے
سوا تیرے اور خدا اختیار کیا ہی اور وہ یہان سے بھاگ گئے ہین یہہ بات سنتے ہی وہ ظالم بے فوج بذات خود سوار ہوا
اور کوہ جہ لگا تا ہوا غار تک پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ سب پڑے ہین گویا جان کسی مین نہین جب اس حالت سے

اونکو دیکھا تو اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ جو مین چاہتا تھا کہ انہین سزا دون خود اونہون نے زیادہ اس سے سزا پائی اور مارکو
بلوا کر تیر اور چوٹی کی پختہ دیوار سے اوس غار کو بند کروا دیا پھر ازراہ غرور کے اپنے ہمراہیون سے کہنی لگا کہ اب کہدو اونسے اگر وہ
سچے ہین تو کہین اپنے خدا سے جو معبود ہی آسمانون مین کہ نجات دی اونکو یہان سے **روضۃ الصفا** مین لکھا ہی کہ غازن فیانوس
نے بنا برا سکے کہ علم ہو تھا کہ یہہ صورت علامات قدرت الٰہی سے ہے کہ ایکدن اپنے بندون پر ظاہر کریگا حکم کیا کہ ایک
لوح رصاص پر اسامی اور القاب اور انساب اور تاریخ فرار اصحاب کہف کو نقش کر کر غار کے دروازے پہ لگا دے
بعد از چندگاہ کہ دقیانوس نے کوس رحلت بجانب جہنم بجایا اور جندکس اور نے بنوبت افسر حکومت سر پر رکھا تا انکہ نوبت
ایالت و سروری سالتہ ایک بادشاہ عادل دیندار بناموس نام کہ بوحدانیت ایزد تعالی اور بہ نبوت حضرت عیسی علیہ السلام
ایمان رکھتا تھا پہنچی اور اونسے بجائے بیت الاصنام کنالیس اور صوامع بنائے اسکے زمان دولت مین اصحاب کہف اوس خواب
گران سے بیدار ہوئے لکھا ہے انکو تین سو نو برس سوئے ہوئے ہو چکے تھے **کما قال اللہ تعالی** وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ
ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا یعنی اور رہے وہ بیچ غار اپنی کے تین سو برس اور زیادہ رہی نو برس کہ حق تعالی
نے پھر حکم کیا کہ روح انمین ڈالی گئی یا بیداری انکو طاری ہوئی کہ یہہ اوٹھہ کھڑے ہوئے جسوقت کہ یہہ اوٹھے تو دیکھا کہ وہ
میخ ٹوٹ گئی اور آفتاب روشن ہے اور غار کا دروازہ کھلا ہے تب آپسمین ہر ایک اپنی خوابگاہ سے اوٹھکر ایکدوسرے سے
کہنے لگا کہ ہم اس رات خدا تعالی کی عبادت سے بہت غافل رہے یعنے اونہون نے جانا کہ ہم رات کو سوئے تھے اب صبح
ہوئی ہے دن چڑھ گیا غرض باہر آئے تو دیکھتے ہین کہ چشمہ پانی کا خشک اور درخت بھی سوکھ گئی ہین اوسوقت یہہ سب
کو سب بہت حیران ہوئے اور تعجب کرنے لگے کہ رات بھر مین تمام پانی چشمہ کا اور سب درخت کیونکر خشک ہو گئے اور
حبیب السیر مین لکھا ہے کہ پہلے مکسلینا اوٹھا اور اوردنکو پکارا کہ اوٹھو سب کہکر اوٹھے بعضی **قال اللہ تعالی**
وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ
یعنی اور اسیطرح اوٹھایا ہمنے اونکو تو کہ سوال کرین ایکدوسرے سے آپسمین کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے
کتنا رہے تم کہا اونہون نے رہی ہم ایکدن یا تھوڑا دن مین سے کہا اونہون نے پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے
جتنا رہے تم القصہ اونکو بھوک اور پیاس بہت شدت سے معلوم ہوئی بعد از طہارت برحسب عادت رکوع اور سجود
اور عبادت خالق معبود سے فارغ ہو کر بصلاح ہمدگر یہہ قرار دیا کہ ایک شخص شہر کو کچھ درم لیکر جاوے اور کچھ کھانا

خرید لاوے لیکن بہت احتیاط کرے اور دیکھے کہ جو چیز سودا کی اوس کہانے مین حلال اور پاکیزہ اور اچھا کہانا ہو
قال اللہ تعالی فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۔ لیفے سو بھیجو ایک اپنی کو ساتھ روپیہ اپنی
جو یہہ ہی طرف شہر کے پس چاہیے کہ دیکھے کونسا دکین سے پاکیزہ تر کہانا پس لاوے تمہارے پاس رزق اوسین سے اور
چاہیے کہ نرم گوئی کرے اور نہ جتاوے ساتھ تمہارے کسیکو تحقیق اگر وہ غالب آوین گے اوپر تمہارے سنگسار کرین گے
تمکو یا پھیر لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھوٹوگے تم اوسوقت کہ ہی پس بولیخا نے کہا ای بھائیو تم مین سے کوئی
نجاوے یہہ کام مین کرونگا اوچہ داہی سے کہا کہ بھائی کوئی شہر مین پہنچا کر بھی گرفتار کرے اور اوس ظالم جبار کے پاس پہنچا دے
اس لیئے یہہ مناسب ہی کہ مین تیرے کپڑے پہن کر جاؤن غرض یہ بچا چہ داہی کے کپڑے پہن کر روانہ ہوا راہ مین اکثر مکان ایسے
دیکھے کہ پہلے نہ دیکھے تھے اور رستہ بھی متغیر تھا تعین معلوم ہوتا تھا کہ کہان جاتا ہے ناگاہ چلتی چلتی ایک دروازہ پر شہر کے پہنچا
اور وہان ایک سنگ نشان دیکھا کہ اوسپر لکھا تھا لا الہ الا اللہ عیسی رسول اللہ یہہ اوسے دیکھتا تھا اور آنکھون سے لگاتا تھا
اور دل مین کہتا تھا کہ یہہ جو مین دیکھتا ہون آیا بیداری ہی ہا ہنوز خواب مین معلوم ہوتا ہے اور دیر تک حیران رہا غرض آخرکار
شہر مین داخل ہوا اور بتخانہ کی جگہ کنیسہ دیکھا کہ صورت حضرت عیسی علیہ السلام اوسکی سقف اور جدار پر نقش کی ہوئی تھی
کہا سبحان اللہ ایک شبانہ روز مین بیت المقدس سے ویران گر مکان بیت المقدس تبدیل کیا ہے پھر دو شخصون کو دیکھا کہ
ایک بحضرت مسیح اور دوسرا اللہ کی قسم کہاتے ہین اور ایک قوم کو دیکھا کہ انجیل پڑہتے ہین اور بازار مین سب طرح
کی دوکانین ہین یہہ ایک نان بائی کی دوکان پر گیا پہلے پوچھا کر اے بھائی تمہارے شہر کا کیا نام ہے کہا اس شہر کا نام افسوس
ہے پھر پوچھا کہ بادشاہ کا کیا نام ہے اوسنے کہا عبد الرحمن یہ بچا بہت خوش ہوا اور کہنے لگا اگر تو سچ کہتا ہے تو بیشک تو
اہل توحید سے ہی یہہ درہم لے اور اسکے بدلے مجھی کہانا دے نان بائی نے جب درہم لیئے تو دیکھا کہ درہم بہت بھاری اور
بڑے سابق کے زمانہ کے ہین اوسے بہت تعجب ہوا لکھا ہی کہ وہ دس درہم تھے اور وزن ہر درہم کا اسکے اٹھارہ درہم اور
دو ثلث درہم کا تھا پھر نان بائی نے بچا سے کہا کہ اے شخص بیشک تو نے خزانہ پایا ہی اگر تو اوسمین سے کچھ مجھے بھی دے
تو دے نہین تو بھی بادشاہ کے پاس لیجاتا ہون بچا نے کہا مینے خزانہ نہین پایا ہی نہ کسی غیر کا مال ہمین لیا ہی حق یہہ ہے کہ اپنی
کمائی مین سے بچی تھین اوسکی قیمت کے یہہ درہم ہین اور کہہ مدت نہین ہوئے تیسرا دن ہے کہ مین اس شہر سے نکلا ہون و لوگو

دقیانوس بادشاہ کی عبادت کرتے ہوے چھوڑ گیا تمانان نے یہ بات سنکر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا جب تو مصیبت مین پڑیگا تب تجھکو
ہوگا تیری یہ طاقت کہ اوس ظالم کا نام لیوے جسنے خدائی کا دعوی کیا تھا اور اوسکو تین سو نو برس ہوگئی ہین کہ مر گیا تو مجھسے
مسخرہ پن کرتا ہے غرض اس گفتگو مین بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور اسکو پکڑکر نطوس قاضی کے پاس لیگئے قاضی نے کیفیت
قصہ معلوم کرکر کہا کہ کچھ اندیشہ نکر جو خزانہ کہ تو نے پایا ہی ہمکو بتا دے یملیخا نے جواب دیا کہ مین اس تہمت سے مبرا ہون قاضی
نے پوچھا کہ پس یہ درم تو کہان سے لایا ہے کہا فلانے روز اپنی باپ کے گھر سے لایا تھا قاضی نے پوچھا تیرا باپ کون ہی جواب دیا
کہ فلان بن فلان قاضی نے کہا کہ ہم نام و نسب اوس شخص کا نہین جانتے انجام کو جدقیل وقال سب یہ بادشاہ پاس یہ قصہ پہنچا
وہ بہت عقلمند اور منصف تمانان بانی کا دعوی سنکر یملیخا سے کہنے لگا کہ تو نہین تحقیق ہمارے پیغمبر عیسی نے حکم دیا ہی کہ کسیکو
خزانہ ملے تو اوس خزانہ مین سے کچھ نلو مگر پانچوان حصہ سو ہم تجھے خزانہ نہین جنمین صرف تو پانچوان حصہ دیدے اور اپنی طرف
صحیح وسلامت چلا جا یملیخا نے کہا اے بادشاہ خدا تجکو قائم رکھے تو سچ جان کہ مینے کوئی خزانہ نہین پایا مین اسی شہر کا ہون
بادشاہ نے کہا کہ تو سچ بیان کا کہنے والا ہے اوسنے کہا ہان بادشاہ نے کہا کوئی شخص تجھے پہچانتا ہے اوسنے کہا ہان بادشاہ نے
کہا اچھا تو لوگون کے نام بتا یملیخا نے قریب ایک ہزار آدمیون کے نام لے دیے بادشاہ نے حصار مجلس کی طرف دیکھا سب نے
دست ادب بانده کر عرض کی کہ حاشا و کلا ان نامون کا ایک بھی شخص اب اس شہر مین نہین یہ نام ہمارے زمانہ کے نہین مین
البتہ یہ نام اگلے وقتون کے ہین انجام کار بادشاہ نے یملیخا سے کہا کہ اگر تو اس شہر کا باشندہ ہی تو بیشک تیرا گھر بھی اس شہر مین
ہوگا اوسنے کہا البتہ گھر بھی ہے غرض معتمدان شاہی بموجب حکم سلطانی اوسکے ساتھ گئے اور جدہر یہ چلا ہمراہ چلا یہانتک کہ اوسکے
حویلی کے پاس یملیخا جاکر کھڑا ہوگیا اوس شہر مین اوس حویلی سے زیادہ کوئی بلند مکان نہ تھا اور کہنے لگا کہ یہ مکان میرا ہی
اور دروازہ پر پستکدی ناگاہ ایک بہت بوڑھا بزرگ سن رسیدہ آدمی کہ پلکین اوسکی سفید تر برف سی بسبب شدت
بڑھاپے کے آنکھون سے نیچے پڑی ہوئین گھر سے باہر نکلا اور خلقت کا ہجوم دیکھکر گھبرایا کہنے لگا کہ کیا سبب ہی کہ تمنے
میرے گھر کو گھیر لیا اوسوقت معتمد شاہی نے حقیقت حال ظاہر کی اور کہا کہ ای شیخ نیک شخص یعنے یملیخا گمان کرتا ہی
کہ یہ گھر اسکا ہی وہ بوڑھا یہ کلمہ سنتے ہی غیظ وغضب مین آیا اور یملیخا کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ میا نصاحب اپنا نام
تو بتلا ذکر کیا ہی یملیخا نے اپنا نام بتایا اور اپنے باپ کا نام بتایا لکھا ہے کہ اسکے باپ کا نام قسطنطین تھا شیخ نے کہا کہ پھر
نام اپنا دادے کا بھی بتا دے یملیخا نے پھر اعادہ کیا اوسوقت تو شیخ بیساختہ اوسکے قدمون پر گر پڑا اور یہ حال تھا کہ کبھی ہاتھ چومتا تھا

اور کبھی پانو چومتا تھا اور کبھی لپٹتا تھا غرض انجام کو شیخ کہنے لگا کہ یہ میرا داداہی اور قسم کہائی پروردگار عالم کی اور کہا کہ بیشک یہ
ایک ہی اون جوانون مین کا کہ دقیانوس سے بادشاہ ارض دسما کی طرف بہاگے تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے انکے
قصہ کی خبر دی تہی اور فرمایا تہا کہ اب وہ قریب زندہ ہونگے المختصر کہ بادشاہ کو یہہ خبر پہونچی وہ فوراً سوار ہوکر حاضر ہوا اور یملیخا کو دیکہتے ہی
گہوڑے سے کود پڑا اور بوسہ دینے لگا اور بغلگیر ہوا اور یہی حال تہا سب لوگون کا کہ اسکے ہاتہہ پانو چومتے تھے اور آنکہون سے
لگاتے تھے انجام کو یملیخا سے باقی اصحابون کا حال پوچہا اونسے مفصل بیان کیا اور کہا کہ وہ غار مین ہین اور حال شہر کا پوچہا
کہ اوسوقت دو بادشاہ تھے اوس شہر مین ایک مسلمان اور ایک نصرانی دونو بادشاہ مع اپنے گروہون کے اسکو لیکر سوار ہوئے
کہ ان سب جوانون سے ملاقات کرین جب قریب غار کے پہنچے تو اونسے دونو بادشاہون سے کہا کہ اے یارو ایک بات میرے
خیال مین آئی ہے اگر تم کہو تو کہون سب نے کہا فرماؤ کہا مین ایسا خیال کرتا ہون کہ تمہارے گہوڑون کی آواز
اور ہتیارون کا کھڑکھڑانا اونکے کانون جا دیگا تو مبادا اونکو گمان ہو کہ دقیانوس قتل کرنیکو آیا ہے اور اس سبب سے
دہشت مین آجاوین یعنے ایسا نہو کہ انمین کچہ صدمہ پہنچے میری دانست مین یہہ مناسب ہے کہ تم ذرا ٹہرو تاکہ مین پہلے جاکر اونکو
تمام حقیقت سے آگاہ کردون پہانچہ سب لوگون نے اس رائے کو پسند کیا اور وہین ٹہہر گئے یملیخا تنہا غار مین گیا سب
یار اسکے گرد ہو گئے اور لپٹ کر کہنے لگے کہ بڑا شکر ہے خدای عزوجل کا کہ تمہین دقیانوس سے تم کیکر صحیح و سلامت آئے یملیخا نے
کہا کہ بس اب اوسکی باتین چہوڑ دو اور سہلا سہلا تم کتنی مدت ہوئی لَبِثْنَا قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا اونمون نے
کہ سوئے ہم ایکدن یا دن کا کچہہ کم ایکدن سے ۔ اسنے کہا کہ تم تین سو نو برس سوئے اور دقیانوس مر گیا اور قرن بعد قرن
گذر گئے اب تمہارے شہر کا ایک مسلمان عادل بادشاہ ہے اور ایک نصرانی ہے وہ ہر ایک تمہارے ملنے کو آیا ہے سب نے
کہا کہ اے یملیخا تم چاہتے ہو کہ ہم انگشت نما ہون عالم مین اور باعث فتنہ و فساد ہون اسنے کہا پہر کیا ارادہ ہے سب نے کہا تم ہاتہہ
اٹہاؤ طرف آسمان کے اور ہم بہی ساتہہ ہاتہہ اوٹہائین غرض سب نے آسمان کی طرف ہاتہہ اوٹہائے اور جناب باری مین
عرض کی کہ یا خدا ہم کیا اور تجہسے نہین چاہتے ہین مگر یہہ کہ ہماری روحین قبض کرلے اور کسیکو ہمارے حال سے آگاہ نکرے خطاؤں
نے دعا اونکی قبول کی اور ملک الموت کو حکم فرمایا کہ اونکی روحین قبض کرلے اور دروازہ غار کا بموجب حکم الہی بند ہو گیا
جب یملیخا کو بہت عرصہ گذرا تو دونو بادشاہ گہبرا کر قریب غار کے آئے اور گرداگرد اسکے سات روز تک پہرے پر رہے مگر دروازہ
یا کسی طرح کا رستہ بلکہ سوراخ تک بہی نپایا سب لوگ نہایت حیران و پریشان رہگئے اور حال اونکا محل عبرت ہو گیا

انجام کار مسلمان بادشاہ سے تو کہا کہ میرے دین پر مر گئے ہین یہان ایک مسجد بناتا ہوا ور نصرانی نے کہا کہ میرے دین پر مرے ہین مین گرجا کہ بناتا ہون غرض دونون بادشاہ تھین خوب لڑائی ہوئی انجام کو مسلمان بادشاہ غالب آیا سو اوسنے غار کے پاس ایک مسجد بنوائی چنانچہ خدا یتعالی فرماتا ہے آیہ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا کہا اون لوگون نے کہ غالب آئی تھے اوپر کام اپنے کے البتہ بناوین گے ہم اوپر اونکے مسجد ۱۲ اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ جب یملیخا بر خصت بادشاہ سب سے پہلے غار مین گیا یارون کو آنے اہل اسلام سے خبر دی اور جو کچھ مشاہدہ کیا تھا بیان کیا یہ سب سجدہ مین گرے اور عقب سے بادشاہ معہ اپنے ہمراہیون کے غار کے دروازہ پر پہنچا اور ایک لوح اور اسامی اصحاب کہف بامشارت مارنوس خازن وقیانوس اوسپر کندہ تھا ملاحظہ کیا اور جب بادشاہ غار مین آگیا اونکے تزدیک پہنچا ایک ایک کو پکارا اونھون نے سر سجدہ سے اوٹھایا اور شکر باری بجا لائے سب کے ہاتھ پانو چومے اور بہت سا عجز و نیاز ظاہر کر کے حسب طاقت طعام جو ساتھ لایا تھا حاضر کیا جب بادشاہ اور اصحاب کہف اکل و شرب سے فارغ ہوئے یاران غار نے بادشاہ کرداسے بجد از عاد شنا التماس کیا کہ ہمکو اسیطرح رہنے دیجیے بادشاہ نے انکی التماس قبول کی اور اصحاب کہف بحیات اصل اپنے مضاجع مین تکیہ پر ہوئے اور حضرت عزرائیل بقبض ارواح انکے مامور ہوئے اور بادشاہ نے سبکو حریر و دیبا سے کفنین کر کرا اور ہر ایک کو طلائی احمر کے تابوت مین رکھکر اوسی غار مین رکھدیا اوسی شب مین بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ اصحاب کہف اوسی کہتے ہین اَيُّهَا الْمَلِكُ أَخِّرْ عَنَّا مِنْ ثِيَابِكَ وَاكْفِنَّا فِي أَكْفَانِ الْجَنَّةِ یعنے اے بادشاہ نکال تو ہمکو کہ اصحاب کہف اوسی کہتے ہین اَيُّهَا الْمَلِكُ أَخِّرْ عَنَّا مِنْ ثِيَابِكَ وَاكْفِنَّا فِي أَكْفَانِ الْجَنَّةِ یعنے اے بادشاہ نکال تو ہمکو تابوتون اپنی مین سے اور کفنون اپنی مین سے اور کفن کر تو ہمکو کفنون جنت کے ہ بنا برین بادشاہ نے سب کو اون تابوتون اور کفنون مین سے نکلوا کر اونکے بدنونکو اونھین کپڑون مین کہ پہلے پہن کر غار مین آئے تھے کفنون کروا دیا اور غار کے دروازہ پر ایک کتبہ بنوا دیا اور روز ملاقات اصحاب کہف کو ایک عید بزرگ اختیار کیا کہ ہر سال خلق اطراف اوس غار پر جمع ہوتی ہے اور جانا چاہیے کہ یہ اون مورخون کے طرف منسوب ہے کہ گمان کرتے ہین کہ اختفائی اصحاب کہف قبل از بعثت حضرت عیسی علیہ السلام اتفاق پڑا ہے اور ایک قول اس باب مین یہ ہے کہ جب اصحاب کہف قبل از بعثت عیسی بن مریم غار مین آئے آیہ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ثُمَّ إِنَّهُمْ طَعِمُوا مِنْ شَيْءٍ كَانَ مَعَهُمْ وَدَفَعُوا دُفُوعَهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَىٰ آذَانِهِمْ فَلَفَّهُمْ كَيْفَ وَكَمْ سِنِينَ یعنے پس کہا انھون نے اے رب ہمارے دے ہمکو پاس اپنی سے رحمت اور طیار کر واسطے ہمارے کام ہماری سے بہلائی سے پر تحقیق اونھون نے کہا یا جو کہ اونکے پاس تھا اور رکھی اونھون نے سر اپنے یعنی سو رہے پس پردہ مارا اللہ نے

اوپر کانون اونکے کے یعنے سلا دیا اونکو تین سو نو برس تک بند اور بعد انقضای اس مدت کے بیدار ہونے اور یملیخا کو شہر مین بھیجا اور اوسکو بقیمت پانے خزانہ کے پکڑکر بادشاہ عصر کے پاس لیگئے اور اسنے صورت سرگذشت اپنی بیان کی اور بادشاہ نے اسکو بلاکر کیفیت اس قصہ کی پوچھی احبار نے کہا قصہ اصحاب کہف کا انجیل مین مذکور ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جب میرے مرفوع ہونیکے حق جل وعلی اسکو زندہ کریگا تا پہری نبوت پر قایل ہونگے جب بادشاہ نے یہہ حدیث احبار سے سنی اصحاب کہف کے دیکھنے کا اوسکو کمال اشتیاق غالب ہوا اور یملیخا کو کہنے لگے تو پہلے غار مین بھیجا تا اصحاب کو توجہ اہل شہر سے خبردار کرے اور اسنی جاکر اپنی فیقون سے کہا کہ بادشاہ یہان آتا ہی انمون نے یہ تصور کیا کہ دقیانوس آتا ہی مضطر ہوے کیا یملیخا نے اونکو تسکین دی اور کہا کہ ہمارے غار مین آنیکے بعد ایک پیغمبر مبعوث ہوا ہی کہ اوسکا عیسی پیرو ہی تھا اور بہت قرون اوسکی بعثت پر گذرے ہین بادشاہ اور اہل شہر کہ یہان آتے ہین اوسکے سامنے ایمان لاتے ہین اونمون نے بھی بحضرت عیسی ایمان لاکر دعا کی تا بحال اول معاودت کرے یہہ دعا اونکی مستجاب ہوئی اور یہہ وہین ہی ہوگئی اور بادشاہ نے غار مین آکر اونکو سوتے پایا اور وہانسے حیرت زدہ باہر نکلکر حکم دیا کہ اس غار کو بند کردو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہی کہ یہہ قول اصح اقوال ہی اور محمد بن اسحاق فیسا اسطر نقل کرتا ہی کہ یہہ وقایع سو برس کے بعد ایک مدت گذری اور امر حکومت نے بادشاہ عادل و مسلمان انتقال پایا اور اوسکے زمانہ مین شہر افسوس کی خلقت مین اختلاف پیدا ہوا کہ بعضون نے حشر و نشر سے مطلق انکار کیا اور قلیل نے بحشر اجسام منکر ہوکر بحشر ارواح اعتراف کیا اور اہل توحید سے کہا کہ اگر واقعی یہ لوگ سچے ہونگے اور بادشاہ نے یہ سنکر اس امر کے کہ عباد اہل باطل اہل حق پر غلبہ کرین سخت غصہ ہوا اور لباس پلاس پہنکر اور درمیان سیاہ و مزبلہ پر بیٹھکر بدرگاہ باری مشغول ہوا تا یہ بتعالی اس ہم کو حجت اور علیہ پر عیان کرے اور خلق شہر بادل مستجاب ہوئی اور اس ہنگام مین اہل افسوس کی خاطر مین گذرا کہ باب مسدود غار اس بحث کو بیان کرے اور غار کو اپنی گوسفندون کا خطیرہ بنا دے چنانچہ اوس شخص نے ایسا کیا اور اجرت دیکر اوس غار کے دروازہ کی اینٹین اوکھڑوائین لیکن بعضرت عزت نے اتنا خوف اور رعب اوسپر مستولی فرمایا کہ دیکھنے کی مجال نہ ہی پھر جاسکے کہ اوسین آنا اور کوسفندون کا اوس جگہ بندھنا منقول ہے کہ دلیران زمانہ وہان پہنچے اور صحابت غار سے بہاگے القصہ جب انکی جاگنے کا زمانہ آیا انمون نے حیات تازہ پائی اور اونھی اور گمان کیا کہ بستور معہود تھوڑا سا سو گیا ہے اوسوقت یملیخا کو شہر مین بھیجا اور جسطرح کہ سابق مذکور ہوا انیس اور قاضی کے پاس لیگئے اور یملیخا اور قاضی کے درمیان مین مناظرات واقع ہوئے اور رئیس اور قاضی کیفیت حال سے واقف ہوکر بجماعت کثیر قریب در غار کہ اوسکو مسدود کردیا تھا پہنچے اور دروازہ کھلا پایا اور دو لوحین دیکھین کہ جمیع حالات اصحاب کہف اونپر نقش تھے ہرگاہ مضمون اوس الواح کا پڑھا مسلمان مغلس

صفت الٰہی اور علامت قدرت بادشاہی سے فرخناک اوزسرور ہوئے اور خواب بادشاہ نے اصحاب غار سے ملاقات کر کر سرگذشت
اونکی پوچھی اور اونکے حالات کو مطابق نقوش الواح پاکر بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ بتعجیل تمام تشریف فرما ہو تا ایک آیت آیات خداوندی سے
ظاہر مشاہدہ ہووے اور یقین بہشت پر زیادہ بہم پہنچے بادشاہ برجناح استعجال روانہ ہوکر اوس موضع متبرک پر قائم ہوا جب اسکی نظر
اصحاب کہف پر پڑی سجدات شکر الٰہی ادا کیے اور رونے لگا اور شاہ وگدا اور درویش وتونگر پر روشن ہوا کہ حشر ونشر اجساد سے
کہ ابنیا علیہم السلام نے خبر دی ہے حق اور درست ہے اس اثنا مین اصحاب کہف نے بالہام اپنی خوابگاہ مین جاکر بروایت
مشہور جان بجان آفرین سپرد کی اور بادشاہ نے نعش اونکی پاک دیباو زرسرخ سے مرتب کیے اور جب بادشاہ نے خواب مین
دیکھا کہ اون مظاہر قدرت سبحانی نے کہا ای بادشاہ ہم خاک سے پیدا ہوئے ہین ہمکو خاک مین سونپ دے بادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو
تابوتون مین سے نکالکر جو ف زمین مین دفن کردیا اور بعد ازان دانائے سبحان وآشکارا نے اوس سعادتمند کو مع غازیون خلاق سے
محجوب اور پنہان فرمایا منقول ہے کہ سلطان شام معاویہ بن ابی سفیان بعضے غزوات مین اوس دیار مین پہنچا لوگون نے کہا کہ فلان
جبل اصحاب کہف اور اسکے دیکھنے کا قصد کیا ابن عباس نے کہا کہ یہ سعادتمند ہرگز قوۃ سے فعل مین نہین آئیگا کہ
کہ حضرت رب الارباب تبسے برکت کو خطاب فرماتا ہے کہ آیۃ لو اطلعت علیہم لولیت منہم فرارا ولملئت منہم رعبا اگر جھانک
تو اونپر اونکے البتہ پیٹھ پھیرے اوسنے بھاگ کر اور البتہ پر جاوے اوسنے رعب کر سلطان شام نے کہا اگر ایسا ہے کہ کوئی جھانکے
تو غار کے دیکھنے سے تو مشرف ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ خلق موت وحیات قبل از قیام قیامت بوقت نزول حضرت عیسی
علیہ السلام اصحاب کہف کو زندہ کریگا اور حضرت مسیح کے ساتھ ایک مدت تک بمصاحبت کر کر بادر گرجام فنا ساقی اجل سے
نوش کرینگے **فصل** چھٹی ذکر برصیصا عابد مین ابن عباس سے روایت ہے کہ بعد از رفع حضرت مسیح اور پیش از ظہور حضرت
خاتم النبوۃ علیہ الصلوۃ والسلام بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا برصیصا نام کہ ستر برس اوسنے طاعت قادر ذوالجلال مین
گذرے تھے اور کبھی اس مدت مین کوئی امر خلاف رضائے خالق مطلق اوسسے صادر نہین ہوا تا شیطان رجیم نے اسباب
سے تنگ ہوکر اپنے اعوان کو جمع کیا اور کہا کہ مین کثرت عبادت اس شخص سے کمال رنج مین ہون تم سب سے متوقع ہون
کہ کوئی تدبیر میرے اس رنج کے کھونیکی کرو اونمین سے ایک ملعون نے ابیض نام کہ یوسوسہ انبیا علیہ السلام آپکو اوستاد
جانتا تھا کہا کہ مین یہ خدمت بجا لاتا ہون القصہ ابیض نے بصورت رہبان ہوکر صومعہ مین برصیصا کے دروازے پر آکر ندا کی
برصیصا کہ نماز مین مشغول تھا جواب نہ دے سکا اور کہتے ہین کہ مشار الیہ ہر عشرہ مین ایک لحظہ نماز سے باز رہکر افطار کرتا تھا اور

بعضوں نے اس سے بھی زیادہ کہا ہے غرض کہ ابیض دیر صومعہ پر متوقف ہوکر نماز میں مشغول ہوا اور برصیصا نے بعد ادائی صلوۃ مطلع
کیا کہ ایک شخص لباس رہبانیت میں عبادت کر رہا ہے جب ابیض نماز تمام کر چکا برصیصا نے اوس سے کہا کہ اسم اعظم جو تو نے خلوت کی
اور میرے خاطر کو اپنی طرف مشغول کیا بایں کہ تیری حاجت کیا ہے اوسنے کہا کہ یہ امر طلب دیدنی ہے کہ تیرے مجرد و بعبادت حق جل وعلا مشغول
رہنے اور بیگانگی ام شر الفت اوقات دیدنی ہے باب میں دعا فرماوے برصیصا نے کہا کہ خاطر میری متوجہ بارگاہ صمدیت ہوا اور بعد ادائے
فرائض اور طاعات دعوات اور نوافل عبادات مبنی ارباب توحید و یقین کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں اگر تو مومن ہے تو تیرے
حق میں بھی میری دعا مستجاب ہوگی اور اوسکا اثر تجکو پہنچیگا عابد یہ بات کہکر اوس سے روگردان ہوکر نماز میں مشغول ہوا
اور اس زاہد سالوس یعنی ابیض نے بھی صومعہ کے دروازہ پر کمر عبادت و طاعت پر باندھی جسوقت برصیصا دیکھتا تھا ابیض کو نہ پاتا تھا جب چالیس روز اسطرح پر گذرے تو برصیصا نے پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہے ابیض نے کہا میری یہ عرض ہے کہ اس صومعہ کے
آگے اور تجھسے قوا اور ہمارا ون الغرض اسنے حضرت باکر تقریب یکسال عابد کے ساتھ اوس عبد میں عبادت بسر کی عابد اسکا
جد و اجتہاد اور ریاضات دیکھکر اسکی مصاحبت پر مائل اور راغب ہوا جب ایک برس کامل بسر اوقات انکی باتفاق جد کر چکے
زاہد سالوس نے عابد سے کہا کہ میرا ایک یار ہے کہ طاعت و عبادت میں وہ تجھسے زیادہ ہے اب میں چاہتا ہوں کہ اپنی باقی عمر اسکی
ملازمت میں بسر کروں عابد کو مفارقت اسکی دشوار معلوم ہوئی لیکن رخصت کیا اوس ملعون نے ہنگام وداع کہا اے برصیصا
میں ایک اسم الہی آلہی سے جانتا ہوں کہ ہرگاہ خداوند تعالی کو اوس نام کے ساتھ یاد کرے بیمار فکر شفا کرامت کرے
اگر تو چاہے تو تجکو سکھادوں عابد کمال ممنون ہوا اور ابیض نے ایک اسم اوسکو بتایا اور صومعہ سے باہر آکر شیطان سے
ملاقات کی اور کہا کہ میں بیوقوف دسالہ کو بہکانے والا پھر وہاں سے چند قدم جگہ کر ایک لڑکا کہ اوسکی عمر کے
قریب تھا اوس کا گلا دبایا اور بصورت طبیب اوسکے ماں باپ کے پاس ظاہر ہوا اور کہا کہ تمہارے فرزند کو جنوں عارض ہوا
ہے اگر تم کہو تو اسکا علاج کروں اونہوں نے نہایت غنیمت جانا اور ممنون ہوئے بعد اسکے چند ملاقات کے کہا کہ اس تمہارے
قرۃ العین پر ایک شیطان مسلط ہوا ہے کہ اسکو اپنا پنجہ تاثیر اور میں اتنی قوت نہیں رکھتا کہ اوسکو دفع کروں ایاں صحبت
اسم اعظم جانتا ہے کہ اوسکی برکت سے حد آعالمیان درماندہ اور بیخبردن کو شفا کرامت فرماتا ہے پس ماں باپ اوس
طفلک کے اوس صومعہ عابد کے دروازہ پر آئے اور اپنا ملتمس عرض کیا خلاصہ یہ کہ برصیصا نے بوجب درخواست انکے
دعا کی اور ابیض نے اوس حرکت سے ہاتھ کھینچا اور اوس طفل نے صحت پائی پس اسطرح اوس شیطان نے اوس نواح میں

چند آدمیون کے گلے گھونٹے اور اونکی شقا کو یدعائے برصیصا حوالہ کیا اور جب عابد نے دعا کی یہہ مردک اوس حرکت سے دست بردار ہوا
تا آنکہ خبر اجابت دعاے عابد نے اوس دیار مین شہرت پائی انجام کار ابیض نے دختر بادشاہ بنی اسرائیل کو کہ غایت خوبصورت تھی
ستایا اور یہانتک شدت مرض سے اوسکی حالت تباہ ہوئی کہ وزنا کو اندیشہ ہلاک ہوا اس کافر نے بدستور معہود اور بعیادت
اطبا اوسکے بھائیون پاس جاکر کہا کہ اس مہمین کا علاج کرتا ہون غالب ہی کہ جلد صحت ہووے اور بعد شغول معالجہ ایک روز ازراہ
مایوسی کہا کہ اس بیمار نزار کو اسیب ایک جن زبردست کا پہنچا ہے مین اوسکے دفع کرنے مین عاجز ہون لیکن عیب نہین ہی کہ نجات
اوسکی دعا برصیصا عابد سے حاصل ہو اور بادشاہ زادونکو کہ اوس دختر کے بھائی تھے کہا کہ تدبیر صواب یہہ ہی کہ اوسکو چند روز
درصومعہ اوس عابد پر رکھو شاید اثر نفوس متبرک اوسکے سے مخلصی حاصل ہووے اور اگر برصیصا اس امر کو قبول نکرے تو اوسکے
معبد کے نزدیک ایک مکان بناؤ اور وہان اوسکو تنہا چھوڑ کر چلے آؤ غالب ہی کہ ازراہ ترحم وقت خاص مین وہ دعائے خیر کرے
جو کہ اونکو اوسکی شفا سے پاس اور عابد کی مستجاب الدعوا تی مشہور آفاق تھی شاہزادون نے بموجب اسکی ہدایت کے عمل کیا اور بموجب
رکھنا چاہا جب ملتمس انکا مقبول عابد ہوا تو متصل اوسکے صومعہ کے ایک مکان بنایا اور اوسکو وہان چھوڑ کر کہا ای شفا بخش نجوان
ہمارا یہہ مطلب و مدعا ہے کہ یہ ضعیفہ چند روز یہان رہوے اور تو اوسکے حق مین جناب باری تعالی سے درخواست کرے تا شافی
مطلق شفاے عاجل اسکو کرامت فرماوے اور اوس شیطان کے ہاتھ سے کہ اسپر مستولی ہوا ہی خلاصی پاوے بادشاہ زادونکو
یہہ کہکر چلے گئے اور عابد خانہ و نیایہ اپنی مین مصروف ہوا اور برادران دختر ہر ہفتہ مین ایک بار اوس بیمار کے پاس آتے تھے
اور اوسی حال مین دیکھکر چلے جاتے تھے اور عابد گاہ گاہ پس پردہ اوسکے پاس آتا اور دعا کرتا تھا کبھی اسکو آرام ہوتا اور کبھی
مرض شدت کرتا اوسبب اس تخفیف اور عود و تکلیف کا یہہ تھا کہ ابیض کبھی اسکا کلو خفا کرتا اور جب عابد وہ اسم پڑہتا تو یہہ
اوسکو رہا کرتا تھا تا آنکہ ایکدن اسنے اوس پیچہ کو بہت تکلیف دی اور اوسکے بعض اعضا کو کہولدیا اور پردہ گرادیا عابد اوس
گل اندام کے سرہانے آیا اور اوسکا جمال باکمال برای العین اسنے مشاہدہ کیا اور بدیع النظیر پایا گویا کہ الملح الشعرا شیخ سعدی
شیرازی نے اسی خورشید لقا کی حق مین کہا ہے **قطعہ** ازین مہ پارہ عابد فریبی ✤ ملایک صوتے طاوس زیبی ✤ کہ بعد ازدیدنش
صورت نہ بندد ✤ وجود پارسایانرا شکیبی ✤ غرض کہ وسوسہ شیطانی اور ہوس نفسانی سے عابد فریفتہ اور مفتون اوس
حور شمایل کا ہوا اور اسنے اپنی دل مین کہا کہ اسوقت سے بہتر خلوت کب ہاتھ آئیگی یہہ فرصت غنیمت جانا چاہیے **فرد** ازام و نا
بفرد امان ✤ چہ دانی کہ فردا کہ گردد زمان ✤ اسی برصیصا کام دل اس پیکر لیسی ابھی حاصل کر جو کہ دیر تو یہ بار ہی پھر استغفار و بیانا

اور اوس ارادہ فاسدسے عابد نے جادہ مستقیم ہدایت سے منحرف ہوکر کمر بازالہ انکارت دختر باندھی اور کلید شہوت بجاب مواصلت کھولا بمقتضائے **بیت** ملے گر کسنہ درخانہ خالی برخوان ✤ عقل باور نکند کز رمضان اندیشد ✤ الغرض خرمن چندین سالہ عبادتکو برباد کیا اور بمواصلت اور مباشرت اوس پری پیکر کے مشغول ہوا **ابیات** غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را ✤ در سنگلاخ بادیہ پی باز بریدہ اند ✤ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ✤ تا گہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ✤ بہرحال جو کہ انجام بری کام کا برا ہوتا ہی دو چار صحبت کے بعد اوس حبیلہ کو حمل رہگیا اور ہرگاہ آثار اوسکے ظاہر تر ہوگئے زاہد سا اوس یعنے ابیض کہ گاہی گاہی ملاقات کے واسطے عابد کے آتا تھا آیا اور اوس سے کہا کہ مین بحسب اتفاق آج اس بیمار کو جو تمہارے قرب وجوار مین سکونت پذیر ہے دیکھنے کو گیا تھا اوسکو اس تنہائی مین حاملہ پایا یقین ہے کہ تجھ بمقتضائے خواہش بشری اسکو حمل رکھوایا ہو مجکو اس تصور سے کمال تردد ہوا جو کہ یہ امر مستلزم فضیحت ہی اس باب مین تدبیر یہ ہی کہ اسکو مار ڈال اور زمین مین دفن کردے اور بعد ازین بخدائے تعالی رجوع کرکے اس فعل شنیع سے توبہ کر برصیصا نے باغوائے شیطانی فریفتہ ہوکر بمقتضائے وسوسہ اوسکے عمل کیا کہ شب کو اوس بچہ کو مار کر دامن کوہ مین دفن کیا اور شیطان نے گوشہ جامہ دختر پکڑ لیا تا قبر پر جاکر روئے اور برصیصا نے بعد از تدفین نازنین صومعہ مین معاودت کی ہرگاہ بادران دختر بدستور معہود اپنی خواہر کے دیکھنے کے لیے آئے اور اوسکو نپایا برصیصا کے پاس آکر پوچھا کیا اسنے لاعلمی اپنی بموجب تلقین اوس شیطان لعین کے بیان کی چنانچہ پدر یافت خبر گم گشتگی دختر تھموم اور غمگین ہوگئے ابیض نے بصورت پیر مرد نیدار بن کرشاہزادونسے کہا کہ جو کچھ برصیصا نے در باب تمہاری خواہر کے کہا ہی دروغ محض ہے کسواسطے کہ اس فاسق نے اوس مہ جبین سے یہہ کام کیا ہے اور بعد ازان از خوف فضیحت اوسکو مار کر فلان جگہہ مدفون کردیا ہی ولیکن چونکہ ذرا سا اوسکا گوشہ جامہ بیرون قبر رہ گیا ہی اگر تمکو باور نہین ہے تو میرے ساتھہ آؤ تا مین تمکو وہان لیجاؤن یہہ ہی اسکے ساتھہ قبر پر گئے اور اوسکو خاک مین سے نکالا پھر ایک جماعت کو حکم دیا کہ صومعہ برصیصا کو ویران کیا اور صاحب صومعہ کو اتنا عذاب دین کہ یہہ اپنے گناہ پر معترف ہوا اور یہہ خبر ناخوش بسمع ہمایون بادشاہ اپنجائی چنانچہ بادشاہ نے بقتل وصلب حکم دیا تا انکہ برصیصا کو بپائے دار حاضر کیا اور مغارین اس حال کے ابیض اسکے سامنے آیا اور کہا اے برصیصا مجکو پہچانتا ہی کہا نہین ابیض نے کہا مین وہی شخص ہون کہ جسنے تجکو اسم اعظم سکھایا تھا کہ تو مستجاب الدعوات ہوگیا اور بعد ازان تو نے اعمال بد پر اقدام کیا آو اپ کو ملکیہ موسنو کو نصیحت کیا اور آخرکار اس بلا مین مبتلا ہوا اب اگر ایک چیز مین میرا کہا مانے تو اس بلا سے نجات پاوے برصیصا نے کہا وہ کیا ہی

شیطان نے جواب دیا کہ تدبیر یہ ہے کہ محکو سجدہ کرنا مین تجکو اس ورطہ سے مثل موے از خمیر نکالدون اسنے حالت اضطرار مین اسکو سجدہ بھی کیا اور بعذاب عاجل اور عقاب اجل گرفتار ہوا یہ ہے قول اللہ تعالے کا آیہ کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۵ یعنے مانند مثال شیطان کے ہی جسوقت کہ کہا اوسنے کہ کفر کر پس جب کفر کیا کہا تحقیق مین بیزار ہون تجسے تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمون کے سے آیہ فَکَانَ عَاقِبَتَھُمَآ اَنَّھُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْھَا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۵ پس ہوا آخراون دونونکا کہ وہ دونو ہیچ آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے ہیچ اوسکے اور یہی بدلا ظالمونکا حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ بعد از برصیصا سب رہبانان وقت بسبب ندامت زدایاے گمنامی مین بسر کیا گیے تا آنکہ جریج راہب ظاہر ہوا **فصل ساتوین** ذکر جریج راہب مین ابن عباس سے منقول ہے کہ زمان فترت مین یعنی بعد از رفع حضرت عیسیٰ ع اور قبل از ظہور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان عالم و عاقل و زاہد پیدا ہوا کہ اوسکو جریج کہتے تھے اور پندرہ برس کی عمر مین بجرات و گوشہ نشینی مایل ہوا تا انکہ طاعت و عبادت مین کئی قرن گذارے اسکی ایک مان تھی کہ اوزہ عزت و صلاح اور زہد و فلاح اسکا آویزہ گوش عالم تھا وہ ہر روز صومعہ مین اسکے واسطے طعام و شراب لایا کرتی تھی اتفاقا ایک شب بارش باران تھی کہ اوسنے صومعہ کے دروازہ پر آکر آواز دی کہ اے جریج دروازہ کھول جو کہ یہ نماز گذارتا تھا جواب دیا اور دروازہ بند تھا مولا وہ صالحہ بیت الخلا پیشاب کے بعد ملول ہوکر پھر گئی دوسرے دن در معبد پر آئی اور پکاری جب اتفاق اوسوقت پھر جریج نماز مین مشغول تھا جواب نہ دے سکا اور وہ عورت پھر گئی تیسرے روز بھی یہی حال واقع ہوا اور یاد جریج نے نہ کیا تب کہا اللھم لا تمتہ حتی تنظر الی وجوہ بغایا الفسقۃ یعنی خدایا نہ مار اوسکو تا وقتیکہ نظر کرے طرف منہ عورتون زانیہ اور فجار و اشرار کے فی الفور تیر دعا اوسکا ہدف اجابت پر بیٹھا ظہور افعال شنیعہ سے کہ تمام خلقت رہبانون پر ولیہ ہوکر سخنان زشت کہتی تھی اور اونکو ملامت و سرزنش کرتی تھی اور بنا بر کثرت رونق و طاعت جریج سے عداوت رکھتی تھی اور در باب شکست معبد اسکے مکر و حیلہ سوچتی اور بڑے بڑے قصد کرتی آخر الامر اسوقت انکی خاطر مین تدبیر صایب گذری ایک فاجرہ فاحشہ بہم پہنچا کر اوسکو زر و مال دیا کہ جریج کو بزنا متہم کرے اور اوس عورت کو کسی حیلہ سے سمجھا کر صومعہ کے دروازے پر پہنچایا اور آپ کمین گاہ مقرر و مکمن مہیا کی اور فاحشہ مذکورہ نے کہ نہایت جمیلہ تھی صومعہ پر آکر زنجیر ہلائی جریج نے پوچھا کہ تو کون ہے جواب دیا کہ ضعیفہ عاجزہ دور سے آئی ہون خوف جیا کون اور ترس شیر و پلنگ سے اس حوالی مین بہت ہین اگر اجازت ہو تو رات کی رات صومعہ کے پیچھے رہوں تو نہایت لطف و کرم ہوگا

جریج نے اوسپر رحم کیا کر دروازہ کھولدیا اور وہ عورت معبد میں آئی اور تا بدیر نماز میں مشغول رہا جب جریج نماز سے فارغ ہوا زانیہ نے اپکو بوجہ دلپسند جریج پر جاہر دیا اور استدعائے مباشرت کی عابد نے کہا میں اس کام کے لائق نہیں ہون اور پھر نماز پڑھنے لگا **منقول ہے** کہ اوس شیطانہ نے آمادہ سو کیا کہ جریج قاصد مباشرت ہوا لیکن آتش دوزخ سے خوف کھا کر اپنی نفس سے کہا کہ اے نفس اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ آگ میں چلے تو میں تیرا مطلب حاصل کرون اسکے پاس آگ روشن تھی اوسکی طرف تا تہ بڑھا کر ڈالا جب اسکی انگلی اوس سے جل گئی تو شہوت اسکی زائل ہوئی اور پھر شیطان علیہ اللعنۃ نے اغوا کیا اسنے اپنی نفس سرکش کو تسکین دیکر بدستور پھر آگ میں ڈالا اور اپنے نفس کو ایذا پہونچائی چنانچہ صبح تک اسکا حال اسیطرح پر رہا ہر گاہ روز روشن ہوا اور دروازہ معبد کا کھولا تو زانیہ باہر جاوے اطراف صومعہ سے فجار نے اسپر ہجوم کیا اور اوس عورت کو پکڑا اور اوس سے کہا کہ اپنا حال بیان کر فاجرہ نے کہا کہ مدت سے جریج میرے ساتھ زنا کرتا ہے اور میں اوس سے حاملہ ہوئی اور نزدیک ہے کہ وضع حمل کرون فجار جریج کے گھر میں رسی ڈالکر کشان کشان بارگاہ سلطانی میں لائے اور صورت حال بادشاہ سے عرض کی بادشاہ نے بقتل و صلیب جریج حکم دیا اسکی مان اس واقعہ سے آگاہ ہوکر اسکے پاس آئی اور کہا میں جانتی ہون کہ تو نے زنا نہیں کیا جو کہ تجکو پیش آیا ہے میری دعا کے سبب سے ہے اور وہان سے پھر بادشاہ کے پاس گئی اور کہا جریج بیگناہ ہے اسکی بیاست میں تعجیل نکر کہ میں اسکی بیگناہی پر شاہد و گواہ رکھتی ہون بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے کہا طفل کہ ابھی شیر خوار ہے حاضر کرون بادشاہ نے باحضار اوس مکار کے فرمان دیا جب وہ فاجرہ حاضر ہوئی اور جریج نے اپنا ہاتھ اوسکے سینہ پر رکھا اور طفل کو صادق کاذب سے اور مجرم غیر مجرم سے تمیز بولے اور بعد از مناجات اللہ کی یا صاحب البطن یعنی اے شکم مادر میں جواب دیا لبیک چنانچہ حاضرین نے بھی اسکی آواز سنی مادر جریج نے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے کہا فلان شبان کہ فلان بن فلان سے ہے اور تین مرتبہ جنین سے اسیطرح کہا بادشاہ اور سامعین کو تعجب ہوا اور جریج کی قتل سے بازرہے لیکن جب وضع حمل زانیہ پر تین روز گذرے تو اہل محلہ و متعلقین جمع ہوکر آئی اور باب قتل جریج سنی بلیغ کی اور مصلوب کے استیصال آمادہ ہوئے کہ جریج نے کہا ٹھہرو میں تم سے آگاہی پاکر بادشاہ کیا پس اگر عوض کیا کہ جس خدا نے اس طفل کو شکم مادر میں طاقت نطق کرامت فرمائی ہے سکتا ہے کہ فاجر شکم میں جاوے اسکو قوت تکلم عطا کرے استعالی کہ اوس نے یہ کہا تھا کہ وہ آئی کہا ایہا الطفل من ابوک اے لڑکے تیرا باپ کون ہے طفل نے جواب دیا کہ فلان شبان ہے اور حضار تعجب نمودند کلام سماوی سنکر تعرض امر جریج کو گناہ کیا اور بعض روایات سے

اسطرح پر ہے کہ ایک شبان صومعہ جریج کے قریب گوسپندین چراتا تھا اور زانیہ کے ساتھ اختلاط کرتا تھا اور صاحب صومعہ شبان
کو اس حرکت سے منع کرتا تھا اور جب یہ حاملہ ہوئی اور اس سے فرزند پیدا ہوا بہ تعلیم راعی کہ منع جریج سے مجروح خاطر تھا
فاجرہ نے اوس عابد کو متہم بزنا کیا اور یہ حدیث جب بسمع والی عصر پہنچی اوسنے حکم بقتل وصلب صادر کیا عابد راہ مین زانیہ کو
دیکھ کر ہنسا اور آدمیون نے پوچھا کہ یہ محل ہنسنے کا ہی جواب دیا کہ بواسطہ دعای مادر کہ میرے حق مین کی تھی اور کہا تھا اراک اللہ
وجوہ المومسات الفسقۃ اس بلا کے ساتھ گرفتار ہوا ہون اور بعد ازان راہب نے مجمع مین اوس طفل سے پوچھا کہ من ابوک
یعنی کون ہے باپ تیرا اللہ عزوجل نے اوسکو نطق عطا فرمایا اور اوسنے کہا فلان راعی تا انکہ اسنے تین مرتبہ اسیطرح کہا اور آدمیون
نے سنا اور متعجب ہوئی اور اسکے قتل سے ہاتھ اوٹھایا اور بلوازم اعتذار قیام کرکے کہا اگر تو کہے تو تیرا صومعہ طلای احمر کا بنادین
جریج نے کہا مناسب یہ ہے کہ جیسا میرا عبادت خانہ تھا ویسا ہی بنادو کہ سکونت خانہ تنگ و تاریک گلی پر تو اتنا رشک اہل حسد کو
ہوا اور تدبیرین اوسکے تلین کی ہلاکت کے لیے عمل مین لائے اگر سونیکا ہوگا تو کیا کیا خرابیان تجویز کرینگے اولی یہ ہے
کہ جیسا پہلے بنا ہوا تھا ویسا ہی اب بنوادیجیے چنانچہ اونہون نے اوسیطرح کا صومعہ بنوادیا واللہ تعالی اعلم بحقیقۃ الحال فصل
آٹھوین ذکر اصحاب اخدود مین تفسیر عزیزی مین در ذیل آیت قتل اصحاب الاخدود یعنے قتل عام کیا گیا صاحبان
خندق کو کہ چالیس چالیس گز طول مین اور بارہ بارہ گز عرض مین کھودین تھین تا مسلمانونکو اون خندقون مین ڈالین
اور معذب کرین اور وہ خندقین اسقدر گرم اور تفتہ ہوگئی تھین کہ اتاری ذخائر الوقود یعنی تمام وہ خندق آتشی تھی صاحب
شعلۂ بزرگ یا صاحب ہیزم بسیار کہ اونمین روشن کرکے بتایت گرم کیا تھا اور حدیث شریف مین آیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تلاوت اس سورہ مین اس آیت پر پہنچتے تھے فرماتے تھے کہ اعوذ باللہ من جہد البلاء یعنی پناہ مانگتا ہون
ساتھ اللہ کے جہد بلا سے اور یہ قتل عام کہ صاحبان خندق کو واقع ہوا وہ انتقام عاجل و سریع تھا کہ بسبب اشتعال
آتش اور اوسکے شرارون کے انتشار کے بعد پھر نے مسلمانون کے ارادہ جہاد سے اونمین فی الفور ہلاک ہوگئی اور
فرصت مراجعت اپنی گردن تک نہ پائی سوا بسطے کہ یہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اذ ہم علیہا قعود یعنے اوسوقت
مین کہ وہ صاحبان خندق اوس آگ پر بیٹھے ہوئے تھے قبل ازین کہ اپنی کرسیون پر سے اوٹھین اور گھر نمین جاوین
جل گئے اور وہ بھی جہنم نیا ئی اور یہ قسم انتقام عاجل و سریع پیشتر نظر عوام مین موجب عبرت ہوتا ہی اور
فی الواقع اون کم بختون نے ظلم مین کمال مرتبہ بے مرقگی کی تھی کہ ساتھ اس انتقام عاجل کے گرفتار ہوئے کیونکہ

اور ظالم بجفور اور بالمواجہ انکو کیسکوند دکوب نہین کرتے ہین بلکہ اپنی ملازمین کو حکم دیتے ہین کہ گنہ گار وہ کو سیاست کرین تاخلاف مروت اور نقیض مقتضای رقت جبلت واقع نہووے **ایمان** وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ یعنے اور یہ ظالم کہ صاحبان خندق تھے جو کہ اہل ایمان کے ساتھ کرتے تھے آپ بذات خود حاضر ہوتے تھے **پوشیدہ نرہے** کہ قصہ اصحاب خندق کہ بنا بر دین وایمان کے آدمیون کو اوس خندق پر اذا آتش مین ڈالا تھا اور آپ ہی بلا فاصلہ انتقام عاجل مین گرفتار ہو کر گذشتہ دوزخ ہوئے چار نا چیزون کو تو یہ بدیا مین تھے واقع ہوا ہے احتمال رکھتا ہو کہ اس آیت سے چار دان مراد ہو وین اور منظور تخویف اہل مکہ سے تا اس قصہ عالم سے عبرت پکڑین اور ایذاے مسلمانون سے صرف کی تکرین **قصہ اول** کہ ملک شام مین واقع ہوا ہے کیفیت اوسکی حدیث صحیح مین کہ مسلم اور اور احمد مین بروایت صہیب رومی وارد ہے اسطرح پر ہے کہ اوس ملک مین ایک بادشاہ تھا صاحب شوکت وسلطنت دونون اس نام اور اوس کا وزیر ایک ساحر تھا کہ فن سحر مین اوسنے مہارت کلی پیدا کی تھی اور تباے کار مملکت بادشاہی اوس ساحر کی تدبیر پر تھی جب کوئی غلام اوس ملک مین پیدا ہوتا تھا اوسکو وزیر ساحر ہلاک کرتا تھا اور حاجت جنگ جدال نہوتی تھی اور ہر گاہ امرا اور اعیان مملکت بادشاہ اوسکی ہلاکت کی شکایت سے تنگ ہوتے تھے ساحر نے وزیر سحر اسنکے دلونکو نرم وماہل کرتا تھا وعلی ہذا القیاس جمیع مہمات مین اوسکا سحر کارگر ہوتا تھا اتفاقا وہ جادوگر بڈھا ہوا ایکدن اوسنے زندگی سے مایوس ہو کر بادشاہ سے عرض کیا کہ مین بیمار نہایت ہوا قریب اس جہان سے رحلت کیا چاہتا ہون کوئی کو دکا زیرک وہوشیار اپنے غلامون مین سے مجکو تفویض کیجیے تا اوسکو تعلیم سحر کردون کہ میرے بعد تمہاری مملکت کے کاروبار کو وہ انجام کرتا رہے بادشاہ نے ایک غلام زیرک مقرر کیا کہ صبح سے شام تک اوس ساحر کے پاس رہے اور جادوگری سیکھے چنانچہ اوس لڑکے نے ہر روز اوسکے گھر آنا وجانا شروع کی اور جادو سیکھنا آغاز کیا اتفاقا ایکدن راہ مین دیکھا کہ بہت سے آدمی ایک حویلی مین سے نکلتے ہین پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہے انہون نے کہا اسمین ایک راہب عابد خدا پرست رہتا ہے کہ اوسنے دنیا کو ترک کیا ہے اور بعبادت خدا مشغول ہی وہ لڑکا اوس راہب کے گھر مین گیا اور اوسکے روبرو بیٹھا اور اوسکے کلام سنے اور اوسکے دلمین اثر ہوا اور اوسکے کلام کی اسکے دلمین اتنی محبت پیدا ہوئی کہ جب دولت خانہ بادشاہی سے ساحر کے گھر جاتا تھا ضرور راہ مین راہب کے پاس بیٹھتا تھا اور جتنی کہ راہب کے پاس دیر تک نشست کرتا تھا اور ساحر کے پاس جانیکو دیر ہو جاتی تھی تو وہ جادوگر اوسکو زجر وتنبیہ کرتا تھا کہ تو نے آج کیون دیر کی یہ کہتا تھا کہ مجکو گھر مین دیر ہو گئی ہے تا آنکہ ساحر نے یہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا اور بادشاہ ذی انہی ملازمین کو تقید کی کہ اوسکو پہلے طلوع آفتاب ہو ساحر کے پاس پہنچا دے رہا وہ لوگون نے عرض کیا کہ یہ کودک میدان سے دم صبح جاتا ہے

اگر اسکو تاخیر ہوتی ہے تو راہ مین ہوتی ہے بادشاہ اور ساحر دونو نے اس کلام سے اوس لڑکے پر آشفتہ خاطر ہوئے اور جانا کہ راہ مین لڑکون کے ساتھ لہو ولعب مین مشغول رہتا ہے تا آنکہ ایکروز یہ خانہ ساحر سے بدولت خانہ بادشاہی مراجعت کرتا تھا اثنائے راہ مین دیکھا کہ ایک اژدہاے بزرگ سر کو نچہ کو گھیرے ہوے بیٹھا ہے اور تمام راہ گیر رہگذر سے بند ہو کہ کھڑے ہین کودک نے اپنے دل مین کہا کہ آج مین امتحان کرتا ہون کہ صحبت ساحر لعین میرے واسطے بہتر ہی یا مصاحبت عابد گوشہ نشین ایک پتھر اوٹھایا اور کہا یا الٰہی اگر دین و مذہب گوشہ نشین کا ساحر و ساحر سے بہتر ہے تو اس اژدہے کو مارتا خلائق خلاص ہووے اور اوس پتھر کو اوس اژدہے کیطرف پھینکا پتھر دہو پہنچے اوس سنگ کے اژدہا بیجان ہو کر گر پڑا اور آدمیون مین شور و غل پیدا ہوا کہ یہ طفل فن سحر مین کمال مرتبہ کو پہونچا اور یہ خبر رفتہ رفتہ جب اوس گوشہ نشین نے سنی تو خلوت مین اوس لڑکے سے کہا کہ اے پسر حق تعالے نے تجکو بزرگ کیا اور تیرا کام اس حد پر پہونچایا کہ مین جانتا ہون لیکن ایک بلا مین گرفتار ہو گا خبردار رہنا مبادا میرا نشان مذبتا کودک نے گوشہ نشین کے ساتھ قول قرار کیا کہ خاطر جمع رکھہ مین ہرگز تیرا نام نہین بتاؤنگا اور تیرا نشان نہین دونگا اوس کودک کو حق تعالی نے برکت گوشہ نشین اور تلاوت انجیل مقدس کہ اوس سے حاصل کی تھی اور اتباع دین عیسوی کہ اوسوقت مین دینداری اسی دین پر منحصر تھی مرتبہ ولایت عظمی پہونچایا تا آنکہ مبروص اکمہ کو اوسکی برکت سے شفا ہوتی تھی اور بہت مریض کہ اطبا اونکی بیماری سے عاجز ہوتی تھے اسکی دعا سے تندرستی پاتے تھے اتفاقا ایک مصاحب بادشاہ کا اندھا ہو گیا اور بسبب کور ہونیکے مصاحبت بادشاہ سے معزول ہوا تعریف اور توصیف اوس کودک کی سنکر اسکے پاس گیا اور تحفہ و تحائف لایا اور کہا کہ مجھپر بھی توجہ کر اور شفا دے اوسنے کہا مین کون ہون کہ شفا دون شفا دینا بدست خدا ہے اگر تجکو ایمان لاوے اور بت پرستی ترک کرکے اور بادشاہ کو اپنا پروردگار سمجھے تو مین جناب الٰہی مین تیرے واسطے دعا کرون تا تجکو شفا حاصل ہووے وہ مرد کور اوس مجلس مین بر صاور غبت ایمان لایا اور دعاے اوس کودک سے فی الفور بینا ہو کر موافق معمول مجلس بادشاہ مین حاضر ہوا بادشاہ نے متعجب ہو کر کہا کہ اطباے سرکار اور کحال آزمودہ کار تیری آنکھون کے معالجہ سے عاجز ہو گئے تھے تو کیونکر بصیر ہوا کہا میرے پروردگار نے بوساطت اسباب میرے دیدہ تاریک روشن کیا بادشاہ نے کہا آیا میرے سواے اور کوئی پروردگار رکھتا ہی مصاحب نابکار نے کہا پروردگار میرا اور تیرا اور تمام خلائق ارض و سما کا بادشاہ خدا ہوا اور اوسکو دیکھا نہین کہ پوجا جاے بلکہ یہ عقیدہ تو نے عیسی سے سیکھا جب اسپر بہت عقوبت و سختی اسنے نا چار ہو کر اوس کودک کا نام لیا بادشاہ نے اوسکو طلب کیا اور کہا تجکو ہماری پرورش اور نعمت سے یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے کہ نابینا کو بینا کرتا ہے اور ہر مریض و رنجور کو شفا دیتا ہے یہ کیا کفران نعمت ہے کہ ہماری پرورش کا منکر ہو کر اپنا پروردگار اور کو قرار دیا ہے

کہو کہ میرا شفا نہ میرے ہاتھ میں ہے اور نہ تیرے ساحر کے تصرف اعتقاد شافی مطلق ہے بادشاہ نے کہا اسکو عذاب شدید کرو اور کہا یہ ساحر کے پاس سے جو غایب رہتا تھا معلوم ہوا کہ اوسکے کہنے سے یہ عقیدہ فاسد یہ پہنچا ہے ساحر بھی اس ماجری کے سنتے سے اقتان اور خیزان بحضور بادشاہ پہنچا اور عرض کیا کہ یہ لڑکا مدت سے میرے پاس نہیں آتا معلوم نہیں کہ کہاں جاتا ہے اور مردم سرکاری نے بھی عرض کیا کہ یہ طفل صبح سے نکلتا ہے اور گھر میں نہیں رہتا بادشاہ نے کہا کہ بانواع عذاب معذب کرکر پوچھو کہ یہ عقیدہ کہاں سے حاصل کیا اوس طفل نے بشدت عذاب معذب ہوکر اوس کوشہ نشین کا نام بتایا بادشاہ نے اوسکو بلوایا اور ایک ارہ اپنی روبرو منگوایا اور کہا اگر اپنی دین سے توبہ نہ کریگا تو یہ ارہ تیرے سر پر کھینچ اوں گا راہب نے کہا میں ہرگز اس دین سے رجوع نہیں کرونگا جو تو چاہے سو کر حکم دیا کہ ارہ اسکے سر پر رکھکر دو ٹکڑے کرڈالو عابد نے دم نہ مارا اور زیر ارہ جان بحق تسلیم کی پھر اوس مصاحب کو دین راہب سے پھرنیکی تکلیف دی اوسنے بھی انکار کیا اور اوسکے سر پر بھی ارہ چلا پھر اوس کودک کو لائے بادشاہ نے کہا تو نے ان دونوں کی سزا دیکھی اب اگر تو اپنی زندگانی چاہتا ہے تو اس دین سے بیزار ہو اوسنے بھی انکار کیا بادشاہ نے اپنی گئی معتمدوں سے کہا کہ فلاں کوہ بلند پر لیجاکر اوسکی چوٹی پر رکھو اگر یہ اس دین جدید سے پھر جاوے تو اسکے تئیں بعزت یہاں لے آنا کہ بمرتبہ امارت اور مصاحبت یہ فائز ہوگا اور اگر اصرار کرے تو اوسکو اوسپر سے گرا دینا تا اسکا بدن پاش پاش ہوجاوے اسکو جب پہاڑ پر لیگئے تو اوسنے جناب الٰہی میں یہہ دعا کی کہ بار خدایا جسطرح تو چاہے اسکے شر سے جھی محفوظ رکھ یہ کہکر وہ زمین میں زلزلہ پیدا ہوا اور معتمدان بادشاہ سب کے سب ہلاک ہوگئے اور وہ صحیح وسالم پہنچا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے یار دنکو کیا ہوا غلام نے عرض کیا کہ اوس خدا نے کہ جسکا دین سچا ہے قبول کیا ہے مجکو اونکے شر سے کفایت کی بادشاہ اور زیادہ خفا ہوا اور اپنی معتمدوں کو حکم دیا کہ اوسکو ایک کشتی پر بیٹھا کر دریا کے درمیان میں لیجاؤ اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ورنہ اوسکو دریا میں ڈالدو القصہ جب اسکو وسط دریا میں لیگئے اور تکلیف ارتداد کی دی غلام نے جناب الٰہی میں یہہ التجا کی کہ بار خدایا مجکو اس جماعت معتمدسکے شر سے نگاہ رکھنا نگاہ کشتی الٹ گئی اور معتمدان بادشاہ سب غرق ہوگئے اور غلام صحیح وسالم بحضور بادشاہ پہنچا پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اب تو کیونکر آیا غلام نے تمام قصہ بیان کیا بادشاہ متحیر ہوا اوسنے عرض کیا ای بادشاہ اگر تجکو میرا قتل منظور ہے پس بغیر ایک حیلہ کے تجکو میسر نہیں ہوسکتا کہا وہ کیا ہے جواب دیا کہ وہ یہہ ہے کہ تمام آدمی اس شہر کے باہر صحرا میں جمع ہوویں اور مجکو دار پر کھڑا کرو اور ایک ایک تیر ترکش میں سے لیکر اوسکا سو فاسکان کی زہ پر رکھکر یہہ افسون پڑھیں بسم اللہ رب الغلام یعنے بنام اوس خدا کے کہ پروردگار اس طفل کا ہے پھر اوس تیر کو میری طرف پھینکیں میں مرجاؤنگا بادشاہ نے اسیطرح کیا اور وہ تیر غلام کی کنپٹی پر پہنچا غلام نے اپنا ہاتھ اوس تیر

ذکر کرکے کہ میں نے اپنا مطلب پایا کہ جو ایمان پروردگار کے غلام پر لایا اور غیر پر لایا تو ہم طلعت میں پیدا ہوا کہ آمنا بہ کل من عند ربنا الغلام اس پر کہ الغلام یعنے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار غلام کے کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار غلام کے بادشاہ سے مصاحبوں نے عرض کی کہ اس مقدمہ میں خیلی قباحت واقع ہوئی اور جس امر سے ہم ڈرتے تھے وہ عین آیا کہ سب نے کہا کہ غلام مردم شہر نے پروردگار غلام کو قوی تر اور قادر تمہاری خدا سے بنایا اور غیر مت امشاہدہ کیا کہ تمہارے ہر کام میں غلام نے کام نہ لیا اور تمہارے کام نہ آیا بادشاہ کو خشم و خجالت زیادہ ہوئی اور حکم دیا کہ ہر کوچہ اور شہر پر خندقیں کھودی جائیں اور ان میں آگ روشن کی جائے تاکہ جو کوئی غلام سے پھرے اور ایمان نہ لائے اور بدین بادشاہ اور جو اعیان مرتد ہو جائیں اس عذاب کا نہ کھائے کہ آگ ایک عورت کو جلا رہی تھی اور اس کے بچے کو شیر خوار تھا اور وہ بھی جلا کہ آگ میں گرتی تھی اور بچہ قدم ہی بادشاہ سے کہتا تھا کہ اے مادر کہ اپنی دین سے پھر جا اور آگ میں نہ گر اس چیز سے کہ تو طفل شیر خوار ہے اور بچہ کی بات قبول کرکے طفل شیر خوار کی خاطر سے آگ میں نہ گرتی اور اپنی دین سے پھر جاتی اور جلا کہ آگ میں بھسم ہوئی اور بچہ کو بھی جلا کہ آگ میں گرتی تھی اور بچہ

ان سبکو زیر زمانہ تو پخ کرین تب بھی کسیکی ہرگز نہ سنا پھر کہا اپنے تیغ رانی کرین جب بھی کسی بیشہ کو مرغزار نما پھر کہا کہ ایک خندق کھودو اور آگ سے بھر دو جو یہ مسئلہ قبول نکرے اوسکو اس آگ مین ڈالدو چنانچہ اسیطرح پر عمل مین آیا آخر کار یہ ہوا کہ کبھی کوئی نہ رہا اور انمین بادشاہون مین تاشرار نامی جہنم سے گذرہ دوزخ ہوئے ازان بعد خواہر کو حلال جاننا مذہب مجوس مین رائج ہوا اور آتش پرستی ہی اونمین شائع ہوئی

قصہ چوتھا تفسیر زاہدی مین منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین مسلمانون کا ایک شہر تھا ایک مرتبہ اتفاقاً اوسمین قحط پڑا مسلمان وہان سے سبوق ہوق بہت جیش ہوگئے وہان قوم کفار کے بتپرستون نے اپنی بادشاہ سے کہا کہ اگر یہ مسلمان قحط زدہ اس شہر مین آوین گے تو گرانی تمتے غلات ہوجاویگی اور یہان بھی قحط پڑجاویگا بادشاہ نے حکم دیا کہ دروازہ شہر پر ایک خندق کندہ کرو اور اوسکو آگ سے بھر دو جب خندق پر آگ طیار ہوئی تو بادشاہ نے اپنا تخت کنار خندق پر آراستہ کرواکر جلوس کیا اور ایک بت عظیم مثل فیل جسیم وہان رکھوایا اور منادی کرادی کہ جو غریب الوطن اس شہر مین ہو کہ اس بت کو سجدہ نکرے تو اوسکو اس خندق پر آتش مین ڈالدونگا اتفاق ایک عورت کو کہ اوسکی گود مین بچہ شیر خوارہ تھا اول پکڑ کر لائے اور اوسکو کہا کہ اس بت کو سجدہ کر اوسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے حکم دیا کہ پہلے اسکے بچہ کو آگ مین ڈالدو جب اوس غریب کا بچہ آگ مین گرا تو مادر طفل مضطرب ہوئی ولیکن کودک نے آگ مین سے ادا زدی کہ اے مادر مہربان خوف نکر اور تو بھی اسمین بخیر چلی آ کہ یہ آتش سوزان نہین ہے بلکہ گل وریحان ہے اوس عورت نے دست بدعا بلند کیے کہ اے خدا اے عالم السر والخفیات تو دیکھتا ہی اور جانتا ہی تیرے آگے حاجت بیان نہین ہے آگ نے اوس خندق مین سے جست کی اور چالیس گز ہوا مین بلند ہوئی اور گرد اگرد کفار مثل سراپردہ محیط ہوکر سبکو جلادیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ مین بعضی اہل اسلام نے ایک بادیہ مین سوئی پر ایک مصلوب کو پایا کہ ایک ہاتھ اپنا ٹھوڑی کے نیچے رکھی ہوے تھا اور جبکہ ہاتھ اوسکا وہان سے جدا کرتے تھے پھر وہین جا لگتا تھا اونھون نے اس قصہ سے متعجب ہوکر حضرت سے عرض کیا آپنے کیفیت اس امر مبہم کی کعب الاحبار سے استفسار کی کعب نے قصہ دونون اس مصلوب پسر اور اصحاب اخدود کا کہ سابق مذکور ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس مصلوب کو سوئی پر سے اوتار کر تکفین و تدفین کرو چنانچہ عمل مین آیا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **فصل نوین** قصہ حبیب نجار مین اور عجایب آثار اونکے مین روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ ایک طائفہ ائمہ اخبار سے کہتے ہین کہ حبیب حواریین کی شاگرد دون مین سے تھے بعضے حضرت حبیب کے شاگردون نے لکھا ہے کہ حضرت شہر فلسطین مین اقامت رکھتے تھے اور انتی صاحب مال تھے کہ محاسب وہم اوسکے ضبط حساب سے عاجز اعتراف کرتا تھا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ کبھی آپ بہ تجارت بھی اشتغال کرتے تھے

اور جو کچھ کہ حاصل سود اگری ہوتا تھا بفقرا و مساکین رحمت کرتے تھے اور آپ دین عیسوی کی تائید و ترویج مین معروف رہتے تھے
چنانچہ جماعت فضاری کہ متابعت انکی لازم و واجب جانتے تھے اپنا ایمان ظاہر اسپاس کفار اوس زمانہ سے پوشیدہ رکھتے تھے
اور اوس زمانہ مین ایک بادشاہ تھا جبار و عاصی کہ موصل مین کہ اہل شام کے تابع فرمان تھے اور وہ ایک صنم رکھتا تھا افلون نام
کہ خلایق کو بعبادت اوس جماد کے دعوت کرتا تھا اور جو کوئی سجدہ افلون سر فرد نکرتا تو بفرمان اوس ملک بفنا ایسای رنگارنگ عذاب ہوتا تھا
اور اوس آوان مین حضرت جرجیس کی خاطر مین گذرا کہ ارایم اموال تحفہ بادشاہ موصل کے پاس لیجا چاہتے تا بقیۃ العمر بامن و
امان مین زندگانی کیجیے اور دست تطاول اغیار و امرا عرض و مال سے کوتاہ ہووے لاجرم ہدایائے نفیس ترتیب دیکر عازم موصل
ہوئے اور بحسب اتفاق اوسدن مجلس بادشاہ مین پہنچے کہ وہ اپنے عظماے ولایت کے ساتھ جمع ہوا تھا اور آتش روشن کیے ہوئے
خلایق کو تکلیف دیتا تھا کہ افلون کو سجدہ کرو جو کہ اوسکے فرمان سے ابا کرتا تھا نجات پاتا تھا اور جو کہ مخالفت کرتا تھا اوسکو آتش
مین ڈلوا دیتا تھا جرجیس نے بلاحظہ احوال مجلس اپنی دلمین کہا کہ سکوت امثال ان محال مین اور تقرب باصنام ان رجال
بدافعال کے مذہب شریعت و دیانت مین جائز نہین ہے بنابرین اوسی وقت اوس محفل سے باہر آکر بآواز بلند ندا کی کہ
ایہا الملک کلمہ حق مجکو سنا اور غلبۂ غضب کو تسکین دی تا تجکو معلوم ہووے کہ مین تیرے واسطے ناصح امین ہون اور بعد
استماع مواعظ و نصایح جو کچھ کہ مصلحت وقت ہو اوسپر اقدام کرنا اور بعد ازان کہا اے بادشاہ تو ایک مملوک کا غلام ہے
اور تیرا ایک پروردگار ہے کہ آسمان و زمین و مابینہما پیدا کیے ہوئے اوسکے ہین اور اوسنے تجکو اور جمیع مخلوقات کو کتم عدم سے
صحراے وجود مین لاکر روزی دی ہے اور تو خطریق مستقیم سے منحرف ہوکر اور ایک پتھر کا بت کہ کسی چیز پر قادر نہین ہے
تراش کر اوسکی خدائی کے ساتھ اعتقاد کیا ہے اور آدمیون کو کہتا ہے کہ اوسکو بابوبیت پرستش کرین یہ کیا کفران نعمت اور
گمراہی ہے ذرا غور کر اور اب میری نصیحت قبول کر اور کشش باطل سے دست بردار ہو کر بمقابلہ حقیقی منعم بہو بادشاہ نے کہا تو کون
ہے اور کہان سے آیا ہے جواب دیا کہ مین ایک بندہ ہون خدا کا کہ مجکو خاک سے پیدا کیا ہے اور پھر خاک مین پہنچائیگا اور مولد میرا
روم ہے اور مسکن فلسطین اور حضرت واہب العطایا نے مجکو مال و اولاد عطا فرمایا ہے مگر مین خوف ظالمون اور تاسف آفات
حوادث سے التجا بسایۂ عاطفت شاہی لایا ہون اور جبکہ دیکھا کہ بادشاہ ایک صنم کی عبادت کرتا ہے اور خلایق کو
تخویف و تعذیب فرماکر بکشش باطل ترغیب فرماتا ہے جنان تا لسان یعنی یا قدم سے دی اور خلق کو سجدہ پر مجبور پایا بادشاہ سے
کہا تو نے بواسطہ اس مخاطبت اور مخالفت کے کہ میرے ساتھ کی مستوجب عقوبت ہوا لیکن مین تجکو مہلت دیتا ہون اور

نصیحت کرتا ہون جیسے تو نے پہلے مجکو موعظت کی اب مناسب یہہ ہو کہ میری متابعت بجالاوے اور ملاحظہ و بردو کیل و ملاحظہ امیر و فقیر اور کرامت و غرور اونکی کو ملحوظ رکھے اور تو کہ ابھی دانت اگنی مغرور ہو رہا ہی اس سے تجکو کچھ فائدہ نہین پہنچی سمجھا اور اگر تیرا خدا موصوف بصفات مذکورہ ہوتا تو چاہیے تھا کہ ذلت و حقارت تجھسے زایل کرکے تجکو جامہ خلایق پر رفعت و سروری دیتا حضرت جرجیس نے جواب دیا کہ مین نے اپنے پروردگار کے نزدیک ذلیل و حقیر نہین ہون اور امر اکرام تو اندہ اور توکل ہے اور مین اپنی پروردگار کی عنایت سے وثوق تام رکھتا ہون اور اونہون نے دو شخصونکو اوس طاغی کے پاس نہایت تقرب دیکھکر کہا اے بادشاہ تو اور تیرا صنم دونو ذلیل و حقیر ہین کہ کچھ پیدا نہین کرسکتی اور کسیکو رزق نہین دی سکتی اور نفع و ضرر کسیکو نہین پہنچا سکتے ہین اور میرا پروردگار وہ حکیم ہی کہ سب امور پر قادر اور توانا ہی اور دلیل میرے صدق دعوی پر یہہ ہی کہ یہہ دو شخص کہ تیرے نزدیک مکرم و محترم ہین ایک کو یعنی الیاس اور دوسرے کو یہ تجھی نہین پہچان سکتے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ الیاس کون ہی اور عیسی کون جرجیس نے جواب دیا کہ الیاس ایک بندہ تھا محتاج باکل و شرب اور اب بعنایت خاوندی اوسنے درجہ ملایک پایا ہی اور فرشتون کی صفتین پیدا کرکے احتیاج کھانے پینے کی نہین رکھتا ہے اور فرشتون کی ساتھ طیران کرتا ہے اور آثار عجیبہ اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور عیسی بھی ایک بندہ خدا تھا کہ اوسکو بیواسطہ پدر پیدا کرکے بخلعت نبوت سرفراز فرمایا اور احیاے اموات اور علاج اکمہ و ابرص اوس سے صادر ہوا اور حضرت مجیب الدعوات بعد اظہار معجزات کے اوسکو آسمان پر لیگیا اور مقرب بارگاہ صمدی کیا بادشاہ نے کہا تو نے کلام کو بہت طول دیا اور وہ حجتین بیان کین کہ صحت دعوا اونکا ہمپر روشن نہین ہے اب اگر تو افلاکون کو بھی نہین کریگا تو تجکو آگ مین ڈالونگا حضرت جرجیس نے کہا اگر رفع سموات و بسط ارض و تسخیر آفتاب و ماہتاب اور اختلاف لیل و نہار اور تفریق نباتات و اشجار منسوب باختیار ہون تو البتہ مین اوسکو بھی کرون والا فلا بادشاہ نے کہا اب تیری تعذیب مین کچھ تقدیر نہ رہی پس حکم کیا کہ انہین کنگھیون سے جرجیس کے بدن کو لوہیکر گوشت و پوست کو پرزہ پرزہ کرین جبکہ اس تعذیب سے یہ جرجیس پیش آئے اور نہ مرے بلکہ کچھ اسیطرح ہی تر و تازہ ہوگئے تو پھر بادشاہ نے اس حال بدیع کو مشاہدہ کرکے حکم دیا کہ آہنین منجنیق مین آگ مین سرخ کرکے انکے سر پر ڈالین یہہ عذاب بھی انکا موجب ہلاک نہوا بعد ازین حکم کیا کہ ایک حوض تانبے سے بھرکر گلائین اور جرجیس کو اوسمین ڈالکر سرپوش اوسپر رکھدین کہا ہے کہ جب کئی روز کے بعد سرپوش نے نحاس ناب کے سرپوش اوس حوض پر سے اوٹھایا دیکھا کہ حضرت جرجیس زندہ ہین بادشاہ نے پوچھا کہ اس عقوبت سے تجکو کچھ ضرر نہ پہونچا جواب دیا کہ نہین کہا تیرے اس خلاص و نجات کا کیا سبب ہی حضرت جرجیس نے کہا مین تجھسے نہین کہتا ہون کہ میرا ایک خدا ہی کہ قادر ہی سب اشیا پر اور مجکو اوسنے ان ہمالک سے نجات بخشی تا تیرے الزام کو ثابت

بہت ہوے بادشاہ نے زوال مملکت اور سلطنت سے اندیشہ ناک ہوکر حکم کیا کہ حضرت جرجیس کو قید خانہ مین لیجاوین اور اونکو ناخنون کے بل
پانو زمین پر رکھکر میخہاے آہنی جڑ دیوین اور پشت پر استوانہ سنگ رخام سنگین کر دیوین حاضرین دربار گاہ نے بموجب کہنے اوس روسیاہ کے
عمل کیا ہنگام شب حق تعالی نے ایک فرشتہ کو حضرت جرجیس کے پاس ارسال فرماکر تاج نبوت سر افراز کیا اوس فرشتہ نے قید سنگین سے
نجات دیکر کہا خداوند معبود روشکر سے تو بصبر و شکر مامور ہوا ہے اور حضرت ایزد متعال فرماتا ہے کہ سات برس تک تجکو بیشک اہل قوم عمیاں
گرفتار رکھونگا اور تقدیر ایزدی اسطرح پر ہے کہ یہ تیرے قتل پر چہار مرتبہ مبادرت کرینگے ہر بار بقدرت کاملہ اپنی تجکو زندہ کرونگا
پانچوین نوبت فردوس جنان اور روضہ رضوان مین مقام و منزل تیرا ہوگا دل قوی رکھہ کہ جمیع حالات مین میری عنایت تیری شامل حال
رہیگی جب صبح ہوے حضرت جرجیس ناگاہ بارگاہ بادشاہ مین آئے اوسنے پوچھا اے جرجیس تجکو زندانیون سے کسنے نکالا اوسنے
کہا سب پر غالب ہی وہ کہ فرد غضب ہوا اور اوسکی سے حضرت جرجیس کو پکڑکر اور ژدہ فرق مبارک پر کرکر کرو مکرے کرڈالا
اور ہر قطعہ کو پرزے پرزے کرکر خانہ بدن ڈالدیا شیطون نے الہام ربانی جان حضرت جرجیس کو اپنی پشت پر لے لیا اور زمین پر گرنے نہ دی
اوسوقت حضرت حی قدیم نے اپنی قدرت کاملہ سے اجزاے متفرق و مقطوع اسکے فراہم کئے اور حیات دوبارہ اونکو کرامت فرمائی
اور ایک فرشتہ اسکے پاس بھیجا اوسنے کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ بیشک تجکو بینے ازراہی فرمائی تا میرے دشمنون کے
ساتھہ جہاد کرے اور مین تجکو ایک کرامت کی ساتھہ مخصوص کرونگا کہ بینے تدیکہی ہو مختصر الحاصل بادشاہ اسیا عیش و عشرت
ترتیب دیکر اپنی خواص اور ندیمون سے افلاون کی تعریف کرہا تھا کہ کوئی اس سے قوی ترنہین ہے اور کہتا تھا اب کہان ہے
جرجیس کہ تجکو ہمارے معبود سے ڈراتا تھا کہ ناگاہ یہہ بھی مجلس مین وارد ہوئی اور بادشاہ اور اوسکے ارکان دولت نے
متحیر ہوکر کہا کہ یہہ شخص کیا بغایت جرجیس کے مشابہ ہے حضرت نے فرمایا کہ مین وہی جرجیس ہون کہ خداوند ذوالاکرام نے
بعد از قتل بعنت حیات تجکو از راہی فرمائی ہے آگر تیرا اندک عقل اور ادراک ہووے تو ساتھہ اوس خدا کے کہ ایسی امور پر
قادر ہے ایمان لاوے مشرکون نے آپسمین کہا کہ جرجیس تو ساحر ہے کہ بکمال سحر بے آنکہ کوئی اوسکو قتل کرے ہمکو اپنی طرف
ایسا دکھاتا ہے کہ مار ڈالیا ہی اب یہہ تدبیر ہے کہ جادوگرونکو جمع کرونا اوسکو مغلوب و معذب کرین بادشاہ کو بھی یہہ کلام پسند آیا
اور حکم دیا کہ جاری قلم دین جتنے ساحر ہین بیا یہ سریر اعلی حاضر ہوون اور بعد از اجتماع جادوگرون کے بادشاہ نے اونکو مخاطب کرکے
کہا کہ اس شہر مین ایک شخص ہے کہ مین اوسکے سحر سے نہایت تنگ آیا ہون اب یہہ چاہتا ہون کہ پہلے کچھہ اپنے اعمال کے
آثار مجکو دکھاؤ تا تمہاری صنعت و کمال پر وقوف حاصل ہووے تیس ساحرون نے دو سانپ ایک تعلی مین سے نکالے اون دونون

تو خلایق مین دوگا و بنا کر دکھائے کہ اونہون نے زمین کو کو دتا شروع کیا اور پہر مٹی سحرہ نے تھوڑی سے تخم رہین مین بکھیرے وہ اوسی وقت
اوگے اور بعد از حصاد کرنے اور کوٹنے پیسنے اور خمیر کرنے کے روٹیان پکائین سب حاضرین نے اوپر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ ہمکو یقین
معلوم ہوا کہ تو مقرر اور بی شبہ جرجیس پر غالب آویگا پہر اوس مرد دوست نے اوس ساحر سے وعدہ زر نقد کرکے استدعا کی کہ بصورت
جرجیس کوئے کی شکل بنا دی ساحر نے یہہ بات قبول کی اور ایک قدح آب طلب کیا اور اوسپر افسون پڑہ کر بادشاہ سے کہا کہ
جرجیس کو یہہ پانی پلا دے اور جرجیس نے بحکم بادشاہ تمام قدح آب پی لیا ساحر نے پوچھا اے جرجیس آپکو تو کس طرح پاتا ہے
جواب دیا غایت خوشحالی مین کیونکہ اسوقت مین نہایت پیاسا تہا اس قدح آب کو پیکر سیراب ہوگیا اور منت و احسان
خاص اوس خدا کا کہ مجکو شر ظالمون اور شیطان سے محفوظ رکہا اوس ساحر نے عدم تاثیر افسون سے مبہوت اور متحیر ہوکر
کہا اے بادشاہ اگر کوئی مخلوق تیرے مقام معارضہ اور مقابلہ مین ہو تا بحق الوسع والامکان تیری معاونت ہم بجالاتے
تو چاہتا ہے کہ ساتھ خدائے زمین و آسمان کے مقاومت کرے ہم اس باب مین بعجز و قصور اعتراف کرتے ہین اور ایک نے
حاضرین مین سے کہا کہ جرجیس زمرہ اون ساحرون مین سے ہے کہ کوئی جادو گر اوسکی دفع اور موت پر قادر نہین ہے اور رئیس سحرہ
نے اس قول پر تصدیق کرکر تقریر کی کہ ہم ولایت شام مین تھے کہ ایک بڑہیا کی گائے مر گئی اور اوس عجوزہ نے اوس شہر
آکر حضرت جرجیس سے درخواست کی کہ دعا کیجئے تا وہ گائے زندہ ہووے اور حضرت جرجیس نے اپنا عصا اوس پیرزن کو دیا کہ اوسکو
لیجا کر اوس گائے مردہ پر مارے تا زندہ ہووے پیرزن نے کہا یہان سے میری ولایت بہت دور ہے اور یقین ہے کہ میرے وطن مین
پہنچنے تک اوس گائے کے تمام اعضا گل سڑ کر جدا ہوجاوین حضرت جرجیس نے جواب دیا اگر ایک استخوان بہی اوسکا کہین
اپنی جاے پر ہوگا تو بہی مطلب تیرا حاصل ہوجائیگا اوس عجوزہ نے اپنے وطن کو مراجعت کی اور بفرمودہ حضرت عمل کیا وہ
گائے زندہ ہوگئی اوسوقت قابل اس سخن نے پیشوا سے ساحرون سے پوچہا کہ جادوگر احیاے اموات پر قادر ہین
مہتر سحرہ نے کہا لا واللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور بادشاہ نے خفا ہوکر اوس سے پوچہا کہ تجکو کس چیز نے ایسی جلدی
فریفتہ کرکر ضلالت و غوایت مین ڈالا اوس صادق الاخلاص نے جواب دیا کہ معاذ اللہ مین ضلالت مین
نہین پڑا ہون بلکہ بخدائے عالمیان ایمان لایا ہون بادشاہ نے بخوف اس امر کے کہ مبادا اور بہت لوگ بقول اس
موحد کے متابعت حضرت جرجیس کرین حکم دیا کہ اوس موحد کی زبان کاٹکر مار ڈالین جب اس خبر نے شہر مین اشتہار پایا ہزار
آدمی اوسکی ساتھہ گرویدہ ہوکر مسلمان ہوئے اور اوس طاغی اور باغی نے اسلام قوم سے مطلع ہوکر سبکو مروا ڈالا

اوبہ حضرت جرجیس سے کہا کہ کیون تو نے اپنی خدا سے مسئلت نکی کہ تجکو مارنے انکے سے باز رکہتا حضرت نے جواب دیا کہ خداوند بخشاینده مہربان نے چاہا کہ اپنے بندگان مخلص کو بہشت مین لیجاوے اور تیری جفا اور محنت دنیا سے نجات پاوین اور سبب مصایرت ان بلیات پر بجوار رحمت رب العالمین واصل ہووین منقول ہے کہ بعد از وقوع اس واقع کے ایک نے مقربان بادشاہ سے کہا کہ اے جرجیس تجکو یہ گمان ہے کہ تیرا خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہی اور جس چیز کے ساتھہ اوسکا ارادہ متعلق ہوتا ہی وہ شی موجود ہوتی ہے اگر تو دعا کرے کہ معبود تیرا ان کرسیون پر کہ ہم بیٹہے ہین نابیدا کرکے اشجار یا اثمار کردے تو ہم تیرے ساتھہ ایمان لاوین حضرت جرجیس نے جواب دیا کہ حضرت عزت اگر اس سئول کو بمنزول رکہی مختار ہی والا کوئی اوسپر حاکم نہین ہے اور مقاربان اس حال کے ایک فرشتہ آسمان پر سے اوترا اور جرجیس سے کہا کہ حضرت باری سبحانہ تیرے ساتھہ مقام عنایت و مرحمت مین ہے کہ جو دعا تجسے صادر ہوگی باجابت مقرون فرماوینگا اور حضرت نے وصول اس خبر بلطف کردگار مستظہر ہوکر رو بقبلہ ہوئے اور دعا کی وہ کرسیان سرسبز و شاداب ہوگئین اور برگ وبار اونپر ظاہر ہوئے بادشاہ اور اوسکے امیر و وزیر نے اس معجزہ کو براے العین مشاہدہ کیا اور اوس مقرب نے کہ حضرت سے وعدہ کیا تہا کہ بعد ظہور اس اعجاز کے تیرے ساتھہ ایمان لاوین گے کہا کہ مینے اپنی مدت عمر مین کوئی ساحر ماہر تر اس شخص سے نہین دیکہا اور درپے صدور عذاب و عقوبت حضرت ہوا اور اوسکے کہنے سے ایک تانبی کی گائے مجوف بنائی اور اوسکے پیٹ مین رال اور گندک بہر کر اور حضرت جرجیس کو اوسمین بہاکر آتش بسیار مین رکہا کہ جو کچہہ اوسکے جوف مین تہا گلا اور بادشاہ نے جانا کہ جرجیس اسمین کباب ہوکر مر گیا اور متعاقب اس واقعہ کے حق جل وعلی نے برف و باران اور رعد و ظلمت ابر غلیظ اون سیاہ دلون پر مستولی فرمایا کہ چند شبانہ روز رات دن مین امتیاز انکو نہوا اس اثنا مین خداوند تعالی نے ایک فرشتہ کو مامور کیا کہ صورت گاؤ کو اسطرح زمین پر مارا کہ اوسکی آواز کی ہیبت سے شہر کے سب آدمی اوندہی گر پڑے اور وہ پیکر شکستہ ہوکر حضرت جرجیس سلیم الاعضا اور صحیح الارکان اوسمین سے برآمد ہوے اور ظلمت و تاریکی جاتی رہی اور حضرت جرجیس نے بادشاہ کی مجلس مین رونق آرا ہوکر موعظت و نصیحت آغاز کی اور بادشاہ وارکان دولت کو حیرت و تعجب زیادہ ہوا پہر ایک اور مقرب نے کہ اوسکو طوفایطا کہتے تہے حضرت جرجیس سے کہا کہ اس نواحی مین ایک غار ہی اور اوس غار مین پتہر کے حوض کندی ہوئے ہین کہ ہر حوض سنگ مین ایک بادشاہ ملوک پاستان سے رکہا ہوا ہے اگر تو اپنی دعوی مین صادق ہے تو دعا کریمہ زندہ ہووین اور ہمارے ساتھہ کلام کرین

حضرت نے قبول کیا اور مومن اور مشرک غار پر گئے اور حضرت نے دعا پر زور کی تب نماز ادا کی اور یہ حکم کیا کہ اسطوان
بوسیدہ بادشاہون اور انکی اولاد اور عورتونکی حوض ہائے سنگین بنو کلا کر جدا جدا کہین اوسوقت ملک کارساز سے مسئلت
کی کہ اوس جماعت کو زمرہ احیا مین منتظم فرماوے چنانچہ دعا انکی مستجاب ہوئی مردکان دیر یہ کہ نومرد اور بانکے عورتین اور بچے
تھے زندہ ہوئے اور حضرت جرجیس نے اونمین ایک پیر مرد کو دیکھکر پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے کہا نوفیل اور حضرت نے اوسکا حال
دریافت کیا اور اوسکے مذہب کی تفتیش کی جواب دیا کہ مدت العمر مین بت پرست رہا اور بارہا آنکہ مجھے مرے ہوئے چار سو برس
گذرے مین ابتک تلخی جان کنی میرے حلق مین سے نہین گئی ہے اور بعد از فوت مجکو ایک حاکم عادل پاس لیگئی اور اوسنے
ہمارا کیش و مذہب دریافت کیا تو مجکو اور میرے اصحابونکو مشرک پایا پس ہمارے احیاد پر کرم اور ہماری
ارواحون پر حزن متعین کیا اور ہر چند ہمنے التماس کیا کہ ہمکو ایکبار پھر دنیا مین بھیجدو تا بتلافی ایام گذشتہ مشغول ہو دین
مقبول نہوا اور اب کہ ارواح ہمارے اجساد سے تعلق ہوئے عذاب کھینچتی ہین نوفیل نے یہانتک کلام پہنچا کر حضرت
سے پوچھا کہ ایہا الرجل الصالح تو کون شخص ہے کہ خدا تعالی نے ہمکو ہمین انفاس شریفہ تیرے سے زندہ کیا جواب دیا کہ مین
جرجیس ہون نوفیل نے جب حضرت کا نام سنا دامن مہابت کو پکڑ لیا کہ اب ہمارے واسطے شفاعت کرنا خداوند جلت
عظمتہ سے رحمت فرما کر توبہ اس مشت خاک بیچارہ کی قبول کرے اور دست گیری ہمارے سینہ مطلوبہ پر فرمائی اور نوفیل نے
حضرت سے کہا کہ تو شاہ بیلوک مین سے ہوا ہے اور ایک مدت تک اپنی اباو اجداد کے دین پر قائم رہا اب بحکم شرم
نہین آتی کہ بمتابعت اس ضال و مضل کے سر جھکاتا ہے نوفیل نے اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا انا اعلم عاقبت
بعد الموت یعنی مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ دیکھی ہے بعد موت کے پھر حضرت جرجیس نے اپنی مقابر سے اوٹھکر زمین پر
ایک لات ماری اور زیر قدم چشمہ آب ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا کہ اے جماعت بشرائط وضو اور غسل قیام کرکے کلمہ توحید
زبان پر جاری کرو اون نوفر نے کلمہ طیبہ پڑہا اور پھر جرجیس نے زمین پر اپنا پانوں مارا اور خدا تعالی نے ذاکر و
بہشت جاوید مین جاے دی منقول ہے کہ بوجود ظہور ایسے معجزہ کے بھی بادشاہ اور اوسکے متعلقونمین سے حضرت جرجیس
کے ساتھ کوئی ایمان نلایا بلکہ بعد مشاہدہ اس امر غریب کے کہا اے جرجیس ہمنے اپنی مدت حیات مین کوئی ساحر
تجھسے کامل نہین دیکھا کیونکہ ایک قوم مردہ کو زندہ ہمکو دکھایا کہ کوئی اونمین سے خارج بین وجود او حیات نہ رکھتی تھے
اور اہل شرک و عدوان نے دفع حضرت جرجیس مین باہم مشورہ کیا اور انکی رائے نے اس امر پر قرار پایا کہ انکو بعذاب

کرشتی چلانے والے کو ضرور ہے اپنے قول سے پھرے بنا مین اس نے حضرت کو ایک بچونہ دیا کہ مین کہ ایک فرزند ارجمند ہوا اور
ہرا اور رنگ اور یہ کہتی تھی اسطرح سے تعبد و محبوس کیا کہ آپکو جمال زر بن حضرت یعقوب سے اور اس پیرزن سے کہ پرورش کیا اور سنے
قسم کھائی کہ ان دونون کو شبانہ روز مین کچھ تھوڑا سا طعام دیا کرے تا حاصل کہ تماشہ ہوجائے کی اب باہر جوانی ہوئی اور جو کچھ اسوالی
ہاتھ آتا ہے آپکے واسطے لاتی ہون جب وہ ضعیفہ اپنے مقام پر سے نا امید ہوئی تب حضرت یوسف نے ایک کنون اوس کے کنارہ پر کھودا
اور بیٹھا اور الٰہی دعا کی وہ کنون اوسی وقت سرسبز ہوگیا اور طرح طرح کے اوس مین پیدا ہوگئے اور اوس وقت سے اوس کنون کا پانی
جب وہ پیرزن گھر مین آئی اور اوس درخت کو اسطرح پر دیکھا کہ انشقت بالنبات الذی لا الٰہ الا ہو الحمد للہ فی بیت الجوع یعنی جان
لائی ہین بہ اللہ کی وہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہی کہ طعام دیا تجھکو بیچ گھر کے کہ بھوکی ہین اور یہ پیرزن کو طلب بقائے پسر و امتگیر ہوئی
حضرت یوسف کے پانو پر گر پڑی اور التماس کیا کہ التفات خاطر اوس باب مین دین نفرمادین حضرت نے آب دہن مبارک چشم و گوش
مبتلا مین ڈالا وہ بینا اور شنوا ہوا عجوزہ نے کہا کہ تجھ عنایت لطف بیان اور درستی بیائے بھی دعا کیجئے تا کویا اور روان ہی
ہووے حضرت نے دعا کیا کویا ہوا اور بانو سے چلنے لگی راویان اس پر موقوف ہے روایت کرتے ہین کہ اوس وقت مین
ایک بن بادشاہ اوس پیرزن کے دروازہ پر گذرا اور اوسکی نظر بچہ پر پڑی دیکھا کہ تمر برسر نہایت رہا ہے اور میوہا ہی رنگا رنگ
اوسمین لگے ہوئے ہین یہ نہایت متعجب ہوا اور اوسکی کیفیت دریافت کی خواصون نے کہا کہ اوس سامری نے جو یوسف نبی
اولاد یعقوب کو بیچا تھا یہی وہی ہے بادشاہ نے کہا اس مدت مین کیون نہین کہا بادشاہ سے کیون نہین خبر کی جواب دیا اوس حبت و
کچھ عنایت تیرے آئینہ ضمیر پر نہ تھی بادشاہ نے غضب ہوکر اوسکے گھر کو ویران کر دیا اور اوس درخت کو جڑ سے
اوکھڑوا ڈالا حضرت یوسف نے دعا کی کہ اوسے بحالت اصلی معاودت کی بعد ازان بادشاہ نے حضرت یوسف کو پارہ پارہ
کروا ڈالا اور اونکے پارہائے بدن کو جلا کر راکھ کر کے ایک حصہ دریا مین ڈالدیا اور ایک حصہ جنگل مین پراگندہ کر دیا اور
ایک بخش ہیا ڈون پر ڈالدیا ہنوز وہ چند روز نہ ہوئی تھی کہ ایک آواز سنی کہ اسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
ان اجزائے بندہ پاکیزہ روزگار میرے کو کہانے پاس پہنچا دین جبرئیل نے جمع کر دا اوسکی خاک کر کے تا بحال اول پھر صاحب کر دیا
اور مقدار اس اندام کے ہیون جانب سے ایک ہوا حرکت مین آئی اور ایک بادو شدا اوٹھی اور اوسمین سے غبار حضرت
یوسف ظاہر ہوا اور اپنے سر مبارک سے خاک جھاڑنے لگے اور تمام ہوا تک بادشاہ پاس آئی اور واقعہ تک کو وہ بتفصیل
بیان کیا اوس کا فرنے استماع اس خبر سے بہت پشیمان و متحیر ہوکر حضرت یوسف سے کہا کہ اگر ایک امر مین میری متابعت کرے

تو میرے دست تعرض سے امان پاوے اور ناموس سلطنت پر جاوی اور تیرے اعزا و اکرام مین سعی بلیغ عمل مین لاکر جمیع امور مین تیرا تابعدار رہون حضرت جرجیس نے کہا وہ کیا ہی بادشاہ نے کہا وہ یہہ ہی کہ افلون کو تو ایک مرتبہ سجدہ کرے اور بعد اسکے اس خدمت کے مین تجھسے کسی چیز کی توقع نکرون حضرت جرجیس نے ہلاک جسم امیدوار ہوکر بادشاہ کو بایجاز مقصود وعدہ فرمایا اور بادشاہ نے مسرور و متبجح ہوکر کہا چاہیے کہ آج تمام دن میرے پاس رہو اور شب کو بھی میرے فرش پر استراحت کرو تا تمہارے قدر و منزلت خاص و عام پر روشن ہووے القصہ حضرت نے وہ دن بادشاہ کے ساتھ گذارا جب رات ہوئی تو نماز کے واسطے اوٹھے اور بآواز حزین زبور پڑھنی شروع کی اور حسن صوت حضرت اور جودت قرأت کلام الٰہی سے زوجہ بادشاہ نے اوس شب تاریک مین ظلمت کفر و شرک سے نجات پائی اور ہرگاہ خورشید جہانتاب نے افق شرقی سے طلوع کیا حضرت جرجیس بیت الصنم مین گئے اور نطاق کنیز رنجانہ پر نظارہ کے واسطے جمع ہوئی اور پیرزن مذکورہ نے کہ سابقاً حضرت جرجیس اوسکے گھر مین محبوس و مقید ہوے تھے اس صورت سے خبر پاکر اور اپنے فرزند کو کاندہی پر لیکر بیت الصنم مین آئی اور حضرت جرجیس کے ساتھ عتاب آغاز کیا کہ اے جرجیس خدائے تقدیس و تعالی نے تجکو بمجامعت نبوت مشرف فرماکر اعداء نصرت بخشی اور بعد ازہر نوبت کہ تجکو مار ڈالا زندہ کیا باوجود اس تمام الطاف کے تو نے سبکو نسیاً منسیاً کیا اور بر غیر مشغول ہوا حضرت نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزند کو دوش پر سے اتار کہ اس امر مین ایک حکمت ہی عجوزہ نے پسر کو زمین پر رکھا اور حضرت نے اوس کو دک سے کہا کہ جاؤ بتوسے کہو کہ جرجیس تمکو بلاتا ہے پس بانگ پسر روان ہوئی اور بمانند گویا ہوئی اور پیغام حضرت اوسنے بتوں کو پہنچایا اور بت بخدمت حضرت متوجہ ہوئے اوسوقت حضرت نے زمین پر ایک لات ماری سب کے سب اصنام زمین مین دھنس گئے روایت کرتے ہین کہ ابلیس اوسوقت انکا خسف محسوس کر جوف افلون مین سے کہ بزرگترین اصنام تھا باہر آیا اور حضرت جرجیس نے اوسکو ٹھہراکر پوچھا کہ تیری غرض اضلال خلایق سے کیا ہے کہ انکو جہنم واصل کرتا ہے شیطان نے جواب دیا کہ اغراے افراد انسانی کو ملک ارض و سما سے کہ درمیان میرے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اولاد نکے فرزندون کے ہی دوست تر رکھتا ہون القصہ جب بادشاہ نے دیکھا کہ افلون اور تمام اصنام زمین مین دھنس گئی کہا اے جرجیس تو نے مجکو فریفتہ کیا اور میرے معبود کو ہلاک کر دیا حضرت نے ارشاد کیا تو کیون ایسے جماد کو الٰہ کہتا ہے کہ دفع امثال ان اشیا پر اپنے سے قادر نہین ہے اور اس اثنا مین بادشاہ نے اسلام اپنی بی بی کے سے خبر پاکر حکم دیا کہ اوسکو با قبیح وجہ ہلاک کرین حضرت نے بعد قتل ہونے اوس موحدہ کے دو رکعت نماز گذار کر مناجات کی کہ بار

منجکو اس سات برس کی مدت مین بانواع شدایدو محن مبتلا کیا اوسکے بعد حضرت موسیٰ نے وفات پائی اور یوشع بن نون کو بجاے اونکے
واصل فرمائی اور ایک یہہ آزمایش ہے کہ پیش از حلول اجل عذاب اہل عصیان بنکو دکھادے جب دعا سے فراغت پائی موذن قہر الٰہی
سے ایک قطعہ ابر تامزد ہلاک کفار ہوکر انکے سرون پر آتش افشانی کرنے لگا جب لشکریون نے یہ حال دیکھا کہ یہہ خود شاہد ہے کہ الٰہی آتش
ختم فی اشتعال پایا اور تلوارین کھینچ کر حضرت کو پارہ پارہ کیا اور آگ نے اوس شہر کو مع سب عبدہ اصنام جلادیا یہ مومن صفر بلا سے
صحیح اور سالم رہے کہتے ہین وہ لوگ حضرت کے ساتھ ایمان رکھتے تھے تین بیس ہزار آدمی تھے واللہ اعلم فصل دسوین
ذکر شمسون عابد ہین روایت کرتے ہین کہ بعد از رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پیش از انبعثت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ
والسلام ایک عابد تھا بعض بلاد عرب مین نہایت توانا اور صاحب قوت کہ جب سے اوسکو باندہ دیتے تھے اوسکو توڑ ڈالتا تھا
اور اکثر اوقات بجہاد کفار مقیام کرتا تھا اور اوسکو شمسون کہتے تھے شرکون نے در باب دفع اسکے یہ مشورہ کرکے کہا کہ ہمارا
اوسپر غالب آنا بدون اعانت اور موافقت اوسکی زوجہ کے غیر متصور ہے پس ہمارے حاکم شہر نے زوجہ عابد کے پاس پیغام بھیجا
کہ اگر اپنی شوہر کے قتل مین ہمارے ساتھ یہ استعان ہو وے تو مین تجکو اپنے عقد نکاح مین لاکر بہت سا مال تجکو دون
اوس زن بیوفا نے عہد و پیمان شمسون کو کہ اوسکے ساتھ درمیان کہتی تھی طاق نسیان پر رکھا اور اپنی خاوند کے ہلاک
مین ساعی ہوئی منقول ہے کہ اوس خبیثہ نے بادشاہ کے پاس آپ قاصد بھیجا اور پیغام دیا کہ در باب شمسون کیا اشارہ ہے
تا شرط خدمت بجالاؤن بادشاہ نے قاصد کی زبانی کہلا بھیجا کہ اوسکو رسی سے محکم باندہ کر ہمکو خبر دار کر القصہ جب شمسون
خواب مین گیا اوس ناقص عقل نے اپنی شوہر کو ایک رسی سے باندہا اور شمسون نے خواب سے بیدار ہوکر اوسکو
توڑ ڈالا اور شکوہ سے پوچھا کہ تو نے یہہ حرکت کیون کی جواب دیا کہ مینے تیرا زور آزمایا ہے شمسون خاموش ہورہا اور
اوس خبیثہ نے صورت واقعہ بادشاہ سے عرض کی بادشاہ نے باتفاق سایر کفار ایلچی نہ بھیجی اور کہلا بھیجا کہ جب شمسون
سوجاوے تو اسکے ساتھ تقید کر اوس عورت بدخصلت نے بدستور خاوند کو مقید کیا اور شمسون نے یہہ بیدار ہوکر زنجیر کو بھی
توڑ ڈالا اور سبب دریافت کیا زوجہ نے جواب دیا کہ یہہ حرکت مینے اسواسطے کی تا صدق قول اون لوگون کا ظاہر ہووے
کہ کہتے ہین جس چیز سے شمسون کو باندہ کر مقید کرین اوسکو وہ توڑ ڈالی شمسون نے کہا یہہ بات سچ ہے لیکن اگر میرے
بالون سے باندہ دیوین تو ہرگز نچھوٹ سکون القصہ جب شمسون سوگیا تو اوس مکار غدار نے چند بال مبارک
سے کترکر دونو پانون کے انگوٹھے باندہ دیئے اور یہہ کفار ناہنجار کو خبر کی یہہ بتعجیل تمام آنکر اسکو بادشاہ کی مجلس پکڑ لیگئے

اوسوقت بادشاہ ایک بالاخانہ پر کہ پرستون پر اوسکو ترتیب دیا تھا بیٹھا ہوا تھا ہرگاہ شمسون اسکے قریب پہنچا حکم دیا کہ خلائق
ندا کرین تا زینظر مذا جمع ہوین اور ایک سولی برابر منظر استادہ کرین اوس ہنگام مین شمسون نے مناجات کی کہ یارب
اگر مین اپنی بقا بنا بر جہاد اعدا چاہتا ہون تو مجکو اس ورطہ سے نجات کرامت فرما دعا اسکی بشرف اجابت مقرون
ہوئی اور ایک فرشتہ آیا اور اسکو قید سے چھوڑا کر کہا کہ بادشاہ کے منظر کے نیچے سے ستون کھینچ لے شمسون
نے بفرمودہ فرشتہ عمل کیا اور منظر زمین پر گر پڑا اور بادشاہ مع تمامی اپنی ہمراہیون کے جہنم واصل ہوا اور آدمی
بادشاہ کو خاک کے نیچے سے نکالنے لگے اور شمسون نے صحیح وسلامت وہان سے اپنی صومعہ مین معاودت
کرکے منکوحہ کو طلاق دی اور روایت کرتے ہین کہ شمسون نے ہزار مہینون تک اپنی صومعہ مین بصیام نہار اور
قیام لیل قیام کیا تھا اور بعضے اہل تفسیر کہتے ہین کہ مراد الف سے آیہ کریمہ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ
یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے ۱۲ مین وہ ہزار شہر ہین کہ شمسون بعبادت ملک غفار مشغول رہا **فصل**
گیارہوین ذکر خالدین سنان عیسی مین روضۃ الصفا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ خالدبن سنان فرزندان حضرت اسمعیل
پیغمبر سے ہے **اور** بعضے مورخین کہتے ہین کہ جملہ اعادی بنی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا نسب ملتا ہے اور یہ
زمان فطرت عہد جہانبانی نوشیروان مین ظاہر ہوا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ فرشتہ خازن آتش میرے پاس آتا ہے
اور بہشت اور دوزخ اور بعثت اور میزان اور تمام احوال آخرت سے مجکو خبر دیتا ہے اوس اوقات مین دیار عیص مین
رانونکو ایک آتش ظاہر ہوتی تھی کہ عرب تین دن کی راہ تک اوس مقام سے اوسکی روشنی مین اپنے اونٹ چرایا
کرتے تھے اور دنکو سوائے دھوئین کے وہان کچھ نہ دکھائی دیتا تھا جب خالد نے ذکر فرشتہ کا اپنی قوم مین کرنا شروع کیا
اونہون نے کہا اگر تو اس دعوی مین صادق ہے تو اس آگ کو کسطرح سے بجھا دے خالد نے اوسطرف متوجہ ہوکر
اپنی عصا سے اوس نار مرتفع کو منطفی کیا اور بعد ازان قوم سے کہا کہ مین بعالم آخرت سفر کرتا ہون میرے مرنے کے
تین شب بعد ایک حمار وحشی میری قبر پر آکر تین دفعہ آواز دیگا چاہیے کہ تم اوسکو پکڑ کر ذبح کرو اور اوسکا پیٹ چیر کر میری
قبر پر مارو تا مین خاک مین سے باہر آکر احوال دنیا و آخرت سے کچھ بیان کرون چنانچہ بعد از انقضاے تین شبانہ روز کے
ایک کور خر قبر خالد پر آیا اور تین مرتبہ آواز دی آدمیون نے چاہا کہ اوسکی وصیت کے موافق عمل مین لاوین خویشان
خالد نے مانع آکر کہا کہ شاید وہ قبر سے نہ نکلے اور یہ صورت سبب عار اور سرزنش ہماری کا ہو وے عاقبت جستی مین

مرقوم ہے کہ دختر خالد کبر سنی مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس آئی اور جناب نبوی نے اپنی ردائے مبارک بچھاکر اوسکو اوسپر بٹھایا اور فرمایا یا بنت بنی ضیعہ اہلا اور اوس ضعیفہ نے سورۂ اخلاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنکر عرض کیا کہ میرا باپ بھی اس سورہ کو پڑہا کرتا تہا واللہ تعالی اعلم بصحتہ **فصل بارہوین** ذکر اسکندر فیلقوس مین اگرچہ ذکر انکا زمرہ سلاطین نامدار کے قابل انسلاک تہا لیکن مترجم نے بلحاظ اس امر کے کہ بعض مورخ سکندر اکبر و اصغر کے نسب مین اختلاف کرتے ہین اور اس سبب حالات ایک دوسرے کے شامل ہوئے ہین انکا احوال چہوڑ جانا مناسب نہ سمجہا اور درج اس ذخیرہ کے کیا وضتہ الصفا مین لکہا ہے کہ نام اسکندر بلغت یونانی خشید روش ہے یعنے فیلسوف اور یہہ لفظ مخفف فیلاسوفا ہی اور یونانی محب کو فیہ کہتے ہین اور حکمت کو سوفا اس تقدیر پر بمعنی فیلسوف کے محب حکمت ہونگے **او** رحبیب السیر مین مرقوم ہے کہ جب روشنک بنت فیلقوس دارا ب بن بہمن سے حاملہ تہی ایک بڑہیا نے بوی دہن اوس مستورہ کو سالتہ ایک گہانس کے کہ سکندر نام کہتی تہی معالجہ کیا اور مقارن اس حال کے ملکہ روم سے ایک پسر سعادتمند پیدا ہوا ایک حرف اس اسم پر زیادہ کیا اور اس مولود عاقبت محمود کا اسکندر نام رکہا اور جماعہ کثیر اعاظم اہل تاریخ سے اسکندر کو ذوالقرنین اصغر کہتی ہین سوا سطے کہ ذوالقرنین اکبر کو صاحب سد جانتے ہین کہ ذکر اوسکا قرآن مجید و فرقان حمید مین آیا ہے اور شمہ احوال اوسکے سے سابقان اوراق مین سمت گذارش پا چکا ہے اور محمد بن جریر طبری اور قاضی ناصر الدین بیضاوی کا یہ عقیدہ ہے کہ باندہنا سد کا آثار ذوالقرنین اصغر سے ہے بالجملہ بروایت ناقدان آثار سلف اور سیخان اخبار خلف لوح خاطر اور صحیفہ ضمیر پر بمکتوب اور منقوش ہے کہ اسکندر رومی کہ اوسکو ذوالقرنین اور اسکندر رومی اور یونانی بہی کہتے ہین ایک بادشاہ تہا عالیقدر گردون جناب اور شہریار کامران و کامیاب اوسکی داستان شجاعت بسیط تہا فحلین مشہور و مذکور ہے اور ذکر سخاوت اوسکا صحایف زبور و سطور ریشہ مبارزت مین شیر سے پنجہ کرتا اور میدان محاربہ مین دونون ہاتہون سے شمشیر تمام کرتا لشکر منصور روم سے تا ختا و ختن اور اون دیار سے تا سند و ہند لئی پہرا اور خشم نامصور اوس کا اطراف سیل و جبل اور اکناف بحر و بر پر محیط ہوا اور ماہرین فن تاریخ نے نسب اسکندر مین بہی اقوال متباینہ وارد کی ہین اور نیز سبب اطلاق لفظ ذوالقرنین مین اسنے روایات مختلف صادر ہوئی ہین ایک طبقہ ارباب حسب سے کہتے ہین کہ اسکندر پسر دارا ے اکبر ہے اور سبی طبقہ قائل ہین ساتہہ اس امر کے کہ یہ روشنک دختر دارای اصغر کو اپنی تحت و تصرف مین لایا تہا حال آنکہ یہہ محال معلوم ہوتا ہے کہ اسنے کہ نسبت کرنا اہل ادراک کا ایک بادشاہ خدا پرست و دیندار کو بازدواج دختر پدر و برادر زادہ اپنی کی رغبت مشکوک

اور مستبعد ہی اگر یہہ تاویل باین طور کریں کہ ادیان سابقہ مین ارتکاب اس امر کا جائز تھا گو کہ یہہ دعوی بھی خالی غرابت سے نہین ہے اور اعتماد قاضی ناصر الدین اور زمرہ دیگر مورخین کا یہہ ہے کہ اسکندر پسر صلبی فیلقوس ہے اور فیلقوس نسل عیص بن اسحاق علیہ السلام سے تھا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ فیلقوس نے اپنی دختر آذر باد شاہ اسکندر کو دی تا انکی درمیان مین مادہ خصومت منقطع ہووے اور کسی سبب سے آذر نے بعد ایک مدت کے مخدرہ قیصر کو کہ اسکندر کے ساتھ حاملہ تھی اسکے باپ کے گھر کو روانہ کیا اور ملکہ نے اثنار راہ مین وضع حمل کیا اور خشم و خوف کہ اسکو لاحق حال تھا اوس بچہ کو ایک کپڑی مین لپیٹ کر گوشہ صحرا مین کہ اوسکے قریب چراگاہ اغنام تھا چھوڑ دیا اور بالہام خالق الانعام ایک بھیڑ اون اغنام مین سے لحظہ بلحظہ بسر وقت پہنچکر اسکو دودھ پلاتی تھی ایک پیرزن صاحب ثروت نے کہ مالک بیش تر غنیمت کو سفند کو کہ مرۃ بعد اخری مشاہدہ کیا جانا کہ آمد و رفت اس حیوان کی کسی امر غریب کو متضمن ہے بنا بر ین ایک مرتبہ اوسکے متعاقب جا کر بدیدار اسکندر فائز ہوئی اور بطبع سلیم دریافت کیا کہ یہہ تازہ نہال چمن مجد و جلال سے ہو لاجرم اوسکو لیکر اپنی گھر مین آئی اور کما ینبغی بہ تربیت و تعہد اوسکے قیام کیا بعد ازانکہ اسکندر بسن تمیز پہنچا ایک معلم کو سپرد کیا تو بیسی مدت مین یہہ بزیور فضایل و آداب متحلی ہوا اور ثنای اس احوال مین اوس نواح کے حاکم نے ادیب اسکندر سے رنجیدہ ہو کر بجلا وطن اوسکے حکم دیا ادیب اسکندر وہانسے نکلکر بحسب اتفاق اوس شہر مین پہنچے کہ مادر اسکندر اوس بلدہ مین اقامت کرتی تھی ناگاہ روزگذار اسکی چشم مادر اس پسر پر پڑی بفراست ملوکانہ گمان کیا کہ یہہ وہی لڑکا ہے کہ بعد وضع حمل مینے فلان مقام مین چھوڑ دیا تھا معہذا یہہ لڑکے کو فیلقوس کے پاس لیگئی اور صورت واقعہ معروض کی قیصر نے دلائل مردانگی اور شمایل فرزانگی ناصیہ اسکندر سے ملاحظہ کر کی سفط راس اوسکے سے تفتیش کی اور اسکندر نے اپنا ہدایت حال جیطرح کہ پیرزن سے سنا تھا عرض کیا اور ملکہ درجہ گمان سے مرتبہ یقین پہنچکر خرم و شادان ہوئی فیلقوس کہ اولاد ذکرت تھا بہکی ہمت یہہ تربیت اسکندر مصروف رکھی اور قیصر کو اس عالم لفظ و کیت اسکندر مین نسیم صبای شہریاری ریاض محاسن شیم اور نظام عادات اوسکی سے استشمام ہوئی اور زبان ہدایت سن مین امارت جہانداری بیج حرکات اور سکنات اسکے معلوم ہوین اور بیکر نیک اختر فیروزی طلعت میمون اور طالع ہمایون اوسکے سے کاشمس فی الضحی پیدا و یکیا اور بتاشیر صبح بہروزی جبین مشتری سیماے اوراجمہ مہر آسای اوسکے سے ہویدا مشاہدہ کی اور اوسکو باداب دلپسند اور باسخن جان فروز یاخرد بیکران باہنر بے شمار پاکر قایم مقام اور ولیعہد اپنا کیا اور زبان زد خلایق ہوا کہ فی الحقیقہ مبیت پسر شش حق نما دافسر ملک ✦ زانکہ دانست کوست در خور ملک

جب تاج شاہی نے بفرق اسکندر تمکین پائی فیلقوس نے حکم دیا کہ افواج حشم اور طبقات خدم اور عامہ رعایا اور کافہ برایا
اسکے اوامر ونواہی کو واجب الانقیاد اور لازم الاتباع جانکر گردن طوق طاعت اور سر ربقہ مطاوعت اسکی سنی لیہیئین اور
پا نو حد بندگے اور قدم جادۂ خدمتگاری اسکی سے باہر نہ کہین کہ ہر آئینہ موافق رضائے آلہی اور مطابق آئین بادشاہی
ہوگا اور کمر انقیاد محکم باندہ کر فرمودہ اسکے سے کسی وجہ سے تجاوز جائز نہ کہین اور جب فیلقوس نے اوس جوان بخت کو
بسان موم قابل نقش نصیحت پایا کہا کہ ای فرزند تجکو بہی چاہیے کہ برفق الولد الرشید ای بابۂ الکرام مراسم حکومت
اور رسوم ایالت ولایت مین افتدا باباء گزیدہ اور خصال پسندیدہ اجداد کرے اور عادات وسنن قاہرہ سلاطین ماضیہ کو
دستور ومقتدا گردانے اور قوانین معدلت اور رعیت پروری مین قاعدہ اور ضابطہ اسلاف سے درگذرے تا آثار محاسن
اور انوار فضایل تیرے مثل فیض آفتاب آفاق جہان مین مشہور وند کور ہوئین اور مبانین سلطنت اور اساس عظمت اوز حرز
تشیید تمام اور تاکید بالا کالام پاوین اور جو کہ مقرر ہے کہ ارکان سلطنت وبادشاہی اور مبانیان ابہت وشاہنشاہی باظہار
آثار معدلت وداد گستری اور تنظیم امور لنصفت ورعیت پروری رسوخ وقرار پاتے ہین چاہیے کہ ارکاب فیض اہتمام تمیز
نہال انصاف وانتصاف تازہ اور برومند ہووے اور سرسبز وشاداب رہوی بیت عدل کن زانکہ در ولایت دل
در پیغمبری زند عادل ✤ اور چاہیے کہ تو جانے کہ رابطہ دین اسلام اور ضبط ملک اور نظم امور اور سرانجام مہام بے لطف ومرحمت
اور غضب وسیاست افراختہ اور تمشی نہین ہوتا قطعہ گر باشد از نشاط تو بلبل شگفتہ روی ✤ گہ نرگس از نمیب تو باشد
فگندہ سر ✤ گاہی شود زسعی تو زنگار گون ترا ✤ گاہی بود زفعل تو شنجرف گون چہر ✤ اور تنفیذ قضای شریعت اور علای اعلام
ملت مین سعی موفور اور جہد مشکور مبذول رکہے اور چونکہ حفظ ممالک دامن مسالک بے مردکار اور پیادہ وسوار صورت نہین
قبول کرنا اور سیر نخصین ہوتا لعقد واقتقدار باب سلاح کہ زبان تیغ انکی ہنگام پیکار آیت ظفر ہی کما ینبغی بجالائے اور ابواب
معاونت اور اسباب کرامت اونپر کشادہ اور آمادہ رکہے اور حرمت ارباب قلم کہ نوک خامہ اوس جماعت کا فہرست
روزنامچہ ضبط وکفایت ہی اپنے ذمہ ہمت پر واجب جانے اور رعایت علما وارباب فضل مین کہ اعزاز واحترام انکا مقدمہ
سعادات اور فاتحہ کرامات ہی تقصیر واہمال قبول نکرے اور صلحا اور درویش اور فقرا اور گوشہ نشینونکو کہ باداء طاعات
اور ادامت شرائط عبادات قیام کرتے ہین بنوازش بے پایان اور عواطف بیکران اختصاص دیوے اور انفاس قدسیہ
خواص انکے سے استمداد اور استعانت چاہی اور حسن التفات بمصالح اموال اور مناہج آمال خلایق مصروف رہے

اور بصیقل نور معدلت آئینۂ حال رعیت کو غبار جور و ظلم سے پاک و صاف کرے اور اجرائے امور سیاستی مین مابین فقیر و غنی
اور شریف و دنی اور ترک و تاجیک اور دور و نزدیک اور مقیم و گذری اور رعیت و لشکری کی تفاوت مزید نرکی اور ضبط
و نظم ولایت اور حصون و قلاع مین مردان گزیدہ اور مبارزان کاردیدہ مقرر فرمائے اور شرائط و تحفظ و تیقظ اور رعایت خرم
چاہیئے کہ جمیع احوال مین نصب العین تیری ہو اور کلی اور جزئی امور مین کہ ایتحق ہو وین طریق اہمال و اغفال سے مجتنب اور محترز رہی
اور فرصت وقت فوت نکرے اور بزم خنجر آبدار اور شمشیر آتشبار عرصۂ ولایت کو لوث مخالفون اور خبث متمردون سے پاک کری
چنانچہ معالم عناد اور مراسم فساد سے اشر و خبر نرہے اور ممالک و مسالک کو خوف خطر و درد و مفسد سے خالی کری اور ارتیاق
فسق و فجور کو مقہور و منکوب کیے اور صورت مطلوب اور چہرۂ مقصود کسی مستحق کو نقاب تعلل و حجاب توقف مین نچھوڑے
اور دست تطاول اموال نیردستون پر دراز نکرے اور تیرآہ سحرگاہی مظلومون سے غافل و ذاہل نرہوے **بیت** نگر تا نیاری بہ بیداد دست
+ کہ آباد گردد بہ بیداد پست + اور رعایا خاص و عام کو تقتضا و عدالت و نصفت سرانجام کرے اور رعایا اور رعایا کو مثل +
بنات النعش زخم بنان عقاب حوادث سے متفرق ہو کر باطراف و اکناف عالم سرگردان ہون اونکے استصفار کے واسطے نشان
کیے اور مانند عقد ثریا کے اونکو سلک جمعیت مین انتظام دیوے اور بقواعد بخشش فراوان سایۂ لطف و مرحمت مین بیگمہ و بیگر
پرورش کرے اور مشرب عذب عنایت اور منہل خوشگوار شفقت سے سیراب فرماوے اور دست تغلب متغلبہ دامن ضعفاء
اور عجزہ سے کوتاہ کرے اور البتہ اپکو ذیل خصائل ستایانہ اور شمائل خسروانہ سے عاطل نچھوڑے **بیت** تا صیت نام نیک شود
از تو منتشر بہ تا ذکر فعل خوب بود از تو یادگار اللھم فیلقوس نے مواعظ و نصائح سے فارغ ہو کر اسکندر کو تخت
پر بٹھایا اور اشر شاہی اوسکے سر پر رکھا اور کتب تواریخ مین اسکی نسب مین اور قول ہی وارد ہین کہ ذکر اون سب کا
موجب تطویل و اکثار ہوتا ہی اور مرضی امام شمس الدین محمد بن محمود شہرزوری مین اون روایات سے کہ نسب اسکندر مین
وارد ہوا ہی یہ ہے کہ اسکندر پسر صلبی فیلقوس ہے چنانچہ نزہت الارواح مین کہ مولفات اوسکی ہی بیان احوال حکما
اور تواریخ فضلا مین لکھا ہے کہ جب سات برس حکومت فیلقوس پدر اسکندر سے گذرے ناگاہ بہ شمشیر کین مارا گیا اور سبب
اوسکے قتل کا یہ تھا کہ ایک شخص نے ارکان مملکت اوسکے سے فلوس نام ماور اسکندر رحم محترم فیلقوس پر عاشق ہو کر
ایک تعلق پیدا کیا حتی کہ خورد و خواب اور سکون و آرام جاتا رہا رباعی عشق است کہ شیر را زبون آید از و + صد نوع خلافت
برون آید از و + گہ دوستی کند کہ جان آساید + گہ دشمنی کہ بوی خون آید از و + اور ہر چند فلوس نے اسباب وصلت

اور روم

اور روپیہ اشرفی اور جواہر نفیسہ اور لباس فاخرہ اوس معصومہ کے واسطے بھیجے مفید نہ پڑے اور افسون و مدہ فلوس نے
کسیطرح تاثیر قبول کی اور اوس ستورہ نے کہ کمال عفیفہ اور صالحہ تھی امتناع بحجت کیا لاجرم اندیشہ قتل فیلقوس
اور تسخیر ملک اور تصرف مادر اسکندر نے ضمیر نامبارک فلوس مین استحکام پایا اور متر صد وقت رہا اتنا بہ اس احوال مین
فیلقوس نے ایک سرہنگ معہ فوج مبارزون کے جہت دفع پسر بادشاہ فیلاطوس کے عصیان و سرکشی کرتا تا نامزد کیا
اور اسکندر کو بنا بر تسخیر ملک براقوس کے باطالقہ شیران بیشہ جلادت ارسال کیا اور فلوس کو کہ تفرقہ لشکر مدت سے مطلوب
اوسکا تھا محقق ہوا اوس جماعہ کو کہ ہلوس فتنہ و فساد در سر رکھتی تھی اپنے ساتھ متفق کر کے بر سر فیلقوس چڑھ آیا اور اوسکو
چپ و راست سے بزخم شمشیر مجروح کیا اہل شہر اور بقیہ لشکر نے آشفتہ ہو کر بادشاہ کو بنم کشتہ اوس مہلکہ مین سے
اوٹھایا اور محل مین پہنچایا اور قضارا اوسی روز اسکندر نے شہر مین پہنچکر صورت حادثہ معلوم کی اور جلدی سے قصر مین جا
جاکر اپنی مانکو دیکھا کہ فلوس اوسکے ساتھ ہم بستری چاہتا ہے ایک طمانچہ اوسکو مارا بنا بر آنکہ مبادا اثر شمشیر اپنی مانکو
استعمال تیغ مین تعلل کرتا تا کہ ناگاہ اوس ملکہ نے فریاد کی اور از روی طعن کہا کہ اگر موجب بنے جمعیتی اور تو تفحص مین ہو
تو مجکو بحیات تازہ کچھ تعلق نرہا جتنا جلدی اس حرامزادہ کے شر سے مجکو بانہ کی بہتر ہے اسکندر نے ایک ہی ضربہ سے
فلوس کو قریب ہلاک کیا اور پہر باپ کے سرہانے آکر اوراوسکو بشرف لقا دزوال پاکر فیلقوس سے کہا اوٹھ
اور اس شمشیر سے اپنے دشمن سے انتقام لے فیلقوس نے اوٹھکر اپنے ہاتھ سے ہم فلوس کو باتمام پہنچایا اور بعد ازان
اسنے طبقات وطوائف امم کو طلب کر کر تا بعداری اسکندر کے حکم دیا اور ارسطو کو بلاکر اسکندر کا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین
دیا اور وصیت بلیغ در باب تربیت پسر بحالا کر جہان فانی سے رحلت کی اور جب اسکندر تجہیز و تکفین اور تدفین
و تعزیت پدر سے فارغ ہوا مجمع خاص مین کہڑے ہو کر کہا ایہا الناس جانو اور آگاہ ہو کہ تمہارے بادشاہ فی
بسا طحیات اوٹھا ڈالی اور مانند سلاطین سابق گذر گیا اور مجکو تمپر کہہ حکومت اور ولایت نہین ہے کہ سلاطین کی
تم مین سے ایک ہون جس امر مین کہ امور دینوی سے متعلق ہو تمہاری مدد اور معاونت کرنیکو حاضر ہون اور اپنی
ہوا و ہوس کو تمہاری رضا پر مقرون رکھا اور کسی امر مین تمہاری مخالفت نہین کرنیکا میرا کلام سنو اور میرا حکم
قبول کرو اور مجکو ناصح امین اور شفیق متین جانو اور یہہ معنی خود زمان حیات والد ما جد مین مجکو معلوم ہوئی ہین
اب اوس شخص کو اپنے اوپر حاکم اور غمخوار سمجھو کہ پروردگار کہ ملائے تر اور عامہ برایا بشفقت تر اور ضعفا اور

مساکین پر رحیم تر ہووے اور قسمت غنایم تمہارے درمیان مین بعدالت و بالسویت کرے اور اوسکو تفاوت تہوات رعایت احوال لشکری اور رعیت سے راجح نہووے اور اوسکے شر سے امین اور بخیر رہ سکو اور یہ وہ خلبہی دور دراز کہ کتب حکمت علمی مین موجود ہے القصہ جب حاضرین محفل نے اسطرح کی باتین اسکندر سے سنین کہ کسی بادشاہ سے نہ سنین تہین بہت تعجب کیا اور کہا کہ تیرا کلام دلپسند ہمنے سنا اور جو نصیحت کہ تو نے کی ہمنے قبول کی اور ہمو رایات و سرور یکو تیری رائے دورین پر تفویض کیا سالہای بے نہایت زمان عز و دولت مین ہمارے درمیان مین مالک اور مسلط رہو کہ ہم سبکو بادشاہی اور رعیت پروری مین تجھسے سزاوار تر نہین جانتے پہر اوٹھکر فور رغبت سے اُسکے ساتھہ مبایعت کی اور اوسکی متابعت ایمان کے ساتھہ موکد کر کے اکلیل شہریاری کو اوسکے فرق ہمایون پر زیب و زینت دی اور اسکندر نے سبکو شمول عاطفت و احسان کر کے با طراف ممالک نامہ بہیجکر خلایق کو بتوحید و یگانگی ایزد متعال دعوت کی اور پرستش اصنام و اوثان سے نہی فرما کر شکرون کے استحضار کے واسطے حکم دیا اور کہا جو کوئی ظلم و شرک اختیار کرے بضرب تیغ تیز و خنجر خون ریز قتل کرین چنانچہ جسنے [illegible] اسکندر منصور اطراف و جوانب سے حرکت مین آئے اور در کرباس گردون اساس مین جمع ہوے اسکندر [illegible] اوس سپاہ کو خلع و تشریفات گرانمایہ مفتخر و سرفراز فرما کر باطلاق مرسومات و عوائد [illegible] حیثیت رخصت دیا کمال سخاوت بادشاہ اور وفور سموہیت اسکی سے اوامر باری تعالی اسنے مشاہدہ کیے کہ عشر عشیر [illegible] کسیکے خیال مین متصور نہوے تہے لاجرم سبکے نفوس و قلوب مین مقرر ہوا کہ ایک امر عظیم اور خط جسیم اوس سے ظہور مین آویگا اور بحکم اسکے کہ ملک عجم دارا ہر سال اسکے باپ سے برسم خراج ہزار بیضہ زرین اپنے خزانہ عامرہ مین منگوا تا تہا [illegible] اسکے قاصد وایلچی بہیجے اور وہ بیضہ معہودہ طلب کیے اسکندر نے جواب مین کہلا بہیجا [illegible] اسکندری کہ انہی دنیا الانسین ہا ہر چہار اوس آوان مین ملوک معتدہ زمین یونان مین تہے کہ ہر ایک لاف آنا و لاغیر می مارتے تہے اسکندر نے باطف و عنف اور وعدہ و وعید سبکو اپنا مطیع و منقاد کر رایات ظفر آیات کو بجانب دیار مغرب حرکت دی اور تمامی اوس مملکت کو حیطہ تسخیر مین لاکر مظفر و منصور معاودت کی اور پہر اعلام ظفر التیام بسوئے مصر افراختہ کیے اور ایک منارہ غایت رفعت مین کنار بحر اخضر پر اپنی ساتوین سال بادشاہی مین تعمیر کیا ولیکن اور کتب تاریخ معتبرہ سے منقول ہے کہ اختراع بنائے منارہ کو عہد اسکندر اکبر مین ہوئی اور بعد مرور دہور کے جو اندراس اوسکی اساس مین عارض ہوا ترمیم اوسکی انہون نے کی چنانچہ تفصیل اسکی

قصہ اسکندر اکبر مین مذکور ہو چکی ہے پھر اوس مقام سے بطرف دیار شام توجہ کی اور وہان سے بصوب ارمینیہ روانہ ہوا
دارا ی ہمدار نے سنے اس خبر سے بے آرام ہو کر اہل طمس کو نامہ بھیجا کہ خبر خروج ذوالقرنین کی کہ طالقیہ چورونکو
ہر جانب سے فراہم کر لایا ہے بمسامع علیہ پہنچی اب چاہیے کہ اوسکے اصحابونکو مع اسلحہ اور ادوات اونکی پکڑ کر دریا مین
ڈالدیا جاہیے اور یہ اوس قوم کو مقید و مغلول میرے پاس بھیجدو کہ قوت و جلادت تمہاری تمام مرتبہ ہے
کہ اقامت اس خبر کی خدمت سے عاجز آوے کیونکہ یہ ذوالقرنین ایک کودک ہی رومی اور حقیر اور تم تاخیر کرنے اس ہم تین
معاف و معذور ہونگے اور اسکندر نے مقام ارمینیہ سے کوچ کر کنارہ اسطوخوس کو معسکر ہمایون کیا اور استماع خبر
ورود اسکے سے اضطراب دارا کو زیادہ ہوا بابرین اسنے اسکندر کو نامہ لکھا کہ دارا ملک الملوک دنیا کی طرف سے
کہ آفتاب سر اسکندر پر چمکتا ہے اما بعد جاننے اور آگاہ ہووے کہ بادشاہ آسمان نے بسلطنت زمین اور
الوہیت ربع مسکون مجکو ارزانی کی ہے اور بفر و رفعت و شوکت اور قوت سپاہی اعوان و انصار مجکو مخصوص کیا ہے
مجھے اسطرح خبر پہنچی ہے کہ تو جماعت دزدان و حرامیان اپنی ساتھ لیکر اور اونکی کثرت سے مغرور ہو کر بالستعانت
اوس جماعت کی طلب تاج و تخت سے تیرے باطن مین رسوخ پایا ہے اور ہماری ملک کا فاسد کرنا اور اہلاک حرث و نسل
تیرے نہاد ضمیر ہوا ہے اور ایسی امر کم خردی رومیون سے غریب و بدیع نہین ہے چاہیے کہ جب ہماری مکتوب کو مضمون
مطلع ہووے اپنی کو سے پشیمان ہو کر ہمان کو پہنچا ہووے ہمان سے مراجعت کرے اور اس حرکت ناشایستہ سے کہ تجھ سے صادر ہوئی ہے
دغدغہ سطوت و سیاست سے اپنی مین نہ آنے دیووے کہ تو اتنک زمرہ اون لوگون مین کہ قابلیت خطاب و عتاب تمہارے
رکھین منتظم نہین ہوا ہے اور رہا ایک تابوت پر زر اور خزانہ کثیر تیرے پاس بھیجا تا کثرت مال و لشکر میرا ان دونونسے
معلوم کرے اور گیند بھی ارسال کی ہے تا ان کھیلونکو کی بچگونی بازی مشغول ہووے ذوالقرنین نے جب نامہ کو مطالعہ کیا
اور اوسکے مضمون پر وقوف پایا حکم دیا کہ اوسکی ایلچی کو پکڑ لاو اور جلادونکو بلاکر بقتل اوس جماعت کی فرمان صادر کیا
ہر چند یہ صورت از روے حقیقت خلاف ارادہ اوسکے تھی اما انہون نے فریاد کی کہ ای شہریار یہ کیا بدعت ہی کہ اوسکی
احیا پسند کرتا ہے اور بامانت ایلچیان حکم فرماتا ہے کہ سوا سطے کہ کسنے سلاطین سابق مین سے سفیرون کو قتل نہین کیا ہے ذوالقرنین
نے کہا کہ تمہارا خداوند مجکو چور کہتا ہے اور بادشاہ نہین جانتا ہے تمہارے ساتھ چورونکے افعال کرونگا پس اس باب مین
اپنے خداوند کو ملامت کرو نہ مجکو کہ تمکو چورون کی بات مین مبتلا کیا اونہون نے کہا ای بادشاہ دارا نے تجکو دیکھا نہین

اور تیری خدمت مین بھیجا اور ہم تیرے پاس ہوس ہوے اور تجکو بحق المعرفت پہچانا اور تیرا کرم جانا ہمپر احسان کیا اور ہماری
جان بخشی فرمائی اب اوسکو تیرے فضل و عدل اور صفات پسندیدہ اور اخلاق حمیدہ سے آگاہ کرین اور استحقاق استحقاق
تیری پیروی ملک کو گواہی دیوین اسکندر نے کہا کہ چونکہ تم بخضوع و تضرع پیش آئے تمہاری استدعای بجا ہے قبول کی
اور استقامت و رگذر کا مقدمہ اور اغماض میرے پر اطلاع پاوے پر حکم کیا کہ انکو چھوڑ دو اور بعوارف بادشاہانہ اور لطف
خسروانہ خوف و خشیت افکار کا ذکر کرکے جواب نامہ دارا مین چند کلمہ اسطرح پر ترقیم کیے کہ ذوالقرنین اوس شخص کے
نزدیک کہ دعوی کرتا ہے بادشاہ بادشاہان ہے اور شکار ہاے آسمانی اوس سے خوف کرتے ہین اور اضافت اہل دنیا
اوسکے سبب سے ہیچ آتا ہے کیسے لایق ہوسکتا ہے اوس شخص کے کہ آدمی ضعیف و حقیر اسکندر جیسے سے ڈرے اور التجا
کرے اور خدا تعالی سے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے جب کہ انسان ضعیف اپکو آلہ جانے اور جنود سموات پر آپکو غالب گمان کرے
ہرآئینہ کہ خشم باریتعالی موجب زوال مملکت اوسکیگا ہووے اور کیونکر خدا تعالی ہوسکیگا وہ شخص کہ مرجاوے
اور گلجاوے اور سلطنت اوس سے جاتی رہے اور دنیا کو اور پاس چھوڑ دیوے اور اسپر مغرور ہوے اور اسکو خدا تعالی
اختیار کیا اور تیرے ملک کی طرف توجہ کی اور مین اوس خدا کا بندہ ضعیف ہون اور ظفر اور نصرت اوس سے
طلب کرتا ہون اور اوسکی رحمت سے امید وار ہون اور اوس مکتوب مین کہ میرے پاس تو نے بھیجا ہے تمام اپنی حشمت
تو نے مجھ پر ظاہر کی اور مجھ سے ڈرایا اور گمان کیا اور تابوت پر زر اور خزانہ کا ذکر کیا کہ تو نے ارسال کیا ہے اپنی سعادت پر
بھروسہ کیا اور مال پر جو دولت کا ہے کہ پھر دولت نہ ہوگی اور ملک اور سلطنت اور امانت تجھ سے
قتل کرونگا اور کہی اس امر پر دال ہے کہ پیدا کرین اور کرہ خاک تمامی میرے نائبون کے تحت و تصرف مین اور ملک
اور کوے دولت مین لیجاؤنگا اور تابوت پر زر کہ ایک خزانہ ہے تیری غرانون سے اسی بات پر دلالت کرتا ہے
کہ تیرے خزانے میری تحویل مین آوین اور کنجد اگرچہ تعداد مین بہت ہین لیکن ہنگام پیسنے کے نرم ہین اور
منجملہ ماکولات سے ہین اور اونمین نہ انبساط ہے نہ انقباض یعنی نہ انکے کھانے سے طبیعت خوش ہوتی ہے
اور نہ کراہت کرتی ہے اور مینے ایک پیمانہ رائی کا تجکو ارسال کیا ہوتا اوسکا ذائقہ اور لذت تجکو معلوم ہووے
اور جان کہ تو نے اپنی علو نفس مین غلو کیا اور بسطوت سلطنت مغرور و مشغول ہوا اور دعوی زمین کی خدائی
کیا اور علم آتا رکیم الا علی کا بلند فرمایا بصنعت ایزد جل جلالہ امیدوار ہون کہ اللہ تعالی تیری دعوی تکذیب

عالمیان مقرون فرماوے اور جسقدر کہ تونے اپنی رفعت بیان کی مجکو ذلیل کریگا اور مجکو تجہپر غالب کردانی کہ اعتماد اور بھروسا
اوسپر ہو والسلام ۱۲ اور نامہ سمیت ایلچیونکو تفویض کیا اور وہ مال وزر کہ دارا نے بھیجا تہا اونکو انعام کرکے رخصت فرمایا اور
آپ بجانب آذربایجان متوجہ ہوکر گماشتہ دارا کو اوس دیار سے بیدخل کرا وسکا اکثر لشکر قتل کیا اور ولایت آذربایجان سے
سپاہ بجانب گیلان لیکر اوس بلاد کو مسخر کیا اثنای اس احوال مین سنا کہ والدہ ماجدہ نہایت علیل و مریض ہے
بنابر اینکہ گیلان سے بطرف ماقدونیا مراجعت کی اور بعد از صحت مادر پہر لشکر کشی کرکے ایک شہر کی بابر شہر ہاے
دارا سے نزول کیا کیونکہ اہل شہر نے دروازہ بند کرکے طریق آمد و شد مسدود کیا تہا حکم کیا کہ اوس شہر مین آگ لگاکر
آدمیون کو قتل کرنی شروع کی اور امان مانگی اور کہا کہ موجب اغلاق ابواب خوف احراق سے ہے آتش دارا سے
بسبب عصیان اور بنابر مقابلہ کی تیرے ساتھ اسکندر نے کہا کہ دروازی کہولدو کہ جب تک خدائی غزوجل مجکو دارا پر
ظفر نہ بخشیگا شہر مین نہین جاونگا اور وفائی عہد اور کردار نیک میری وہ جماعت کہ سر رشتہ اطاعت میری مین لائے
ہین اور بانہ دائرہ محبت داخلاص میرے مین رکہا ہے جانتے ہین بمجرد سنتے اس کلام کے اون لوگون نے فی الحال
دروازے کہولدیے اور طرح طرح کی کہانے اور میوے باہر حاضر کیے اور اسکندر نے وہان سے حرکت مین آکر
بجانب فارس توجہ کی اور دارا بھی مع ایک لشکر کے کہ اوراق اشجار سی فزون تہا مقابلہ مین آیا اور اسکندر نے
حکم دیا کہ شب سیاہ بمقابلہ مردان سنگین دل آہن پوش آراستہ ہوین چنانچہ دونو لشکر مثل دریاے اخضر موج
مین آئے اور بیان دو کوہ فولاد ایک نے دوسرے پر حملہ کیا اور ہواے رزمگاہ گرد سیاہ سے سیاہ ہوئی اور
بسبب آواز کوس اور دم ناے روین سے بحیواے ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم کا حجاب شبہ چشم تماشیان کے
روبرو سے اوٹہا لیا اور حقیقت لگا و السموات تتفطرن دلون پر کہلی اور سرداران روم مقابلہ مخالفین مین باستظہار نصر
من اللہ و فتح قریب کا کوشش مین آئے اور آتش حرب مشتعل ہوئی اور ابر برق شمشیر سے دلون سے خون برسنے لگا
اور خنجر زمرد پیکر اجساد دشمون سے آب شنگرف نکالتا تہا بیت نوک ناوک چو عقل در تک و پوی ۱۲ از درون دویدہ غم
جو ئی اور اوسوقت سے کہ خنجر سیارگان اس قبہ زبرجدی اور خیمہ زنگاری پر بعد استوا اپنچا تہا اوس ساعت کہ سر بافق
غربی کہینچا اور پیک نور بخش روز تارہاے زلف معنبر شب مین نہان ہوا یعنے دوپہر سے شام تک طرفین سے نادرہ قتال انتہا
پاکر زبانہ نادرہ حامیہ سی حکایت کرتا رہا اور زمین کرو فریادہ وسواری نفیر اذا زلزلت الارض زلزالہا بلند کیا اور

زبان تیغ یعنی ضرباً بالسّوق والاعناق بیرہان ساطع اوا کیا کی اور صحن صحرا اجزا اور اعضای کشتون سے ناپدید پدید ہوا اور ہر
دبخارہ خون بہ پشت سمک اور روے سماک پہنچی مثنوی چو دریاے خون شد ہمہ دشت و راغ +

جہان چون شب و تیغہا چون چراغ ازآواز اسپان و گرد سیاہ
ہوا گشت چون روی زنگی سیاہ فرو رفت و بر رفت روز نبرد

بماہی نم خون و برماہ گرد + آخرالامر بیشتر سرداران شکر اور رؤسا اور اصحاب دارا بہ تیغ و تیر خنجر و شمشیر
مارے گئے اور جیب خسرو عجم اور وارث ملک فریدون وجم نے اسطرح پر حال دیکھا باطاقت خواص ہزیمت اختیار کی
اور تمام اسباب اور بہتیارا و خزاین بیشمار کہ ذوالقرنین کو اوسکے کثرت سی ڈراتا تھا چھوڑ دیے اور زن و دختر
اور پسرا اوسکی اسیر و دستگیر بنجہ تقدیر کے ہوئے اور دارا اوس ہزیمت مین ایک نہر یکہ ظاہرا اوسکا بردوت
سے قرہ یعنی یخ بستہ تھا پیادہ اور تنہا اوسپر سے گذر گیا اور بقیۃ السیف عقب اوسکی بروی یخ روان ہوے
اور یخ انکی ثقل و گذر کی تاب نہ لاکر پگھل گئی اور اکثر لشکر اسکا اوسمین غرق ہوگیا اور دارا جب اپنی دارالملک مین
پہنچا بتدبیر کار خود مشغول ہوکر قرین صلاح و استصواب اسطرح جانا کہ بتواضع اور تذلل پیش آوے کیونکہ جانتا تھا
کہ اسکندر اخلاق کریمہ اور اوصاف جمیلہ کے ساتھ متصف ہی اور اوسکی رائی نے اس امر پر قرار پکڑا کہ بسبیل
استعطاف اسکندر کو نامہ لکھی چنانچہ اسنے مضمون اوس نامہ مین رہائی زن و پسر و دختر اپنی کی التماس کی مشروط باسکے
اس امر کے کہ جو کچھ خزائن آبا و اجداد اور گنجہاے خاصہ اوسکی کہ فارس مین موجود ہین تسلیم و تفویض کرے اور ذوالقرنین
نے نامہ کو مطالعہ فرما کر عنان عزیمت بطرف دارا معطوف کی اور خسرو ایران نے شہریار مملکت ہندوستان سے
ملتجی ہوکر مدد چاہی علی القور ہندی نے سرداران مرزبین کو با چندین ہزار سوار و پیادہ صف شکن و مرد افگن مدد کے
واسطے بھیجا اور میان فریقین محاربہ واقع ہوا کہ جنگ اول اس جنگ سے بیشتر کبھی معلوم ہوئی تھی عاقبۃ الامر
دو شخصون نے دارا کے نزدیکیون سے از روے لؤم طینت اور رقت و فا اسکے مارنے کا قصد کیا اس تصور
و خیال سے کہ اسکندر کے نزدیک کچھ تقرب حاصل ہووے مصرع زہی تصور باطل زہی خیال محال +
اور دارا نے قبل از استعمال سیف و سنان عزم کرنے اون بدانندیشون پر اطلاع پاکر اون دو نوبدکیشون سے
اوس باب مین عتاب فرمایا اور جو کچھ اپنے بزرگون کے احسان و انعام کہ اونپر مبذول رکھی تھے یاد دلوا کر کہا کہ میرا

قتل بنابر تقرب ذوالقرنین وسیلہ نکرو کہ وہ بادشاہ ہی اور سلاطین ہر چند کہ باہمدگر دشمن ہوتے ہین کشندہ بادشاہ کو مارڈالتے ہین اور
قاتل شہریارون پر ایسا جائز نہین رکھتے مگراون دو غداردن نے زخم شمشیر آبدار سے اوسکو پشت باد پاپر سے خاک پر گرادیا اور
اوسکی روح کے نکلنے سے پہلے اسکندر بسر وقت دارا آپہنچا اور گھوڑے پر سے اوترا وہ سر کہ کل سرداران اکلیل تاج
خوار و ذلیل دیکھا تو اوسکو اوٹھاکر اپنے زانو پر رکھا اور گرد اوسکے مونہہ پر سے جھاڑی اور ہاتھ اوسکے سینہ پر رکھکر رویا
اور کہا ای بادشاہ اگر تو دلمین ہراس نہ رکھے اور بسر اوٹھاوے سوگند بخدای آسمان وزمین کہ تیرا ملک تجکو تفویض کردون
اور سب خزائہ واموال تیرا واپس کردون اونہہ اور احوال گذشتہ یاد نکر اور حلول بلا مین جزع نفرما کہ بادشاہ ہنگام نزول
حوادث سب لوگون سے صابر ہوتے ہین اور تجکو آگاہ کرتا ہون کہ یہ حرکات تجھ جیسے بادشاہ کے حق مین کس سے صادر ہوئی
تا شرط انتقام اوس سے بجالاؤن دارا نے دست اسکندر کو بوسہ دیا اور رویا اور کہا ای ذوالقرنین کسی طرح سے تجھ سے تجاوز نکرونگا
اپنے مین راہ ندے اور باب بادشاہی مفروز نمود اور تفویض کیا کہ دنیا نے میرے ساتھ کیا کیا ہے اپنی اوپر ہر اسان نہین
اور اقبال دنیا پر اعتماد نہ کرا اور بندہ روزگار اور تقاضای احوال سے غافل نہو کہ حوادث زمانہ کسیکو ایک حال پر نہین
چھوڑتے اور فرط عاطفت اور کمال مرحمت پر یہ امید دہی کہ وہ الدہ میرکو بجای مادر اور منکوحہ میرکو بمنزلہ خواہر جانے
اور دختر میری روشنک کو اپنی حبالہ عقد ونکاح مین لاوے اسکندر نے قبول کی بعد ازین دارا شروع

وی چند شہر دونا چیزشت	لمنہ ہمان گفت کہ نیز شد

اور ذوالقرنین نے اوسکو تک دیبا سے غسل دلواکر اور جامہای فاخرہ پہنا کر تابوت زرین سے کفن کرا کر ایک تابوت مین
کہ مرصع باصناف جواہر ثمین تہا رکھوا کر بیت المقدس پہنچایا اور دس ہزار سپاہی شجاع کہ اسکے جنازہ کے اور دس ہزار پیچھے اور دس ہزار
بیمین اور دس ہزار دہنے بائین اور اسکندر بعد سرداران ارمنیان وفارس چلا اور اوسکو فراخور بادشاہان
ذوی الاقتدار ایک سہ خانہ مین خاک مین سپرد کیا اور جب ذوالقرنین سے فراغت پائی اور اون بدبختون سے
کہ اپنی مخدوم کے قتل پر اقدام کیا تہا عرقہ دارا پر اپنی کرد دہ دارین وہان استادہ کر کر برابر یکدگر دونون کو لٹکا دیا
اور پسر یونکو فرمایا کہ یکان یکان دونو داروں کے درمیان مین سے گذرین اور روشنک کو سلک ازدواج مین کھینچا
اور ملک فارس بہ برادر دارا ارزانی کیا اور نفوذ نفر حکام پر کہ اونکو ملوک طوائف کہتے ہین حاکم اور فرمان روا کیا اور
کتب علم طب اور نجوم اور فلسفہ اوسکے اشارے سے زبان فارسی مین بلغت یونانی سے نقل کر کر اوس ولایت مین لیگئی

اور سلت جوس کے سنتے ہی کتابین جلا دین اور انکے ذخیرہ کو خراب کروا کر دانش پذیر حکیم کے علما کو جلا وطن کر دیا اتنای اس حال مین اسکے
مان کے پاس ایک نامہ پہنچا مضمون نامہ یہ کہ روشیا کی طرف سے اسکندر ضعیف کو کہ بقدرت باریتعالی دشمنون پر استعلا اور
انکے ملکت پر استیلا پایا معلوم ہو وے کہ ای فرزند عجیب اور تجربہ سے پر ہیز کر کہ یہ دو صفتین حکم آسمان پر سے زمین پر لاوین گی
اور بخل و متابعت ہوا اسی جہت فرمایا کہ صفات تملک سے ہین اور مال و منال کہ اون بلاد مین تصرف مین لایا ہے ایک سوار تیز رفتار کی
مصحوب جلدی میری پاس بھیجدی اسکندر نے مکتوب نامہ کو پڑہا تمام حکما کو جمع کیا اور اس امر مہم سے کہ آخر مکتوب مین لکھا تھا
استفسار کیا تمامی ارباب کیاست بیخبر معترف ہوے اسکندر نے ایک کاتب سے تمام خزانہ اور محالات کہ اون مواضع مین اموال
بیشمار بودیعت رکہا تھا ایک طومار مین مفصل لکہوا کر اور ایک شخص کو تفویض فرما کر حکم دیا تا بارہ تیر تک ماہ مون نورد پر سوار ہو کر
طومار مذکور یونان مین اسکے مان کے پاس پہنچا دیوے مجموع علما اور فضلا نے سرعت فہم اور حدت طبع ذوالقرنین سے متعجب ہو کر
اسپر آفرین و مرحبا کہا اور اس اثنا مین اسکندر نے غریب عجیب ایک شہر عظیم بنا کیا اور ہر ولایت مین سے ایک جماعت کو حکم دیا تا وہان
جا کر متوطن ہو وین اور اوس بلدہ کا مرجالوس نام رکہا اور وہ مرو کے مشہور ہوا اور کہتے ہین کہ ہرات اور سمرقند بھی اسنے بنائی ہین
اور بعد از فراغ ان امور کے عازم دیار ہند ہوا اور پس از قطع راہہای صعب اور کوہہای دشت قریب ارالک فور ہندی
پہنچکر اسکو نامہ لکہا مضمون یہ کہ فرمان فرماے ولایت ہندوستان معلوم کرے کہ مالک الملک تعالی و تقدس ذاتہ آ
[illegible]
کی اور تالیف تقلیب [illegible] سرعت اور حسن رعایت ہمارے تفویض فرمائی اور در جہ طالع ہماری کو
از روی رفعت باوج سپہر بریں اور اعلی علیین رسانیدا اور گردن کشان کیتی کو در ربقہ مطاوعت ہماری مین لایا اور اہل کفر و عصیان
اور ارباب تجرد و طغیان پر ہمکو استیلا عنایت فرمایا اب مین تجکو وصیت کرتا ہون بالبعودیت پروردگار عالمیان اور آفریدگار
انس و جان اور پرستش غیر اوسکے سے غایت الاوہ و تولیت بنادہ منع فرماتا ہون سوا اسکے کہ سزاوار پرستش غیر خدا
بے ہمتا نہین جانتا ہون اور کسیکو سواے اوسکے تعالت صفاتہ و تنالت عطیاتہ مستحق عبادت نہین پہنچانتا ہون میری نصیحت
بگوش رضا اصغا کر اور اون بتون کو کہ انہا معبود بنا کر گھر و خزانہ انکی خدمت مین در باختہ و پرداختہ کیا ہے میرے پاس بھیجدے
اور متقبل باج اور متکفل خراج ہو وے [illegible] بعود کی کہ پوچا ہون کہ آتش خشم اپنی روشن کر کے تمام ربط
و بایس مملکت تیرہ بجلا دونگا اور تخریب بلدان تیری مین وقیتہ نامرعی نہوے ڈونگا میری بات سن اور جادہ صواب سے

حضرت نبوا و عافیت کو غنیمت جان اور کوئی نعمت اسکے برابر نہ پہنچان کر قطع جیب یہ نامزد ذوالقرنین دارای ہند کو پہنچا
مثل عادت دولت بر گشتگان سر خط فرمان سے پیچ کر قدم بادیہ خذلان مین رکھا اور ایک جماعت خاط مفرون و بضاعت تحکم
زبان پیرا کر قاصد کو بھیر دیا ذوالقرنین بعد از استفارہ و استخارہ مستعد مقابلہ فور بہندی ہوا اور بنیاد عنایت ملک عقوبہ کی
اوسکی طرف روان ہوا اور فور نے اوسیوقت پیلان جنگی اور سباع مقاتل مراد بار سے بہادر محاربہ اسکندر کے
روانہ کیو مشاہدہ اوس مقام ہولناک سے کلیہ تغیر اور تمکن خاطر پاک اور آئینہ صاف اسکندر مین عارض اور عاید ہوا
کہ جنگ ہندیونکی ساتھ کس نسق کی شروع کرے اور صولت پیلان کوہ شکوہ اور صدمہ سباع صدمہ کو کیونکر اپنی شجاع
و لشکر سے دفع فرماوے اس باب مین عقلا اور حکما اور ارباب خرد اور اصحاب تجربہ کے ساتھ تبادل مشورہ بجا لایا کسی سے
جواب شافی نپایا آخر الامر ملہم صواب نے بفحوا توفیق ارزانی فرما کر اوسکو اس امر پر آمادہ کیا کہ اسنے جمیع صناع اور استادان
چابک دست کو جمع کر کر حکم دیا کہ چوبین ہزار صورتین مجوف لوہی اور تانبی اور فلزات سے اماده و مرکب کین اور سبکو بصورت
مردان جنگی آراستہ کیا اور اجواف اون اشکال کو ہیزم اور رسال سے پر کیا اور بہنگام اشتعال نائرہ قتال اونمین آگ دی
اور فور نے مع سرداران لشکر ہند اور پیلان کوہ اندام اور دو پلنگ و شیر غاب کے بجانب ذوالقرنین حملہ کر کے افیال و سباع
خراطیم اون تماثیل مین مستحکم کیے جب حرفت نارا اون عاریون تک پہنچی بھاگے اور سپاہ روم نے بضرب شمشیر آتشبار ایک
جماعت تا معدود متخالفین دین مین سے پشت زمین سے روے زمین پر گرائی اور فور نے بسوی شہر تحصن و پناہ پکڑا کہ
دوسرے روز اطراف مملکت ہندوستان سے ایک خلق بیکران انکے پاس جمع ہوئی اور بیبا ستظہار اور اعتضاد
انکے دوبارہ امقام قتال و جدال مین آیا چنانچہ مدت نیمروز تک بازار ان طرفین نے باستعمال سیف و سنان سرہای بیشمار
بدن سے جدا کر کے ایک نے دوسرے کیسینہ کو چیرا اور ایک جماعت انبوہ یونانیان اوس روز معرکہ مین بسفر نصرت اثر اسی
ورد انہ ہوئی اور ذوالقرنین صورت واقعہ کو مطالعہ فرما کر متفکر اور متاثر ہوا اور آخر الامر ملتجی درگاہ دولت و اقبال خود کو پیغام
بھیجا کہ یہ کیا ہمت و شرف ہی اوس بادشاہ کو کہ حدوث حادثہ مین اپنے لشکر و حشم کو ورطہ تلف و ہلاک مین ڈالے اور حال انکہ
وہ بانفس خود تنہا بے معاونت تنہا اوسکے دفع پر قادر ہو و سے غرض اس شخص سے یہ کہ اگر تو اتفاق کرے تو مین اور
تو بے مظاہرت غیر و اس مبارزہ اور مقاتلہ کو منقطع پہنچا دین اور اون بیچارونکو کہ بنا بر سطوت میری اور تیری اپنی نفوس
نفیسہ کو معرض فنا اور زوال مین ڈالتے ہین اس بلا سے چھوڑا دین فور نے اس التماس سے بہت تعجب کیا چونکہ یہ ایک

خلقت عظیم اور ایک ہیکل جسیم رکھتا تھا اور اسکندر اسکے پہلو مین کامل صغیر و حقیر معلوم ہوتا تھا لاجرم فورنے ملتمس شاہ روم
قبول کیا اور قرار روز تن تنہا مانند شیر ژیان میدان مین آیا اور ذوالقرنین بھی مثل ببر دمان اسکے برابر حاضر و موجود
ہوا اور دونو بادشاہ نے اسباب محاربت کو ساز دیا اتنا مین کہ دردارین فور کے کان مین اسکے لشکرگاہ مین سے ایک آواز
ہایل کہ درحقیقت ندای اجل اسکی تھی پہنچی تو اوس طرف ملتفت ہوا تا معلوم کرے کہ سبب بانگ بلند ہنگام کیا ہے
اور صاحب آواز کون ہی اسکندر نے اوسکی یہ غفلت غنیمت جانکر ایک ضرب شمشیر سے اوسکو گھوڑی پر سے
گرا دیا اور آپ اپنی باد پا پر سے اوتر کر اوسکی چھاتی پر ہو بیٹھا اور خنجر کین سر بریدہ اوسکا مرکب بدن سے جدا کیا
فریاد نہاد ہندیون سے باوج کیوان پہنچی اور غایت تاسف و تحسر سے دل مرگ پر گھبرا مستعد جدال و قتال ہوئے ذوالقرنین
نے انسے پوچھا کہ ہرگاہ سایۂ عاطفت و احسان قوم تمہارے سر سے دور نہ ہوا پر اس حرکت ناشایستہ کا باعث کیا
ہندیون نے جواب دیا کہ تو گمان نکرنا کہ ہم بادہ و اغنیا رنگ و جدل سے باز رہین گے جب تک ہماری بدن مین
ایک رمق جان باقی ہی جنگ سے چنگ باز نہ کرین گے اور بیدار دہ ہین کہ حرب سے کسیطرح رو گردان نہوین
اور پشت اسپ پر دا عی اجل کو لبیک کہین اور تجکو اپنا قتل برسالگرین اسکندر نے کہا کہ مین بایفای عہد اور صحت
پیمان جہانمین مشہور ہون اور خلف وعدہ اور نقض میثاق سے بغایت دور ہون جو کوئی حرب سے دست کش ہو کر تقاضا
فرمان برداری مین آوے بجان و مال تجھے ایمن ہو دے مخالفون نے قول شاہ پر اعتماد کیا اور بقدم تذلل
و تملق پیش آئے اور بلطایف ادب و ثنا مفتخر و سرافراز ہوئے پھر ذوالقرنین نے فور کو بلطف تمام اوس روش پر
کہ اور بادشاہون کے ساتھ ملاطفت و ترحم کیا تھا دلاسے دین پر سر اوٹھا کر شکم خاک مین رکھا اور گنج و اسلحہ اوسکا
مع اور اجناس کے کہ ممالک ہند مین پایا اپنے حوزہ اقتدار مین لایا پھر ہمکی طرف توجہ کی کیونکہ صیت کثرت علم اور
انقطاع انکا زخارف دنیا سے بمسامع علیا اسکی پہنچا تھا اور پیراہن نے اسکندر کے آنے سے خبر پاکر ایک نامہ اسکے
پاس بھیجا مضمون یہ کہ اگر غرض شہریار ہماری پاس آنے سے ہمارا مال و اسباب لینا ہی تو ہم فقیر و مساکین ہین کیونکہ
خوراک ہماری بجز گیاہ اور پوشاک ہماری غیر از جلود حیوانات کچھ نہین ہے اور اگر مقصود علم و حکمت ہی تو اوسکی
طلب مین یہ تمام حشمت و شوکت کس کام آویگی اسکندر نے انکا نامہ پڑھ کے بتوقف لشکر فرمان دیا اور آپ ساتھ
ایک طائفہ خواص کے انکے دیکھنے کے واسطے گیا دیکھا کہ ایک قوم ہی تمام غریب و مساکین کہ مسکن انکے مداخل

جبال اور مغارات ہین اور جو رو بچہ انکے جنگلون مین جانورون کے ساتھہ مشغول جب اسکندر مجلس برا ہمہ مین گیا اور درمیان اسکے اور اوس طائفہ کے مباحثہ بسیار اور مناظرہ بیشمار واقع ہوا ایک نے دوسرے سے تفتیش قوانین علمی اور مسائل حکمی کی ذوالقرنین نے انکے اطوار پسند کرکے اور ساتھہ فضیلت اوس طبقہ کے معترف ہوکر کہا کہ جو کچھہ برا ہمہ مال و اسباب سے چاہین حاضر و موجود ہے انہون نے کہا کہ ملتمس قدرت و سلطنت تیری سے سوای بقای سرمد اور عمر مخلد کچھہ نہین ہے اسکندر نے جواب دیا کہ یہ ایجاز اس مطلب مقدور بشر سے خارج ہی کیونکہ جو کوئی ایک نفس اپنی نفس نفیس پر زیادہ تر کے بقای سرمد و عمر مخلد کیونکر دی سکی ہے انہون نے کہا کہ ہرگاہ بادشاہ کو محقق ہے کہ ہر کمال کو زوال اور ہر دولت کو انتقال ہی پھر کسواسطے عزم بقتل عباد اور تخریب بلاد اور جمع کنوز و اموال کہ آخر کسی ناکام پاس چھوڑ دینا چاہیے ہمدستان ہوتا ہی اسکندر نے جواب دیا کہ مین مامور یہون از حضرت عزاسمہ باظہار دین قویم اور تتبع صراط مستقیم اور قتال اہل جحود و انکار اور منع و زجر فجار و اشرار اگر حضرت آفریدگار کی جانب سے مین ساتھہ اس امر کے مامور نہوتا ہرگز اپنی گھر سے قدم باہر نہ نکالتا لیکن مین بحکم احکم الحاکمین مطیع و فرمان بردار اور اوسکا جلت کلمتہ تا وقت حلول اجل بہ نفاذ رسان اور جس طرحسے کہ آیا ہون اوسی طرح دنیا سے باہر جاؤنگا اور ذوالقرنین نے بعد از امتثال ان محاورات کے برا ہمہ کو وداع کیا اور اپنے لشکر مین پھر آیا اور یعجی کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ جب ذوالقرنین فور پر غالب آیا اسنے سنا کہ اقصای بلاد ہند مین ایک بادشاہ ہی کہ تمام باحکمت و سیاست اور انصاف و دیانت ملک آباد رعیت معمور یعنی جسطرحسے کہ لشکری اور رعیت کو مضبوط کیا قوای شہوی اور غضبی کو بھی بحکمت و ریاضت مسخر اور رام اور اپنا کیا ہی اور قریب تین سو برس کے اوسکی عمر مین سے گذرے ہین اسکندر نے اوسکی جانب قاصد روانہ کیے اور پیغام بھیجا کہ جب میری فرستادی تیری پاس پہنچین اگر تو کہڑا ہو تو بیٹھا نہین اور اگر پیادہ مین ہو تو بتعجیل تمام آیکو میرے پاس حاضر کرو والا اثر غضب سی تجکو بھی وہی پہنچیگا کہ سبب شہرون ہند کو پہنچا ہے القصہ اسکندر کی ایلچی بارگاہ شہریار کشور ہند مین آئے اور کید نے انکی تعظیم تمام فرمائی اور ذکر اسکندر کو بعنوان ملک الموت زبان پر جاری فرمایا اور قاصدونکو بتشریفات فاخرہ دیکر رخصت کیا اور کہلا بھیجا کہ مجکو اس مدت مین اتنی چیزین حاصل ہوئی ہین کہ خزانہ خیال کسی بادشاہ مین متصور نہین ہوئین از انجملہ میری محل سرای مین ایک مادہ ہی کہ حسن رخسار اوسکے سے آفتاب خجل اور لطافت رفتار اوسکے سے سرو دان پای در گل ہی اور میرے پاس ایک فیلسوف ہی کہ جو کچھہ تو اپنی ضمیر بے منت مین سوال گذرانے تجکو بتا دیوے اور میری پاس ایک طبیب ملازم ہی کہ حفظ صحت مین بیمثل اور ازالہ مرض مین درجہ علیا

رکھتا ہے اور میرے پاس ایک قدح ہی کہ اگر اوسکو پر آب کرکے سب خلایق اوسمین سے سیراب ہو جاوی اور وہ اوسیطرح بحال خود رہوی یہ سب چیزین کید نے پیشکش کین اور کہلا بھیجا التماس کرتا ہون کہ شاہ جہانیان بواسطہ کبر سن اور ضعف شیخوخیت کے مجکو حرکت سے معاف رکھی اور اگر میرا عذر مقبول رائے جہان آرائے نہو وے تو سر آنکھون سے خدمت اشرف مین حاضر ہون **القصہ** جب جواب کید اسکندر کو پہنچا بہت تعجب کیا اور کہا ایسی چیزین مانند عقاقیر کیمیا کے نایاب ہین اور ایک جماعت کو حکما اور فضلای یونان مین سے تعین فرمایا کہ کید کے پاس جاوین اور شرائط تفحص بجا لاوین جو کچھ شاہ ہند کہتا ہی اگر مطابق واقع ہو اور اوسکے سخن مین کچھ مکر و کید نہین ہے کید شاہ کو توجہ ملاطفت سے معاف رکھکر اون اشیا کو بپایۂ سریر اعلی پہنچاوین والا بذات خود اوسکو بعزت علیا حاضر کرین حکما اور فضلا متوجہ دار الملک کید ہوے اور بعد از قطع منازل و طی مراحل بمقصد وصول راہ پاکر اور تخت گاہ ملک ہند مین پہنچکر اوسکی مجلس مین حاضر ہوے اور کید نے انکو بحرمت تمام منزل لایق مین اوتارا اور تیسرے روز ایک بڑی محفل ترتیب دیکر بحضور فیلسوفان یونان و روم اور حکمای دیار ہند و آن مرز و بوم فرمان صادر کیا اور طبقہ اولی کو یمانب دست راست بہایا اور طائفہ ثانیہ کو جانب چپ جا دی اور جب مجلس منعقد ہوئی و انشوران ہر دو کشور مسائل علمی اصول فلسفہ اور حکمت سے درمیان لائے اور مناظرہ اور مباحثہ عین الفریقین حد تطویل کو پہنچا تا انکہ حدیث رسولان سنجر بادشاہی موعودہ ہوئی اور بادشاہ نے بایفای وعدہ قیام فرما کر سبکو تسلیم فرستادگان ذو القرنین کیا اور مطایا و اثقال اوس جماعت کو تفالیس اقمشہ اور ظرائف امتعہ بلاد ہند سے گران بار کرکے رخصت انصراف ارزانی فرمائی اور حکمای روزگار نے بارگاہ کیوان اشتباہ ذو القرنین مین حاضر ہو کر وہ چیزین گذرانین اسکندر بعد از تماشای گلشن جمال دختر با متحان فیلسوف دانشور مشغول و مصروف ہوا کہ ایک قدح پر از روغن اوسکے پاس بھیجا اور فیلسوف نے بعد از تامل اوس قدح روغن مین ہزار سوزن گرو کرکے پیش اسکندر واپس روانہ کیا اسکندر نے اون سوزنون کو نکلوا کر اور ایک کرہ بنوا کر فیلسوف کے پاس پہر بھیجا اور فیلسوف نے بعد از تدبیر اشارہ کیا کہ اوس کرہ کا آئینہ ترتیب دیکر مجلس ذو القرنین مین لیگئے جب اسکندر نے اون آئینہ کو روشن دیکھا ایک طشت پر آب طلب کیا اور آئینہ کو اوسمین رکھوا کر حکم دیا طشت کو مع آب اور آئینہ کے کہ اوسکی تہ مین قرار پکڑا تماشا منظور نظر حکیم کیا اور فیلسوف نے اوس آئینہ کا ایک مشربہ بنا کر اور طشت پر آب مین رکھکر اس طرح کہ وہ مشربہ بر روے آب طواف کرتا تھا اوس طشت کو مع مشربہ کی اسکندر کے پاس روان کیا اسکندر نے اوس مشربہ کو خاک سے بھر کر حکیم کے پاس بھیجدیا جب نظر فیلسوف خاک پر پڑی رو دیا اور بہت جزع

وقرع کی اور اظہار حزن واندوہ اپنی نفس پر کرکے غصہ مین آیا اور روے بسوے آسمان لاکر بتوبہ و استغفار مشغول ہوا
اور ایلچی کو اشارہ کیا کہ طشت اور مشربہ بادشاہ پاس لیجاوے رسوا نے بموجب فرمودہ فیلسوت اوسکو ذوالقرنین کے
پاس پہنچایا اور اسکندر صورت حال سے متعجب ہوا اور کسینی اس امر پر اطلاع پائی دوسرے دن ذوالقرنین نے باحضار عمادہ
اور ارکان دولت اور اعیان حضرت فرمان دیکر حکم دیا کہ فیلسوف ہندی کو کہ اتنک اوس سے ملاقات نہین ہوئی حاضر کیا چاہیے
اوسیوقت ہانون ہانتہ فیلسوف کو حاضر لائے حکیم کو اسکندر نے بلند قامت اور قوی ترکیب بکیفہ کر خیال کیا کہ یہ صورت حکمت
کے ساتھ کچھ نسبت نہین رکھتی اور اگر ایسے شخص کے ساتھ حدت ذہن اور سرعت فہم یار ہووے تو بگانہ روزگار ہوجاوے
اور فیلسوف نے اس معنی کو سمجھ کر انگشت سیابہ اپنی مونہہ کے گرد پھیرا کر ناک کی بیخ پر رکھدی اسکندر نے اس حرکت کا سبب
دریافت کیا فیلسوف نے جواب دیا کہ بنوز فضل وکیاست اور ضیای طبیعت و فراست جو کچھ کہ بادشاہ نے بہ نسبت میرے
خاطر مین گذرا تھا دریافت کیا مینے اور یہ فعل اس امر پر اشارہ ہی کہ جسطرح ناک مونہہ پر ایک ہی اسیطرح مین بھی عرصہ آفاق
بیمثل و یگانہ ہون اور بتخصیص دیار ہند مین اپنا شبیہ و نظیر نہین رکھتا ہون اسکندر نے کہا کہو کہ مقصود میرا ارسال قدح روغن
اور غرض تیرے ادخال سوزن سے کیا تھی فیلسوف نے کہا کہ مجکو مشاہدہ ظرف پر روغن سے ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ
فرماتا ہے کہ دل میرا اس مرتبہ علم وحکمت سے مملو ہی کہ جسطرح یہ قدح کسی چیز کی گنجایش نہین رکھتا اسیطرح میرے دل مین بھی
مسائل علمی اور حکمی کی گنجایش نہین ہے مینے بخلاف ازین سوزن اشارہ کیا کہ یہ رکھتا ہی کہ مع ذلک اور معلومات سابقہ
امور مخزونہ بادشاہ کے جمع ہوکر صفحہ ضمیر انور پر مرتسم ہوجاوین جیسے کہ یہ سوزن یہان بدقت اس قدح مین جا نہ پاتی ہی پھر
پھر اسکندر نے حقیقت کرہ اور آئینہ سے سوال کیا فیلسوف نے جواب دیا کہ معائنہ کرہ سے مجکو ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ
دعوی کرتا ہی کہ میرا دل سنگ وماد اور کثرت اقدام سے امور سیاحی مین مثل و مانند اس کرہ کے سخت و محکم ہوا ہے
اور قابل ورود مسائل حکمت کے نہین رہا ہی مینے بتانے آئینہ سے بادشاہ کو آگاہ کیا کہ آہن ہرچند صلب و مستحکم ہی لیکن
کیفیت ایسا ہوجاتا ہی کہ نہایت صفائی سے مجموع جواہر و اجسام اوسمین معلوم ہونے لگتے ہین پھر ذوالقرنین نے دیوجہا
کہ مقصود میرا طشت مین آئینہ رکھنی سے اور مطلوب تیرا اوس مشربہ سے کہ یہ سراب طوفت کرتا تھا فیلسوف نے
کہا کہ مطلوب ملک یہ تھا کہ جیسی آئینہ دفعتاً آب مین بہہ جاتا ہی ایسا ہی زندگانی مختصر بہ نہایت کو پہنچتی ہی اور علم کثیر وقت
قلیل مین نہین حاصل ہوسکتا ہی اور مقصود میرا بنانے مشربہ سے یہ تھا کہ جیسے یکایک یہ قدح کہ تہ آب مین پہنچتا ہی

پانی پر تیر اسکتے ہین الکتاب فضائل کثیر ہی زمان اندک مین بجد و کد ممکن ہے پھر اسکندر نے کہا کہ جب میتے منشور پر خاک تیری پاس بھیجا تو نے اوسکے مقابل مین کیون نہ کچھ بھیجا حکیم نے کہا وہ عمل لاجواب تھا کیونکہ مدعای بادشاہ اس فعل سے یہ تھا کہ قناعت ملکت واجبات سی ہے اور بقا مخلوق ممتنعات و محالات سے آخر الامر مجموع اولاد آدم و حوا مین خاک ہونگی اسکندر نے کہا صدقت اور رقاست قابلیت اوسکا بخلعتہای گرانمایہ اور تشریفات فاخرہ آراستہ فرما کر اپنی تمام اماثل و اقران مین ممتاز کیا مسعودی کہتا ہے کہ جبتک اسکندر ولایت ہند مین قیام پذیر رہا حکیم ممدوح ملازمت موکب ہمایون کی کیا اور جب اوس دیار سے مراجعت کی فیلسوف نے اسکندر سے التماس توقف کیا اور ملتمس اسکا میذول شاہ ہوا کہتے ہین کہ ذوالقرنین نے پھر فوج کو پر آب کر کے امتحان کیا ہر چند خلائق نے اوسمین سے پانی پیا کچھ تغیر و نقصان عاید نہوا اور طبیب ہندی کہ ملازم اردوی ہمایون اسکندر ہوا اتہاد رباب معالجہ و تدادی امراض جتنے امور غریبہ کہ اوس سے سرزد ہوئے بنان بیان استقصای اسکے سے بعجز و قصور معترف ہوا اور تاریخ حکما مین مذکور ہے کہ اسکندر نے بعد از تسخیر بلاد ہندوستان وہان سے پھر کر اور قطع مسافت بعیدہ کر کے عنان عزیمت بجانب چین منعطف کی اور درمیان اسکے اور صاحب چین کے مناظرات بسیار واقع ہوئے آخر الامر بادشاہ اوس سرزمین نے امر ذوالقرنین کو مطاوع اور حکم اوسکے پر منقاد ہو کر بر سم ہدیہ و تحفہ ہزار من طلای احمر اور ہزار قطع حریر ابیض اور بانچ ہزار عدد جامہ دیبا اور سو قبضہ شمشیر با قبضہای مرصع بدر و جواہر کہ چشم بیننده مشاہدہ اسکے سے خیرہ ہوتی تھی اور سو اسپ تازی منقاد بازین و لجام مزین بجواہر ثمین مراکب خاص مین سے کہ ہنگام رفتار ہوا پر پیشی پکڑتی تھے اور سو لوده عنبر اشہب اور ہزار مثقال اذفر اور دو سو رطل عود قماری اور دیگر ظروف مصنوعہ بانواع تماثیل و نقشہا و صورت ہا و پوست ہای ببر قاقم چند چند ہزار اور تمام منسوجات اور بدایع تبرکات بیشمار بہ پیشکش کر کے عذر خواہی کی پھر اسکندر نے بعد قبول ہدایا مرسوم استقرار سلطنت ممالک چین بنام نامی فغفور قلمی فرما کر اور مہر ہمایون زمین دیگر عنان کشور ستانی بجانب دیگر ولایات مشرق معطوف کی اور جب تمامی اوسکے امصار کا تحت و تصرف مین آیا اور عجایب و غرایب بہت سے مشاہدہ کیا اور بلاد ترکستان مین اکثر شہر بنائے پھر بجانب مغرب رایات ظفر آیات نہضت آرا ہوئے اور تاریخ معجم مین مذکور ہے کہ جب اسکندر ممالک فارس پر متصرف ہوا ایک جماعت ابناء ملوک کو مجبوس کیا و ایک فصل حکیم ارسطاطالیس کو لکھا کہ فتح ابواب مملکت خطہ فارس بزور بازو و مردانگی اور حسن تدبیر و فرزانگی میسر ہاتھ نہین آیا ہی بلکہ بتائید آسمانی اور توفیق ربانی اس سعادت نے مساعدت کی کہ مینے اہل صلاح کو نہج مستقیم پر ترغیب کی اور ارباب جہل کو اشراف مصابیح ہدی پر تحریص کی اور قوانین رعیت نوازی اور آئین زیردست پروری اشارت عقل کو

مقتدا کردانا اور ہرگز ہمت سے خدمت نیابی کہ فعل نکوہیدہ اور قتل ناپسندیدہ پر اقدام کرون اب اس قضیہ مین کہ چند
ملک زادی کہ زندان مین مقید و محبوس رہگئی ہین متحیر و متردد ہون کہ اگر انکو قید سے خلاصی کرتا ہون ایسا شہر کہ حصین مملکت
میری مین رخنہ پیدا ہووی کہ تدارک و تلافی اوسکا میسر امکان مین نہ آوے اور اگر انکو مار ڈالتا ہون تو دنیا مین طول اور
عاقبت مین معاقب ہوتا ہون معلم اول نے جواب مین لکھا کہ بیشک مارا اوس جماعت کو مار ڈالنا اور بے خیانت
بیخطر کا خون کرانا نقصین جایز ہیا اور اگر تو در طلب ملک طالب بیگناہ مین کوشش کریگا حق جل و علی کہ بیکسون کا حامی ہے تجھ پر
مسلط فرماویگا وہ بمکافات اوسکے بچے کچی خاندان اور تمامی شجرۂ دودمان تیرے مین سعی کرکے بیخ و بنیاد سے اکھاڑ پھینکیگا
اسطرح پر ہے کہ ہر ایک کو ساتھ ایک نظر کے اقطا مملکت تجھ سے نامزد کرکے اور ساتھ ایک طرف کے اہل دیوان فرمان
انتخاص دیوے تاکہ کوئی انمین سے مطیع اور فرمان بردار رہے اور ہر کہ ضابط اپنی سرکار کے اوپر سرکش ہووے اوسکی سرکوبی اور شائستہ تنبیہ
کرکے اسکندر نے استمالت امر حکیم کو جانب فتوحات سے جانکر حکمت ہاے ان اپنے خدمت کی اور ہر ایک کو ہر ایک طرف
بھیجدیا کہ اوس جماعت کو اہل تاریخ ماوک طوائف کہتے ہین اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ آخر تبہ تاریخ حکما مین مذکور ہے
کہ اسکندر کا اقتای طوائف بلاد مین ایک قریہ پر کہ بدایگر شہر ہے کہ مکان اوس قریہ کا مکان اوس قریہ کی مانند ہے اور ہر شخص کے
گھر کے دروازہ پر ایک تیر آماد ہ رکھی اور اوسکے درمیان مین نہ تھا کہ یا قاضی اسکندر نے سبب پوچھا تو جواب دیا کہ
ہمارے یہان مین قاضی اور حاکم پوچھا ہوا بیگانہ زیادتی نا نظر نہ کرے اور بیتفرق ہمارے ایک کو دوسرے پر ہم اسی صفت
بغایت دوست ہین اور ہر ہر اپنی آنکھون کے روبرو اسواسطے آمادہ رکھتے ہین تاہم کسی کو فراموش نہ کرین اور کہا
پنجہ رد نفوذ ہمارے یہان کہ عزو مستحکم آفات ہے اور چونکہ معاملات ہمارے بر وجہ انصاف ہین قاضی اور حاکم کی ساتھ
احتیاج نہین رکھتے ہین ذوالقرنین نے کہا اگر ہمین تمہارے واسطے کوئی مہم حزم تراس موضع سے تعین کرون تم
نقل کرسکتے ہو جواب دیا کہ ملتمس ہمارا بادشاہ سے یہہ ہے کہ اجل حتوم ہمیشہ متدفع کرے اسکندر نے کہا کہ اگر یہ امر
تمہارا مقدور نہ ہوتا تو کوئی شخص ارادہ اسکا نہ کرتا پر چونکہ قادر نہ ہوتا کہ جو بادشاہ اس امر مین مثل اور دن کے
عاجز ہو امید وار ہین کہ مجھکو بحال خود چھوڑ دیوے کہ اقامت مولد و موطن لذت تعظیم رکھتا ہے منقول ہے کہ اسکندر
در اثنائے جہانگیری ایک شہر مین پہنچا کہ سات بادشاہون سے بنا گیا ہے دربطن اوس بلدہ مین بامر حکومت قیام کیا
اہل اوس شہر سے استفسار کیا کہ کوئی سلاطین سابق مین سے معمور ہے یا نہین کہا اسقدر ملوک ماضی سے ایک جوان

فلان کورستان مین مقیم ہے کہ سلطنت سے اعراض کیا ہے اسکندر نے باطائفہ خاص اوس جوان پاس جاکر
اوسکو بہ ترک مملکت اور اقامت اوس موضع موحش پر بہت سرزنش کی اور بمباشرت امور سلطنت تحریص فرمائی
ملکزادہ نے کہا ای بادشاہ موفق مین ساتھ اوس کار کے مشغول ہون کہ جبتک اوس سے فراغت نپاؤنگا
مشغل ایالت و رسالت مین نہ مشغول ہونگا ذوالقرنین نے پوچھا کہ اگر سوائے مشاہدۂ استخوان بوسیدہ کی
کوئی اور مہم رکھتا ہے ظاہر کر بادشہزادی نے عرض کیا کہ ہرگاہ دنیا اور اوسکی بے ثباتی مین میںنے تامل کیا
خلق سے دوری اختیار کرکے گورستان کو مسکن کروانا کتنی مدت سے چاہتا ہون کہ عظام ملوک عظام کو استخوانون عبید صغار سے
جدا کرون تعیین کرسکتا ہون اور یہ امر مجہز مشتبہ ہوتا ہی لَقَدْ نَظَرْتُ عَلَی الْقُبُوْرِ فَمَا مَیَّزْتُ بَیْنَ الْعَبِیْدِ وَالْمَوْلٰی یعنے البتہ تحقیق
نظر کی مینے اوپر قبرون کے پس نہ امتیاز حاصل ہوا مجکو درمیان غلام اور آقا کے ذوالقرنین نے کہا کہ یہ وہ امر مبہم ہے
کہ جز علم باری تعالی اسکے ساتھ محیط نہین ہوتا ہے اگر تو کہیمت رکھتا ہی فرمان میری سے تجاوز نکر کہ تامین تجکو بمرتبہ آبا و اجداد کے
پہنچاؤن جواب دیا کہ بہت رفیع تر اوس سے ہوتی ہے کہ طالب حیات بی موت اور شباب بی ہرم اور غنا بی فقر اور سروری
بیچون اور محبوب بے مکروہ اور صحت بی سقم کا ہون اسکندر نے کہا یہہ مطلوب میرے پاس تو نہین پاسکے گا جوان نے کہا
اوس شخص سے ڈھونڈھتا ہون کہ اوسکے پاس پاؤن کہا ہے ایک مرتبہ امرا اور وزرا نے ذوالقرنین سے کہا کہ تو مملکت
بسیط عریض رکھتا ہے بنا بر کثرت اولاد کے عورتون کی طرف سیل فرما ملک بیگانون کی باتھہ مین نہ پڑے اسکندر نے کہا
پسند نہین آتا اوس شخص کو کہ پیوستہ مردون پر غالب رہا ہو کہ مغلوب زنان ہو جاوے ایکدن ایک شخص باکسوت ژندہ
اور جامہ کہنہ کسی مہم کے واسطے بارگاہ ذوالقرنین مین آیا اور بفصاحت و بلاغت تمام کلام کرنا شروع کیا ذوالقرنین نے
اوسکا سوال بجواب ناصواب مقرون فرماکر کہا کہ جیسے تو نے اپنی باطنی الضمیر کو لباس خوب مین جلوہ دیا اپنے ظاہر کو بھی
بکسوت مرغوب آراستہ کرنا تو بہتر اور خوشتر ہوتا اوس شخص نے کہا کہ بندہ کو در باب سخن قدرت تمام حاصل ہی لیکن شمہ از
جہانیان ترتیب کسوت پہ مجھسے قادر تر ہے اسکندر کو یہ کلام اوس کا پسند آیا بخلعت گرانمایہ اوسکو سرفراز کیا اور
بعضے معرکون مین ایک جماعت نے ابنوہ نسوان مین سے قتال اسکندر پر اقدام کیا جب انکو نوازش بیجا جنگ سے باز نہ رکھا کہا
کہ یہہ وہ لشکر ہے کہ اگر ہم اوپر غالب ہووین مفاخرت تکر سکین اور اگر عیاذا باللہ قضیہ منعکس ہو جاوے تو ایک
عار ہمکو لاحق ہووے کہ تا ابد اوس سے زبان خلق سے نجات نہوسکے کہتی ہین زینوتی اعرنے ایکدن اسکندر سے

دسنل ہزار دینار مانگے ذوالقرنین نے کہا کہ یہ مبلغ تیرے مرتبہ سے کچھ زیادہ ہین زیتون نے کہا اگر میری قدر سے زیادہ ہین تو تیری قدر سے تو بہت کم ہین اسکندر کو یہ سخن پسند آیا اور دسنل ہزار دینار اوسکو انعام کیے **نقل** ہے کہ اسکندر نے ایک حکیم سے سوال کیا کہ بادشاہ کو کس چیز پر مداومت کرنی چاہیے کہا اسپر کہ شب کو فکر اور مصلحت رعیت اور مہمات کفایت امت مین صبح کردی اسکندر نے پوچھا کہ تمام اشیا مین سے کہ دست قدرت تیرا اون تک پہنچتا ہے کسکی ساتھ مسرور رہتی کہا ساتھ زیارت کرنے قوت اور قدرت اوس شخص کے کہ اوسنے میری حق مین کچھ احسان کیا ہو **لکھا ہے** کہ ایک بار ذوالقرنین کو بندات ہوئی کہ آرا ہونے مین ملامت کیا جواب دیا انصاف سے دور ہو کہ دوسرا میرے واسطے محاربہ اختیار کرے اور آپ کو تہلکہ مین ڈالے اور مین اوسکی شرط موافقت نہ بجالاکر آپ کو معاف رکھون دو شخص نکو اوسکے خواص مین سے باہمدگر کچھ خصومت واقع ہوئی ذوالقرنین سے التماس کیا کہ بنفس خود انکے درمیان اوس منازعت کو فیصل کرے جواب دیا کہ ہر آئینہ حکم میرا ایک کے حسب استرضای اور دوسرے کے برطبق استکراہ ہوگا اور سلوک طریق دیانت اور جادۂ صواب تم دونون کو شاکر اور راضی کردیگا ہنگام قصد محاربہ داراقتیون نے عرض کیا کہ عدد مخالفین تین لاکھ مرد کار زار سے زیادہ ہین کہا قصاب چابک اور سلاح جلد کو سپاری کو سفند سے تو زاوے ایکدن اسکندر نے برسم معہود اور سنت مالوف سریر بادشاہی اور جلوس ہمایون کو زیب و زینت بخشی اور اوس دن مین نکوئی فریادرس و دادخواہ آیا اور نہ کسینی کچھ اوس سے التماس کیا اسکندر نے اپنی دل مین کہا **بیت** روزی کا و رایدین لنسق بگذارم ✤ ایزد داند اگر نه غم انکارم ✤ اسکندر سے پوچھا کہ تیرا اوستاد تیرے باپ سے محترم تر اور معزز تر کیون ہے جواب دیا کہ اوستاد سبب حیات باقی ہے اور پدر باعث حیات فانی اور اسواسطے کہ باپ مجکو آسمان سے زمین پر لایا اور اوستاد زمین سے آسمان پر لیگیا یعنے والد واسطے دقیق لطفہ منجمد اور علقۂ منعقد کا ہوا ہی کہ بتحریک اوتاد و اعصاب صلب پدر سے رحم مادر مین آکر اور بعد از چند گاہ بدقیقہ بندی قلم و پرکار اشکال مختلفہ اوسپر وارد ہوئین اور دہانے صماخ ظہور مین جلوہ پکڑا اور حبب انفاس معدودہ بسر آوینگے تو بسوی انعکاس منعکس ہوکر عالم افعال اور سرای کون سے بخط فساد و قوت عالم پر جاوینگا اور مرسوب سبب حیات باقی ہی کہ مادہ اوسکا علم و حکمت ہی اور حکما نے عین الحیات نفس ناطقہ معقولات کلیہ کو دی اور خضر معنی نفس کو عالمہ کہتی ہین کہ تاریکی ظلمات جہل کو پہچانے پس وہ نفس کہ ظلمات جہل سے بعین الحیات حکمت آیا اور عطش جہل و حمق کو سانہہ آبحیات حکمت کے تسکین دی حیات باقی اور عمر جاودانی پائی یکمرتبہ ایک طائفہ سران سپاہ نے ذوالقرنین کو شنجون لشکر فرس پر تحریص دی جواب دیا کہ غالب ہونا

دشمنون پر بطریق سہو وغفلت مقتضاے ہمت میری سے نہین ہے اسکندر نے ایک حکیم سے سوال کیا کہ حیلہ بنا بر سلامت رہنی ملازمت مردم سے کیا ہے کہا کہ اوس سے قبول کرین گا کہ اوس کلام ذوالقرنین اسکندر مین سے ہے کہ صاحب مروت پیوستہ مکرم رہیو اگرچہ درویش ہو اور خدا دو سخاوت وبخل خوار و بیمقدار ہووے اگرچہ تونگر ہو پوچھا بہت قلیل کیا ہے کہا کہ اوس کو تونگر نا دریافت کیا کہ بہت جمیل کیا ہے کہا کہ قبول از کہنی کے اور یہی اسکندر کہتا ہو کہ احتیاج آدمی کو بعقل متمیز کی مال سے بہتر ہے **فتح اسکندر ظلمات** قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ جب اسکندر نے بلاد مشرق مین ایک مدت بسر کی وہان کے حکیمون اور عالمون کو جمع کیا اور کہا آیا تمنے کسی کتاب مین دیکھا ہے کہ درازی زندگانی اور طول عمر کس چیز مین ہے ایک نے کہا کہ اوسنے اور کہا مجھے وصیت نامہ حضرت آدم علیہ السلام پہنچا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے کوہ قاف کے پیچھے تاریکی مین ایک پانی کا چشمہ پیدا کیا ہے کہ اوسکا پانی شہد سے شیرین تر اور برف سے سرد زیادہ اور انگبین سے شیرین بہت اور مشک سے خوشبو تر ہے جو کوئی ایک گھونٹ اوسمین سے پیوے نہ مرے جب تک کہ خدا تعالی سے موت نہ چاہے ذوالقرنین نے اوسکی جستجو کا قصد کیا اور عالمون سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو اونھون نے کہا ہمکو اپنے ساتھ نہ لیجا کہ ہم زمین قطب مین ایسا نہ کہ ہم وہان سے پھر نہ آسکین اور دنیا خراب ہو جاوے لاچار اونھونکو اپنے ساتھ لیا اور پوچھا چاہا پاؤن کہ جاہلون مین کوئی نہ رہے اونھون نے کہا کہ ہان کہ بیائی ہمودین عقلمند ہو تی ہین اسکندر نے حضرت خضر علیہ السلام کو اونکے وزیر تھے اور دانا ہی تھے دیکھا کہ اونھون نے کہا کہ ہم اول کیا اور کہا کہ تم آگے آگے چلو حضرت خضر نے کہا اگر ہم لشکر سے جدا ہو جاوین تو کیا کرین ذوالقرنین نے ایک گوہر اپنی خزانہ مین سے نکالکر حضرت خضر کو دیا اور کہا جب لشکر سے جدا ہو جاؤ تو اس گوہر کو زمین پر رکھنا ہم اوسکی روشنی مین لشکر سے آملین گے پھر چار ہزار گھوڑیون پر مع اپنی لشکر سوار ہوا اور ایک کو اپنے سے پیشتر کیا اور کہا کہ اگر مین بارہ برس تک نہ آؤن تو تم اپنی اپنی مقام پر پراگندہ ہو کر چلے جانا اور بارہ برس کا توشہ لیکر کوہ قاف کے نیچے ظلمات مین روانہ ہوے اور اندھیرا کر چشمہ کے طرف کی راہ غلط کی اور ایک سالہ راہ اور طرف طی کی اور جب خضر علیہ السلام تاریکی مین گئے اونھون نے بھی راہ کھو کی اور لشکر سے جدا ہو گئے پھر اونھون نے اوس گوہر کو زمین پر رکھا اور وہان پانی کا چشمہ دیکھا حضرت خضر علیہ السلام چشمہ کے کنارہ پر بیٹھ گئے اور اپنا سر اور تن دھویا اور شکر خدا عزوجل بجا لائے اور اوس پانی مین سے پیا اور وہان سے روانہ ہوئے پھر تھوڑی راہ طی کی تھی کہ پھر اوس گوہر کو زمین پر رکھا کہ سب جگہ روشنی ہو گئی اور لشکر کہ متفرق ہو گیا تھا سب انکے پاس آکر جمع ہوا اور یہ تاریکی سے باہر آئے

ذوالقرنین

ذوالقرنین بھی وہین چلا جاتا تہا کہ یہہ بھی روشنی مین اپنے لشکر سے ملاقی ہوا اور کہا تم یہین توقف کرو مین آگے جاتا ہون اور دیکھتا ہون
کہ کیا عجایب درپیش آتے ہین القصہ پھر آگے روانہ ہوا اسکو ایک محل مع زینہ نظر آیا اوسکی دیوارون پر چڑہا اور وہان کچھہ نہ دیکھا
تا کہ چند مرغ اسکے پاس آئے اور کہا یہان کیون آیا ہے تجکو روشنائی کی یا دشاہی بس نہوئی کہ اس تاریکی مین آیا ذوالقرنین
نے کہا کہ آب زندگانی کی طلب کے واسطے آیا ہون پس ایک بڑی مرغ نے کہا ای ذوالقرنین آیا وہ وقت آیا کہ مرد مرینگے
اور عمارتین بلند بنائین اور بڑے کامون مین مشغول ہون ذوالقرنین نے کہا آیا مرغ نے جنبش کی اور ایک سیٹی دی پرچڑہا
پھر ذوالقرنین سے کہا شراب پینا ظاہر ہوا کہا ہان دوبارہ مرغ نے پھر جنبش کی اور دو سیٹی ہیون پر اور چڑہ گیا پھر کہا ای
ذوالقرنین پر ربط اور طنبور بجنا آشکارا ہو گیا کہا ہوا مرغ جست کر کے کوشک پر چڑہ گیا اور ذوالقرنین ڈری مرغ نے
کہا ڈرتے نہین کہ میری ساتھہ شیطان ہے پھر کہا آیا بجا ہا لا الہ الا اللہ کہا ہان اور بعضے قصون مین لکھا ہے کہ پر اوس مرغ نے
ذوالقرنین کو کہا کہ اس کوشک کے بام یعنے چھت پر چلا آ ذوالقرنین اوسپر گئے وہان دیکھا کہ ایک شخص اوپر کھڑا ہی
اور ایک پانو آگے رکھا ہے اور ایک پیچھے اور صور مونہہ مین ہے اور نگاہ یمانب آسمان کی ہوئے دیکھہ رہا ہی کتنی مین
وہ شخص حضرت اسرافیل تھے القصہ اوسنے ذوالقرنین کو کہا آیا تجکو ملک روشنائی بس ہوا کہ تاریکی مین آیا کہا اوسطے
آیا ہون کہ آبحیات پیون تا بعمر دراز عبادت خدا کرون حضرت اسرافیل نے بلی کو سر کے برابر ایک پتھر دیا اور کہا تیرے
واسطے میرے اسمین بہت علم ظاہر کیے ہین پر ذوالقرنین تاریکی مین آنکر اپنے لشکر کے پاس آئے کہوڑون کے پانو کی نیچے
سنگریزے تھے کہ انکے پاؤن اوسمین دھنسے جاتے تھے لشکر کے لوگون نے کہا یہہ کنکر کیسے ہین اور کس چیز کے ہین
ارسطو نے کہ ذوالقرنین کے ساتھہ تہا کہا کہ جو کوئی ان کنکرونکو اوٹھا دے پشیمان ہووے اور جو کوئی نہ اوٹھا دے
وہ بھی پشیمان ہو چنانچہ ایک کردہ نے ٹوری سے اوٹھا لیے جب روشنی مین پہنچے اون کنکرونکو دیکھا کہ سب لعل اور
زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ تھی جنہون نے اوٹھائے تھے افسوس کرنے لگے کہ ہمنے بہت سے کیون نہ اوٹھائے
اور جنہون نے نہ اوٹھائے تھے وہ دست افسوس ملتے تھے کہ ہمنے کیون نہ اوٹھائے اسکندر نے علماسی پوچھا کہ یہہ پتھر کہ اسرافیل
نے مجکو دیا ہی اسمین کیا حکمت ہی اونہون نے کہا دیکھتے ہین پس انہون نے اوس پتھر کو ترازو مین رکھا اور چند بار
زر کے ساتھہ وزن کیا وہ پتھر بھاری نکلا دیکھنے اس حال سے سب حیران رہے اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے کہا
کہ اس سونے کے ٹکرونکو نکال لو اور مشت خاک اوٹھا کر اور ترازو کے پلہ مین رکھہ کر وزن کرو جب اسطرح سے کیا تو وہ پتھر

خاک کے برابر اوترا اسکندر نے کہا یا خضر اسکی کیا تاویل ہے کہا اسکی یہہ تاویل ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ میں تجکو جہان کا
ملک مشرق سے مغرب تک دونگا اور تو سیر نہوا جب تیرا لشکر خاک سی پر ہوگا تو خاک گور سے سیر ہوگا اسکندر نے جب یہہ بات
سنی سیکو وہین چہوڑ دیا اور لشکر کو حکم دیا کہ پراگندہ ہو کر جسکا جہان جی چاہے وہان چلا جاوے اور آپ دو منتہ الجندل
مین جاکر بعبادت خدای عزوجل مصروف ہوتا آنکہ انکی موت قریب آئی **ذکر وفات اسکندر** منجمون نے زائچہ اسکندر مین
حکم کیا تہا کہ قریب موت انکی زمین آہنی نیچے اور آسمان زرین اوپر ہوگا جب ذوالقرنین نے منجمون سے ملک سے فراغت پائی
زمین یونان کا آہنگ کیا اور نواحی شہر بین در اثنای طی مسافت راہ ایک شخص راہ مین سے روبرو آگیا اور ایسی ٹکر لگی کہ شدت حرارت
سے تکیہ جاری ہوئی بنابر ضرورت ایک نے امرا مین سے اپنی پوشش کو فرش کیا وجہت رفع مضرت حرارت سپر زرین بالای
سر سے آفتاب کی حایل کی ہرگاہ اسکندر نے یہہ صورت ملاحظہ کی کہا کہ زمین آہنی اور آسمان زرین کہ منجمون نے اوس سے
میری موت کے ساتھہ استدلال کیا تہا یہہ ہی بس اب آیندہ زندگانی باقی تہین معلوم ہوتی **بیت** افسوس کہ نامہ جوانی
طے شد ۔ خود ہیچ ندانیم کہ کی آمد و کی شد ۔ اوسیوقت ایک کاتب کو طلب کیا اور اپنی والدہ کے واسطے کہ اسکندریہ مین
تہی نامہ لکہوایا مضمون اوسکا یہہ تہا نامہ **اسکندر** یہہ نامہ ہی بندۂ خدا پسر تیرے اسکندر کی طرف سے کہ مدت اندک
اور زمان قلیل مین اہل زمین کے ساتھہ مجسد رفاقت کی اور اب زمانہاے دراز اور قرنہاے بیشمار مجاورت اہل
آخرت کریگا پسوے والدہ کہ سراے غربت مین ہوا صلت اور علامت اوسکی سے متمتع نہوے اگر خدا چاہی تو عالم نو کرامت
اور دار سرور بہجت مین مجاورت اوسکی سے منقطع نہوے اور یہہ وہ نامہ ہی طویل الذیل کہ مفصلا تاریخ مبسوطہ مین
مذکور ہے **القصہ** جب بادشاہ گیتی ستان نے بساط حیات لپیٹا اور داعی حق کو لبیک اجابت کہا ارباب علم و حکمت
اور ارکان دین و دولت نے بحسب وصیت بعد از تکفین جسد ہمایون اوسکو ایک تابوت زرین مین رکہا
اور عظما و اشراف نے اوسکو اوٹہا کر ایک انجمن عظیم مین حاضر کیا اور سرور قوم نے اوس محفل مین کہڑا ہو کر کہا
کہ اگر کسیکو تمنا روئیدگی ہووے تو اس ملک باری پر رووے اور اگر ہوا کسی چیز پر تعجب کرنیکی ہووے تو اسپر کرے
بعد ازین حکما کے طرف متوجہ کیا اور درخواست کی کہ کلمہ چند کہ متضمن تعریف خواص و عوام ہون بر سبیل ایجاز و اختصار
کہین ایک شخص نگران اوسطو مین سے کہڑا ہوا اور دست حق پرست اسکندر کو بنابر وصیت اوسکے بعد از فوت تابوت
مین سے باہر نکالا تہا تا خلق عالم جانین کہ وہ سلطان کہ تمامی بلاد جہان کو اپنے تحت و تصرف مین رکہا باین ملک و مال

تہ دست بعالم آخرت راہی ہوا ہے اوسکے سر پر کہہ کر کہا کہ ای سخنور شیرین وای زبان آور فصیح کسنے تجکو اسقدر گونگا اور بیزبان کردیا
اور باین ہمہ وسعت میدان حکم وحکمت چون صید غافل اس دام تنگ مین کیونکر گرا اور پھر ایک اور شخص نے کہا کہ کل اسکندر
زرد سیم چشم خلایق سے نہان کرتا تہا آج روزگار نے اوسکو بسان زر وسیم چشم خلایق سے پنہان کیا اور ایک اور نے
کہا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ کل تمام جہان پر بادشاہ قابل تہا اور خوف وبیم سے کوئی اسکے روبرو کلام نکرسکتا تہا آج اور اوسکے
نزدیک کلام پر قادر ہین اور یہہ قدرت استماع بہی نہین رکہتا ہے اور ایک نے کہا یہہ وہ بادشاہ ہی کہ بسیط زمین مین شہرق
سے تا مغرب محیط تہا اب دو گز زمین مین آپ محاط ہے اور ایک نے کہا کہ کل اسکندر تدبیر امم اور ترتیب کار عالم اپنی قوت
نفس سے سرانجام پہنچاتا تہا آج اپنے مہام کے سرانجام سے عاجز ہے فَسُبْحَانَ الَّذِي كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ پس جب حکما مین سے
ہر ایک فراخور علم وحکمت اپنی سخن چند زبان پر لا چکا خطوف رحمت وغفران ذو القرنین کو یجانب اسکندریہ نقل کیا اور
تمام اہل شہر اوسکا باجلال تمام استقبال بجالائے ہر گاہ چشم مادر تابوت پسر پر پڑی بنالہ وزاری اور آواز حزین رونی
اور کہا ای قرۃ العین اور ثمرہ فواد مین عجیب رکہتی ہون اوس شخص سے کہ علم وحکمت اوسکا تا آسمان پہنچا ہوا وعرصہ
ربع مسکون کو اپنا ملک کردا نکر ملوک آفاق کو مملوک کیا ہو کیسے سویا کہ بیدار نہین ہوتا ہی اور خاموش ہوئی اور دیکہا
کہ کوئی کچہہ نہین کہتا ہی کہا کون ہے کہ میری طرف سے ذو القرنین کو یہہ پیغام پہنچا دے کہ جو تو نے مجکو وصیت ونصیحت کی
قبول کیا مینے تعزیت کو فرمایا تو نے صاحب عزا ہوئی اور بصبر امر کیا تو نے شکیبائی کی پکڑی اس اثنا مین ایک جماعت
حکما اوسکے نزدیک آنکر رسم تعزیت بجالائے اور بوعظ ونصیحت قیام کیا اور پھر جثہ ہمایون اوسکا خاکمین سونپنے پا
مادر اسکندر نے متاسف ومحزون گھر مین آنکر جسطرح کہ نامہ مین لکھہ کر اسکندر نے وصیت کی تہی طعام ترتیب دیا اور زنان
مملکت کو بلوا کر سر دستار خوان پر بٹہایا اور ہنگام تناول فرمایا کہ وہ شخص ان مطعومات مین سے کہاوے کہ ہرگز اوسکو
کوئی حزن وبلا اور تعزیت وابتلا نہ پہنچی ہو سب نے اپنا اپنا ہاتہہ کہینچ لیا اور اختصار طعام اور منع اکل سے تعجب کیا کیونکہ
ایک بہی انمین ایسی نہ تہی کہ دو دمرگ نے روزن دودمان اوسکے سے ارتفاع نہ پایا ہو اور اسکندر نے موجب انکار
اور امتناع اکل طعام سے سوال کیا انہون نے صورت حال بیان کی مادر اسکندر نے جانا کہ غرض فرزند کی اس وصیت
سے یہہ تہی کہ اس بلا مین جزع وفزع نکرون کہ شریک بسیار اور حریف بیشمار رکہتی ہون لاجرم فزع واضطراب کو کم کیا
اور بحکم آلہی باذعان ویقین متلقی ہوکر کہا کہ دوام بے انتہا اور بقا بے انقراض اور ملک بے زوال اور حیات لم یزل

ولایزال خاص بنا بر پروردگار عالم و عالمیان ہے اور بس ہُوَ الحَیُّ الَّذِی لَا یَفْنٰی وَلَا یَمُوْتُ اَنَا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تاریخ حکما مین مذکور ہے
کہ اسکندر از روی صورت نہ نگی سا تھ شباہت رکھتا تھا اور نہ باپ کے اور رنگ اوسکا برنزدی مائل اور ایک آنکھ سیاہ اور ایک چشم
نیلی کہ ایک پیوستہ بالا نگاہ کرتی اور ایک بزیر اور دانت قوی و سر تیز اور مونہہ مانند شیر کے رکھتا تھا اور عہد صبی اور ابتدای نشو و
مین شجاعت و جرات شہرت پائی اور ہاؤنشل برس کی عمر مین بادشاہ فرمان روا ہوا اور مدت سلطنت اسکی ۱۲ برس کہنچی
نو سال تک اپنی اوقات کو بمجاریہ مصروف رکھا اور تا ۱۲ برس باطمینان دل اور فراغت خاطر گذاری اور بائیس ۲۲ مملکت عظیم
ممالک شرق و غرب اور جنوب و شمال سے تسلط پایا اور اقارب و عشایر اپنی مین سے تبرہ ۱۲ بادشاہون پر فرمان روا ہوا چنانچہ
سفر و حضر مین وہ ملوک عظام ملازمت اسکندر مین رہے اور اکثر ربیع مسکون کو دو سال مین طواف کیا اور اطراف و اکناف اوسکے
دیکھی اور اتنی عجایب و غرایب مشاہدہ کیے کہ اگر جواد خوش خرام قلم میدان تفصیل اونکے مین جولان کرے تک و پو سے باز رہے
اور رسالہ تین سو بیس ہزار مردمانی کے تمامی مشرق و مغرب کو مسخر کیا اور آخر الامر دنیا کو اور رون یاس ناکام ہمیوا اور اون کنوز
و اموال اور فیول و رجال مین سوای چند گز کرباس کی اپنی ہمراہ نہ لیگیا و لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ
مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ کارسازی لطف و افضال نامتناہی اوسکے سے جریدہ اس کتاب فیض انتساب کے تبرجمہ
طاہر کہ عجایب القصص موسوم اور رسالہ ندرت اور غرایت قصص و حکایات و تصحیح و تنقیح روایات کی مرسوم ہے بمساعی اگاہ اعجوبہ طراز
و قلم بدیع رقم نکتہ پرداز فارس مضمار بلند نامی فرزانہ لوای فرخندہ فرجامی گوہر دانای مردمی و مروت ابر مرحمت و شفقت
شمیم ریاحین لطف و رافت نسیم جانفزای گلشن جود و مرحمت نتیجہ قضیہ خرد و رے فضل معرفت نکتہ پروری چراغ افروز
دودہ فطرت ارجمند شہباب ثاقب جوارقیاسی مدارج بلند المخاطب بخطاب سامی القاب عمدۃ الحکما زبدۃ العقلا حاذق الزمان
ارسطوی دوران احترام الدولہ محمد حسن اللہ خان بہادر کے بہ پیرایہ ترتیب و ترقیم زیب و آرایش پائی ہر چند کہ رسالہ کتاب غرابت
نصاب فی حد ذاتہ واسطے دیدہ نظارگیان نکتہ رس کے سرمایہ نزہت نظر و سبطت خاطر تھی لیکن چو عمدۃ الحکما بالقابہ فی بصرت سامی
بیغایت و بذل اجتہاد و بلانہایت جواہر ذرائد ہر طرح کے فوائد کو علاوہ مضامین اصل کتاب کو کتب معتبرہ تواریخ وغیرہ سے
انتخاب کرکے بسیج رشتہ انتظام ترتیب اس تالیف غریب کا منسلک کیا یقچو ای نور علی نور بفروغ پذیری منظور انظار اولوالابصار
یہ رسالہ طرفہ نگار از جملہ غرایب روزگار ہوا لیکن چو احوال سعادت اشتمال برگزیدہ کونین سید الثقلین امام الخافقین
مخصوص بارگاہ کبریا سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظر اسکے کہ ذات مقدس آیات اوس خلاصہ کائنات

فخر موجودات کے اکمل و اشرف اولین و آخرین و جوہر عرض وجود آسمان و زمین اور ظہور نور کرامت شہود سے کا
بموجب حدیث اوّل ما خلق اللہ نوری ایجاد و تکوین سائر مخلوقات سے مقدم اور ثبوت نبوت اونکی کا بدلیل خبر انی عبد اللہ
وخاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینتہ پیش از خلق آدم ہے ذکر حالات حجستہ آیات اونکی کا بیان احوال جمیع
انبیا علیہم السلام سے مستوجب تقدیم تھا کہ جو خداوند یگانہ سبحانہ و تعالی شانہ نے بابر شرف و جلالت منصب رسالت
اونکی کے نسبت بانبیا ما التقدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ خلق و ایجاد کے ہر مخلوق کو سوت پوش وجود سے
رتبہ تقدم دیا اور ظہور ذات سعادت سمات اونکی کو خاتمہ کتاب نبوت و رسالت کیا اور یہ دلیل غایت علو رتبہ
فضل و کمالات آنسرور علیہ افضل التحیات کی ہی اسواسطے کہ شریعت و دین ہر نبی کا انبیا سابقین سے بالبعثت
و ارسال ہر صاحب تبلیغ احکام الٰہیہ کے منسوخ ہوا اور دین متین و شریعت حضرت محمد یہ صلی علیہ وسلم بسبب
قطع جادہ خاتمیت رسالت او بر قامت بابرکت آنحضرت تا قیام قیامت دست انداز نسخ و تغیر سے مصئون ہے
پس بنظر ظہور ذات مقدس اونکی کے کہ آخر تھی تقدیم ذکر حالات اونکی کی منافی انداز نسق ترتیب کی نہی اسواسطے
صلوہ و لکنہ اونکا مناسب اقتضائے مقام و ملایم طرز حسن اسلوب کلام متصور لہذا اس کتاب کی دو جلدیں کرنی
واجب پڑیں چنانچہ اس ایک جلد کو احوال جمیع انبیا و مرسلین پر ختم کیا اور دوسری جلد کو بطراز تسطیر حال فرخی
اشتمال حضرت افضل و اکرم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرایہ زینت کا دیا تاکہ بہ بہانہ
ترتیب موافق و بلحاظ تقدم بشرف و نبوت مخالف نمود ہو اس جہت سے کہ بموجب مراعات ترتیب کے بیان حالات
سید الثقلین صلوات اللہ علیہ وسلم کا موخر ہی اور بنظر صرف رتبت کے اول ہی اس نظر سے اگر اس جلد ثانی کو اول
جانا جاوے اول ہی اور اگر آخر سمجھا جاوے آخر ہے رعایت دونوں امر مابہ المقصود کی بغیر دو جلد کرنیکے ممکن نہ تھی
اسواسطے ایسا کیا گیا الٰہی ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وہیئ لنا من امرنا رشدا والسلام علی من اتبع الہدی

خاتمۃ الطبع

لائق حمد وہی پروردگار ہے جو خالق لیل و نہار ہے اور سبحانہ آدم کو اپنے ید قدرت سے بنایا اور خطاب مستطاب انی جاعل
فی الارض خلیفہ کا عطا فرمایا پھر خلعت لقد کرمنا بنی آدم کا پہنایا انبیا علیہم التحیۃ والثنا کو ہم گمراہوں کی ہدایت
کے لیے بھیجا اور کم گشتگان تیہ ضلالت کو لیے ہادی و رہنما کیا بموجب آیہ کریمہ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت



